اہل ہند کے لئے مژدہ

Holloways Pills

حبوب ہالوی صاحب

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنیکے لئے کثیر المنفعت
و نہایت ضروری ہے چونکہ خون کی صفائی زندگی [illegible]
و قوت کے لئے ضرور ہے پس یہہ حبوب مصفی خون ادویہ پر فضیلت
رکھتی ہین کبد و معدہ و گردہ دیگر امراض کے لئے [illegible] جو استعمال
اعضائے رئیسہ کو طاقت التہاب اچھا خون پیدا کر دیتی ہین وہ
انکے استعمال سے دفع ہوتے ہین یا وہ محنت فعلی اعتدالی بدپرہیزی
اور خرابی آب و ہوا کی اثر سے جو خلل نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہے ان
گولیونکے استعمال سے رفع ہوتا ہے انتڑیون پر بھی اسکا اثر ہوتا ہے
دافع قبض ہین انتڑیونکی ہر طرح کی شکایت رفع کرتی ہین
[illegible] پیچش کو روکتی ہین جو عارضی مفسد ردی بخارات
سے پیدا ہوتی ہین اونسے محفوظ رکھتی ہین اور مواد ردیہ
اور اخلاط فاسدہ جو نباتات اور حیوانات متعفن ہونیکے
سبب خون مین [illegible]
ہو جاتے ہین یہہ گولیان مقوی اعضائے ہین اگر اعضائے
کولیکم ہو جائین تو انکے استعمال سے قوی ہو جاتے ہین اور
مزید یاد مین ہر ایک طرح کی ضعف و کمزوری کو رفع کرتی ہین

مخصوصہ امراض عورات کے لئے یہہ حبوب بے بہا ہین اور دنیا
انسان کی زندگی بآرام و آسائش [illegible] تی ہین

Holloways ointment

مرہم ہالوی صاحب

اس مرہم کو مقام ماؤف مین نفوذ کرنے اور اسکو صحیح حالت
[illegible] تمام ہندوستان مین مشہور ہے جب جسم کی سطح
پر ملی جاتی ہے سینہ معدہ کبد غدود زخم [illegible] عارض پر
اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے۔ وجع مفاصل و نقرس کے
کے تکالیف کو اسکی لگانے سے آرام ہوتا ہے نہایت سخت اور تکلیف
دہ عارض کو کھو دیتی ہے اگر ٹانگ خراب ہو گئی ہو اور زخم کہنہ
ہو گئی ہو پرانے ہون سینہ [illegible] رہتا ناسور ہو جان لبوں پر
زندگی تلخ ہو تو ان سب عوارض کے دفعیہ مین یہہ مرہم تیر بہدف
ہے خطا نہین جاتی جلد جسم کو تمام بیرونی امراض اسکے
استعمال سے شفا پاتی ہین۔ یہہ گولیان و مرہم فقط (۲۲۴)
آکسفورڈ سٹریٹ لندن مین بنائی جاتی ہین اور تمام
عالم کے دوا فروش صندوقون و ڈبیون مین بیچتے ہین
قیمت یہہ ہے ۱ شلنگ ۱ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ
۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ قریب قریب تمام زبان
مین انپر ہدایت لکھی ہوئی ہے کہ کس طرح استعمال کرنا
چاہئے

انسان کی زندگی اور اسکا غذا سے تعلق

انسان کی زندگی کو غذا سے نہایت قریبی تعلق ہے مختلف درجہ کے گرم و سرد ممالک مین جن اسباب پر کہ اس تعلق کا قایم رہنا موقوف ہے ان اسباب کا لیبگ صاحب یون بیان فرماتے ہین۔

حیوانات کے جسم مین غذا جلانون کا کام دیتی ہے۔ جب یہ جلاون بسبب آکسیجن کے ایک معقول مقدار کے جسم مین داخل ہونیکے جلنا اختیار کرتا ہے تو اسکے جلنے سے حیوانات کے جسم مین حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ موسم سرما مین جب ہمکو سرد ہوا مین ریاضت کرنیکا اتفاق ہوتا ہے تو آکسیجن کے زیادہ مقدار ہمارے جسم مین بذریعہ تنفس داخل ہوتی ہے اور جسقدر زیادہ آکسیجن ہمارے جسم مین داخل ہوتی ہے اوسیقدر زیادہ ہمکو ایسی غذا کے استعمال مین لانیکی ضرورت ہوتی ہے جسمین کاربن یعنی جلاون کے کوئلے موجود ہون۔ یہی وجہ ہے کہ ہم موسم گرما کی نسبت موسم سرما مین زیادہ غذا استعمال مین لاتے ہین۔

جب ہم بہوک کو جو اسطور پر ریاضت کرنے سے زیادہ لگتی ہے بذریعہ غذا کے روک دیتے ہین تو ہماری جسم مین اشد درجہ کی سردی بہی اپنا اثر نہین دکہلا سکتی۔

موسم گرما کی نسبت موسم سرما مین کاربن کی زیادہ مقدار ہماری جسم سے خارج ہوتی ہے اور جسقدر کہ کم یا زیادہ ان ہر دو موسم مین کاربن ہماری جسم سے خارج ہوتی ہے اس کے برابر ہمکو ایسی غذا کے کم یا زیادہ ضرورت پڑتی ہے جسمین ہیزم یعنی کاربن کے کوئلے شریک ہون یہی وجہ ہے کہ ملک سلسلے کی نسبت ملک سویڈن مین جسمین کسیقدر سردی زیادہ ہے کاربن کی زیادہ مقدار باہر خارج ہوتی ہے اور غذا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور علی ہذا القیاس ملک انگلستان مین موسم گرما کی نسبت موسم سرما مین آٹھوین حصہ کے برابر زیادہ کاربن

کا خرچ ہوتا ہے اور زیادہ غذا سے اسکا بدل یا تحلیل کیا جاتا ہے۔
گرم و سرد ممالک میں اگر غذا برابر وزن میں ہی استعمال میں لائی جاوے تو اسے یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ کاربن بھی برابر وزن میں ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہوں گی کیونکہ خداوند کریم نے اپنی حکمت کاملہ سے ان مختلف ممالک میں ایسی اشیا مہیا کر چھوڑی ہیں جنمیں کاربن حسب گرم و سرد حالات ملک کم یا زیادہ شامل ہوتی ہے اور گو غذا جو ان ممالک میں استعمال میں لائی جاتی ہے وزن میں برابر ہی ہو لیکن کاربن جو ان اشیا کے ذریعہ سے ہمارے جسم میں داخل ہوتی ہے وزن میں برابر نہیں ہوتی مثلاً جو میوہ جات کہ جنوبی ممالک کے باشندے استعمال میں لاتے ہیں ان میں اگر یہہ تازہ ہوں کاربن کی جزو فی صدی ۱۲ سے زیادہ شامل نہیں ہوتی اور برعکس اسکے مچھلی کا تیل جسے ان مقامات کے باشندے استعمال میں لاتے ہیں جو قطبین کے قریب واقع ہیں کاربن کی جزو فی صدی ۶۶ یا ۸۰ تک شامل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اقالیم گرم میں کم غذا پر آسانی کے ساتھ قناعت کر سکتے ہیں یا ان مقامات میں جو خط استوا کے قریب واقع ہیں مدت دراز تک بھوکے رہ سکتے ہیں لیکن یہہ امر ہے کہ جب سردی و بھوک دونوں کے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے تو حیوانات کے جسم میں ضعف و ماندگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس قسم کا بھوکا آدمی بہت جلدی موت کے پنجہ میں پھنس جاتا ہے۔
لباس جو ہم پہنتے ہیں اسکے پہننے سے بھی وہی فائدہ ملحوظ ہوتا ہے جو غذا کے کھانے سے ہوتا ہے مگر لباس کے پہننے سے اسقدر فائدہ ممکن نہیں جسقدر کہ غذا کے ایک قلیل مقدار فائدہ بخش سکتی ہے۔
جسقدر زیادہ گرم لباس سے ہمارا جسم ملبوس رہتا ہے اوسیقدر زیادہ ہمارے جسم کی حرارت عوامل فی الخارج کی تاثیرات سے محفوظ رہتی ہے اور غذا کی ضرورت کم ہوتی ہے کیونکہ جسم کے سرد

رکھنے کی نسبت اسکو گرم رکھنے سے حرارت کم زائل ہوتی ہے۔

اور جسقدر کہ حرارت جسم سے کم زائل ہوگی اوسیقدر کم غذا کی بہی ضرورت پڑیگی۔

اگر ہم بعض وحشی اقوام کی مانند ننگے چلیں اور پہریں اور مچھلی وغیرہ جانوروں کے شکار کرنے میں اوسی درجہ کی سردی میں اپنے جسم کو ڈالیں جیساکہ اون مقامات کے باشندونکا حال ہے جو شمال میں واقع ہیں تو ہم ہر روز نصف بہر بچہڑے کا گوشت اور شاید ایک درجن چربیلی مچھلیوں کی برابر چربی اپنے استعمال میں آسانی کے ساتھ لاسکینگے چنانچہ بعض گرم ممالک کے پہنچنے والے سیاحوں نے ان وحشی لوگوں میں سے چند ایک کا نہایت تعجب کے ساتھ ایسا حال لکھا ہے۔ ہم بہی اوسیقدر بہر رنڈی یا مچھلی کا تیل بغیر کسی قسم کے ضرر کے اٹھا نیکی پی سکیں جسقدر کہ یہہ وحشی لوگ پی سکتے ہیں۔

گو ان لوگوں کا اس قسم کے گرم اشیاء کا بافراط استعمال میں لانا ہمکو تعجب میں ڈالتا ہے مگر یہہ یاد رہے کہ اگر یہہ [illegible] اپنے استعمال میں نہ لاویں تو کاربن اور ہائیڈروجن کے کافی ووافی مقدار [illegible] نہ ہوسکیگی اور نتیجہ یہہ ہوگا کہ ان کے جسم کی حرارت کا ان سرد ممالک میں اصلی درجہ پر قائم رہنا اور عوارض فی الخارج کی تاثیرات سے محفوظ رہنا مشکل ہوگا۔ پس اس قسم کی اشیاء کا جنکے ذریعہ سے کاربن کی ایک کافی مقدار جسم میں داخل ہوسکے ایسے سرد ممالک میں بافراط استعمال میں لانا زندگی کے بحال رکھنے کے لئے ضروری ہے۔

مذکورہ بالا تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ حرکات تنفس کی تعداد اور موسم کے گرم و سرد حالات اور حرارت کے کم وبیش صرف ہونے پر غذا کا کم وبیش استعمال میں لانا موقوف ہے یا یوں کہو کہ موسم گرما و سرما اور ممالک سرد و گرم میں جسقدر کہ کم یا زیادہ کاربن کا خرچ ہوتا ہے اور جسم کی حرارت کم یا زیادہ رہتی ہے اوسیقدر کم یا زیادہ ہمارے جسم کو غذا کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر موسم سرما و گرما میں اور ممالک سرد و گرم میں خالی حرارت کے کم وبیش صرف ہونیکو غذا کے کم وبیش

استعمال میں لانیکا سبب قرار نہیں دینا چاہیے بلکہ علاوہ اسکے اور بھی اسباب ہیں جنپر کہ اسکا کم یا زیادہ استعمال میں لانا موقوف ہے۔ مثلاً جسمی ریاضت اور کل اقسام محنت و مشقت۔ ان مختلف اسباب سے جسم کے بافتین کم ہوجاتی ہیں اور اسکی قوت میں بھی فرق آجاتا ہے۔ پس جب جسم کی کوئی بافت بسبب محنت و ریاضت کم ہوجاوے تو اسکو بحال کرنے کے لئے غذا کا استعمال میں لانا ضروری ہے۔ مگر چونکہ زیادہ محنت کرنے سے جسم کی زیادہ بافتین تلف ہوتی ہیں پس ان کا بدل بھی زیادہ غذا سے کرنا مناسب ہے۔ اگر محنت و کام زیادہ کیا جاوے اور غذا زیادہ نہ بڑھائی نہ جاوے تو اس صورت میں زندگی کا بسر کرنا دشوار ہوجاتا ہے۔ فقط

آرٹیکل نمبر ۲۴ Zoology

علم الحیوان

کل عالم کا نام موجودات ہے اور موجودات کی تقسیم دو حصوں میں ہوئی ہے مجردات اور مادیات۔ مجردات میں وہ چیزیں شامل ہیں جو حواس کے ذریعہ سے محسوس نہیں ہوتے ہیں جیسا روح اور فرشتہ اور اعراض جیسا صورت و شکل۔ لمبائی۔ چوڑائی۔ وغیرہ۔ جس چیز کا امتیاز حواس خمسہ کے کل یا بعض یا ایک سے ہو وہ مادہ کہلاتا ہے اور مادہ جسم ہے۔ دنیا کے کل مادی چیزیں تین قسم کی ہیں۔ جمادات نباتات اور حیوانات اور یہ موالید ثلثہ کہلاتے ہیں۔ جمادات کو غیر نامی یا غیر اعضائی اور نباتات اور حیوانات کو نامی یا اعضائی کہتے ہیں۔ غیر نامی یا غیر اعضائی کے جسم میں ایک ہی قسم کا مادہ ہوتا ہے اسمیں مختلف کاموں کے واسطے مختلف اعضائی نہیں ہوتے ہیں جیسا کہ پتھر۔ لوہا وغیرہ کا جسم ہے۔ نامی یا اعضائی جسم کی ترکیب میں اعضا ہوتے ہیں اور ہر ایک عضو کا ایک خاص فعل ہوتا ہے جیسا حیوانی جسم میں دل۔ دماغ۔ گردہ وغیرہ حیوانات کے اعضا ہیں اور نباتی جسم میں پھول پھل

بیج وغیرہ نباتات کے اعضا ہیں۔ کل اعضائی جسموں کے قایم رہنے کے واسطے ایک مدت کم وبیش مقرر ہی اگر غیر اعضائی جسموں کے قایم رہنے کے واسطے کوئی مدت مقرر نہیں ہی۔

اعضائی جسموں کی پیدایش ہم جنس سے ہوتی ہی جیسا آم سے آم۔ جامن سے جامن۔ گہوڑے سے گہوڑ۔ ہاتہی سے ہاتہی مگر غیر اعضائی کی پیدایش خصوصا مرکبات کی غیر جنس سے ہوتی ہی مثلا کنکھجڑ سے سلیٹ پتہر اور دودہیا مٹی اور گہونگہا سی اور سیپی سے سنگ مرمر بنتا ہی۔

ہر ایک اعضائی جسم کے واسطے ایک خاص صورت اور حجم مقرر ہی مگر غیر اعضائی جسموں کے واسطے کوئی خاص صورت اور حجم مقرر نہیں ہی۔ غیر اعضائی اور اعضائی جسموں مین اور بہی بہت فرق ہی مگر دونون مین تمیز کرنے کے واسطے اتنا ہی کافی ہوگا۔

اب اعضائی جسموں کے دونون قسمون مین یعنی نباتات اور حیوانات مین کیا فرق ہی اسکی تمیز بہی ہونی چاہئے۔ حیوان کی تعریف اہل منطق یون کرتے ہین۔ الحیوان جسم نامی حساس متحرک بالارادہ یعنی حیوان ایک بڑہنے والا اور اپنی خواہش سی حرکت کرنے والا اور حس رکہنے والا جسم ہی اور نباتات صرف نامی جسم ہی یہ حساس اور متحرک بالارادہ نہین ہی یعنی نباتات نہ حس رکہتی ہی اور نہ اپنی خواہش سے حرکت کرسکتی ہی۔ یہہ تعریف منطقیون کی نہایت اچہی ہی۔ اور مین بہی اسی کو اختیار کرونگا مگر جسم نامی کو جسم اعضائی کا ہم معنی سمجہ لو۔

حیوانات کے متعلق علمونکی تفصیل

حیوانات کے متعلق کئی علم ہین اور ان مین سے ایک اس کتاب کا موضوع ہی مگر ہر ایک کی تہوڑی سی تعریف بے کئے کسی ایک کا سمجہنا مشکل ہوگا اسواسطے مین حیوانات کے متعلق کل علمونکی تہوڑی سی صراحت کرتا ہون۔

اول علم تشریح - اسمین حیوانی جسم کے ہر ایک عضو کا بیان کیا جاتا ہی تشریح کے معنی کسی اعضائے

جسم کے مختلف حصونکو امتحان کی غرض سے کاٹ کر جدا کرنا مگر عموماً لفظ تشریح کے معنی کسی چیز کا بیان بھی سمجھا جاتا ہے عموماً علم تشریح دو قسم ہین۔ اول خاص یا نظری[۱] - دوم عام یا خوردبینی[۲] - اول مین ہر ایک چیز کا مثلاً ہڈی - عضلہ یعنی گردہ - شریان - ورید وغیرہ کا بیان فرداً فرداً کیا جاتا ہے اور اس بیان مین صرف اون امور کا بیان کیا جاتا ہے جو نظر سے محسوس ہو سکتے ہین اور چونکہ اسمین خاص خاص چیزونکا بیان ہوتا ہے اور صرف اونہین امور کا جو نظر سے محسوس ہوتے ہین اسواسطے اسکو تشریح خاص یا نظری کہتے ہین -

دوم مین ہر ایک ہڈی اور عضلہ کا خاص خاص بیان نہین ہوتا ہے بلکہ عموماً ہڈیون کے - عضلات کی اور شریان وغیرہ کی ساخت اور بافت اور ترکیب کیمیائی کا بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ ساخت اور بافت کے بیان مین غایت درجے کے باریک اور چھوٹے چھوٹے اجزا کا بیان کیا جاتا ہے اور یہ خوردبین کی بلا مدد نہین ہو سکتا ہے اسواسطے اسکو تشریح عام یا تشریح خوردبینی کہتے ہین -

علم تشریح کی پھر دو قسم ہین تشریح انسانی اور تشریح حیوانی - انسانی مین صرف انسان کی اور حیوانی مین کل حیوانات کی تشریح ہوتی ہے اور چونکہ حیوانات کی تشریح کا بیان انسان کی تشریح کے ساتھ نسبت لگا کر کیا جاتا ہے اسواسطے تشریح حیوانی کو تشریح نسبتی[۳] بھی کہتے ہین -

ان قسمون کے سوا تشریح کی اور بھی ایک قسم ہے اور اسکو تشریح مدفونی[۴] یا تشریح قدیم حیوانی[۵] کہتے ہین اسمین قدیم زمانے کے حیوانات کا جو اس زمانے مین موجود نہین ہین بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ انکی ہڈیون سے اور دانت وغیرہ سے جو زمین مین مدفون ملتی ہین اونکا بیان کیا جاتا ہے اسی سبب سے اسکو تشریح مدفونی بھی کہتے ہین -

دوم علم افعال اعضا[۶] - اسمین حیوانات کے اعضا کے افعال کا بیان ہوتا ہے اور اسکی بھی دو قسمین ہین انسانی اور حیوانی - انسانی مین انسان کے اعضا کے افعال کا اور حیوانی مین کل حیوانات کے اعضا کے افعال کا بیان کیا جاتا ہے -

چہارم علم الحیوان - اسمین کل حیوانات کی تقسیم فطرتی جماعتونمین - خاندانونمین جنسونمین اور نوعون مین ہوتی ہے اور یہی اس کتاب کا موضوع ہے - حیوانات کے متعلق اور بہی ایک علم ہے جسمین بیماری کی حالت مین جسمانی ساخت اور اعضائی افعال اور اونکے اسباب کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ علم طب کا ایک قسم ہے -

حیوانات کی تقسیم عموماً

کل حیوانات یعنی مولد حیوانی کی تقسیم ماتحت مولدونمین اور ماتحت مولدونکی تقسیم جماعتونمین اور جماعتونکی تقسیم حلقونمین اور حلقونکی تقسیم خاندانونمین اور خاندانونکی تقسیم جنسونمین اور جنسونکی تقسیم نوعونمین اور کہین کہین نوعونکی تقسیم بہی صنفونمین کی گئی ہے - اگر تم نوع کو سمجہہ لوگے تو اور کل حصونکا سمجہنا آسان ہوجائیگا - جو کلی اپنے افراد کی پوری ماہیت ہے وہ نوع کہلاتی ہے مثلاً انسان ہاتہی - گہوڑا نوع ہین کیونکہ یہہ اپنے افراد کی پوری ماہیت ہین یعنی کل انسان کی اور کل ہاتہیونکی اور کل گہوڑونکی ایک ہی ماہیت ہے - اسکے برخلاف حیوان ایک کلی ہے مگر یہہ نوع نہین ہے کیونکہ یہہ اپنے افراد کی پوری ماہیت نہین ہے - مثلاً حیوان مین ہاتہی - گہوڑا - بکری شامل ہین مگر انکی ماہیت ایک نہین ہے یہہ تعریف نوع کی منطقی اصول کے موافق ہے - اب مین ایک دوسری تعریف نوع کی کرتا ہون اور وہ یہہ ہے - کل جانور جو ایک ہی ماں باپ یا ایک ہی قسم کے کئی ماں باپ سے پیدا ہوتے ہین وہ کل ایک نوع مین شامل ہین - مثلاً انسان ایک نوع ہے اور اسمین کل انسان شامل ہین اور اسیطرح سے گہوڑا بہی ایک نوع ہے - اگر تم نوع کی تعریفون کو چہوڑ دو اور مثالون سے جیسا کہ دی گئی ہین سمجہو تو بہت اچہی طرح سے سمجہہ لوگے کہ نوع کیا چیز ہے - تم دیکہتے ہو کہ گہوڑے اور کتے اور اسیطرح سے اور اور جانورونکی بہی بہت اصناف ہین لیکن اگر انپر غور سے دیکہوگے تو انکی کل کی ماہیت ایک ہونے مین شک باقی نہین رہیگا - آب و ہوا اور دوسرے خارجی سببون سے ایک ہی نوع مین اصناف پیدا ہوتے ہین

اگر اصناف کو ایک ہی حالت مین رکھو تو کئی پشتون کے بعد اومین تمیز باقی نہین رہیگی وہ کل ایک قسم کے ہوجائینگی ایک چہوٹے سے ٹٹو اور ایک بڑے ولایتی گہوڑے کو ایک دوسرے سے مقابلہ کروگے تو دونون کے گہوڑے ہونے مین شک باقی نہین رہیگا۔

جب کئی نوع مین ایک عام صفت ہوتی ہے تو اونسے ایک جنس بنتا ہے اور اس عام صفت کے ساتھ موسوم ہوتا ہے اور اسیطرحسے کئی جنسون سے ایک خاندان اور کئی خاندانون سے ایک حلقہ اور کئی حلقون سے ایک جماعت اور کئی جماعتون سے ایک ماتحت مولد بنتا ہے۔ جب کسی خاندان کے نوعون مین خاندانی صفتین تو ہوتی ہین مگر دوسری صفتین نہین ملتی ہین کہ خاندان اور نوع کے اندر کوئی درجہ قرار دیا جاوے تو اوس خاندانمین کوئی جنس نہین ہوتا ہے اور اسیطرحسے کبہی حلقہ اور نوع کے اندر ہی خاندان نہین ہوتا ہے۔

کبہی کبہی ایک جماعت کی تقسیم ماتحت جماعتون مین کرتے ہین اور پہر اوسکی تقسیم حلقون مین ہوتی ہے اور اسیطرحسے کبہی حلقے کی تقسیم ماتحت حلقے مین ہے اور خاندانون کے تقسیم ماتحت خاندانون مین ہوتی ہے۔

حیوانات کی تقسیم

کل مولد حیوانی کی تقسیم چہہ ماتحت مولدون مین ہوئی ہے اول فقراتی۔ دوم علاقوفی۔ سوم فتقی۔ چہارم فتح مناعی۔ پنجم ناکال میعائی۔ ششم زدم اولین۔ فقراتی کے سوا کل ماتحت مولدونکو ایک جاسکے غیرفقراتی ہی کہتے ہین۔

اول فقراتی۔ ذات الفقرات یعنی ریڑہ دار۔ اسمین وہ جانور شامل ہین جنمین ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے جیسا شیردار۔ چڑیے۔ حشرات یعنی رنگنے والے ذات الوطنین یعنی تری اور خشکی مین رہنے والے اور مچھلیان ہین۔

دوم حلزونی یا حلزونات یعنی گھونگھے دار - اسمین وہ جانور شامل ہین کہ جنکو جسم کے اوپر ایک سخت غلاف ہوتا ہی جیسا گھونگھا گھونگھی - سنکھہ - کستوری وغیرہ ہین -

سوم فتحنی یعنی چھلے دار - اسمین وہ جانور شامل ہین کہ جنکے جسم کی ترکیب متعدد چھلون سی ہوتی ہے جیسا جھینگا - کیکڑا - کنژدم - عنکبوت - صدپا - چونٹی - دیمک - مکھی - ٹڈا - ٹڈی - جونک - کیچوا وغیرہ ہین -

چہارم فتح نمائی - اسمین وہ جانور شامل ہین کہ جنکے جسم مین بچپن کی حالت مین اجزائی تغیر ہوتی ہی مگر جوانی مین نہین ہوتی ہی اور اسمین اقسام کیڑے جو جانورون کے جسم مین رہتے ہین اور اقسام خارپوش جانور شامل ہین -

پنجم ناکامل میعائی - اسمین وہ جانور شامل ہین کہ جنکی میعا یعنی انتڑی کامل نہین ہوتی ہی بعض کی میعا یعنی انتڑی انکے جسمی خانے سے ملی ہوئی رہتی ہی یا یون کہو انمین کوئی علحدہ انتڑی نہین ہوتی ہی بعض مین انتڑی الگ تو ہوتی ہی مگر انمین سوراخون کے ہونیکے سبب سے بطنی خانہ اور انتڑی ایک ہوجاتی ہی اور اسیواسطی یہہ ناکامل میعائی کہلاتے ہین انمین اقسام مرجانی جانور اور وہ جانور جنکی رطوبات غذائی سے - مونگا شاخ مونگا - بیخ مونگا وغیرہ پیدا ہوتا ہے شامل ہین -

ششم روح اولین - اس مولد کے تحت کے جانورونکی پیدائش سب سے پہلے ہوئی تھی اور اسیواسطی انکا نام روح اولین رکھا گیا ہی اور انکی پیدائش سب سے پہلے ہونیکے سبب سے اسمین بہت چھوٹے چھوٹے جانور شامل ہین - اسمین کوئی جانور مشہور نہونیکے سبب سے انکی مثال یہان دینا فضول ہی انکے موقع پر بیان کیا جائیگا مگر اسمین ایک جانور یعنی بلبلی فی الجملہ مشہور ہی - بعض پوکھرونکا پانی کبھی کبھی سبز ہوجاتا ہی اور یہہ ایک قسم کی بہت ہی چھوٹے چھوٹے خوردبینی جانورون کے پیدا ہونے سے ہوتا ہے اور جسکو عموماً کائی کہتے ہین بلبلی جانور ہین - باقی آئندہ

بقیہ خانہ داری کا انتظام

اور ہر ایک بات کو ایسی نرمی سے بیان کرنا چاہئے کہ سننے والا ناخوش نہو اور جس بات مین تنازعہ یا آفت برپا ہونیکا شبہہ ہو اوسکو بیان سے درگذرے اور کسیکی غیبت اور خوشامد نہ کرے بلکہ اپنے کانون سے بھی نہ سنے۔

(۹) بیٹھنے اوٹھنے اور چلنے پھرنے کے بیان مین

چلنے مین جلدی نہ کرے یہہ علامت ہلکے پن کی ہے اور بہت آہستہ بھی قدم نہ اوٹھائے کہ یہہ نشان سستی کا ہے چلنے کے وقت بار بار پیچھے کی طرف نہ دیکھے کہ یہہ شیوہ احمقون کا ہے اور ایسے حال سے نہ چلے کہ جسمین تکبر اور ناز پایا جائے ہر وقت گردن جھکا کر یا ہاتھ اور زانو پر سر رکھکر نہ بیٹھے کہ یہہ علامت رنج کی ہے کسیکے سامنے پانون نہ پھیلائے تمیز سے بیٹھا رہے پانو پر پانو نرکھے اور گردن بار بار ٹھیری نہ کرے اور بیفایدہ حرکتون سے جیسا کہ بعض شخص بیکاری کے وقت ڈاڑھی سے کھیلا کرتے یا تنکے توڑا کرتے ہین محترز رہے کسیکے سامنے انگڑائی اور جمائی نہ لے اور انگلیون کو نہ چٹکائے اگر تھوکنے یا ناک صاف کرنیکی حاجت ہو تو ایسی جگہہ کرے جہان کسی کی نظر نہ پڑے اور کوئی اوسکی آواز نسنے دامن اور آستین سے ہاتھ اور منہہ یا کسی اور عضو کو نہ پونچھے مجلس مین اپنے رتبہ سے زیادہ یا کم جگہہ پر نہ بیٹھے اگر ناواقفیت یا کسی اور سبب سے ایسا اتفاق ہو جائے تو پھر وہانسے اوٹھکر اپنی جگہہ پر آبیٹھے اور جو وہان جگہہ نملے تو کسی حیلے سے باہر چلا آئے غیر کے سامنے سوائے ہاتھ اور منہہ کے اور جسم ننگا نہ کرے اور زانو سے ناف تک ہر وقت ڈھکا رکھے الا ضرورت کے وقت مضائقہ نہین ہے اگر کسی مجلس مین نیند آنے لگے تو وہان سے باہر چلا آئے اور جو یہہ ممکن نہو تو نیند کو کسی حیلے یا شغل سے رفع کرے اہل مجلس کے باتون اور حرکتون سے موافقت کرنی مناسب ہے اور وہان بیٹھا رہے کسی حیلے سے اوٹھہ آئے حاصل کلام یہہ ہے کہ ایسی حرکت نہ کرے کہ کسیکو ناگوار ہو۔

(۱۰) کہانا کہانے کے ادب مین

اول مونہہ ہاتہہ دہوے سو کہانیکے وقت اول اپنے رازق کو یاد کرے اور بعد کہا چکنے کے شکر بجالانے
کہانے پینے سے دو غرضین ہین اول صحت اور توانائی سے زندگی کا قائم رہنا دوم نسل کا بڑہنا اور کہانے
مین دو امر کا لحاظ رکہے اول صاف ہو کہ جسسے طبیعت کو نفرت نہو دوم مزاج اور موسم کے خلاف نہو
اور اوسمین نمک اور مصالح اچہا ہو تاکہ کہانا بخوبی ہضم ہوجاوے کیونکہ بدہضمی بُری ہوتی ہے اور جتنی
بیماریہین ہین سب اسی سے پیدا ہوتی ہین جماعت مین سب سے پہلے کہانا شروع نہ کرے اور کہانا اس صفائی
سے کہاوے کہ کپڑے اور فرش یا زمین خراب نہو جہانتک ہوسکے ہاتہہ کو کہانے مین زیادہ آلودہ نکرے برتن
اور اونگلیونکو نہ چاٹے بڑا لقمہ نہ کہاوے کہاتے سمے دانتون سے خوب چبا کر کہانا لازم ہے تاکہ جلدی ہضم
ہو اور کہانیکو سونگہنا یا پہونک سے سرد کرنا نہین چاہئے اگر کہاتے مین کوئی دوسرا شخص شریک ہو تو اچہی
چیز کے زیادہ کہانیکی نیت نرکہے بلکہ اچہا کہانا دوسریکے لئے چہوڑدے اور ہمکاسہ کے لقمہ کیطرف
نہ دیکہے اور جو کہانا کہ اوسکے سامنے نہو اوسمین سے لقمہ نہ اوٹہاوے کوئی حرکت ایسی نہ کرے کہ جس سے
کسیکو نفرت ہو اور بعد سیر ہونیکے پس خوردہ کہانیکی حرص نہ کرے بلکہ کسی غریب کو دیدے کہا چکنے کے
وقت کہانونکو ایسا اولٹ پلٹ نکرے کہ سب آپسمین ملجائین اور پس خوردہ کہانے والے کو نفرت ہو
مہمانون کو میزبان سے پہلے فارغ ہوجانا چاہئے اور میزبان کو لازم ہے کہ دیر تک کہاتا رہے تاکہ کوئی شخص
بسبب شرم کے بہوکا رہجاوے اور پانی تہوڑا اور آہستگی سے پئے کہ کوئی آواز بہی نہ سنے اور ہاتہہ
دہونے کیوقت دانتون اور انگلیون اور ناخنون کی جڑ کو خوب صاف کرے مہماندار کے سوا اور
کسیکو سب سے پہلے ہاتہہ دہونے مین جلدی نچاہئے۔

(۱۱) مان باپکے حقوق کے بیانمین

یہہ امر بموجب عقل اور نقل کے بخوبی ثابت ہے کہ خدا کی بندگی اور بادشاہ وقت کی فرمانبرداری کے بعد
مان باپ کی اطاعت واجب ہے کیونکہ یہہ دونون بظاہر باعث وجود و پرورش و تربیت کے ہین مان باپ

حقوق کی تصریح کرنی کی کچہہ ضرورت نہین ہی سب پر روشن ہی کہ باپ طرح طرحکی محنتون سے روپیہ پیدا کرکے
کہانے پینے اور لکہانے پڑہانے مین بلا دریغ خرچ کرتا ہی اور ماں علاوہ مصیبت حمل اور درد زہ کے اولاد کے
پالنے مین کیسی کیسی محنتین اور دقتین اوٹہاتے ہی اسلئے ہر فرزند کو لازم ہی کہ ادب اور لحاظ صدق دل
سے کرنا چاہئے اور جہانتک ہوسکے اونکی رائے کے خلاف کوئی حرکت نہ کرے ہمیشہ عجز و نیاز سے خدمتگذار رہے
اور باوجود زیادہ کرنے خدمت کے اپنا احسان نہ جتاوے بلکہ ہمیشہ یہہ خیال کرے کہ اونکا حق میری خدمت
سے بہت زیادہ ہی اونکی ضروریات کو اپنی ضرورت پر مقدم سمجہے اور جو اونکا کوئی ارشاد خلاف عقل کے
ہو اول اوسکو تسلیم کرلے اور بعد اوسکے کسی وقت مین کمال ادب سے اوسکی برائی بہلائی کی کیفیت
جتائے غرض کہ بطور مخالفت کے بحث اور حجت نہ کرے اور اونکی وصیتونکا لحاظ بعد وفات بہی ایسا رکہے
جیسا کہ حیات مین چاہئے خلاصہ یہہ ہی کہ ظاہر اور باطن مین اونکا یکسان خیرخواہ رہے اور بعضون نے
اوستاد کے حق کو باپ کے حق پر ترجیح دی ہی کیونکہ باپ تو صرف جسم کی پیدائش اور پرورش کا ہی سبب ہے
اور اوستاد تمام عمر کی بہتری کا باعث ہی ظاہر ہی کہ جتنی عزت اور بہلائی انسان کی ہوتی ہی وہ سب
تربیت اور تعلیم ہی کا نتیجہ ہی لیکن راقم کی دانست مین دونونکا درجہ برابر ہی اور اسی قیاس پر آقا
کا حق بہی تصور کرنا چاہیے اور جو لوگ کہ عزت اور تجربے اور علم اور عمل اور عمر مین آپ سے بڑے ہین سب
لائق تعظیم و تکریم کے ہین ۔

(۱۴) خدمتگارون کی رعایت مین

خدمتگارون کو اعضائے کی مانند سمجہنا چاہئے کیونکہ اگر یہہ نہون تو ہر ایک کام اپنے ہاتہون سے کرنا پڑے
اور جب کہ سب کام آپ ہی کرنا پڑا تو بڑی تکلیف اور ہرج ہوگی اسلئے لازم ہی کہ نوکر کو اپنا قائم مقام
اور مددگار سمجہکر اوسپر کمال عنایت رکہے اور اوسکی طاقت سے زیادہ کام نہ لے اور کوئی وقت اونکے
آرام کا بہی مقرر کردے کہ تہکان اوسکو بہی ہوتا ہی اوسمین اور آپ مین کچہہ فرق نہ سمجہے کیونکہ باعتبار
نوع کے سب برابر ہین بلکہ اوسکی فرمانبرداری اور اپنی حکمرانی کو دیکہہ کر خدا کا شکر ادا کرے ہمیشہ اوسکی

ساتھ روزینہ مقررہ سے زیادہ سلوک کرتا رہے تاکہ خوش ہو کر دل سے کام کرے اور اپنے آقا کی ترقی کا دعاگو اور خیرخواہ رہے اور یہہ امر اسکی ذہن نشین کردے کہ وہ ہمیشہ نوکر رہیگا تاکہ وہ اپنی نوکری کو چند روزہ سمجھکر بیکار نہ جانے اور اپنے مطلب کو اوس سے اس نرمی کے ساتھہ ارشاد کرے کہ اوسکو اپنے مالک کی کمال شفقت اور مہربانی ظاہر ہو کس لئے کہ شیرین زبانی کو انعام وغیرہ پر بھی فوق ہے جسوقت کہ کسیکو نوکر رکھے اگر تجربہ کی مہلت نہو تو اوسکی ظاہری وضع کو بغور دیکھہ لے کسواسطے کہ ظاہری صورت سے بھی آدمی کی سیرت کا حال معلوم ہو جاتا ہے جہانتک ہوسکے خوبصورت اور خوشوضع اور تندرست اور چالاک آدمی کو نوکر رکھے کیونکہ نوکر کی وضع سے بھی اوسکے آقا کی لیاقت اور حیثیت تصور کیجاتی ہے اسی نظر سے اگر کہین قاصد کے بھیجنے کی ضرورت ہو تب بھی امور مذکورہ کا لحاظ رکھنا چاہئے اور ادنے ادنے قصور پر نوکر کو حد سے زیادہ ملامت نہ کرے تاکہ موجب بیدلی کا نہو اور ہر ایک قصور پر اغماض بھی لازم نہین ہے کہ جس سے وہ شوخ اور گستاخ ہو جاوے اور جیسا آدمی ہو اُس سے اوسطرح کام لے ورنہ انجام کو بڑی خرابی واقع ہوتی ہے ÷

عربی	ہندی	انگریزی
افیون	افیم	اوپیم

افیون ہندوستان مین بکثرت پیدا ہوتی ہے کوکنار یعنی پوست کے درخت سے نکالی جاتی ہے ترکیب اسکی حاصل کرنیکی یہہ ہے کہ جب پوست کے پہول ورپتے کرجاتے ہین اور ڈھیڑی اسکی بڑی اور دانے پختگی پر آتے ہین تو شام کیوقت پوست کی ڈھیڑیونپر نشترون سے تین چار جگہہ لمبائے مین چہپا کرتے ہین صبح کو سورج نکلنے کے پہلے ڈھیڑیون کے اوپر سے کہرچ کر سیپی مین جمع کرلیتے ہین اور اسی طرح ہر ایک ڈھیڑی پر تین مرتبہ چہپا کرتے ہین پس جب رطوبت اکٹھی کرلیتی ہین تو سایہ مین خشک کرکے ہاتھہ سے مل کر بڑی بڑی گولیان بنالیتے ہین - **فایدہ** - تھوڑی مقدار مین مفرح اور محرک منوم قابض مخدر مسکن اوجاع ہوتی ہے اگر کسیقدر زیادہ کھائے جاوے تو اونگھہ اور نیند زیادہ آتی

ہے جی متلاتا اور زبان میلی ہوجاتی ہے اگر زہر کی مقدار کھائی جاوے تو سر گھومتا اور بیمار بیہوش ہوجاتا ہے اور آنکھ کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں منہ سے بو افیون کی آتی ہے آخر بیمار اسی حالت میں مرجاتا ہے اسبات کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ افیون کا اثر دماغ معدہ اور انتڑیوں پر ہوتا ہے جسکے باعث عضلات ڈھیلے ہوجاتے ہیں سب رطوبتیں کم ہوجاتی ہیں بھوک گھٹ جاتی ہے لیکن تشنگی زیادہ اور منہ خشک رہتا ہے مسدد اور حافظ او ویہ ہے۔ **استعمال** قروح امعا پیچش اسہال میں رفع درد اور رطوبت کم کرنے کے واسطے کھلاتے ہیں سرفہ وغیرہ امراض سینہ میں دیا کرتے ہیں دوائی اور مرض بیخوابی میں واسطے نیند لانے کے دیا کرتے ہیں قولنج سنگ یا ریگ مثانہ و گردہ اور سنگ مرارہ میں جب پتھری جم جاتی ہے اور رحم کا منہ کشادہ کرنے کیواسطے افیون رفع درد اور رفع تشنج کے لئے کھلاتے ہیں جب وریدوں سے خون جاری ہوتا ہے تو قلب کی حرکت گھٹ کرنے کے واسطے افیون کھلایا کرتے ہیں تاکہ خون بند ہوجاوے اور بہت سی دوا کی ساتھہ ملاکر انکی اثر بد رفع کرنے کے واسطے دیا کرتے ہیں مخدر اور معرق کے طور پر اسکو بخار کہنہ نقرس اور وجع مفاصل میں دیتے ہیں اور رفع درد کیواسطے زخموں پر اور مرض رمد میں لگاتے ہیں دانت کی درد میں اسکو رکھنے سے فایدہ ہوتا ہے پیچش اسہال سوزاک قروح امعای مقتیم اور فرج و رحم کے زخموں میں اسکی پچکاری کرنے سے بہت فایدہ ہوتا ہے بعض اوقات ان مقاموں میں افیون کا شافہ بناکر داخل کیا جاتا ہے درد شقیقہ اور سر کی درد میں پیشانی پر لیپ کیا جاتا ہے سرعت و انزال میں اسکو دیتے ہیں زعفران اور صمغ عربی کے ساتھہ اسکو آنکھہ پر لیپ کرنا درد رمد کے واسطے مفید ہیں روغن بادام میں حل کرکے کان میں ٹپکانا درد گوش کو تسکین دیتا ہے

مولف - جب شدت درد کے باعث اختلاط عقل اور غشی طاری ہو تو ایک دو دفعہ کا نیم ڈالیں مداومت نکریں کیونکہ اس سے بہرا پن کا خطرہ ہے **مضر** حواس ظاریہ و باطنیہ اور شخوخت لاتی ہے ان زردی رخسار بدخلقی پیدا کرتی ہے قوت باہ کو گھٹاتی ہے **احتیاطین** قبض اور امراض دماغی میں

حتی الامکان افیون کو نہ کہلانا چاہئیے اور سینہ کی بیماری میں بہی نہایت ہوشیاری سے دینی چاہئیے
اور علی ہذا القیاس بچونکو بہی اسکی کم مقدار درجہ زہر تک پہونچ جاتی ہے - **علاج زہر** - قی کرائین
دارچینی سونٹھہ اور بہوبہیر کو سفوف کرکے شہد مین ملاکر چٹائین سبز چاے کا خیساندہ کہی اور دودہ
پلائین آب سرد سے غسل کراوین خشک کپڑا پہناکر ادہر اودہر ٹہلاتے رہین اور نیند نہ کرنے دیوین
مرکبات - **برشعشا** - مصطگی رومی کندر دارچینی ہر ایک ۹ ماشہ فلفل سفید نیسون اسارون
ہر ایک ۵ ماشہ زعفران ۳ ماشہ افیون ۵ ہر تولہ سیکو کوٹ چہانکر شہد مصفی مین کہ سہ چند ادویہ کے
ہو تیار کرین **فایدہ** - امراض قلب اور معدہ کے واسطے مفید ہے مالیخولیا بیخوابی اور استقامین
بہی استعمال کیجاتی ہے **خوراک** - چہارم سرخ سے نصف سرخ تک اسکی ایک ماشہ مین ۲ سرخ افیون
ہوتی ہے **مولف** - اسکو اکثر امراض مذکورہ مین دیا کرتا ہے **سفوف بیہوشی** - اجوائین خراسانی
بیخ لفاح کاہو افیون چرس بریان خشخاش تخم دہتورہ ہر ایک ۳ ماشہ جوزبوا زعفران ہر ایک
۲ ماشہ سیکو کوٹ چہانکر بہنگ کے پانی مین کہرل کرین اور سایہ مین خشک کرکے سفوف بنا رکہین
فائدہ استعمال - یہہ دوا اوس موقع پر کام آتی ہے کہ جب کسی شخص کے عضو پر عمل جراحی
کا کرنا ملحوظ خاطر ہو یا مریض شدت وجع کے باعث نہایت بیقراری مین ہو **خوراک** ۴ سرخ
سے ۱ ماشہ تک اسکی ایک ماشہ مین ایک سرخ افیون ہے **مولف** اس نسخہ کو عمل جراحی مین کلورا
فارم کے عوض ہمیشہ استعمال کرتا ہے مگر اس سے کامل بیہوشی نہین ہوتی البتہ شدت وجع کیواسطے
بہت مفید ہے - **تریاق الاسنان** جند بیدستر ہینگ مرچ سیاہ سونٹھہ سلارس افیون
ہر ایک بمساوی الوزن حسب دستور شہد مین گوندہ لین - **فائدہ استعمال** درد دندان
اور نزلات کیواسطے مفید ہے بوقت ضرورت چنے کے برابر کہا دین اور دانت کرم خوردہ مین بہی
رکہدین - **حب بدل افیون** افیون ۵ ماشہ کرفس اجوائین خراسانی جوزبوا دارچینی
زعفران فلفل سفید لونگ ہر ایک ۲ ماشہ عاقرقرحا مصطگی رومی جند بیدستر بالچہڑ ہر ایک ۱ ماشہ فرفیون

ہ جو سکو کوٹ چھانکر بقدر مرچ گولیان بنائین **خوراک** غیر معتاد افیون کو ایک گولی معتاد کو
قدر عادت افیون **مولف** نے ان گولیون کو سرعہ شدید اسہال قوت باہ اور قولنج پر بھی آزمایا
ہے مفید پایا ہی **حب الرخیر** صمغ عربی رسوت افیون گوگل اقاقیا نشاستہ عصارہ لحیۃ التیس
ہر ایک مساوی الوزن سکو کوٹ چھانکر سفیدی انڈے مین گولیان بنائین۔ **فائدہ** خون
بواسیر اور ہر قسم کے اسہال کو مفید ہین **خوراک** ایک حب صبح ایک شام **حب سرفہ رالسوال**
کاہو صمغ عربی کتیرا ربالسوس مصطگی شکر تیغال خشخاش دارچینی ہر ایک ۴ ماشہ جوزبوا زعفران
افیون ہر ایک ۳ ماشہ سکو کوٹ چھانکر نخود کے برابر گولیان بنائین۔ **فائدہ** زکام اور کھانسی
کو نہایت مفید ہین **خوراک** ایک حب **شیاف افیونی** سفیدہ قلعی ۶ ہر تولہ افیون
اقلیمیا سیم ہر ایک ۴ ماشہ صمغ عربی کتیرا نشاستہ ہر ایک ۷ ماشہ کوٹ چھانکر شیاف تیار کرین **فائدہ** درد آنکھ
کے واسطے لیپ کرین سوزاک وغیرہ زخم اندرونی مین اسکی پچکاری کیجاتی ہے۔ **طلا** زعفران ۴ ماشہ
صمغ عربی ۱ ماشہ افیون ۳ سرخ کاہو ۲ ماشہ بذرالبنج ۲ ماشہ سکو کوٹ کر بنگ کے پانی مین تیار
کرین۔ **فائدہ استعمال** درد شقیقہ اور ضربان اسقدر ہون کہ درد کے باعث مریض سر
اوپر کو اوٹھا نہین سکتا تو اسکو کنپٹی اور پیشانی پر لگاوین انشاء اللہ تعالے فوراً تسکین درد
کی ہوگی۔ **مولف** پہلے فصد یا مسہل حسب طاقت مریض ضرور کر لین یا کوئی اور سبب
ہو تو اوسکو رفع کرین۔ **فتیلہ** افیون نیلا تھوتھہ سفیدہ کاشغری کلنار گیرو موئے سر آدمی سوختہ
چھال کندر ہر ایک مساوی الوزن کوٹ چھانکر تازہ نیمیان کے پانی مین تیار کرین **فائدہ**
حرقت مجاری بول سوزاک قروح رحم اور انکی التیام زخمون کو بہت فائدہ کرتا ہے خواہ فتیلہ
باریک بنا کر اس کے ساتھ آلودہ کیا جاوے خواہ خود ہی رکھا جاوے فرج اور مقعد کے کھجلی کو دور
کرتا ہے نواسیر مقعد وغیرہ کے واسطے بھی مفید ہے **سفوف** افیون ۱۰ تولہ سیاہ مرچ ۲ تولہ سونٹھ
۵ تولہ زیرہ سفید ۲ تولہ کتیرا ۲ ماشہ سب کو کوٹ چھانکر کاگ والی بوتل مین بندکر دین **خوراک**

ایک سرخ سے ۲ سرخ تک دیسکی ۰۰ ۱ حصہ مین ایک حصہ افیون ہی **افیون کے صاف کرنیکا طریقہ** - افیون کو گھول کر گرم پانی یا گلاب مین ایک رات بہر بہگو رکہین علی الصبح ہاتہہ سے ملین تاکہ خوب حل ہوجاوی پہر چند جوش دیوین پس نچرا اتار کر صافی سے صاف کرین پہر گاد کو پانی مین ڈال کر جوش دین اور اسیطرح جبتک گاد رہی پانی چہانتے جاوین اور گاد کو جدا کرین پہر اوس صاف کئی ہوئی کو جوش دین تاکہ گاڑہا ہوجاوی بعد ازان برتن مین روغن یا دام لگاکر رکہہ چہوڑین تاکہ چپٹ نہ جاوی -

عربی	ہندی	انگریزی
	پوست کی ڈہیڑی	پاپی کیپشیول

اس درخت کی ڈہیریان جب قریب پختہ ہونے پر ہوتی ہین تو اونکو خشک کرکے بیج نکال کر استعمال کرتے ہین **خاصیت** پوست کی ڈہیری گول اور ۲ یا ۳ - انچ گولائی مین ہوتی ہین اور اسکے اوپر چاندی کے طور پر ایک تاج ہوتا ہی **فایدہ استعمال** منوم اور مخدر ہی اگر اسکو قند سفید کے ساتہہ استعمال کیا جاوی تو خشونت سینہ او قصبہ ریہ اور کہانسی کو مفید ہوتا ہی تپ دق حرقت مثانہ ضعف گردہ وجگر کو فائیدہ دیتا ہی نفث الدم کو نیز مفید ہی **خوراک** ۱۱ ماشہ **تریاق النزلہ** تخم کاہو ۳ تولہ اجوائین خراسانی پوست خشخاش ہر ایک ۴. تولہ خشخاش سفید ۶ تولہ گل گاوزبان تخم سورو کشنیز ہر ایک ۱. تولہ اسطوخودوس ۹ ماشہ سب کو رات بہر پانی مین بہگو دین صبح کو جوش دیکر صاف کرین ڈہائی پاؤ قند سفید ڈالکر قوام پر لاوین پس گلسرخ برنج کشنیز ریالسوس صمغ عربی کتیرا نشاستہ مرکی ہر ایک ۹ ماشہ کوٹ چہانکر اضافہ کرین - **فایدہ استعمال** پیچش اسہال ضعف معدہ و امعا و اعضائی رئیسہ کیواسطے بیعدیل ہی کہانسی اور زکام کو فائیدہ مند ہین - **خوراک** بقدر نخود **حب** تازہ وسبز ہائین پوست خشخاش ۱ عدد دانہ صمغ عربی کتیرا کہتہ سفید ہر ایک مساوی الوزن کوٹ چہانکر اسپغول کے پانی مین گولیان بمقدار نخود

بنائین - **فائدہ استعمال** اسہال خونی پیچش کے واسطے مفید ہین **خوراک** ایک
حب سے دو حب تک **حلوا کوکنار** پوست خشخاش مع تخم ۱۰ تولہ ایک رات پانی مین بھگودین
بعدازان صاف کرین اور دو سیر گیہون اوس پانی صاف کئے ہوئے مین ترکر رکھہ چھوڑین کہ
سب پانی جذب ہوجاوے پس سایہ مین خشک کر کے آٹا بنائین اور گھی مین بریان کرین قند سفید
اور شہد خالص ہر ایک سوا سیر کا قوام کرین آٹا مذکورہ کو ڈالین کہ روغن چھوڑدے بعدازان مغز
بادام ۳ تولہ سونٹھہ ۵ ماشہ زعفران ۲ ماشہ کوٹ چھانکر آگ سے نیچے اوتار کر ملائین اور طباق چینی
مین پھیلا کر چھری سے کاٹین **فائدہ** مفرح ممسک **خوراک** بقدر ۶ ماشہ - **خمیرہ کوکنار**
پوست خشخاش مع تخم آدہ پاؤ نیمکوفتہ کر کے ایک رات پانی مین بھگودین صبح کو جوش دین اور نچوڑ کر
قند سفید آدہ سیر ڈال کر قوام پر لائین بعدازان خشخاش مغز بادام ہر ایک ۴ تولہ لونگ بالچھڑ
مصطگی جائیفل ہر ایک ۲ ماشہ دارچینی ایک تولہ کتیرا صمغ عربی طباشیر ہر ایک ۵ ماشہ سب کو کوٹ
چھانکر ملائین اور آخر قوام مین زعفران کو گلاب مین پیسکر ڈالین اگر قبض ہو تو بنفشہ ۲ تولہ
جوشاندہ ادویات کے ساتھہ داخل کرین - **دیاقوذا** خشخاش سفید خشخاش سیاہ نشتہ نزدہ
ہر ایک ۵ تولہ تخم کاہو بزرالبنج سفید ہر ایک ایک تولہ عناب ولایتی اصل السوس سپستان
زوفا خشک بیخ بنفشہ ہر ایک ۲ تولہ سب کو دو سیر پانی مین جوش دین کہ سویم حصہ پانی جذب ہوجاوے
صاف کرین پس پاؤ بہر لعاب اسپغول ڈالکر قند سفید ایک سیر مین قوام کرین **فائدہ استعمال**
نزلات و امراض سل کے لئے مفید ہین کھانسی نفث الدم کو فائدہ کرتے ہین **خوراک** ۳ تولہ **شربت
کوکنار** خشخاش سفید ۷ تولہ کوکنار نشتہ و نزدہ ۳ تولہ کاہو زوفا خشک ہر ایک ۲ تولہ نبات آدہ سیر
حسب دستور تیار کرین - **عرق مرکب** کوکنار ۳ مثقال جوائن خراسانی ۳ تولہ خشخاش ۷ تولہ
بہمن بوزیدان شقاقل زراوند مدحرج دارچینی قرنفل جوزبوا بسباسہ ہر ایک ۴ مثقال بادرنجبویہ
درنجبک گاؤزبان ہر ایک ۷ مثقال زعفران ۳ مثقال پانی چہار چند اوسے حسب دستور عرق

نکالیں **فائدہ** امراض دماغیہ اور کوکنار کے معتادین اور بوڑہوں کو بہت فائدہ کرتی ہے۔

لعوق۔ اصل السوس ۵ درم خشخاش بیدانہ ہر ایک ۲۰ درم سب کو بہگو دین صبح صاف کرین اور سوا پاؤ نبات ڈال کر قوام کرین بعد ازان مغز بیدانہ صمغ عربی ہر ایک ۷ ماشہ کتیرا ۹ ماشہ خشخاش سفید و سیاہ ۲ ہر تولہ کوٹ کر داخل کرین۔

نئی ترکیب رانون کے استخوان شکستہ کے علاج کی

ناظرین اسپتال کو جانتے ہین کہ جب زانون کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے تو ٹوٹے ہوئے سرونکو جوڑ کر لکڑی کی لمبی اسپلنٹ سے اُس ہڈی کو باندہ دیتے ہین مگر جب اس ترکیب سے علاج کیا جاتا ہے تو ڈیڑہ دو مہینے تک مریض کو کمال ہی تکلیف رہتی ہے کیونکہ لکڑی مذکور کو آٹہوین آٹہوین کہولنا پڑتا ہے اور پہر کپڑے کی دہجیون سے ٹانگ کو کہینچکر باندہنا پڑتا ہے کہ جسمین مریض کو کمال ہی درد ہوتا ہے اور جب اُس حالت مین چت پڑا رہتا ہے تو بول و براز کے وقت تکلیف ہوتی ہے اور اکل و شرب بہی وقت سے ہوتا ہے مگر جب اس نئی ترکیب سے علاج ہوتا ہے تو یہ تکلیفین نہین ہوتین۔ اس ترکیب مین لمبی تختی کی ضرورت نہین پڑتی استخوان شکستہ کو۔ اسٹے گنگ کی پٹی سے لپیٹ کر اوسکے سرونکو وزن سے کہنچا دیتے ہین چنانچہ مریض مفصلہ ذیل کی حالات کے بیان سے یہ ترکیب بخوبی سمجہ مین آجائیگی مریض کی عمر ۱۲ سال کی تہی اور پیدائش سے ٹانگین اسکی ٹیڑہی بینگی تہین۔

ایک روز مریض گر پڑا کہ جس کے صدمہ سے اسکی بائین زانو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بسبب نقص تولیدی کے ٹانگین اوسکی دراز نہین کیجا سکین تاکہ لکڑی کا تختہ باندہا جاوے اسواسطے استخوان شکستہ کو خم دیکر اسٹے۔ گنگ کی پٹی اور وزن سے علاج کیا گیا چنانچہ وہ ترکیب یہ ہے کہ ٹانگ کو خم دیکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کے دونون سرون کو برابر کیا گیا تب ایک لمبی وہجی اسٹے۔

گنگ کے قریب ڈہائی انچہ چوڑی لیکر زانون کی دہنی اور بائین جانب نصف اسفل سے لیکر ہڈی
کے سرون تک لگائی گئی اور پٹی مذکور کی پہانس کو گہٹنے کے جوڑ کے تہوڑی دور تک لیکر ایک چو
گوشہ ٹکری لکڑی مین کہ جسکے بیچ مین ایک سوراخ تہا بذریعہ اسکے ۔ گنگ کی پٹی کے اٹکا دیا
بعدازان پٹی مذکور کے دو تین چہوٹے چہوٹے ٹکرے لیکر زانون اور لنبی پٹی کے سرون پر
لپیٹ دیا تاکہ لنبی پٹی اپنی جگہہ سے کہسک نہ جاوی ۔ ٹانگ کو باہر کی کروٹ ایک سخت تکیہ پر رکہہ
دیا تب ایک ہتیلی مین چار سیر ریت بہر کر اور اوسکے منہہ کو ایک رسی سے باندہ کر اُس رسی کے
سری کو چوگوشہ ٹکری لکڑی کے سوراخ کے اندر دیکر بذریعہ گرہ کے اٹکا دیا بعدازان ایک چوب
مریض کے پلنگ کے پاس مکان کے صحن پر گاڑ دیا اور اس چوب کے اوپر کے سری پر ایک پولی
لگا کر اُس پولے کے اندر سے ہتیلی کو لٹکا دیا تاکہ ریت کے بوجہہ سے زانون برابر کہچا رہے اور
اسلیے تاکہ استخوان شکستہ کے دونون سری اپنی جگہہ پر قایم رہین زانون کے دہنی بائین اور
اوپر کیطرف چہوٹے چہوٹے تین تین ٹکڑے اسپلنٹ مین سوٹی گدیان لگا کر زانون پر باندہ
دی گئین ۔

بعد اس عمل کے بیمار کو نہایت آرام آگیا اور روز بروز روبصحت لانے لگا ۔ بعد چند روز کے چونکہ
بیمار بسبب وزن ریت ٹوٹی ہوئی ٹانگ کیطرف کہچا آتا تہا اسلیے جانب تندرست کے چڈی کے
نیچے سے ایک بند لگانا پڑا تاکہ اوسکو کہینچکر باندہنے سے ریت کے بوجہہ کا مقابلہ کر سکے چنانچہ ایسا ہی
ہوا کہ بیمار دونون طرف کی کشش سے لستر کے بیچون بیچ رہا ۔ ٹانگ ٹوٹنے سے ۹ ہفتہ تک بیمار
سع پٹیون کے بستر پر پڑا رہا اور بعد اُس مدت کے جب پٹیان کہول گئین تو معلوم ہوا کہ ہڈی
بالکل جڑ گئی ہے اور دو روز بعد کہولنے کے پٹیون کے مریض لاٹہی کے سہارے سے چلنے پہرنے لگا
اور پندرہ یوم کے بعد شفاخانہ سے تندرست ہوکر اپنے گہر کو رخصت ہوگیا ۔ اگر ٹانگ سیدہی رکہی جاوے
تو بہی اسی ترکیب سے ہڈی جڑ جا سکتی ہے مگر اس حالت مین ایسا کرنا چاہیے کہ اسکے ۔ گنگ کی

یعنی ریڑھی کے دونون سرونکو بعوض زانون کی ٹانگ کی دونون جانب چسپان کرنا چاہئے اور پولے کو پائینتی کے نیچے قایم کرین اور مقابلہ کی کوشش یا تو بذریعہ بندہن کی کرین جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے یا ایسا کرین کہ پلنگ کی پائینتی کو تہوڑا سا اونچا کردین تاکہ خود بیمار کا جسم ربٹ کی کشش کا مقابلہ کر سکے۔

ڈاکٹر صاحب اس علاج مین تین باتونکا فایدہ سمجھتے ہین چنانچہ

اوّل۔ یہہ کہ اس ترکیب سے ٹانگ کو خمیدہ یا سیدہی طور پر جو بروقت علاج کی آسان معلوم ہو باندہ سکتے ہین۔

دوم۔ یہہ کہ بلا کہولنے پٹی کے گاہی گاہی ٹانگ کو ملاحظہ کرسکتے ہین اور جو کوئی زخم ہو اُسکی بہی بلا کہولنے کے مرہم پٹی کرسکتے ہین۔

سوم۔ یہہ کہ ٹانگ ماؤف نہ تو کہین سے زیادہ اور نہ کم دب جاتا ہے بلکہ ساری ٹانگ پر یکسان دباؤ پہنچتا ہے

چہارم۔ یہہ کہ مریض اپنے بستر پر یا تو از خود یا دوسرے کی مدد سے نہایت آسانی سے حرکت کرسکتا ہے۔

نئی ترکیب خون کے بند کرنے کی

جو لڑائی درمیان فرانسیس اور حبشیون کے ہوئی تہی اُسمین ڈاکٹر اہرل صاحب موجود تہے اور زخمون کی علاج کا موقع اُنکو بہت ملا تہا جب اُنہون نے دیکہا کہ جتنی ترکیبین خون بند کرنیکی بالفعل مروج ہین اُنکے کرنے مین بہت سا رابکہیڑا ہے اور تسپر بہی خون دقت سے بند ہوتا ہے تب اُنہون نے خون کے بند کرنیکے اپنی ترکیب سے ایک قسم کی روئی ایجاد کی جسکی بنانیکی یہہ ترکیب ہے کہ خوب باریک پنجی ہوئی روئی لیکر کاربونیٹ اف سوڈا کے عرق مین نصف یا ایک گہنٹہ تک جوش دیتے ہین (عرق مذکور کی طاقت سو حصہ پانی مین چار حصہ سوڈا) تب اُسکو چشمہ کی آب سرد سے خوب طرح دہوکر اور نچوڑ کر خشک کر ڈالتے ہین۔ اس ترکیب سے روئی خوب ہی صاف ہوجاتی ہے اور قابل اسبات کی بہی ہوجاتی ہے کہ جس کسی قسم کی عرق مین ڈالئے اُس عرق کو وہ روئی فوراً جذب کرلیتی ہے جب اس ترکیب سے روئی صاف ہوجاوے تب اوسکو دو یا تین مرتبہ ٹنکچر اف اسٹیل کے عرق مین بہگو دین (عرق کی طاقت دو حصہ ٹنکچر اف اسٹیل اور ایک حصہ پانی) بعد ازان نچوڑ کر اوسکو ہوا مین خشک کرین لیکن دہوپ یا زیادہ گرم جگہہ مین ہرگز خشک نکرین اور جب خوب طرح

خشک ہوجاوے تب اوسکو بینچ کر رکہہ چہوڑین۔ چونکہ اس روئی مین رطوبت بہت ہے جلد جذب ہوجاتی ہے تو اوسکو خشک رکہنا چاہئے اور جب اسکو کسی جگہہ بہیجنا منظور ہو تو انڈیا ربڑ کے ہتہیلی یا تھانہ کے اندر بہر کر ارسال کرین۔ جب اس ترکیب سے روئی طیار ہوتی ہے تو رنگ اسکا خوبصورت ہورا ایل بزردی ہوتا ہے اور دبانے سے مثل اور خشک روئی کے ملایم معلوم ہوتی ہے۔ جب یہہ روئی کسی ایسے زخم پر رکہی جاتی ہے کہ جسسے خون جاری ہو تو زخم کے مقام کو یہہ سکیڑ دیتی ہے اور بہتے ہوئے خون کو منجمد کر دیتی ہے اور رفتہ رفتہ خون دینے والے رگون کے اندر کے خون کو بہی منجمد کر دیتی ہے اور اسطور سے خون کو بہی بند کر دیتی ہے اس روئی کے لگانے سے درد بہت نہین ہوتا بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ زخم کی رطوبت کو یہہ جذب کر لیتی ہے اور اونکو متعفن ہونے نہین دیتی کہ جسسے زخم کے اندمال مین آسانی ہوتی ہے۔ بعضون ٹینکچر اف آیرن کو زخم پر لگانا اسواسطے ترک کر دیا ہے کہ اسسے اکثر زخم بگڑ جاتا ہے مگر اس روئی کے لگانے سے یہہ بات نہین ہوتی جب کسی بڑی یا گہری رگ سے خون آوے تو اس روئی کی گدی بناکر اس زخم پر رکہہ دین اور اوسکو کپڑے کی پٹی سے اٹکا دین اور اس روئی کو زخم کے اندر بہر بہی دے سکتے۔ جب زخم سے کثرت سے پیپ آتی ہو تب بہی اس روئی کے لگانے سے فایدہ ہوتا ہے کسواسطے کہ یہہ روئی پیپ کو جذب کر لیتی ہے کہ جسسے وہ زخم صاف ہو جاتا ہے ڈاکٹر صاحب کی یہہ رائے ہے کہ جب فوج لڑائی پر جاوے تو ہر ایک سپاہی کے پاس یہہ روئی تہوڑی تہوڑی ہونی چاہئے۔

رسالہ گلزار حکمت

یہہ رسالہ ماہواری دسمبر ۹۶ء سے نکلنا شروع ہوا ہے اسکی گلگشت سے دل باغ باغ ہوا غنچہ خاطر کہلا اسکی ظاہری خوبی مین زبان قاصر ہے لیکن تتمہ حال حسن ظاہری اور باطنی کا بیان ہے تقطیع اسکی نہایت موزون یعنی ۲۰-۲۶ کا ہے صفحو تعداد سے ۱۶ صفحہ کا اور ۸ صفحہ ضمیمہ کے کاغذ متوسط نہ اچہا نہ برا۔ خط خوب۔ چہپائی صاف صحت کا حقہ۔ رہا حسن باطنی وہ اسکی کیفیت یہہ ہے کہ اس رسالہ مین ثلثہ مو الید اور ستہ ضروریہ اور نادرات حکمیہ و نکات عجیبہ اور تربیت اطفال اور نسخجات مجربہ وغیرہ کا حال اس سلاست اور لطافت سے ارقام کیا ہے کہ عالم اور جاہل

اہل ہند کے لئے مژدہ

اور دنیا میں انسانی زندگی آرام و آسائش بسر کرنیکے لئے لاثانی ہیں

حبوب ہالوے صاحب

یہہ دوا ہندوستان میں زندگی بسر کرنیکے لئے کثیر المنفعت و نہایت ضروری ہے چونکہ خون کی صفائی زندگی و تندرستی و قوت کیلئے ضروری ہے پس یہہ حبوب مصفی خون ادویہ سے فضیلت رکھتی ہیں کبد و معدہ و گردہ کے امراض کے لئے مفید ہیں جو باعث صفائی ریشہ کم طاقتی التہاب اجتماع خون پیدا کر دیتی ہیں وہ انکے استعمال سے دفع ہوتے ہیں زیادہ محنت و بے اعتدالی و بد پرہیزی اور خرابی ہوا کے اثر سے جو خلل نظام عصبی میں پیدا ہوتا ہے ان گولیوں کے استعمال سے رفع ہوتا ہے انتڑیوں پر اونکا اثر ہوتا ہے دافع قبض ہیں انتڑیوں کی ہر طرح کی شکایت دفع کرتی ہیں تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہیں جو عاشق معشوقی بخارات سے پیدا ہوتی ہیں انسے محفوظ رکھتی ہیں اور سودا و ردی اور اخلاط فاسدہ جو بناتات اور حیوانات متعفن ہونیکے سبب خون میں داخل ہوتی ہیں ان حبوب کے استعمال سے خارج ہو جاتے ہیں یہہ گولیاں مقوی اعضا ہیں اگر اعضا کم ہو جائیں تو انکے استعمال سے قوی ہو جاتے ہیں اور مزید باہ میں ہر ایک طرح کی ضعف و کمزوری کو رفع کرتی ہیں مخصوصہ امراض عورات کے لئے یہہ حبوب بے بہا ہیں

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم کے مقام ماؤف میں نفوذ کرنے اور اوسکو صحیح حالت میں لے آنیکی صفات تمام ہندوستان میں مشہور ہیں جب جسم کی سطح پر ملی جاتی ہے۔ سینہ معدہ کبد رودہ رحم کے کل عوارض پر اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے۔ وجع مفاصل و نقرس کے تکالیف کو اسکے لگانے سے آرام ہوتا ہے نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کھو دیتی ہے اگر ٹانگ خراب ہو گئی ہو اور زخم کہنہ پھوڑے پڑ آتے ہوں سینہ جکڑا ہو یا ناسور سے جان تلخ ہو اسیر سے زندگی تلخ ہو تو ان سب عوارض کے دفعیہ میں یہہ مرہم تیر بہدف ہے خطا نہیں جاتی۔ جلد و جسم کے تمام بیرونی امراض اسکے استعمال سے شفا پاتی ہیں۔ یہہ گولیاں و مرہم فقط ۵۳۳ آکسفورڈ سٹریٹ لندن میں بنائی جاتی ہیں اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقچیوں میں بیچتے ہیں قیمت یہہ ہے ۱ شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ فی ڈبیہ تمام زبانوں میں انپر ہدایت لکھی ہوئی ہے کہ کسطرح استعمال کرنا چاہیے

مردہ شخص کی نعش میں بغرض حفظ خوشبو کا بھرنا

مردہ شخص کے جسم کو متعفن ہوجانے سے بچانے اور اوسی اصلی ہیئت پر قایم رکھنے کا ہنر بہ سبب اپنی اعلیٰ تحقیقات کے اقوام زمانہ سلف کے اون علوم وفنون میں سے جو اعلیٰ خیال کیے جاتے ہیں کچھ کم رتبہ نہیں رکھتا تھا۔ متقدمین اس فن میں بڑے اوستاد تھے۔ بعض اقوام کے نزدیک ایسا کرنا ایک متبرک کام گنا جاتا تھا۔

پرسی سکاٹ صاحب کا یہ قول ہے کہ ملک پیرو کے لوگوں کے درمیان یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص ان میں سے مرجاتا تھا تو یہ لوگ اسکی نعش کو کوہ انڈیس کی بلند چوٹیوں پر رکھ دیا کرتے تھے۔ ان مقامات کے پاک وصاف ہوا نعشوں کو متعفن ہوجانے سے محفوظ رکھتی تھی جنگلوں میں صدہا برس کی پرانی نعشیں موجود پائی گئی ہیں جن میں ہوا اور ریگ کی تاثیرات سے ایک بال کے برابر بھی فرق دکھلائی نہیں دیتا۔

یہ ایک مشہور ومعروف بات ہے کہ مقامات شمالی میں سخت درجہ کی سردی کی تاثیر سے نعشوں میں کچھ تغیر واقع نہیں ہوتا اور مدت دراز تک محفوظ رہتی ہیں جنگلوں اور مقامات شمالی میں نعشوں کا مدت دراز تک اصلی ہیئت پر قایم رہنا قدرتی اسباب پر موقوف ہے انسان کی حکمت وتدبیر کا اسمیں دخل نہیں۔

زمانہ سلف کی کل اقوام میں سے مصری لوگ ہیں جنکی مردہ اشخاص کے نعشوں کے محفوظ رکھنے کی طرف اعلیٰ درجہ کی توجہ تھی۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ اس فن میں بڑے اُستاد تھے اور نہایت لیاقت وسلیقہ کے ساتھ اس کام کو انجام دیتے تھے۔ چنانچہ ان کے درمیان یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص ان میں سے مرجاتا تو اوسکی نعش کو خوشبوی بھر کر ایک پاکیزہ وخوشنما مکان میں لٹا چھوڑتے تھے۔

اور وقتاً فوقتاً اپنے بزرگون کی بڑی بڑی عزت وخوشی کے ساتھہ زیارت کرتے تھے - ان مین کوئی علامت موت کی نہین پائی جاتی تھی اور ان کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زندہ ہین اور گوشۂ تنہائی مین لیٹا ہوے ہین اس دور دراز زمانہ کی بہت نعشین زمانہ حال مین بھی موجود ہین جنکو دیکھنے سے مصریون کے اس فن مین اعلی درجہ کی اوستادی ولیاقت کا ثبوت ملتا ہے - ان نعشون مین سے بہت ایسی ہین جو ۲۰۰۰ برس سے بھی زیادہ عرصہ کی معلوم ہوتی ہین مردہ اشخاص کی نعشون کے محفوظ رکھنے کی غرض سے ان مین خوشبو بھرنے کی بے شمار طریقے تھے جنکو کہ مصری لوگ اپنے استعمال مین لاتے تھے - چنانچہ ایک طریق یہہ تھا کہ یہہ لوگ نتھنون کے راستہ سے ایک آہنی آلہ کے ساتھہ دماغ کو کھوکھلا کر دیتے تھے اور سر مین خاص خاص ادویات داخل کر دیتے تھے اور انتون کو نکالکر اور جسم مین قمر کاشیا اور مختلف دوسرے مصالح بھر کر شورہ مین ستر دن کے لئے اسے بھگو رکھتے تھے اس عرصہ کے گذرنیکے بعد عمدہ قسم کی کتان کی پٹیون کو گوند سے لیپ کر نعشون کے اردگرد لپیٹ دیا جاتا تھا اور حسب رواج وقت یا تو انکو رنگا رنگ کے لباس مین ملبوس کر کے پاتا لی ویسی ہی حالت مین ایک مخصوص مکان مین بستر پر لٹا دیا جاتا تھا دوسرا طریق جسے نعشون مین بغرض حفظ خوشبو بھری جاتی تھی یہہ تھا کہ مردہ کے جسم مین ایک قسم کی شراب کو جو سیڈر کے درخت سے نکالی جاتی تھی داخل کیا جاتا تھا جسکی تاثیر سے جسم کے بگڑ جانیوالی اجزا بھی باہر خارج ہو جاتے تھے بعد اسکی ایک کفن مین قلمی شورہ بھر کر جسم کو اسمین ملفوف کیا جاتا تھا اور اسطور پر نعش کو کچھہ عرصہ کے لئے خاک ہو جانے سے محفوظ رکھا جاتا تھا -

لیکن اس طریق سے نعش دوسری طریق کی مانند مدت دراز تک محفوظ نہین رہ سکتی تھی جو طریق کہ مردہ کی نعش کو تعفن سے محفوظ رکھنے کی غرض سے اسمین خوشبو بھرنے کا آجکل مروج ہے وہ ان دونون طریقون سے مختلف ہے اور گو اس طریق سے بھی نعش مدت دراز تک محفوظ رہ سکتی

ہے ۔

مگر اس ہنر مین جو کمالیت کہ مصریون نے پیدا کی تہی اسکی برابری نہین ہوسکتی اور اس فن کے ایجاد کی فخر و عزت کے وہی مستحق ہین ۔

آواز اور اسکی عجیب طاقت

روبینی ایک مشہور گویا تہا ۔ مندرجہ ذیل بیان سے جو اس شخص کی بابت لکہا ہوا ہی انسان کی آواز کی عجیب طاقت کا ثبوت ملتا ہی ۔ ایک تہی اسٹیر مین ایک موقع پر تماشا ہورہا تہا روبینی اس موقع پر گا رہا تہا ۔ اس سے لوگون نے ایک عجیب راگ مین گانے کی التجا کی جسے وہ نہایت عمدہ گی سکے ساتہ مدت دراز تک مگر سہ کر رو ہرا سکتا تہا سات موقع پر پہلے اس راگ کو لوگون نے روبینی کی زبانی سنا ہوا تہا اور اس موقع پر بہی اس عجیب راگ کو سننے کے بڑے مشتاق تہے ۔ روبینی نے لوگون کے خوش کرنے کے لئے اس راگ مین گانا منظور کیا اور نہایت خوش و بلند آواز کے ساتہ گانے لگا ۔ گاتے ہوئے جب اوسے ابہی چند ہی منٹ گذرے تہے کہ یک دفعہ اوسکی گلو مین سخت درد اور رو ک معلوم دی ۔ اور وہ گونگا سا بن گیا وہ اپنے مونہہ کو بار بار کہولتا اور اپنے بازون کو ہلاتا اور راگ مذکورہ کے گانے مین کوشش کرتا تہا اور سامعین بہی اوسکی ہمت کے بڑہانے کے لئے ہر ایک حیلہ کو کام مین لاتے اور کلمات تحسین و آفرین سے اوسکو خوش کرتے تہے مگر یہہ راگ اوسکی منہہ سے نہ نکلتا تہا

مگر اوسکی بار بار کی کوشش رایگان نہ گئی اور وہ اپنے شاہ زور پہیپڑون کے زور سے اس راگ کے گانے پر آخر الامر قادر ہوا ۔ اور راگ مذکورہ نہایت چمک و دمک کے ساتہ اوسکی منہہ سے نکلا گو اوسکی آواز کی کل کے کسی جوڑ مین سخت فتور برپا ہوگیا تہا ۔ اور اسی وجہہ سے اوسکو گلو مین سخت درد معلوم ہوتی تہی مگر اوسنے راگ مذکورہ کے گانے پر قادر ہو جانے کی خوشی

میں اس تکلیف کا کچھہ خیال نہ کیا اور نہایت مستقل مزاجی سے باقی کا وقت گاتا رہا۔ سامعین میں سے کسی نے نہ جانا کہ ہم لوگوں کے خوش کرنے کے لئے روبینی کو ایک بلاء عظیم میں مبتلا ہونا پڑا جب وہ گانے سے فارغ ہوا تو اوسنے اپنا کل حال اپنے سرجن کو سنایا جسنے جب روبینی کے حلق کا امتحان کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ راگ گانے میں آواز کے سخت صدمہ سے اوسکی ہنسلی کی ہڈی میں ضرب شدید آگئی تہی۔

۱۸۵۲ء میں ڈیوک اوف ولنگٹن کی تجہیز و تکفین کی رسم ادا کرنیکے وقت جب لوگ اوسکے رنج والم میں گوناگوں بھجن یا دالہی میں گا رہے تہے تو اس موقع پر آواز کی طاقت کی ایک اور عجیب نظیر دیکھنے میں آئی جسکے صحیح ہونے میں کچھہ شک نہیں۔ کاسل ہیٹر صاحب کا بیان ہے کہ یہہ ماجرا اپنے خاص اپنے ایک دوست کی زبانی سُنا جو اوس موقع پر موجود تہا۔

یہہ رسم ایک گرجا گہر میں جو سینٹ پولوس کے بڑے گرجا گہر کے قریب واقع ہے ادا کی گئی تہی۔ کل گرجا گہر گویوں سے بہرا ہوا تہا۔ یہہ لوگ اس موقع پر ایک خاص بھجن گا رہے تہے جسکو مسٹر جان گوس نے ڈیوک موصوف کی یادگار میں ترتیب دیا تہا اور جسکا مضمون یہہ تہا "شاہزادہ اسرائیلوں کے ہاتہہ میں مبتلا ہوا"۔ اس بھجن کے ایک جملہ کو جب سب لوگوں نے باہم آواز ملاکر زور وشور سے گانا شروع کیا تو راوی کا یہہ بیان ہے کہ جیسا آٹہہ فانوس سے جو گرجا گہر میں لٹک رہی تہے اور جنمیں گاس کی روشنی ہتی ٹہیک ویسی ہی آواز کا ظہور ہوا جیسا کہ ان گویوں کے منہہ سے نکلی تہی اور جسکے ظہور سے یہہ فانوس ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زمین پر گر پڑے۔

شیفر صاحب جو فرانس کا ایک مشہور و معروف گویا تہا ایک تانبے کے گلاس میں اوسی قسم کی آواز کے پہونکنے سے جس قسم کی آواز کہ شیشے کے ٹوٹ جانے سے پیدا ہوتی ہے ایک شیشے کے بنے ہوئے آبخورہ کو ہزار ہا ٹکڑوں میں چکنا چور کر دیتا تہا۔

عوالف صاحب جو اکسرس کا ایک مشہور گویا تہا اسی طرح سے شیشے کے برتنوں کو توڑ ڈالتا تہا

مسٹر ادود برو سٹر اپنی کتاب الموسوم بہ نیچرل میجک مین یون لکھتے ہین کہ آواز کے سخت صدمات سے جو یا تو بڑی بڑی توپون کے سر کرنے سے یا بجلی کی بلند گرج سے پیدا ہوتی ہے بسا اوقات مکانات گر گئے ہین اور بعض اوقات ان ہی صدمات سے انسان اور حیوانات کی جانین تلف ہو گئی ہین -

اکثر اشخاص کی کانون مین سخت قسم کی درد پیدا ہو گی جب انہون نے ایک بڑی توپ کے چلنے کی آواز سنی - بسا اوقات ان ناگہانی صدمات سے طاقت شنوائی زائل ہو گئی بعض اوقات آواز کے صدمات سے انسان اور حیوانات کی جانین تلف ہو گئی ہین

چنانچہ ۱۸۰۶ء مین جب ولیم سوم اور لیوس کے درمیان صلح کا عہدنامہ لکھا گیا تو صلح کے خوشی مین توپ خانہ کی دو رسالے ایک قطار مین کھڑی کی گئی جنہون نے یک دفعہ شلک کرنا شروع کیا - اس قطار کے مرکز کے بالمقابل ایک قصاب کی دکان واقع تہی جسمین کہ بڑی ہمت و حوصلہ کا ایک ماسٹف کتا رہتا تہا - اسوقت یہہ کتا آگ کے پاس آرام کر رہا تہا جب پہلی شلک کی آواز اسکے کانون مین پہونچی یہہ فوراً چونک پڑا اور دوسرے کمرہ کی طرف دوڑ گیا اور ایک چارپائی کے نیچے اپنے آپ کو چہپا دیا - دوسری شلک پر کتا چارپائی کے نیچے سے اُٹھ بیٹھا اور کمرہ مین بار بار دوڑنے لگا - اس کا جسم شدت سے لرزان و ترسان تہا اور فی الظاہر یہہ کتا حالت نزع مین معلوم ہوتا تہا - جبکہ تیسری شلک ہوئی تو یہہ کتا ایک یا دو دفعہ کمرہ کے ادہر اُدہر بڑی تیزی و گھبراہٹ سے دوڑا اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اسکے منہہ اور ناک سے خون کا نکلنا جاری ہو گیا

اسکیماس اور انکی برف کے بنے ہوئے مکانات

موسم سرما مین اسکیماکس برف کے بنے ہوئے جہونپڑیون مین رہتے ہین - ناظرین یہہ خیال کرینگے کہ برف کے تو چہونے ہی سے انسان کا جسم سُن ہو جاتا ہے پس یہہ لوگ برف کے بنے ہوئے مکانات مین کیونکر

سے کیونکر محفوظ رہسکتی ہونگی مگر یہہ یاد رہی کہ ان اعلی درجہ کے سرد مقامات مین جس شخص کو اول
مین کہ اول اول سردی سی محفوظ رہنی کے لئے ایک ایسی چیز سے مکانات رہائیش کے بنانے کا
خیال آیا ہوگا جو بادی النظر ایک غیر مفید معلوم دیتی ہی اوس شخص کو ضروری کوئی نہ کوئی ہی
ضرورت و مشکل درپیش آئی ہوگی جسکا علاج بجز اسکی کرنا اوسکی نزدیک محال ہوگا اور جسکی نزدیک
پتھر و لکڑی کے بنی ہوئی مکانات اس مطلب کے لئے کافی نہ خیال کئے گئے ہونگی۔

خواہ اس قسم کے مکانات کو ہم اپنی گمان مین سردی سی محفوظ رکھنی کے لئی کافی نہ بہی سمجہین مگر یہہ امر تجربہ
سے ثابت ہی کہ یہہ یخ بستہ مکانات نہ فقط سرد موسم کے سخت تاثیرات سے ہی بچاتے ہین بلکہ پتھر
یا لکڑی کے بنی ہوئی مکانات کی نسبت زیادہ ارام بخش و مفید ثابت ہوئی ہین۔

ان یخ بستہ مکانات کی بنانے مین اعلی درجہ کے اوستادی و حکمت درکار ہوتی ہی ان کے بنانی
مین ہمیشہ دو اشخاص کی ضرورت پڑتی ہی جن مین سی ایک کو مکان کے باہر اور دوسری کو مکان کے
اندر کام کرنا پڑتا ہی۔ جس جگہہ کو کہ مکان کا فرش بنانا منظور ہوتا ہی یعنی جس جگہہ پر کہ مکان کہڑا
کیا جاتا ہی اوس جگہہ سے ایک تیز زور کے ساتہہ برف کے بڑی بڑی اینٹون کی شکل کے ٹکڑے
کاٹے جاتے ہین اور ان کو اس کہلی جگہہ کے اردگرد دیوارون کے قایم کرنے کے لئے نیچے
اوپر کنارون کے بل رکہہ دیا جاتا ہی مگر ان کے نیچے اوپر رکہنی کے وقت اس امر کا لحاظ کیا جاتا ہی
کہ ان کا کسیقدر جہکاؤ مکان کے اندر کیطرف رہی - ان برف کے ٹکڑون کا طول و عرض
قریب دو فٹ کے ہوتا ہی مگر موٹائی مین یہہ آٹہہ انچ کے برابر ہوتے ہین - مکان کی دیوارین
جسقدر فاصلہ پر کہ زمین کی سطح پر ہوتے ہین چہت کی طرف اسیقدر فاصلہ پر نہین رہتی بلکہ
ہر ایک درجہ بلندی پر انکا فاصلہ کم ہو جاتا ہی اور چہت کے قریب پہونچکر یہہ ایک دوسری کی ساتہہ
مل جاتی ہین اور ایک مخروطی شکل پیدا کر دیتی ہین ان کے ملنی کے مقام پر ایک سوراخ باقی
رہجاتا ہی جسکو کہ ایک شفاف برف کے ٹکڑی سے بند کیا جاتا ہی اور جسکی دو کام نکلتی ہین ایک تو یہہ

کی ستون کا کام دیتا ہی اور دوسرا مکان کے اندر روشنی پہونچانے کے لئے روشن دان
کا کام دیتا ہی دیوارون کے اردگرد ایک برف کی مینڈ کہڑی کیجاتی ہی - اور اسپر کہال کا استر
چہڑایا جاتا ہی - کہال کے استر کے لگانے سی دو فائدہ ہوتے ہین - ایک تو یہہ بستر کا کام دیتی ہے
دوسرا بیٹہنی کے لئے چوکی کے کام مین آتی ہی یہہ جہونپڑئین اندر کیطرف سی ایک محراب یا
گنبد کی شکل کی دکہلائی دیتی ہین ان کی ابعاد ثلاثہ کا قطر عمدا تا دس یا بارہ فٹ ہوتا ہی
اور مرکز سے چہت کی بلندی آٹہہ فٹ ہوتی ہی - بعض اوقات دو یا تین کنبی ایک ہی جہونپڑی مین یا
چہت کے نیچے بود و باش کرتے ہوئی نظر آئی ہین - اسمین تین یا چار جدا جدا کمری ہوتے ہین جو
سونے کے کام مین آتی ہین - جس راستہ سے کہ ان جہونپڑیون مین یہہ لوگ داخل ہوتے
ہین یہہ پیچ در پیچ اور منڈہا ہوا ہوتا ہی یہہ راہ دن کے وقت کہلا رہتا ہی مگر رات کیوقت بذریعہ
برف کے مربع تختون کے بند کیا جاتا ہی اور بطور یہہ اعلی درجہ کی سردی کی سخت تاثیرات سے
یہہ لوگ محفوظ رہتی ہین

جناب اڈیٹر صاحب رسالہ تکمیل الحکمۃ زاد لطفہ

تسلیم - ایک مریض کا حال قابل اندراج رسالہ تکمیل الحکمۃ بکرار ارسال خدمت شریف ہی - امید
قوی ہی کہ آپ اسکو درج فرما کر اس احقر کو مشکور اور عوام الناس کو اوسکی فائدہ سے مستفیض
فرماوینگی -

وہو ہذا

۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء کو پانچ بجی کے قریب بندہ دفتر سے غریب خانہ کو آرہا تہا راستہ مین کئی
ایک دوست باہم ذکر کر رہی تہے کہ مسمی امام بخش جو ابہی ہماری پاس بیٹہا ہوا شطرنج کہیل رہا تہا
گہر جاتے ہی اوسکی ہوش وحواس قایم نہین رہی - اور ایسی باتین کرتا ہی جیسا کوئی مرض مالیخولیا
مین مبتلا ہوتا ہی - اسی اثنا مین بیمار کی عورت واویلا اور زاری کرتی وہان سی گذری
چونکہ بندہ اس علم مین قدر قلیل مہارت رکہتا تہا اسلئی مین ایک صاحب جو کہ وہان موجود تہا سے

پہنچانے پر مستعد ہوا کیونکہ ہر صاحب کے دل مین مسمی مذکور کی غریبی کا خیال تہا اور نہ یہہ جدت ہتی کہ حکیم یا ڈاکٹر کو بلا کر معالجہ کرا وین یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ خواہ کیسی ہی مہمل العلاج بیماری کیون نہ ہو عدم فرصت علاج کے باعث بے فایدہ مریض جان سے ہاتہہ دہو بیٹھتا ہے غرض اگرچہ نیاز مند دفتر کی کارگذاری سے تہکہ ماندہ تہا اور طبیعت آرام کرنے کو چاہتی ہتی مگر دوستون کے فرمانے سے مریض کے ہان مجبور آجانا پڑا وہان جاکر دیکہا تو نبض بیمار کی بہت کمزور ہے غنودگے دم بدم ترقی پر ہے جب زبان کو نکلواکر دیکہا تو میلی اور خشک سے معلوم ہوئی آنکہون کی تپلیان سکڑی ہوئی دکہائی دی رہین تہین تشنج ۔ زوجہ بیمار سے معلوم ہوا کہ باہر سے کچہہ سبزی پکانے کیواسطے لایا تہا شاید اسی سے یہہ حالت سرزد ہوئی ہے قرین قیاس اسبات کا ہے کہ اسمین کوئی زہریلی بوٹی ہوگی اور مینے بہی کل بال بچون سمیت کہائی ہتی مگر ادسنے کچہہ اثر مین نہین کیا ۔ پس بندہ نے معلوم کیا کہ ساگ مین کچہہ خرابی نہین ہے ۔ اگر ہوتی تو کل عیال و اطفال کو جو کہ اس ساگ مین شریک ہتے کم وبیش اثر ہوتا زیادہ جستجو کرنے سے معلوم ہوا کہ ہر روز یہہ شخص قدری افیون کہایا کرتا تہا ۔ پس اس تذکرہ سے مجہے یقین کامل ہوا کہ اس شخص نے روزمرہ سے کچہہ زیادہ افیون کہائی ہوگی ۔ کیونکہ اسکے منہہ سے بو افیون کی آ رہی ہتی اور نفخ شکم کو بہی دمبدم ترقی اور دوسری علامات جو اوپر مین بیان کی گئی ہین اون سے بہی بخوبی معلوم ہوگیا کہ اس شخص نے اپنی معمولی خوراک سے افیون ضرور زیادہ کہائی ہے پس جھٹ پٹ مین ادسکی دفعیہ زہر مین مشغول ہوا یعنے ادسکے سر پر ٹہنڈے پانی کا تراڑا کرنا شروع کیا اور مفصلہ ذیل نسخہ کی نسوار ادسکی ناک مین پہونکی ۔

نسخۂ نسوار ۔ برگ کشمیری ۔ کانپہل ہر ایک ۳ ماشہ ۔ الائچی دانہ ۔ سعدکوفی ۔ نکچہکنی ہر ایک ۱ ماشہ ۔ جب مریض تہوڑی سی ہوش مین آیا تو دو سرخ سلفٹ آف کاپر یعنی نیلہ تہوتہہ پانی مین حل کرکے نیم گرم پلایا گیا اور مرغی کا پر ادسکی حلق مین پہیرا مگر قے نہ آئی بعد ایک گہنٹہ

کے پہر دوبارہ نیلا تہوتہہ مقدار سہ سرخ پانی مین بطریق مذکورہ پلایا باری پانچ منٹ کے بعد ایسی قی ہوئی کہ اوسمین قریب ساتہہ آتہہ سرخ کے افیون برآمد ہوئی جب اس سے مریض ہوش مین آیا اور اپنے آپ کو سنبہالنے لگا تو ٹہنڈے پانی سے دل کہول کر نہلا دیا آدہ سیر دودہ مین آدہ پاؤ گہی ملاکر نیم گرم کرکے پلایا گیا اور دار چینی سونٹہہ ہر ایک ۳ ماشہ ہو بیر ۲ ماشہ سبکو کوٹ کر تین تولہ شہد مین ملاکر مریض کے لواحقون کو ہدایت کی گئی کہ دیکئین تین دفعہ کرکے بیمار کو کہلا دینا اوس دن مین اگرچہ بیمار مضمحل طبیعت رہا مگر دوسرے روز بالکل صحیح و سالم تندرست ہوگیا -

راقم

بندہ حکیم نبی بخش کلرک دفتر اگزیکٹیو انجنیر نشیا درلین لاہور -

طبی نکات

تنفس کے متعلق

دم کشی اور برآمدگی دم کی متواتر حرکتین جو اون صحیح آدمی مین بحساب اوسط ایک منٹ کے اندر اٹہارہ دفعہ ہوتی ہین - ہوا کی کل مقدار جو شش مین بہری رہتی ہی دم کشی کی ایک حرکت کے ساتہہ تازہ نہین ہوتی بلکہ ایسا قیاس کیا گیا ہی کہ ۰۰ مکعب انچہ ہوا پہیپڑے مین بہری رہتی ہی اور ہر حرکت دم کے ساتہہ ہ مکعب انچہ کے قریب بدلتی ہی - اس حساب سے ۲۴ گہنٹہ کے اندر فعل تنفس کے قیام کے لئے ...۲۳۳۴ مکعب انچہ یا ۲۵۰ مکعب فٹ ہوا مطلوب ہوتی ہی مگر یہہ اندازہ (جو آرام کیوقت کا اندازہ ہی) ریاضت اور کاروبار کیوقت بڑہ جاتا ہی -

ہر حرکت دم کشی کے ساتہہ پندرہ مکعب انچہ ہوا پہیپڑون مین داخل ہوتی ہی اور دن بہر مین ہ چہٹانک کے قریب جسم سے کوئلا خارج ہوتا ہی اگر صاف ہوا (یعنی جسمین آکسیجن زیادہ ہو)

دم لینے مین آوے تو کوئلا اور بہی زیادہ خارج ہوتا ہی - کوئلہ کی زیادہ مقدارون کے وقت خارج ہوتی ہی اور عورتون کی نسبت مردون مین زیادہ ہوتا ہی - بچون اور بوڑہون کی نسبت جوانون کے جسم سے کوئلا زیادہ نکلتا ہی -

ہوا برآمدگی کے ساتھ چوبیس گہنٹہ مین جو پانی (مختلف حالات مین) شُش سے خارج ہوتا ہی اسکی مقدار مختلف محققون کے نزدیک مختلف ہی اور اسکا اندازہ ۶ ½ آونس سے ایک پائینٹ گیارہ آونس تک رکہا گیا ہی -

کوئلا جو پہیپہڑون سے (بذریعہ ہوا برآمدگی دم) اخراج پاتا ہی اسکی مقدار چیچک اور خسرہ مین بڑہ جاتی ہی اور حُمّی محرقہ مین کم ہوتا ہی -

ہر نارڈ صاحب کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہی کہ پہیپہڑون کے ذریعہ سلفیورٹیڈ گیاس (یہ بدبو دار ہوا ہی جو بدرو وغیرہ غلیظ جگہہ مین پیدا ہوتا ہی) بہی خارج ہوتی ہی - جلد کی راہ سے جو کاربن (کوئلا) خارج ہوتا ہی اوسکی مقدار پہیپہڑے کے مقابلہ مین نہایت ہی کم ہی یعنی ۱/۲ حصہ کے قریب ہوتی ہی -

مختلف

کوئلا اور مٹی جاندار مادون کو جو ہوا مین ملی رہتی ہین جذب کر لیتی ہین یا یون کہو کہ جاندار مادے کوئلا اور مٹی مین پہنس جاتے ہین لہذا انکو **دافع عفونت** کہتے ہین - سڑے ہوے زخمون پر لگانا اور بدبو دار مقامات مین انکا چہڑکنا اسلئے مفید ہی -

بعض چیزین جنکو ہم دافع عفونت کہتے ہین صرف بدبو کو چہپا دیتی ہین جیسے لوبان اور کافور وغیرہ لیکن بعض اشیاء ایسی ہین کہ ہوا کے ساتھ ملکر ایسا تغیر پیدا کرتی ہین کہ اونکی کیفیت بدل جاتی ہی - جیسے کاربالک ایسڈ جاندار اجزاء کے سڑاہند کو بدل دیتا ہی یا گندہک جو ہوا کے بدبو کو زائل کر دیتی ہی -

فاد زہر - ہر ایسی چیزین جن کا نام فاد زہر دو طرح سے اثر کرتی ہین - بعض تو زہر کی اجزا کے ساتھہ ایسی چمٹ جاتی ہین کہ زہر خون مین جذب ہونے نہین پاتا - یا معدہ کے اندرونی استر کے ساتھہ چپان ہوجاتی ہین اور اسکو زہر کے اثر سے محفوظ رکھتی ہین - بعض چیزین کیمیادی فاد کہلاتی ہین ان کے استعمال سے زہر کی نوعیت بدل جاتی ہی اور ایک نیا مرکب پیدا ہوجاتا ہی - جو یا تو خون مین جذب ہونیکے قابل نہین ہوتا یا بالکل بے اثر ہوجاتا ہی - جیسی کھار چیزین معدنی تیزابون کی کیمیادی فاد ہین کیونکہ ترشی اور کھار کے اختلاط سے ایک نیا مرکب پیدا ہوجاتا ہی اور دونون کا اثر زائل ہوجاتا ہی -

زہرون مین جبتک معدہ قے کے ذریعہ صاف نہ ہوجائے تب تک زیادہ پانی نہ پلائین - کیونکہ زیادہ پانی پلانے سے زہر حل ہوکر خون مین جذب ہوجاتا ہی - معدنی تیزابون مین اس قاعدہ کے خلاف پانی اس کثرت سے پلایا جاتا ہی کہ معدہ مین کسی چیز کے داخل ہونے کی گنجایش نہین رہتی اس سے یہ فایدہ ہی کہ تیزاب پتلا ہوجاتا ہی اور اوسکا سمی یا محترق اثر دور ہوجاتا ہی -

جب زہر خون مین منجذب ہوجائے تب مسہلات و مدرات کا استعمال کرنا چاہئیے کہ زہر پیشاب اور دستون کے راہ خارج ہو -

ترشی - ہاضمہ کو اسوجہہ سے مدد دیتی ہی کہ اسکی استعمال سے لعاب اسقدر بنتا ہی مگر ہاضمہ کو فایدہ اوس صورت مین ہوتا ہی جب معدہ کی رطوبتون مین نقص پیدا ہو -

قابض ادویات کا اثر جسم پر اس طور سے ہوتا ہی - جسم کی ملایم ساختین سکڑ جاتی ہین اور رطوبتین غلیظ او ر منجمد ہوجاتی ہین -

مرگی کے علاج کی نسبت چند فواید

(ڈاکٹر سنیڈ بی - کی رپورٹ کا خلاصہ جو مڈلینڈ انجمن کے سامنے پڑہا گیا)

مرگی کے علاج مین کامیابی کی امید اُسوقت ہوسکتی ہے جب تشخیص مین غلطی نہ رہے اور تشخیص مین مغالطہ ڈالنے والی امراض یہہ ہین۔

(۱) بچون مین تشنج بہ باعث بدہضمی وکرم شکم وغیرہ

(۲) عورتون مین مرض اختناق الرحم۔

(۳) جوانون مین تشنج بباعث زہر سرب دلوریمیا وغیرہ امراض مذکورہ بالا مین تیز کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ جسقدر فایدہ برومائیڈ قسم کے نمکون سے ہوتا ہے اُسقدر کسی اور سے نہین ہوتا۔ چنانچہ ڈاکٹر ہیوز کے نقشجات سے روشن ہوتا ہے کہ برو۔مائڈ سے ۱۲ فیصدی مریضون مین تشنج بالکل رُک جاتا ہے اور ۳۲ ۳۲ مین کمی ظاہر ہوتی ہے اور ۳۲ مین کوئی تغیر محسوس نہین ہوتا اور ۳۲ مین نوبت کا شمار بڑھ گیا۔

اس جماعت کے نمک جو اس مرض مین کثرت سے مستعمل ہین یہہ ہین۔ برو۔مائڈ۔اف۔پو۔ٹا۔سیم۔سوڈیم اور امونیم و برو۔مائڈ۔اف۔لے۔تہیم بہ باعث نہ حل ہونے اور گران ہونے کے کم استعمال کئے جاتے ہین۔برو۔مائڈ۔اف۔پو۔ٹا۔سیم۔نہایت کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور عوام بھی اس سے واقف ہین۔ اس دوا کو دس گرین کے مقدار مین دن مین ۳ دفعہ دینا بہت مناسب ہے۔

ڈاکٹر صاحب مذکور گاہ گاہ ایک خوراک کے ساتھہ دس قطرہ ٹنکچر ڈمی۔جی۔ٹی۔لس بہی شامل کر لیتے ہین اور امعاء کی صفائی کا ہمیشہ خیال رکھتے ہین۔ شراب اس مرض (خصوصاً وہ جسمین روح الخمر زیادہ ہو۔) مضر پڑتی ہے اور زیادہ حیوانی غذا بھی دکھہ دیتی ہے۔ اگر برو۔مائڈ۔پو۔ٹا۔سیم کا یہہ مقدار (یعنی سارے دن مین تیس گرین) فایدہ نہ کرے تو دس گرین اور بڑہا دین اور جو کچھہ فایدہ ہوتا نظر آوے تو جست کا مرکب (اک۔سائڈ۔آف۔زنک۔ بمقدار تین گرین اور رُب گانجا (اکس ٹرا کٹ۔آف۔انڈین ہمپ

پر گرین ملاکر گولی بنالین اور برو۔مائڈ۔ پو۔ٹا۔ سیم کے ہمراہ استعمال کرین۔گاہ گاہ ٹنکچر ڈلی۔جی۔ ڈی۔ اس کے عوض مین ٹنکچر بلاڈونا استعمال کیا کرتا ہون۔ بجز چند مریضون کے اس علاج سے خاطر خواہ فایدہ ہوتا ہے۔

ایک ڈاکٹر صاحب لین سٹ مین لکہتے ہین کہ ایک ملاح کی کمر کے عضلات مین فولاد کا نوکدار ٹکڑا ۳ ۳/۴ انچہ لمبا اور ۱/۴ انچہ چوڑا بیس سال تک چہپا رہا اور کسی کام کی تکلیف اسے محسوس نہین ہوئی بیس سال بعد اُسے درد شروع ہوا اور بغور دیکہنے سے ریزہ فولاد محسوس ہوا اور نکالا گیا۔

عنصر

قدیم زمانہ مین ہر ملک مین پہلے لوگون نے یہی دریافت کرنے کے کوشش کی کہ دنیا کی سب چیزین کیسی بنین۔ اُس زمانہ مین لوگ تجربون پر کم دہیان دیتے تہے اور خیالات کو بہت کام مین لاتے تہے اسمین کچہہ شک نہین کہ ٹہیک باتین صرف تجربون سے معلوم ہوتی ہین مگر قدیم زمانہ مین لوگ اس کی کم قدر کرتے تہے۔ کسی کسی ملک کے لوگ پانچ عنصر ٹہراتے تہے اور کسی کے چار۔ حضرت سلیمان کے پہلے چین کی ایک کتاب مین پانچ عنصر کا ذکر ہے یعنی پانی آگ لکڑی دہات اور مٹی۔ ہندو لوگ بہی قریب چار ہزار برس سے پانچ عنصر مانتے آئے ہین۔ یہہ پانچ عنصر زمین پانی آگ ہوا اور اکاش ہین۔ ہندوون سے اسطرح کے عنصرون کا علم ایشیا کے اور ملک والون نے اور یوروپ کے قدیم باشندون نے سیکہا ارسطو نے چار عنصر ٹہرایا یعنی اہنون نے اکاش کو چہوڑ دیا۔ مگر ایسا معلوم دیتا ہے کہ عنصر سے اون لوگون کا وہی مطلب نہین تہا جواب ہم لوگ سمجہتے ہین اب ہم لوگ عنصر سے وہ چیزین سمجہتے ہین جو دو یا زیادہ مختلف چیزون سے ملکر نہ بنی ہو۔ یہہ لوگ عنصر سے جسم کے خاص صفات کو شاید سمجہتے تہے۔ جیسے زمین سے منجمد چیز یا خشکی اور سردی کی صفت سمجہا

چاہئے پانی سے سردی اور نمی ہوا سے نمی اور گرمی اور آگ سے گرمی اور خشکی۔ ارسطو کی رائے مین سب چیزین ایک قسم کی ہین اور چیزون مین اختلاف کا باعث یہہ ہے کہ مختلف چیزون مین عنصر کے مختلف مقدار رہتے ہین۔ اس طور پر عنصر کو سمجھنے سے یہہ بات ممکن معلوم دیتی ہے کہ ایک چیز بدلکے دوسری بن سکتی ہے۔ ارسطو کے قول کو بہت سے ملکون کے لوگ ایک زمانہ تک مانتے رہے۔

آخرکار ایک ایسا زمانہ آیا کہ لوگون کو یہہ خیال بندھا کہ ایک دھات بدل کر دوسرا بن سکتا ہے یعنے تانبا لوہے سے چاندی سے سونا بنانا ممکن ہے۔ ایسی باتون کو پوری کرنیکی کوشش ملک مصر مین شروع ہوئی۔ حضرت عیسی کے بعد چوتھی صدی مین جو علمی کتابین ترکی زبان مین تہین ان مین لفظ کیمیا پہلے استعمال ہوا اور اس لفظ سے وہ ہنر سمجھا جاتا تہا جس کے باعث اور دھات سے سونا چاندی بنا سکتے ہین۔ عرب والون نے ۶۴۰ مین مصر کو فتح کیا اور ان کے اثر سے سپین تک چلے گئے۔ انہون نے مصر مین علم کیمیا سیکہا۔ عرب کے جبر نامی عالم نے اس علم مین کتابین لکہی ہین۔ ان کا ترجمہ لاطینی زبان مین بہی ہوا ہے۔ ان کی یہہ رائے تہی کہ سونا چاندی بن سکتا ہے۔ یہہ اکثر ہنٹکری توتیا شورہ اور نوسادر کا استعمال کرتے تہے اونکی یہہ رائے تہی کہ مختلف دھات مین اس باعث سے فرق ہوتا ہے کہ اون مین گندہک اور پارے کی مقدار مین کمی زیادتی رہتی ہے۔ وہ سمجھتے تہے کہ سب دھات پارا اور گندہک سے بنے ہین ان کے وقت سے لوگون کو یہہ خیال ہونے لگا کہ چند خاص چیزون کے ملنے سے جنہین عنصر کہنا چاہئے مرکب چیزین بن سکتی ہین۔

پندرہوین صدی پارسلس نے علم کیمیا اور ڈاکٹری کا علاقہ ظاہر کیا اور تب سے کچھہ زمانہ تک صرف دوا بنانے کے لئے علم کیمیا اکیمیا سے وہ علم سمجہنا چاہئے جسمین چیزون کے اجزا کی صفات اور اون کے ملنے کے قاعدون کا بیان ہے۔ اب کیمیا سے علمی رسالون مین وہ ہنر نہین سمجہتے

جس کے ذریعہ سے لوگ سمجھتے تھے کہ سونا چاندی بن سکتے ہین ، کو لوگ مفید سمجھتے تھے - پہلے پہل ان
ہیلمون نے ارسطو کے چار عنصر کے قول کو غلط سمجھا - اونہون نے آگ کے جسمانی وجود کا انکار کیا
اور کہا کہ زمین کو عنصر نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ اس سے بدلکر پانی بن سکتا ہے مگر اونہون نے پانی اور
ہوا کو عنصر ٹھہرایا - اُنہون نے کسی طرح کی ہوا کا بھی بیان کیا - سولہوین صدی مین بائل صاحب نے
عنصر کی نسبت ارسطو اور پاراسالسس دونون کے قول کو غلط قرار دیا اور اسی زمانہ سے صحیح
علم کیمیا کی بنیاد سمجھنی چاہیے - اونہون نے لکھا ہے کہ ٹھیک ٹھیک یہہ نہین کہہ سکتے کہ کتنے عنصر ہین
مگر صرف انہین کو عنصر سمجھنا چاہیے جنکو پھر علحدہ کر کے کوئی نئی چیز نہین دریافت کر سکتے - مگر
لیرائی زیر نے اور اٹھارہوین اور انیسوین صدی کے اور عالمون نے عنصر کی تحقیقات مین
بڑا کام کیا جنکی تحقیق یا ہوا کیصورت کی چیزین ملین اُن سبکو اون لوگون نے مختلف اجزا
مین علحدہ کیا - اسطور پر وہ سب چیزین جنہین اس زمانہ مین عنصر کہتے ہین دریافت ہوئین
جو اب عنصر سمجھی جاتے اُنہین سے کسیکو قریب ۸۰ برس سے کسی نے مرکب جسم نہین ثابت کیا ہے
تھوڑا عرصہ ہوا کہ کلورین کی نسبت ایک عالم کو کچھہ شک پیدا ہوا مگر ابھی تک یہہ بات تحقیق نہین
ثابت ہوئی ہے کہ کلورین عنصر نہین ہین - اس زمانہ مین قریب ۷۰ عنصر کے ہین اور ہمیشہ نئے
نئے عنصر دریافت ہوتے جاتے ہین -

اب سوال یہہ ہے کہ وہ سب چیزین جنہین اس زمانہ مین عنصر کہتے ہین حقیقت مین عنصر ہین یا نہین
اسبارہ مین بہت سی تحقیقات ہوئی ہین مگر کوئی نیا نتیجہ نہین نکلا ہے - یہہ گمان ہو سکتا ہے
کہ ایک خاص عنصر ہے جسکی تبدیل سے اور سب عنصر بنتے ہین جیسا کہ ایشیا کے عالم لوگ کہتے تھے کہ
اکاش سب چیز کا اصل ہے اور تھیلیز کی رائے مین پانی ایسا جسم ہے اور ڈاکٹر پروٹ ہیڈروجن
کو اصل جسم بتاتے ہین - پانی اور آکاش کے اصل نہ ہونیکی نسبت تو کچھہ گفتگو کی جگہہ رہی نہین
گئی ہے مگر ہیڈروجن کے بارہ مین کتنے لوگ دلیل لاتے ہین -

افعال و خواص نباتات ہند

پوران پاڑہی پتی - اسکی پتی مس آرسی کی ہوتی ہی ڈنڈی اسکی کالی ذائقہ نہایت تلخ اسکی جڑ کا ہوتا ہی جڑ اسکی سفید رنگ ریشہ دار ہوتی ہی جنگل سے ہر جگہہ ملسکتی ہی - یہہ جڑ ہی تازی زیادہ سفید اور تین مہینی تک کچہہ کچہہ اثر باقی رہتا ہی پہر بیکار ہوجاتی ہی سونگہنی سے تہوڑی دیر مین ذائقہ کڑوا ہوجاتا ہی اور توڑ کر سونگہنی سے تہوڑی دیر تک حلق سی معدہ تک تلخی اور زبان پر خشکی ہوجاتی ہی اور چکہنی سے کونین کی سی تلخی دیر تک زبان حلق مین باقی رہتی ہی - نفع ہر سانپ کے کاٹے ہوی کو اگر بیہوش ہوگیا ہو دو ٹکڑے دو دو انگل کے ناک کے اندر رکہہ دی مردہ سی زندہ ہوجاتا ہی اگر ہوش ہو تو ایک ماشہ جڑ تازی ۱۲ مرچ کے ساتہہ پلانے سے صحت ہوجاتی ہے - مرگی کی بیماری مین حالت غشی مین جڑ ہی کا سونگہنا اور حالت ہوش مین بطور مذکورہ بالا ہی نفع بخشتا ہی - باری کے بخار لرزہ - طحال کہنہ - گنٹہیہ کے عارضہ بن جڑ ہی مذکور ایک ماشہ ۳ مرچ کے ساتہہ پینی سے صحت ہوجاتی ہی ہوکہہ بڑہ جاتی ہی - تیسرے دن سے تا استعمال دوا پرہیز کرے - خشک خارش والے کو تین روز پینی سے صحت ہوجاتی ہی - انہین جڑ ہی بوٹیون کے ذریعہ سے ابتدای جنوری لغایت دسمبر ۱۸۹۵ء ۴۰۰ آدمی نے شفا پائی -

گہاو پتی - درخت اسکا نیم کے مشابہ ہوتا ہی اسکی پتون پر سفید نقطی پہول سفید مثل گہاس کے پہل کیطرح اور آبادی کے اندر ہوتی ہی - زخم تازہ پر کہتہ کے ساتہہ بلا پانی رگڑ کر لگا دیجائی تو اچہا ہوجاتا ہی جذام پر عرق بہنگرے کے ساتہہ پیسکر لیپ کرنے سے چار پانچ ہفتہ مین تخفیف ہوجاتی ہی اگر مجذوم گہاو پتی کہتہ کے ساتہہ چالیس روز برابر پی تو خدا صحت بخشی آزمودہ ہی - غذا مریض کا بیسنی روٹی گہی ہونی چاہئے نمک نہ کہائی ہی گہاو پتی بل ادربواسیر خونی اور نفث الدم کی دوا ہی بہ ترکیب بالا استعمال کرے -

گندہ بیار - یہہ ایک بیل گندہ بو ہوتی ہے سخت بودار کچھار مین ہوتی ہے حکمی دوا درد مفاصل کی ہے اسکو پانی مین جوش دیکر دیوے اگر مہتی باندھ دیگا ورم اور درد گنٹھیہ کو زائل کر دیتی ہے۔

پتال نیم - یہہ مشابہ نیب کے کوئین کے اندر ہوتی ہے نہایت تلخ پیل پھول نہین ہوتا پیڑ اسکا دو فٹ تک ہوتا ہے سبحان اللہ عجیب پر تاثیر یہہ درخت ہے سوزاک کہنہ سکے پینے سے مرچ کے ساتھ زائل ہوجاتا ہے۔ تپ کہنہ تپ دق ۱۲ پتے ۱۲ مرچ ایکساتھ شب کو بھگو کر صبح کو جوش دیکر چھان کر پینے سے عارضہ بالا دفع ہوجاتے ہین ہر پھوڑے پر پتے اسکے پیسکر تھوڑا گھی مین خفیف وارہ دیکر باندھ دیجئے درد و تکلیف دفع ہوجائیگی مثل السی ابتدا ہی صحت ہے دوا پھوڑے کی ہے پھوڑا اگر ٹاٹ ہو اسکے استعمال سے۔

بریارا - اسکی مدور پتی ہے زرد پھول پتی مین دندانہ ہوتے ہین برسات مین ہر جگہہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ بیخ بریارہ خشک کرکے سفوف اوسکا ہموزن شکر ۱ ماشہ سے ۲ تولہ تک دودہ گائے کے ساتھ چالیس روز پینے سے کبھی درد کمر نہین ہوتا جریان دفع ہوجاتا ہے مرتے دم تک ہر سال بیاگن مین یہہ دوا کرے ہرگز بوڑھا نہو یعنی ضعف نہ آئے دوسری صفت اسکی یہہ ہے کہ جانور یا انسان جسکو پھولی پڑ گئی ہو ایک ہاتھ سے منگل اتوار کو یہہ درخت زمین سے اُکھاڑے اور جڑ توڑ کر پھولی کو چھلا کر تر زمین مین گاڑ دے اور کہے کہ خداوندا جسقدر اس جڑ مین زوال آوے اسیقدر پھولی کٹ جاوے۔ حکم خدا سے شفا ہوگی۔ بیخ بریارہ تر آدہ پاؤ تیل السے آدہ سیر پھول کے برتن مین جوش دے جب بیخ مذکورہ جل جائے تیل مذکور چھان کر رکھ لے ناسور کہنہ اس تیل سے اچھا ہوتا ہے اور زخم کہنہ بھی اس تیل کے لگانے سے جلد اچھا ہوجاتا ہے۔ گھوڑے کی پیٹھ لگی ہو یا بیل کا کندھا زخمی ہو اسکے لئے یہہ آسان دوا ہے۔

پتال مولی - ایک فٹ تک پیڑ ہوتا ہے اور سر پر اسکی گل مخمل کے پھول کی وضع کا سبز پھول خانہ زاد ہوتا ہے اور خانون مین سفید رنگ کا پھول ہوتا ہے جڑ اسکی زمین مین پہلی ہوتی ہے اور

بکثرت دہی استعمال کیجاتی ہی ٹھنڈا کرنیوالی بدن کی آرام دینی والی قلب کی سستی قوتون کو متحرک کرنیوالی ہی اور عمدہ دوا ہی استعمال اسکا بیخ تیال مولی تازہ تولہ بھر سے ۲ تولہ مرچ ۵ عدد پانی مین پیسکر مینہ کے بیمار کو پلانے سے پیاس زائل پیشاب اُتر آتا ہی مریض اچھا ہوجاتا ہی۔ پیچش خونی مین اسطرح دیجائے صحت ہوجاتی ہی۔ زکام تپ مین جوشاندہ بناکر دینی سی صحت ہوجاتی ہے۔ تپ چیچک مین دینی سے چیچک کی تکلیف کم ہوجاتی ہی۔ لال بخار کالا بخار کے لئی حکمی یہہ دوا خدادادی ہی۔ ہاتہہ پاؤن کے جلن مین پیسکر لگانے سے تسکین ہوجاتی ہی ادہ کیارہ مین دودہ گائے کے ساتہہ پیسکر پینے سے صحت ہوجاتی ہی اور سرکہ مین پیسکر درد سر مین لگانے سی درد سر چھوٹ جاتا ہی۔ دہڑکہ خوف رجا دل کی بیماری مین یہہ بیخ عرق کیوڑہ مین بہگو کر ملکر خیساندہ بناکر مصری ملاکہ تہوڑا تہوڑا پینا نہایت مفید ہی۔ جب پہوڑیکو جلد بٹہادینا منظور ہوجائے کہ بیخ تیال مولی تولہ۔ گوند ببول ۲ ماشہ کے ساتہہ ہول شراب مین پیسکر باندہ دی انشاء اللہ دو مرتبہ کے لیپ لگانے مین ورم درد سب جاتا رہے گا۔

سیکت ۔ یہہ پیڑ تین چار فیٹ تک بلند ہوتا ہی۔ نفع اسکا۔ آبلہ کو ہر قسم کے بیخ و برگ و بار اسکا پیسکر لیپ لگانے سے توڑ دیتا ہی اور مریض بے تکلیف صحیح ہوجاتا ہی۔

بالن ۔ کریل اسکا پیسکر باندہنے سے پہوڑا گل جاتا ہی اور ہر قسم کا گوشت اسکے ساتہہ پکانے سی گل جاتا ہی اور کریل اسکا عورت کو بعد تولید طفل پیسے کے ساتہہ جوش دیکر پلا دینے مین حیض خوب جاری ہوجاتا ہی۔ طمث یعنی حیض کے بند ہوجانے کے بعد جاری کرنے کی یہہ بہت مجرب دوا ہے۔ کریل بالن کا ۲ تولہ پیسہ ایک عدد پانی پاؤ بہر مین جوش دو جب چھٹانک باقی رہی گوڑ دو دانہ سالہ ۲ تولہ ملاکر پلا دینے سے فوراً حیض جاری ہوجائے۔ بالن کو چھری سے چہیل کر جو گہو رجب نکلے ادسمین ہموزن خمیرہ تنبا کو ملاکر پلانے سے دمہ صد سالہ انشاء اللہ تعالے رفع ہوجاتا ہے۔ ۲۱ روز دو دفعہ پینا لازم ہی۔ بیماری مرض کی اصل دوا ہی۔

علاج ہاتھوں اور پاؤں میں پسینہ ہونیکا

یہہ بیماری صرف میلہ پن سے نہیں ہوتی بلکہ اون لوگون کو بہی ہوجاتی ہی جو اپنی کو نہایت پاک
اور صاف رکھتے ہین - اس مرض کے بیمار کی زندگی وبال ہوجاتی ہی کیا معنی کہ وہ کسی صحبت مین
بیٹھنے کے قابل نہین رہتا لہذا مارے شرم کے یا تو دیوانہ ہوجاتا ہی یا خودکشی کے جرم کا مرتکب ہوتا
ہے - چونکہ مسلول کے ہاتہون مین بہی اکثر پسینہ آتا ہی تو یہہ سوال درپیش ہی کہ آیا اس پسینہ کو
بند کرنا چاہئے یا نہین کیونکہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب یہہ پسینہ بند ہوجاتا ہی تو بیمار نہایت کمزور
ہوجاتا ہی اور خون پتلا ہونے کے سبب سے ساری جسم کی رنگت زرد ہوجاتی ہی - حیض بند ہو
جاتا ہی اور تندرستی اور طاقت کے دوبارہ قایم کرنے کے لئے مہینون بلکہ برسون کے علاج کی
ضرورت پڑجاتی ہی - اس بیماری کے علاج کے لئے ایسی سیدہی سادہی چیزونکا استعمال کرنا چاہئے
جنسے پسینہ کم ہوجاوے اور بالکل بند نہونے پاوے چنانچہ سفوف کے قسم کی چیزین بہ نسبت مرہمون اور
عرقیات کے زیادہ تر مفید پڑتی ہین تاہم عرقیات کے استعمال کو بہی بالکل ترک نہ کرنا چاہئے عرقون
مین سے یہہ عرق زیادہ تر مفید معلوم ہوتی ہین چنانچہ عرق نمک (طاقت ۳۰ یا ۴۰ حصہ پانی
مین ایک حصہ کہانے کا نمک) یا عرق کار - بو - لک ایسڈ (طاقت ۵۰۰ یا ۱۰۰۰ حصہ پانی مین ایک
حصہ کار - با - لک ایسڈ) یا عرق پر - مینگ - نٹ - آف - پوٹاش (طاقت ۵۰ یا ۱۰۰ حصہ
پانی مین ایک حصہ پوٹاش) یہہ عرقیات محلل بہی ہین اور تعفن کو بہی دور کرتے ہین - انکو ہمیشہ
صبح کیوقت جسوقت ٹھنڈک ہوتی ہی لگانا چاہئے اور شام کے وقت بہی کہ جسوقت جسم مین حرارت
ہوتی ہی اور بہ سبب پاپوش کے پاؤن گرم رہتے ہین - بعد لگانے عرق کے پاؤن کو خشک کرکے
اونپر کوئی سفوف چہڑک دین گو وہ سفوف ایسا ہو کہ جیسا ریڈ - اکسائیڈ - اف - مرکیوری (ایک
مرکب سیماب کو کہتے ہین) یا جیسا نٹوگر آف - لیڈ - ہو (یہہ ایک مرکب سرب کا ہی) کیونکہ یہہ دونون

مرکبات تیز ہین اور یہی نقص کردہ سیب سے ۔ میٹا کے عرق مین بہی پایا جاتا ہے بلکہ تیز
ہنگ ۔ استٹ ۔ فاسفون بہت مفید ہے اگرچہ یہی بعض دفعہ تیزی کرتا ہے اور جلد کو سخت کر دیتا ہے
علاوہ ازین اسمین طاقت عفونت کے دفع کرنے کی نہین ہے ۔ القطرہ بہی نہایت فایدہ مند
چیز ہے (القطرہ کو انگریزی مین تار کہتی ہین) اسکو آٹے کے ہمراہ ملا کر لگا سکتی ہین ۔ اس
مرض مین جو تا ڈہیلا پہننا چاہیے تاکہ پاؤن بہت دبے نرہین ۔

خصیون کو کاٹ ڈالنا مرگی کی بیماری مین

چونکہ صرع کے اسباب مین سے کثرت مجامعت بہی ایک بڑا بہاری سبب ہے اسلیے اس عمل کا کرنا
اُس حالت مین کہ جب مصروع نہایت شہوت پرست ہو عین مناسب ہے چنانچہ ایک ڈاکٹر صاحب
نے ایک جوان آدمی پر اس عمل کو کیا تہا کہ جسکو مرگی کی نوبتین شہوت کے وقت آتی تہین
قبل اس عمل کے مریض کو مرگی کی نوبتین بار بار آتی تہین یہانتک کہ دو یا تین دن بہی بعض
نوبتون سے محفوظ نہین رہتا تہا ۔ فہرست ذیل سے ہوا رتعداد نوبتون کی معلوم ہوتی
ہے کہ جو بعد اس عمل کے آیا کرتی تہین ۔

مہینہ	تعداد		مہینہ	تعداد	
جنوری ۱۸۶۹ء	۳	نوبت	دسمبر ۱۸۶۹ء	۲	نوبت
فروری "	۲	"	جنوری ۱۸۷۰ء	۰	"
مارچ "	۱	"	فروری "	۲	"
اپریل "	۲	"	مارچ "	۰	"
مئی "	۴	"	اپریل "	۱	"
جون "	۰	"	مئی "	۲	"
جولائی "	۰	"	جون "	۱	"
اگست "	۳	"	جولائی "	۰	"
ستمبر "	۲	"	اگست "	۲	"
اکتوبر "	۱	"	ستمبر "	۴	"
نومبر "	۱	"	اکتوبر "	۰	"

فہرست بالا سے یہہ بات صاف ظاہر ہی کہ بعد اس عمل کے نوبت کا توا تمہ بہت کم ہو گیا اور مریض سب باتون سے بہ نسبت سابق کے اچھا معلوم ہونے لگا چنانچہ عقل اور حافظہ مریض تیز ہو گیا اور اسکی عادات بد بھی بہت دور ہو گئین اور بیمار کاروبار کے لائق ہو گیا غرضکہ اس عمل کے کرنے سے مریض کو ہر صورت فایدہ ہوا ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہین کہ اسباب کو مین خوب جانتا ہون کہ یہہ عمل ہمیشہ کیا نہین جا سکتا لیکن جب ہم اس مرض کی خرابیون کو دیکھتے ہین کہ جب کوئی شخص اس مرض مین مبتلا ہوتا ہی تو مزاج اسکا چڑچڑا ہو جاتا ہی اُسکی عقل اور ہوش مین فرق پڑ جاتا ہی اور اکثر اوقات وہ دیوانہ ہو جاتا ہی تو ہم کو یقین ہی کہ جس علاج سے ان باتون کا دفعیہ ہو سکتا ہی وہ علاج کیسا ہی ہو اُس کو ضرور کام مین لانا چاہئی پس حسب موقع اگر یہہ عمل کیا جاوی تو عین مناسب ہی۔

ایک نہایت خوش ذایقہ مسہل

یہہ نسخہ جلاب کا نازک مزاج آدمیون کے واسطی نہایت مفید ہی۔

نسخہ

سفوف گلوا ۶۰ گرین۔ شکر ۶۰ گرین۔ گوند سقمونیا ½ ۷ گرین۔

تینون چیزون کو خوب طرح ملالین اور بوقت استعمال کے ایک پیالہ گرم کافی کا اسپر چھوڑ کر اور جلدی ہلا کر پی لین اس نسخہ کے استعمال مین دو باتون کا ضرور لحاظ رکھین ایک تو یہہ کہ مقدار شکر کی ۶۰ گرین سے زیادہ نہو اور دوسری یہہ کہ سقمونیا کی گوند کو کام مین لاوین اور خود سقمونیا کا استعمال نہ کرین۔

علاج قے کا ایام حمل مین

ایک صاحب یہہ فرماتے ہین کہ جب ایام حمل مین کسی دوا سے قے نہین رکتی ہی تب ماء دنیا کی پچکاری

ـت فوراً ہو جاتی ہی چنانچہ اوسکی ترکیب یہہ ہی کہ ایک عرق جسمین زنک گرین کا چھٹا حصہ ہی۔ ٹٹ
رف ۔ بار ۔ فیا ہوتا ہی لیکر چھوٹی سی پچکاری مین بہر کر حلق کے فم معدہ پر داخل کر دیتے ہین
اس ترکیب سے قے فوراً رک جاتی ہی۔

غور سے پڑہو

بخدمت شائقین و معاونین رسالہ تکمیل الحکمت التماس یہہ ہی کہ چونکہ سال ۱۸۹۳ء ہی ختم ہوگیا اور مہتمم دل وجان سے اُن الطاف فرماؤنکا مشکور ہی کہ جن صاحبون نے بارسال زر قیمت رسالہ تکمیل الحکمت ۱۸۹۲ء و پیشگی ۱۸۹۳ء امداد فرماکے مطبع کو زیر بار احسان فرمایا اور جن صاحبون نے ابتک باوجود گذر جانے سال مذکور کے بہی زر واجب الادا لطف نہین فرمایا اونکا بہی مہتمم مشکور رہیگا کہ اگر وہ بہی مثل دیگر معاونین زر واجب الادا کی مرحمت فرماکے مہتمم کو زیر بار احسان فرماوین۔ اور بعض صاحبان جنکی حسابات بند ہوچکی ہین باوجود گذر جانے ۱۸۹۳ء کے بہی ۱۸۹۳ء کا روپیہ بہی ادا نہین کیا سو اونکی خدمت مین التماس ہی کہ وہ صاحب لفظ نادہندی کو اپنے اوپر سے دور کرین اور جلد بیباقی حساب کے فرماوین ورنہ مجبوراً رسالہ جنوری ۱۸۹۴ء مین اونکی نام نامی معہ زر واجب الادا لکہے جاوینگے۔ کوئی جائے شکایت باقی نہ رہیگی۔ العبد۔ حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء

رسید زر

مہتمم مشکور ہی اُن عنایت فرماؤنکا کہ جنہون نے زر قیمت بہیجکر مہتمم کو مشکور و ممنون بنایا نام نامی اونکی ذیل مین درج کئے جاتے ہین

جناب مولوی چراغ الدین صاحب ۔ عہ ۔ جناب ماسٹر خوشی رام صاحب لاڑکانہ ۔ عا ۔ جناب غلام سرور صاحب آدم واہن ۔ سے ۔ جناب کہنیا لال صاحب باشندہ ۔ عہ ۔ سررشتہ تعلیم گونڈہ ۔ سے ۔ جناب ہیرا لعل صاحب نصیرآباد ۔ عہ ۔ جناب کشن لعل صاحب دیوبند ۔ جناب بابو ہربیج رائے صاحب لاہور ۔ عہ ۔ جناب معلی القاب سید جعفر علی صاحب عرف نواب بہادر شمس آباد ۔ سے ۔ جناب معلی القاب نواب عبد المجید خان صاحب بہادر ۔ عہ ۔ ہیڈ منشی محکمہ وزارت ریاست عالیہ بہاولپور ۔ عہ ۔ جناب درگا پرشاد صاحب گنگوہ ۔ جناب شیخ محمد بخش صاحب بہرتپور ۔ سے ۔ جناب شیخ شہراتی سیونی ۔ عہ ۔ جناب امین اللہ صاحب پٹنہ ۔ عا ۔

ہے صحت کا وہی طبیب لاریب
قائم ہے اسی سے زندگی کا اساس

تکمیل الحکمت

[illegible]

جلد ۵	مطبوعہ یکم جنوری سنہ ۱۸۸۴	نمبر ۱

شرح

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" " مع "	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و روساء سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ مابعد ڈیوڑھی

مضامین رسالہ۔ طب یونانی و انگریزی کے مسایل۔ انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی۔ طریق تشخیص مرض حفظ صحت ماتقدم کے مسایل۔ یونانی و انگریزی طب پر بے تعصب محاکمہ۔ علم تشریح مع تصاویر۔ کیمیا۔ فعال الاعضاء میڈیکل جورس پروڈنس و ہیک۔ انگریزی و یونانی طب کے ساتھ اوسکی مطابقت۔ نئے تجربے ڈاکٹران و اطباء انگریزی

باہتمام مالکان ابو ابو عبید اللہ و حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء

انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل۔

متفرقات۔ یہہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہی بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہ ہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرمائین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو مسدودی درخواست کے ساتھ رقم قیمت بہی بہیجدیوین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم **احمد علی** زبدۃ الحکماء لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین بذریعہ منی آرڈر بہیجین مع محصول ٹکٹ فی روپیہ زیادہ ارسال فرمائین اُجرت مضامین مفید خاص فی سطر فی صفحہ سے زیادہ اشتہار کی اُجرت کیجائیگی۔

مطبوعہ قادری پریس لاہور

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنے کے لئے
کثیر المنفعت و نہایت ضروری ہی چونکہ خون کی صفائی
زندگی و تندرستی و قوت کے لئے ضروری ہی پس یہہ جوب مصفی خون
اور یہہ فضیلت رکہتی ہین کبد و معدہ و گردیکی امراض کی لئی مفید
ہین جو اسباب ضعف اعضاء رئیسہ کم طاقتی التہاب اجتماع خون پیدا
کرتے ہین وہ انکی استعمال سے دفع ہوتے ہین زیادہ محنت و بے اعتدالی
و بدپرہیزی اور خراب آب و ہوا کی اثر سی جو خلل نظام عصبی مین پیدا
ہوتا ہی ان گولیونکی استعمال سے رفع ہوتا ہی انتون پر بہی اوسکا
اثر ہوتا ہی واقع قبض ہین انتونکی ہر طرح کی شکایت رفع
کرتی ہین تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین جو عارضی متعدی
بخارات سی پیدا ہوتے ہین اونسی محفوظ رکہتی ہین اور
مواد ردیہ اور اخلاط فاسدہ جو نباتات اور حیوانات
متعفن ہونے کے سبب خون مین داخل ہوتے ہین اون جوب کے
استعمال سے خارج ہو جاتے ہین یہہ گولیان مقوی اعضاء ہین
اگر اعضاء کی تولید کم ہو جائین تو اونکی استعمال سے قوی
ہو جاتی ہین۔ اور مزید باد ہین ہر ایک طرح کی ضعف کمزوری
رفع کرتی ہین مخصوصہ امراض عورات کی لئی یہہ جوب بے بہا ہین
اور دنیا مین انسان کی زندگی آرام و آسائش بسر کرنیکی لئی لاثانی ہین

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم کے مقام ماؤف مین نفوذ کرنے اور اوسکو صحیح
حالتمین لے آنیکی صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین
جب جسم کی سطح پر ملی جاتی ہے سینہ معدہ کبد و رحم
کے کل عوارض پر اوسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہے۔
وجع مفاصل و نقرس کے تکالیف کو اوسکی لگانے سے آرام
ہوتا ہی نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کہو دیتی ہی
اگر ٹانگ خراب ہو گئی ہو اور زخم کہنہ پہوڑے پہٹے انے
ہون سینہ جکڑا رہتا ناسور سے جان بلب ہو اہیر سے
زندگی تلخ ہو تو ان سب عوارض کے دفعیہ مین یہہ مرہم تیر بہدف
ہی۔ خطا نہین جاتی۔ جلد جسم کے تمام بیرونی امراض
اسکے استعمال سی شفا پاتے ہین۔ یہہ گولیان و مرہم فقط
(۵۳۳) اکسفورڈ سٹریٹ لندن مین بنائی جاتی ہین اور
تمام عالم کے دوافروش صندوقون و ڈبیونمین بیچتے ہین
قیمت یہہ ہی ا شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴
شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۰ شلنگ ۳۳ شلنگ قریب قریب
تمام زبانین اینپر ہدایت لکہی ہوئی ہی کہ اسطرح استعمال کرنا چاہئے

محیط ہوا کے اسرار

سیاہ بارش

محیط ہوا کی ان بیشمار اسرار مین سے جنکا وقتاً فوقتاً وقوع مین آنا ہماری بڑی حیرت کا سبب ہوا ہے سیاہ بارش کا برسنا کچھہ کم حیرت افزا نہین گو اس قسم کی بارش کے برسنے کی ایک ایسی نظیرات مندرج ہین جنکے صحیح ہونے مین کچھہ شک نہین مگر اس مقام پر ہمند رجہ ذیل دو یا تین نظیرات کے بیان پر اکتفا کیا جاتا ہے ۔

سیاہ بارش جو کارلو اور کلکنی مین برسی تہی پروفسر بارکر صاحب کو اسکے امتحان کرنے کا موقع ملا چنانچہ ماہ اپریل ۱۸۴۹ء مین انہون نے اسکا حال رائل سوسائٹی ڈبلن کے پیش کیا ۔

ڈاکٹر موصوف نے اسکے چند قطرات جو ایک شیشی ظرف مین محفوظ تہے بطور نمونہ کے سوسائٹی مذکورہ بالا کے پیش کئے ۔ اور یہہ بیان کیا کہ جب کچھہ عرصہ تک مینے ان قطرات کو کہڑا رہنے دیا تو میرے دیکھنے مین یہہ آیا کہ سیاہ کرنے والی جزو جو ان قطرات مین شامل تہی پانی سے جدا ہو کر تہ نشین ہو گئی اور جسکے جدا ہو جانے سے پانی کی سیاہ رنگت مین بہ نسبت سابق کسیقدر تخفیف واقع ہوئی ۔

یہہ قطرات ڈاکٹر موصوف کے پاس ایک معزز دوست نے بہیجے تہے جسکا یہہ بیان تہا کہ یہہ بارش چار سو میل مربع سے زیادہ قطعہ زمین پر برسی اور جسوقت کہ یہہ بارش ہوئی تہی اسکا رنگ بالکل سیاہ تہا اور مروجہ سیاہی کی رنگ کے مشابہ تہا ۔

اور یہہ بہی ظاہر کیا کہ اس مینہہ کے برسنے کے قبل روئی زمین پر اسقدر تاریکی چہا گئی تہی کہ بغیر چراغ کی روشنی کے پہرنا مشکل تہا ۔ یہہ تاریکی کچہہ عرصہ تک جاری رہی اور بعد

اسکے اولے کا برسنا شروع ہوگیا جسکے ہمراہ برق کی تیز شلاک موجود تھی مگر اسمین گرج نہ تھی جب اولے کا برسنا بند ہوا تو سیاہ مینہہ برسنے لگا۔ سیاہ مینہہ کے برس چکنے کے بعد جب اسکے چند قطرات کا امتحان کیا گیا تو یہہ معلوم ہوا کہ اسکے پانی مین سخت قسم کی بدبو موجود ہے اور ذائقہ مین یہہ بہت ناخوش ہے جن کپڑون پر کہ اسکے پڑنے کا اتفاق ہوا اونپر سیاہ داغ اور دہبے پڑ گئے تھے اور مویشی اسکے پینے سے بالکل نفرت کرتے تہے۔

اسی قسم کا مینہہ ۱۸۸۵ء مین نارتہمٹن کے نزدیک برسا جسکا ذکر پادری جی ٹی ٹرائن صاحب یون کرتے ہین یہہ مینہہ دوپہر کے بعد قریب تین یا چار بجے کے برسا تہا۔ کچھہ کپڑے جو میدان مین گہاس پر سوکنے کی غرض سے رکہے ہوئے تہے اس سے ایسے سیاہ ہوگئے کہ گویا ان کو نیل مین ڈبو دیا گیا تہا اور جس پانی مین کہ اس بارش کے قطرات کے ملنے کا اتفاق ہوا اوس پانی کا رنگ سیاہی کی مانند سیاہ ہوگیا تہا۔ اس روز صبح کے وقت بہی بارش ہوئی تہی مگر اسکا رنگ سیاہ نہ تہا لیکن جو بارش کہ دوپہر کے بعد پڑی اوسکا رنگ بالکل سیاہ تہا اور یہہ ایک خاص بادل سے برستی ہوئی معلوم دیتی تہی۔ پادری صاحب کہتے ہین کہ میرے غسل کرنے کا گہڑا جو مکان کے باہر پڑا ہوا تہا جب مینے اسکی طرف دیکھا تو مجہکو یہہ نظر آیا کہ اسکے منہہ پہ اس سیاہ بارش کے سبب سے سیاہ سیسہ کی شکل کی جہاگ نمودار ہے۔ اس جہاگ کے تین یا چار آنجورے مینے گہڑے اوپر سے اوتار کر جمع کئے۔ جب یہہ بارش ہو رہی تہی تو میرے دو خدمتگار مکان کی باہر گاڑی مین گہاس لاد رہے تہے تین دن کے بعد جب ان کے جسم کو دیکھا گیا تو ان پر اس قسم کے سیاہ میل جمی ہوئی تہی جیساکہ اون اشخاص کے جسم پر جم جاتی ہے جو چمنی کو صاف کرتے ہین۔

بہیڑ اور اوسکی قوت سماعت

جیمس ہاگ صاحب کو جو سکاٹ لینڈ کے بڑے مشہور شاعر تھے بھیڑون کے رکھنے کا کمال شوق تہا اور ہمیشہ انکی عادات وحرکات کے سطالعہ مین مصروف رہا کرتے تہے یہی وجہ ہے کہ صاحب موصوف انگریزون کے درمیان گڈریا کے نام سے مشہور ہین صاحب موصوف فرماتے ہین کہ بھیڑون کی قوت سماعت کل حیوانات سے زیادہ تر تیز ہوتی ہے ۔

اگر ہزار ہا حلوان اور بیلے ایک ہی وقت پر ہمیاتے ہون تو بہیڑ اپنے بچے کی آواز کو فوراً پہچان جاتی ہے ۔

اور اوسکی آواز کو سنکر یہہ بہی ایک محبت کی بہری ہوئی آواز کے ساتہہ ہمیانا شروع کر دیتے ہیں ۔ جب حلوان اپنی مار کی شفقت آمیز آواز سُن پاتا ہے تو کان کے بہرہ کر دینے والی شور وغل مین سے اپنی مار کی ملاقات کے لئے اوسطرف دوڑتا ہے جسطرف سے کہ یہہ آواز نکلتی ہوئی معلوم دیتی ہے اور علی ہذالقیاس مار کا بہی یہی حال ہوتا ہے ۔ صاحب موصوف فرماتے ہین کہ جو لطف وتماشا بہیڑون کی اُن کترنے کے روز دیکھنے مین آتا ہے ایسا لطف کسی اور موقع پر نظر نہین آتا ۔

یہہ تماشا دن بہر برابر جاری رہتا ہے ۔ جبوقت کہ بہیڑون کی اُن کتر کر اون کو باڑہ مین داخل کیا جاتا ہے تو یہہ ہمیانا شروع کرتی ہین پس جب کسی ایک بہیڑ کا بچہ اپنے مار کی آواز سُن پاتا ہے تب یہہ بہیڑون اور بیلون کے جم غفیر مین سے اوس سمت کو دوڑتا چلا جاتا ہے جس سمت سے کہ یہہ آواز نکلتی ہوئی معلوم دیتی ہے اور فرط محبت کے ساتہہ اپنی مار کے پاس جا کہڑا ہوتا ہے مگر چونکہ یہہ اپنی مار کو ایسی خوش شکل اور اُن سے ملبوس نہین پاتا جیسے کہ اسنے اوسے چند منٹ قبل اسوقت کے دیکھا تہا بلکہ اسی عریان تن دبلا لاغر اور نہایت کریہہ منظر او رکروہ طلعت پاتا ہے تو یہہ

حیران و پریشان اور ہکا بکا رہجاتا ہے اور ازبس ناامیدی و یاس مین ہوکر ترسان ولرزان اوس ڈراونی صورت سے جسکی آواز سنکر وہ اسکے پاس آیا تہا گریز اختیار کرتا ہے اور اپنی پیاری مار کی تلاش مین ادہر ادہر حیران و سرگردان گہومتا پہرتا ہے مگر جب یہہ گریز کرتا ہے تو اسکے ڈرانے صورت والی مار پہر آواز دیکر اسے بہاگ جانے سے باز رکہتی ہے ۔ اپنی مار کی دوبارہ آواز سنکر یہہ پہر واپس آتا ہے اور جب دیسے ڈراونی صورت اسکو پہر نظر آتی ہے تو یہہ پہر بہاگ جاتا ہے ۔ اکثر کرکے دس یا بارہ دفعہ وہ ایسے ہی حیران و پریشان حالت مین کبہی مار کی آواز سنکر واپس آتا ہے اور کبہی بہاگ جاتا ہے مگر وہ بار بار کے آنے اور جانے سے اپنی مار کو پہچان جاتا ہے اور اسکے پاس آرام سے کہڑا رہتا ہے ۔

چوہے کا سرود کی آواز پرمست ہوجانا

جو اشخاص کہ سرود کی مدح مین یہہ سرود گایا کرتے ہین کہ بعض موقع پر اسکی تاثیر سے جانور اپنی پرواز سے باز رہتے ہین اونکے اس دعوی کی تصدیق ڈاکٹر ارچر صاحب کے مندرجہ ذیل روایات سے ہوسکتی ہے ۔

ڈاکٹر موصوف کہتے ہین کہ ۱۸۶۸ء مین ایک موقع پر رات کے وقت مینہہ برس رہا تہا ۔ اسوقت مین اپنی خلوت گاہ مین تن تنہا بیٹہا ہوا تہا ۔ مینے اپنی طبیعت کے بہلانے کے لئے ایک بانسلی لیکر اسکے بجانا اور گانا شروع کیا ۔ مجہے ابہی چند منٹ اسے بجاتے ہوئے گذرے تہے کہ یکا یک میری نظر مین ایک چوہا پڑا جو اپنے بل مین سے آہستہ آہستہ نکل رہا تہا ۔ اور جس کرسی پر کہ مین بانسلی بجارہا تہا اوسکی طرف آرہا تہا ۔ جب یہہ چوہا میری کرسی کے نزدیک پہونچا تو مینے بانسلی کا بجانا یکدفعہ موقوف کردیا جسکے بند ہوجانے

یہہ دوڑکر فوراً اپنے بل مین جا داخل ہوا۔ کچھہ عرصہ کے بعد مینے بانسلی کو پہر سجانا اور گانا شروع کیا اور کیا دیکہتا ہون کہ یہہ چوہا اپنے بل مین سے نکل کر میری کرسی کے نیچے بیٹھا آرام سے گیت سُن رہا ہے۔ اس ننھے سے حیوان کی صورت و حرکات سے ایسا ثابت ہوتا تہا کہ یہہ بانسلی کی آواز پرست ہے۔ یہہ اپنی آنکہین بند کرکے فرش پر لیٹا ہوا تہا اور سرود کی تاثیر سے گویا حالت وجد مین مستغرق معلوم دیتا تہا مینے بغرض امتحان بانسلی کا سجانا پہر موقوف کردیا اور بانسلی کی آواز کے بند ہوجانے پر یہہ چوہا فوراً نگاہ سے غائب ہوگیا۔ جب مینے بار بار امتحان کیا تو اسکا یہی حال دیکہنے مین آیا علاوہ اسکے مجکو یہہ بہی معلوم ہوا کہ بانسلی کی مختلف آواز سے اس ننھے سے حیوان پر مختلف تاثیر ہوتی تہی۔ بانسلی کی نرم و پرسوز آواز سے جیسی حالت کہ اسپر طاری ہوتی تہی اسکی سخت و درشت آواز سے اسکی ویسی حالت نظر نہین دیتی تہی۔ یہہ چوہا آخرالامر غائب ہوگیا اور گو مین بہت تدابیر اسکے واپس لانے کے لئے عمل مین لایا مگر یہہ واپس نہ آیا۔

اسی قسم کی بلکہ اسسے بہی عجیب تر نظیر ڈاکٹر کریمر نے ایک معتبر راوی کی زبانی سُنے راوی کا یہہ بیان تہا کہ ایک موقع پر رات کے وقت چند اصحاب جو برٹش مین اوف وار مین سوار تہے پورٹس ماوتہہ کے بندرگاہ مین اُتری اور سردی سے محفوظ رہنے کی غرض سے آگ سینکنے لگے۔ ان مین سے ایک صاحب نے ایک پرسوز تال مین سارنگی سجانی شروع کی۔ ابہی اوسے سجاتے ہوئے چند ہی منٹ گذرے تہے کہ ناگاہ فرش کے درمیان ایک چوہا بیٹھا ہوا نظر آیا۔ اس ننھے سے حیوان کی عجیب و غریب حرکات کو دیکہکر یہہ لوگ بہت خوش ہوئے اور بالاتفاق انہوں نے یہہ ارادہ کیا کہ خاموش ہوکر اسکے تماشا کو دیکہنا چاہیئے اور اسکا کسی حالت مین مخل ہونا مناسب نہین۔ سارنگی کی آواز سے اس ننھے سے حیوان کے جسم پر جو حالات ہر ایک لحظہ مین طاری ہوتی تہی یہہ بہت عجیب و غریب

تھین کبھی تو یہ اپنے سر کو ہلاتا اور کبھی فرش پر کودتا تھا اور خوشی سے پیدا نگین مارتا تھا اور اپنی ہر ایک حرکت مین آثار بشاشت ظاہر کرتا تھا۔ کچھہ عرصہ تک اس قسم کی حرکات کرتا رہا جنکا اس قسم کے نتنے سے حیوان سے صدور پانا مشکل معلوم دیتا ہے مگر یہ آخر الامر خوشی سے اسقدر بیخود ہوا کہ اسنے یک بہ یک حرکت کرنا موقوف کر دیا اور بغیر کسی قسم کی تکلیف کے ظاہر کرنیکے زمین پر گر پڑا اور ہلاک ہوا۔ اسکی اس اخیر حرکت کے دیکھنے سے یہ سب لوگ نہایت متعجب ہوئے اگرچہ اس قسم کی واردات پہلے پہل بڑی عجیب معلوم دیتی ہین مگر چوہون کا گیت کی آواز سے موثر ہونا ایک مشہور و معروف بات ہے اور ملک انگلستان مین اس قسم کے بہت چوہے مختلف نمایش گاہون مین عوام الناس کو دکھلائے گئے ہین۔

آرٹیکل نمبر ۲۵

مولد ما تحت فقراتی جانورونکا اجمالی بیان

اس مولد ما تحت مین وہ جانور شامل ہین کہ جنمین ریڑہ کی ہڈیان ہین اور یہ ہڈیان اونکے جسم کی لمبائی مین واقع ہوتی ہین۔ ان جانورون مین اعصابی نظام کا مرکز سر اور ریڑہ کی ہڈیون سے بنے ہوئے ایک سوراخ کے اندر رہتا ہے اور انمین اعصابی مرکز اور قلب کا محل بہی الگ ہوتا ہے اور انمین چار سے زیادہ جوارح (ہاتھہ اور پیر) نہین ہوتے ہین اور جنینی حالت مین کل جانورون کے جسم مین ایک صلبی رسن ہوتا ہے اور جوانی کی حالت مین اکثر مین عمد الفقرات (ریڑہ کی ہڈیان) اور بعض مین عمد الفقرات کا قائم مقام صلبی رسن ہوتا ہے۔ کل فقراتی جانورونمین جنینی حالت مین ایک ملایم شئے پیدا ہوتی ہے اور یہی تولید کا مرکز ہے اور اسکو صلبی رسن کہتے ہین اور یہ ریشون سے اور رکبو آب اور سریشمی مادے سے بنتا ہے اور اسمین بتدریج غضروفی یا استخوانی مادہ پیدا ہونے سے

ریڑہ کا ستون پیدا ہوتا ہے۔کل فقراتی جانورونمین ریڑہ کے ستون کی ابتدائی
حالت صلبی رسن ہے۔بعض مین صلبی رسن ہمیشہ رہجاتا ہے اور بعض کی صلبی رسن
مین غضروفی مادہ پیدا ہونے سے انکا ریڑہ کا ستون غضروفی مادے سے بنا ہوا ہوتا ہے مگر
اکثر مین ریڑہ کا ستون استخوانی ہوتا ہے لیکن ایکے بہی جنین کی حالت ابتدائی مین
ریڑہ کے ستون کی کیفیت وہی ہوتی ہے جو صلبی رسن کی ہے مگر استخوانی ستون والون
مین سے بعض کی جنین کی حالت مین صلبی رسن مین بتدریج استخوانی مادہ پیدا ہوتا ہے
اور بعض مین پہلے غضروفی مادہ پیدا ہوتا ہے اور پہر ولادت کے بعد غضروفون مین
بتدریج استخوانی مادہ پیدا ہوتا ہے۔جنکا ریڑہ کا ستون غضروفی مادے کا ہوتا ہے
تو اوسمین کبہی ایک ہی غضروف ہوتا ہے اور کبہی غضروفی مادے کے متعدد ٹکڑے ہوتے
ہین اور کبہی متعدد ٹکڑے تو ہوتے ہین مگر یہہ ایک دوسرے سے جٹے ہوئے ہوتے ہین۔استخوانی
ریڑہ کے ستون مین ہمیشہ متعدد ٹکڑے ہوتے ہین اور اکثر مین یہہ ٹکڑے ایک دوسرون سے
صرف رباط کے ذریعہ سے جٹے ہوئے رہتے ہین مگر بعض مین یہہ ٹکڑے استخوانی مادے
سے بہی ایک دوسرون سے جٹے ہوئے رہتے ہین۔

ہرچند کہ فقراتی یعنے ریڑہ دار جانورونکی تمیز ریڑہ کی ہڈیون سے ہوتی ہے کیونکہ اور
کسی جانورون مین ریڑہ کی ہڈی نہین ہوتی ہے تاہم انکی عام صفات کے ساتھہ اور
چند امورنکا بہی بیان کرنا مناسب ہوگا۔

فقراتی جانورون مین اور ایک امر نہایت ممیز یہہ ہے کہ انکے اعصابی مرکزونکا خانہ جسمی
خانے سے علحدہ ہے۔کل غیر فقراتی جانورون کے جسم مین بلا استثنیٰ صرف ایک ہی نالی
ہوتی ہے اور انکی ہضم کی نالی اور کل احشا اور اعصاب اسی نالی کے اندر رہتے ہین۔
اسکے برخلاف فقراتی جانورون کے ایک خانے مین ہضم کی نالی۔قلب۔پہیپہڑا اور کل احشا

احشار رہتے ہین اور ایک خاص قسم کی اعصابی گلٹیان رہتی ہین اور ایک دوسرا خانے
ہین جسکے اوپر کا حصہ سر کا خانہ ہے اور جسکے نیچے ریڑہ کی ہڈیون سے بنے ہوے ایک دوسرے
نالی ہی اہی خانو نین یعنے سر کے اندر کا خانہ اور ریڑہ کی ہڈیون سے بنی ہوے نلے
مین اعصابی مرکز یعنے دماغ اور نخاع رہتا ہے - فقراتی جانورون کی جسی خانے مین جو احشا
اور اعصابی گلٹیون کے متعلق اعصاب رہتے ہین یہہ اوپر کے درجے کے غیر فقراتی جانورون مین
بہی ہین لیکن فقراتی جانورونہین جو دماغ اور نخاع اور اونکے متعلق اعصاب ہین وہ غیر فقراتی
مین نہین ہین -

اکثر فقراتی جانورون مین ہاتہہ - پیر کامل مگر بعض مین ناکامل اور چہوٹے اور بعض مین
نہین ہوتے ہین - علاوہ برین فقراتی جانورون مین سے جنمین ہاتہہ - پیر ہوتے ہین چار سے
زاید نہین ہوتے ہین اور یہہ اونکے جسم سے مفصلون کے ذریعہ سے گٹہے ہوے رہتے ہین
کل فقراتی جانورون مین شرائین اور وریدین ہوتی ہین اور ایک یعنے ایمفی اکسس مچہلی
کے سوا کل مین قلب ہوتا ہے اور قلبون مین دو سے کم خانے ہی نہین ہوتے ہین اور انکی
وریدون مین اور شریانون مین خصوصاً جہان یہہ قلب سے ملتے ہین وہان کواڑیان
بہی ہوتی ہین

وریدون اور شریانون کے علاوہ کل فقراتی جانورون کے ہضم کی نالی مین ایک قسم
کی باریک چوسنے والے رگین عروق ماساریقہ ہوتی ہین - کہانا ہضم ہونے کے بعد عروق
ماساریقہ کے ذریعہ سے جذب ہوتا ہے اور جذب ہونے کے بعد ایک بڑی نالی قناۃ الصدر
کے ذریعہ سے رگونمین داخل ہوتا ہے اور یہہ عروق ماساریقہ غیر فقراتی جانورون مین نہین
ہوتے ہین -

اکثر فقراتی جانورون کے منہہ مین دانت ہوتے ہین اور بعض کا دانت شکار کے پکڑنے مگر

اکثر کا دانت چبانے کا آلہ ہے اور چباتے وقت غذا لعاب دہن سے بھی ملجاتی ہے اور اس سے
نگلنے مین آسانی ہوتی ہے اور ہضم مین بھی مدد ملتی ہے - غذا معدے مین داخل ہونے کے
بعد دو قسم کی عملون سے ہضم ہوتی ہے - اول معدے کی آلاتی قوت سے یعنے معدے
مین ایک قسم کے پھیلنے اور سکڑنے کی قوت ہوتی ہے تو اس سے غذا آسیقدر نرم ہو جاتی ہے
دوم عرق معدے کے کیمیائی عمل سے کہا داخل ہونے کے بعد معدے سے ایک قسم کا عرق نکلتا
ہے اور یہہ اپنے کیمیائی عمل سے غذا کو گلا دیتا ہے اور جب غذا گلجاتی ہے تو آش جو کے ایسے
چیز بنجاتی ہے اور یہی کیموس ہے اور کیموس بننے کے بعد کیموس معدے سے انتڑی کے اندر
آجاتا ہے اور داخل ہونے کے بعد کیموس مین تین رطوبتین اول صفرہ دوسرا البلبی کا عرق
اور تیسرا ایک قسم کا عرق جو خود انتڑی سے نکلتا ہے ملجاتے ہین - ان رطوبتون کے
ملنے کے بعد کیموس پھٹ جاتا ہے جیساکہ کسی ترش چیز سے دودھ پھٹ جاتا ہے اور پھٹ
جانے کے بعد جو دُردتہہ نشین ہوتا ہے وہ فضلہ ہے اور جو سائل رہجاتا ہے وہ کیلوس ہے
پھٹ جانے کے بعد کیلوس عروق جاذبہ یعنے ماساریقہ کے ذریعہ سے جذب ہوکے خون مین
ملجاتا ہے اور فضلہ بتدریج جسم سے باہر نکل جاتا ہے -

نشتر ک مچھلی کے سوا کل فقراتی جانورون مین خون کی گردش قلب کے ذریعہ سے ہوتی
ہے اور یہہ قلب مین ایک قسم کے سکڑنے اور پھیلنے کی قوت کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے
اور اکثر خون سرخ ہوتا ہے - شیردار اور چڑیون کے قلب مین چار خانے یعنے دو اذن
اور دو بطن ہوتے ہین - انمین سے دہنے اذن مین کل جسم کا وریدی یعنے سیاہ خون ورید
اجوف اور اوسکی شاخون کے ذریعہ سے جمع ہوتا ہے اور پھر دہنے اذن سے دہنے بطن
مین جاکے دہنے بطن سے پھیپھڑون مین جاکے صاف ہوکر شریانی یعنے سرخ خون بنجاتا
ہے اور صاف ہونے کے بعد ریاہی وریدون کے ذریعہ سے بائین اذن مین داخل

ہوتا ہے اور پہر بائین اذن سے بائین بطن مین جاتا ہے اور پہر بائین بطن سے اورطہ اور اوسکی شاخون کے ذریعہ سے صاف خون سارے جسمون مین پہونچتا ہے - اوپر کے اس بیان سے ظاہر ہوگا کہ واہین اذن مین ساری جسم کا سیاہ خون جمع ہوتا ہے اور واہنے بطن کے ذریعہ سے پہیپہڑے مین جاکر صاف ہوتا ہے اسواسطے ان دونو کے متعلق خون کا تصفیہ ہے اور چونکہ صاف ہونے کے بعد بائین اذن مین جمع ہوتا ہے اور بائین اذن سے بائین بطن مین جاتا ہے اور بائین بطن سے صاف خون بدن کی پرورش کے واسطے سارے جسم مین پہونچتا ہے اسواسطے بائین اذن اور بطن کے متعلق جسم کی پرورش ہے -

فقراتی جانورون مین سے شیر خوار جانورون مین اور چڑیون مین اور حشرات یعنے رینگنے والے جانورون مین خون کی صفائی پہیپہڑے مین تنفس کے ذریعہ سے ہوتی ہے مگر ذات الوطنین کے پہیپہڑے مین تنفس کے ذریعہ سے اور گلپہڑے مین پانی کی جذب شدہ ہوا کے ذریعہ سے بہی ہوتی ہے مگر مچہلون مین صرف گلپہڑے مین پانی کی جذب شدہ ہوا کے ذریعہ سے ہوتی ہے - پہیپہڑے اور گلپہڑے کے سوا جلد اور گردون کے ذریعہ سے بہی خون کی صفائی ہوتی ہے

اکثر فقراتی جانورون مین اعصابی نظام دو قسم کے ہین اول دماغی اور نخاعی دوم عقودی دماغ اور نخاع سے جو اعصاب نکلتے ہین وہ نفس حیوانی یعنے حس اور حرکت کے متعلق ہین مگر اعین ہی جو اعصاب - باصرہ - سامعہ - شامہ اور ذائقہ کے متعلق ہین وہ صرف دماغ سے نکلتے ہین - عقودون سے جو اعصاب نکلتے ہین وہ نفس نباتی یعنے اعضائے افعال کے ساتھہ یعنے ہضم - تنفس اور دوران خون اور بدن کی پرورش اور تولد وغیرہ سے متعلق ہین - اعصابی اوے کی مقدار کے اعتبار سے دماغ اور نخاع مین جو نسبت ہے وہ مختلف جانورون مین مختلف ہوتی ہے مگر نشترک مین دماغ کے موجود رہنے کی تمیز وقت سے ہوتی ہے -

فقراتی جانورون مین حس کی قوت کم و بیش ہوتی ہے مگر حس کی قوتون سے کوئی بالکل محروم

نہین ہے ۔ مگر بعض اونے درجہ کے فقراتی جانورونمین قوت باصرہ بہت کم ہے یعنی وہ دیکھ
تو سکتا ہی مگر شکل اور صورت کی امتیاز کر نہین سکتا ہے اِلّا ایک جانور پر دٹیس مین قوت
باصرہ بالکل نہین ہوتی ہے اور چونکہ یہہ تاریک مقامونمین رہتا ہے اسواسطے انمین قوت باصرہ
کی بہی ضرورت نہین ہے ۔ لامسہ کی قوت جیسا کہ عموماً جلد مین ہوتی ہے ویسی ہی انمین
بہی ہوتی ہے مگر بعض فقراتی جانورون مین یہہ قوت لامسہ خاص خاص مقامون مین
یعنے صرف اونگلیون مین ہونٹہونمین اور زبان مین ہوتی ہے ۔
کل فقراتی جانورونمین تولد زوجین کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور یہہ کل ایک جنسی ہین
یعنے انکے نر اور مادین الگ ہوتی ہین ۔ کسی فقراتی جانورونمین تولد اور تناسل شگوفہ یا
تقسیم کے ذریعہ سے نہین ہوتی ہے اور انکی کسی کا جسم مرکب نہین ہوتا ہے یعنے ایک جسم
مین کئی جانور اکٹہے سٹے ہوئے نہین ہوتے ہین جیسا کہ چہوٹے درجے کے جانورون مین
ہوتا ہے اور جسکا بیان آگے آویگا ۔ فقراتی جانورونمین سے شیر دار بنڈج ہین یعنے بچے
جنتے ہین اور باقی کل انڈج ہین یعنے انڈے دیتے ہین مگر بعض انڈجمین انڈون کے
سینے کی ضرورت نہین پڑتی ہے یعنے اونکے انڈونمین شکم سے خارج ہونے کے پیشتر بچونکی
کی پیدایش ہوتی ہے جیسا کہ سینے سے ہوتی ہے اسواسطے جب انکے انڈے جسم سے باہر
نکلتے ہین تو انڈونمین بچا موجود رہتا ہے اور اسواسطے یہہ انڈ دبنڈج کہلاتے ہین ۔ اکثر فقراتی
جانورون کے جسم پر جسم کی حفاظت کیواسطے اوستخوانی مادے کا ایک غلاف یا پوشش
ہوتی ہے ۔ مثلاً اکثر شیر دارونکا بال سینگ ۔ کہر ۔ سم ۔ پنجہ ۔ چنگل ۔ ناخن ۔ چڑیونکا
پر ۔ منقار اور چنگل ۔ سانپونکا اور اکثر دو زنی حلقی کے جانورونکا چونٹیا اور کچہوونکا کاسہ
آسیا اور ٹہوبر ۔ مچہلیونکا چونٹیا ۔ گہڑیالونکا اوستخوانی سپر اور زرہ پوش کا اوستخوانی سپر
جو اونکے غلاف اور پوشش ہین کل اوستخوانی مادے سے بنے ہوئے ہین ۔ باقی آئندہ

راقم
محمد شائق اسسٹنٹ سرجن از گورکھپور

چاند کا مختصر حال

خالق آسمان و زمین و پروردگار عالمین کا شکر کس زبان سے ادا ہو سکتا ہے
کہ جسنے آفتاب کو مصدر نور اور مرکز عالم ٹہرا کر زمین چاند اور اور سب سیارونکو اس کے
گرد پہرایا دن بہر مین ہمپر اوس کا نور بلا واسطہ پہونچایا اور رات کو بذریعہ انعکاس قمر کو
اس کا خوشہ چین اور نائب مناب ٹہرایا۔ اللہ اللہ خدا کی قدرت کی عظمت اور جلال کا
بیان کس زبان سے ادا ہوسکتا ہے۔ وہی ایک عالم کا خالق اور صانع ہو سکتا ہے۔
کارخانہ قدرت سب اسکے اختیار مین ہے ہر امر مین اوسنے صنعت اور حکمت برتی ہے
اسکی قدرت کی کچھہ انتہا نہین۔ اہل بصیرت خود سوچ سکتے ہین چاند نہوتا تو کیا ہوتا ہمیشہ
راتین نقاب ظلمت اوڑہے رہتین کبھی جلوہ افروز نور نہوتین۔ پس لاکھہ لاکھہ شکر ہے
اوس خداوند کریم کا جسنے ہمارے لیے روشنی پہونچانے کے واسطے بروقت غائب ہونے شعاع
آفتاب کے ایک ایسی دل لبہانے والے آنکہون کو ٹہنڈک بخشنے والی (چاند جیسی) چیز
پیدا کی اور اوسکی عجیب قدرت مین سے یہہ ہے کہ اگرچہ چاند دیکہنے مین تہالی سے بڑہکر
نظر نہین آتا لیکن فی الواقع اوسکا قطر (۲۱۶۰) میل بنایا اور اگرچہ وہ ہمارے اتنا نزدیک
معلوم ہوتا ہے کہ دو چار میل اوپر جائین تو اسے ہاتہہ لگائین لیکن حقیقت مین اوسے
۲ لاکھہ چالیس ہزار کے قریب فاصلہ پر ہمسے جا ٹہرایا اور اوسکا ایک خاص راستہ مقرر فرمایا
جسپر وہ ½ ۲۹ دن مین دورہ پورا کر آتا ہے۔ چاند چلتا دکہائی نہین دیتا مگر درحقیقت
وہ ہر گہنٹہ مین ۲۹۰۰ میل طے کر لیتا ہے۔ وہ بذات خود روشن نہین لیکن آفتاب کے نور سے

استفادہ کرتا ہے اسکی مختلف اشکال کیطرف غور کرکے دیکھو کس طرح چودہ دن تک باقاعدہ بڑہتا رہتا ہے اور پہر کسطرح آہستہ آہستہ گہٹنے لگتا ہے۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ۔ اسکے اندر اندر سیاہ سیاہ دہبے معلوم ہوتے ہین۔ بتا سکتے ہو وہ کیا چیز ہے۔ تم تو وہی اپنی شنیدہ بات کہوگے کہ اس مین بڑہیا چرخہ کات رہی ہے لیکن نہین ہرگز نہین یہ محض افسانہ او گہڑت ہے۔ یہ پہاڑ غار ہین یہ بڑے بڑے گڑہے ہین اور کیا عجب ہے کہ جس طرح یہان زمین پر ہمارا دم ہے اور ہمکو ہے اسیطرح کی مخلوقات سے خداوند کریم نے آباد کیا ہو تم صرف یہی خیال نکرنا کہ وہ ہمارے لئے روشنی کا ہی ذریعہ ہین نہین وہان ضرور کسیطرح کی آبادی ہوگی ورنہ چاند زمین کو گو ایک حصہ روشنی پہنچاتا ہے تو زمین چاند کو ۱۳ گنا کیونکہ وہ اوس سے ۱۳ گنے بڑی ہے۔

مختصر حال چاند گہن اور سورج گہن کا

بہت سے ہندو لوگ جو علم ہیئت سے آگاہ نہین ہین اونکا یہ خیال ہے کہ راہو ایک رچہسر ہے جو چاند کو نگل جاتا ہے اسکے ڈرانے کے لئے تالیان بجاتے پہرتے ہین تاکہ وہ اس ڈر سے چاند کو چھوڑ جائے افریقہ کے حبشیون کا بہی ایسا ہی اعتقاد ہے لیکن وہ لوگ جو واقف ہین اونپر اظہر من الشمس ہے کہ یہ خیال بالکل باطل اور بادور ہوا ہے بلکہ اسکے نزدیک واقعی امر یہ ہے کہ جب یہ زمین سورج اور چاند کے درمیان اجاتی ہے اور سورج کے شعاعونکو چاند تک پہونچنے نہین دیتی تب چاند گہن ہوتا ہے یعنے زمین کا عکس چاند پر پڑتا ہے چنانچہ اندہیرے مین ایک چراغ اور کسی چیز کے درمیان کوئی اور شے رکھدو تو وہ چیز تمہین دکہائی نہ دیگی تہوڑے چاند گہن (خسوف) مین پرچہائین اوس زمین کی چاند کے تہوڑے قرص کو تاریک کرتی ہین زمین کا سایہ ہمیشہ چاند پر گول نمودار ہوتا ہے

پس یہہ بہی ایک زمین کے گول ہونے کی کامل دلیل ہے کیونکہ اگر زمین چوکہنٹی اور سطح ہوتی یا پہلودار تو اوس کا سایہ بہی ویسا ہی ہوتا۔ ہیئت والے حساب کر کے ٹہیک طور سے بتلا سکتے ہین کہ خسوف کس لحہ اور کس پل مین ہوگا۔

سورج گھن (کسوف) زمین اور آفتاب کے درمیان چاند کے حایل ہونے سے ظاہر ہوتا ہے اور اوسکی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ کوئی اپنی آنکھ کے سامنے ہاتھ رکھدے تو آفتاب چہپ جاتا ہے اسی طرح زمین اور آفتاب کے بیچمین چاند آجاتا ہے تب بھی سورج چہپ جاتا ہے (تاریک ہوجاتا ہے) کہتے ہین کہ اگلے زمانہ مین ایسا سورج گھن دوپہر کو پڑا کہ سب لوگون کو تاریکی سے کمال خوف ہوا تہا اور پرندے بہی مارے دہشت کے زمین پر گر پڑے تہے۔ ان گھنون سے اور دن رات کے اندہیرے اور روشنی سے صاف روشن ہے کہ زمین اور چاند کا جرم فی الحقیقت تاریک اور بے نور ہے اور جو کچہہ روشنی انکو ملتی ہے آفتاب سے ملتی ہے۔

راقم

محمد فیروز الدین۔ فیروز ڈسکوی سابق متعلم ٹرینگ کالج لاہور

کیڑون کے فوائد

خدا نے ہیژدہ ہزار عالم کو پیدا کیا لیکن اگر غور کیا جائے تو کوئی شے بے فایدہ نہین چنانچہ ایک ادنے قسم کیڑون کی ہے اگر انہی کو بیفائدہ کہین تو غور کرنے سے یہہ بات جہوٹ معلوم ہوگی کیونکہ اوسسے ہزار فایدے نکلتے ہین اسکے ۔ سطے ایک چہوٹی سی مثال ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

کیڑون کا بیان

دنیا مین کیڑون کی ہزاروں قسمین ہین۔ اگر ہم صرف اونکے نام ہی لکہنا چاہین تو یقیناً

نہ دیکھہ سکینگے مثلاً مکھیان - گوبرہوے - تتلیان - مکوڑے - مہا مکھیان - مچھر - بہنگا - پتنگا چیونٹی وغیرہ - یہہ سب کیڑون کی قسمین ہین - اونکے رہنے کے مقام بہی مختلف ہین - بعض زمین مین بعض ہوا مین بعض پانی مین رہتے ہین - ہم اونکی صورتین ہر جگہہ مکانون - باغون گلیون - سڑکون وغیرہ پر دیکھہ سکتے ہین اور نیز اونکی آوازین سُن سکتے ہین - یہہ سب کیڑے ہمیشہ کام کرتے رہتے ہین اور ہوا اور زمین کو صاف رکھتے ہین مثلاً اگر ایک مردہ جانور کسی جنگل مین پڑا ہوا ہو (جو کچھہ عرصہ مین سڑکر ہوا گندہ زمین کو خراب کر دیتا) گوبرہوے اوس کے بدن مین سوراخ سوراخ کر دینگے پہر ایک بڑی نیلے قسم کی مکہی (ساائی) اوسکے بدن پر انڈے دیدیگی جس سے اوس جانور کے تمام بدن مین کیڑے ہو جاینگے اور یہہ مکہی ذرا دیر مین ہزارہا انڈے دیدیتی ہے اور اوسکے بچے بہ نسبت حال سابقہ کے ۲۴ گہنٹہ مین ۲۰۰ گونہ وزنی ہو جاتے ہین اور یہہ بہت جلد اوس مردہ کے نرم حصون کو کہا لیتے ہین اور صرف ہڈیان اور ڈہانچہ باقی رہ جاتا ہے - تب چیونٹیان اوس ڈہانچہ مین لپٹ کر بالکل خشک کر دینگی علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی درخت جنگل مین گر پڑے تو اوسکو بہی مکوڑے خاک کر ڈالینگے اور اوسمین سوراخ سوراخ کر دینگے پہر اوسمین اسقدر مکوڑے ہو جاوینگے کہ گویا وہ درخت زندہ ہو جاویگا اور وہ مکوڑے اوسکو کہا کہا کر راکہہ کر ڈالینگے اسطرح کیڑے ہوا اور زمین کو صاف رکہتے ہین - اور کیڑے بہت سی چیزین بہی بناتے ہین مثلاً شہد - موم - زرد چیڑا - ریشم - بلسٹر - رنگ وغیرہ کیڑے ہی بناتے ہین اور کیڑون کی وجہ سے بہت سے جانورون کو خوراک ملتی ہے پس اگر کیڑے نہوتے تو زمین گندی - ہوا خراب - کثیر جدست محروم ہوکے رہتے - اور شہد موم چیڑا ریشم وغیرہ کے فوائد سے ہمیں محروم رہنا پڑتا -

راقم شیخ محمود احمد

محمدی - کہیری - اودہ

حالات انسانی

اگر آدمی اپنی حالت مین ذرا غور سے خیال کرے اور عقل اور انصاف سے کام لے فوراً معلوم کرسکتا ہے کہ مجھسے زیادہ عاجز اور مبتلا کوئی جاندار نہین۔ مجھہ سے زیادہ کوئی مخلوق مرض آفت کا بیمار نہین۔ اوسکی کل کارخانے مین میرے طرف سے کوئی جیو ہدف آفت کا شکار نہین ہین جو اپنے زعم مین مختار جہان بن رہا ہون اگر خیال کرون تو کوئی بہی مجہسا بے اختیار نہین۔ اگر انسان عقل سے جو اوس مالک نے خاص اسیکو عطا کی ہے کام لیوے تو خیال کرسکتا ہے کہ مین کیا ہون مجکو کیا کرنا چاہئے اور مین کیا کر رہا ہون۔ میری اصلیت کیا ہے کس شے سے خداوند نے مجکو پیدا کیا ہے مجہکو دنیا مین ایک عرصہ معین تک بشکل انسان موجود رکہنے سے اوس خالق مطلق کی کیا غرض ہے مجکو خاک کا پتلا بنانا کس مصلحت سے مناسب سمجہا گیا ہے مگر کوئی خیال ہی کرے۔ کوئی عقل سے کام ہی لے۔ افسوس یہہ تو ایسا میٹھی نیند سوتا ہے اور اسنے اس مزے سے خواب غفلت کے بستر پر آرام کیا ہے کہ شاید موت کے روز اسکی آنکہین کہلین۔ مین نے ایک اردو کی مستند کتاب مین انسان کی زندگی کا حساب پڑہا ہے اسموقع پر اگر کچھہ اسکا ذکر کیا جاوے تو خالی از فائدہ نہین ہے

لکہا ہے کہ صرف ساٹہہ ستر برس تو انسان کی معتاد زندگی ہے اور وہ بہی انجام تک کسی پورے خوش نصیب کو حاصل ہوتی ہے اور جبتک رہتی ہے ہر دم موت کی سولی پر رہتی ہے اوسمین سے آدہی عمر تو کاہلی غفلت اور نیند کے حوالے کرتے ہین۔ باقی بچے ۳۰ یا ۳۵ سال اوسمین ہمارا لڑکپن جوانی بڑہاپا سب آیا۔ اب کم سے کم دس برس بچپن اور بیماری اور بڑہاپے کے نکالدے تو صرف ۲۰ یا ۲۵ برس بچے۔ بس یہہ تہوڑے سے دن ساری زندگی مین کام کاج اور مالک کے بہجن بندگی کے ہین۔ مگر اے شائقین۔ کتنے کام کتنی ضرورتین

کسقدر بکہیڑے کیسے مخمصے پیچہے لگے ہوئے ہین۔ مذہب کی تلاش۔ کسب کمال اور پیٹ کا فکر۔ بزرگون کی خدمت۔ دوستون کی رفاقت۔ دشمنون سے عداوت۔ بیمارون کی خبرگیری مُردون کا رونا۔ پیدائش پر خوش ہونا۔ جدائی کا رنج۔ وصال کی خوشی۔ بیاہ کی فرحت نقصان کی کمی اور فائدے کی ایزادی کا خیال۔ گذشتہ کی یاد۔ آیندہ کا انتظام۔ اپنی بہبودی کا خیال۔ نام کرنے کی لگن۔ دشمنون سے بدلہ لینے کی دہن۔ مکان بنوانا کنوئین اور تالاب تعمیر کرانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہزارون جہگڑے پیچہے لگے ہوئے ہین۔ ذراسی عمر اور اتنا ہجوم حقیقت مین فراغ دل مفقود اور اطمینان خاطر معدوم۔ کسی صاحب کا قول ہے ۵ فکر معاش و ذکر خدا یاد رفتگان ٭ دو دن کی زندگی مین بہلا کوئی کیا کرے۔ اے عزیز و مگر اون کامون کا کہ جو اس زندگی کے لئے ضروری ہین کوئی بہی خیال نہین کرتا۔ مالک کی عبادت کرنا۔ عوام سے محبت کے ساتہہ رہنا۔ عیبون سے بچنا۔ بہلائی کرنا۔ کسیکی حق تلفی نہ کرنا۔ انصاف کرنا۔ یہہ سب باتین نیک خلقی سے حاصل ہوتی ہین اور نیک خلقی انسان کا اعلیٰ جوہر ہے جسمین یہہ جوہر نہین وہ کہوٹا سکہ ہے آپ دیکہتے ہین کہ کہوٹے سکے کو کوئی نہین چہوتا اسیطرح بدخلق آدمی کی کوئی قدر نہین کرتا یہہ دنیا ایسی جگہہ ہے کہ اس مین ہر ایک بشر اپنی غرض اور مطلب کے سوا کسی سے کچہہ کام نہین رکہتا اور جس سے کچہہ مطلب نہو اوسکو کوئی پوچہتا نہین مگر صاحب خلق اور عقلمند اور نیک آدمیون سے لوگ بجز مطلب کے بہی ملاقات رکہتے ہین کیونکہ خلق ایسی شے ہے کہ تمام دنیا کے لوگ خواہ مخواہ اوس کے خریدار ہو جاتے ہین۔ اور جس چیز کو کہ محبت کہتے ہین اور جسکا نام ہمدردی ہے وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے اور یہہ محبت بالکل بے غرض ہے۔ فقط۔

نبض حیوانات

ہر ایک حیوان و انسان کی تندرستی کی حالت نبض دیکہنے سے بآسانی معلوم ہوسکتی ہے گہوڑے کی

نبض جبکہ وہ اچھے مضبوط اور خاموش ہوتے ہین فی منٹ چالیس مرتبہ چلتی ہے بیلون کی ۵۰
سے ۵۵ مرتبہ بھیڑون کی اور سُور کے بچون کی فی منٹ نہ تو ۰، سے کم اور نہ ۰۰ سے زیادہ
چلتی ہے۔ نبض اوسی جگہہ پہ بخوبی معلوم ہوسکتی ہے جہان کہ ہڈی پر شریان (رگ جسین ہوکر
خون حرکت کرتا ہے) ہوتی ہے۔ گہوڑون کی نبض اکثر یا تو اونکے نیچے کے جبڑے کی ہڈی پہ معلوم
ہوتی ہے یا اونکی آنکہون کے اوپر کی ہڈی پر اور اوڑ مویشیونکی اول کی پسلی کے بیچ کے حصے کے
اوپر۔ بہیڑونکی بائین پہلو پر اگر ہاتہہ رکہا جائے تو اونکی دلکی حرکت اچھی طرح آسانی معلوم
ہوسکتی ہے اگر نبض بہت تیز چلتی ہو یا سخت یا تیز معلوم ہوتی ہو تو جاننا چاہئے کہ بخار ہے اور
خون کا جوش بہت زور پہ ہے اگر بہت آہستہ چلتی ہو تو جاننا چاہئے کہ کچھہ بخار ہے اور خلل
دماغ بہی ہے اور جو نبض بیقاعدہ اور رہ رہ کے چلتی معلوم ہوتی ہو تو دل مین کسیقدر خلل واقع
ہوتا ہے۔

دانت اوکھاڑنیکی ترکیب

ایک دانت بنانے والے نے دانت اوکہاڑنے کی عجیب ترکیب نکالی ہے۔ یعنے ربڑ مین
سوراخ کرکے دانت مین پہنا دیا تو دو تین دن مین ربڑ کی کشش سے بے تکلیف خود ہی اوکہڑ
آیا۔ ربڑ مین ایسی طاقت ہے کہ اگر اوسکا چہلا بنا کر رات کو دانتون پر چڑہا دین تو بے تکلیف
صبح کو سب دانت موںہہ سے باہر ہون۔

نصایح

مفصلہ ذیل نصائح جو ہر ایک فرد بشر کو کاربند ہونا چاہئے۔
اپنے والدین کا نام بے ادبے سے کہنا منع ہے۔

برہنہ ہوکر پیشاب کرنا ممنوعات سے ہے ۔

رات کو گہر مین چراغ نہ جلانا ۔ اور کسی مقام پر اندہیرے مین تنہا سونا منع ہے ۔

پارہ ہائے نان کو رہگذر مین نہ ڈالا جائے اس سے افلاس ہوتا ہے ۔

لہسن اور پیاز کے چہلکے نہ جلائے جائین کہ اوسکی بدبو سے طرح طرح کے عوارض پیدا ہونگے ۔

جو شخص بزرگ اور معمر ہو اوس سے آگے راہ مین چلنا نہ چاہیے یہہ بات بہی خلاف ادب ہے ۔

دانتون کو خلال ہر ایک درخت کے تنکے سے نہ کیا کرو کہ دانتون کے واسطے مضر ہے ۔

سبوس گندم یعنے بہوسی سے ہاتہہ مت دہوؤ ۔

ظروف استعمال باورچی خانہ کے لیئے شبینہ اوسیطرح استعمال کرنا زبون ہے ۔

پانی کے برتن کو شب بہر کہلا رکہنا ممنوع ہے ۔ اسلیئے کہ زہر آمیز ہوائین چلا کرتی ہین

مکڑے کی جالے گہر مین رکہنا اور اپنے مسکن کو صاف وشفاف نہ رکہنا مضر صحت ہے

فقیرون سے روٹی کے ٹکڑے خریدنا انجام کو افلاس لاتا ہے ۔

پہٹے ہوئے کپڑے کو جسم پر پہنکر سینا منع ہے ۔

پہونک مارکر شمع یا چراغ کو گل کرنا منع ہے ۔

پاےخانہ مین آب دہن ڈالنا برا ہے

بہت صبح کے وقت بازار مین جانا آفات سے خالی نہین ۔

کہڑے ہوکر عمامہ باندہنا بیجاہ چڑہاتا ہے.

پاےجامہ بیٹہکر پہننا چاہیئے ۔

جنازے کے ساتہہ کوئی چیز کہاتے ہوئے چلنا بہی منع ہے ۔

روٹی دانتون سے کاٹکر کہانا برا ہے ۔

نسخہ جات

قوت باہ ۔ تخم جرجیر تخم گزر زیرہ سیاہ سفید۔ ہر ایک ایک اوقیہ عود نصف اوقیہ زنجبیل نصف اوقیہ دارچینی نصف اوقیہ قرنفل تین درم سنبل الطیب دانہ ہیل خولنجان کبابہ مصطگی صمغ عربی تخم حلبہ ہر ایک تین درم حلبہ کو تین اوقیہ شیر گاؤ مین ترکرین جب وہ پہوٹ آوے تو اوسکو نکال لین اور سب دوائیون کو علحدہ علحدہ کوٹ چہان کر دو چند شہد کف گرفتہ مین ملائین ایک مثقال رات کو سوتے وقت منہہ مین رکہہ لیا کرین اور ایک مثقال صبح کیوقت نہار کہایا کرین اور جب اس دوا کو استعمال کرین تو شوربا مرغ پئین۔ **دیگر** سعد کوفی قرفہ کندر جوزبوا سنبل الطیب۔ زنجبیل ہر ایک دو درم زعفران ایکدرم کوٹ چہانکر پاؤ بہر شہد کف گرفتہ مین ملائین اور دو درم کہائین۔ **دیگر** معجون سپاری پاک سپاری دکہنی پاؤ سیر چہوارہ آدہ سیر مخیطہ آدہ پاؤ دس سیر شیر گاؤ مین جوش دین جب دودہ کا کہویا بنجاے تو سب کو پیسکر علحدہ رکہین گوند بریان پاؤ سیر آرد مونگ آدہ پاؤ نشاستہ بریان پاؤ سیر مغز بادام شیرین آدہ سیر قند سفید تین سیر روغن زرد ایک سیر نشاستہ اور آرد مونگ کو اول گہی مین بریان کرین اور چاشنی ڈالکر مغز بادام اور گوند زیادہ کرین اور گوگرد آدہ سیر ثعلب مصری دارچینی قرنفل الایچی خورد زنجبیل ہر ایک چار دام جوز بوا دو تولہ بسباسہ ایک تولہ گوند ڈہاکہ پاؤ سیر گل لبتہ گل سپاری ہر ایک دام نارجیل پاؤ سیر چہال کچنار چہال کیکر چہال سنکہاہولی ہر ایک چہہ ماشہ کوٹکر ملائین اور پہران سب دوائیون کو کہویا شیر گاؤ مین ملاکر زعفران چار تولہ مشک چہہ ماشہ کہرل کرکے ڈالین اور دو دام صبح اور شام کیوقت کہائین۔ **دیگر** قوت باہ اور غلیظ منی کیواسطے بہت مفید ہے۔ تال مکہانا۔ تج۔ موصلی سیاہ موصلی سفید ہر ایک ایک تولہ عاقرقرہ تخم سرد ائی ہر ایک ۲ ماشہ ایک نارجیل مین ڈالکر بڑہ کا دودہ اسمین ڈالین اور کپڑ مٹی کرکے تنور مین پکائین بعد ازان پیسکر مصری ڈیڑہ پاؤ کہویا ایک سیر مین ملاکر ایک تولہ دودہ کیساتہہ کہائین۔ نہایت مجرب ہین۔

نسخہ معدن ولادت

ہر ایک صاحب جو اس کارخانہ کے معاملات سے آگاہ ہین بخوبی واضح ہے کہ اس شفاخانہ سے جو دوا نکلتی ہے جبتک اوسکو کئی آدمیون پر آزمایا نہ جاوے اور تجربہ کے ترازو مین جانچ نہ لیا جائے اوسکو شایع کرنیکی جرأت نہین کیجاتی - کیونکہ مین ہر دم عام کے فایدہ کو ذاتی فائدہ پر مقدم سمجہتا ہون اور اسی مین شب و روز ساعی ہون وہوکہ بازون اور فریبیون کو مردود تصور کرتا ہون -

اس دوائے معدن ولادت کو ایک عرصہ تک اپنے تجربہ مین لاچکا ہون کم سے کم سنتر اسّی عورتون نے اس دوا کو استعمال کیا - شاید چار یا پانچ عورتین کامیاب نہوئی ہون ورنہ سبنے اپنی گود گل مراد سے ہری بہری پائی - اولاد کے پیدا کرنیمین جو سریع التاثیر خالق اکبر نے اس دوا کیمیا نمٔ خاصیت مین رکہی ہے انسان کے فہم و ادراک سے باہر ہے - چونکہ مرض مانع تولید دنیا مین بکثرت پہیلی ہوئی ہے اور ادنی سے اعلی تک مرد کیا عورت اسی آرزو مین گہربار ویران کر رہے ہین اور شادی پر شادی کرتے ہین مگر پہر بہی مدعا مفقود ہے - نیاز مند نے فایدہ عام کیواسطے کم قیمت پر اکتفا کیا ہے اور صرف لاگت وصول کرنے کو مد نظر رکہا ہے تاکہ ہر ایک شخص کو اسکے خریدنیکی جرأت ہو اور لوگ بکثرت فائدہ اوٹہائین - ہان شرط یہ ہے اور یہی شرط مقدم ہے کہ بعد حصول مطلب مین انعام کا مستحق ہون مگر وہ بہی حسب حیثیت کسی پر زیادہ بوجہہ ڈالنا مناسب نہین سمجہتا

قیمت عہ　　لاگت ٹکس وغیرہ ۴ر　　محصول ذمہ خریدار

راقم مہتمم کارخانہ تکمیل الحکمت

کتاب طب راجندری

یہہ کتاب طب راجندری مصنفہ حکیم بندہ علی صاحب مدرس کاکرٹ تعلقہ بہوانی گڈہ ریاست

پٹیالہ جسکو مصنف صاحب نے مہتمم کو عنایت فرما کر مشکور فرمایا - وجہ تسمیہ اس کتاب کی سر مہاراجہ صاحب راجندر سنگہ مہندر بہادر بالقابہ والی ریاست پٹیالہ ہے - بیشک مصنف ممدوح کی سعی اور جانفشانی جو اونہون نے اپنی پوری طاقت اور ہمت صرف کرکے کی وہ اونکی کوشش کے موافق قابل تعریف و تحسین ہے چونکہ اس کتاب مین لاغری جسم کا معالجہ انگریزی اور دیسی طریقہ پر ہر دو فن فرنگی دواؤن سے بیان کیا ہے اسلئے یہ کتاب اون لوگون کے لئے بہت ہی مفید بیان کیگئی ہے جو مہزول یعنی لاغر و دبلے اور نحیف البدن ہون اور اپنے جسم کو سمین یعنی فربہ (موٹا) اور طاقتور کرنا چاہین - اس کتاب کے مطالب حسب ذیل ہین - **مقدمہ** - صحت کی تعریف - تقسیمات اب تول صحیح الجسم - تعریف مرض وغیرہ - لاغری کے اسباب - **باب اول** تدابیر حفظ صحت مثل صفائی مکانات وغیرہ نقشہ تعریف اجناس و اجزای غذا - پانی کی تعریف - تجویز غذا - ہضم طعام - آداب طعام - بیان پوشاک اور ہوا خوش نیند کی تعریف - مسکرات کی قباحتین - حمام کا حسن و قبح اور طریق غسل کا دستور - **باب دوم** - ضعف اور لاغری کا علاج بطریقہ تیاری ادویہ یونانیہ - لاغری کا علاج یونانی قاعدہ پر بہر ڈاکٹری طریقہ سے - خیساندہ کی تیاری - غذا اور دوا کی [illegible] بموجب حدیث نبوی - قیمت اس کتاب کی بلا محصول ڈاک ایک روپیہ ہے مگر زیادہ تعداد کے خریدار کو رعایت جتلائی ہے - مصنف رقمطراز ہے کہ کتاب مذکور مصنف سے یا دہلی دریبہ کلان سید محمد صاحب کتب فروش کی دوکان سے مل سکتی ہے -

نامہ نگارون کی خدمت مین التماس

باوجود پہونچنے رسالہ ماہواری کے نامہ نگار صاحبان دو دو تین تین ماہ تک مضامین بھیجنے مین کوتاہ قلمی فرماتے ہین اونکی خدمت مین التماس ہے کہ اپنے کام نامہ نگاری کو پورے طور پر انجام دیا کرین - ورنہ آیندہ سے اونکو نام کا رسالہ بند کیا جاویگا - راقم مہتمم رسالہ

تکمیل الحکمت

جلد ۵	مطبوعہ یکم فروری ۱۸۹۸ع	نمبر ۲

شرح

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	۳ ۰ر	۱ ۶ر	۳ ۱۲ر
″ ″ مع ″	۴ر	۲ ۸ر	۵ر
سرکار و روساسے	۶ ۰ر	۲ ۸ر	۵ ۱۲ر

میعاد پیشگی دو ماہ مابعد ڈیوڑھی

مضامین رسالہ۔ طب یونانی و انگریزی کے مسایل انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی طریق تشخیص حفظ صحت ما تقدم کے مسایل یونانی و انگریزی طب پر بے تعصب محاکمہ۔ علم تشریح معہ تصاویر۔ کیمیا۔ افعال الاعضا میڈیکل جورس پروڈنس ویدک ۔ انگریزی و یونانی طب کا تطابق اوسکی مطابقت نئی تجربے ڈاکٹران و اطبا انگریزی

انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل۔

متفرقات - یہہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہی بہیجا جاتا ہی جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرمائین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو مسدودی درخواست کے ساتھ قیمت بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری ا قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغ حکیم احمد علی زبدۃ الحک کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روپیہ زیادہ ا رسال فر فی سطر ...

باہتمام مالکان بابو ابو عبید اللہ و حکیم احمد علی زبدۃ الحکما

کرتے ہین مخصوصاً امراض عورات کے لئے یہہ حبوب بے بہا ہین
اور دنیا مین انسان کی زندگی آرام و آسایش سے بسر کرنیکے لئے لاثانی ہیں

حبوب ہالوی صاحب

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنے کے لئے
کثیر المنفعت و نہایت ضروری ہے چونکہ خون کی صفائی
زندگی و تندرستی و قوت کے لئے ضرور ہے پس یہہ حبوب
مصفی خون او ویسی فضیلت رکھتی ہین کبد و معدہ و گردے کے
امراض کے لئے مفید ہین جو اسباب اعضائے رئیسہ کم طاقتی التہاب
اجتماع خون پیدا کرتی ہین وہ انکے استعمال سے رفع ہوتے ہین
زیادہ محنت و بے اعتدالی و بد پرہیزی اور خرابی آب و ہوا کے اثر سے جو خلل
نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہے ان گولیون کے استعمال سے رفع ہوتا ہے
اور اسکا اثر ہوتا ہے واقع قبض مین انتڑیون کی ہر طرح کی
تپ لرزہ و ہیضہ کو روکتی ہین جو عارضی تعفن کے
دلسے محفوظ رکھتی ہین اور مواد ردی
زمانے متعفن ہونے کے
ن حبوب کے استعمال سے
ناہی اگر اعضا کی
مین کمی

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم کی مقام ماؤف مین نفوذ کرنے اور اوسکو صحیح
حالتمین لے آنے کے صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین
جب جسم کی سطح پر ملی جاتی ہے سینہ معدہ کبد رودہ رحم
کے کل عوارض پر اوسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے -
وجع مفاصل و نقرس کے تکالیف کو اوسکے لگانے سے آرام
ہوتا ہے نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کھو دیتی ہے کم
اگر ٹانگ خراب ہو گئی ہے اور زخم کہنہ پھوڑے پیدا ہوئی ہون
سینہ جگر ا رہتا ناسور سے جان بلب ہو اسیر سے زندگی
تلخ ہو تو ان سب عوارض کے دفعیہ مین یہہ مرہم تیر بہدف
ہے - خطا نہیں جاتی - جلد و جسم کے تمام بیرونی امراض
اسکے استعمال سے شفا پاتے ہین - یہہ گولیان و مرہم
فقط (۵۳۳) اکسفورڈ سٹریٹ لندن مین بنائی جاتی
ہین اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقون ڈبیون مین
بیچتے ہین قیمت یہہ ہے ۱ شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس
۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ قریب قریب
زبانون مین انپر ہدایت لکھی ہوئی ہے کہ اسطرح استعمال کیا جائے

انڈے

لنڈن کے رسالہ کمسٹری مین یہہ لکھا ہوا ہی کہ انڈے نہ فقط اعلیٰ درجہ کی مقوی [illegible]
غذا ہی ہوتے ہین بلکہ یہہ ایسی کم قیمت غذا ہے کہ ہر ادنےٰ و اعلیٰ شخص سکو بہم پہنچا سکتا [illegible]
ہی اور جو اجزا کہ حیوانات کے جسم کی پرورش اور تکمیل کے لئے ضروری ہین وہ سب [illegible]
کی مانند انڈون مین موجود ہوتی ہین - چنانچہ اسبات کی مصدق چوزہ کا [illegible]
کی تکمیل اور ظہور انڈون ہی سے ہوتی ہے گو اسبات کا سمجھنا ابھی انسان کی [illegible]
سے باہر ہی کہ کیونکر عضلات - ہڈیان - پر اور ہر ایک دوسری چیز جو چوزہ کے جسم کی ہین
اور اسی ایک صورت مشخصہ دیتی ہے انڈون کی زردی اور سفیدی سے ظہور پاتی ہین
لیکن انڈون سے عضلات وغیرہ کا پیدا ہو جانا ایک بدیہی امر ہے اور ہمیشہ ہمارے مشاہدہ
مین آتا رہتا ہی اور اسی ہی سے ثابت ہوتا ہی کہ حیوانات کے جسم کی تکمیل کے لئے انڈے کیسی
ایک معقول و مناسب غذا ہین - اگر انڈون کو احتیاط کے ساتھہ پکایا جاوے تو یہہ سریع الہضم
غذا ہی ہین - اسمین کچھہ شک نہین کہ انڈون سے بڑھکر کوئی زیادہ حیوانات کے جسم کی پرورش
کرنیوالی اور مقوی غذا نہین ہے کیونکہ دہنیت - جبنیت - مائیت - اور لحمیت جنپر کہ حیوانات
کی زندگی کا قایم رہنا مشروط ہی دودہ کی طرح انڈون مین مناسب مقدار مین موجود ہوتے
ہین - چند اُبالے ہوئے انڈے اور ایک یا دو چپاتیان انسان کے لئے ایک ایسی نفیس و
لطیف غذا ہے جسکی برابری کوئی دوسری غذا نہین کرسکتی بلکہ بادشاہ کے دسترخوان پر
اگر یہہ نہون تو وہ کسی کام کا نہین -

حیوانات نباتات خور اور حیوانی غذا

ایم ریگنارڈ صاحب کا یہہ خیال ہے کہ اگر نباتات خور حیوانات کو نباتات کے جا بجا گوشت

وغیرہ حیوانی غذا کے استعمال مین لانیکا عادی کیا جاوے اور وہ اپنی کل زندگی بہر اسی کو
استعمال مین لاوین ۔ تو نباتی غذا کی نسبت اوسکے استعمال سے ایک تو اونکے جسم کی پرورش
مناسب طور پر ہوگی اور دوسرا اون امراض مین کم مبتلا ہونگے جو متعدی ہین اس اپنے
خیال کی تائید مین صاحب موصوف فرماتے ہین کہ اسبات سے کوئی منصف مزاج شخص انکار
نہین کرسکتا کہ کل حیوانات خواہ نباتات خور ہون یا گوشت خور جب پیدا ہوتے ہین تو اول
اول دودہ ہی پہ پرورش پاتے ہین جسکی خالص حیوانی غذا ہونے مین کچہہ کلام نہین ہو سکتا
پس اگر نباتات خور حیوانات اوسی قسم کی غذا کو زندگی بہر اپنے استعمال مین لاوین جو جسم
کیوقت انکو قدرتی طور پر میسر آتی ہے تو ان کے جسم کی تکمیل و پرورش کیسی مناسب و اعلی
طور پر ہوتی متصور ہے ۔

گو صاحب موصوف کا یہہ خیال کچہہ نیا خیال نہین ہے اور اکثر حکما ہین جنکے دل مین اس قسم کا
خیال زنگنارڈ صاحب کے زمانہ سے پہلے پیدا ہوا اور جنہون نے اسکو پایۂ ثبوت پر پہونچانے
کے لئے بہت کوششین کین اور گہوڑون وغیرہ حیوانات کو کچا اور پختہ گوشت کہلا کر ان کو
حیوانی غذا کے استعمال مین لانیکا عادی کرنا چاہا مگر جنکو ہمیشہ ناکامیابی کی صورت نظر آئی اور
ناکامیابی کی وجہہ یہہ تہی کہ جب گوشت گہوڑون کو کہلایا جاتا تہا تو اسکے بار بار کہانے سے
اونکی طبیعت مین ایسی کراہت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ اوسکے نزدیک چہونا بہی پسند نہین کرتے ہین
جو بات زنگنارڈ صاحب کے دل مین گذری اور جسکے سبب سے کہ صاحب موصوف کو اس خیال
کا موجد خیال کرنا چاہئے وہ یہہ ہے کہ اونہون نے ایک ایسی عمدہ تدبیر کی بنیاد ڈالی جسکے مطابق اگر حیوانات
کو حیوانی غذا کا استعمال کرایا جاوے تو اونکی طبیعت مین اسسے کراہت پیدا نہو اور خوشی سے
استعمال مین لے آوین ۔ اور وہ تدبیر یہہ تہی کہ اگر نباتات خور حیوانات کو وہ حیوانی چیز جو
فی الحقیقت ایک اعلی درجہ کی پرورشی چیز ہے اور جسکے ہزار ہا من ہر روز عبث طور پر رائیگان

شامل کیے جاتے ہین مندرجہ ذیل طریق سے کہلائی جاوی تو جو شکل کہ نباتات خور حیوانات کی
غرائے سے پیش آتی ہے وہ رفع ہو سکتی ہے۔ یہہ حیوانی چیز جسکی طرف صاحب موصوف کا اشارہ تہا
حیوانات کا خون ہے۔
اور وہ طریق جس سے کہ حیوانات خون کو خوشی سے کہاتے ہین اور اسکی کہانے سے نفرت ظاہر نہین کرتے
تہا کہ اگر خون کو ایک سو درجہ حرارت تک گرم کیا جاوے۔ جب اسکا ٹکڑا بند ہو جاوے تو اسکو
بار بار دبا کر سخت کر دیا جاوے اور اسکے بعد اسے ایک بہٹی مین خشک کرنے کی غرض سے رکہہ دیا جاوے
اور جب یہہ خشک ہو جاوے تو اسے ایک قہوہ کی پیسنے والی چکی مین پیس دیا جاوے اور جب
سفوف بن جاوے تو اسے کسی دوسری چیز مین ملا کر نباتات خور حیوانات کو کہلا دیا جاوے
تو اس طریق سے وہ خون کو بغیر کسی قسم کی نفرت کے ظاہر کرنیکے کہا جاوینگے۔
چنانچہ جب صاحب موصوف نے خون کو اس طریق سے سفوف کی شکل مین بدل کر دیا تو انکو
معلوم ہوا کہ یہہ اپنی اصلی حالت پر قایم اور ذایقہ اور بو سے خالی اور اسے ایک دوسری
غذا مین شریک کرکے بطور امتحان کے صاحب موصوف نے اس سفوف کو اسی گرام تک ہر روز مختلف
حیوانات کو کہلانا شروع کیا اور اول انہون نے اسکا امتحان ان بیلون پر کیا جنکو اپنی
ماں کا دودہ میسر نہین آتا تہا۔ چنانچہ انہون نے چہہ بیلیے جمع کیے ان مین سے تین بیلیون
کو چقندر کی جڑ مین اور گہاس وغیرہ مروجہ غذا کہلانی شروع کی اور دوسرے تین بیلیون
کو خون کا سفوف کہلانا شروع کیا کچہہ عرصہ کے بعد انکے دیکہنے مین یہہ بات آئی کہ ان تین بیلیون
کا جسم جنکو چقندر کی جڑین کہلائی گئی تہین روز بروز لاغر و ماندہ ہوتا جاتا ہے مگر
برخلاف اسکے دوسرے تین بیلیے جنکو خون کا سفوف کہلایا گیا تہا اپنے اصلی وزن اور قد سے
تین گنا زیادہ فربہ اور جسیم بن گئے ہین۔ چنانچہ جن اشخاص نے کہ ان بیلیون کو دیکہا انہون نے
یہہ بیان کیا کہ ہماری دیکہنے مین کبہی ایسے بیلی نہین آئی ہین جو باوجود ان بیلیون کی ہم عمر

سادہ فربہ و جسیم بہی ہوں بلکہ وزن اور قد دونوں مین ہی لیلے اون لیلون سے بہی گوی سبقت لے گئے تہے جنہون نے اپنی ماں کے دودہ پر پرورش پائی تہی اور انکا انی استر دو گنا زیادہ نظر آتا تہا ۔ اسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حیوانی غذا حیوانات کے لئے زیادہ تر مفید ہے ۔ یہ طریق پرورش جسکا اوپر ذکر ہوا انسان کی پرورش کے لئے بہی مفید ہوسکتا ہے چنانچہ ایک اٹہارہ ماہ کے بچہ کی جو رکٹس کی مرض مین مبتلا تہا جب اس طریق سے پرورش کی گئی تو نتیجہ حسب دلخواہ پیدا ہوا ۔

یاقوت احمر

کل بیش قیمت جواہر مین سے اصلی یاقوت ناپیدا و کمیاب ہوتا ہے نقلی یاقوت اپیا اوقات اصلی کے طور پر فروخت کئے جاتے ہین نقلی یاقوت جو اکثر جوہریون کے پاس ہوتا ہے یہ از قبیل سنگ سیانیل کے ہوتا ہے ۔ لیکن ایک عقلمند اور تجربہ کار جوہری نقلی یاقوت کو اصلی سے فوراً پہچان جاتا ہے ۔ نقلی اور اصلی کے درمیان بڑا فرق یہ ہے کہ اصلی کا رنگ کبوتر کی خونکی شکل کا ہوتا ہے ۔ لیکن نقلی کا رنگ ایسا نہین ہوتا

مرض متعدی اور غذا

میونک کے باشندے پروفیسر صاحب مختلف حیوانات کو مختلف قسم کی حیوانی اور نباتی غذا کہلا کر اس امر کی تحقیق کر رہے ہین کہ آیا غذا اور مرض متعدی کے درمیان کوئی تعلق موجود ہے یا نہین اور کس غذا کے استعمال مین لانے سے حیوانات کی طبیعت مین مرض متعدی کے قبول کرنے کا زیادہ میلان پیدا ہو جاتا ہے اور کس قسم کی غذا کے کہانے سے حیوانات اسکی تاثیر سے محفوظ رہتے ہین ۔ چنانچہ اون ایام مین جن مین وبا مویشی پہیل رہی تہی صاحب

موصوف نے اس مرض کی سمی مواد کو بیکم چوہون کے جسم مین بغرض امتحان قلم کیا اور اس
نتیجہ پر پہونچے کہ جن چوہون کو نباتی غذا کہلائی گئی تہی وہ فوراً اس مرض متعدی کے
نتیجہ مین مبتلا ہوگئے تہے لیکن برخلاف اسکے جنہون نے محض گوشت پر پرورش پائی تہی وہ
اسکی تاثیر سے محفوظ رہے تہے پروفیسر　　موصوف کے خیال کی تائید مین ایک مستند انگریزی
رسالہ بہہ لکہتا ہے کہ بہہ اکثر دیکہا گیا ہے کہ وبا کے ایام مین وہ لوگ اسکی تاثیر سے زیادہ ہلاک
ہوئے ہین جو پشم ساز ہین اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ یہہ لوگ ہفتہ اور دوشنبہ کے درمیان نباتی غذا
بتقریب روٹی اور سبزی زیادہ مقدار مین اپنے استعمال مین لاتے ہین -

مادہ گاؤ کی دنمین تین بار دُہنے کا رواج

نارمنڈی مین مادہ گاؤ کو دن مین تین دفعہ دوہیا جاتا ہے اول صبح کے ساڑہے چار بجے
دویم ساڑہے دس بجے اور سیوم شام کے چہہ بجے - یہانکے لوگون کا یہہ خیال ہے کہ اگر مادہ
گاؤ کو شام اور صبح دو دفعہ کی نسبت جیسا کہ عام دستور ہے دن مین تین دفعہ دوہیا جاوے
تو اس طریق سے یہہ زیادہ دودہ دیتی ہے بلکہ دودہ عمدہ بہی ہوتا ہے مگر انگریزی حکما کو اس
بات کی ابہی تحقیق نہین ہوئی کہ ان دونون طریقون مین سے مادہ گاؤ کو دوہنے کا کونسا طریق بہتر ہے

انگریزی کہانا

اور رنج ڈی لائیٹ

پانچ یا چہہ عدد سنگترے تراشو اور انکے پتلے پتلے قاش کا ٹکرا اور کسیقدر چینی ملاکر ایک برتن مین
علیحدہ رکہہ دو - اسکے بعد ایک پائینٹ بہر دودہ لیکر اسے چولہے پر رکہدو - جب یہہ اُبل رہا
ہو تو اسمین تین انڈون کی زردی اور ایک ٹی سپونفل بہر نشاستہ شریک کردو مگر نشاستہ کو

قبل ڈالنے کے تہوڑے سے سرد دودہ مین ہگو کر ڈالنا مناسب ہے جب تک کہ اس اُبلتے ہوئے
دودہ کا فالودہ کے مانند شیرہ نہ بنجاوے تب تک ایک کفگیر سے اسے ہلاتے جاؤ۔ جب اسکا شیرہ بنجاے
تو سیر سنگتروں کی قاش ڈالدو۔ اسکے بعد انڈون کی سفیدی مین چینی ملاکر اسکو بہی شیرہ
مین ملادو۔ اب ایک کڑہیی مین شیرہ کو ڈالکر ایک بہٹی مین تاپو تاکہ یہہ پک کر بہو سلے رنگ کا بن جاے
اور رسے سرد کرکے استعمال مین لاؤ بڑا خوش ذائقہ اور مقوی جسم کہانا ہے

مادہ گاوان کے دودہ مین دوہنیت

بعض مادہ گاوان کے دودہ مین دہنیت جسسے مکہن بنتا ہے زیادہ پائی جاتی ہے اور بعض مین یہہ کم
ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض کے دودہ کا جب امتحان کیا گیا ہے تو یہہ ۱/۸ یا ۱/۶ حصہ کے برابر موجود پائی
گئی ہے مگر الڈرنی کی مادہ گاوان کے دودہ مین دوہنیت ۱/۴ یا ۱/۵ حصہ کے برابر موجود ہوتی ہے۔

آرٹیکل نمبر ۲۶

Chemistry

اوزون

شمیم

شمیم کو انگریزی مین اُوزون کہتے ہین اور لفظ اوزون ایک لفظ یونانی بمعنے اشمام سے مشتق ہے ٭ خالص حموضیہ کے اندر سے شرار برقی متواتر گذرنے سے حموضیہ مین ایک عجیب تغیر واقع ہوتا ہے اور ایک خاص قسم کی بو پیدا ہوتی ہے اور حموضیہ کی قوت فاعلیہ بہت بڑھ جاتی ہے یعنے یہہ شئی ریہہ منقش آمیز سے نبغشیہ کو مجرد کر سکتی ہے اور اسمین تحمیض کی قوت حموضیہ مین جو بحالت معمولی نہین ہے آجاتی ہے اور اس متغیر حموضیہ کو شمیم کہونگا۔ شرار برقی متواتر گذرنے سے حموضیہ کا وزن بارہوان گھٹ جاتا ہے اور اسکا ایک حصہ شمیم بنجاتی ہے کل حموضیہ متغیر ہوکر شمیم نہین بن سکتی لیکن کوئی ایسی چیز اگر موجود ہو جو شمیم کو جیسے بنتی جائے جذب کرتی رہے جیسا کہ شخاریہ نبغش آمیز ہے تو کل حموضیہ شمیم بن سکتی ہے بجلی کل کے استعمال سے جو ایک خاص بو نکلتی ہے وہ شمیم کے پیدا ہونے سے ہوتی ہے۔ اگر ایک پرچہ کاغذ شخاریہ نبغش آمیز کے گھولے مین اور بعدہٗ نشاستہ کے لیے مین ڈوبا کر بجلی کل کے موصل کے سامنے پکڑا جاوے تو نبغشہ مجرد ہوکے نشاستہ سے مرکب ہوکر کاغذ کو نیلگون کریگا۔ شمیم اور بھی چند طرح سے حاصل ہو سکتی ہے مثلاً نوریہ کو ایک بوتل کے اندر مرطوب ہوا مین لٹکانے سے کہربائی بطاریہ کے ذریعہ سے یعنے بجلی کل سے پانی کو تحلیل کرنے سے یا شخاریہ اعلی منفن آگین پر تیز کبریتی حامض چھوڑنے سے شمیم حاصل ہوتی ہے۔ حموضیہ کی منقبض حالت شمیم ہے اور حموضیہ کے انقباض کا درجہ اور شمیم کی مقدار بہا ننے سے شمیم کی کثافت دریافت ہو سکتی ہے۔ حموضیہ سے شمیم $1\frac{1}{2}$ اگونہ بھاری یعنے تین چہارم

حموضیہ منقبض ہوکر دو پیمانہ شمیم بنتی ہے۔ شمیم ہوا مین رہتی ہے اور اسکی موجودگی شنجار یہہ نبغش آمیز کے گہولے اور نشاستہ کے لیئے مین ترکئے ہوئے کاغذ کے نیلگون ہو جانے سے ثابت ہوتی ہے۔

ہیڈروجن

مائیہ

علامت مہ وزن جوہری ۱۔ وزن ذراتی ۲ حجم جوہری ☐ ایک پیمانہ حجم ذراتی ☐☐ دو پیمانہ کثافت ثقل نوعی ۰٫۰۶۹۱ ۔

مائیہ ایک غیر مرئی غاز ہے اسمین رنگ۔ بو۔ ذائقہ کچہہ نہین ہے اور یہہ کل چیزون سے مقدار ہلکا ہے کہ اس سے ہوا بہی ۱۴٫۴۷ گونہ بہاری ہے۔ بعض آتش فشان پہاڑون کے بخارات مین کچہہ بسیط مائیہ شامل رہتا ہے اور بعض شہابی لوہے مین بہی جذب کیا ہوا رہتا ہے مگر اکثر حموضیہ سے ملکر یا یعنے پانی بننے کے سبب سے اسکا نام مائیہ رکہا ہے۔ مائیہ کو زبان انگریزی مین ہیڈروجن کہتے ہین اور لفظ ہیڈروجن دو لفظ یونانی بمعنے پانی بنانے سے مشتق کیا گیا ہے اور یہہ پانی یا مائیہ کے دوسرون مرکبونکی تحلیل سے حاصل ہوسکتا ہے اسکو ابتداً پارسلس صاحب نے سولہ صدی مین ظاہر کیا تہا مگر اصلی خاصیت پہلے کاوندش صاحب نے ۱۷۶۶ء مین دریافت کیا۔ پانی کا ۱/۹ حصہ مائیہ ہے اور یہہ پانی پر بعض بعض فلزات کے عمل سے جنمین پانی کی تحلیل کی قوت ہو حاصل ہوسکتا ہے۔ فلزات پانی کے حموضیہ سے مرکب ہوکر فلزاتی حموض آمیز بنتے ہین اور مائیہ بشکل ہوا مجرد ہو جاتا ہے۔ قلیاتی فلزات مثل شنجاریہہ اور ریمیہ معمولی حرارت مین پانی کی تحلیل کرسکتے ہین اور لوہا آگ مین سرخ کرنے پر مگر دوسرے فلزات مثل سونا اور چاندی پانی کی تحلیل کی قوت نہین رکہتے ہین شنجاریہہ کو پانی مین ڈالنے

سے فوراً پانی مین تحلیل ہوکر شنخارینہ مائیو حموض آمیز جسکو شنخارینہ محرقہ ہی کہتے ہین بنتا ہے
اور مائیہ مجرد ہوجاتا ہے مگر اسمین اتنی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ جس سے مائیہ جلنے لگتا ہے۔
تار کے کپڑے مین شنخارینہ یا رینہ لپیٹکر طشت ہوائی مین پانی کے اندر رکھکے اسپر ایک شیشی
کا چونگا پکڑنے سے مائیہ مجرد ہوکر چونگے مین جمع ہوگا

پانی مین دو حصہ وزنی مائیہ اور ۱۶ حصہ وزنی حموضیہ ہونے کے سبب علامت کیمیائی پانی
کی ما ۲ح ہے پانی مین شنخارینہ یا رینہ ملانے سے پانی کا نصف مائیہ مجرد ہوکر اوسکا قایم مقام
فلز ہوتا ہے اور یہہ عمل نیچے کے مساوات کیمیائی سے بخوبی ظاہر ہوگا جیسا ما۲ ح + شنخ
= ما شنخ ح + ما واضح ہو کہ علم کیمیا مین نشان مثبت سے اور یا ساتھ مفہوم ہوتا ہے۔

مساوات سے ظاہر ہے کہ مائیہ کا ہر ایک حصہ وزنی جو مجرد ہوتا ہے اوسکی جگہہ مین ۳۹ ر ۱
حصہ وزنی شنخارینہ بترکیب مین داخل ہوکر مائیو حموض آمیز بنکے پانی مین گھلجاتا ہے۔ پانی
مین شنخارینہ کی موجودگی آسانی سے دریافت ہوسکتی ہی یعنے گھولے کو زبان پر رکھنے سے زبان
جل جاتی ہے اور اسیواسطے اسکو شنخا محرقہ ہی کہتے ہین یہہ لتمس کو جو ایک قسم کا نیلا بناتی رنگ
ہے اور حامض کے اثر سے سرخ ہوگیا ہے پہر سے نیلگون کرسکتا ہے۔

لوہیکو لال تپاکر مائیہ حاصل کرنے کے لئے لوہے کی نال مین لوہے کا برادہ رکھکر نال کو
گرم کرکے برادہ پر پانی کی بہاپ پہنچانے سے مائیہ مجرد ہوکر خارج ہوگا اور لوہے کا برادہ
حموضیہ سے مرکب ہوکر حدید حموض آمیز بنکے نل کے اندر رہ جائیگا۔ ایک کوزہ یا بوتل
مین جست کے چہوٹے چہوٹے ٹکرے رکھکر ایک ڈاٹ لگاکے ڈاٹ مین ایک ٹیڑھا نل اور ایک
سیدھا نل جسکے سرپر ایک قیف لگا ہو لگانا چاہئے مگر ٹیڑہے نل کو صرف ڈاٹ کے آرپار کرنا
چاہئے لیکن سیدہے نل کو بوتل مین پانی کے اندر تک پہنچانا ضرور ہے۔

سیدہے نل سے کوزے مین ایک حصہ گبریتی حامض اور آٹھہ حصہ پانی چہوڑنے سے چند بلبلے

کے بعد نائیٹروجن مجرد ہو کر ٹیڑہے نل سے نکلنے لگیگا اور حموضینہ کی طرح طشت ہوائی یا پتلون یا چونگوں مین جمع ہو سکتا ہے مگر اس امر کا لحاظ رکہنا چاہئے کہ کوزہ کی کل ہوا پہلے نکل جاوے تب نائیٹروجن کو جمع کرین اور ہوا کا نکل جانا آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے ۔ نل سے جو ہوا پہلے نکلتی ہے اوسکو ایک چہوٹے چونگے مین بند کر کے اور اوندہا کر کے ایک جلتی ہوئی بتی یا سلائی چونگی کے اندر لیجاؤ اگر فوراً جلنے لگے تو جانو کہ وہ نائیٹروجن ہے اور بوتل کی کل ہوا نکل گئی ہے والا فلا ۔ کل نائیٹروجن خارج ہونیکے بعد جو سائل بوتل مین رہجاتا ہے آنچ پر اوسکا پانی کم کرنے سے سرد ہونے پر بوتل کے اندر سفید رو اجسبت کبریت آگین کا جمتا ہے **جسبت کبریتی حامض** اور پانی سے ایک مقدار معین نائیٹروجن اور جسبت کبریت آگین حاصل ہو سکتا ہے ۔ یہہ تجربہ سے دریافت ہوا ہے کہ ۲ء۵۶ حصہ وزنی جسبت گلاپنی سے دو حصہ وزنی نائیٹروجن اور ۱۶۱ء۲ حصہ وزنی جسبت کبریت آگین پیدا ہوتا ہے اور یہہ نیچے کے مساوات سے ظاہر ہے جیسا نا ۲ ک ح ۴ + ج = ج ک ح ۴ + نا ۲ ۔

اس مساوات سے صرف اتنا ہی ظاہر نہین ہوتا ہے کہ جسبت اور کبریتی حامض سے جسبت کبریت آگین اور نائیٹروجن حاصل ہوتا ہے بلکہ اس سے یہہ بہی ظاہر ہے کہ کس چیز کی کتنی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ ۔

نا ۲	سے مراد	۱×۲	حصہ	وزنی	نائیٹروجن
ک	سے مراد	۳۲×۱	حصہ	وزنی	کبریت
ح ۴	سے مراد	۱۶×۴=۶۴	حصہ	وزنی	حموضینہ
نا ۲ ک ح ۴	سے مراد	۲+۳۲+۶۴=۹۸	حصہ	وزنی	کبریتی حامض

مساوات بالا سے یہہ بہی واضح ہے کہ اگر ۹۸ حصہ وزنی کبریتی حامض مین ج یعنے ۶۵ء۲ حصہ وزنی جسبت کبریت آگین ملایا جاوے تو ج ک ح ۴ یعنے ۱۶۱ء۲ حصہ وزنی جسبت کبریت آگین

اور ۸٫۲ یعنی دو حصہ وزنی ایسیہ حاصل ہوگا۔

ایک جلتی ہوئی سلائی کے ذریعہ سے ایسیہ کو ہوا مین سلگانے پر ایسیہ جلنے لگیگا اور اس شعلہ مین روشنی توکم مگر حرارت بہت ہوتی ہے ۔ جلنے مین ایسیہ ہوائے محیط کے خوشیدے مرکب ہو کر پانی بنتا ہے اور شعلے پر ایک گلاس اونگر ا پکڑنے سے گلاس کے اندر پانی کے چھوٹے چھوٹے قطرے جمع ہو جائنگے اور ان قطرون کو جو ڑ کر جانچنے سے انکا خالص پانی ہونے مین کچھہ شک باقی نہین رہیگا ۔ ایسیہ مین جلتی ہوئی موم بتی بجھہ جاتی ہے اور اسمین کوئی حیوان بھی جی نہین سکتا مثلاً ایسیہ بھرے ہوئے بوتل کے اندر ایک جلتی ہوئی بتی لیجانے سے فوراً بجھہ جائیگی مگر ایسیہ جلنے لگیگا ۔

ہوا مین ایسیہ کو ایک ظرف سے دوسرے ظرف مین نقل کر سکتے ہین چونکہ ایسیہ ہلکا ہے ہوا سے جس ظرف مین ایسیہ ہو اوسپر ایک دوسرے ظرف کو اولٹا پکڑنے سے ایسیہ اوڑ کر اوپر کے ظرف مین گھس جائیگا ۔ ایسیہ کا ثقل نوعی ہوا کو ایک فرض کرنے سے ۰٫۰۶۹۳ ہوتا ہے مگر بو حرہ چند ما کو ایک قرار دیکے غازات کا ثقل نوعی نکالا گیا ہے ۔ باقی آئندہ

راقم محمد شایق اسسٹنٹ سرجن گورکھپور

ہوا کے صاف رہنے کی تدبیرن

اول ضرور ہے کہ اون اسباب کا دفعیہ کیا جائے جنسے ہوا کثیف ہو جاتی ہے ناظرین کو یاد ہوگا کہ بعض اسباب ایسے ہین کہ جنکا روکنا انسان کی قدرت اور تدبیر سے باہر ہے تنفس اور جلنا کہ جن سے بہت سا حصہ ہوا کا خراب ہو جاتا ہے روکنا انسانی طاقت اور کوشش سے باہر ہے مگر یہہ بہی ضرور ہے کہ کوئی نہ کوئی فعل ایسا کہ جس سے ان قباحتون کا ازالہ ہو جاتا ہو کیونکہ برخلاف صورت مین حیوانات کی زندگی یک دم

نقصان ہوجاوے بلکہ کوئی ذی روح زندہ نرہے پس قدرت نے یہہ قاعدہ مقرر کردیا ہے
کہ وہ ہوا یعنے کاربونک ایسڈ گیس جو تنفس لینے اور جلنے سے پیدا ہوتی ہے سبز نباتات
اوسکا کاربن آفتاب کی حرارت کی توسل سے اپنے مین جذب کرلیتے ہین اور صاف اوکسیجن
گیس جسپر حیوانات کی زندگی منحصر ہے علحدہ ہوجاتا ہے یہی قاعدہ ہر وقت جاری رہتا ہے علاوہ
برین کثیف ہوائین کمرہ میں مخلوط ہوجاتی ہین جنسے انکا اثر زہر کا کم ہوجاتا ہے اور تیز و تند
ہوا کے چلنے سے بہی خراب ہوا کا اچہی ہوا سے تبادلہ ہوجاتا ہے اور بعض اسباب ایسے ہین کہ
اگر انسان کوشش کرے تو اونکا دفع کرنا کچہہ مشکل نہین اور اپنی عزیز زندگی کو کہ جو حالت
مرض مین صدہا طرحکے بدنی اور روحانی تکالیف مین مبتلا ہوجاتی ہے آرام اور آسائش سے
بسر کرسکتا ہے لیکن ہم اس امر کو انسانی فطرت اور عقل کے برخلاف پاتے ہین کیونکہ جسقدر
قدرت کا تقاضا صحت اور صفائی کیطرف زیادہ ہے اوسیقدر انسان اسکے برخلاف کوشان
رہتا ہے اور وہ اسباب یہہ ہین کہ جنکا دفعیہ انسان بخوبی کرسکتا ہے -

(۱) مناسب بلکہ افضلترین یہی ہے کہ مکانات حتی الوسع تنگ و تاریک دو منزلہ اور سہ منزلہ
چہار منزلہ نہون بلکہ کشادہ اور روشن اور اونمین کہڑکیان واسطے آمد و رفت ہوا کے ہون
بنانے چاہئین اس بندوبست سے خراب ہوا کا اچہی ہوا سے بخوبی تبادلہ ہوجایا کریگا .

(۲) ایک ہی مکان مین بہت سے آدمی نرہین بلکہ اوسکی گنجائش کے موافق ہون کیونکہ اگر
زیادہ ہون گے تو اون کے اور جلد کی عفونت دار ہونے مین اوس مکان کی صاف ہوا کو
بہت جلد خراب کردینگے جس سے صحت کو بہت بڑا نقصان پہونچیگا -

(۳) پاخانون کو بہت خوب صاف رکہنا چاہیے اور اوسکے لئے بندوبست ہونا چاہئے کہ پاخانہ
اور پیشاب زمین پر نہ گرنے پاوے بلکہ گملون مین رہے اور بعد فراغت قضائے حاجت کے پاخانہ
اور پیشاب پر خشک مٹی یا راکہہ ڈالدین تاکہ اوسکی متعفن ہوائین نہ پہیلجا دین -

(۴) پاخانہ اور کوڑے - اور بدروؤن کے فضلے اور قصابون اور رنگسازون کے فضلے وغیرہ کو آبادی سے دور مزروعہ زمین مین دفن کر دینا چاہئے اس سے مزروعہ زمین کو بہت فایدہ پہونچتا ہے اور ہوا بھی کثیف نہ ہونے پاویگی -

(۵) رہنے کے مکانون کے قریب نہ تو برسات کا اور نہ نہانے دہونے وغیرہ کا پانی جمع رہے -

(۶) گہرون کے آس پاس جو موسم برسات مین خودرو گہاس بوٹے پیدا ہوجاتے ہین انکو انکے خشک ہونے سے پیشتر اوکہاڑکر باحتیاط دور پہینک دینا چاہئے -

(۷) مویشیون کے رہنے کے لئے آبادی سے دور ایک ایسا مکان بنانا چاہئے کہ تمام مویشی وہین بندہا کرین اور انکے گوبر اور پس ماندہ خوراک کو باحتیاط رکہنا چاہئے -

(۸) اول تو آبادی کی قریب کوئی جہیل یا تالاب نہ ہونا چاہئے کیونکہ اسے ملیریا بیہودہ خراب ہے جو پانی مین پتے وغیرہ بناتے اشیا سڑکر اور دلدل اور نمدار جگہون سے پیدا ہوتی ہے اور جس وبائی امراض مثل ہیضہ اور بخار غرض طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوتی ہین پیدا ہوتا ہے اور جہان پر جہیلین ہون تو وہان پر بہت سے گنجان درخت لگادئے جاوین تو بہت آرام رہتا ہے -

(۹) مردونکو آبادی سے دور دفن کرنا یا جلانا چاہئے ایسا نہو کہ آدھا جلا یا ہوا پانی گہڑہا کہود کے گاڑدین اور وہ سڑکر خراب ہوائین ہوا مین ملادین قبر کو قریب قریب پانچ فیٹ گہرا اور اچہی طرح بند کرنا چاہئے اور مردہ کو خوب جلاکر راکہہ کردین -

(۱۰) اوپلے گہرون مین یا آبادی کے نزدیک نہ لگاوین -

(۱۱) پہننے کے لباس مثل لحاف اور تونشک کو ہر روز کہلی ہوا اور دہوپ مین رکہنا چاہئے اسسے وہ کثیف اور خراب اجزا جو پسینہ اور تنفس کے ذریعہ سے لگجاتے ہین زائل اور دور ہوجاتے ہین

(۱۲) بدنکو بہت صاف رکہنا چاہئے میلا رہنے کی صورت مین بہت سی متعفن ہوائین جلدی سے نکلتی رہتی ہین اسکے لئے جوان اور قوی آدمی کو سرد اور کمزور اور ضعیف کو نیم گرم پانی

سے ہر روز غسل کرنا بہتر ہے۔

(۱۳) بود و باش کے مکانوں میں کوئلے رکھنے بہت اچھے ہیں کوئلہ بھی خراب ہواؤں کو اپنے میں جذب کر لیتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ کوئلے میں قدرتی طاقت ایسی ہے کہ یہہ اپنے تئین خالص آکسیجن جذب کئے رہتا ہے اور وہ خراب ہوائیں جب آکسیجن گیس کے مقابلہ میں آتے ہیں تو اونکے اجزا متفرق ہو کر نئے مرکب بنجاتے ہیں جو مضر اور بدبودار نہیں ہوتے۔

(۱۴) سرائے اور بدروں کی صفائی کی زیادہ تاکید چاہیے۔

(۱۵) ایسے پیشے والوں کو جن سے بدبو پھیلتی ہو شہر سے باہر رہنا چاہیے یا اونکے مکانوں اور دوکانوں کی خوب صفائی ہونی چاہیے۔

(۱۶) حاصل کلام یہہ ہے کہ نباتی او حیوانی یا اونکو کہ جنکے سڑنے سے کثیف اور مضر ہوائیں پیدا ہوتی ہوں آبادی سے دور کرنا چاہیے اور حتی الوسع صفائی کا بہت خیال رہے اور وہ ہوا جو جلنے وغیرہ سے پیدا ہو کر مکان میں گھٹ جاتا ہے اوسکی نکاس کے لیے چھت پر ایک روشن دان رکھدیں جسکی راہ وہ باہر نکلجایا کرے اور عفونت دار جگون میں دافع عفونت ادویہ مثل ڈسنکفکٹنگ پوڈر اور کاربالک لوشن۔ کاربولک ایسڈ لوشن خشک مٹی گرم گرم راکھ کوئلے کا سفوف چھڑکنا چاہیے اور گندہ دہن اور بغل گندہ والوں کو اپنا علاج کرانا چاہیے تاکہ ہوا کو کثیف نکرین بشرط فرصت کسی اور موقع پر ہم انکا علاج بھی درج کرینگے۔ خاتمہ پر ہمکو اسبات کا بھی ذکر کرنا مناسب ہے کہ بعض دفعہ آکسیجن گیس میں برقی کی کیفیت یا فاسفورس کے رکھنے سے ایک خاص تبدیلی ہو جاتی ہے بلکہ وہ بھی ایک آکسیجن کا ہی وجود ہے پر اس بن کیفیت کے ہونے سے کہ یہہ خود دافع عفونت ہے اور مختلف رنگ بھی اسسے دور ہو جاتے ہیں۔

علم نباتات

علم نباتات سے وہ علم مراد ہے جسمیں نباتات یعنی جڑی بوٹیوں کی بابت بحث ہوتی ہے۔ یہہ دو قسم

پر منقسم ہے ایک بناتات کے لگانے اور پرورش کرنے کے قواعد بیان کرتا ہے دوسرے مین مختلف
بوٹیون کے خواص اور نتایج کی بابت بحث کیجاتی ہے - پہلی قسم اکثر اونہی بوٹیون سے متعلق
ہے جنکو انسان اپنے مخصوص فواید کے واسطے اپنے ہاتھہ سے لگاکر اونکو پرورش کرتا ہے پہلی
قسم کی بوٹیان ایک خاص تعداد اور ایک خاص احاطہ مین ہی متعدد و محاطہ ہین اور اونکی
فوائید و مضار اور ناموں سے ہر ایک بشر واقف ہے - لیکن دوسری قسم کی بوٹیان لاکہون
اور کروڑورون ہین اون کے فواید او ر ناموں اور مضرتون سے بہت کم لوگ واقف ہین اور
وہ خدا کے ہرے بہرے جنگلون اور بیابانون مین اپنے طور پر اگتی ہین اور خود ہی پرورش
پاتی ہین - ذخیرہ کے طور پر اونکو کوئی نہین لگاتا اور نہ پرورش کرتا ہے -

دوسری قسم کی بوٹیان پہلی قسم کی بوٹیون کی طرح نہین ہوتین - پہلی قسم کی بوٹیان جسیم
اور قدآور ہوتی ہین اور دوسری قسم کی چھوٹی چھوٹی اور قصیر القامہ ہوتی ہین - بعض تو
ایسی چھوٹی ہوتی ہین کہ اونکا وزن تولہ سے ہی کم ہوتا ہے اور بعض اس سے زیادہ ہوتی ہین
پہلی قسم کی بوٹیون کے پتے اور شاخین بڑی ہوتی ہین مگر دوسری قسم کی بوٹیون کے پتے اور
شاخین بالکل چھوٹی ہوتی ہین - بعض دوسری قسم کی بوٹیون کے پتے اور شاخین بہت تھوڑی
ہوتے ہین - ثابت ہوچکا ہے کہ ایک پتے کی بوٹی بھی پیدا ہوتی ہے اس قسم کی بوٹیان کسی
خاص زمین مین نہین ہوتین بلکہ ہر ایک جگہہ پر انکا پایا جانا ممکن ہے البتہ جنگلون اور ویرانون
اور پہاڑون مین بہ نسبت اور جگہہ کے بکثرت پائی جاتی ہین اکثر لوگون نے پہاڑون کی چوٹیون
اور سنسان میدانون مین بوٹیون کی کثرت کا مشاہدہ کیا ہے جس سے اونکی رائے نے اسقدر
تبدیلی اختیار کی ہے کہ بہ نسبت اور جگہہ کے میدانون اور جنگلون اور پہاڑون مین اس قسم کی
بوٹیان بکثرت ہوتی ہین - جیسا پہلی قسم کی بوٹیون سے انسانی جماعتون اور دیگر موجودات کو
قسم قسم کے فواید اور منافع حاصل ہوتے ہین کسی سے عمدہ عمدہ پہل ملتے ہین اور کسی سے کا غذ

بنتا ہے اور کوئی مویشی کے کام آتی ہے اور علی ہذا القیاس اور ضرور یات کے رفع کرنے کے واسطے
مستعمل ہین اسی طرح دوسری قسم کی بوٹیون سے اور موجودات کو ہزارون قسم کے فوائد حاصل
ہوتے ہین ہر ایک ملک و قوم کی طبابت یا ڈاکٹری مین اس قسم کی بوٹیون کو بہت عزت سے دخل
دیا گیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہر ایک قوم کی ڈاکٹری اور طبابت کا جزو اعظم یہی بوٹیان ہین۔ ڈاکٹرون
یا طبیبون نے ابتک جسقدر بوٹیان فوائد کے اعتبار سے طبابت یا ڈاکٹری مین داخل کی ہین وہ باقی
بوٹیون کی تعداد کے سامنے بہت ہی تہوڑی ہین بوٹیون کی تعداد اسقدر کثیر ہے کہ نباتات مندرجہ
علم طب کی تعداد اونکے سامنے ہیچ ہے اگر ہم چہوٹے سے پہاڑ یا جنگل کی بوٹیون کو شمار کرین تو ہمارے
عقل حیران ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹرون اور طبیبون نے اس قسم کی بوٹیون کے امتحان اور آزمائش کے
واسطے جو قواعد اختراع کئے ہین وہ بہت مفید معلوم ہوتے ہین اگر اون مفید اصولون یا قاعدون
پر استقامت کے ساتھ عمل درآمد کیا جاوے تو اس قسم کی بوٹیان بھی مل سکتی ہین جو آزمودہ بوٹیون
سے کہین بڑھکر مفید ثابت ہون جسطرح ہم بوٹیون کے انحصار و شمار کو ایک ناممکن امر خیال کرتے
ہین۔ اسیطرح بوٹیون کی تاثیرون اور نتیجون کا شمار اور انحصار ایک ناممکن اور ایک مشکل امر ہے
بوٹیون کی آزمایش اور امتحان کے واسطے اعلی درجہ کی دور اندیشی اور فکر کی ضرورت ہے جہانتک
ہوسکے بوٹیون کی تاثیرون کو انسان پر نہ آزمانا چاہئے بلکہ کسی کم قدر حیوان پر۔ انسان پر آزمانا
اسلئے اچھا نہین کہ منفرد یا نقصان رسان اور مہلک اثر ہونے کا احتمال ہے۔

بوٹیان کئی طرح آزمائی جاتی ہین کبھی اونکا عرق نکالا جاتا ہے اور کبھی ست اور کبھی اونکو بجنسہ
استعمال مین لاتے ہین۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض بوٹیون کی جڑون کا اثر مختلف ظاہر ہوتا
ہے پتون کا اثر کچھ اور ہوتا ہے اور جڑونکا کچھ اور۔ اسیطرح بوٹیون کی تاثیرین لینے مین اثر مختلف
ہوجاتا ہے۔ بعض بوٹیان ایسی ہین کہ اونکے عرق کا کچھ اور اثر ہوتا ہے اور ست کا کچھ اور۔ گرم
کرنے سے کچھ اور۔ ہندوستان مین بہت بوٹیان پائی جاتی ہین مگر ہندوستانیون کو اسکی طرف

مطلقاً دہیان نہین البتہ انگریزون کو بہت خیال ہے۔

اسقیومیو کتے کا بیان

اسقیومیو کتا نہایت قدآور اور جسیم ہوتا ہے اسکی دُم اوپر کو زیبائش سے اوٹہی ہوئی ہوتی ہے اسکی آواز اور کتون کی طرح بہونکنے مین معلوم نہین ہوتی بلکہ آدمی کی طرح معلوم ہوتی ہے مگر جب اور قسم کے کتون کے ساتہہ رہتا ہے تو اونکی آواز سیکہہ جاتا ہے قوم اسقیومیو برفانی ملک مین بود و باش رکہتی ہے اسکے ملک مین تین چوتہائی سال تک جاڑا رہتا ہے۔ قوم مذکور کی خوراک ریچہہ اور اودبلاؤ اور اسی قسم کی اور جنگلی چیزین ہین۔ یہہ لوگ اسقیومیو کتون سے جو اونہی کے نام پر مشہور ہین شکار کہیلتے ہین یہہ لوگ کتون کو پہیا پیتے کی گاڑی مین جسکو سلیج کہتے ہین جوتتے ہین اور یہہ اوسی گاڑی پر ۲۵-۳۰ کوس کے فاصلہ پر ایک ہی دن مین کہنچ لیجاتے ہین باوجود اسکے کہ ملک مذکور کے کتے بڑے محنتی اور بردبار ہین پہر بہی وہان کے لوگ انکے ساتہہ نامہربانی سے پیش آتے ہین جب یہہ کتا ریچہہ کو دیکہتا ہے تو نہایت تیزی اور شوق سے حملہ آور ہوتا ہے۔ جب سلیج مین جُتے ہوتے ہین تو اوسوقت بہی شکاری کو ایسی جگہہ لیجاتے ہین کہ وہ رینڈیر کو آسانی سے تیر مار سکتا ہے۔ یہہ کتے ریچہہ کو تو مار سکتا ہے مگر بہیڑیون سے بہت ڈرتے ہین جب اونکو دیکہتے ہین تو پہر ون چلاتے ہین کپتان پری کہتا ہے کہ جب اسقیومیو کتا سلیج مین جوتا جاتا ہے تو اودبلاؤ یا ہرن کے چمڑے سے ساز آراستہ کئے جاتے ہین اور ایک مضبوط تسمہ کتون کی گردن مین ڈالکہ سلیج کو باندہ دیتے ہین۔ اگرچہ دیکہنے مین بترتیب جتے ہوتے ہین مگر حقیقت مین اونکے سیدہے چلنے کی یہہ تدبیر کیجاتی ہے کہ ایک کتا پیشوا کے طور پر باعتبار ہوشیاری و زورآوری سب کے آگے جوتا جاتا ہے اور باقی کتے انہی اپنے مراتب و مدارج کے لحاظ سے جوتے جاتے ہین جو کتے سب سے کمزور اور نکمے ہوتے ہین سب سے پیچہے جوتے ہین سب جتے ہوئے کتے ایکدوسرے کے قریب دوڑتے جاتے ہین۔ ہانکنے والا سلیج کے

آگے ٹیکر پر نیچے لٹکا لیتا ہے اور اپنے ہاتہ مین ایک چابک رکہتا ہے۔ جسکا قبضہ لکڑی کا ہوتا ہے
اگرچہ یہہ کتے چابک کے ڈر سے چلتے ہین مگر اکثر اوقات حرج ہی کر دیتے ہین کبھی ایسا ہی ہوتا
ہے کہ سلیج کا رخ داہنے یا بائین پہر جاتا ہے اور کتے آپسمین ہونکنے ہی لگ جاتے ہین۔ سلیج چلانے
والا صرف چابک پر ہی بہروسا نہین کرتا بلکہ وہ گاڑیبانون کی اصطلاحین بہی استعمال کرتا ہے
جس سے کتے ناشائستہ حرکتون سے باز رہتے ہین۔ کتون کا پیشوا ایسے لفظون کو خصوصاً جبکہ
اوسکا نام لیا جائے بڑی خوشی سے سنتا ہے اور منہ پہیر کر گاڑیبان کو دیکہہ لیتا ہے۔ اندہیری
رات مین کتون کا پیشوا زمین کو سونگہہ سونگہہ کر چلتا ہے اور اوسکے نقش قدم پر سب کتے چلتے ہین
جب کتے گہر کی طرف آتے ہین تو گاڑیبان کا کہنا کم مانتے ہین تیزی اور زور سے گہر کا رستہ لیتے
ہین۔ جب گاڑیبان گاڑی کو روکنا چاہتا ہے تو وا دا دا پکارتا ہے اور اگر گاڑی کو اچہی اور صاف
سڑک پر چلایا جاوے تو دس بارہ من کی سلیج کو چہہ سات کتے چند گہنٹہ تک فی گہنٹہ تین چار کوس کے
حساب سے کہینچ لیجا سکتے ہین۔ اسقیموسیون کی عورتین ایسے کتون کے ساتہ بڑی محبت کے ساتہ
پیش آتے ہین اور بڑی خدمت کرتی ہین اسیواسطے یہہ عورتون کے ساتہ بہت محبت کرتا ہے اور
جب سلیج پر کوئی عورت بیٹہی ہے تو بڑی خوشی اور تیزی سے چلتا ہے۔ اسوقت معلوم ہوتا ہے
کہ کتون کو عورتون کے بیٹہنے سے خوشی ہوتی ہے۔

آواز کے نقصان

[illegible]رت سے حکیمون اور ڈاکٹرون نے یہہ بات طے کرلی ہے کہ بعض بعض سخت اور نازک بیماریون
مین بیمار کے پاس جسقدر شور و غل کم ہو اور کسی قسم کی آواز نہ آئے اتنا ہی بہتر ہے۔ اسی کے مطابق
جسکے یہان سناٹے کا عالم پایا جاتا ہے یا نوکر چاکر دہیرے دہیرے قدم رکہتے نظر آتے ہین یا
اسی قسم کی اور احتیاط جس سے شور و غل کی روک ہو دکہائی دیتی ہے وہان دوسرے لوگ قدم رکہتے

ہی سمجھہ جاتے ہین کہ اس جگہہ کوئی نہ کوئی شخص سخت بیماری کے پنجہ مین گرفتار ہی یعنی ان باتون
کو تمام لوگون نے سخت بیماریون کی نشانیان اور ضروری علامتین مان لی ہین لیکن ابتک
کسی نے اپنا خیال اسبات کی طرف نہین رجوع کیا ہی کہ بڑے بڑے شہرون مین جہان کاروبار کی
زیادتی رہتی ہے اور بیطرح شور و غل مچتا ہی وہان کے باشندون کی زندگی پر آواز کس قدر برا
اثر پیدا کرتی ہوگی۔ یہہ بات کچھہ ہندوستان ہی پر موقوف نہین ہی بلکہ یورپ اور امریکہ کے
ملکون مین بھی فضول شور و غل کی روک کی کوئی تدبیر ابتک نہین نکالی گئی ہے۔ کوئی علمی
طور پر ثابت نہین کرسکتا کہ آواز انسان کی تندرستی پر کیون برا اثر پیدا کرتی ہے بلکہ حال مین
پروفیسر برتہیلاٹ Barthelat نے بہت سی تجربے احتیاط کے ساتھہ کرکے یہہ بات ثابت کردی
ہے کہ آواز کی لہرین کسی جسم مین کیمیاوی تبدیلی پیدا نہین کرتین لیکن اگر کسی بات کی وجہہ
نہ معلوم ہوسکے تو اوس ہی اوسکے وجود مین کوئی فرق نہین آتا۔ ہر شخص واقف ہے کہ آواز برا
بلا ہوتی ہی اور اوس سے طبیعت گھبرا جاتی ہی یہانتک کہ کوئی شخص کیسا ہی مضبوط کیون ہو
پر جہان اوسکو چند روز تک شور و غل مین رہنے کا اتفاق ہوا پہر وہ اوس سے چھٹکارا پانے کی
ضرور خواہش کریگا گو کہ اوسکی سمجھہ مین اسکا سبب نہ آئے۔ یورپ کے ملکون مین بڑے بڑے
عہدہ دار جو دن رات دماغی محنت کرتے کرتے گھبرا جاتے ہین اور اپنے محکمون مین تعطیل ہوجانے
پر دیہات کو چلے جاتے ہین تو کیا وجہ کہ وہ خوب جانتے ہین کہ وہان شہر کے مقابلہ مین شور و غل
کہین کم ہوتا ہے اور سناٹا اون کے دماغ کو نئی قوت بخشتا ہی۔ ہندوستان مین بھی حضور گورنر
جنرل۔ گورنر۔ لفٹننٹ گورنر۔ ہائی کورٹ کے جج وغیرہ جو پہاڑون پر تشریف لے جاتے ہین تو کیا باعث
کہ وہ اپنے کو چند روز کے لئے شہر کے غل غپاڑے سے بچاتے ہین اور سناٹے کا لطف اٹھاتے ہین جو
عموماً پہاڑ۔ سمندر اور دیہات مین میسر آتا ہی۔ اس لحاظ سے اگر سچ پوچھو تو شہر کا غل غپاڑا بالکل
قدرت کے برخلاف ہی۔ شہرون مین کان بیچارے کو کبھی آرام نہین ملتا بلکہ ہمیشہ اسکے ذریعہ سے

دماغ مین ایسے خیالات پہنچتے رہتے ہین جو قریب قریب بالکل فضول ۔ بیہودہ اور تکلیف پہنچانے والے ہوتے ہین ۔ عموماً جو تکلیف گاڑی وغیرہ کی کھڑکھڑاہٹ ۔ لوگون کے شور وغل اور پیرون کی چرمرسے پہنچی ہے اوس سے زیادہ ڈھولک کی ڈف ڈف ۔ نرسنگھے کی جھنگھاڑ ۔ گھنٹون کی ٹھناٹھن اور ریل کی سیٹی وغیرہ سے ہوتی ہے ۔ دیہات وغیرہ مین یہہ کیفیت ہرگز نہین ہوتی بلکہ وہان عموماً چارون طرف سناٹا رہتا ہے اور سننے کی قوت پر اتفاق سے زیادہ زور پڑتا ہے ۔ یہی وجہہ ہے کہ بیچارے گنوار جن کو بیماری مین عمدہ دوا مشکل سے میسر آتی ہے لوٹ پوٹ کر جلد اچھے ہوتے ہین اور شہر والے مدتون تک بیمار پڑے رہتے ہین اسمین شک نہین کہ دیہات کی آب وہوا بھی تندرستی کے لئے نہایت مفید ہے مگر جیسا کہ ہم اوپر لکھہ چکے ہین سناٹا بھی ایک عجیب چیز ہے ۔

نسخہ جات

اطریفل ۔ دردسر اور کان کے درد کو نہایت نفع رکھتا ہے **ص** ۔ ہڑ بہیڑہ آملہ نسوت ترنجبین ہر ایک تین تولہ سونف مصطگی اسطوخودوس سقمونیا ریوند چینی ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ زنگی ہڑ نوماشہ ہمراہ سہ چند شہد کے معجون بناوین مقدار شربت ڈیرہ تولہ سے دو تولہ تک نافع ہے **اطریفل کبیر** بواسیر کو مفید ہے اور رنگ نکہارتا ہے باہ کو بڑھاتا ہے معدہ اور امعا اور مثانہ کو قوت دیتا ہے کہانا ہضم کرتا ہے **ص** زنگی ہڑ کابلی ہڑ آملہ پیپلا موڑہ مرچ سیاہ ہر ایک پونے نو تولے سونٹھہ جاوتری بوزیدان چیتہ شقاقل تودری سرخ تودری زرد دانہ رجو سفید مرچ ناریل کہجور مغز تخم خشخاش سفید بہمن سرخ بہمن سفید ہر ایک تین تولہ سب دوا ؤنکو کوٹ کر چہانکر ساتھہ روغن بادام یا روغن گاؤ کے چرب کرکے شہد اور قند مین ملاوین اور بعد دو مہینے کے استعمال کرین ۔ **اطریفل کشنیزی** معدہ کو قوت دیتا ہے درد سر کان اور آنکہ

گوکہ ابخرۂ معدہ سے عارض ہو نہایت نافع ہے ص کابلی ہڑ زنگی ہڑ بہیڑہ آملہ کشنیز برابر کوٹ کر
چہانکر بادام کے تیل اور گاؤ کے روغن مین چکنا کر کے سہ چند شہد مین ملاوین اور بعد دو مہینہ کے
عمل مین لاوین خوراک نو ماشہ سے تولہ تک۔ **اطریفل مقل** واسطے بواسیر کے نہایت مفید ہے
ص ہڑ زرد بہیڑہ آملہ ہر ایک تین تولہ گوگل آٹھ تولہ نو ماشہ گوگل کو گندنا کے پانی مین بہگو دیوین
اور تیرہ چہٹانک شہد مین پکاوین کہ قوام ہو جاوے اور دوائیں خشک کوٹ چہانکر ملاوین مقدار شربت
نو ماشہ **ایضاً ایضاً ملین** شکم نرم کرتا ہے اور بواسیر کو بہی نافع ہے ص کابلی ہڑ زنگی ہڑ
آملہ افتیمون اسطوخودوس ہر ایک تین تولہ گوگل املتاس (?) ہر ایک پونے نو تولہ گوگل اور املتاس
کو گندنا کے پانی مین بہگو دیوین کہ حل ہو جاوے سب دوائین کوٹ چہانکر بادام کے روغن مین
چکنا کر کے شہد مین معجون تیار کرین خوراک تولہ شام کیوقت عرق سونف کے ساتھ کہایا کرین۔

دوائی دیدان چہوٹے بڑے کیڑے آنتون مین جسطرح کے ہون خصوصاً سب کو یہ دوا
قتل کرتی ہے ص بابی برنگ تین تولہ نسوت حب النیل کوٹ تلخ ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ کمیلہ
درمنہ ترکی ترمس افسنتین رومی افتیمون نمک نفطی رائی شحم حنظل موتہا اسن (?) ہر ایک ساڑھے
دس ماشہ کوٹ چہانکر ہمراہ سہ چند شہد کے ملاوین مقدار خوراک ۹ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک

دوائی عرق مدنی یعنی نارو کو مفید ہے اگر دس روز برابر استعمال فرماوین مادہ اس علت کا
بدن سے پاک ہو جاتا ہے ص پوست کابلی ہڑ کا پوست بہیڑہ آملہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ
بائے برنگ نسوت سونٹھ موتہا کمیلہ برابر وزن سب کا کوٹ چہانکر روغن بادام سے چکنا کر کے
شہد سہ چند مین معجون کرین خوراک ۱۰ ماشہ سے تولہ تک **برشعشا** یہ نسخہ ایجاد کیا ہوا بندہ
کا ہے زکام اور نزلہ کو فائدہ بخشتا ہے اور دردسر کو دور کرتا ہی خون کو جاری ہونے
سے باز رکہتا ہے ص مرچ سفید اجواین خراسانی ہر ایک پانچ تولہ دس ماشہ افیون دو تولہ
گیارہ ماشہ زعفران ساڑھے سترہ ماشہ بالچہڑ عاقرقرحا فرفیون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ

...چھ ماشہ شہد ... دین اور کوزہ مین رکہکر درمیان غلہ جو کے دبا دیوین چہہ مہینے تک بعد چہہ مہینے کے استعمال کرین اور شاید استعمال مین بھی جو مین ہی دبا دین باین طور کہ استعمال کے وقت حسب مقدار ضرور نکالکر کہا جاوین اور پہر باقیماندہ کو جو کے ڈہیر مین مدفون کیا جاوے خوراک ایک ماشہ یا حسب برداشت طبیعت صبح کو نہار اور سوتے وقت کہا یا کرین اسکی ایک ماشہ مین پونہ سرخ افیون پڑتی ہے۔ **دوائی سوزاک** سوزش پیشاب اور قروح گردہ اور مثانہ اور دشواری بول کو نافع ہے **ص** مغز تخم خربزہ ساڑہے سترہ ماشہ مغز تخم کدو مغز تخم خیارین ہر ایک ساڑہے سترہ ماشہ اجوائن خراسانی تخم خرفہ تخم خطمی مغز بادام شیرین کتیرا نشاستہ رب السوس تخم خشخاش سفید گیرو اجمود ہر ایک سات ماشہ کوٹکر تیار کرین خوراک ۹ ماشہ شربت خشخاش کے ساتہہ یا دودہ کے ہمراہ مگر یہہ بات یاد رہے کہ جب پوڑیہ دوا کی کہائی جاوے تو تین چار دفعہ ایک حصہ ... دو حصہ پانی ملاکر پیتے جاوین تاکہ پیشاب بخوبی کہلکر آجاوے ۔ **دوائی چشم** جاری ہونے آنسو اور آنکہون کے اندہیرے اور شروع نزول اور کہجلانے آنکہہ کے واسطے ازبس مفید ہے ناخنہ اور شرناق کو نافع ہے **ص** تمسمدر جہاگ میل چاندی کا ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ نمک اندرانی توتیا سفید آب ارزیر کالی مرچ پیپل پھٹکری سرمہ اصفہانی ہر ایک سات ماشہ نمک ہندی لونگ چہریلا ہر ایک ساڑہے تین ماشہ ایلوا عصارۂ ماميثا مس سوختہ ہر ایک سترہ ماشہ ماميران نوسادر ہلدی ہر ایک ساڑہے دس ماشہ پوست زرد ہڑ کا چودہ ماشہ کوٹ چہانکر مثل سرمہ کے ایک دو سلائی صبح و شام استعمال کرین ۔ **ایضاً** فواید اور منافع نسخہ مفصلہ ذیل کی مثل مذکورۃ الصدر نسخہ کے ہین **ص** میل چاندی کا پونے دو ماشہ روئی سوختہ پونے نو ماشہ سفیدآب ارزیز نمک اندرانی نوسادر جعدہ کالی مرچ پیپل ہر ایک پونے دو ماشہ کوٹ چہانکر استعمال کرین ۔

تمام شد

حبوب ہالوی صاحب

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنے کے لئے
کثیر المنفعت نہایت ضروری ہے چونکہ خون کی صفائی
زندگی و تندرستی و قوت کے لئے ضرور ہے پس یہہ حبوب
مصفی خون ادویہ ہی فضیلت رکھتی ہین کبد و معدہ و گردوں کے
امراض کے لئے مفید ہین جو اسباب اعضائے رئیسہ کو کم طاقتی
الالتہاب اجتماع خون پیدا کر دیتی ہین وہ انکی استعمال سے
رفع ہوتے ہین زیادہ محنت و بے اعتدالی و بے پرہیزی اور
خرابی آب و ہوا کی اثر سے جو خلل نظام عصبی مین پیدا
ہوتا ہے ان گولیونکی استعمال سے رفع ہوتا ہے انتون
پر بھی اسکا اثر ہوتا ہے دافع قبض ہین انتون کے ہر طرح
کے شکایت رفع کرتی ہین تب لرزہ و پیچش کو روکتی ہین
جو عارضی مفسدہ بخارات سے پیدا ہوتے ہین انسے محفوظ رکھتی
ہین اور مواد ردیہ اور اخلاط فاسدہ جو نباتات اور حیوانات
متعفن ہونے کے سبب خون مین داخل ہوتے ہین ان حبوب کے
استعمال سے خارج ہو جاتی ہین یہہ گولیان مقوی اعضائے
اگر اعضائے تولید کم ہو جائین تو انکی استعمال سے قوی ہو جاتی ہین
اور مرد باہ مین ہر ایک طرح کی ضعف و کمزوری کو رفع کرتی ہین
کرتے ہین خصوصاً امراض عورات کے لئے یہہ تہذیب بے بہا ہین
اور دنیا مین انسان کے زندگی کا رعم و آسائش بسر کرنیکی گولیان ہین

مرہم ہالوی صاحب

اس مرہم کے مقام ماؤف مین نفوذ کرنے اور اسکو صحیح
حالت مین لانیکی صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین
جب جسم کی سطح پر ملی جاتی ہے سینہ معدہ کبد گردہ رحم کے
کل امراض و عوارض پر اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے
وجع مفاصل و نقرس کے تکالیف کو اوسکی لگانے سے آرام ہوتا ہے
نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کھو دیتی ہے۔ اگر ٹانگ
خراب ہو گئی ہو اور زخم کہنہ پھوڑے پرانے ہون سینہ جکڑا
رہتا ہو سو ہی جان بلب ہو اسیر سے زندگی تلخ ہو
تو ان سب عوارض کے دفعیہ مین یہ مرہم تیر بہدف ہو خطا نہین
جاتی جلد و جسم کے تمام بیرونی امراض اسکی استعمال سے شفا
پاتی ہین یہ گولیان و مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ
لندن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقون
مین بکتی ہین قیمت یہہ ہے ۱ شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ
۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ
۳۳ شلنگ قریب قریب تمام زبان مین ان پر
ہدایت لکھی ہوئی ہے کہ اسطرح استعمال کرنا چاہئے

بقیہ اغذیہ مولد الحرارت

اگر ہم کسی نباتاتی چیز کا جیز کر امتحان کرین تو اسکی ترکیب مین نس کی شکل کے باریک ریشے نظر آئینگے اور انہی کو سلولوس کہتے ہین ایک پاونڈ ہرے آلو مین یہہ چیز اونس کی ۱/۲ حصہ کے برابر موجود ہوتی ہے یہہ چیز آرد گندم اور کل مروجہ نباتاتی اغذیہ مین پائی جاتی ہے گو یہہ چیز ہماری کل نباتاتی اغذیہ مین شریک ہوتے ہے مگر یہہ نہ تو ہضم ہو سکتی ہے اور نہ اسمین غذائیت پائی جاتی ہے یہہ چیز اغذیہ کی اوس جماعت سے تعلق رکھتی ہے جنکو اطبا لوگ اغذیہ زایدہ کے نام سے موسوم کرتے ہین ۔ گو اس چیز مین غذائیت نہین پائی جاتی اور بعض وقت بہ سبب ناقابل ہضم ہونے کے مضر پڑتی ہے مگر اس چیز سے ہر ایک حالت مین اجتناب کرنا اور بہ نسبت غذا اسکو استعمال مین نہ لانا بھی خالی از ضرر نہین ہوتا پس غذا مین اسکا شریک رہنا واجبات سے ہے ۔ مین اس امر کی صراحت کے لئے کہ کیون اس چیز سے ہر ایک حالت مین اجتناب کرنا مناسب نہین ہے ایک نظیر پیش کرتا ہون ۔ یہہ دستور ہے کہ جب گہوڑون کو مٹر وغیرہ اشیا کہلائی جاتی ہین تو انمین بھوسا شریک کیا جاتا ہے سبب اسکا یہہ ہے کہ اگر یہہ اشیاء بہ نسبت بھوسا ان حیوانات کو استعمال نہ کرائی جاوین تو یہہ غالب ہے کہ ان کی مزاج کے موافق نہ آسکین اور انکا متواتر استعمال ضرر پیدا کرے ۔

ناقابل ہضم چیز کا کام یہہ ہے کہ قابل ہضم چیز کی مناسب طور پر ہضم ہونے مین معاون و ممد ہوے مین اسموقع پر نشاستہ کی کیمیائی صفات کا بالتخصیص بیان کرنا چاہتا ہون ۔ جب آیوڈین کو نشاستہ مین ملایا جاتا ہے تو اسکی تاثیر سے اسکا رنگ نیلگون ہو جاتا ہے اگر سولیوشن آیوڈین کو آیوڈائیڈ اوف پوٹاشیم سے تیار کرین اور اسکی ایک بوند کسی قسم کے نشاستہ مین ملا دیوین تو اسکی تاثیر سے نشاستہ فوراً نیلگون ہو جاویگا کوئی ایسی دوسری چیز نظر

ہنین آتی جسمین اگر آیوڈین کو ملاو یاجاوے تو اسکی تاثیر سے یہہ چیز نشاستہ ہی کی طرح نیلگون ہوجاوے پس ہم اس طریق سے ہر ایک قسم کی نباتاتی غذا مین نشاستہ کی موجودگی اور عدم موجودگی کو بہ سہولت تمام دریافت کرسکتے ہین لیکن نہ خالی یہی طریق ہے جسکے ذریعہ سے ہر ایک قسم کی غذا مین نشاستہ کی موجودگی اور عدم موجودگی کو دریافت کیا جاسکتا ہے بلکہ ایک اور طریق بھی ہے جسے خوردبینی طریق کہتے ہین اس طریق سے بھی ہم اسکو غذا مین معلوم کرسکتے ہین -

جن اشیاء کی ترکیب مین نشاستہ کا موجود ہونا مشتبہ حالت مین ہوتا ہے جب ہم آیوڈین کو ان اشیاء مین ملا دیتے ہین تو نشاستہ کا ان مین موجود ہونا فوراً ثابت ہوجاتا ہے -

اسموقع پر مین ناظرین کی توجہ ان اجزا کی طرف دلاتا ہون جنسے کہ نشاستہ کی ترکیب ہوتی ہے مخفی نرہے کہ اسکی ترکیب مین کاربن یا چارکول اور پانی شریک ہوتا ہے - مین قبل اسکے یہہ بیان کرآیا ہون کہ کاربن الکحول کی ترکیب مین پائی جاتی ہے اور اسموقع پر یہہ بیان کردینا مناسب سمجھتا ہون کہ کاربن کل نباتاتی اور حیوانی اجسام مین بھی شریک ہوتی ہے - جب کسی چیز کو جلایا جاتا ہے تو جو جزو کہ اسکی جلانے سے باقی رہجاتے ہین یہہ کاربن ہے جسے اطبا رکو چارکول کے نام سے تعبیر کرتے ہین - نشاستہ کی ترکیب مین کاربن ۱۲- اور پانی - ۱۰ حصے کے برابر شامل ہوتا ہے اگر ۱۶۲ پاونڈ نشاستہ کی ہون تو اسمین ۷۲ پاونڈ کاربن یعنی چارکول کے شامل ہونگے اور نشاستہ کی ترکیب مین اسی ہی کاربن کے موجود ہونیکی سبب سے یہہ حیوانات کے جسم مین داخل ہوکر انکی حرارت کو قایم رکھتا ہے پس نشاستہ کو ایک جلاون سمجھنا چاہئے جو بذریعہ ساگودانہ اور روٹی یا کسی اور قسم کی غذا کے ہماری جسم کی بھٹی مین داخل ہوکر اسی تاپتا ہے اور جیسی کہ آگ کی جلانیکے لئے ہم اسپر کوئلہ ڈالتے جاتے ہین بعینہ اسیطور پر حیوانات کے جسم کی آگ یعنی حرارت عزیزی کے قایم رکھنے کے لئے نشاستہ کی جلاون کو جسم کی بھٹی مین ہمیشہ

جھوکتے رہتے ہین اس چلا دن کے جل چکنے سے وہ چیز ظہور پاتی ہے جسے **کاربونک اسدگاس** کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے - مذکورہ بالا بیان سے بعض صحاب کے دلمین یہہ خیال گذریگا کہ چونکہ ہمارے جسم کی حرارت بلکہ ہماری زندگی کا قائم رہنا چارکول یا کاربن پر جو بذریعہ نشاستہ یا کسی دوسری قسم کی غذا کے ہمارے جسم مین داخل ہوتی ہے موقوف ہے پس گرخالص چارکول ہمارے جسم کی پرورش کے لئے ایک عمدہ غذا ہے اور اگر ہم اسکو اپنے استعمال مین لایا کرین تو اسے ہماری زندگی بحال رہسکتی ہے مگر یہہ خیال انکا صحیح نہین ہوگا - کیونکہ کاربن جب مفرد حالت مین ہوتی ہے تو یہہ ہضم نہین ہوسکتی اور قبل اسکے کہ یہہ ہمارے جسم کی جزو بن سکے اسکا ہضم ہونا ضروری ہے اور اس مطلب کے پورا کرنے کے لئے ایک ایسی چیز کا استعمال مین لانا ضروری ہے اور وہ جب معلوم دیتا ہے جسکی وساطت سے جب کاربن جسم کے اندر داخل ہو تو یہہ جسم کے بافتون اور خون کے جزو بننے کے قبل ہضم ہوجاوے بلکہ خود نشاستہ جسکی ترکیب مین کاربن موجود ہوتی ہے ہضم نہین ہوسکتا کیونکہ یہہ پانی مین حل نہین ہوسکتا اور جب یہہ پانی مین حل نہین ہوسکتا تو اسکا اپنے خاص نشاستی شکل مین خون کی جزو بننا کب ممکن ہے جو ایک سیال چیز ہے - نشاستہ اپنی خاص شکل مین خون مین کبھی موجود نہین پایا گیا ہے - مگر قبل اسکے کہ نشاستہ جسم کی بافتون کے جزو بن سکے اسکا شکر مین بدل جانا ضروری ہے اور جب تک کہ نشاستہ جسے ہم بذریعہ غذا ہر روز اپنے استعمال مین لاتے ہین شکر مین نہین بدل جاتا تب تک یہہ خون کی مطلق جزو نہین بن سکتا -

نشاستہ مین ایک عجیب صفت پائی جاتی ہے جسے [illegible] مطلب پورا ہوسکتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب کسی شورجی یا مخمر چیز کا اسپر عمل ہوتا ہے [illegible] ل جاتا ہے اس قسم کی اشیاء کو جو نشاستہ کے ساتھہ ملکر اسی شکر مین بدلدیتی ہین [illegible] ناظرین سے یہہ بات پوشیدہ نہین کہ جب ہم شکمہ کو [illegible] ن [illegible] مین [illegible] ان ہی مخمر اشیاء کو ملادیتی

ہین اور جب ہمین نشاستہ کو شکر مین اور شکر کو کاربونک ایسڈ مین بدلنا منظور ہوتا ہے تو ہمکو
ہر حالت مین بھی یہی اشیا دہانی پڑتی ہین جب مخمر چیز کے ملانے سے نشاستہ شکر مین بدل جاتا ہے
تو اسحالت مخمرہ مین گو کاربن کی تو وہی حصے جو نشاستہ کی ترکیب مین موجود تھے قایم رہتے
ہین لیکن پانی بڑھ جائے ۔ اسکے ۲ حصے تک بڑھ جاتا ہے اور نشاستہ اور شکر کے درمیان یہی فرق
ہے کہ جب پانی کی ایک قلیل مقدار نشاستہ کی ترکیب مین زیادہ ہوجاتی ہے تو یہہ شکر مین بدل
جاتا ہے ۔

ہم شکر کو مصنوعی طور پر نشاستہ سے نکال سکتے ہین جس نباتاتی چیز مین نشاستہ پایا جاتا ہے اوسی
ہی مین شکر بھی موجود ہوتی ہے ۔ مثلاً الوؤن مین شکر موجود ہوتی ہے یہہ چانول مین بھی پائی
جاتی ہے ۔ شکر قندی اور گاجر مین بھی کثیر مقدار شکر کی موجود ہوتی ہے اور شلغم بھی ایسے
خالی نہین ہین اس مقام پر ہم اس امر کا بیان کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ کیونکر نشاستہ ہمارے جسم
مین داخل ہو کر شکر مین بدل جاتا ہے واضح رہے کہ انسان کی دہن مین ایسی اشیا مہیا کی
گئی ہین جنکے عمل سے نشاستہ شکر مین بدل سکتا ہے چنانچہ لعاب دہن مین نشاستہ کو شکر مین بدل
ڈالنے کی قوت پائی جاتی ہے ۔ اس رطوبت کو وہ غدد پیدا کرتے ہین جو نچلی جبڑون کے نیچے واقع
ہین جسوقت کہ نشاستہ ہمارے منہ مین داخل ہوتا ہے اور لعاب دہن ان غدد سے نکلکر اسمین شریک
ہوجاتا ہے تو یہہ شکر مین بدل جاتا ہے اور یہی طریق ہے جسمے نشاستہ ہضم ہوکر خون اور جسم کی
بافتون کی جزو بن جاتا ہے ۔

نشاستہ مین ایک اور صفت پائی جاتی [illegible] ملان کے قابل ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب آگ کی تیز آنچ
پر رکھا جاتا ہے تو یہہ باوجود آگ [illegible] مین گھس جاتا ہے اور رائی کی طرح ایک چپچپی
شکل کی چیز بنجاتا ہے وجہ اسکی [illegible] چھوٹی چھوٹی تھیلی جن سے یہہ ملفوف ہوتا
ہے حرارت کے عمل سے پھوٹ [illegible] ایسی قوت پیدا ہوجاتی ہے جیسے کہ یہہ

پانی مین کیمیائی طور پر مخلوط ہو سکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب اسکو پانی مین ڈالکر اُبالدیا جاتا ہے تو اسے ایک ایسی چیز ظہور پاتی ہے جسے عرف عام مین ولیا کے نام سے پکارا جاتا ہے اگر نشاستہ مین یہہ صفت موجود نہوتی تو یہہ کبھی ولیا کی شکل اختیار نہ کر سکتا۔ باقی آئیندہ

جناب حکمت مآب اڈیٹر صاحب رسالہ تکمیل الحکمت زاد عنایتہ

سلام مسنون۔ جنابمن اس نسخہ عرق شیر کو بیشمے امراض جلد یہ مین بہت مفید پایا ہے جبکہ یہہ نسخہ قلیل القیمت بدرجہ مفید پایا تو مناسب معلوم ہوا کہ مین بہ نیت نفع رسانی خلایق آن کرم کی خدمت باعظمت مین اکہ جو نفع رسانی بنی نوع کے لئے کمر بستہ ہین بہیجدون تاکہ درج رسالہ ہو کر خلقت کو نفع پہونچائے امید کہ آن مکرم اس نسخہ کو درج رسالہ فرماکر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور کے مصداق ہونگے۔

وہو ہذا

برگ بنفشہ۔ برگ گاوزبان۔ برگ نیلوفر۔ تکہ خشک۔ تخم کاسنی۔ شیشم کی چہال بحشب گل گلاب۔ عرق بادیان۔ شیر گاؤ۔ حسب دستور عرق کہنچین بعدہ حفاظت سے رکہین خوراک ۲ تولہ سے ۶ تولہ تک صبح و شام حسب عمر مریض استعمال کرائین۔ پرہیز صرف غذائی ثقیل و دیر ہضم نہ کہائین والسلام شوق۔

راقم

خادم الاطباء سید بندہ علی سابق ملازم محکمہ ڈاکٹری حال مدرس اول مدرسہ کاکٹرہ ریاست پٹیالہ

چند کہانیکی چیزون کا بیان

گیہون کی روٹی بہت عمدہ غذا ہے اسکے اندر نشاستہ اور کئی طرح کے نمک اور نباتی آل بیومن

ملے رہتے ہین - اسی سبب سے لوگ اسے بہتر سمجھتے ہین کیونکہ پرورش کے قریباً تمام اجزا اس مین موجود ہین - پانی اور کسیقدر روغن کی حاجت بہی پڑتی ہے روغن جسم کی حرارت کے قایم رکہنے کے لیئے نشاستہ اور گلوٹن پرورش بدن کے لیے اور پانی طبخ کے لیے ضروری ہین پس گندم کی روٹی پانی اور روغن نہایت بسیط غذا ہین - گیہون بیشک عمدہ غذا ہے - مگر کرم خوردہ اور بغیر تخم آلودہ نہو - بہٹی - ریگ - اور سنگریزہ وغیرہ سے بہی پاک ہو روٹی بہی درستی سے پکی ہو نہ زیادہ سخت اور نہ جلی ہو

روٹی دو قسم کی ہوتی ہے

ایک خمیری - دوسری فطیری - خمیری روٹی ہلکی اور نرمی کے سبب طبیعت کو خوش معلوم ہوتی ہے معدہ کے اثر کو جلد قبول کرتی ہے - اور جلد ہضم ہوتی ہے - خمیر ملانے سے ہمارا مطلب کاربانک اسڈ گیاس کا پیدا کرنا ہوتا ہے جب آٹے مین خمیر ملایا جاتا ہے تب خمیر کے زور سے کاربانک اسڈ پیدا ہوکر اور آٹے کے اجزا کو پہلا دیتا ہے اگر خمیر حاجت سے زیادہ ملایا جاوے یا خمیر آمیختہ آٹا عرصہ تک پڑا رہے تو اس آٹے سے ایک ترش رطوبت (تیزاب سرکہ) بہنے لگتی ہے جس سبب سے وہ روٹی ترش ہوجاتی ہے میدے کی روٹی بسبب سوجی اور روے کی روٹی اگرچہ دیکہنے مین سفید اور خوشنما ہوتی ہے مگر حالت صحت مین علی الدوام انکا استعمال مذموم ہوگا ہے گاہے تفریح طبع کے لیئے کچہہ خوف نہین ہے میدے کی روٹی سے قبض اور پیچش بہی ہوجاتی ہے اور جلد ہضم نہین ہوتی -

میدے کی روٹی

میدہ کی روٹی بسبب کم ہونے گلوٹن اور زیادہ ہونے نشاستہ کے کم پرورش کرتی ہے اور بسبب ہونے بہوسی کے قابض ہوتی ہے اسلیئے اسکو کہنہ جریان شکم یا پیچش یا روودان کی اسہال مین دیکتے ہین اگر طبیعت مین دستونکا استعداد ہو یا بچون کو جریان شکم ہو تو بسبب قابض ہونے اسکے فایدہ کرتی ہے -

افعال الاعضائی انسانی

ہیومین فی زی الوجی یعنے افعال الاعضائے انسانی وہ علم ہے جسمین انسان کی زندگی کا یہہ بیان ہوتا ہے کہ کسطرح انسان زندہ رہتا ہے کسطرح حرکت کرتا ہے اور کیونکر اپنا وجود رکھتا ہے علاوہ اسکی اس امر کا بہت ذکر ہوتا ہے کہ کسطرح انسان پیدا ہوتا ہے کسطرح نشو ونما پاتا ہے اور آخرکار کیونکر مرجاتا ہے اب چونکہ ہمارا منشا ناظرین کو اس علم سے آگاہ کرنے کا ہے اسلئے زندگی نے عام قواعد کا بیان کرنا اور اون ذریعون کا لکہنا جنسے وہ قواعد عمل مین آے ہین ضروری ہے تاکہ خصوصاً انسان کی زندگی کا حال اچہی طرح سے سمجہہ مین آجاوے۔ اگرچہ ایک پیچدار کل کے کام کو درستی کے ساتہہ سمجہنا ناممکن ہے جبتک کہ پہلے اوسکی حرکت کی طاقت کو بہت طور پر نہ سمجہہ لیا جاوے۔ پس قبل اسکے کہ انسان کے جسم کی بافت اور اعضائے کے وصف وساخت پر غور کیا جاوے یہہ جاننا بہتر ہوگا کہ زندگی کے ضروری اوصاف کیا ہین یعنے وہ اوصاف جو ہر ایک جاندار مین چہوٹے سے چہوٹے نباتات سے لیکر بڑے سے بڑے جانور مین پائے جاتے ہون۔ زندگی کے اوصاف یہہ ہین۔

پیدائش۔ نشو ونما پانا۔ مکمل ہونا۔ تنزل اور موت۔

لفظ **پیدائش** جب بغیر کسی زندہ وجود کے طرف اشارہ کرنے کی زندگی کا ایک وصف کہکر بیان کیا جاوے تو اسکے معنے ایک وجود کے کم و بیش خود مختار زندگی کے ساتہہ کسی دوسری وجود سے علیحدہ ہونے کے ہون گے۔ پس یہہ لفظ　　اعضائے کے بڑہنے کا کوئی خاص وقت ظاہر نہین کرتا۔ مگر اسبات کو کافی طور پر ادا کرتا ہے کہ کل جاندارون مین بلا استثنار زندگی کی طاقت جدی ہوتی ہے:

نشو ونما پانا یا بڑہنا قد مین بڑہنے کی موروثی طاقت کو کہتے ہین اور گو ہمارے خیال کے مطابق زندگی کا ایک وصف ہے لیکن صرف جاندارون ہی مین نہین پایا جاتا بلکہ بیجان اشیاء مین بہی پایا جاتا ہے مثلاً اگر نمک یا دوسری

دہات کی ایک قلم ایسی جگہہ مین رکہی جاوی جہان آسمین اُسی ہی قسم کی اور معدنی اجزا ملجاوین تو یہہ بہی ایک جاندار کی طرح حجم مین بڑہ جاویگی۔ اسلئے ضرور ہے کہ جاندار اور بیجان چیز کی ساخت کے درمیان اس خاص امر مین جو فرق ہو اسکا بیان کیا جاوے۔ کیونکہ بڑہنے کا طریقہ ہر دو مین ایکدوسرے سے مختلف ہے۔ اول، دہاتون کی قلمین۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا دہات ہی قسم کی اجزا کے باہر کی طرف سے زمین شریک ہوجانیسے بڑہتی ہین۔ نئے اجزا ذرہ بذرہ اور تہ بہ تہ زمین اکٹہی ہوتیجاتی ہین اور جب ایکدفعہ جم جاتی ہی تو پہر نہین بدلتی۔ اس قسم کا بڑہنا **سوپرفی شل** یعنی بالائی کہلاتا ہے۔ برعکس اسکے جاندارون مین نئے اجزا کے اندر کی طرف سے داخل ہونے سے انکی بڑہتی ہوتی ہے اسکو **انٹرسٹی شل** یعنے اندرونی بڑہتی کہتے ہین۔ دویم جتنے جاندار ہین دائمی زوال مین پڑنے والے ہین اور یہہ زندگی جیسا کہ کبہی زمین دائمی زوال کو روکنے والی طاقت خیال کیجاتی تہی نہین ہے۔ بلکہ یہہ کہنا چاہئے کہ جو نقصان اس دائمی زوال سے عاید ہوتا ہے اسکا بدل کرنے والی طاقت ہے۔ چنانچہ انسان کا جسم دن بدن اون ہی اجزا سے مرکب نہین رہتا ہی گو بظاہر وہ وہی آدمی دکہائی دیتا ہی بلکہ قریب قریب ہر ایک حصہ جسم کا رفتہ رفتہ بدلتا جاتا ہی۔ مگر تغیر ایسا بتدریج اور کامل طور پر ہوتا ہے کہ کچہہ فرق نہین معلوم ہوتا۔ اور اگر ہو بہی تو بڑی مدت کے بعد۔ دہات کی قلم جیسی بیجان چیز مین یہہ وصف نہین پایا جاتا ہے۔ بلکہ اوسکی ہستی کے لئے یہہ شرط ہی نہین کہ ضرور ہی کم ہو۔ یا کم ہوجائے تو گہٹتے گہٹتے ختم ہوجائے۔ جو حال بیجان یا معدنی چیزون کا ہے وہی حال اوس بیجان ساخت کا ہے جو گو جاندار سے پیدا ہو لیکن خود بیجان ہو۔ مثلاً سیب کو گو ایک کیڑا بناتا ہے جو اوسکے اندر رہتا ہے لیکن چونکہ سیب اور دیگر معدنی اشیاء کی طرح بیجان ہے اسلئے اسکا بڑہنا اندرونی طور سے نہین ہوتا بلکہ باہر کیطرف سے ہوتا ہے اور اسمین جاندارون کی طرح دائمی زوال بہی جاری نہین رہتا۔ بالون اور ناخون کا بہی یہی حال ہے۔ سوم بیجان چیزون کے بڑہنے مین اوس جزو کی کیمیائی بناوٹ مین

کچھہ فرق نہین واقع ہوتا۔ جو موجودہ جسم کے ساتھہ ملتی ہو۔ مثلاً اگر نمک کی ایک قلم ایسے پانی مین ڈالدین جسمین آگے ہی نمک بکثرت ہو تو اوسکی لمبی چوڑی اوس نمک کے اوصاف نہین بدلتے۔ کیونکہ یہہ پانی سے جدا ہوکر قلم کی سطح پر جم جاتا ہے۔ لیکن جاندارون مین یہہ بات نہین۔ کیونکہ نباتات گو نئی اجزا پاکر بڑہتے ہین لیکن یہہ نئی اجزا معدنی اشیا کیطرح انکے سطح پر نہیں جمتی بلکہ نباتات کی جڑ مین اور پتے ان کو جذب کرجاتے ہین۔ علی ہذا القیاس حیوانات اپنے بڑہنے اور پرورش پانے کی غرض سے اپنے معدہ مین خوراک ڈالتے ہین۔ لیکن ان دونون حالتون مین یہہ نئی اجزا بذریعہ اوس ساخت کے جسکی یہہ بعد مین پرورش کرتی ہین جذب ہونے سے پہلے بہت بدل جاتی ہین۔ چہارم جاندارون کے بڑہنے کی ایک خاص حد ہے۔ اور وہ قانون جو حجم مین بڑہنے کی حد کو محدود کرتا ہے ایسا بے بدل ہے کہ آجتک اسکے برعکس ہمارے دیکھنے مین نہیں آیا یعنے کوئی حیوان یا پودا ویسا نہین جسکے بڑہنے کی ایک خاص حد نہو۔

اعضا کا مکمل ہونا۔ زندگی کا ایک ایسا ضروری وصف ہے جیسا کہ نشو و نما پانا۔ اعضا کے مکمل ہونے سے۔ تمام جاندار حصونمین ایک خاص قسم کی تغیر کے واقع ہونے سے مراد ہے جسکے طفیل وہ حصے اپنے مختلف افعال کے کرنے کے زیادہ تر قابل ہوجاتے ہین۔ مثلاً ایک جوان آدمی کو یہی نہیں سمجھنا چاہئے کہ اوسمین اور ایک بچے مین صرف قد کی بڑائی چھوٹائی کا ہی فرق ہے بلکہ یہہ جاننا چاہئے کہ جوان آدمی کے جسم کی بافت اور اعضائے حجم مین بڑہنے کے علاوہ مکمل بھی ہوگئے ہین یعنے اونمین ایک خاص قسم کا عمدہ وصف پیدا ہوگیا ہے۔

اعضائے کے مکمل ہونے کے اختتام اور زوال کے شروع کے درمیانکی ٹھیک ٹھیک حد نہین معلوم ہوسکتی بلکہ اکثر دونون ایک ہی جسم مین ایک ہی وقت مین پائے جاتے ہین لیکن کچھہ عرصہ کے بعد سارے کے سارے اعضائے زوال مین گرفتار ہوجاتے ہین اور انجام کار یہہ زوال افعال زندگی کے موقوف ہوجانے مین ختم ہوتا ہے۔ جسکو **موت** کہتے ہین۔

ابھی اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ تمام جاندار ون مین زندگی کے ضروری اوصاف یکسان نہین یعنے حیوانات اور نباتات مین ۔ مناسب ہے کہ ان دونون کو ایک دوسرے سے پہچاننے کا مختصر سا بیان کیا جاوے ۔ تعجب نہین کہ سرسری نگاہ سے یہہ ناممکن معلوم ہو کہ حیوانات اور نباتات مین کیونکر مغالطہ ہو سکتا ہے لیکن ہمارے ناظرین کو جاننا چاہئے کہ گو بڑے بڑے حیوانات اور نباتات مین فرق کرنا بڑا اسہل ہے لیکن چھوٹے سے چھوٹے حیوانات اور نباتات کو ایک دوسرے سے پہچان لینا کچھہ آسان بات نہین ہے ۔

اول ۔ **ان آرگینک** یعنے معدنی اشیاء پر پرورش پا سکنے سے اُنکی پہچان کی جا سکتی ہے درختون مین ایک سبز رنگ کا مادہ ہے جسکا نام **کلوروفیل** ہے یہہ صرف نباتات ہی مین پایا جاتا ہے اور اوسکے ذریعہ سے درخت **کاربانک ایسڈ** کو **امونیا** اور **پانی** مین بدلکر انکو بطور خوراک کے پتون اور جڑھون سے جذب کر لیتے ہین ۔ اس کیمیائی فعل کا نتیجہ جو صرف روشنی کی اثر سے وقوع مین آتا ہے یہہ ہوتا ہے کہ کاربان درختون کی ساخت مین رہ جاتا ہے اور **آکسیجن** خارج ہو جاتا ہے ۔ حیوانات اسطور پر معدنی اشیا کو استعمال نہین کر سکتے اور نہ کبھی اکیلا آکسیجن خارج کرتے ہین ۔ گر **آرگینک** یعنے غیر معدنی اور معدنی اشیاء پر زندگی بسر کر سکنا انکی قطعی پہچان نہین ۔ کیونکہ **فنجائے** جو بہت ہی چھوٹے قسم کے نباتات ہین اور اسی قسم کے اور کئی ایک غیر معدنی اسیار پر بھی پرورش پاتے ہین ۔

دوم ۔ یہہ کہ حیوانات اور نباتات کی کیمیائی ساخت مین بڑا فرق ہے ۔ مثلاً نباتات مین ایک خاص چیز پائی جاتی ہے جسکا نام **سلیولوز** ہے یہہ نشاستہ سے مشابہت رکھتا ہے اور اسمین کاربان **آکسیجن** اور **ہائیڈروجن** ہی ہوتے ہین ۔ مگر حیوانات مین ان تینون کے علاوہ **نایٹروجن** بھی ہوتا ہے اور ان سے جو مرکب بنتا ہے وہ قریب قریب **البیومن** ہوتا ہے مگر یہہ خیال رکھنا چاہئے کہ ان مرکبات سے کوئی ایک حرف نباتات یا حیوانات مین پایا جاتا ہے مثلاً نایٹروجن

* درحقیقت ان تینون کی ترکیب ہوتی ہے جنمین نشاستہ بیدا رہتا ہے ۔

کے مرکب جو ال بیومن سے مشابہت رکھتے ہین نباتات مین بہی پیدا ہوتے ہین گو وہ نشاستہ اور سل لیولوز کی نسبت بہت کم پائے جاتے ہین اسیطرحپر سل لیولوز اور نشاستہ اگرچہ حیوانات مین بہت ہی کم پایا جاتا ہے تو بہی اسمین کچہ شک نہین کہ بعض مین ضرور پایا گیا ہے - پس یہہ بہی پوری پہچان نہین -

سوم - چلنے کی طاقت ایک ایسا وصف ہے جو حیوانات کے سواکسی اور مین پایا جانا ممکن خیال کیا جاتا تہا - مگر اب یہہ معلوم ہوچکا ہی کہ کئی ایک نباتات ہین جو چلسکتے ہین - اسلئے حیوانات اور نباتات کو ایک دوسرے سے پہچاننے کی یہہ بہی قطعی علامت نہ رہی -

چہارم - خوراک ہضم کرنے کے لئے معدہ اور امعا یعنے انتریون کا ہونا صرف حیوانات ہی مین پایا جاتا ہے - لیکن نہایت چہوٹے قسم کے حیوانات مین یہہ بہی نہین ہوتے مگر یہہ نباتات کیطرح اپنی خوراک باقی جسم کے ذریعہ سے جذب کرتے ہین - پس اس علامت کو بہی سعی یہ جانناچاہئے مذکورہ بالا تحریر سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ بڑے بڑے حیوانات اور نباتات کو ایک دوسرے سے پہچاننا تو سہل بات ہے - مگر دونون قسم کے سب سے چہوٹون مین تمیز کرنا نہایت ہی مشکل ہی -

باقی آئندہ

راقم - نانک چند اسسٹنٹ سرجن لاہور

سمندر

جب یہہ خیال کرتے ہین کہ دو تہائی سطح زمین کی سمندر ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنا وسیع ہی - مگر جب کئی ہفتہ تک جہاز پر بیٹہہ کر فی گہنٹہ دس میل کے حساب سے سمندر مین سفر کرتے ہین تو کچہہ حال اُسکی لمبائی اور چوڑائی کا معلوم دیتا ہے - تاہم ہمین سمندر سے بہت کم واقفیت ہے - اس وجہ سے کہ اوسکا بیان طول ہوگا لوگون نے اکثر اس کا کم بیان کیا ہے مگر خشکی کا پورا پورا احوال لکہا ہے - ہر ایک چٹان کا نام اوسکی بناوٹ کی تواریخ موجود ہے - مگر سمندر کے بارے مین ہماری واقفیت اوسیقدر

ہے جسقدر کہ ہمین بحری اگون سے حاصل ہوئی - کہین کہین لوگون نے تہوڑا سمندر کا پانی لیکر آزمایش کی ہے اور اوسکے حصون کا حال دریافت کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قریب سمندر کی بناوٹ اُنہی چیزون سے ہوتی ہے جو ہوا کے بنانے مین ہوتی ہین یعنے اسمین ہر ایک شے ایسی ہے جو پانی مین گلجاتی ہے اور ہوا کی مانند اسمین بہی دو خاص حصّے ہین یعنے آکسیجن اور ہیڈروجن - یہہ دونون اجسام کیمیائی طور سے ملے ہین اور پانی کو پیدا کرتے ہین - اس پانی نے کُرہ زمین کی چند چٹانون سے الگ کر اونکو گلا دیا ہے جیسے کہانڈ پانی مین کہلجاتی ہے یہہ شے جو پانی سمندر مین گلی ملتی ہین اتنی زیادہ ہین جتنی زمین کی سطح - سمندر مین ہمیشہ ایوڈن گو کیسی ہی تہوڑی ہی مقدار مین ہوتا ہے جتنے قسم کے بحری پانی آزمائی گئے ہین - سمندر کے پانی مین ایک اور شے جسے بروین کہتے ہین پائی جاتی ہے اور یہہ مشکل سے زمین پر ملتی ہے - ابہی حال مین یہہ اجسام دریافت ہوئے ہین تاہم ہنر اور علم مین ان جسمون نے بڑا کام دیا ہے - ہم اٹکل سے کہہ نہین سکتے کہ صرف یہی دو اشیا سمندر مین ہوتی ہین - ہر ایک آدمی سمندر کو دیکہکر اوس کے کہاری پن کا خیال کرتا ہے - اوسط نکالنے سے دریافت ہوا ہے کہ ہر ایک . . ایونڈ سمندر کے پانی مین ۱/۲ پونڈ نمک ہوتا ہے - یہہ معلوم ہے کہ بحر سیڈٹرینین مین انگریزی چینل سے دونی ہیگنی شیا پائی جاتی ہے - تہوڑے دن ہوئے کہ ایک فرانسیسی کیمیاگر نے ثابت کیا کہ سمندر مین کسیقدر چاندی بہی ہوتی ہے اور جہازون کے پیندے کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ سمندر مین تانبا بہی ہوتا ہے - یہہ ظاہر ہے کہ سمندر کی بناوٹ اون چٹانون کی خاصیت پر منحصر ہے جنپر کہ وہ گردش کرتا ہے - اسمین کچہہ شبہہ نہین کہ ابہی سمندر کی اچہی طرح بیہان بین نہین ہوئی ہے خدا جانے اوسمین کیا کیا اور چیزین انسان کے آرام اور مصرف کی ہون -

دفع ہیضہ کی تدبیر

[illegible] ہیضہ موجود ہو وہان دس گز سے لیکر پچاس گز کے فاصلہ تک آتش [illegible]

سلگائی جاوے اور گندہک اوسطرف ڈالا جاوے جہان ہوا کا سامنا ہو۔ تاکہ گندہک کا بخار اور دہوان اوس مقام کی طرف بہ افراط جاوے اور کامل طور پر اُسی اثر کرے۔ اون مقامات مین جہان ہیضہ کی شکایت اکثر رہا کرتی ہے تہوڑے تہوڑے وقفہ سے گندہک جلائی جانا اور مکانات مین گندہک کے تیزاب کا دہوان دینا از قبیل لازمات ہے آتش کم سے کم چار پہر سے لیکر آٹھ پہر تک سلگی ہوئی رکھنا ضرور ہی۔

ڈاکٹر ویاڈل کا بیان ہے کہ ڈاکٹر سٹوسن کی ہدایت کے بموجب اس ملک مین چند سال سے گندہک کا جلانا اختیار کیا گیا ہے اوسکی اثر سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ تہوڑے آتش سلگائے جانے سے گندہک کے بخارات خلو مین جمع ہوکر چوطرف پہیلتے ہین اور اپنی اپنی تاثیر بتلاتے ہین گندہک کے تیزاب کا دہوان بہ کثرت دیا جاوی تو اور زیادہ فائدہ ہوگا بہرحال کسی ایک تدبیر اور عمل سے ہیضہ کی شکایت کا تدارک کرنا ضروریات سے ہی۔

عورت کے مثانہ سے پتہری کا نکلنا

سرجن میجر ہنٹر صاحب نے کرانچی کے سول ہسپتال مین ایک پتہری نکالی جو چار انچہ سے زیادہ محیط اور وزن سات سو ۷۰ گرین۔ مریضہ بعد از عمل دو ہفتہ مین تندرست ہوگئی۔

فاسفورس کے اوصاف

فاسفورس کی یہہ صفتین ہین کہ یہہ ایک زرد اور بہت جلنے والی چیز ہے جو چہونے سے ٹہیک موم سی معلوم ہوتی ہے اور ہاتہہ کی گرمی سے جلنے لگتی ہے۔ اسکی لگنے سے جو زخم ہوجاتا ہے وہ بڑی تکلیف دیکر دیر مین اچہا ہوتا ہے۔ یہہ فارنہاس تہرمامیٹر کے ۷۰ درجہ پر موم سا نرم رہتا ہے اور ۱۱۰ درجہ پر پگہل جاتا ہے اور ۵۰۰ درجے پر اوبلنے لگتا ہے ۱۶۵ درجہ پر ہوا مین خود

سنجود جلنے لگتا ہے اور ہر وقت اندہیرے مین چہونے سے روشنی کی طرح چمکنے لگتا ہے - پانی مین یہہ نہایت ہی کم گلتا ہے - یہانتک کہ معلوم نہین ہوتا - تیزاب اور نانہتا مین تہوڑا گلتا ہے لیکن بائیسلفائڈ اور کاربن مین بالکل گلکر ملجاتا ہے - اکسیجن سے ہر وقت اسکا ۳۲ درجہ پر ہی کیمیائی امتزاج ہوتا ہے - اس سے ولائتی دیاسلائیان (میچز) بنائی جاتی ہین یہہ بڑا بہاری زہر ہے مگر بہت سی دواؤن کے کام مین آتا ہے - نامردی اور بدن کی کمزوری اسکے کہانے سے دور ہوجاتی ہے اور دماغ کو جبکہ یہہ ایک بہت بڑا بہاری جزو ہے قوت پہونچاتا ہے -

یوریمک کوما کی حالتمین فصد لینا

لنڈن کے ڈاکٹر جان ٹیل کروزیر صاحب نے ایک مریضہ کا حال لین سٹ مین حسب ذیل مشتہر کرا دیا ہے - ڈاکٹر صاحبان اسی غور کی نگاہ سے پڑہین -

ا - ب - بارہ سال کی لڑکی کو جب مین دیکہنے گیا تو اوسکو بالکل بیہوش پایا - اوسوقت اُسکی آنکہونکی پتلیان پہیلی ہوئی تہین اور بائین آنکہہ کسیقدر بہنگی معلوم ہوتی تہی لڑکی کا سفید اور پہولا ہوا چہرہ دیکہکر ڈاکٹر صاحب کے دل مین خیال گذرا کہ اسکا پیشاب شاید بند ہو دریافت کرنے سے ہی معلوم ہوا کہ تین چار دن سے اسنے بہت کم پیشاب کیا اور چہرہ اور ہاتہون مین تشنج ہوتا جاتا ہے کبھی کبھی اُلٹیان بہی آتی ہین - اوسوقت امتحان کرنے کے لئے پیشاب موجود نہ تہا مگر ڈاکٹر صاحب لکہتے ہین کہ دربارہ تشخیص مرض مجہے اطمینان تہا اسلئے مینے وقت کہونا مناسب نہ سمجہا اور بازو سے آٹہہ اونس خون فوراً نکالا - اگرچہ لڑکی بوقت عمل بالکل بیہوش تہی مگر ابہی خون بند نہ کیا تہا کہ لڑکی ہوش مین آگئی اور سوال کا درست جواب دینے لگی - مین بازو باندہکر چند باتین سمجہا کر واپس آیا اور اوسکے والدین سے کہہ آیا کہ جب لڑکی پہلا پیشاب

کر کے توبغرض امتحان میرے پاس بہیجدین - امتحان کرنے سے پیشاب مین لفصف البومن دریافت ہوا مگر تعجب یہہ ہے کہ ۴۸ گہنٹہ مین البومن کا نام ونشان نرہا - اور لڑکی تندرست ہوگئی ڈاکٹر صاحب لکہتے ہین کہ گذشتہ چار پانچ سال مین اس مرض کے دو تین بچے میرے ہاتہہ سے تلف ہوئے مگر اس عمل کی کامیابی دیکہکر مینے پختہ ارادہ کرلیاہے کہ آیندہ ایسے موقعہ پر فوراً فصد لیا کرونگا -

حرارت وبرودت

جناب مہتمم رسالہ تکمیل الحکمت مکرم بندہ زاد نوازشہ

بعد ادائے مراسم نیاز آنکہ ایک مضمون حکمت کا جو متنازع فیہ یونانیون اور ڈاکٹرون کے ہے لکہکر بہیجتا ہون آپ مہربانی فرماکر از راہ عنایت اپنے رسالہ مین طبع فرماوین اور میری اجازت ہے کہ اگر کوئی صاحب اسپر اعتراض فرماوین اوسکو بہی اپنے رسالہ مین درج فرماینگا مین جواب الجواب لکہنے پر مستعد ہون -

حرارت اور برودت یہہ دونون کیفیات متضادہ فاعلیہ شمار کیجاتی ہین اور ہر ایک واحد اپنی ضد مین اپنا فعل کرتی ہے مثلاً حرارت برودت مین فعل کرتی ہے اور برودت حرارت مین اپنا اثر دکہلاتی ہے گو حرارت کا اثر زیادہ اور برودت کا کم ہو کیونکہ وہ اغلب کیفیت فاعلین سے ہے لیکن فعل اور انفعال دونون کا ہوتا ہے دیکہیے جسوقت پانی گرم مین پانی سرد ملاتے ہین نیم گرم ہوجاتا ہے اور یہہ نیم گرم ہونا بجز فعل اور انفعال ایک دوسرے کے ہرگز ممکن نہین ہے اور یہہ بات بہی پائی جاتی ہے کہ صورت پانی کی اپنی ہیئت اصلی ماہیت پر جو کہ سرد ہے ابتک باقی ہے اوسمین تخلف کسی قسم کا نہین ہوا ہے صرف کیفیت مین اثر پیدا ہوگیا ہے اور یہہ ہی کیفیت عرضیہ فاعل تہی اور حرارت اور برودت ایک کیفیت ہے مزاجیہ جو کہ حاصلہ عناصر سے مجتمع اجزا اوسکا تصور کسی دوسری شے کو جوامہ سے خارج ہے واجب ہنہین

کرتا ہے اور تقسیم اور نسبت اجزا کے اوسمین خواہش نہین ہوتی ہے پس چونکہ یہہ برودت موجودہ اپنی اضداد کے ساتھہ مرکب ہے اور پہر ہم اوسکی برودت محسوس کرتے ہین اس حالت مین وہ برودت جو کہ فلک پر ہے بدرجہ اولی محسوس ہوگی جسوقت قاسر گرم کرنیوالا مثل عکس آفتاب منعکس کے فرو ہوجاتا ہے تو وہی سردی جس جسم مین کہ حایل ہے اپنی اصلی حالت مین عود کراتی ہے اگر وہی کیفیت بارد اپنی طبیعت مین نہین ہوتی تو اپنی اصلی حالت پر نہین آتی اور یہہ بات بہی مسلم ہے کہ جو حرارت قاسرہ بسبب انعکاس شمس کے اور تبخیر ابخرون کے حاصل ہوتی ہے اوسکو یہہ بہی ضرور ہے کہ کوئی جسم کثیف اور غلیظ بہی اوسکی واسطے موجود ہوتا کہ اوسکا نور اوس مین اچہی طرح نفوذ کرے جب اس جسم کثیف مین انعکاس کا اثر پورا پورا ہوگیا اور بسبب لطافت اور خفت کے جو کہ مقتضائے حرارت ہے اور بوجہ غلبہ برودت کے حرارت منطفی ہوگئی اب سردی باقی رہیگی - اب فرمائیے اگر برودت کوئی شے نہین تہی توکسطرح حرارت موجودہ مندفع ہوگئی پس ثابت ہوا کہ برودت بہی کوئی شے ہے اور دیکہیئے قرع انبیق مین جب کوئی شے مرکب مقطر کرتے ہین تو اوسمین اجزا مائیہ اور اجزائے ارضیہ اور اجزائے بخاریہ بالبداہتہ علحدہ ہوجاتی ہین تو وہی اجزائے مائیہ بارد ہین اور دیکہیئے کہ جسوقت کسوف شمس کا ہوتا ہے یکایک بسبب حایل ہوجانے جرم قمر کے درمیان ہمارے اور شمس کے روشنی شمس کی ہمسے علحدہ ہوجاتی ہے اوسیوقت زمانہ سردی کا محسوس ہونے لگتا ہے گو موسم گرما ہو کیونکہ جو حرکت قمر آفتاب کی حرکت سے زیادہ سریع ہے - لہذا زیادہ تر اوس کا حس برقرار نہین رہتا ہے تو معلوم ہوا کہ روشنی ستارون اور ثوابت کی اس حرارت کو قایم رکہتی ہے اور اسیوجہ سے بلد مرتفع زیادہ تر بارد ہوتے ہین کہ بسبب حرارت شمس کے اجزائے ارضیہ دخانیہ ہوا سے ملتے ہین اور جب حرارت بسبب تجاوز ہوجانے شمس کے سمت الراس سے دور ہوجاتی ہے تو وہی برودت موجودہ ہوجاتی ہے اور جس فلک پہ ثوابت سیارہ موجود ہین اوسکی منطقہ کو منطقۃ البروج کہتے ہین وہ دونون نقطون اعتدالین پر جسکو نقطین اعتدالین کہتے ہین تقطیع کرتا ہے ایک دایرہ معدل النہار ذو زاویہ پر جو کہ قایمہ ہوتے ہین پیدا ہوتا

ہے یہان رات دن ایک سال مین دو مرتبہ برابر ہوجاتا ہے اسواسطے کہ شمس اپنی حرکت خاصہ سے دن رات مین قریب ایک درجہ کے حرکت کرتا ہے اور سال بہر مین اوسکا دورہ تمام ہوتا ہے جب بہ شمس محل تقاطع پر پہونچیگا - تو اوسوقت معدل النہار ہوگا اور یہان رات دن برابر ہونگے اسواسطے کہ معدل کہ نصف اوسکا فوق ارض ہے اور نصف اوسکا تحت ارض ہے اب جبتک شمس ہماری سمت الراس پر رہیگا تو ضرور گرمی ہم لوگون کو محسوس ہوگی اور ہوتی رہیگی اور جسقدر ہماری سمت الراس سے متجاوز ہوتا جائیگا اوسی درجہ کے موافق سردی مدرک ہوتی جائے گی اب بہی بہت سی جگہہ ایسی موجود ہین کہ وہان بوجہ نہ پہونچنے روشنی آفتاب کے اسقدر سردی اور برف پائی جاتی ہے کہ وہان کوئی جاندار نہین رہ سکتا ہے بلکہ جا بہی نہین سکتا ہے چنانچہ اسکے اہل فرنگ بہی قایل ہین اور برف بالفعل سرد ہے کیونکہ بالبداہتہ اوسکی سردی محسوس ہوتی ہے اگر بالفعل سرد نہین ہوتا تو تسکین پیاس وغیرہ کی اوس سے ہرگز نہین ہوتی گو بعد انحلال اجزائے ناری اور بعد تحلیل ہونے ادخنہ محتسفہ جو بسبب برودت کے منجمد ہوگئے ہین اپنی حرارت کا فعل کرتا ہے لیکن حالت موجودہ اوسکی مثبت برودت - اب جو شخص عدم حرارت کا نام سردی بتلاتے ہین اول تو اوسکا ثبوت کسی معتبر حکیم سے بیان فرمائین اور اب وہ اس حالت مین مدعی ہین اس مدعا کیواسطے کوئی عقلی اور یا نقلی دلیل بیان فرماوین اور ہم عدم حرکت کو سردی کسطرح خیال کرلین - عدم حرکت تو بہت سی چیزون مین پائی جاتی ہے کیا ہم سبکو سردی کہہ سکتے ہین - ہرگز نہین -

راقم - عبداللطیف مدرس اول صیغہ اناسکول - اودے پور میواڑ

غصہ کی بُرائیان

غصہ ایک آتش ہے جو انسان کے دل مین بوقت سُننے کلام ناگوار یا دیکھنے حرکات ناہموار کے بہڑکتی ہے اکثر اشتعال اوسکا اوسیوقت ہوتا ہے کہ جب کسی کے خاص فعل اور عادت کے خلاف کوئی کلام

یا حرکت سرزد ہوئے اور بعض اوقات کوئی بات یا کلام اور عقلاً اور نقلاً اوسکو بیجا اور بد انجام سمجھتا ہو دوسرے کی لنسبت جو سُننے یا دیکھنے مین آتے ہین وہ بھی اس آگ کو بھڑکاتے ہین ہرچند کہ غصہ مزاج صعب ہے لیکن عناصر اس سے برہی کب ہے۔ بہرحال آدمی کو چاہیے کہ تا امکان تحمل کے پانی سے اوسکو بجہائے اور خاک کا ن لم یکن۔ اوسپر ڈالے ایسا نہ رکھے کہ گرد باد کدورت دوبارہ اوسکو جتا وے۔

جب کوئی سبب اوسکے مشتعل ہوجانے کا ظہور مین آجائے اوسوقت اوسکا سکوت اختیار کرے اور اوسی سکوت مین پس وپیش دینی اور دنیوی کے تعلقات کا باتفاق اس کلمہ کے رجوع ہوا تھا سو ہوا اب ناحق اپنے تئین اس آگ سے جلانا کیا فایدہ)۔ اپنے ہاتھ مین رکھے۔ بیشبہ غصہ غارتگر جمعیت اور فارغ البالی ہے انسان کی طبیعت پر جب غالب ہوتا ہے تو انواع اقسام کے رنج والم مین ڈالتا ہے اور اوسکے عیش ونشاط کے اسباب کو صاف برہم اور پریشان کردیتا ہے سچ یہہ ہے کہ حرارت غضبی جسکی طبیعت مین ملتہب ہوتی ہے ہمیشہ جسم اوسکا مانند درخت خزان دیدہ کے بے رونق اور پریشان اور ہردم دل غنچہ پژمردہ کیطرح بستہ اور رنج سا ملال رہتا ہے۔ اور عام کیفیات عیش وآرام دنیا اور ذکر فکر کام ناکام عقبی اوسپر ایسی حالت مین منغض اور حرام ہوتا ہے باوجودیکہ مقولہ جزاک اللہ فی الدارین خیرا اوسکے تمامی نتایج سے خارج ہے تمام بُرائیاں خویش واقارب یگانہ وبیگانہ اوسکے نام کے ساتھ پیوند کرتے ہین اور اوسکی صحبت سے ترسان وپریشان رہتے ہین۔

نسخہ جات

دوائی رمد چشم - جوکہ استعمال کرنے سے پہلے ہی روز مین ورم طبقہ ملتحمہ کو نافع ہے اور ضربان چشم کو تسکین دیتا ہے اور روع آدہ گا کرتا ہے اور آنکھہ کو ایکدن مین اصلاح

پیدا لاتا ہے ص شیاف مامیثا انزروت ہر ایک دو تولہ چار ماشہ کتیرا ساڑھے تین ماشہ زعفران سات ماشہ افیون پونے دو ماشہ کوٹکر چہانکر بارش کے پانی مین کہرل کرکے مخروطی شکل کی گولیان شکل اور حاجت کے وقت انڈے کی سفیدی مین گہسکر استعمال کرین۔
سنجور کہ زکام اور نزلہ سرد کو باز رکہتا ہے ص کندر سلارس خشک مرکی کوٹ سند رس برابر وزن کوٹ چہانکر گولیان بناوین حاجت کے وقت ایک گولی آگ پر رکہین اور سجار پر اوسکے سر جہکا دین۔ سنجور کہ مقوی ذہن و دماغ ہے خفقان اور غشی او ضعف عواس کو نافع ہے ص اگر ہندی کوت شیرین صندل سفید ہر ایک ساڑھے تین ماشہ مشک کافور پونے دو ماشہ کوٹ چہانکر گلاب مین گوندہ کر گولیان بناوین اور جب چاہین حسب دستور بخور کرین۔ دوائی معاون حمل اکثر تجربہ کار حکیمون کے عمل مین آچکی ہے جس سے بکثرت فایدہ ہوا ہے بنجا ظر رفاہ عام اس نسخہ کو ہالا مین درج کیا جاتا ہے اصحاب استعمال پر امید ہے کہ بعد حصول مطلب بذریعہ رسالہ ہذا نیاز مند کو مطلع فرما دین تاکہ اسکے مفید ہونے پر صاد کیا جاوے۔ ص سلارس تر بارزد حب انغار برابر کوٹکر چہانکر شہد مین گوندہین اور بعد پاک ہونے کے عورت کو چاہئے کہ ہر روز ساڑھے تین ماشہ اس دوا سے لیکر تین دن برابر بخور کرے بعد اوسکے مباشرت عمل مین آئے۔ ایضاً سداب خشک کو ساتھ موم پگہلے ہوئے اور پشم خرگوش کے گوندہین اور بنجور کرین۔ سنجتہ جوش سردی معدہ اور جگر اور درد پشت اور درد مفاصل اور قولنج اور لقوہ اور نسیان اور درد گردہ اور مثانہ کو نافع ہے رنگ نکہارتا ہے منہ مین خوشبو کرتا ہے اور معدہ اور باہ کو قوت دیتا ہے اور حافظہ بڑہاتا ہے اور بول جاری کرتا ہے اور ریاح کو توڑتا ہے۔ ص پانی انگور سنجتہ کا ایک دومن تین آثار مروج گوشت بکری کا فربہ سوا سولہ سیر اگر خام دو تولہ گیارہ ماشہ جائفل مصطگی خولنجان زعفران ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ سلیخہ ساڑھے تین ماشہ چہوٹی

الایچی کباب چینی زنجبیل موتہہ لونگ جاوتری ہرایک ساڑہے دس ماشہ سونٹہہ دارچینی الچہڑ عاقرقرحا ساڑہے تین ماشہ شہد خالص ساڑہے سات سیر گوشت کو آب انگور مین جوش کرین کہ مہرا ہو جائے دوائین نیکوفتہ تہیلی مین بہرین اور منہ تہیلی کا باندہ کر اوس مین ڈالدیوین اور ہر لحظہ ہاتہہ سے ملتے جاوین اور ساوسیر ڈیڑہ پاؤ گلاب اضافہ کرکے صاف کرین اور مٹکی مین گراوین بعد چہہ مہینے کے استعمال کرین اور اگر چاہین مرغ کبوتر اور چکورا اور مانند اوسکے اضافہ کرین چاہئے کہ گوشت بکہری سے کم ہرین **خوراک** ۲ تولہ سے ۳ تولہ تک اگر اسکو محرور المزاج استعمال کرنا چاہئے تو کسیقدر بید مشک عرق کیوڑہ کے ساتہہ پیوے اگر امراض بلغمیہ کے واسطے یا خود استعمال کرنیوالا مبرود المزاج ہو تو عرق بادیان یا عرق اجوین کے ہمراہ مفید ہے اگر قوت باہ کے غرض پر اسکو استعمال مین لایا جاوے تو عرق دارچینی سے کوئی عمدہ جزو نہین ہے **نسخہ معجون** کہ سردی جگر اور معدہ اور قولنج اور دشواری بول کو نافع ہے **ص** تج لونگ دارچینی سلیخہ بالچہڑ دانہ الایچی سفید مصطگی دانہ الایچی بڑی کے حب بلسان زعفران ہرایک پونے سولہ ماشہ سقمونیا ساڑہے دس ماشہ تربد سفید حب النیل ہرایک دو تولہ چار ماشہ قند سفید شہد خالص بالمناصفہ دو چند ادویہ سب دواؤنکو کوٹ چہانکر رکہین اور شہد و قند کو حسب دستور قوام پر لاوین پس نیچے اوتار کر ادویات کوفتہ کو ملائین اور الٹ پلٹ کرین تاکہ بخوبی آمیز ہو جاوے - **خوراک** ڈیڑہ تولہ سے غایت ۲ تولہ تک **جوارش اترج** معدہ کو قوت دیتی ہے اور اشتہائے طعام لاتی ہے اور منہ مین خوشبو کرتی ہے **ص** پوست ترنج خشک کیا ہوا آٹہہ تولہ نو ماشہ لونگ جائفل پیپل تج دانہ الایچی بڑی کے کلیجن سونٹہہ ہرایک ساڑہے تین ماشہ مشک خالص ایک ماشہ تین چاول کوٹ چہانکر شہد مین ملاوین - **خوراک** ۷ ماشہ **جوارش عود** ریاح کو توڑتی ہے خفقان اور تنگی سانس کو دور کرتی ہے **ص** اگر ہندی سونف دیسی اجمود بسبہ بالچہڑ ہرایک ساڑہے دس ماشہ جاوتری ناگیسر موتہا فرنجمشک زرنباد

زرنجبور ہر ایک ساڑہے چار ماشہ دارچینی سونٹھہ کالی مرچ لونگ مصطگی ہر ایک سات ماشہ گاوزبان
ساڑہے سترہ ماشہ کافور چہہ رتی مشک خالص ڈیرہ ماشہ کوٹ چہانکر ساتہہ شہد کے گوندہین ۔
خوراک ۹ ماشہ ۔ **دوائی مسہل** کہ اسہال بلا مشقت لاتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی
ہے۔ **ص** اگر قماری مصطگی ساڑہے سترہ ماشہ تربد مجوف پانچ تولہ دس ماشہ سقمونیا بریان
ساڑہے دس ماشہ رب سیب برابر وزن دواؤن کے نبات بہی برابر وزن دواؤنکے مقدار
خوراک سات ماشہ سے ساڑہے دس ماشہ تک **دوائی مقوی معدہ** کہ اشتہا صادق لاتی
ہے اور ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔ **ص** پانی چوکی کا پانی سیب ترش کا ہر ایک ڈیرہ پاؤ گلاب
قند سفید شہد خالص ہر ایک تین چہٹانک زعفران ساڑہے تین ماشہ دارچینی مصطگی ہر ایک
ساڑہے تین ماشہ ۔ اگر قماری دو تولہ گیارہ ماشہ بادرنجبویہ سات ماشہ تیجپات فلفل دراز فلفل گرد
تمال ہیر انار دانہ زرشک زنجبیل ہر ایک ۹ ماشہ سب کو کوٹ چہانکر حسب دستور معجون تیار کرین
مقدار نو ماشہ ۔ **نوع دیگر** معدہ گرم کو سرد کرتی ہے اور بہوک لگاتی ہے ہاضمہ درست کرتی
ہے **ص** لونگ سات ماشہ بالچہڑ ساڑہے تین ماشہ اگر خام ساڑہے تیرہ ماشہ مصری تین پاؤ
سوا چہٹانک مصری کو گلاب مین ڈالکر قوام کرین اور سب دوائیان کوٹ چہانکر اوسمین ملادین
اور اوپر تہہا کے گرا کر خوب لت کرین **خوراک** تولہ ۔ **نوع دیگر** معدہ کو اصلاح پر لاتی ہے
اور بہوک کہانے کی پیدا کرتی ہے **ص** اگر خام ساڑہے سترہ ماشہ پوست ترنج ساڑہے دس
ماشہ مصطگی ساڑہے چار ماشہ مصری تین پاؤ سوا چہٹانک بدستور طیار کرین ۔

مرہم گنج کی بیماری کا

مغز استخوان	۹۰۰ گرین	روغن بید انجیر	ساڑہے چہ ڈرام
ٹانک ہسڈ	۲۰۰ گرین	کوئی خوشبودار روغن	۵ سے ۱۰ بوند تک

سب کو خوب طرح ملا لین ۔ یہہ مرہم اوس قسم کے گنج مین مفید پڑتا ہے کہ جب سر کے بال بلا مرض آتشک یا کرم کے سبب سے جہڑتے ہون اور پرانے جہپ جسکو پنجابی مین تہم اور انگریزی مین پے ۔ ٹے ۔ ریا ۔ سیس بولتے ہین اوس مرض مین بہی یہہ مرہم مفید پڑتا ہے ۔

ایک نیا مرہم پہٹے ہوئے ہٹنیون پر لگانیکے لئے

ایام رضاعت مین جب مرضعہ کی ہپٹیان پہٹ جاتی ہین تو بچہ کو دودہ پلاتے وقت اوسکو کمال ہی تکلیف ہوتی ہے اس تکلیف کے رفع کرنے کے لئے فرانس کے ڈاکٹر بلا ۔ کوار صاحب نے اس مرہم کو ایجاد کیا ہے ۔

نسخہ

آئیل اف ۔ تہیو ۔ برو ۔ ما ۔	۱۰ حصہ
روغن بادام	۲ حصہ
اکسٹراکٹ اف را ۔ ٹے ۔ نی	۱ حصہ

سب کو ملا لین ۔ اس مرہم کو تین چار دفعہ لگانے سے زخم ہٹنیون کا درست ہوجاتا ہے

فارسی اخبار لاہور

اُردو اخبارات کی ترقی دیکہکر زمانہ کی چال ہماری آنکہون کے سامنے ہی نقشہ جما رہی ہے کہ ابہی اسملک مین اخبارات کی بہت ضرورت ہے اس قسم کا اخبار ہونے کے سبب ملک کے چند خیرخواہان متفق الرائے ہین کہ یکم اپریل ۱۸۹۸ء سے ہفتہ وار ایک اخبار فارسی زبان مین ہم اسمی نکالا جاوے اسمین انگریزی اخبارات کے ترجمے ۔ آرٹیکل نئے اور پرانے مضمون و سرپرآوردون کی سوانح عمری لغت علمی اور نیچرل مضامین وغیرہ نہایت خوش اسلوبی سے درج کئے جاینگے قیمت ایک روپیہ سالانہ پیشگی بہیجنی ہوگی ہر ایک خریدار کو محمد شمس الدین شائق منیجر فارسی اخبار لاہور ۔ سول کتابہ

[illegible]

تکمیل الحکمت

[illegible]

جلد ۵ مطبوعہ ماہ - اپریل ۱۸۹۸ء سنہ Apr 98 نمبر ۴

شرح

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	۳؍	[illegible]	[illegible]
″ ″ مع ″	۴؍	[illegible]	[illegible]
سرکار و روساء سے	۴؍	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ مابعد ڈیوڑہی ۔

مضامین رسالہ طب یونانی و انگریزی کے مسائل انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی طریق تشخیص مرض حفظ صحت ما تقدم کے مسائل یونانی و انگریزی طب پر بے تعصب محاکمہ علم تشریح منافع الاعضاء افعال الاعضاء مڈیکل جیورس پروڈنس یعنی انگریزی و یونانی طب کے ساتھہ انکی مطابقت نئے تجربے ڈاکٹروں و اطباء انگریزی

انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل و

متفرقات یہہ رسالہ بعض بعض صاحبوں کو بلا درخواست بہی بہیجا جاتا ہی جنکو لینا منظور نہ ہو دو ہفتے کے اندر مطلع فرمائیں ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر [illegible] بند کرنا چاہیں تو مسودہ دی درخواست کے ساتھہ رقم قیمت بہی بہیجدیوین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء لاہور متصل کوتوالی کے نام کریں روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجدیں درصورت ٹکٹ فی روپیہ [illegible] ارسال فرماویں اجرت مضامین مفید خاص فی سطر ہر صفحہ [illegible] اشاعت کے لئے رعایت بہی کیجاویگی۔

باہتمام مالکان بابو ابو عبید اللہ و حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء

مطبوعہ مطبع قانونی ہند پریس لاہور

Holloway pills

حبوب ہالوے صاحب

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی لبسر کرنیکی لئی اشد المفقت وبہایت ضروری ہی چون کہ خون کی صفائی زندگی و تندرستی وقوت کے لئی ضروری ہی پس یہہ حبوب مصفی خون ادویہ سے فضیلت رکہتی ہین کبد و معدہ و گردیکی امراض کے لئی مفید ہین جو اسباب اعضائے رئیسہ کم طاقتی التہاب اجتماع خون پیدا کردیتی ہین وہ انکی استعمال سے دفع ہوتی ہین زیادہ محنت و بی اعتدالی و بدپرہیزی اور خراب ہوا کی اثر سے جو خلل نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہی ان گولیونکی استعمال سے دفع ہوتا ہے انتون پربہی اسکا اثر ہوتا ہی اقسام قبض مین انتون کی ہرطرحکی شکایات دفع کرتی ہین تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین جو عارضی مفسد ردی بخارات سے پیدا ہوتی ہین انسی محفوظ رکہتی ہین اور ہوا در دوبہ اور اخلاط فاسدہ جو نباتات اور حیوانات متعفن ہونے کے سبب خون مین داخل ہوتے ہین ان حبوب کے استعمال سے خارج ہوجاتے ہین یہہ گولیان مقوی اعضائی اگر اعضائی تولید کمزور ہوجائین تو انکے استعمال سے قوی ہوجاتے ہین اور زنہار وہ ہر ایک طرح کی ضعف وکمزوری کو رفع کرتی ہین مخصوصہ امراض عورات کیلئی یہہ حبوب بے بہا ہین اور دنیا مین انسانکی زندگی با آرام و آسایش بسر کرنیکو لئی لاثانی ہین

Holloway ointments

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم کے مقام ماؤف مین نفوذ کرنی اور اسکو صحیح حالت مین لے آنی کی صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین جب جسم کی سطح پر ملی جاتی ہین سینہ معدہ کبد رود ہ تم کے کل عوارض پر اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہے وجع مفاصل و نقرس کے تکالیف کو اسکے لگانیسی آرام ہوتا ہی نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کہہ دیتی ہی اگر ٹانگ خراب ہوگئی ہو اور زخم کہنہ پہوڑی پرانے ہون سینہ جکڑا رہتا نار سو ستے جان بلب ہوا سیر سے زندگی تلخ ہو تو ان سب عوارض کے دفعیہ مین یہہ مرہم تیر بہدف ہی۔ خطا نہین جاتی جلد و جسم کے تمام بیرونی امراض اسکے استعمال سہی شفا پاتی ہین۔ یہہ گولیان و مرہم فقط ۵۳۳ اکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقون ڈبیون مین بیچتے ہین قیمت یہہ ہی ۱ شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین ہدایت لکہی ہوئی ہی کہ اسطرح استعمال کرنا چاہئے

Heat forming Foods continued

بقیہ اغذیہ مولد الحرارت

قبل اسکے کہ مین نشاستہ کا ذکر ختم کرون یہہ مناسب معلوم دیتا ہے کہ مین اسکی بعض اقسام کا بیان کرون جو بطور غذا اکے استعمال مین لائے جاتے ہین پس اول اول مین اراروٹ کا بیان بیان کرتا ہون۔ اراروٹ نہایت خالص قسم کا نشاستہ ہی اور بہت گران قیمت ہوتا ہے۔

اراروٹ

اراروٹ ایشیا اور امریکہ ہردو اقالیم سے دنیا کے مختلف ممالک مین بھیجا جاتا ہے اور ایسٹ انڈین اور ویسٹ انڈین اراروٹ کے نام پر فروخت ہوتا ہی یہہ اوس درخت سے نکالا جاتا ہے جسے انگریزی مین **مرنطا ایرنڈی نیشیا** کہتے ہین۔ اس درخت کے لمبے لمبے جڑون کو کوٹکر اراروٹ کو ان سے الگ کیا جاتا ہے۔ جب خوردبین کے ذریعہ سے اراروٹ کی چھوٹی چھوٹی دانون کا امتحان کیا جاتا ہے تو ان کی ایک خاص وسعین شکل نظر آتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم اراروٹ کے دانون کو کسی دوسرے قسم کے نشاستہ کے دانون سے بسہولیت تمام شناخت کر سکتے ہین۔ اراروٹ کا ایک اور قسم بھی ہے جو ٹاوس لس مائیں کے نام سے مشہور ہی۔ یہہ اوس درخت کی پیداوار ہی جسے **کینا ایڈولس** کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ **کینا ایڈولس** کی شکل قریب قریب **مرنطا ایرنڈی نیشیا** کے مشابہ ہوتا ہی۔ نشاستہ جو اس درخت کی جڑ سے نکلتا ہے اسکے دانے اراروٹ کے دانون کی نسبت بہت بڑے ہوتے ہین۔

ابہم نشاستہ کی ایک اور قسم کا بیان کرتے ہین جسے ساگو دانہ کہتے ہین یہہ بھی کھانے کے کام مین آتا ہے۔

ساگودانہ

ساگودانہ مختلف قسم کا ہوتا ہے اور مختلف ناموں سے مشہور ہی - اسکا وہ قسم جو ملک انگلستان میں عموماً استعمل ہی انڈین ارکیپلیگو نامی جزایر سے لایا جاتا ہے - ساگودانہ ایک قسم کی کھجور کی پیداوار ہے جسے انگریزی مین سگس لیوس کے نام سے تعبیر کرتے ہین - ساگودانہ فی الحقیقت اس کھجور کا گودا ہوتا ہے - یہہ کھجور جاوا سماٹرا ملقاس اور فلپاین جزایر مین پہلتی اور پہولتے ہین - ساگودانہ اس کھجور کے تنہ سے نکالا جاتا ہے - تنہ کو کوٹکر پانی مین ڈالا جاتا ہے تو ایک گدلا سفید رنگ کا سفوف تہ نشین ہوجاتا ہے جسے جمع کرکے سوداگر لوگ مقام سنگاپور مین بتقریب تجارت لے جاتے ہین اس جگہہ پانی سے پاک کرکے نیم خشک کیا جاتا ہے اور اسکے گول گول چہوٹے چہوٹے دانے بناے جاتے ہین اور ان دانون کو نیم برشت کرکے دوسری ممالک مین فروخت کے لئے روانہ کیا جاتا ہے -

ساگودانہ پرورشی اور زلین الطبع چیز ہے اور ضعیف و کمزور اشخاص کی مزاج کی بہت موافق ہوتا ہے - جب اسے پانی مین ابالدیا جاتا ہی تو یہہ نہایت نرم اور چپچپا بن جاتا ہے اور ایک لطیف غذا ہوجاتی ہی - حکما لوگ اسے تپ - سل اور امراض گردہ مین استعمال کراتے ہین - جب یہہ پانی سے نرم ہوجاتا ہے تو اسکے ذایقہ کو خوش کرنے کے لئے یہہ لوگ اسمین کسیقدر عرق لیمون - شکر اور شراب ملا دیا کرتے ہین ساگودانہ دوسرے قسم کی کھجورون سے بہی نکالا جاسکتا ہے -

اور ویسٹ انڈیس یعنے امریکہ سے بہی لایا جاتا ہے لیکن یہہ ساگودانہ ایسٹ انڈیس یعنے ہندوستان کے ساگودانہ کی نسبت ادنی درجہ کا ہوتا ہے -

ٹی پی او کا

نشاستہ کا ایک اور قسم بھی ہے جو کھانے کے کام مین آتا ہے اس قسم کو ٹی پی او کا کہتے ہین
یہہ چیز جیٹروفا نامی درخت سے جو برٹش گائنا مین بکثرت پیدا ہوتا ہے نکالی جاتی ہے -
ٹی پی او کا اس درخت کی جڑون سے نکالا جاتا ہے مگر اسبات کے دیکھنے سے ہم نہایت
تعجب مین پڑجاتے ہین کہ اسی ہی درخت کی جڑون مین ایک قسم کے قاتل زہر بھی موجود ہوتی
ہے جسکو ہائڈروسیانک اسڈ کہتے ہین اور پیشتر اسکے کہ گائنا کی باشندے ان جڑون
سے ٹی پی او کا تیار کرنا شروع کرتے ہین وہ انکی رس سے اپنے تیرون کو زہر آلود کرتے ہین
اس درخت سے ایک اور قسم کا بھی نشاستہ نکالا جاتا ہے جسے مینڈیوکسا او بولتے ہین - ٹی پی
او کا کے دانے اور وروٹ کے دانون سے بہت چھوٹے اور باریک ہوتے ہین -

نشاستہ چانول اور مکی سے بھی نکالا جاتا ہے اور کھانے کے کام مین آتا ہے چانول کے نشاستہ
کے دانے بہت باریک ہوتے ہین اور ان کی شکل خاص و معین نہین ہوتی - چانول کا نشاستہ
علاوہ کھانے کے کام مین آنے کے صنعت و حرفت کے کامون مین استعمال مین لایا جاتا ہے -

کچھہ عرصہ سے صاحبان براون اور پالسن نے ایک عجیب قسم کے نشاستہ کو رواج دیا ہے
یہہ نشاستہ مروجہ مکی سے جو ہمارے ملک مین بافراط پیدا ہوتے ہی تیار کیا جاتا ہے - جب اس نشاستہ
کو تیار کرتے ہین تو مکی کے قشر اور گلوٹن کو الگ کر دیتے ہین اور ایک خالص نشاستہ
نکل آتا ہے جو کارن فلور کے نام پر دیگر ممالک مین فروخت کے لیے بھیجا جاتا ہے - یہہ نشاستہ
بہت حالات مین ارورو ٹ کی نسبت بہتر و عمدہ ہوتا ہے اور باوجود عمدہ ہونے کے بھی اسکی
قیمت بہت کم ہوتی ہے -

مکی کی نشاستہ کے دانون کی شکل خاص و معین ہوتی ہے اور اگر اسی نہایت احتیاط کے ساتھ

تیار کیا جاوے تو اسکی اور ارارروٹ کے درمیان خالی چکھنے ہی سے تمیز کرنا مشکل ہوتا ہے
علاوہ اسکے مختلف اقسام کے ایسی نباتاتی اغذیہ ہین جنکی ترکیب مین دوسرے اجزا کی بھی ایک
کثیر مقدار شامل ہوتی ہے نشاستہ پایا جاتا ہے جیسا گیہون اور گندم مین نشاستہ اور گلوٹن شریک
ہوتے ہین نشاستہ جو گیہون سے نکالا جاتا ہے سوداگر لوگ اسکی اکثر خرید و فروخت
کرتے ہین اس نشاستہ کے دانے قد مین یکسان نہین ہوتے ۔

اوٹ سے بھی نشاستہ نکالا جاتا ہے ۔ یہہ نشاستہ گو گیہون کے نشاستہ کے مشابہ ہوتا ہے
مگر اسکے دانے گیہون کے نشاستہ کے دانون سے کسیقدر چھوٹے ہوتے ہین ۔ مختلف قسم کی نباتی
اغذیہ مین نشاستہ مختلف مقادیر مین موجود ہوتا ہے بعض اغذیہ مین دوسری اجزا کی نسبت
اسکی مقدار بہت کم ہوتی ہے اور بعض مین بہت زیادہ پائی جاتی ہے مثلاً آلو اور چاول مین
اسکی ایک کثیر مقدار پائی جاتی ہے پس مین ناظرین کو اس امر سے آگاہ کر دینا مناسب سمجھتا
ہون کہ ایسی اشیا کو کہانے کے مستقل غذا تصور کرکے تن تنہا استعمال مین نہ لانا چاہئے بلکہ
ان اشیا کو ایسی غذا کے ساتھ شریک کرکے استعمال مین لانا چاہئے جس مین لحم اجزا کی کثیر مقدار
شامل ہو نشاستہ لحم غذا نہین ۔ کیونکہ اگر ارارروٹ ۔ ساگودانہ چانول ۔ ٹپی اوکا ۔
آلو ۔ چاول کو ہی خالی استعمال مین لایا جاوے تو ہم ایک ایسی غذا کو استعمال مین لاتے
ہین جس مین لحم اجزا مطلقاً موجود نہین ہین اور ایسی غذا کے استعمال مین لانے سے لاغری
جسم اور حدوث مرض کا غالب اندیشہ ہوتا ہے چند اور قسم کے بھی اغذیہ ہین جن مین نشاستہ
موجود ہوتا ہے اور جنکی طرف مجھکو ناظرین کی توجہ دلانی ضرور معلوم دیتی ہے مثلاً آرد خصی الثعلب
مین نشاستہ بافراط موجود ہوتا ہے یہہ آرد خصی الثعلب کی جڑون سے نکالا جاتا ہے ۔ یہہ
وہی درخت ہے جسکو انگریز آرکس ہیدیا کے نام سے تعبیر کرتے ہین ۔ جب خصی الثعلب کے آٹے
کو پانی مین ڈالکر ابال دیا جاتا ہے تو یہہ ایک خوشگوار کہانیکی چیز بن جاتی ہے اور ملک انگلستان

مین چاء اور قہوہ کے داخل ہونیکی قبل یہہ چیز عموماً استعمال مین لائی جاتی تہی اس سفوف کو کاڑہا
کی خوش ذایقہ بنانے کے لیے اسمین اکثر کرکے سسافرس کے کتنا شریک کیے جاتے ہین خصی الثعلب
کا ایک اور قسم ہے جسے ارکس میکولیٹا کے نام سے پکارا جاتا ہے اوسکی جڑون سے بہی آرد
نکالا جاسکتا ہے مگر اسمین نشاستہ کم پایا جاتا ہے۔ گو نشاستہ خصی الثعلب آجکل یہان کم استعمال
مین غیر مستعمل ہے مگر روم اور مشرقی ممالک مین یہہ اتبک استعمال مین لایا جاتا ہے۔ نشاستہ
حسب مختلف حالات اون اشجار کے جن سے یہہ نکالا جاتا ہے اپنی کیمیائی اور جسمی صفات مین
مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً نشاستہ کے اوس قسم کی طرف دیکہنا چاہیے جسے انولاین کہتے ہین اور
جو انولا ہیلی نی ام نامی درخت سے جو ملک انگلستان مین بالعموم پایا جاتا ہے نکالا جاتا ہے۔
جب اوسکو گرم سرخ کوئلون پر ڈالدیا جاتا ہے تو یہہ پگہلنا شروع کردیتا ہے اور اسے ایک
سفید رنگ کا بخار نکلنا جاری ہوجاتا ہے۔ یہہ نشاستہ گرم پانی مین گہس جاتا ہے اور سرد
پانی مین تہ نشین ہوجاتا ہے مگر قبل تہ نشین ہونیکے یہہ پانی کو لئی کی طرح پچپچی چیز بنا دیتا ہے
لچناین ایک اور قسم کا نشاستہ ہے جو لچن اور الجی بحری بوٹیون مین موجود ہوتا ہے۔ اس
نشاستہ کو جب پانی مین ڈالکے آگ کی سخت آنچ پر ابالدیا جاتا ہے تو یہہ اوروت سا گودا یا
ٹی پی اوکا کے طرح پانی کو کثیف کردیتا ہے اس نشاستہ کی ولیا کیطرح پچپچی شکل اختیار کرنے
نے بعض اصحاب کے دل مین یہہ خام خیال پیدا ہوگیا ہے کہ یہہ ایک پرورشی چیز ہے اور اگر لچن
الجی بحری بوٹیون کو بطور غذا کے استعمال مین لایا جاوے تو ان سے حیوانات کے جسم کی
پرورش ہوسکتی ہے چنانچہ اس قسم کی ایک کاہی جسے ایسلنڈ کاہی کہتے ہین اغراض استعمال
مین لائی جاتی ہے۔ یہہ بوٹی لچن کا ہی ایک قسم ہے اور دنیا کے شمالی حصون مین بکثرت پیدا ہوتی
ہے۔ اس بوٹی اور دوسری لچن بوٹیون مین علاوہ نشاستہ کے دوسری اجزا غذائی
ہی پائی جاتی ہین چنانچہ تجربہ سے یہہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ان بوٹیون مین حیوانات کی زندگی

کے قایم رکہنے کی قابلیت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ رینڈیر ماس یعنے بارہ سنگا بوٹی اسکی ایک نظیر ہے۔ یہہ وہ بوٹی ہے جسپر ہرن رینڈیر پرورش پاتا ہے دنیا کے شمالی حصوں اور کوہی مقامات مین یہہ بوٹی بکثرت پیدا ہوتی ہے اور موسم سرما مین ہرن رینڈیر اسی ہی بوٹی پر اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ باوجود سخت درجہ کی سردی کی جسکا کہ اس بوٹی کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہہ بوٹی بڑی تنومندی کے ساتہہ بڑہتی اور پہولتی ہے اور اسکو حاصل کرنیکی غرض سے ہرن رینڈیر اپنی تہوتہنی کے ساتہہ برف کو جو بعض اوقات کی ایک فٹ تک اسکے گرد گرد جما ہوا ہوتا ہے بمشکل تمام الگ کرکے استعمال مین لاتا ہے۔ باقی آئندہ

آرٹیکل نمبر ۲

Zoology continued

شیر دار جانوروں کا اجمالی بیان

فقراتی جانوروں مین شیر دار جانور اول درجہ کے ہین اور یہہ بچے جنتے ہین انکی بچون کی پرورش دودہ سے ہوتی ہے جس سے شیر دار جانورون کی تمیز کل فقراتی جانورون سے بہ آسانی ہوسکتی ہے۔ بچا جنے اور دودہ پلانے کے سوا اور باتون سے بہی شیر دار جانورنکی تمیز کل جانورون سے ہوسکتی ہے۔ مگر ان کے بیان کے پیشتر شیر دار جانورنکی تقسیم حلقون مین کرنا مناسب ہوگا مگر یہان صرف حلقون کا نام لکہا جائیگا ہر ایک کا علحدہ بیان آیندہ بابون مین ہوگا۔

شیر دار جانورون کی تقسیم

کل شیر دار جانورنکی تقسیم پہلے دو حصون مین ہوئی ہے اول غیر ذات المشیمہ دوم ذات المشیمہ حصہ اول ذات المشیمہ۔ اس حصہ کے جانورون کے رحم مین اونکے بچہ کے ساتہہ کہیڑی نہین

رہتی ہی اور نہ ولادت کے وقت خارج ہوتی ہی - اور یہی اسکی وجہ تسمیہ ہے -
حصہ دوم ذوالمشیمہ - اس حصے کے جانورون کے رحم مین بچون کے ساتھ کیٹری بہی رہتی ہے اور ولادت کے وقت خارج ہی ہوتی ہے - غیرذات المشیمہ کی تقسیم دوا اور ذوات المشیمہ کی تقسیم پندرہ حلقون مین ہوئی ہی -
اس تفصیل کے مطابق شیردار جانورون مین سترہ حلقے ہین -
حلقہ اول متحد المخارج - اس حلقے کے جانورون مین پاخانہ - پیشاب - اور بچا جننے کی راہین یا کمدیگر ملکر ایک ہو جاتی ہی اور اسواسطی خارج مین صرف ایک سوراخ ہوتی ہی - اس حلقے کا کوئی جانور ہندوستان مین نہین ہی یہہ کل اسٹریلیہ اور اسٹریلیہ کے قریب کے جزیرون مین رہتے ہین
حلقہ دوم ذات الصرہ - اس حلقے کے جانورون کے شکم سے سٹا ہوا عجیب طرح پر ایک صرہ یعنی تھیلی بنی ہوئی ہوتی ہی اور انکی بچے پیدائش کے بعد کچھہ دنون تک اسی تھیلی مین رہتی ہین اور ذوات الصرہ نام ہونیکا یہی سبب ہے - اس حلقے کا بہی کوئی جانور ہندوستان مین نہین ہی مگر یہہ کل اسٹریلیہ اور اسٹریلیہ کے قریب کے جزیرون مین رہتی ہین -
حلقہ سوم غیر دندانی - اس حلقہ کے اکثر جانور اس زمانہ مین موجود نہین ہین اور جو ہین انمین سے بہی کوئی ہندوستان کا باشندہ نہین ہی مگر انمین کاہل اور کل النمل وغیرہ شامل ہین -
حلقہ چہارم نبت البحر - بحری شیردار جانورونمین سے مناطس اور دوگنگ اس حلقے سے متعلق ہین -
حلقہ پنجم ہویلی - اس مین ہویل مچھلیون کے اقسام شامل ہین -
حلقہ ششم سخت قدم - اسمین گینڈا - دریائی گھوڑا اور کل سم دار اور کھردار جانور شامل ہین -

حلقہ ہفتم مہیب قرنی - اس حلقہ کا کوئی جانور اس زمانے مین موجود نہین ہے مگر گذشتہ زمانون مین اس حلقے کے متعلق چند بڑے بڑے سینگ وار او مہیب جانور تھے ۔

حلقہ ہشتم مرفعہ دندان - اس زمانہ مین اس حلقہ کا کوئی جانور موجود نہین ہے مگر گذشتہ زمانون مین اس حلقے کے متعلق چند بڑے بڑے دانت والے جانور تھے -

حلقہ نہم خمیدہ دندان - اس حلقہ کا بھی کوئی جانور اس زمانہ مین موجود نہین ہے لیکن گذشتہ زمانون مین اس حلقہ کے متعلق چند عجیب جانور تھے -

حلقہ دہم - صراکسی اس حلقہ کے جانور گینڈے سے بہت متشابہ ہین مگر بہت چھوٹے چھوٹے ہین اور یہہ اکثر افریقہ مین رہتے ہین -

حلقہ یازدہم ذات الخرطوم - اس حلقے مین اقسام مفقودہ موجودہ ہاتھی شامل ہین -

حلقہ دوازدہم اکل اللحم - اسمین کل گوشت کہانے والے جانور شامل ہین -

حلقہ سیزدہم قارض - اس حلقہ مین چوہا - خرگوش - گلہری وغیرہ شامل ہین -

حلقہ چہاردہم شبیرہ - اسمین اقسام گادر اور چمگادر شامل ہین -

حلقہ پانزدہم اکل الفراش - اس حلقے مین چھچھوندر اور ریچھ وغیرہ شامل ہین -

حلقہ شانزدہم چہار دستی - اسمین بندرونکی اقسام شامل ہین -

حلقہ ہفدہم دو دستی - اسمین انسان اشرف المخلوقات کے کل اصناف شامل ہین -

ان حلقون مین سے اول اور دوم حلقہ ذات الشیمہ سے متعلق ہین اور باقی کل ذات الشیمہ سے علاقہ رکھتے ہین -

کل شیر دار جانورون کے جسم پر کسی نہ کسی وقت بال ہوتا ہے اور کل کے سر کی ہڈیان دندانون کے ذریعے ایک دوسرون سے جٹی ہوئی ہوتی ہین مگر متحد المخارج مین جوانی کی حالت مین درز وہ جاتی ہین مگر شیر دار جانورون کا سر دو ابھرے ہوئی سطحون سے

ذریعہ سے عمد الفقرات یعنی ریڑھ کی استون سو جٹا ہوا ہوتا ہی۔ اسکے برخلاف چڑیونکا اور حشرات کی کہوپری اور بہری ہوی سطح کے ذریعہ سے ریڑہ کے ستونون ہی جٹا ہوا رہتا ہی

شیر دار جانورون کے نیچے کے جبڑے مین ہر ایک طرف ایک ہڈی ہوتی ہی اور یہ دونون ہڈیان ٹہڈہی مین ایک دوسری سی جٹی ہوی ہوتی ہین مگر چڑی اور حشرات یعنے رنگینی دالون کے جبڑے کے ہر ایک طرف مین کئی ہڈیان ہوتی ہین۔ شیر دار جانورونمین نیچے کے جبڑے کی ہڈی کنپٹی کی ہڈیون سے گٹہی ہوی ہوتی ہی مگر چڑیون مین اور حشرات مین ایک دوسری ہڈی (عظم المربعہ) کے ذریعہ سی گٹہی ہوی ہوتی ہی۔ کل شیر دار کے قلب مین چار خانے یعنی دو اذن اور دو بطن ہوتے ہین اور انکا خون سرخ اور گرم ہوتا ہی۔

انکی صدری اور بطنی جانون کے درمیان ایک پردہ حجاب الحاجز واقع ہونے کے سبب سے انکی صدری اور بطنی خانے علحدہ ہین۔

کل شیر دار جانورونمین وہ پہیپہڑی ہوتے ہین مگر چڑیون کے ایسا انکی جسم مین ہوائی کیسہ نہین ہوتا ہی اور نہ انکی جسم مین ہوا پہیپہڑون سے قصب الریہ کی شاخون کے ذریعہ سے گہس سکتی ہی۔

کل شیر دار جانورونکا بچا جنین کی حالت مین پانی بہری ہوئی تہیلی کے اندر رہتا ہے اور اکثر مین کہیڑی بہی ہوتی ہی اور کہیڑی کے ذریعہ سے ماں کے جسم کا خون جنین کے جسم مین پہونچتا ہی اور اسی خون سے جنین کی پرورش ہوتی ہی۔

راقم

مولوی محمد عنایت از گورکہپور

Human Physiology بقیہ افعال الاعضاء انسانی

فصل دوم

اس فصل مین یہہ بیان ہوگا کہ زندگی کا دوسرے قدرتی بیرونی طاقتون کے ساتھہ کیا تعلق
ہوتا ہے جو مختلف قیاسات زندگی کی اصلیت کے بیان مین عالم لوگون نے نکالے ہین اونکو
شمار کرنے کی چندان ضرورت نہین - البتہ یہہ قیاسات اسبات کو بخوبی ظاہر کرتی ہین کہ عالم
لوگون کے دلون پر زندگی کے اسرار نے کسطرح پر تاثیر کی - اور ان قیاسات کے بدل جانے
سے ہمین یہہ جاننا چاہیے کہ جو رائے ہم بتاتے ہین وہ صرف موجودہ دریافت شدہ ماجرون کو
اکھٹا رکھنے کے لیئے گویا ایک گانٹھہ ہوتی ہے اور جب کوئی نیا ماجرا دریافت ہوتا ہے تو اوسکو بھی
شامل کرنے کے لیئے پرانی گانٹھہ کو توڑنا پڑتا ہے جبتک ابھی یہہ ثابت نہ ہوا تہا کہ مختلف قدرتی
طاقتین مثلاً قوت - گرمی - روشنی - بجلی اور مقناطیس - آپس مین ادل بدل جاتے ہین
اور دیگر جسم کیطرح جسمین یہہ خود نمایان ہوتی ہین مقداراً محدود ہین بلکہ ٹھیک ٹھیک جانچی جا سکتی
ہین اور جبتک ابھی یہہ معلوم نہ ہوا تہا کہ ان طاقتون مین سے کسی ایک کی مقرر مقدار سے
کسی دوسری طاقت کا صرف مقرر مقدار ہی پیدا ہو سکتی ہے اور زیادہ ہرگز نہین اور سوختنی
اشیار کے مقرر مقدار سے صرف مقرر مقدار بہاپ کی پیدا ہو سکتی ہے اور اس بہاپ سے صرف
مقرر مقدار طاقت رفتار حاصل ہو گئی تب تک یہہ امر سہاوگی تہا کہ ہمارے دل اسی خیال
پر اکتفا کرین - کہ قوت زندگی ایک خاص قسم کی باطنی قوت ہے جو نہ جسم سے محدود ہے اور نہ عناصر کی
ساخت کی پابند ہے - چنانچہ زندگی کو آگ کے شعلہ سے نسبت دینا اغلباً اوسی ہی پرانے زمانہ
کا خیال ہے جسمین کہ اول اول اسکی اصلیت کے بیان کرنے مین حکمار نے کوشش کی اور جس
زمانہ تک کہ گرمی اور روشنی کی بابت لوگون کا یہہ خیال رہا کہ یہہ خاص خاص اشیار کے قدرتی
اوصاف ہین جو اشیار کہ اونکو پیدا کرنے مین نیست و نابود ہو جاتی ہین اوس زمانہ تک حکما
نے زندگی کو بھی ایک عجیب قسم کی روح خیال کیا اور یہہ کہ یہہ بھی جسم مین ہر ستی ہوتی ہے اور
رفتہ رفتہ بڑہتی ہے اور ترقی پاتی ہے اور آخر کار زندہ [illegible] کے ساتھہ جسمین یہہ [illegible]

ہوجاتی ہے تو ان کے اس خیال پر کچھہ تعجب نہیں کرنا چاہئے مگر جب یہہ ثابت ہوگیا کہ قدرتی طاقتون کو آپس مین ادل بدل جانے کا ایک خاص رشتہ ہے تو اسکا سبب اوکے نتیجہ یہہ ہوئے کہ جو رائین عالم لوگون کی زندگی کے بارے مین اسوقت سے پہلے تہین وہ بہی بدل گئین اور یہہ مسئلہ جو مدت سے مانا ہوا تہا کہ زندگی ایک ایسی چیز ہے جو قدرتی طاقتون سے قطعی علحدہ ہے ایک معاملہ طلب ہوگیا۔ چونکہ یہہ امر قریب قریب نا ممکن معلوم دیتا ہے کہ زندگی کی تعریف صرف چند الفاظ مین بیان کی جاوے جنمین اوسکی پوری پوری معنے آجاوین اور مطلب بہی سمجہا جاوے اسلئے شاید یہہ مناسب ہوگا کہ اوسکے خاص خاص اوصاف مدنظر رکہے جاوین اور دیکہا جاوے کہ یہہ دیگر قدرتی طاقتون پر کہانتک حصر رکہتے ہین اور کسطرح اونسے ملتے ہین۔

زندگی کے اوصاف جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا۔ پیدائش۔ نشو و نما۔ جسم کا مکمل ہونا۔ زوال اور موت ہین۔ اب اگر ان اوصاف کو ہم نمبروار دہیان مین لاکہین اور ہر ایک پر علحدہ علحدہ غور کرین کہ انکا ایک دوسرے سے کیا رشتہ ہے تو زندگی کا خیال خود بخود پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً جب بیج کا مادہ اوس حالت بالقوہ ہے جسکو نہ زندگی اور نہ موت کہہ سکتے ہین لیکن جسکو قوت زندگی کی حالت بالقوہ کہتے ہین حالت بالفعل مین آتا ہے اور اپنے ٹہہ دون کو پہار پہاڑ کر بڑہنا شروع کرتا ہے تو اوس حالت کو اوسکی پیدائش کہنا چاہئے۔ اسیطرح مرغی کا بچہ جب زندہ انڈے سے نکلتا ہے تو اوسے کہتے ہین وجود مین آیا۔ مگر ایک حالت مین پیدائش ہی زندگی کا آغاز نہین ہے بلکہ مختلف شکلون مین صرف اوسکا ایک سلسلہ ہے۔ زندگی کا آغاز نباتات و حیوانات مین سے کسی ایک مین سمجہنے کے لئے ہستی کا سلسلہ اور پیچہے تک دریافت کرنا چاہئے۔ اور اسطرح جب جرم کی اصلیت کا حال معلوم ہوتا ہے جسکا مکمل ہی ہونا گویا اوسکی پیدائش ہے۔ جرم کسی جسم کی اوس جزو کو کہتے ہین جو اوس جسم سے مع اسی طاقت کے علحدہ ہو جس طاقت کے ذریعہ سے یہہ اوسی قسم کا وجود پیدا کر سکے جسمین کہ یہہ علحدہ ہو۔ اسکی علحدہ ہونے کے طریقون کو ہم مختر

پہ بیان کرنیکی ضرورت نہین ۔
نسل جاری رہنے کے لئے مذکر و مؤنث کے جمع ہونے کو لازمی جاننے کی ہماری ایسی عادت ہوگئی ہے کہ ہم اسبات کو بہول ہی جاتے ہین کہ یہہ حال صرف اعلی نباتات اور حیوانات مین پایا جاتا ہے اور مادہ جسم کی ساخت کے وہ حصے جنسے نیا وجود پیدا ہوسکتا ہے وہ دو وجودون مین جدا گانہ رکہی گئے ہین ۔
سب سے ادنی قسم کے جانداروں مین جسم کا ہر ایک حصہ علحدہ وجود بننے کے قابل ہوتا ہے اسلئے اون مین جسم کے کسی حصہ کے علحدہ ہوجانے سے اونکی بڑہتی ہوتی رہتی ہے یعنی نسل جاری رہتی ہے ۔ اوسط قسم کے جانداروں مین جسم کا صرف کوئی خاص حصہ علحدہ وجود بن سکتا ہے اور علحدہ وجود بنانے کے لئے اوسکو جسم کے کسی دوسرے خاص حصہ سے ملنا پڑتا ہے لیکن جو جسم اوس وجود کے دائر کے بجائے ہوتا ہے وہ صرف ایک ہی ہوتا ہے ۔ یہہ طریقہ نسل جاری رہنے کا اکثر نباتات مین پایا جاتا ہے اور بعض ادنے قسم کے حیوانات مین بہی ۔ لیکن بعض اعلی قسم کے نباتات مین اور ادنی قسم کے سوا کل حیوانات مین جسمانی ساخت کے وہ حصے جو باہم ملکر نیا وجود بنانے کے لئے مخصوص ہین علحدہ علحدہ دو جسموں مین پائے جاتے ہین جنکو ہم جداگانہ مذکر اور مؤنث بولتے ہین ۔
نئے وجود کے جسم مین نشو و نما کی طاقت کے قیام پذیر ہونے کی بابت متقدمین کا یہہ خیال تہا کہ قوت زندگی بالقوہ بطور ذخیرہ کے اوسمین بہری ہوئی ہے اور بشرطیکہ سٹر نہ جائے بعض عوامل فی الخارج کی تاثیر سے اپنا فعل دکہلانے کے قابل ہے ۔ اور اسی طاقت کے بیج اور انڈے مین بالقوہ موجود ہونے سے نباتات اور حیوانات کے وجود نشو ونما پاتے ہین اور مکمل ہوتے ہین اور زندگی بہر متواتر کام کرتے رہتے ہین ۔ بعض نے عوامل فی الخارج مثلاً گرمی ۔ روشنی وغیرہ کی تاثیر پہ بہی غور کیا ۔ لیکن یہہ خیال کیا کہ یہہ بیرونی طاقتین قوت زندگی سے سوا اسکے اور کچہہ تعلق نہین رکہتین کہ یہہ (وہی) اسکا کام شروع کرواتی ہین اسلئے قوت زندگی کا جاری رہنے کے لئے کیفیت

اون پر منحصر ہے - مگر یہہ نہین سمجہا کہ ان کے درمیان آپس مین او رکسطرحکا بہی تعلق ہے -

راقم

بخشی نانک چند اسسٹنٹ سرجن -

اڈیٹر صاحب - تسلیم - ریویو مندرجہ ذیل کو اپنے رسالہ تکمیل الحکمۃ مین شایع کرکے بندہ کو ممنون کرین

ریویو رسالہ تمباکو

مولفہ

لالہ گنگن چند پریسیڈنٹ پراہ نکا برک سبہا کوہ مری

یہہ رسالہ ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء مین مولف نے واسطے فایدہ عام حسب تحریک دیوان اننت رام صاحب بہادر بالقابہ وزیر اعظم ریاست جموں وکشمیر بنایا ہے - حق تو یہہ ہے کہ اگر ایسی ایسے رسالہ ہماری قوم کی ترقی خواہ ولایق اشخاص بناتے رہین تو ملک کو چند روز مین نیم وحشی خطاب سے چہوڑ الین - ہمارے ملک مین ہزارون بلکہ لاکہون ایسے صاحبان موجود ہین جنکو سوے چنے کی بالکل عادت نہین ہے - اور اونکو یہہ نہین معلوم ہے کہ آیا تمباکو پینا مفید ہے یا مُضّر - اس رسالہ نے ضرور سب صاحبان کو مطلع کر دیا ہے کہ تمباکو کا استعمال بُرا ہے اب بہی اگر ہماری ملکی بہائی اسکو نہ چہوڑین تو اونکو اختیار ہے - اس رسالہ مین اول ذکر پیدایش تمباکو پہر اوسکے عروج کا مفصل حال - پہر یہہ ذکر کہ شروع مین اس سے ہر ایک قوم نے نفرت کی اور پہر یہہ ذکر کہ باوجود نفرت اسقدر یہہ کسطرح لگ گیا - پہر مفصل نقصانات تمباکو - ازانجا بعد بعض عمدہ تدابیر ترک تمباکو - و ایک نہایت عمدہ بحث تمباکو نوشی و مولف و آخر مین رائے چند لائق حکیمان وطبیبان درج ہین - غرض یہہ عمدہ رسالہ دیکہ[illegible] یقین ہے ہمارے دیسی بہائی اسکی پوری قدر کرینگے -

حلوہ [illegible]

مضمون مسہل از رسالہ مسہل

من تصنیف آگیا رام ہاسپٹل اسسٹنٹ صدر شفاخانہ شاہپور

جاننا چاہیے کہ جب کبھی اتفاقی علاج پیران وکودکان کا پڑے تو اوسوقت مسہل کے استعمال سکو بہت کم برتیں کیونکہ اونکی طبیعت بلحاظ عمر جادہ اعتدال سے پھری ہوئی ہوتی ہے پس جب حکیم اونکے واسطے مسہل کی تجویز کرتا ہے تو باعث زیادتی اخراج رطوبات کا ہوکر لڑکوں کو نشوونما سے اور پیروں کو طاقت اصلی سے روگردان کرتا ہے۔ اسواسطے درجہ سے کہ جب کبھی استفراغ کی ضرورت درمیان مرض ظاہر ہو تو شربت وادویات ملین سے کام لیں لیکن یہہ بھی یاد رہے کہ قبل از استعمال ادویات ملین طبیعت بیمار کو شیاف اور طلاء اور قبل از نرم شے طبیعت کو آمادہ کرکے ملینات کا استعمال کریں کیونکہ ان سے ایک تو مادہ اخراج پاجاتا ہے اور دوسرا ضعف اور بیہوشی عاید حال نہیں ہوتی۔ اور عمل جلدی ہوجاتا ہے اور بڈھوں کو انجیر گشتہ میں ملاکر دینی کمال فائدہ رکھتی ہے۔

طریق دادن جلاب منشی را

اگر بھنگی کو حاجت پینے مسہل کی ہو تو بھنگ نوشی کے وقت کو تبدیل کردیں اور کم مقدار کو [illegible] دیں اور اوس بھنگ کو روغن بادام یا گاؤ سے چرب کرکے استعمال کریں تاکہ اوسکی یبوست رفع ہوجاوے تو بعد اوسکے منضجات اور مسہلات کا استعمال کریں۔ اور جب شرابی کو ضرورت مسہل ہووے تو خوراک شراب کی کم کردیں اگر کم نہ ہوسکے تو اوسکی طاقت کو شربت انار اور عرق بید مشک اور گلاب سے کم کرکے استعمال کریں۔ اور آدمی اگر مزاج سوداوی یا بلغمی والا ہو تو خود شراب اوس خوراک سے زیادہ نہ لیا جاوے اوس جگہہ شراب سے مراد شراب انگوری [illegible] ضرورت ہو وہ اپنی خوراک کو کم کردیں اور وقت کو تبدیل

کرین لیکن جو آدمی تین دفعہ دینی افیون کہاتے ہین اونکو مسہل کارگر نہین ہوتا کیونکہ بباعث تین وقت کہانے کے انتظار نشہ کی رہتی ہی تو ایسے آدمیون کیواسطے حقنہ کا استعمال بہتر ہے کیونکہ اسّے بہت فایدہ ہین اول تو ایکہی دفعہ اونکو پاخانہ آتا ہی جس سے وہ اپنی موت لانے والی مرض سے بچ جاتے ہین - کیونکہ اکثر دیکہا گیا ہی کہ جتنے افیونی صاحب مرے ہین سب دستون کی بیماری - یعنی یہہ قاعدہ کا یہہ ہی کہ جب کسی افیونی کو دست لگ جاتے ہین تو وہ خود یقیناً جان لیتا ہی کہ اوسکو موت کا پیغام آگیا ہی کیونکہ اونکی دست کسی ادویہ سے بند نہین ہوتے - اسکا باعث یہہ ہی کہ جب آدمی مدت تک افیون کہاتا رہتا ہی تو اوسکی کچہہ نہ کچہہ اثر امعا پر ہمیشہ قایم رہتا ہے جس سے وہ بباعث نشہ کے اپنی قوت ماسکہ کو قابو مین نہین رکہتی جس سے بہت دفعہ اوسکو دست آکر کمزوری بدرجہ کمال ہو جاتی ہی جس سے وہ راہی ملک عدم کا ہوتا ہی تو بس ہر ایک آدمی پر فرض ہے کہ کسی افیونی کو جُلاب نہ دین - کیونکہ اول تو اونکو جلاب بمشکل سے لگیگا - اور جب دست شروع ہوگئے تو بدون موت کی بیمار کا بیچا نہین چہوڑیگی اور اگر اشد ضرورت جلاب دینے کی ہو تو اوسکے ساتہہ منضجات و مغزیات قلب معدہ ادویات کا ضرور استعمال کرین جیسکہ زعفران تخم کرفس دارچینی مصطگی - قرنفل وغیرہ - جب جلاب دیا جاوے تو افیون کہانے کے وقت کو تبدیل کر دینگے اور جب بیمار کو ضعف لاحق ہو یعنی تین چار دست آجاوین تو اونکو اوباسی وغیرہ آنے لگے تو فوراً پوری مقدار افیون کی اوسکو کہلا دیوین اگر بقایا مواد کا شکم مین ہو تو نرمی شکم کے واسطے دو عدد انجیر کے دو پیالہ شہد خالص ملا کر اور شربت بنا کر اوسکو پلا دین اس سے اوسکو بہت فایدہ ہوگا میرا تو یہہ خاصہ ہے کہ کسی افیونی کو جلاب ہرگز ہرگز نہین دیتا ہون - باقی آیندہ -

جناب مہتمم صاحب رسالہ تکمیل الحکمت - یہ نسخہ مجرب مار گزیدہ کا سالہاے متماہی سے اپنے سالہا مین جگہہ دیجئے [illegible]

علاج مارگزیدہ - ۱۰ تولہ یا ۲۰ تولہ شہد مار گزیدہ کو پلا دین فی الفور صحت ہو جاتی ہے سیکڑون آدمیون کو صحت ہوگئی ہی اگر قریب ہلاکت کے ہوگیا ہو تب ہی شفا ہو جاتی ہی لا ریب فیہ

شفاء للناس اسکے نفع مین کلام ربانی وارد ہی اور مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ارادہ شفا کا رکہتا ہو چاہئے کہ صبح کو ناشتا عسل کا آب باران کو ساتہہ کیا کرے جالینوس نے کہا کہ اکثر جاریوں مین کوئی چیز نفع مین عسل کے بہتر نہین ہی ۔

راقم

حکیم رحمن حسن چہپرہ

نسخہ جات

جوارش مصطگی سردی معدہ اور جگر کو نافع ہی بلغم کو دفع کرتی ہے اور پانی منہ کا جانے سے باز رکہتی ہی ۔ ص مصطگی ساڑہی تیرہ ماشہ مصطگی ساڑہی تیرہ ماشہ سعد کوفی طباشیر الائچی دانہ ہر ایک تین ماشہ سب کو کوٹ چہانکر قند سفید تین پاؤ گلاب پونے نو تولہ قوام کر کے ملا دین اور بطریق معجون تیار کرین خوراک ۹ ماشہ عرق بادیان کے ساتہہ جوارش جالینوس خواص اس جوارش کے بہت ہین تمام اعضا کو قوت دیتی ہی اور دہن مین خوشبو کرتی ہی اور ریاح کو توڑتی ہی اور پیشاب کہ سردی مثانہ سے بہت جاری ہو رکتی ہی اور شہوت جماع کو تقویت بخشتی ہی اور دیوانگی دور کرتی ہی اور درد سر اور کہانسی بلغمی اور بواسیر اور نقرس اور درد اور جیپ اور گردہ اور مثانہ کی پتہری کو نافع ہی اور بالون کی سیاہی کو نگاہ رکہتی ہی اطباء قدیم نے کہا ہی کہ جو کوئی اس جوارش کو اکیس روز تک کہائے تمام بیماری مذکورہ سے محفوظ رہی ۔ ص بالچہڑ بڑی الائچی سلیخہ دارچینی کلیجن لونگ موتہا سونٹہہ کالی مرچ پیپل کوٹ دریائی عود بلسان اسارون تخم مورد دیٹہا چرائتہ زعفران ہر ایک سات ماشہ مصطگی ساڑہی سترہ ماشہ قند سفید برابر سب دواؤن کے کوٹ چہانکر دو چند شہد کے ساتہہ جوارش تیار کرین مقدار شربت نو ماشہ پہلے یا پیچہے غذا کہانے کے کہانا چاہی ۔ جوارش تمر قولنج اور دشواری بول کو مفید ہی ص زیرہ کرمانی مدبر جواکہار سونٹہہ سفید مرچ ہر ایک پونے نو ماشہ تخم سوئے مشوی یعنے

بہنی ہوی ساڑہی سترہ ماشہ خرما دانہ نکلا ہوا مغز بادام چہیلا ہوا اور بہنا ہوا ہر ایک تین تولہ نو ماشہ
برگ سداب دو دو تولہ گیارہ ماشہ خرما کو ایک رات دن سرکہ مین بہگو دین اور کوٹ کر چینی مین چہانکر
شہد سہ وزن ادویہ اوپر اوسکے اضافہ کرکے جوش دیوین کہ قوام ہوجاوے بعدہ اور سب دوائین
کوٹ چہانکر گوندہین مقدار شربت ایک تولہ ساڑہے دس ماشہ دو تولہ ساڑہے سات ماشہ تک ہے
جوارش مشک خفقان اور باد بواسیر کو نافع ہے اور ریاح معدہ کو مفید ہے **ص** الائچی چہوٹی
سونٹھ پیپل کالی مرچ ہر ایک دو دو تولہ گیارہ ماشہ مشک خالص سوا دو ماشہ قند سفید ساڑہے سترہ
تولہ کوٹ چہانکر ساتہ شہد مقوم کے ملادین - **جوارش کافور** اسہال صفراوی کو باز
رکہتی ہے اور تشنگی اور حرارت کو بجہاتی ہے **ص** زرشک دو دو تولہ گیارہ ماشہ گلاب کے پہول دو دو تولہ
چار ماشہ بنسلوچن کہربا چہالیہ ہر ایک چودہ ماشہ چوکے کے بیج بہنے ہوئے دو دو تولہ تخم مورد پونے دو دو تولہ
پست سیب دو دو تولہ گیارہ ماشہ پست عنبرا دو تولہ گیارہ ماشہ انار دانہ بریان ساڑہے سترہ ماشہ
کافور ساڑہے دس ماشہ زعفران شاہ بلوط ہر ایک ساڑہے سترہ ماشہ شربت چوکے مین گوندہین
مقدار خوراک سات ماشہ - **جوارش کندر** اسہال بلغمی کو باز رکہتی ہے اور معدہ کو گرم کرتی
ہے - **ص** کندر ساڑہے سترہ تولہ سونٹھ کلیجن پیپل گرد پیپل دراز ہر ایک دو دو تولہ گیارہ ماشہ لونگ
جائفل چہوٹی الائچی اگر خام ہر ایک ساڑہے سترہ ماشہ مشک خالص پونے دو ماشہ قند سفید ساڑہے
سترہ تولہ کوٹ چہانکر شہد مین گوندہین خوراک ۷ ماشہ **جوارش جوزی** کہانے کو ہضم کرتی ہے
اور اسہال کو باز رکہتی ہے طحال کو فایدہ بخشتی ہے اور جس شخص کو کہ خوف استسقا ہو نافع ہے اور
پیشاب جاری کرتی ہے **ص** کوتنج بالچہڑ حب بلسان بلیلہ ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ جائفل پانچ
عدد بڑی الائچی لونگ انیسون اکلیل الملک جیتہ ناگیسر ہر ایک چودہ ماشہ جاوتری دردنج
عقربی ہر ایک ساڑہے دس ماشہ ریوند چینی زراوند مدحرج چہڑیلا ہر ایک ساڑہے سترہ ماشہ کالی مرچ
کالی ہڑ سات تین زیتون کے بہنی ہوئین ہر ایک پانچ تولہ دس ماشہ بہیڑہ دس عدد تخم مورد دو دو تولہ

مین سب کے برابر نبات سفید دو چند ادویہ جملہ ادویہ کی گلاب مین قوام کرکے اور سب دوائیان کوٹ چہانکر گوندہین اور بعد دو مہینے کے تناول کرین - خوراک تولہ **جوارش طباشیر** تپ اور اسہال صفراوی کو نافع ہے - **صں** طباشیر سفید حب الآس گلاب کے پہول ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ جو کے بیخ گوند ببول کا ہر ایک دو تولہ گلنار سماق دانہ افشردہ ریشہ برگد ہر ایک پونے دو تولہ زعفران افیون ہر ایک سات ماشہ کوٹ چہانکر شراب سیب مین گوندہین اس نسخہ مین افیون کی مقدار فی ماشہ نصف کرین تک ہے خوراک ایک ماشہ سے لیکر دو ماشہ تک **جوارش سماق** اسہال صفراوی کو باز رکہتی ہے **صں** سماق پانچ تولہ دس ماشہ تخم مورد دو تولہ گیارہ ماشہ خرنوب آٹہہ تولہ نو ماشہ گوند ببول کا گلنار انار دانہ ہر ایک ساڑہے سترہ ماشہ کوٹ چہان کر ساتہہ سویز منقی کے دوسری مرتبہ کوٹین مقدار خوراک ساڑہے دس ماشہ **جوارش انجدان** یہہ جوارش عجیب ہے قولنج کہولتی ہے ریاح توڑتی ہے کہٹی ڈکارون کے لئے مفید ہے **صں** کالی مرچ پیپل ہر ایک ساڑہے سترہ ماشہ بیخ سوسن آسمانی سونٹہہ ہر ایک پونے دو تولہ سونف رومی اجوائین سونف دیسی مصطگی احمود ہر ایک سات ماشہ انجدان چار تولہ ساڑہے چار ماشہ کوٹ چہانکر شہد مین گوندین مقدار شربت سات ماشہ - **جوارش لساسہ** بواسیر اور سردی معدہ اور بدہضمی کو نافع ہے اور ریاح کو توڑتی ہے **صں** جاوتری بڑی الائچی تج ہر ایک سترہ ماشہ چہوٹی الائچی سونٹہہ پیپل دارچینی اسارون یعنی تگر ہر ایک ساڑہے تین ماشہ مرچ سیاہ سات ماشہ لونگ سوا پانچ ماشہ قند سفید پانچ تولہ دس ماشہ کوٹ چہانکر شہد مین گوندہین مقدار شربت ساڑہے چار ماشہ **جوارش مقلیاثا** پیچش اور درد آنتون کو نافع ہے اور بواسیر کو بہی مفید ہے **صں** تخم ترہ تیزک بریان ریزہ کرمانی مدبر ہر ایک ساڑہے تین ماشہ مصطگی پونے دو تولہ کابلی ہڑ روغن گاؤ مین بریان کی ہوئی ساڑہے تین ماشہ کوٹ چہانکر گلاب مین گوندہین خوراک سہ ماشہ دودہ گاؤ کے ساتہہ **معجون دیگر** معدہ کو قوت دیتی ہے اور شہوت ردیہ عورت حاملہ کی دفع کرتی ہے رنگ روئے نیک اور صاف کرتی ہے اور بہوک کہانے کی بڑہاتی ہے -

ص نرکچور، اجمود زیرہ، اجوائن ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کبابہ، سقشر دو تولہ گیارہ ماشہ کندر، سونٹھ
کالی مرچ، پیپل، چھوٹی الائچی، دارچینی ہر ایک ساڑھے دس ماشہ شکر سفید سوا چھبیس تولہ کوٹ چھانکر
گلاب میں گوندہیں خوراک ۶ ماشہ عرق سونف کے ساتھہ **جوارش** کہ حافظہ کو زیادہ کرتی ہے
ص اجوائن، سونٹھہ ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ کلونجی، کابلی ہڑ ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ کوٹ
چھانکر شہد میں ملا دیں مقدار شربت ساڑھے چار ماشہ **معجون مسہل** تنقیہ معدہ اور دفع
فضلات کرتی ہے۔ **ص** نسوت دو تولہ گیارہ ماشہ سونٹھہ ساڑھے سترہ ماشہ قند سفید چار
تولہ مقدار شربت ساڑھے دس ماشہ **معجون دیگر** قولنج کھولتی ہے اور فضلات
ردیہ کو دفع کرتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے **ص** کالی مرچ، سونٹھہ، زیرہ، سداب، جوا کھار
کلیجن تخم ہر ایک سوا پانچ ماشہ سقمونیا دو تولہ گیارہ ماشہ شہد خالص گیارہ تولہ آٹھہ ماشہ
مقدار شربت سوا پانچ ماشہ **جوارش دارچینی** ضعف گردہ اور مثانہ اور معدہ کو
نافع ہے اور ریاح غلیظ توڑتی ہے اور غلیظ خلطوں کو دفع کرتی ہے **ص** دارچینی، اگر ہندی
دارسیسن ہر ایک پونے دو تولہ لونگ، کالی مرچ، پیپل، بالچھڑ، تگر ہر ایک سوا پانچ ماشہ سونٹھہ دو تولہ گیارہ ماشہ
نعناع دو تولہ گیارہ ماشہ چھوٹی الائچی تخم ہر ایک سات ماشہ مصطگی، سونف دیسی، سونف رومی
سلیخہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ کوٹ چھانکر شہد میں گوندہیں خوراک ۹ ماشہ عرق سونف کے
ساتھہ **جوارش حب الآس** ہیضہ اور اسہال معدے کو نافع ہے اور قے بلغمی اور
رطوبت کو جسم سے باز رکھتی ہے **ص** مورد سوا چھبیس تولہ کابلی ہڑ، بہیڑہ، آملہ، طالیسفر ہر ایک پانچ
تولہ دس ماشہ کالی مرچ، پیپل، سونٹھہ ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ مصطگی، سونف رومی، زیرہ کرمانی
چھڑ چھڑیلہ، سلیخہ، چھوٹی الائچی کوٹ ہر ایک پونے دو تولہ جائفل، اجمود، اجوائن دیسی ہر ایک ساڑھے
سترہ ماشہ تیج پات، حماما ہر ایک چودہ ماشہ کوٹ چھانکر شہد میں گوندہیں **معجون** قولنج اور لقوہ
اور باد بواسیر اور ریاح معدہ کو مفید ہے **ص** سقمونیا، نسوت ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ کالی مرچ

چھوٹی الائچی ساڑھے دس ماشہ سونٹھ دارچینی آملہ لونگ بسفائج جائفل ہر ایک پونے نو ماشہ قند سفید چوبیس تولہ گیارہ ماشہ کوٹ چھانکر شہد مین گوندھین مقدار شربت نو ماشہ **جوارش ہندی** دردہائے مفاصل اور نقرس اور درد پشت اور قولنج کو مفید ہے **ص** سقمونیا دو تولہ گیارہ ماشہ چھوٹی بڑی الائچی دارچینی سونٹھ تج ناگیسر لونگ کالی مرچ ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ نوشادر ساڑھے سترہ ماشہ قند سفید ستائیس تولہ گیارہ ماشہ کوٹ چھانکر شہد مین گوندھین خوراک ۴ ماشہ عرق گلاب اور عرق بادیان کے ساتھ **جوارش زنجبیل** ضعف معدہ اور امعاء و ہیضہ کو نافع ہے کہانا ہضم کرتی ہے ریاح توڑتی ہے اور اسہال کو باز رکہتی ہے **ص** سونٹھ پانچ تولہ دس ماشہ گوند ببول کا چھوٹی الائچی ہر ایک دو تولہ گیارہ ماشہ لونگ دارچینی ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ جائفل ایک عدد زعفران ساڑھے تین ماشہ نشاستہ گیارہ تولہ سات ماشہ شکر طبرزد چوبیس تولہ گیارہ ماشہ سب کوٹ چھانکر نبات سفید کے قوام مین تیار کرین خوراک ۹ ماشہ **جوارش قیصر** قولنج اور نقرس کو نافع ہے اور اخلاط غلیظ لزجہ کو دفع کرتی ہے - **ص** دارچینی کالی مرچ سونٹھ زردچوب سقمونیا سوت ہر ایک ساڑھے تین تولہ اجمود اجوائن عاقرقرحا گنا طبرزد ہر ایک پونے دو تولہ قند سفید چار تولہ دس ماشہ کوٹ چھانکر شہد مین گوندین خوراک ۶ ماشہ ؎

اشراق

اس نام کا ایک رسالہ اردو زبان مین بغرض اشاعت ترکتب فلاطون اسم شرح مقامات مشکل و بیان حالات تاریخی جاری کیا جاتا ہے اس حکیم کی تصانیف کا ہر فقرہ حکمت اور معرفت سے مملو ہے طرز بیان وہ دلچسپ ناظرین کا دل کبھی نہ گبھرائے ہر جملہ پر دم کو فرحت اور شوق مطالعہ بڑھتا جائے - دقیق مسائل فلسفیہ کو سطرح باتوں باتوں مین حل کر دیا ہے کہ کم سن طلبہ کو بھی اوسکی سمجھنے مین دقت نہو - ہر زمانہ کے بڑی بڑی فاضل اور حکیم انکا دیکھنا موجب افتخار سمجھا کئے مختلف زبانوں مین مختلف ترجمے کئے گئے - اس رسالہ مین دیگر مضامین علمی و تمدنی بھی بطور ضمیمہ ہونگے ضروری خبرون کے لئے ایک علحدہ صفحہ ہوگا - یہہ رسالہ قریب دو جزو کے ہوگا مہینہ مین دو بار نکلا کریگا قیمت عہ سالانہ مع محصول الڈاک

ایک تندرستی ہزار نعمت

تندرستی کی بے بہا دولت حفظ صحت کے قواعد پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور وہ قاعدے اس اردو کی کتاب ہدایات الموسم مین ہین یعنی علحدہ علحدہ گرمی و برسات و جاڑون مین کہانے ۔ پینے ۔ پہننے ۔ رہنے سونے ۔ ریاضت ۔ غسل ۔ جماع ۔ سفر کی ہدایتون اور کثیر الوقوع موسمی امراض مثلاً آشوب چشم ہر قسم کی بخار ۔ بچہو و سانپ کی کاٹنے ۔ جلد کی سوزش ۔ خناق ۔ دردسر ۔ درد پہلو ۔ ذات الجنب ذات الریہ ۔ زکام ۔ نزلہ ۔ کہانسی ۔ ضعف ۔ گرمی دانے ۔ لو ۔ نکسیر ۔ ہیضہ ۔ ہاتہہ پانون پہٹنے وغیرہ کی علامات اور انکی علاج کا اسمین مفصل بیان ہے اور اگرچہ علاوہ بیدک و یونانی طبابت کی زیادہ تر ڈاکٹری اصول پر ہے امراض کا علاج لکہا گیا ہے مگر ایسی سہل تدبیرون اور آسان دواؤن سے کہ چہوٹے سے چہوٹے قصبہ یا گانوں مین بہی جبکا ہم پہنچنا دشوار نہو ۔

بیانات ضمن مین ۔ اچار چاشنی دار ۔ انبلی کا پنہ ۔ انبہ کا اچار ۔ انبہ کی چٹنی ۔ اندرسے ۔ بڑی ۔ ماش و مونگ ۔ پیچ ۔ پنڈی ۔ جغرات ۔ چار ۔ چاولون کی کہیری ۔ چیلی شیرین و نمکین ۔ [illegible] ۔ حلوا نخوان احمدی ۔ حلوا بیضہ مرغ ۔ حلوا زرد ک ۔ حلوا سوہن ۔ حلوا انار جیل ۔ رب انبہ سکہرن ۔ شیرین خاگینہ بیضہ مرغ ۔ فالودہ ۔ فیرنی ۔ گلگلے ۔ مالیدہ وغیرہ ۔ و شربت انار ۔ شربت انبلی شربت لیمو ۔ شربت نارنج وغیرہ کی بنانے دیانی ہندی اکی تیکی ترکیبین اور انکی فوائد اور پانی ۔ برف دودہ ۔ چہاچہ ۔ چاء ۔ کافی ۔ شراب وغیرہ کا حال اور ہر موسم کی سبز ترکاریون و خشک و تر میوون کی خواص و فوائد بہی مندرج ہوئی ہین غرضکہ اس نوخیز کتاب کی قیمت (جسکو بلا مبالغہ کہہ سکتے ہین کہ ایک قسم کا دریا کوزہ مین بند ہے) صرف نو آنے ہین اور تین آنہ محصول و رجسٹری مین خرچ ہوتی ہین جن صاحبون کو اسکا منگانا ہو سید اولاد علی صاحب مدرس گورنمنٹ کالج و مہتمم مطبع ممتاز یہ واقع آگرہ صاحبون کو انکے پاس سے نقد دام بہیجکر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل طلب فرمائین علاوہ ہدایت الموسم کی کتب مفصلہ ذیل بہی سید صاحب موصوف کے پاس سے ملسکتی ہین ۔ معدن الحکمت

اس اردو کی کتاب کی جسکی ضخامت - ایک ورق کم ۴ جزہی تین حصہ ہین -
حصہ اول مین طبابت کی تاریخ ہی حصہ دوم مین وہ بیان ہین جنمین ڈاکٹرون کو عدالت مین
گواہی دینی پڑتی ہی اور یہہ وکیلون و مختارون کی لئی بھی مفید ہی - حصہ سوم مین مجرب نسخے اور
اور جن مرضون کی نسخی ہین انکا مختصر حال اور بہت سی لذیذ و مقوی انگریزی و ہندوستانی اغذیہ و اشربہ
وکلٹ وسیاہی و آتشبازی وغیرہ کی بیسیون نسخے و ترکیبین مندرج ہین قیمت معہ محصول ۱۲/
رسالہ غذا یہہ آٹھہ جز کا عجیب رسالہ ہی جسمین تندرست و مریضون کو غذا کی استعمال کرنیکی قاعدے
اور مریضون کی کہانون کی ترکیبین عمدہ اردو زبان مین مفصل مندرج ہین - قیمت معہ محصول
علاوہ رجسٹری ۱۲/
فہرستیں کمپنین - اس اردو کی کتاب مین ادویات مفرد و مرکب مستعملہ اطبا فرنگ و دیسی حکما
کا بیان ہی قیمت معہ محصول عه/
صحت النسا - یہہ کتاب دہلی کی عورتون کی زبان مین ہی جسمین اخلاق و انتظام خانگی
و عورتون کی چند خاص امراض و بعض قواعد حفظ صحت و بچون کی طریق پرورش مروجہ حال
کا نقص اور اسکی اصلاح کا بیان دلچسپ قصہ و بامحاورہ عبارت مین لکہا ہوا ہی یہہ دو ورق کم بارہ
جز کا ناول بالکل ایک نئی طرز کا ہی - قیمت معہ محصول علاوہ رجسٹری عه/
بیدک رتناکر - یہہ کتاب معدن الحکمت کی تیسری حصہ کا انتخاب ہی جسکو ناگری حرفون و ٹہیٹہ
ہندی زبان مین ناگری خوان لوگون کی فائدہ کی لئی چہپوایا گیا ہی قیمت معہ محصول ۱۰/ اور رجسٹری
وغیرہ کا خرچ علاوہ اسکی ہی -
تدبیر بقاء نسل - یہہ کتاب جسمین نامردوں و بانجہ عورتون کی امراض و علاج کا بیان ڈاکٹری و یونانی و بیدک
کی رو سی اردو مین لکہا گیا ہی ابہی زیر طبع ہی غالبا اوسکی ضخامت تیس جز قیمت سے روپیہ ہو گی جو جنابون کو
اسکا لینا ہو منشی سالگرام انگریزی دوا فروش قصبہ سونہہ ضلع گوڑگانوہ ایک کاغذ لکہہ بہیجین بعد طیار ہونیکی بہیجی جاویگی

ہے مفت کا یہہ طبیب بالا و پاس
قایم ہے اسی سے زندگی کے اساس

تکمیل الحکمت

بیشک ہے یہی نہین ہے کچہہ اسمین خطا
کہتے ہین جسے شفاء للناس

جلد ۵ مطبوعہ یکم مئی ۱۸۸۴ء 1st May 1884 نمبر ۵

شرح

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	۳ ؍	[illegible]	[illegible]
" مع "	۴ ؍	[illegible]	[illegible]
سرکار و رؤساء سے	۶ ؍	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ مابعد ڈیوڑہی۔

مضامین رسالہ طب یونانی و انگریزی کے مسایل انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی تشخیص مرض حفظ صحت ماتقدم کے مسایل یونانی و انگریزی طب بے تعصب محاکمہ علم تشریح متعلقہ دیگر کیمیا۔ افعال الاعضا میڈیکل جورس پروڈنس مدک انگریزی و یونانی طب کے ساتہہ اسکی مطابقت۔ نئے تجربے ڈاکٹران و اطبا انگریزی

باہتمام مالکان بابو ابو عبد اللہ و
حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء

انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل متفرقات۔ یہہ رسالہ بعض بعض صاحبونکو بلا درخواست بہی بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ ہفتہ کے اندر مطلع فرمائین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو مسودہ درخواست کے ساتہہ رقم بہی بہیجدیوین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجدین در صورت ٹکٹ فی ٫٫ روپیہ زیادہ ارسال فرمائین اُجرت مضامین مفید خاص فی سطر ۳؍ صفحہ سے زیادہ اشاعت کیلئے عائد ہوگی

مطبوعہ گلزار محمدی واقعہ لاہور

پہنیر سانپ اور اُس سے بچنے کی تدبیر

مس سی سی ہابلی اپنی کتاب الموسوم بہ سنیک مین جسمین سانپون کا حال مندرج ہے یہہ لکہتی ہین کہ ہندوستان مین چار صاحبان انگریز ایک بنگلہ مین میز لگائے بیٹہے ہوئے کمال شوق کے ساتہہ گنجیفہ کہیل رہے تہے۔ کہیلتے کہیلتے اِن مین سے ایک صاحب کے چہرہ پر یک بیک ایسی زردی چہا گئی کہ گویا ملک الموت اُسکے سامنے آموجود ہوا ہے۔ وہ ہکا بکا نہایت ناامیدی و بیقراری مین اپنے دوستون کی طرف دیکہنے لگا گو وہ دم بخود تہا مگر اپنے دوستون کی طرف یہہ اشارہ کرتا ہوا معلوم دیتا تہا کہ وہ نہ بولین اور جہان وہ بیٹہے ہین وہان ہی چپ چاپ بے حرکت بیٹہے رہین۔

جب وہ خالی اشارہ ہی اشارہ سے اپنے منشا کو اپنے احباب پہ ظاہر نہ کرسکا تو اُسنے نہایت آہستہ دبی دبی آواز سے اُن کو یہہ کہا کہ خدا کے واسطے خاموش رہنا مین اِسوقت موت کے پنجہ مین گرفتار ہون تمہارا اسوقت بولنا میری ہلاکت کا باعث ہوگا۔ میری ٹانگون مین ایک پہنیر سانپ کنڈلی مارے لپٹا ہوا معلوم دیتا ہے۔ صاحب مذکور کا اپنے دوستون کی طرف چپ چاپ بے حرکت بیٹہے رہنے کی بابت اشارہ کرنا بے مطلب نہ تہا کیونکہ اُسکو اِس امر کا علم تہا کہ اِس قسم کا سانپ بالطبع بڑا بزدل ہوتا ہے اور اگر اُسکو چہیڑا اور ڈرایا نہ جائے اور اُسکے کانون مین آواز کی آہٹ پہونچنے نہ پاوے تو یہہ موذی مناسب وقت مین خود بخود اپنی ہی مرضی سے علیحدگی اختیار کرتا ہے چونکہ اِس آفت زدہ شخص کے رفقا کو بہی اِس آفت جانکاہ کے ناگہانی حملات کو دیکہنے کا قبل اِسکے کئی دفعہ اتفاق پڑا تہا اور وہ جانتے تہے کہ ایسے غالب آفت کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ خاموشی اختیار کیجاوے۔ پس یہہ ایک بڑی خوش قسمتی کی بات تہی کہ اُنہون نے اپنے اپنے حوصلہ کو نہ ہارا اور استقلال دل کے ساتہہ

اپنے دوست کی منشاء کے مطابق خاموش بیٹھے رہے۔ اُنھون نے جب اس عالم سکوت
مین بڑی احتیاط کے ساتھہ اُس میز کے نیچے نگاہ ڈالی جسکے ارد گرد وہ بیٹھے ہوئے تھے
تو اُنھون نے فی الواقع ایک بڑے قد کا پھنیر سانپ اُسکے نیچے موجود پایا جو اُن کے قسمت
رفیق کی ٹانگون کے ارد گرد کنڈلی مارے لپٹا ہوا آہستہ آہستہ حرکت کر رہا تھا۔
فی الحقیقت اُنکے دوست کے لئے یہہ ایک ایسا وقت تھا کہ گویا اُسکے پانون پر ملک الموت
پیغام لائے بیٹھا ہے اس نازک وقت مین اُن کا کسیقدر بھی حرکت و جنبش یا شور و
غل کرنا اُنکے دوست کی ہلاکت کا باعث تھا۔ خوش قسمتی سے ان مین سے ایک صاحب یہہ
جانتا تھا کہ اس سانپ کو دودھ سے بڑی محبت ہوتی ہے اور بڑی رغبت کے ساتھہ اسے پیتا ہے
گو وہ جلدی کی جراءت نہ کر سکتا مگر اُسی حالت مین تاخیر کو اختیار کرنے میں بھی خطرہ عظیم
نظر آتا تھا پس وہ کرسی پر سے دبے دبے پانون کے ساتھہ اُٹھا اور چپ چاپ کمرہ کے
باہر چلدیا۔ اور اُٹھتے وقت اپنے رفقاء کو اشارہ سے یہہ سمجھا گیا کہ بے حس و حرکت اپنی
اپنی کرسی پر بیٹھے رہو چند منٹ کے بعد وہ فوراً دبے دبے پانون کے ساتھہ پھر
واپس آیا اور ایک کاسہ دودھ سے لبریز اپنے ہاتھون مین لیتا آیا جسکو اُسنے دبے دبے
ہاتھون اور بڑی احتیاط کے ساتھہ اُس موذی کے اِس قدر قریب رکھدیا جس قدر کہ
اُسنے گنجائش دیکھی۔ خوش قسمتی سے اُنکی اس حالت نزع و مصیبت کو اور زیادہ
قیام نہ رہا۔ جسوقت کہ دودھ کا کاسہ میز کے نیچے رکھدیا گیا اُس وقت فی الفور اُس آفت
جان کاہ نے اُس آفت رسیدہ شخص کی ٹانگون سے علیحدگی اختیار کی اور کاسہ دودھ
کی طرف رجوع کیا۔ جسوقت کہ اُنکے آفت رسیدہ دوست نے اپنی ٹانگون کو اُس موذی
کی خونخوار کنڈلی سے رہا پایا اور اپنے رفقاء کی تسلی بخش چہرہ پر کامیابی کے آثار نمودار
پائے تو وہ ایسی بے خودی سے اپنی کرسی پر سے اُچھلا جو انسانی طاقت سے باہر تھا۔ مسٹر

پہنیر دودہ کے جام کے پاس ابہی پہونچنے بہی نہ پایا تہا کہ اُسپر لاٹہیون کی بوچہاڑ شروع ہوئی اوراس تدبیر سے اُس آفت جانکاہ کے پنجے سے صورت رہائی کی بنی۔

اسوقت یہہ اصحاب شکر خدا کا بجالائے اور گنجیفہ کا کہیلنا پہر شروع کیا۔ جن صاحبان کو ہندوستان مین رہنے کا اتفاق پڑتا ہے اُنکو مناسب ہے کہ اِس ماجرا جانکاہ کو یاد رکہین اور جب کبہی کسی صاحب کو اِس قسم کے خطرہ کا سامنا ہو تو وہ اِس دودہ والی تدبیر کو اپنے کام مین لاوے۔

مکان کی کڑیان اور اُنکے کاٹنے کا مناسب وقت

کڑیان جو مکانات کی بناتی ہین استعمال مین لائی جاتی ہین ہمارے ملک کے لوگ اِن کے کاٹنے مین کسی خاص وقت کی پابندی نہین کرتے اور جسوقت چاہتے ہین اِن کو کاٹ لیتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ ان مین سے اکثر پختہ و مضبوط نہین ہوتین اور بہت جلدی فرسودہ ہو جاتی ہین گو محققین یورپ اپنی بار بار کی تجربہ سے اِس بات کے بالعموم قائل ہین کہ اِنکے کاٹنے کا ایک خاص وقت ہے۔ جس خاص وقت مین اگر اِنکو کاٹا نہ جاوے تو یہہ مضبوط و پختہ نہین ہوتین اور اِن کا عمدہ و مضبوط ہونا خاص اِن کے اُس خاص وقت کے درمیان کاٹنے پر موقوف ہے مگر اِس براعظم کے کل ممالک مین بہی ابہی تک اِن کے کاٹنے مین خاص ایک ہی وقت کا لحاظ نہین کیا جاتا بلکہ مختلف ممالک و مقامات مین مختلف وقتون مین اِنکے کاٹنے کا رواج پایا جاتا ہے۔ مثلاً ملک جرمن مین گورنمنٹ وقت کی طرف سے ماہ نومبر دسمبر اور جنوری اِن کے کاٹنے کے لئے قانوناً مناسب وقت قرار دیے گئے ہین مگر ملک سوئٹزرلینڈ کے کوہستانی مقامات کے باشندے معاملات عمارت مین اُس کڑی کو بڑا مضبوط و دیرپا خیال کرتے ہین

جو موسم گرما مین کاٹ ڈالی گئی ہو۔ یہہ لوگ وجہ اِسکی یہہ تبلاتی ہین کہ ماہ جون مین اُن درختون کی لکڑی جنکے پہل مخروطی شکل کے ہوتی ہین مثلاً صنوبر، شمشاد وغیرہ مین رطوبت بہت کم پائی جاتی ہی اور چونکہ کڑیون کو جو اِس وقت کو درمیان کاٹی جاتی ہین موسم گرما تک ایک خشک زمین پر خشک ہوجانے کا خوب موقع مل جاتا ہی بس قبل از استعمال یہہ بخوبی پختہ و مضبوط ہوجاتی ہین۔ گو کوہی مقامات مین عمدہ کڑیون کے حاصل کرنے کو لئے اُن درختون کا موسم گرما مین کاٹنا جنکی پہل کی شکل مخروطی ہوتی ہی اِس وجہ سے مناسب ہی کیون نہو مگر یہہ وقت اُن درختون کے کاٹنے کے لئے مناسب معلوم نہین دیتا جو ہموار زمین پر پائی جاتے ہین۔ عمدہ کڑیون کے حاصل کرنے کے لئے اُن کے کاٹنے کے لئے ایک اور خاص وقت ہی جس کا ملحوظ رکہنا مناسب ہی اِس سوال کے حل کرنے کے لئے کہ کون وقت کڑیون کے کاٹنے کے لئے مناسب ہی ملک جرمن کے محققین نے اِن کا مختلف وقتون مین کاٹ کر امتحان کیا اور ایک حسب دلخواہ نتیجہ پر پہونچے ہین۔ ایک جرمنی صاحب نے چار عمدہ کڑیونکو محک امتحان مین ڈالا جو طول و عرض و دبازت مین برابر تہین اور جنکو ایک ہی قسم کے درختون سے جو ایک ہی جگہہ پر ایک دوسرے کے پاس کہڑے تہے چیرا گیا تہا اور ایک ہی وضع پر تراش کر ایک خشک مقام پر رکہدیا گیا تہا۔ یہہ کڑیان ہر ایک حالت مین یکسان تہین اور اِن کے درمیان فرق خالی یہی تہا کہ اِن درختون کو چار مختلف مہینون مین کاٹ ڈالا گیا تہا چنانچہ جو درخت کہ دسمبر کے مہینہ مین کاٹ ڈالا گیا تہا اُسکی کڑی سب سے زیادہ مضبوط پائی گئی تہی اور جو ماہ جنوری مین کاٹا گیا تہا اُس کی کڑی مضبوطی مین فی صدی ۱۲ درجے کے قریب کم پائی گئی تہی اور جو درخت ماہ فروری مین کاٹ ڈالا گیا تہا اُسکی کڑی نمبر اول سے مضبوطی مین فی صدی

بیس درجہ کی برابر کم تہی - اور جو درخت ماہ مارچ مین کاٹا گیا تہا اُسکی کڑی مضبوطی مین اُس درخت کی کڑی کی نسبت جو ماہ دسمبر مین کاٹ ڈالا گیا تہا پختگی و مضبوطی مین فیصدی ۳۸ درجہ کم پائی گئی تہی -

ایک اور صاحب نے اس امر کے دریافت کرنے کے لئے کہ کس وقت کی کاٹی ہوئی کڑی زیادہ دیرپا و مضبوط ہوتی ہے خاص صنوبر کے ہی درختون کا امتحان کرنا شروع کیا ان کو دو مختلف وقتون مین کاٹ کر ایک مرطوب جگہہ مین دفن کر دیا گیا تہا - ان مین سے کچہہ تو ماہ دسمبر مین کاٹی گئی تہی اور کچہہ ماہ فروری مین اور انکی دیکہنے مین یہہ آیا کہ جو صنوبر کے درخت ماہ فروری مین کاٹے گئے تہے ان کی کڑیان آٹہہ برس کے بعد سڑ گل کر خاک ہو گئین لیکن وہ جو ماہ دسمبر مین کاٹے گئے تہے اُن کی کڑیان ۱۶ برس کے عرصہ تک بہی گلنے نہ پائی تہین - اسی قسم کا ایک اور تجربہ ڈیل کی لکڑی کے بنے ہوئے تختون پر کیا گیا تہا جس سے یہہ ثابت ہوا کہ جو درخت مارچ کے مہینہ مین کاٹ ڈالے گئے تہے اُن کے تختے دو برس کے عرصہ مین فرسودہ ہو گئے تہے لیکن وہ جو دسمبر کے مہینہ مین کاٹ ڈالے گئے تہے اُن کے تختے چہہ برس تک برابر مضبوط رہے اور فرسودہ ہونے نہ پائے -

پس معاملات عمارت مین عمدہ و پختہ کڑیون کے حاصل کرنے کے لئے ہر ایک قسم کے درختون کے کاٹنے کا مناسب وقت بار بار کے امتحان سے ماہ دسمبر ثابت ہوا ہے جس وقت کا لحاظ ہمارے ملک مین بہی ہونا ضروریات سے ہے -

آرٹیکل نمبر ۳۸

مائیہ حموض آمیز اوّل یا پانی

علامت ما ۲ ح وزن ذاتی ۱۸ حجم ذرانی ▭ دو پیمانہ کثافت بخار کی ۹ ثقل نوعی

بانے کا ۳ء۵ ص ہین ۰۰ء۱۶ ابرف کا ۱۸ء۹۱ بخار کا ۲۲ء۶۲۰ نقطہ غلیان ۰۰ء۱۰۰ص نقطہ انجماد
ص۔ پانی جو اِس کثرت سی ہر جگہہ مین پہیلا ہوا ہی سو برس کی قبل بسیط اور عنصر سمجہا
جاتا تہا مگر اِس کا مرکب ہونا آسانی سی ثابت ہو سکتا ہی اور ہم اِس سی اسکی ارکانون
کو متفرق کر سکتی ہین اور پہر انہین ارکانون کو باہدیگر مرکب کر کے پانی بنا سکتی ہین
مائیہ کو ہوا مین جلانے سی مائیہ اور حموضیہ کی ترکیب سی پانی پیدا ہوتا ہی۔ پانی کی ترکیب
کو پہلی کاوندش صاحب نے ۱۷۸۱ء مین ظاہر کیا اور یہہ بہی ثابت کیا کہ دو پیمانہ مائیہ
اور ایک پیمانہ حموضیہ کو باہم ملا کر ایک خشک اور مضبوط ظرف مین جسکی ہوا باوکش کی
ذریعہ سی کہینچ لیگئی ہے داخل کر کے دو تار فلاطینہ کی ذریعہ سی جو شیشی کے اندر گلائی
ہوئے ہین ایک شرار برقی کی گذرا کی غازات مخلوط کو جلا دیا۔ جلانے کی بعد قطرات مثل
شبنم ظرف کی اندر نمایان ہوتی اور بند پیچ کو پانی کے اندر کہولنے سے ظرف کی اندر پانی
فوراً اُس مقام تک جہانتک غازات کا مخلوط تہا چڑہگیا کاوندش صاحب نے
غازات کو جلانے کی قبل اور بعدہ شیشہ کو وزن کر کے دریافت کیا کہ غازات کا وزن
اور پانی کا وزن جو غازات کی جلانے سی پیدا ہوتا ہی برابر ہے۔ ۱۷۸۱ء کی بعد اور علمائی
کیمیا بہی پانی کی ترکیب دریافت کرنے کی واسطی بہت تجربات عقد و ترکیبی احتیاط سی
کئے اور اُنکی تجربات سی بہی کاوندش صاحب کی ثبوت کو بہت استحکام پہنچا۔ پانی
کی ترکیب دریافت کرنے کی لئے ابتدائی طریقہ جسمین کاوندش صاحب نے کچہہ ترمیم
کیا ہی سب سی عمدہ ہی۔ ایک مضبوط شیشی کا نل جسپر پیمانہ درجہ کا بہت صحیح ہو لو۔ اِس نل
کا ایک طرف کہلا اور دوسرا طرف بند ہوتا ہی اور فلاطینہ کی دو تار اسکی سر سی گلائی ہوئے
رہتی ہین اور اِسی کو حموض پیما کہتے ہین۔ نل مین پارا بہر کر اوندہی موہنہ پارہ سے
بہرا ہوا ایک طشت کی اندر ایک ٹکڑا صمغ ہندی یعنی ربٹر پر نل کو قایم کرو اور مائیہ کو نل مین

وہی ترکیب سے پانی پیدا ہوتا ہے اور اس امر کو ثابت کرنے کی واسطے صاحب موصوف نے دو پیمانہ مائیہ اور ایک پیمانہ حموضیہ

بھر کے پیمائش کر واور سمجھ لو کہ ۱۰۰ پیمانہ ہی بعدہ حموضیہ کو داخل کر کے غازات مخلوط کی بھر پیمائش کرو اور جان لو کہ ۱۷۵ پیمانہ ہی۔ اِس تجربہ مین اِس کا لحاظ کرنا ضرور ہے کہ پیمائش حرارت کی بذریعہ حرارت پیما اور ہوا کا دباؤ بذریعہ ثقل پیما احتیاط سے کیجاوے اور نل نصف سے زیادہ غازات مخلوط سے بھرا نہو کیونکہ جلنے پر بڑی حرارت پیدا ہوتی ہی اور اِس سے غازات کا حجم دفعتًا بڑھ جاتا ہی اور اسلئے نل کو ربر پر دبانا ضرور ہی۔ اب فلاطینہ کی تار کے ذریعہ سے نل کے اندر شرار برقی گذرانے سے غازات کے اندر ایک روشنی کی جھلک نظر آئیگی کہ جس سے حموضیہ اور مائیہ کا مرکب ہونا ضرور ہوگا اور اِس سے پانی پیدا ہو کر مثل شبنم نل کے اندر جمع ہوگا۔ پانی کا حجم ارکانون کے حجمون کا ۱/۱۲۴۴ یعنی بہت قلیل ہونیکے سبب سے نظرانداز ہو سکتا ہے نل کو ڈھیلا کرنے سے پارہ نل کے اندر چڑھ جائیگا مگر نل مین ۲۵ پیمانہ حموضیہ باقی رہ جائیگا اور اِس سے ظاہر ہے کہ ۱۰۰ پیمانہ مائیہ مین صرف ۵۰ پیمانہ حموضیہ مرکب ہوتا ہے پانی کے مرکب ہونے کا ایک نہایت عمدہ ثبوت قلطانی بجلی کے ذریعہ سے پانی کو تحلیل کرنے پر حاصل ہوتا ہی۔ اِس تجربہ کے لئے ایک شیشی کا ظرف جس کی پیندی مین ربڑ کی ایک ڈاٹ پر فلاطینہ کی دو پتر فلاطینہ کی تار سے جو ربڑ کے ذریعہ سے ظرف کے اندر داخل ہین جڑے ہوئے ہون لو۔ بجلی پہنچانے کی قوت حاصل ہونیکے واسطے پانی مین کسیقدر کبریتی حامض ملا کر ظرف کو پانی سے بھر دو اور دو امتحانی شیشی مین پانی بھر کر اوندھے منھ ظرف کے اندر فلاطینہ کے پترون پر قایم کر کے تارونکو قلطانی بجلی کل کے تارون سے ملاؤ تو فوراً فلاطینہ کے پترون سے غازات کا اخراج شروع ہوگا بطاریہ کے زلاطینی طرف سے ملائے ہوئے پتر سے خالص حموضیہ اور جستی طرف کے پتر سے خالص مائیہ حاصل ہوگا۔

واضح ہو کہ بطاریہ یعنے بجلی کی کل کے دو طرف یعنے دو حصے ہوتی ہین ایک کو فلاطینی ظرف اور دوسری کو جستی طرف کہتے ہین۔ اگر امتحانی شیشے پہ درجے ہون تو یہہ بہی ظاہر ہوگا کہ مائیہ کا حجم حموضیہ کے دوگونہ سے کچہہ زائد ہے کیونکہ پانی مین مائیہ کے بہ نسبت حموضیہ زائد گہلتا ہے لہذا اِن دونون کی صحیح مقدار جو پانی کی ترکیب مین شامل ہین حاصل نہین ہوتی ہین۔ چونکہ حموضیہ مائیہ سے سولہ گونہ بہاری اور ایک پیمانہ حموضیہ دو پیمانہ مائیہ سے ملکر پانی بنتا ہے لہذا پانی کی ترکیب مین سولہ وزن حموضیہ اور دو وزن مائیہ ہے تاہم یہہ ضرور ہے کہ یہہ حساب تجربہ سے بہی ثابت کیا جاوے۔ صرف مس حموض آمیز کو گرم کرنے سے کچہہ بہی حموضیہ علیحدہ نہین ہوتا ہے مگر مائیہ مین گرم کرنے سے مائیہ سے ملکر پانی بننے کے واسطے جس قدر حموضیہ کی ضرورت ہوتی ہے مس سے جدا ہوتا ہے اور مس حموض آمیز کا کل یا ایک جزو خالص ہو جاتا ہے۔ ایک مقدار معین مس حموض آمیز کو گرم کرکے اُسپر خالص مائیہ بہا کر اُس نے کل حموضیہ کو جدا کرنے سے جس قدر پانی پیدا ہوتا ہے جمع کرکے وزن کرنے سے بخوبی دریافت ہوگا کہ مس حموض آمیز مین جس قدر کمی واقع ہوئی ہے وہ حموضیہ کا وزن ہے جو مائیہ سے ملکر پانی بنتا ہے اور پانی سے حموضیہ کے وزن کو تفریق کرنے سے مائیہ کا وزن بہ آسانی نکل آئے گا۔ اِس تجربہ سے پانی مین سولہ وزن حموضیہ اور دو وزن مائیہ ہونا پایۂ ثبوت پہ پہنچے گا اور یہہ ثبوت عقد و ترکیبی ہے۔

خلقت مین مائیہ حموض آمیز اول تین صورتون مین دستیاب ہوتا ہے بصورت جامد جیسا برف بصورت سائل جیسا پانی اور بصورت غاز جیسا بخارہ ۰ص سے ۱۰۰ص تک کی حرارت مین پانی سائل رہتا ہے اور اِس سے زیادہ درجہ مین ہوا کے معمولی دباؤ یعنے ۷۶ مم کے دباؤ مین پانی غاز ہو جاتا ہے۔ یا کسی سائل سے

بخار یعنی بہاپ بنکلنے کو تبخیر کہتے ہین اور حرارت سے کسی جامد کے اوڑانے کو تصعید اور
اوڑائی ہوئی چیز کو غبار کہینگا۔ برف کے گلنے کا درجہ ہمیشہ ایکسان ہے اور اسی وجہ سے یہہ صفر
جاتی حرارت پیما کا زیرو یعنے صفر قرار دیا گیا ہے مگر بعض حالتون مین اس سے نیچے درجہ
مین بہی پانی سایل رہ سکتا ہے مگر ۳۲ کے اوپر برف ہمیشہ گل جاتا ہے۔ جامد سے سایل ہونے
مین پانی کا حجم گہٹ جاتا ہے اور سایل سے جامد ہونے مین حجم بڑہ جاتا ہے یعنے ۱ سے
۱۰۹۹ ہو جاتا ہے حجم کے اس بڑہنے مین اسقدر قوت ہو جاتی ہے کہ ایام سرما مین پہاڑون کے
کہوہ مین پانی برف ہونے سے پہاڑ پہٹ جایا کرتے ہین۔ پہاڑ کی شگافون اور درازون
مین پانی سرائیت کرتا ہے اور منجمد ہونے پر پانی کا حجم بڑہنے کے سبب سے شگاف کشادہ
ہوتا ہے اور یہہ بار بار ہونے سے پہاڑ کی چٹٹین ٹوٹ کر گر پڑتی ہین ڈہلوین لوہے کے دبیز
مجوف گولون مین پانی بہر کر موںہہ کو مضبوطی سے بند کرکے ۳۲ کے نیچے سرد کرنے سے
گولے بہ آسانی ٹوٹ جاتے ہین۔

راقم۔ مولوی محمد شایق اسسٹنٹ سرجن از گورکہپور

مضمون نمبر ۱۔ مکرمی معظمی جناب اڈیٹر صاحب تکمیل الحکمتہ لاہور

تسلیم۔ تین مضامین ارسال خدمت شریف کئے جاتے ہین امید کہ اُنکو گوشہ رسالہ
مین جگہہ دیکر خلقت کو فائیض اور بندہ کو ممنون احسان فرماوینگے۔ اگرچہ یہہ
مضمون بطور نسخہ کے میرے پاس آیا تہا مگر چونکہ فائدہ سے خالی نہین اسلئے رسالہ مین
درج کرنے کو ارسال کیا جاتا ہے تاکہ ہم پیشہ بہائی بہی اس سے مستفید ہون چونکہ
اکثر بیمار کے نواحق معالج سے نام مرض اور اُس کا سبب دریافت کرنا چاہتے ہین
پس اگر جواب صواب سے اُن کی پوری تشفی ہو گئی تو

علاج شروع ورنہ اُس کے معالجہ سے بیزار ہو گئے۔

ایک ڈاکٹر صاحب نے مجکو یہہ لکہا کہ میری پاس چند بیمار اِس قسم کے آئے کہ جنکے جوڑ ونمین سے اُٹہتے بیٹہتے آواز آتی تہی اور مجہہ سے علاج کے طالب ہوئے چونکہ یہی یہہ مرض ڈاکٹری کی اُردو کتابون مین نہین پڑہا اور نہ کتب زیر مطالعہ مین نظر آیا کہ جو مین اِس کا خاص نام رکہکر علاج کرتا اگرچہ مینے اِسکی کمزوری وغیرہ نام رکہکر علاج کیا کہ جس سے کسی کو شفا ہوئی اور کسی کو نہین مگر اِس بات کا دہیان لگا رہا کہ اگر یہہ مرض ڈاکٹری کی کتابون مین نہین ملا تو کسی یونانی حکیم سے دریافت کرنا چاہیے کہ جنکے ہان امراض کو نہایت ہی شرح وار لکہا ہے چونکہ آپ کی ذات والا صفات مجمع کمالات نے دونون قسم کی طبابت مین وہ کمال حاصل کیا ہے کہ جو ایک نہایت بیدار مغز اور محنتی شخص پیدا کر سکتا ہے اور نفع رسانی خلائق مین بہی آپ ایسے ہی مستعد ہین جیسے کہ باخدا لوگ ہوا کرتے ہین۔ اِس سبب سے اپنی امید برآری کی امید پر عرض پرداز ہون کہ براہ عنایت مربیانہ مجہے اِس مرض کے نام اور سبب وغیرہ سے مفصل اطلاع بخشئے کہ مین آپکا نہایت ہی مشکور ہونگا۔

جواب۔ آپنے جسکو آواز کا آنا لکہا ہے وہ مفاصل مین ریاح انے سے اُٹہتے بیٹہتے کے وقت پیدا ہوتی ہے اِس آواز کو ہندی مین چٹخنا اور عربی مین فرقعہ کہتے ہین اور اِس کا سبب خلط سوداوی ہے اگرچہ ریاح کی پیدائش کا کوئی خاص مقام نہین یونانیان کے نزدیک ریاح غلیظہ معدہ جگر امعا دماغ گردہ مثانہ وغیرہ مین پیدا ہوتی ہین اور وہان سے پہر مفاصل مین پہنچکر امراض کا باعث بنتی ہین چونکہ امراض کا مفصل حال لکہنا مقصد سے دور پڑتا ہے اِس سبب سے تفصیل امراض سے درگذر کر خاص مقصود پر آتا ہون کہ اِس آواز ریاح کی [illegible]ش کا سبب او

مقام حکیم محمد ارزانی صاحب مرحوم نے یون رقم فرمایا ہی کہ جب خلط سوداوی گردہ
پہ پڑتی ہے یا اُس مین پیدا ہوتی ہے تو پہر گردہ کی حرارت سے ریاح غلیظ بنجاتی ہی
اور غلاظت کی سبب تحلیل نہین ہوتی چونکہ یہہ ایک ہوائے غلیظ ہی کہ نہائت دشواری سی
تحلیل ہوتی ہی اور جہان جاتی ہی وہان اُس عضو کی مزاج کی موافق مرض پیدا کرتی
ہے مثلاً انٹری مین قولنج کبہی وہان سے پشت اور سر اشیف کی طرف چڑہ آتی ہی خصیتین
قضیب قطن اور مقعد کی حوالے مین اُتر جاتی ہی اور شکم مین قراقر پیدا کرتی ہی کبہی خون
کے اسہال لاتی ہی یا شکم مین قبض کرتی ہی اور کبہی ہاتہہ پاؤن وغیرہ اعضا کی طرف
رجوع کرتی ہی چونکہ ہر ایک مرض کا علاج شرح وار کتب مطولات مین درج ہی اہل ضرورت
کو چاہئیے کہ ہر مرض کو موقعہ مناسب پہ تلاش کرے۔

اِس مضمون کو دوبارہ طبع ہونیکی واسطے اس سبب ~~بہیجا~~ ہون کہ یہہ مضمون بلا
وزن طبع ہوا۔ اِس سبب رسالہ کے ناظرین نے بذریعہ خطوط ادویہ کا وزن دریافت
فرمایا چنانچہ ایک خط کی نقل بغرض تصدیق کلام خود درج ذیل ہی اور التماس ہی کہ بنظر
رفاہ عام اِس نسخہ کو معہ وزن ادویہ دوبارہ طبع فرمائیے تاکہ ناظرین کی دقت اور مجہ
کمتر کی تکلیف جوابدہی کے رفع کا باعث ہو نقل خط یہہ ہی۔ جناب میر صاحب مخدوم
مکرم۔ جناب سید بندہ علیصاحب زاد عنایتہ۔ بعد سلام مسنون کی واضح ضمیر عالی
ہو کہ آنجناب نے نسخہ عرق شیر برائے رفاہ عوام الناس اخبار مین طبع کرکے مشتہر
فرمایا ہی مگر وزن ادویہ درج نہین ہی آنجناب بہ نظر فیض وزن تحریر فرماکر نسخہ کو درست
کردین تو عوام الناس کو بہت کچہہ فائدہ ہوگا آنجناب کو دعای خیر کرینگی اور بندہ
بہی عمر بہر آپکا مشکور رہیگا عرق شیر سوائے خارش کی اور کن کن مرضون مین مفید ہے
ازراہ غریب نوازی تحریر فرمادین فدویکو اپنا ممنون و مشکور بنادین۔ راقم آپکا تابعدار

خاکسار شیخ احمد مدرس مدرسہ چشمہ رحمت عربی کمپ ساگر صدر بازار ملازم سابق محکمہ ڈاکٹری۔

نسخہ معہ وزن

نسخہ سا سرطبع - برگ بنفشہ دو چھٹانک - برگ گاؤزبان دو چھٹانک - برگ نیلوفر دو چھٹانک تخم کاسنی دو چھٹانک - برادہ شیشم دو چھٹانک - ناخون خشک - شار عنشبہ ۴ تولہ - گل گلاب ۲ تولہ عرق بادیان ۵ شار پختہ - شیر گاؤ ۷ شار پختہ - بدستور معروف عرق کھینچین خوراک ۴ تولہ سے ۶ تولہ تک یہہ نسخہ سوائے خارش کے امراض سودادی مین خصوصیت سے اور امراض صفراوی جلدیہ مین بہی علی ہذا بہت مفید پایا ہے اور ترتیب بدن مین لاثانی ہے۔

جناب من رسالہ جات گلزار حکمت مین سوالات ذیل معہ جوابات بموجب قواعد یونانیان طبع ہوئے تہے - چونکہ بندہ نے بقواعد ڈاکٹری انکی جوابات لکہی ہین کہ جس سے شایقین علم کو آگاہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے لہٰذا وہ سوالات معہ جوابات بہیجکر عرض ہے کہ آپ بنظر بہبودی عوام انکو طبع فرماکر بندہ کی مشکوری کا باعث ہوجئیے۔

سوالات طبیہ و جوابات

سوالات بطرز یونانیان - جوابات بقواعد ڈاکٹری بعد ملاحظہ جناب اُستاد مکرمی غضنفر محمد خان صاحب ڈاکٹر ریاست نابہہ دام مجدہٗ۔

سوال - کیا سبب ہے کہ اکثر حیوانات کے بچہ پیدا ہوتے ہی چلنے پہرنے ہین اور انسان اور بعض جانورونکے بچے کچہہ عرصہ پاکر طاقت چلنے پہرنے کی پاتے ہین۔

جواب - یہہ خصوصیت فطرت اور خاصہ نیچر یعنی خلقت کا باعث ہے جو بچہ انسان پیدا ہوتا ہے نہین چل سکتا اور دیگر حیوانات کے بچے بخلاف اسکے چل سکتے ہین اور خصوصیات و رموزات فطرت اکثر اور بے تعداد اس قسم کے ہین کہ جس سے آجتک بڑے بڑے عقلا دہر واقف نہین ہوسکے مثلاً کوئی سوال کرے کہ آفتاب مین روشنی کیون ہے تو اُس کا جواب

بجز فطرت اور خصوصیت اُسکی خلقت کی اور کیا ہی یہہ سوال اور آیندہ جو آئینگی رسالہ
مصنفہ ارسطو سے نقل کیئے گئی ہین جو اردو اور انگریزی دونون زبانون مین ہے
اُسکی جواب بہی اُسی رسالہ مین موجود ہین مگر تمام جواب ایسی عمدہ نہین ہین کہ انکو
اِس روشنی کے زمانہ مین تسلیم کیا جائے چنانچہ اِسی سوال کے جواب مین لکہا ہی کہ
بچہ انسان کی نہ چلنی پہرنے کا برودت دماغی سبب ہی کہ جس کو آجکل کے عقلاء نہین
مانتے اور ایک ظنی اور خیالی بات جانتے ہین۔

سوال۔ غمناک آدمی کو رونے کی حالت مین کیون آنسو بہتے ہین۔

جواب۔ دل اور دماغ کو جو علی اختلاف مذاہب حکماء مقام روح یا ارواح ہے بحالت غمناکی ایک انقباض سخت واقع ہوتا ہی اور اِس انقباض سی ایک قسم کی گرمی اور تبخیر جسم انسان مین پیدا ہوتی ہی کہ جس سی لکریمل گلانڈ یعنی آنسو کی گلٹی اور عضلات متحرک ہوتی ہین اور اُس تبخیر کو بالنصاب اشک رفع کردیتے ہین جس سے انقباض طبع در روح فرو ہو جاتا ہی اور بحالت اثر حد اندوہ ناکی آنسو خارج نہین ہو سکتے اور شدت جوش طبع سی مسام اور مجرا گلٹی کا مسدود ہو جاتا ہی تو اُس تبخیر سے اور مادی امراض دماغی مثل سکتہ و فالج و جنون وغیرہ لاحق ہو جاتی ہین

سوال۔ پیاسا آدمی جب حمام مین جاتا ہی تو اُس کی پیاس جاتی رہتی ہے
اور جسکو پیاس نہو وہ حمام مین جب جائے تو اُسکو پیاس لگتی کا کیا سبب ہی۔

جواب۔ پیاسا جب حمام مین جاتا ہی تو اُس کی مسامات سی بخارات پانی جو وہان موجود ہین جذب ہوکر خون کو مناسب طور سی رقیق کر دیتے ہین جس سی اُسکی باطن مین خشکی باقی نہین رہتی۔ گویا کہ اُسنی مسامات سی پانی پی لیا اور حاجت رفع ہوگئی بخلاف اِسکی جب پانی سی سیر ہوکر حمام مین جاتا ہی تو بہ سبب حرارت حمام کی بخارات

پانی جسم سیراب سے بذریعہ مسامات نکل کر ہوا مین داخل ہوجاتے ہین جس سے باطن مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور اسی سے تشنگی عبارت ہے تاکہ پانی پیا جاکر بدل ما یتحلل کیا جائے

سوال - تر یا خشک کہانا کہاتے ہین تو ڈکار کیون آتا ہے -

جواب - کہانا کہانا مین یا کچہہ پینے مین ہوا رُک کر معدہ مین چلی جاتی ہے بعد مین جب وہ غذا یا عرق سطح معدہ مین بیٹہہ جاتا ہے تو ہوا لطیف ہونیکی وجہ سے اوپر آکر ڈکار سے نکل جاتی ہے دوسری وجہ یہہ ہے کہ معدہ مین چونکہ کیفیت کیمیاوی بہ سبب پیدایش چند رطوبات ترش و نمکین کے جو ہضم مین بکار ہین ہوتی رہتی ہے اور نشاستہ اور سیوکشن یعنے بلغمی رطوبت جو کئی عناصر سے بشکل لطیف یعنی ہوا ہین اُن ترش و شور رطوبات سے ملکر کئی کئی مرکبات اور مفردات کی شکل مین تبدیل ہوجاتی ہین جس سے بعض اجسام لطیفہ بتشکل ہوا کے ڈکار سے نکل جاتے ہین اس امر کی تفصیل موجب تطویل ہوسکتی ہے لہذا مجمل طور سے لکہا گیا -

سوال - جس عورت کے رحم مین بیماری ہوتی ہے وہ کیونکر غش کہاتی ہے اور بیہوش ہوجاتی ہے -

جواب - رحم بہ سبب کثرت اعصاب و خصوصیت فطرت از حد ذکی الحس ہے لہذا اُسکے ماؤف ہونے مین مبدا اعصاب جو دماغ و نخاع ہین ہمدردی اور شرکت ظاہر کرتے ہین اور اُنکے افعال مین بطلال یا تعطیل واقع ہوتی ہے کہ جس سے بیہوشی وغیرہ عبارت ہے -

سوال - کیا سبب ہے کہ عورتون کو حیض آتا ہے اور دوسری حیوانات کے مادہ کو نہین -

جواب - اس کا جواب جو رسالہ ارسطو مین ہے وہ خیالی پلاؤ اور بالکل خلاف

مشاہدہ اور واقع ہی یعنے عورتین بہ سبب سکون کی اِس رطوبت کی تحلیل نہین کر سکتین
لہذا اِس قاعدہ پر یہہ حیض جاری ہوتا ہی اور مادہ حیوانات بہ سبب حرکت جو
اُنکی فطرت مین زیادہ رکھی گئی ہے فضلات جسم کو تحلیل کر لیتی ہین لہذا حیض اُنکو نہین
آتا یہہ بات بالکل مشاہدہ کی خلاف ہی یعنے جو عورتین کہ حرکت کم کرتی ہین اُنکو
یہہ رطوبت حبس اور غیر منتظم طور سی آتی ہی بخلاف قول ارسطو کی حرکت اور
نہائیت محنت کرنیوالی عورتون کو بالکل انتظام سی یہہ رطوبت جاری رہتی ہے
میری خیال مین اِس سوال کا جواب سمجھنی کے لئی تشریح خصیۃ الرحم وغیرہ کو بخوبی
دیکہنا چاہئی جس سی خصوصیت فطرت مستورات معلوم ہو کر اُن کی تسکین
ہو سکتی ہی اصل حال یہہ ہی کہ اکثر اوقات مین تواتر حیض سی رحم عورت کا ہمیشہ
مستعد نطفہ اُٹھانے کا بنا رہتا ہی اور دیگر حیوانات و مانند نباتات کی کسی خاص
موسم اور وقت مین حمل اُٹھانی کی قابلیت رکہتی ہین پس مشیت خداوندی نی مانند
اور اختلافات فطرت انسان و فطرت حیوان کی ایک یہہ بہی وجہ تباین رکھدی

واللہ اعلم۔

سوال۔ وبائی ہوا مین ڈہلکا یعنی درد آنکہہ کیون زیادہ واقع ہوتا ہی

جواب۔ رسالہ ارسطو مین ڈہلکا نہین بلکہ مرض رمد لکہا ہی وجہ اِسکی
ظاہر ہے کہ یہہ مرض متعدی ہی اور مانند دیگر امراض وبائی کی تخم اِس مرض
کا ہوا مین ملکر ایک شخص سی دوسری پر تعدیہ کرتا ہی اور ایک سی دوسری کی
آنکہہ دُکہنی آجاتی ہے

سوال۔ مان کی پیٹ مین بچہ تو ہاتہہ ہلا کر موںہہ مین کچہہ نہین ڈال سکتا
تو غذا کس طرح پہنچ جاتی ہی۔

جواب - جب بچہ ماں کے پیٹ مین ہوتا ہے تو بذریعہ ناف کی رگ کے ابنا ٹیر یعنی تالاب مشیمہ سے جو ماں کے رحم کے شریانون کے خون سے پر رہتا ہے بچہ کی پرورش ہوتی ہے اور وہ خون بعد پرورش جسم جنس کے بذریعہ دو شریانون کے اُسی ناف کے رستہ سے بچہ کے جسم مین سے واپس آکر پھر ماں کے رحم سے ہوتا ہوا اُسکے دل اور شُش مین صفائی کے لیئے جاتا ہے اور بذریعہ تنفس کے صاف ہوکر پھر اُسی طرح بچہ مین پہونچتا ہے غرض کہ جبتک بچہ پیدا ہوکر خود تنفس نہین لیتا ماں کے تنفس سے اُسکے خون کی صفائی ہوتی رہتی ہے یہہ بات بہت تفصیل کے قابل ہے مگر بخوف تطویل اجمالاً لکھا گیا۔

راقم - خادم الاطباء سید بندہ علی سابق ملازم محکمہ ڈاکٹری حال مدرس اوّل کانگرہ۔

بقیہ مضمون افعال الاعضاء

لیکن اب ہمکو مجبوراً اپنے خیالات و مصطلحات کو بدلنا پڑا مثلاً بیج یا انڈا نظر رکھو لو اب ہمکو جاننا چاہیئے کہ حرارت جو رطوبت سے ملکر اُن تغیرات کے پیدا کرنے کے لیئے ضروری ہے جنکے باعث درخت یا حیوان نشو و نما پاتے ہین صرف ایسا عامل نہین ہے جو بیج اور انڈے مین قوت زندگی کو جو گویا حالت خواب مین ہوتی ہے ایسا برانگیختہ کرتی ہے کہ وہ نشو و نما پانے لگتے ہین بلکہ یہہ ایک ایسی طاقت ہے کہ خود بدلکر کیمیائی طاقت اور قوت زندگی بن جاتی ہے بیج یا انڈے کا وہ حصہ ہے جو حرارت کو قوت زندگی مین بدل سکتا ہے اِس بیان کے کرنے کے لیئے کہ ایک خاص جسم نشو و نما پانے مکمل ہونے اور دیگر کام کرنے کے لیئے ایک طاقت رکھتا

مضمون کی اس لفظ ... ان ... مین چار مقامات پر لفظ ... درج ہے ہماری سمجھہ مین نہین آتا کہ

ہی جسکو ہم قوت زندگی کہتی ہین یہہ اصطلاح سہل تر ہے چونکہ بیچ صرف تازہ اجزا جذب کرنے اور اُنکو اپنے مین ملا لینے سے بڑھ سکتا ہی۔ اسلیئے بیج کے اندر اسکی اردگرد اس قدر مادہ ہوتا ہی کہ جبتک یہہ باہر سے تازہ اجزا حاصل کرنے کی قابل نہین ہوتا تب تک وہ اسکی پرورش کرنے کیلئے کافی ہوتا ہی۔ اس پرورش کرنیوالی مادہ کو جذب کرنے کیلئے کسی نہ کسی قسم کی طاقت ضرور خرچ ہوتی ہی کیونکہ اس کو سادہ حالت سے پیچیدہ حالت مین لانا پڑتا ہی۔ اسلیئے بیج کو زندگانی کی سی ایک علامت کی ظاہر کرنے کے پہلے ہی حرارت یا کسی اور طاقت کی ضرورت پڑتی ہی بیج کے لئے کسی بیرونی طاقت کی مدد کی بغیر زندگانی شروع کرنا ویسا ہی ناممکن ہی جیسا بغیر پرورش کرنیوالی اجزا کے بغیر کسی ایسی طاقت کی کہ جسکی ذریعہ سے مادہ جذب کرسکی اس کا ہونا بیفائیدہ ہے پس حرارت جو بمعہ رطوبت کے زندگانی کے آغاز کیلئے ضروری ہی کچھہ تو یہہ بمنزلہ کیمیائی طاقت کے خرچ ہوتی ہی جس کی ذریعہ سے پرورش کرنے والی مادہ مین جو بیج کی اردگرد موجود ہوتا ہی کئی ایک تغیرات واقع ہوتی ہین مثلاً نشاستہ کا شکر بنجانا۔ اور کچھہ خود جرم قوت زندگی مین تغیر کرلیتا ہی جسکی وسیلہ سے یہہ پرورش کرنے والی مادہ کو جذب کرنے اور ایسی شکل مین لانے کی قابل ہوجاتا ہی کہ جسمین زندگانی کے سب اوصاف پائے جاوین لہذا جب آرگینک میٹر یعنے غیر معدنی مادہ کا کوئی ذرہ جو خود ہی زندگانی کے ذریعہ سے وجود مین آیا ہو بیرونی طاقت کو قوت زندگی مین تغیر کرنا شروع کرے یعنے ایسی طاقت مین جسکی سبب سے یہہ خود نشوونما پانے کے قابل ہو جاوے وہی زندگانی کا اصلی آغاز ہی۔ اِس لحاظ سے پیدایش کا وقت صرف تکمیل ہونے کی سلسلہ کا ایک خاص زمانہ ہی جس موقع پر کہ جرم علیحدہ زندگانی بسر کرنے کے قابل ہوجانے کی باعث دنیا مین قدم دہرتا ہی لفظ ڈارمنٹ وائی ٹے لی ٹی یعنے خوابیدہ زندہ طاقت کی معنے یہہ سمجھنے چاہئیں

ـلہ نوٹ۔ یہہ فقرہ مہمل ہی اصلی خیالات سی کہ یہہ مضمون بہا ہوا معلوم دیتا ہے اگر اتم مضمون دان کی ادائی مین بھی ویسا ہی اعلیٰ طرز عبارت کو ملحوظ خاطر رکھین تو اس سی فایدہ عظیم متصور ہے۔

کرتی ہے معدنی مادہ کا وجود محض ایسی قوت کی ہو کہ جسکی ذریعہ سے یہہ خاص جمالت ورہ مین
گرمی اور دیگر طاقتون کو طاقت زندہ یا طاقت نشو ونما مین بدل سکے۔

خوابیدہ زندہ طاقت کی حالت اُس دخانی انجن کی مانند ہے جسمین لکڑی نہ ڈالی
گئی ہو۔ ایسے دخانی انجن کو جو ابہی سوختنی لکڑی سے ہی خالی ہے ہم کہہ سکتے ہین کہ
طاقت رفتار کا اسمین ذخیرہ رکہا ہوا ہے پس اسی طرح یہہ بہی نہین کہہ سکتے کہ
(خوابیدہ) بیج یا انڈے مین زندہ طاقت کا ذخیرہ ہے۔

علاوہ آغاز زندگانی کی ہمکو اسپر غور کرنا چاہیئے کہ نشو ونما پانا اور مکمل ہونا کہان
تک بیرونی طاقتون پر حصر رکہتے ہین یا کس قدر اُن کا آپسمین رشتہ ہے۔

قد مین بڑہنا زندہ اجسام کا ہی کوئی خاص وصف نہین۔ اگر ہم دہات کی
ایک قلم کو پانی مین ڈالین جسمین کہ اُسی قسم کی دہات حل شدہ ہو تو وہ قلم بہی حجم
مین بڑہتی جاویگی اور نیز اپنی اصلی وضع کو بحال رکہیگی بلکہ اگر ہم اُسکو توڑ بہی ڈالین
تو پہر بہی توٹی ہوی سطح مرمت ہو جاویگی۔ مگر اُسکی بڑہنے کا طریقہ جاندار اجسام کے
بڑہنے کے طریقہ سے بہت مختلف ہے اور ان ہر دو طریقون کے باہم مقابلہ کرنے
سے صاف یہہ طریق صاف سمجہہ مین آسکتا ہے۔ قلم صرف دہاتی ذرات کی اُس کی سطح
پر تہ نشین ہونے سے بڑہتی ہے۔ لیکن اُسمین اندرونی تغیر کوئی نہین واقع ہوتا۔
علاوہ اسکی ایک اور بڑا فرق یہہ ہے کہ دہات کی قلم مین بڑہنے کے ساتہہ ہی زوال
نہین واقع ہوتا اور نہ دونون (یعنی بڑہتی اور زوال) ایک دوسرے کے ہمرکاب
رہتے ہین۔ اُسمین چونکہ زندگانی نہین ہوتی موت بہی نہین ہوتی کیونکہ یہہ دونون
لازم ملزوم ہین۔ برعکس اسکے زندہ جسم مین عمر بہر تغیر تبدل جاری رہتا ہے۔ البتہ
رسد اور زیان کا رشتہ بلحاظ عمر کے کم و بیش ہوا کرتا ہے۔ اوائل عمر مین خرچ کی

نسبت آمدنی زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے جسم بڑھتا جاتا ہے اور جو حصہ جسم کا بڑھتا ہے پہلی کی
نسبت ہر بات میں عمدگی پکڑتا ہے اسلئے جسم مکمل ہوتا جاتا ہے۔ برعکس اسکے جب زوال
شروع ہوتا ہے تو جس قدر کہ مادہ زائل ہوتا ہے اُس کی نسبت رسد کم ہوتی ہے پس بجائے
مکمل ہونے کے جسم زوال پکڑتا جاتا ہے۔ لیکن ان تغیرات میں ٹھہراؤ کبھی نہیں
ہوتا یعنی ہمیشہ جاری رہتے ہیں۔

اسلئے یہہ نہیں جاننا چاہئے کہ زندگی وہ طاقت ہے جو زوال کو دخل پانے نہ
ہونے دے۔ اُس گذشتہ زمانہ میں جبکہ وہ قوانین جنکے مطابق جاندار اجسام کی ہستی
بسر ہوتی ہے قریب قریب نامعلوم تھے تو تب زندگی کی بابت ایسا خیال کیا جاتا تھا اور
اُس وقت کے درمیان لوگ یہی خیال کرتے تھے کہ زندگی ضرور ہی کوئی ایسی عجیب طاقت
ہے جو زوال کو روکتی ہے۔ جو زوال کہ اس زندگانی کے اختتام کے بعد بخوبی معلوم ہوتا
ہے مگر اب ہم جانتے ہیں کہ زندگانی زوال کو روکنے والی طاقت نہیں بلکہ خود زوال پر
حصر رکھتی ہے کیونکہ جو جو اوصاف زندگانی کے ہیں اسی زوال کی ہی بدولت ظہور
میں آتے ہیں۔ سبب اس کا عیاں ہے بیرونی طاقتوں کی باہمی رشتہ کو اگر ہم یکطرف
رکھدیں تو بھی یہہ صاف ظاہر ہے کہ جسم کی بافت جو کام کرتی رہتی ہے اگر اُسکی پرورش
لگاتار نہ ہوتی رہے تو وہ ساری کی ساری ضائع ہوکر رہجاوے۔ پس ایک طرف خوراک
کی لگاتار پہنچنے کی ضرورت ہے اور دوسری طرف مادہ کے ہمیشہ اخراج پانے کی جو مادہ
اپنا کام کرنے کے بعد صرف پہنکیا جانے کے قابل ٹھہرتا ہے (اسبات کو صاف کردیا گو متقدمین
کا بھی یہہ خیال تھا کہ قوت زندگی بیرونی مادہ کے رسد کے بقدر منحصر ہے مگر ضرورت
اور رسد کا ٹھیک رشتہ صرف تھوڑے ہی عرصہ سے بخوبی سمجھا گیا ہے اور متقدمین کو یہہ بھی معلوم
نہ تھا کہ قوت زندگی کا دیگر طاقتوں کے ساتھہ کیا رشتہ ہے۔ راقم۔ نانک چند اسسٹنٹ سرجن۔

اخبار آئینۂ اخلاق

یہہ اخبار ہفتہ وار نہائت صاف اور سلیس عبارت اردو زبان مین ۲۴ جولائی ۱۸۹۲ء سے جاری ہوگا اسمین مضامین اخلاقیہ و تمدن و معاشرت کی علاوہ تجارت و حکمت علمی و عملی وغیرہ مختلف علوم و فنون بہی نہائت خوبی اور خوش اسلوبی سے بیان کئے جاوینگے یہہ اپنے ناظرین کو باہم اتفاق اور درستی اخلاق کی طرف رغبت دلاویگا و دیگر آرام و آسائش کی سامان جیساکہ ہروقت و زمانہ کی مناسب نظر آوینگے ظاہر کریگا اور نیز اسمین انگریزی و عربی اخبارات کی عمدہ عمدہ ترجمے اور دیگر دلچسپ مضامین بلکہ تمام ممالک کی چیدہ چیدہ مختصر خبرین درج کی جاوینگی باانہمہ اسکی قیمت سالانہ پیشگی تمام شائقین سے بلامحصول [illegible] معہ محصول [illegible] اور متوسط اہل وسعت سے بلامحصول [illegible] معہ محصول [illegible] مقرر ہے۔ درخواستین معہ قیمت پیشگی جلد جلد پتہ ذیل پر آنی چاہیئن۔ المشتہران۔ مولوی محمد ابو عبدالعزیز اڈیٹر محرر سررشتہ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ عبدالرحمن منیجر دوکان عبدالرحمن و کمپنی گہڑی سازان انارکلی لاہور۔

اکسیر الاعظم کیمیائی جمادات

اس نام کی کتاب جس کا صفحہ ۲۳ پر اشتہار درج ہے اور جو ایک لائق شخص کی علمی محنت و لیاقت کا نتیجہ ہے کارخانہ تکمیل الحکمت مین پہونچ گئی ہے ہمارا ارادہ تہا کہ ہم اسی ماہ کی رسالہ مین اس کا ریویو لکہیں مگر بسبب عدم گنجائش ہم اپنے ارادہ کے پورا کرنے مین مجبور ہین مگر امید کرتے ہیں کہ رسالہ کی کسی دوسرے اشاعت مین ہم اپنے اس ارادہ کو پورا کرینگے۔

اشتہار اکسیر الاعظم

زراعت مین صناعی مین - کوئی نہین جو اہل یورپ نے ترقیان کی ہین اُسکا ایک بڑا وسیلہ
علم کیمیا ہے - علاوہ برین کل علوم جدید کے بیان مین بہی علم کیمیا کی ضرورت پڑتی ہے - جب تک
ہندوستان کی زبانون مین علم کیمیا کی کتابین نہونگی اُسوقت تک اہل ہند اس قسم کی ترقی
ہرگز حاصل نہین کر سکینگے کیونکہ انگریزی زبان کے ذریعہ سے علم کیمیا کی تحصیل اکثر کو میسر
نہین ہوسکتی ہے اُردو زبان مین اشیاء کیمیا کے نام اور اصطلاحات قایم ہوسکتے ہین یا نہین اسکے
سوچنے کے واسطے بارہا کمیٹیان مقرر ہوئی ہین مگر ڈاکٹر بلنتائن اور ڈاکٹر راجندر لال
کے سوا کل ارباب کمیٹی نے اردو مین اشیاء کیمیائی کے نام اور اصطلاحات کا قایم ہونا غیر ممکن
سمجہا ہے - ہاسپٹل اسسٹنٹونکی تعلیم کیواسطے علم کیمیا کی جو کتابین اردو مین لکہی گئی ہین کہ
مین اشیاء کیمیائی کے نام اور اصطلاحات اُردو مین قایم نہین کئے گئے ہین اور اسیواسطے کوئی
اردو خوان اُن کتابونکو نہین سمجہہ سکتا ہے - ہمنے علم کیمیا مین ایک کتاب مسمی بہ اکسیر الاعظم اردو
زبان مین لکہی ہے اسمین کل اشیاء کیمیائی کے نام اور اصطلاحات اُردو مین قایم کئے ہین - اس
کتاب مین جیسا کہ انگریزی مین ہے کل مرکبات کیمیائی کے نام اس طرح قایم کئے ہین کہ اُن نامون
سے عنصرونکا اور عنصرونکی مقدارون کا حال بخوبی ظاہر ہوگا اور جو ابتک غیر ممکن سمجہا
جاتا تہا اُسکو ممکن کر دکہایا ہے - اس کتاب مین ہر ایک چیز کے بیان مین عنوان پر انگریزی نام کو
انگریزی حرفون مین اور پہر انگریزی نام کو اردو حرفون مین اور پہر اسکے اردو نام اردو حرفون
مین لکہا ہے اور جس کسی چیز کا انگریزی مین ایک سے زیادہ نام ہے تو ہمنے بہی اُسکے ہر ایک نام کے مقابل
مین ایک اردو نام قایم کیا ہے - اس کتاب مین قواعد تسمیہ کا بیان اور کل اصطلاحات
کی تعریف نہایت صراحت کے ساتھہ کی گئی ہے - علاوہ برین اس کتاب کے آخر مین دو فرہنگ
دئیے گئے ہین اول مین پہلے اردو الفاظ اردو حرفون مین اور پہر انکے مقابلہ مین انگریزی الفاظ انگریزی

حرفون سے لکہی گئے ہین اور پہر انکے معنے اردو عبارت مین بیان کئے گئے ہین اردو سے فرہنگ مین پہلے انگریزی
الفاظ انگریزی حرفون سے اور پہر انکے مقابلہ مین اردو الفاظ اردو حرفون مین لکہے گئے ہین اور
سب سے آخر مین حسب ضرورت آلات کیمیائی کے نقشے بہی دیے گئے ہین ۔ اس کتاب کی عبارت
نہایت سہل ہے اور سہل کرنے کے واسطے انگریزی عبارت کا ترجمہ نہین کیا گیا ہے بلکہ
اُس کے مضمون کو اردو محاورے مین بیان کیا ہے ۔ اس کتاب مین ۲۱۴ صفحہ ہین اور نہایت
عمدہ کاغذ پر ٹائپ کے حرفون سے چہاپی گئی ہے ۔ قیمت اس کتاب کی فی جلد للعہ اور محصولڈاک
وغیرہ ۴ ہے ۔ جن صاحبونکو خریداری مطلوب ہو قیمت نقد بذریعہ منی آرڈر احقر کے پاس
بہیجکر طلب فرمائین ۔ المشتہر ۔ مولوی محمد شایق سابق اسسٹنٹ سرجن ساکن محلہ ترکمانپور شہر گورکہپور

روح گلاب

منجملہ کل تدابیر حفظ ماتقدم کے جالینوس حکیم خوشبو کے اپنے پاس رکہنے کو افضل تدابیر شمار کرتا تہا
کہتے ہین کہ یہہ حکیم ہمیشہ اپنے پاس خوشبو رکہا کرتا تہا اور یہی سبب ہے کہ وہ ۲۸۰ برس کی عمر کے بعد سے
یعنے جب سے اُسنے خوشبو کا استعمال شروع کیا ۱۴۰ برس کی عمر تک کبہی بیمار نہوا ۔ جو خوشبو حکیم
موصوف اپنے پاس رکہتا تہا وہ ایک خاص ترکیب سے تیار ہوتی تہی اور مروجہ عطریات کی
قسم سے نہ تہی بعد جستجوے بسیار نیاز مندنے اُسی ترکیب کے مطابق یہہ عطر تیار کیا ہے ۔ اگرچہ ہر ایک
مقام مین مختلف قسم کے عطریات تیار ہوتے ہین مگر وہ خوشبو کے سوا کسی بیماری کو نہین روکتے
یہہ عطر فواید مفصلہ ذیل کے علاوہ خوشبو مین یہہ طاقت رکہتا ہے کہ ہر دِلالی مین ایک ہی دفعہ
کا لگانا کفایت کرتا ہے جس گلی کوچہ مین لگا کر گذرے وہ سب مہک جاتا ہے ۔ فواید دس
انفکٹنٹ (دافع بدبو) انٹی سپٹک (دبیکے اثر سے بچانیوالا) انٹی سپولنٹ (مفرح) استعمال
جو مریض کسی وبائی مرض مین مبتلا ہو اُسکے پاس ایک دو پہوئے بالکم و بیش حسب شدت و خفت
مرض رکہیں ۔ حفظ ماتقدم کے لئے اِسکا استعمال ضروری ہے ۔ اس سے صحت و عمر کو ترقی ہوتی

ہے یہ مفت کا طبیب بلوالو پاس
قایم ہے اسی سے زندگی کی اساس

تکمیل الحکمت

بیشک ہے یہی نہیں ہے اسمین خطا
کہتے ہین جسے فیہ شفاء للناس

جلد ۵ | مطبوعہ ماہ جون ۱۸۸۴ء | نمبر ۶

شرح

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مع "	۴	[illegible]	[illegible]
سرکار و روساء سے	۰۶	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ بعد ڈیوڑھ ہے۔

مضامین رسالہ طب یونانی و انگریزی کے مسایل انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی طریق تشخیص مرض حفظ صحت ماتقدم کے مسایل یونانی و انگریزی طب پر تصنیف میگا کہ علم تشریح مع تصاویر کیمیا افعال الاعضاء میڈیکل جورس پروڈنس وید ک انگریزی و یونانی طب کے ساتھ اسکی مطابقت نئی تجربے ڈاکٹروں اطباء انگریزی

انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل و متفرقات۔ یہہ رسالہ بعض بعض صاحبونکو بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہ ہو وہ دو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو مسدودی کی درخواست کے ساتھہ رقم قیمت بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدین درصورت ٹکٹ فی روپیہ زیادہ ارسال فرماوین اجرت مضامین مفید خاص فی سطر ۳ صفحہ سے زیادہ اشاعت کے لیے رعایت کیجاویگی

باہتمام مالکان بابو ابو عبد اللہ و حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء

مطبوعہ مطبع قانونی ہند پریس

Holloway pills

حبوب ہالوے صاحب

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنیکیلئے نہایت ضروری ہی چونکہ خون کی صفائی زندگی و تندرستی قوت کیلئے ضروری ہی پس یہہ حبوب مصفی خون ادویہ سے فضیلت رکھتی ہین کبد و معدہ و گردہ کی امراض کیلئے مفید ہین جو بسباب اعضاء رئیسہ کم طاقتی التہاب اجتماع خون پیدا کر دیتی ہین وہ انکے استعمال سے دفع ہوتی ہین زیادہ محنت دماغ اعتدالی و بدپرہیزی اور خراب آب و ہوا کے اثر سے جو خلل نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہی ان گولیون کے استعمال سے دفع ہوتا ہی آنتون پر بھی اسکا اثر ہوتا ہی اور قبض مین آنتون کی ہر طرحکی شکایت دفع کرتی ہین تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین جو عارضی مفسد رطوبتی بخارات سے پیدا ہوتے ہین انسے محفوظ رکھتی ہین اور مواد ردیہ اور اخلاط فاسدہ جو نباتات اور حیوانات متعفن ہونیکے سبب خون مین داخل ہوتے ہین ان حبوب کے استعمال سے خارج ہو جاتے ہین یہہ گولیان مقوی اعضاء اگر اعضاء تولید کم زور ہو جائین تو انکے استعمال سے قوی ہو جاتی ہین اور زیر پیاہ مین عجب طرحکے ضعف و کمزوری بھی رفع کرتی ہین مخصوص امراض عورات کیلئے یہہ حبوب بے بہا ہین اور دنیا مین انسان کی زندگی بآرام و آسائش بسر کرنے کے لیے لاثانی ہین۔

Holloway ointment

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم کے تمام اوصاف مین نفوذ کرنے اور اسکو صحیح حالت مین رکھنے کی صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین جسم کے سطح پر ملی جاتی ہی سینہ معدہ کبد وغیرہ پر رکھنے سے کل عوارض مین اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہی درد مفاصل و نقرس کی تکالیف کو اسکے لگانے سے آرام ہوتا ہی نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کھو دیتی ہی اگر ٹانگ خراب ہو گئی ہو اور زخم کہنہ پھوڑے پرانے ہون سینہ جکڑا رہتا ہو سوزش جان لب بواسیر سے زندگی تلخ ہو تو ان سب عوارض کے دفعیہ مین یہہ مرہم تیر بہدف ہے خطا نہین جاتی جلد و جسم کی تمام بیرونی امراض اسکے استعمال سے شفا پاتی ہین۔ یہہ گولیان و مرہم فقط نمبر ۵۳۳ اکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقون ٹبیو مین بیچتی ہین قیمت یہہ ہی ۱ شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین نسخہ ہدایات انکی ہوتی ہی کہ کسطرح استعمال کرنا چاہیے

جمناسٹکس

جمناسٹک ایک یونانی اصطلاح ہے جس سے مراد اون جسمی ریاضتون سے ہے جن سے مہارت جسم و
اعضا و قوّت و توانائی حاصل کرتے ہین - مثلاً مصارعت وغیرہ ورزشین - اس امر سے کسی فہیم فرزانہ
شخص کو انکار نہین کہ جسم کا کاہل و بے شغل رکھنا حدوث مرض کا ایک بھاری سبب ہے اور مختلف
جسمی ریاضتین حفظ صحت کا ایک عمدہ ذریعہ ہین ان سے نظام جسمی کی ہر ایک رگ و ریشہ
کو تقویت ملتی ہے اور اکثر اقسام مرض کا دفعیہ ہوتا ہے - جب ہم دنیا کی مختلف ممالک و اقوام
کے سوشیل حالات پر غور کرتے ہین تو ہم کوئی ایسا ملک یا قوم نہین پاتے جسمین مصارعت
وغیرہ ورزشون کا قدیم الایام سے رواج چلا نہ آتا ہو اور لوگون کے نزدیک ان کی بڑی قدر
و منزلت نہ ہوتی ہو اور اکثر اشخاص نے حسب رواج وقت ان مین کمال حاصل کر کے عزّت و شہرت
حاصل نہ کی ہو چنانچہ زمانہ سلف کی اون اقوام کے درمیان جنکو علوم و فنون کے اعتبار سے
اوستاد مانا جاتا ہے مثلاً یونانی و رومی وغیرہ اقوام کے درمیان اس فن کی بڑی قدر و منزلت
تھی - شہر اتھینیہ مین جو یونان کی دار الخلافت ہے اور ایک بڑا مشہور قصبہ ہے قدیم زمانون سے
یہہ رسم چلی آتی تھی کہ جب ایک پہلوان دوسرے پر غالب آتا تو اوسکو اوس بڑے ہال مین
رہنے کا حق حاصل ہو جاتا تھا جسے یونانی لوگ پرٹی نیم کے نام سے مشہور کرتے تھے - جو
شخص کہ خوبئی قسمت سے اس ہال مین داخل ہوتا تھا اوسکو اپنی وجہ معاش کا کچھہ فکر و تدارک
کرنا پڑتا تھا اور اوسکی پرورش اتھینیہ کے باشندگان پر ایسی واجب ٹھیرتی تھی جیسے کہ ال
بچّون کی پرورش والدین پر واجب ہوتی ہے - سپارٹا مین قدیم الایام سے یہہ دستور جاری
تھا کہ جب ایک پہلوان دوسرے پر فتح پاتا تو اوسکو بادشاہ کے پیچھے دوسرے درجہ پر جنگ
کے موقعہ پر کل اختیارات فوجی حاصل ہونیکا حق حاصل ہو جاتا تھا - پینڈار کے عہد مین ایک
مظفّر و منصور پہلوان کو اسقدر عزّت حاصل ہوتی کہ وہ دیوتاؤن کے زمرہ مین داخل کیا جاتا -

شاہ ڈیونیسوس کلان نے اپنے پیٹر نامی پہلوان کو یہہ وعدہ دیا تھا اگر تو سیرا فوسی کو اپنا
باپ مشہور کریگا تو مین تمکو اسکے عوض مین ایک رقم کثیر عطا کرونگا - بقراط حکیم کی پیدایش کے
قبل یونانی لوگ اس فن کو طبابت کا ایک رکن اعظم خیال کرتے تھے اور ہر ایک بیماری کے
دفیعہ مین مصارعت وغیرہ ورزشون کو ایک عمدہ طریق علاج سمجھتے تھے -
ملک عمارات جنکو یہہ لوگ جمنیشیم دنگل کہتے تھے اس مطلب کے پورا کرنے کی غرض سے
قایم کی گئی تھین جنکی نگرانی کے لئے گورنمنٹ وقت کیطرف سے محافظ مقرر تھے -
رومی لوگ اپنے دنگل بڑے تکلف و شان کے ساتھہ بناتے تھے - علاوہ لوازمات ورزش
انمین بڑے بڑے وسیع حمام و غسلخانے بھی موجود ہوتے تھے - مندرجہ ذیل ورزشین تھین
جو ان دنگلون مین کھیلی جاتی تھین - ناچ - مصارعت - مشت زنی - دوڑ - کود
چکر مین نشانہ مارنا - ہوا مین پتھر چلانا - یہہ ورزشین خاص تھین جو ان دنگلون مین باضابطہ
کھیلی جاتی تھین - علاوہ اون کے سواری اسپ - سواری گاڑی - تیرنا - ناو کھینا -
رسن پر چڑہنا - جہولنا اور مختلف قسم کی نقلی جنگ کا بھی رواج تھا - اول شخص جس نے کہ
بغرض حفظ صحت و دفیعہ مرض اس فن کو طبابت مین داخل کیا اور اسکے استعمال کے اصول
مقرر کئے ہیروڈیقوس نامی حکیم تھا یہہ حکیم تھریس کے ایک شہر نامی مہالمبرا مین پیدا ہوا تھا مگر
بعض مورخین اس شخص کا وطن لیوطینی بیان کرتے ہین - یہہ قصبہ ملک سسلی مین واقع ہے
بقراط حکیم اسی حکیم کے زمرہ تلامذہ مین سے تھا - حکیم موصوف نے فن مصارعت کی اصولون
کی سکہلانے کی غرض سے ایک مدرسہ کہولا ہوا تھا جسمین وہ خود آپ تعلیم دیتا تھا جب حکیم
موصوف نے باعتبار صحت جسمی اون طلبار کی نسبت جو دیگر بیت العلوم مین تعلیم پاتے تھے
اپنے مدرسے کے طلبا کو عمدہ حالت مین پایا تو اوسکو یقین کامل ہو گیا کہ مصارعت وغیرہ ورزشین حفظ
صحت و دفیعہ مرض کے لئے عمدہ طریق علاج ہین - جو بیمار کہ حکیم موصوف کے پاس

آتا او سکا اسی طریق سے علاج کرتا تہا - لیکن بقراط اپنے اوستاد کو بہ سبب اوسکے اس طریق علاج کی تعریف و توصیف مین بعض اوقات حد مناسب سے تجاوز کرجانے اور اسکے استعمال مین افراط و تفریط کے اختیار کرنے کی اپنی ملامت کا ہدف بناتا ہے - افلاطون حکیم بہی حکیم موصوف کے برخلاف اس وجہ سے سخت نالان پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے مریضون کو شہر اتہینیہ سے میغارہ تک جسکے درمیان پچیس میل کی بعد ہے پیدل آمدورفت کرنے کی تاکید کرتا تہا اور اسپر طرفہ یہہ تہا کہ مریضون کو یہہ بہی تاکید تہی کہ رستہ مین کہین نہ ٹہیرین اور میغارہ کی دیوارون کو ہاتہہ لگاکر فوراً گہر کو پیدل واپس آوین -

گو افلاطون نے خود فن مصارعت مین تعلیم پائی تہی مگر وہ اسکو اوس قدر ومنزلت کی نگاہ سے نہین دیکہتا تہا جیسا کہ حکیم ہیروڈیقوس کا اسکی بابت خیال تہا - چنانچہ افلاطون ہی کے زمانے سے ملک یونان مین اس فن کی قدر ومنزلت مین فرق آنے لگا اور عقلمند و ذی ہوش اشخاص نے اسکو نگاہ حقارت سے دیکہنا شروع کیا -

سقراط حکیم اس فن کو عمدہ خیال نہین کرتا تہا - اس حکیم لاثانی کا ہمیشہ یہہ مقولہ تہا کہ کسی ایک ورزش مین افراط و تفریط سے کام لینا اور اعتدال سے بڑہ جانا جسم کے تناسب اعضا کو بگاڑ دیتا ہے - چنانچہ جو اشخاص کہ دوڑنے کی ورزش حد اعتدال سے زیادہ کرتے ہین اونکی ٹانگین ٹہوس اور مونڈہی ضعیف وکمزور ہوجاتی ہین اور برخلاف اسکے اون اشخاص کی مونڈہی ٹہوس اور ٹانگین کمزور وضعیف ہوجاتی ہین جو ورزش مشت زنی کے مشتاق ہوتے ہین - ذینوفن بہی مصارعت وغیرہ ورزشون کو سقراط کی ہی مانند اچہا خیال نہین کرتا تہا -

یوریپیڈیس جو سقراط کا شاگرد تہا پہلوانون کو ایک بڑی ہولناک وبا قرار دیتا ہے - اور اپنے ملک کے لوگون سے مخاطب ہوکر یہہ سوال کرتا ہے کہ کیا فن مصارعت اور

دوسری اسی قسم کی ورزشین لوگون کو اخلاقی و ذہنی زندگی مین داخل کر سکتی ہین -
اس سے مراد یہہ ہے کہ کیا لوگ ان سے نیک و دانا بن سکتے ہین -

افلاطون نے اس یہہ کہا کرتا تہا کہ کشتی زن و پہلوان کام کے سپاہی نہین بن سکتے اور اس وجہ سے کل پہلوانون کو جو اوسکی فوج مین بہرتی تہے اوس نے ایکدفعہ معطل کر دیا تہا سکندر اعظم نے بہی کشتی وغیرہ ورزشون کی طرف کچہہ التفات نہ کی - جب فلوپی مین سے جو ایک بڑا قوی ہیکل جوان تہا لوگون نے بار بار یہہ سوال کیا کہ مصارعت کو جو تیرے مین ایک وصف خداداد ہے تو کیون ترقی نہین دیتا تو اوس نے یہہ جواب دیکر اونکا مونہہ بند کر دیا کہ اگر مین عمدہ پہلوان بننے کی کوشش کرونگا تو مین ایک خراب و نالائق سپاہی بن جاونگا حکیم جالینوس صحت اکے قایم رکہنے کے لئے گو جسمی ریاضت کو ایک بہترین تدبیر خیال کرتا تہا مگر مصارعت وغیرہ ورزشون کو اچہا نہین سمجہتا تہا - اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ اون اشخاص کی صحت جو مصارعت وغیرہ ورزشون کو بطور ایک پیشہ کے اختیار کرتے ہین مغالطہ دہ اور زوال پذیر ہوتی ہے - اور انکی جسمی طاقت کسی مفید و کار آمد معاملہ مین استعمال مین نہین آسکتی گو قبل از صدی رواں بسبب مختلف وجوہات کے ملک یورپ مین فن مصارعت کا رواج بالکل جاتا رہا تہا مگر اس صدی کے شروع سے اس فن کی طرف لوگون نے از سر نو توجہ کی اور اسی تعلیم کا ایک ضروری حصہ سمجہا چنانچہ سنہ ۱۸۱۰ء مین ملک پرشیا مین اسکی از سر نو قدر ہوئی اور لوگون کا کمال شوق کے ساتہہ اسکی طرف رجوع ہوا - ملک سویڈن کے باشندگان نے بہی پرشیا کی تقلید کی اور اوسوقت سے چلکر آجتک ان دونون ممالک مین یہہ فن سررشتہ تعلیم کا ایک لازمی حصہ خیال کیا جاتا ہے - کچہہ عرصہ سے ملک انگلستان کے لوگون کی بہی اس فن کی طرف توجہ ہوئی ہے - وہ اس امر کو اب تسلیم کرنے لگے ہین کہ صحت کے بحال رکہنے کے لئے اسکو سررشتہ تعلیم مین داخل کرنا ضروریات سے ہے

جب ہم خاص اپنے ملک ہندوستان کیطرف دیکھتے ہین تو اسکا کوئی حصہ ایسا نہین پاتے
جسمین یونان کیطرح قدیم زمانون سے مصارعت وغیرہ ورزشون کی لوگ قدر نہ کرتے ہون
اور کمال شوق کے ساتھہ انکی پیروی مین سرگرم نہون - یونان کی مانند ہمارے ملک کے
مظفر و منصور پہلوانون کی جاپناہ اور بڑی ٹہیم وہ ریاستین ہین جن پر پرانی فیشن و
خیالات کے راجگان و نوابان حکمران ہین چنانچہ ریاست بڑودہ - جودہپور - جے پور
وغیرہ وغیرہ کے مہاراجگان اسکے بڑے حامی و سرپرست قدیم الایام سے چلے آتے ہین
دور دراز شہرون سے پہلوان لوگ ان ریاستون مین جاتے ہین اور بڑی قدر و عزت
پاتے ہین - کوئی پانچ روپیہ یومیہ کا وظیفہ خوار ہے اور کسی کو دس بطور وظیفہ ہر روز
ملتے ہین - مگر اسقدر زر جو ہمارے ملک کے مہاراجگان پہلوانون کو قربانی کرتے ہین
جب ہم یہہ معلوم کرنا چاہتے ہین کہ آیا یہہ روپیہ کسی ایسے مفید و کارآمد کام مین صرف ہوتا ہے
جسسے رفاہ عام مقصود ہو اور کیا پہلوان لوگون سے جنکی غور و پرداخت مین یہہ روپیہ خرچ
ہوتا ہے ہمارے ملک کی کسی قسم کی بہتری کی امید ہوسکتی ہے یا نہین تو ہمکو بنظر تنقید
کے ساتھہ اتفاق رائے کرکے کمال افسوس کے ساتھہ یہی کہنا پڑتا ہے کہ پہلوان ایک سخت
وبا ہے جو ہماری ملک مین پھیلی ہوی ہے اور اسے تباہ کر رہی ہے اور روپیہ جو انکی
نذر کیا جاتا ہے یہہ ایک ایسی کام مین بالکل فضول ضایع ہوتا ہے جسسے بجز خشک تفریح
طبع اور سو کی حظ نفسی مہاراجگان کے کوئی نیک کام ملحوظ نہین ہوتا -

اسمین کچھہ شک نہین کہ اگر مصارعت وغیرہ ورزشون کو اختیار کرنے سے محض ہماری غرض
حفظ صحت ہو اور انکو ایک ایسے طریق کے مطابق باضابطہ اعتدال کے ساتھہ کیا جاے
جسکی بنیاد علم افعال الاعضا کے اصولون پر قایم کی گئی ہو اور ان کو شہرت و معاش کا ذریعہ
سمجھکر بطور پیشہ اختیار نہ کیا جاوے اور انمین حد اعتدال سے قدم نہ بڑہایا جاوے -

اور جسمی ریاضت کے ساتھ ہی ساتھ باقاعدہ ذہنی ریاضت کو بھی عمل مین لایا جاوے
تو اس صورت مین ان ورزشون کا جسم و ذہن پر عمدہ و مفید اثر ہوتا ہے۔ جسم کے
مختلف اعضا کو قوت و توانائی حاصل ہوتی ہے جس سے بہتر ہی لیاقت و خوبی کے
ساتھ اون مفوضہ خدمات کو پورا کرتی ہین جنکو شاہ ذہن ان کے لئے تجویز کرتا ہے
ان سے خون کی گردش تیز ہوتی ہے۔ مولد الرطوبت اعضا کے افعال ترقی پذیر ہوتے ہین
ردّی و فاسد مواد کا اخراج بڑی سہولیت کے ساتھ ہوتا ہے جسم پر سردی یا گرمی
کی کم تاثیر ہوتی ہے اور جسم گوناگون امراض کو ٹال سکتا ہے۔ ان سے قوت ارادی ترقی
پذیر ہوتی ہے اور جسمی اعضا اسکے قبضہ قدرت و قابو مین رہتے ہین قوت وہمیہ مناسب
حد مین محدود رہتی ہے اور نفسانی امور و خواہشین بہت کم ہو جاتی ہین۔ ذہنی فوائد
جو ان سے حاصل ہوتے ہین جسمی فوائد سے کچھ کم نہین ہوتے۔ قوت خیالیہ کو ان سے
صفائی و درستی اور ضبط ملتا ہے اور دل کو راحت۔ حوصلہ۔ بیباکی و جرأت حاصل
ہوتی ہے۔ ایک حکیم کا یہہ مقولہ کیا عمدہ ہے جسے ہم یہان نقل کرتے ہین۔ حکیم موصوف
کہتا ہے کہ اگر ہمکو ایک نو طالب علم کے عقل و ذہن کا بڑہانا منظور ہو تو یہہ مناسب ہے
کہ ہم اوس طاقت کے بڑہانے کی اول کوشش کرین جسپر کہ ذہن و عقل نے بالآخر حکمرانی کرنی ہے
اِسّے مراد یہہ ہے کہ اگر ہم کو اوسے عقلمند و ذی ہوش بنانا منظور ہو تو ہم جسمی ریاضت
کیطرف رجوع لادین اور اوسکے جسم کو تندرست و قوی بنانے کی کوشش کرین اِسّے
وہ خود ذیہوش و مدبّر بن جائیگا۔

اب ہم پوچھتے ہین کہ کیا وہ طریق ورزش جو آجکل ہماری ملک مین رائج ہی ایسا طریق ہی
جسکی بنا علم افعال الاعضا کے اصولوں پر ڈالی گئی ہو اور کیا اِسّے وہ فوائد متصور ہو سکتی
ہین جنکا ہمنے اوپر ذکر کیا ہے اوّل کیا ہمارے ملک مین مصارعت وغیرہ ورزشین خاص

بغرض حفظ صحت جسم و ذہن کے کیجاتی ہین- اسکا جواب سواے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس طریقہ کا ہر ایک پہلو افعال العضا کے اصولون کے خلاف ہے اور ہماری ملک کے پہلوان لوگ کشتی وغیرہ ورزشون کو اس غرض سے نہین کرتے کہ اونکا جسم صحیح و تندرست رہے اور اونکے ذہنی قواے ترقی پاوین بلکہ اونہون نے اسی ذریعہ عزت و معاش سمجھکر بطور پیشہ کے اختیار کیا ہوا ہے-

بیل کیطرح اپنے جسم کے قوی و تنومند کرنے سے خاص غرض انکی یہہ ہے کہ ایکدوسرے کے مغلوب کرکے فضیلت کی پگڑی حاصل کرین اور جب دنگلون مین ورزش کے لئے ایکدوسری کے مقابلہ مین پڑتے ہین تو یہہ لوگ اپنے جسم کو ایسی مشقت و محنت مین ڈالتے ہین کہ اعتدال کا کچھہ خیال نہین رہتا اور افراط و تفریط سے کام لینا پڑتا ہے اس خیال مین یہہ لوگ اسقدر غریق رہتے ہین کہ اون ریاضتون کو جنکا کہ جسمی ریاضت کے ساتھہ اختیار کرنا ضروری ہے اور جنسے کہ اونکے ذہنی قواے ترقی پا سکتے ہین یعنی ذہنی ریاضتون کو خواب غفلت مین ڈالتے ہین ہمارے ایک لایق دوست کا یہہ خیال ہے کہ چونکہ ہماری ملک کے پہلوانون کو مختلف داونپیچ سینہ بہ سینہ یاد ہوتے ہین جنکو کہ وہ جسمی ریاضتون کیوقت ایکدوسری کے مقابلہ مین عمل مین لاتے ہین اور جنکے عمل مین لانے کے وقت بڑی حکمت و عقل درکار ہوتی ہے اور ذہن سے کام لینا پڑتا ہے پس ہمارا یہہ خیال کہ جسمی ریاضت کے وقت ذہنی ریاضت کا کچھہ خیال نہین کیا جاتا ٹھیک نہین ہوسکتا-

گو یہہ خیال فی الظاہر سچائی کو لباس ہی ملبوس نظر آتا ہے مگر فی الحقیقت ایسا نہین ہے- ہم پوچھتے ہین کہ کیا اس قسم کے داونپیچ کے عمل مین لانے سے دماغ کی ایسی کامل تربیت ممکن ہے جو ایک باقاعدہ ذہنی ریاضت سے متصور ہو سکتی ہے ایکدوسرے کو مغلوب کرنے کی غرض سے تو اسفل قسم کے حیوانات بھی مختلف داونپیچ عمل مین لاتے پائینگے ہمارا یہہ خیال ہے کہ ایک ایسی ذہنی ریاضت سے جسمین کہ ایکدوسرے کو مغلوب کرنے کی غرض دغا و فریب کا کام

مین لایا جاتا ہی بجای اسکے کہ ہمارے ذہنی قوای کی ترقی ہو ہمارے اخلاقی قوای مین تنزل واقع ہوتا ہی اور ان نیک نتایج کا ظہور پانا ناممکن ہو جاتا ہی جو باقاعدہ ذہنی تربیت سے پیدا ہو سکتے ہین جسمی قوای کی ترقی سے ذہنی قوای کی ترقی ممکن ہی۔

سقراط حکیم کا یہ خیال کہ کسی ایک ورزش کا حد اعتدال سے بڑھ جانا جسم کے تناسب اعضا کو بگاڑ دیتا ہی جدید تحقیقات کی رو سے وقعت کے لائق ہی یا نہین تحقیقات کی تنقیح ممکن ہو یا نہین لیکن کیا

جسمی قوای کی ترقی سے ذہنی قوای کی ترقی ممکن ہی اور اگر ممکن ہے تو ہم صناعت وغیرہ ورزشون کی مخالفت مین کیون اسقدر واویلا مچا رہے ہین ہمکو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر جسمی ریاضت اعتدال کے ساتھہ کیجاوی اور اسکے ساتھہ باقاعدہ ذہنی ریاضت کو بھی ملحوظ رکھا جاوی تو اس صورت مین ذہنی قوای کی ترقی ممکن ہی لیکن اگر ذہنی قوای کی ترقی کا خیال نہ کیا جاوی اور خالی جسم کے قوی اور نشو و نما کی خیال مین ہم مستغرق رہین اور حد اعتدال کو نگاہ نہ رکھین تو اس صورت مین عضلات کی قوت کی ترقی اعصاب کی قوت کے تنزل کا سبب ہوگی۔

کشتی گیر جنکو عمر بھر اپنے جسم و عضلات کی قوای کی ترقی کا شوق ہوتا ہے کیونکہ یہہ صناعت وغیرہ ورزشون کی پیروی وہ بغرض حفظ صحت و ذہن نہین کرتے بلکہ انکو وہ اپنی عزت و شہرت و معاش کا ذریعہ سمجھتے ہین اوس زندگی مین کبھی داخل نہین ہو سکتی جسکو ذہنی و اخلاقی زندگی سے حکما تعبیر کرتے ہین بلکہ یہہ لوگ وہ زندگی بسر کرتے ہین جسے عضلاتی زندگی کہتے ہین گویا پہلوان لوگ بلحاظ ذہنی و اخلاقی زندگی کے مردہ ہین اور جب ہمارے ملک کے پہلوانون کا یہہ حال ہے تو ہم انکو انسان کے اشرف لقب سے ملقب نہین کر سکتے کیونکہ انسانیت کی اعلی صفات جسکی وجہ سے اسکی اسفل قسم کے حیوانات سے تمیز ہو سکتی ہی عقل و اخلاق ہین عضلاتی زندگی تو حیوانات مین بھی پائی جاتی ہے پس اگر ہم یہہ کہین کہ کشتی گیری ایک وبا ہے جو ہندوستان مین سالہا سال سے پھیلی ہوی ہے اور جو لوگ اسکی پیروی

کرنے والے ہین اون سے اون نتایج کا ظہور نا پایا مشکل ہی جو ذہنی و اخلاقی زندگی کی کہنے
والون سے اپنے ملک کی بہتری کے لئے ظہور پا سکتے ہین تو ہمارا یہہ خیال بیجا نہ ہوگا -
اسموقع پر ہم ایک اور وبا کے بیان کرنے سے باز نہین رہتے جسکا ظہور ہمارے ملک مین اوس
زمانہ سے ہوا ہے جب سے کہ ہماری مہربان گورنمنٹ انگلشیہ نے لوگون کو تعلیم عام کا شوق
دلایا ہے - اور جسکی تاثیر وبا مرقومہ بالا سے زیادہ تر مہلک دیکھی گئی ہے اور جسمین کہ
ہمارے ملک کے نوجوانون کی ایک کثیر تعداد مبتلا ہے - اس وبا سے ہماری مراد وہ ذہنی
مشقت ہی جسکے کہ آجکل ہمارے ملک کے نوجوان مختلف علوم و فنون کے حاصل کرنے مین متحمل
ہوتے ہین - ان بیچارون کو ابتدای عمر ہی سے اس ہولناک وبا کا سامنا کرنے پر مجبور
کیا جاتا ہی اور علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل مین یہہ لوگ اپنے ذہنی قوائی سے اسقدر کام
لیتے ہین کہ اون جیسی خدمتگارون کو کہو بیٹھتے ہین جن پر کہ آخر الارشاد ذہن منحصر کرنی
کرنی ہوتی ہی - آجکل کے طلبا و تعلیم یافتہ جماعت مین ہی فیصدی دس ایسی بمشکل ملینگی
جنکی کہ صحت بدنی قایم ہو بلکہ کل کے کل ایک نہ ایک عارضہ مین مبتلا ہی نظر آوینگے یعنی
لاغری جسم سوء ہضمی اور ضعف بصارت کا تو ان مین سے ہر ایک شاکی ہی پایا جاویگا
اگر ہم انکو زندہ در گور کہین تو یہہ ہمارا خیال غلط نہ ہوگا - وجہ اسکی یہہ ہی کہ جیسا کہ ہمارے
ملک کے پہلوان جسمی ریاضت کے خیال مین محو ہو کر ذہنی ریاضت کو بہول جاتے ہین بعینہ
اوسی طور پر ہمارے ملک کے نوجوان ذہنی ریاضت کی پیروی مین مستغرق ہو کر جسمی ریاضت کو
خواب غفلت مین چہوڑ دیتے ہین اور نتیجہ اسکا یہہ ہوتا ہے کہ ان کی حالت پہلوانون
کی نسبت بہی زیادہ تر افسوس کے قابل ہو جاتی ہی مذکورہ بالا تحریر سے یہہ نہین خیال کرنا چاہیے
کہ ہم مصارعت وغیرہ جسمی ورزشون کے مخالف ہین نہین ہم انکو حفظ صحت کا ایک عمدہ ذریعہ
سمجھتے ہین ہماری مخالفت بہی تو فقط اوس طریق سے ہے جسکے مطابق انکو عمل مین

لایا جاتا ہے یہہ طریق ایسا عمدہ نہین جسسے کہ ہمارے جسم و ذہن ہردو کی تربیت کامل طور پر ہو سکے اور نہ اسکی بنیاد کسی ایسی اصول پر رکھی گئی ہے جو افعال اعضا کے مطابق ہو ہم اسمقام پر ایک ایسی طریق ورزش کیطرف ناظرین کی توجہ دلاتے ہین جو آج کل ملک یورپ مین مروّج ہے

اور جسّے کہ حسب دلخواہ نتائج ظہور پا سکتے ہین - اس طریق کے بانی لنگ صاحب ہین لنگ صاحب کے طریق ریاضت مین ایسی ورزشین داخل ہین جنکو بغیر مدد ورزشی آلات کے کہیلا جاتا ہے - ان ورزشون کو صاحب موصوف . قید و کہلی ورزشون کے نام سے موسوم کرتے ہین - صاحب موصوف کا طریق ریاضت مروّجہ دوسری طرائق سے اسوجہ سے ترجیح کے لایق ہے کہ اسسے جسم سخت صدمات خارجی سے محفوظ رہتا ہے علاوہ ازین اسکی بنیاد افعال العضاء کے اصولون پر قایم کی گئی ہے - مثلاً بازوؤن کو بے سوچے سمجہے اور بے قاعدہ و اٹکل پچّو اٹہا کر ہوا مین پہیلانے سے جسم پر کم تاثیر ہوتی ہے اور ذہن پر تو مطلقاً نہین ہوتی لیکن انکا ایک خاص طرز و طریق پر ایک مقرّرہ باقاعدہ حرکت و تیزی کے ساتہہ ہوا مین پہیلانا اور اسکے مختلف حصون کو مثلاً ہاتہہ - کلائی - اور انگلیون کو یکے بعد دیگرے باقاعدہ مقرّرہ طرز پر حرکت دینا ایک ایسی ورزش ہے جو علاوہ اعضاء کے افعال و حرکات کے بڑہانے کے ان کے تناسب کو با ترتیب کرتی ہے اور ذہنی قوای کو ترقی دیتی ہے پہر بے موقعہ اتفاع پر بغیر لحاظ کسی خاص قاعدہ کے کودنے سے جسم و ذہن پر کچہہ تاثیر نہین ہو سکتی مگر ایک خاص طرز و طریق پر کودنے کے لایق بنانا جسمین کہ حتی الوسع طاقت بہی کم خرچ ہو اور جسم خارجی صدمات سے بہی بچا رہے اور بڑی صحت و تحقیق کے ساتہہ باسہولت تمام ایک مقررہ فاصلہ پر کودا جاوے ایک ایسی ریاضت ہے جسّے کہ جسم و ذہن ہردو کے افعال ترقی پذیر ہوتے ہین اور یہی امور ہین جنکا لحاظ لنگ صاحب کے طریق ورزش مین کیا گیا ہے

اب اخیر مین ہم اپنے ملک کے اون اصحاب سے جو جسمی ریاضت کے بڑے مشتاق ہین
یہہ درخواست کرتے ہین کہ اگر وہ چاہتے ہین کہ اونکی زندگی خوشی و خوشحالی کے ساتھہ
بسر ہو تو اونکو مناسب ہے کہ وہ جسمی ریاضت کو حصول عزت و معاش کا ذریعہ نہ سمجھین
بلکہ صحت کے سنبھال رکھنے کی ایک عمدہ تدبیر خیال کرکے اسکی پیروی کرین اور اوسیوقت
ذہنی ریاضت کو بھی ہاتھہ سے نہ دیوین اور برخلاف اسکے اون اصحاب سے جو مختلف
علوم و فنون کی تحصیل مین ایک اشد مشقت کے متحمل ہوتے ہین یہہ عرض ہے کہ وہ
جسمی ریاضت کو ذہنی ریاضت کا لازم ملزوم سمجھین۔ ابو عبید اللہ غلام نبی

حفظانِ صحت

ڈیر اڈیٹر تسلیم۔ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان کو موقع پر خوب یاد آتا ہے اور پہلے سے
کون سے شغل کرے۔ کئی مہینے سے وہ گرمیان پڑین کہ معلوم ہوتا تہا کہ ملتان یا سندہ
مین کسی نے کہسیٹ کر ڈال دیا ہے گہر سے نکلتے کلیجا کانپتا تہا۔ خیر بسبب ضرورت مجبوری
تمام جانا ہی پڑتا تہا مگر صاحب مجال کیا کہ ضرورت سے زیادہ قدم بڑہاتے۔ ۹۹ درجہ پر اور اکثر
ایک آدہ درجہ اوپر بھی پارہ چڑہ جاتا تہا۔ بجز کسی سرد گوشہ مکان مین پڑے رہنے کے اور
کچھہ سوجھتا ہی نہ تہا۔ سنئیے کہ ہفتہ عشرہ سے باران رحمت کا دریا جوش زن ہے کہنگھور گہٹا
چہائی رہتی ہے۔ ہر جگہہ دریا و تالاب لبالب ہوگئے ہین۔ اکثر جب مطلع صاف ہوتا ہی
شوق چراتا ہے کہ ذرا چلکے سیر کرین۔ چڑیون کا خوش الحانی سے چہچہانا درختون کا لہلہانا
کیسا بہاتا ہی پہولون کی بہینی بہینی خوشبو دماغ کو معطر کردیتے ہے چل قدمی کرتے کرتے جب
کہین ایسی جگہہ پر پہونچ جاتے ہین جہان کوڑے کے انبار غلیظ کے ڈہیر لگے ہوئے ہین
تو بیشک طبیعت کو الجہن پیدا ہوتا ہے اور ایسی جگہہ سے بہاگنے کے سوا کچھہ نہین بن

پڑتا ہے - دل مین یہی آتا ہے کہ سینیٹری کمشنر صاحب کے حضور مین ایک عرضی روانہ کرین لیکن
ایسی تدبیر عمل مین لائین مگر یہہ خیال دل مین جگہہ کرتا ہے کہ نقارخانہ مین طوطی کی آواز کہان -
تو سب حوصلے پست ہو جاتے ہین اور کچہہ کرتے دہرتے نہین بن پڑتا ہے نہین معلوم کہ وہ افسر
جنکے متعلق صفائی و نگرانی کا کام ہے کس خواب خرگوش مین رہتے ہین کہ ذرا بہی اس طرف
توجہ ہی نہین کرتے - بہلا رعایا و خلق اللہ سے مہربانی و لطف و کرم سے پیش آنا تو درکنار
رہا اپنے فرائض کو تو ادا کیا کرین - صاحب من بقول شخصے کہ ملا کی دوڑ مسجد تک - مین سوا
اسکے کہ یہہ عرض آپکی خدمت مین پیش کرون تاکہ آپ اسے شایع کردین کہ دیہات اور
قصبات کی صفائی کے انتظام اچہے رہین اور کیا کرسکتا ہون - آپ [illegible] کوشش کرین
کہ کار خیر ہے کہ حضرت ہیضہ خان و مسٹر بخار و بی چیچک یہان سے بوریا بدہنا باندہکے چلدین
اور عوام الناس آرام سے رہین - راقم م ح س - محرر [illegible] کچہری - [illegible]

خربوزہ کی نسبت رائے

آجکل کے موسم مین حکیمانہ حلقون مین اس امر کی بحث باموقع اس [illegible] کی گئی کہ آیا خربوزہ
کہانی سے ہیضہ پیدا ہوتا ہے یا نہین - ڈاکٹر [illegible] صاحب نے لکہا ہے کہ ہان ضرور ہوتا ہے کیونکہ امتحان سے دیکہا گیا ہے کہ [illegible]
نہایت باریک ذرون مین پائی جاتی ہین جو ہیضہ کی محرک اور پیدا کنندہ [illegible] - اسکے جواب
مین ایک سرجن صاحب نے بیان کیا ہے کہ یہہ غلط ہے بقول انکے جو خوفناک اجزا ہے
خربوزہ مین پائے ہین وہ اسکے بیجون مین ہی محدود ہین جو پہینکے جاتے ہین اور جو حصہ
انکا کہانے مین آتا ہے وہ اون سے بالکل پاک ہے اسقدر احتیاط خربوزہ خور دنیا کو ضرور
رکہنی چاہیے کہ بروقت کہانے کے وہ اسکی پہانکون کو صاف کرلیا کرین اول تو چاقو
سے ورنہ ہاتہون سے ہی -

سوتی اور ریشمی کپڑے کو پائداری رنگنے کی ایک نئی اور نہایت عمدہ ترکیب

ایک گیلن پانی مین دو اونس نیلا تھوتھا ملا دو اور کپڑے کو ۵ امنٹ تک اوسمین ڈوبا رہنے دو یہانتک کہ اوسپر خوب رنگ چڑہ جائے پہر کپڑے کو نکالکر چونے کے پانی مین کھنگال لو اس سے کپڑا آسمانی ہو جائیگا جو کہ مدت تک قایم رہ سکتا ہے۔ اسکے بعد ایک گیلن پانی مین ایک اونس پرسی ایٹ آف پوٹاش ملا دو اور کپڑے کو اوسمین ڈبو دو۔

ملمع کرنے کی ترکیب

ایک اونس سائنائیٹ آف پوٹاشیم ایک پینٹ صاف پانی مین گھول لو ملمع کرنے کے واسطے پہلا کلورائڈ اور ملا دو پہلے جس چیز پر ملمع کرنا ہے اوسکو پتھر کے چورے سے خوب صاف کرلو یہانتک کہ میل وچکنائی وغیرہ بالکل نرہے اور پہر اوسکو الکحل مین ڈالکر ایک عمدہ برش سے اوسکو صاف کرو اگر وہ چیز کہ جسپر ملمع کرنا ہے کہروری ہو تو اوسکو کاسٹک پوٹاس کے حل مین ڈالدینا چاہیے لیکن ملمع کرنے سے پیشتر چیز کو خوب صاف کرلینا تا کہ میل ذرا بہی نرہے اسکے بعد اوس شے کو کہ جسپر ملمع کرنا ہے تانبے کی سوئی کے برابر جست کے ٹکڑے کے ساتھہ سائنائیٹ آف کولڈ مین لٹکا دو ہر دس منٹ کے بعد چیز کو نکالکر اور کپڑے سے صاف کرکر حل مین ڈالتے رہو یہانتک کہ اوسپر مطلب کے موافق گہرا ملمع چڑہ جائے اگر ملمع استعمال سے رہے تو اوسکو بوتل مین بہرکیا ڈاٹ لگا کر رکہدو کیونکہ پہر کام آسکتا ہی لیکن اسکو حفاظت سے رکہنا چاہیے کیونکہ سنکہیا کی مانند یہہ بہی زہر کی خاصیت رکہتا ہے اسلیے اوسپر ایک چٹ چپکا دو اور اوسپر لکہدو جست کے ٹکڑے کو جسقدر کہ وہ ملمع مین ڈوبا ہے کبہی کبہی خوب ہلا دینا چاہیے یہانتک کہ خوب چمکدار ہو جائے۔

بقیۂ افعال الاعضاء

انکو زیادہ صاف طور پر بیان کرنے کے لیے ہم ایک تمثیل دیتے ہین جسمین طاقت کا بدلنا بخوبی سمجھ مین آسکتا ہے مثلاً دخانی انجن مین ایک طاقت پائی جاتی ہے جو اوسکی رفتار مین ظاہر ہوتی ہے - ہم جانتے ہین کہ اس طاقت کا باعث پانی کی بھاپ ہے جو اوسمین جمع کی ہوئی ہے اور یہہ بھاپ آگ کے ذریعہ سے بنائی گئی ہے - پس یہہ جاننا چاہیے کہ اس حالت مین گرمی طاقت رفتار مین بدل گئی ہے یعنی ایک ذراتی طاقت آلاتی طاقت مین بدل گئی ہے جسے ہم رفتار کہتے ہین - لیکن گرمی جسنے کہ پانی کو بھاپ بنا دیا ہے خود لکڑیونکے جلنے سے پیدا ہوئی جو ایک کیمیائی تبدیلی ہے یعنی لکڑی کی کاربن اور ہائیڈروجن نے ہوا اوکسیجن کے ساتھ ملکر حرارت پیدا کی - پھر اگر غور کیا جاوے تو کوئلہ اور لکڑی کے جلنے سے جو حرارت اور روشنی پیدا ہوتی ہے یہہ آفتاب کی وہ حرارت اور روشنی ہے جو کوئلہ اور لکڑی کے بننے مین خرچ ہوئی تھی پس کوئلہ اور لکڑی کو طاقت مجسم خیال کرنا چاہیے کیونکہ اگر ہم چاہین تو اونسے اوتنی ہی طاقت لے سکتے ہین جتنی کہ اونکے بننے مین خرچ ہوئی ہو - اسی لحاظ سے دخانی انجن کی رفتار کا اصلی باعث آفتاب ٹھہرتا ہے اور بیشک جتنی طاقت کہ اس کرۂ زمین پر ہمارے دیکھنے مین آتی ہے قریب قریب تمام آفتاب ہی کے ذریعہ سے ہے - متذکرہ بالا تمثیل مین آفتاب کی گرمی اور روشنی گویا پہلے پہل درختون کے نشو و نما پاتے وقت قوت زندگی اور کیمیائی طاقت مین ظاہر ہوئی - بعد ازان لکڑی کے جلنے وقت گرمی اور روشنی بنکر دکھائی دی اور آخرکار انجن کی رفتار مین پائی گئی - پس ہم کہہ سکتے ہین کہ ایک طاقت دوسری طاقت مین بدل گئی ہے یا یہہ کہ طاقت تو ایک ہی ہے مگر تغیر و تبدل کے [illegible] مین مختلف شکلون مین ظاہر ہوتی ہے - اسلیے ہمین جدیدہ تحقیقات کی رو سے یہہ جاننا چاہیے کہ

جتنی طاقت اس کرۂ زمین پر موجود ہی یہ کبھی ایسی طاقت کا نتیجہ ہے جو پہلے سے ہی موجود ہی خواہ کسی شکل مین ہو اور سوائے خالق کے جسطرح کہ مادہ کو کوئی از سر نو پیدا نہین کر سکتا اسیطرح طاقت کو بھی نہین کر سکتا۔

ادنیٰ قسم کے زندہ اجسام کی بیرونی طاقت پر حصر رکھنے اور اوس طریق کا بیان جسکے مطابق یہہ بیرونی طاقت زندگانی کے وصف ظاہر کرنے کے مطلب کے لئے استعمال مین آتی ہی اشارتاً پہلے ہو چکا ہے جہان ہمنے نباتاتی جسم کی پیدائش کا تھوڑا سا بیان کیا ہے۔ نباتات کا بڑا کام یہہ ہے کہ بڑہتی ہین اور نسل جاری رکھتی ہین اور بیرونی طاقت کا استعمال جانورون کی نسبت اونمین زیادہ تر صاف و سیدہا ہے۔ جو تغیّر و تبدّل کہ اونمین واقع ہوتا ہے حیوانات کی نسبت زیادہ تر عیان ہوتا ہے اور حیوانات کے نشو و نما پانے اور دہات کی قلمون کے بڑہنے کے سلسلہ کا متوسط حصہ ہے۔

جسطرح پر کہ درختون کے پتے کاربونک اسڈ اور امونیا کے اجزا کو جدا جدا کردیتے ہین اوسی طرح برقی کی لہر پانی کی اجزا کو علیحدہ علیحدہ کردیتی ہے۔ ان ہردو حالتون مین ایک خاص قوت ایک خاص وسیلہ سے استعمال ہوئی ہے اور نتیجہ یہہ ہوا ہے کہ مرکب کے اجزا جدا جدا ہوگئے ہین اور اگر علیحدہ شدہ اجزا کے پہر ملنے کا اتفاق ہو تو ویسی ہی قوت جسکے باعث سے وہ علیحدہ ہوئی تہی کسی نہ کسی شکل مین ظاہر ہوگی۔ علاوہ ازین نباتات کا بڑہنا جمادات کے بڑہنے سے کسیقدر مشابہ ہے۔ کیونکہ ایک کا اوپر سے بڑہنا اور دوسرے کا اندر سے اونکے بڑہتے وقت معلوم نہین ہوتا اور نباتات کے اون حصون مین واقع ہوتا ہے جو دیرپا ہون لکڑی کے پردے قریب قریب ایسی ہی ترتیب وار ہوتے ہین جیسے کہ دہات کی قلم کے اور ہردو کے پردے بالکل بیجان ہوتے ہین۔ علاوہ ازین جب وہ پردے بنجاتے ہین تو پہر اونمین کوئی تغیّر و تبدّل واقع نہین ہوتا سوا اسکے کہ اونمین تہ بنے۔ لہذا اعلیٰ قسم کے زندہ

جسم کیطرح انکا یہہ وصف نہین کہ انہین تیان اور رسد ہمیشہ ساتھہ ساتھہ رہین مگر اسّے یہہ مطلب نہین ٹہیرتا کہ جہان زندگانی ہوگی وہان دائمی تغیر وتبدل ہوگا - کیونکہ نباتات کے ادن حصون مین جو حیوانات کے جسم کیطرح چُست زندگانی بسر کرتے ہین دایمی تغیر وتبدّل پایا جاتا ہے - لیکن دیرپا حصّون مین انکو بنتے ہی زندگانی ختم ہوجاتی ہے - ان دیرپا حصون مین بعض اوقات نئے اجزا جمع ہوتے ہین اور بعض اوقات انمین زوال بھی واقع ہوتا ہے مگر زندہ حصص کیطرح اس زوال اور نئی بناوٹ کا آپسمین کچہہ تعلق نہین ہوتا اسلیئے اس تغیر وتبدّل کو زندہ نہین کہتے -

علاوہ ازین نباتات کا ایک خاصہ یہ بہ بڑہنا دہات کی قلم سے کچہہ زیادہ تر حیرت انگیز نہین جیسا کہ نمک کی قلمین قدرت سے ہی مکعب بنتی ہین ویساہی ہم دیکھتے ہین کہ آم کے درخت سے ہمیشہ آم ہی نکلتے ہین اور انسان مین ہمیشہ آدم ہی پیدا ہوتا ہے مگر ہم اس معمّا کو حل نہین کر سکتے - جب ہمکو ایک کا باعث معلوم ہوجایگا تو اغلباً دوسرے کا بھی معلوم کر لینگے - اسلئے ہمین یہہ دیکھکر کہ چہوٹی چہوٹی چیزین جو زندگانی رکھتی ہین قدرتی طاقت کے کسی خاص تغیر سے پیدا ہوئی ہین تعجب نہین کرنا چاہیے - اور اسمین کچہہ شک نہین کہ حیوانات کا نشو ونما پانا اور مکمل ہونا انہین قوانین کے متعلّق ہے جنکے متعلق نباتات کا بڑہنا ہے - اسکے ثبوت کے لئے بیشمار مثالین موجود ہین - حیوانات اور نباتات دونون جماعتون مین قوت زندگی پائی جاتی ہے اور یہہ زندہ طاقت خود قدرتی طاقت کی خاص تغیر شدہ حالت ہے - تغیر ہونے کا طریقہ البتہ ہمکو معلوم نہین - لیکن گرمی کا روشنی مین بدل جانے کا اسرار بھی تو ہمکو معلوم نہین ہوا - علی ہذا القیاس گرمی کا طاقت رفتار مین بدل جانا - ہر ایک قسم کی زندگی بیرونی قدرتی طاقت پر ویساہی حصر رکہتی ہے جیساکہ آگ ایندہن پر اور جیساکہ اسباب کا ثبوت ہیکہ قدرتی طاقتون کا آپسمین رشتہ ہے

ویسا ہی اسبات کا ثبوت ہے کہ اسکا زندہ طاقت سے تعلق ہے کیونکہ یہی قدرتی طاقتین ہین
جو کسی چیز پر اثر کرنے سے زندہ طاقت کو گویا پیدا کرتی ہین۔

نباتات کے جسم مین جیسا کہ اوپر کہا گیا سوا نئی اجزا کے ایزاد ہونے کے اور کچھہ تغیر نہین
ہوتا جو کچھہ ایک دفعہ بن جاتا ہے وہ کم ہی بدلتا ہے اور اگر کوئی حصہ ایسا ہو جو ویران ہو
تو اوسمین معمولی طور پر زوال بھی جاری رہتا ہے - اس حالت مین کوئی طاقت ظاہر نہین
ہوتی اگر ہو تو کسیقدر حرارت ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے وہی جسم پہر معدنی شکل مین بدل جاتا ہے۔
مگر قدرتی طاقت کی کوئی خاص تبدیلی نہین ہوتی جسکو کہ ہم زندہ رکہہ سکین۔ درخت کے [illegible]
کے ساتھہ نباتاتی ہستی کا بڑا مطلب پورا ہو جاتا ہے - اسطرح سے جو جسم کہ بن جاتا ہے
گویا استعمال کیے جانے کے لئے طاقت کا ایک ذخیرہ ہے لیکن وہی وجود جو اوسکو اکٹھا کرتا ہے
استعمال نہین کر سکتا - پس نباتات کی محنت اپنے کام نہین آتی بلکہ جانورون کے - کیونکہ
ایک جنس طاقت کو اکٹھا کرتا ہے دوسرا اوسکو خرچ کرتا ہے اسلئے ہم کہتے ہین کہ دائمی
تغیر و تبدل جو زندگی کا ایک وصف ہے نباتات مین بہت کم پایا جاتا ہے - بیشک ہے
تو بھی مگر صرف زندہ حصون مین اور اونمین بھی نہایت محدود ہے - درخت کی بہت سی ساخت
کو بیجان سمجھنا چاہئے کیونکہ اوسمین صرف یہی تغیر ہوتا ہے کہ نئے اجزا جمع ہوتی ہین اوسمین
کسی قسم کی طاقت کا تغیر و تبدل جاری نہین رہتا - اسلئے خواہ اوسکی ہستی زندگانی کے کام
کا نتیجہ ہے لیکن وہ خود زندہ نہین - طاقت کا ذخیرہ تو اوسمین ہوتا ہے مگر وہ خود طاقت کو
خرچ نہین کرتی ہین مگر نباتات کے اون حصونمین جنمین زندگانی کا کام جاری رہتا ہے یعنی جو
آفتاب کی روشنی اور گرمی سے نئے اجزا بنانے اور جمع کرنے کا کام لیتے ہین دائمی تغیر
و تبدل جاری رہتا ہے - وہ گویا زندہ ساخت ہے اور اوسکی ہستی اسی بات پر منحصر ہے کہ
نیست ہونے کے بعد وجود مین آنے کے قابل ہوتے ہین - باقی آئندہ - راقم منشی [illegible]

ہمارے پیارے اڈیٹر صاحب تکمیل الحکمت لاہور زاد اشفاقہ -

تسلیم - ہمسے اور ایک یونانی طبیب سے جو گفتگو ہوئی تہی وہ اس سبب سے قابل شنید ہے کہ آپکو سُننے سے یہہ بات معلوم ہو جاویگی کہ یونانیون کی واقفیت ایسی محدود اور ناکامل ہے کہ اگر کہا جاوے کہ تحقیق کا باب دور ہے اور محقق ہونے کا دعوی فضول تو کچہہ بیجا نہین - کیونکہ جب ہمنے طبیب صاحب سے یہہ دریافت کیا کہ بتاؤ کس کس دودہ مین کون کونسی اجزا اور کس کس مقدار سے ہین - تو جواب دیا کہ صاحب مخزن والے نے دودہ کی ماہیت مین یہہ تین اجزا لکہی ہین - مائیت - دہنیت - جبنیت - اور ان اجزا کی مقدار معلوم نہین جو بتلائی جائے لیکن ان تینون اجزا کے خواص علیحدہ علیحدہ مندرج ہین اور اسطرح پر کہ مائیت اوسکے دوسرے درجہ مین سرد اور تر - اور دہنیت اوسکے پہلے درجہ مین گرم اور خشک - اور جبنیت اوسکے پہلے درجہ مین سرد اور خشک - چونکہ ہمارا یہہ منشاء ہے کہ ڈاکٹری جاننے والون کی طرح یونانی حکیم بہی اس بات سے واقف ہو جاوین کہ کس کس دودہ مین کون کونسی جزو کس کس قدر ہے اسواسطے ہم اپنے اس ارادہ کو آپکی معرفت پورا کرنا چاہتے ہین امید کرتے ہین کہ آپ ہمارے اس ارادہ کو پورا کرکے خلقت کے نفع رسانی کے سبب اجر پانے کے مستحق ہونگے اور ہمین مشکور فرماوینگے - اور جس نقشہ اجزاء شیر سے ہم آگاہ کرنا چاہتے ہین وہ یہہ ہے مہربانی فرماکر اس ماہ کے پرچہ مین معہ ہمارے اس خط کے طبع فرمائیے اور نقشہ یہہ ہے

نقشہ تعداد اجزاء کہ جس جس قدر جس جس دودہ مین فیصدی ہین

اقسام شیر	جبنیت یعنی کیزین	دہنیت یعنی بٹر	تنگر یعنی شکر	طرطر کو نمک	مائیت یعنی واٹر
شیر عورت	۳٫۰۰	۳٫۰۰	۴٫۰۰	۰٫۵۰	۸۹٫۵۰
شیر مادہ خر	۱٫۸۲	۰٫۱۱	۶٫۰۸	۰٫۳۴	۹۱٫۶۵
شیر میش	۴٫۵۰	۴٫۲	۵٫۰۰	۰٫۶۸	۸۵٫۶۲
شیر مادہ گاؤ	۴٫۴۸	۳٫۷۰	۴٫۷۷	۰٫۶۱	۸۶٫۰۴
شیر گوسفند	۴٫۰۲	۳٫۳۲	۵٫۲۸	۰٫۵۸	۸۶٫۹۰

راقم - ایک ڈاکٹر یونانی حکیم کا خیر اندیش

مڈیکل و حفظان صحت

تقرر۔ ڈاکٹر چیتن شاہ صاحب خان بہادر اسسٹنٹ سرجن دہلی ۲۸ - مئی ۱۸۹۶ء کی دوپہر سے سرجن میجر جے ینگ صاحب کی بجائے جہنگ کے قایم مقام سول سرجن مقرر ہوئے۔

تقرر۔ سرجن میجر ڈبلیو - اے - سی - رو صاحب سول سرجن مری ۱۷ اپریل ۱۸۹۶ء کی دوپہر بعد سے سول سرجن امرتسر کے مقرر ہوئے۔

تقرر۔ سرجن جی - الف نکلسن صاحب سول سرجن ہوشیارپور ۱۴ اپریل ۱۸۹۶ء سے مری سول سرجن مقرر ہوئے۔

تقرر۔ ڈاکٹر صاحب دتا صاحب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال امرتسر شاہ پور کو تبدیل ہوئے اور عارضی طور پر ۲۲ - اپریل قبل دوپہر سے وہاں سیول سرجن مقرر کئے گئے۔

رپورٹ حفظان صحت

اوس ہفتہ مین جو ۱۳ مئی کو ختم ہوا پنجاب مین کل بواعث سے ۱۰ ہزار ایکسو ۴۶ - اموات حسب ذیل درج رجسٹر ہوئین۔

ہیضہ سے ۲۳۰ جنمین سے ایک شہر دہلی ایک قصبہ اٹک ایک شہر انبالہ ۳۲ پندرہ دیہات علاقہ الیسو مین واقع ہوئین - چیچک سے ۶ سو ۴۳ - تپ سے ۶ ہزار ایکسو ۸۹ - اسہال ۲ سو ۲۵ سینہ کی بیماری سے ۶ سو ۳ - سانپ کے کاٹنے سے ۱۱ - کتے کے کاٹنے سے ۳ باقیماندہ تلف بواعث سے۔

آب صابون بنانے کی ترکیب

کپڑے وغیرہ دہونے کے لئے سہل طریق سے آب صابون بنا لینے کی ترکیب یہ ہی کہ چونے

کی مد اکہہ اور پانی کو ایک برتن مین ڈالکر خوب ہلاکر چھوڑ دین اور تلچھٹ تہ نشین ہونے کے بعد آب زلال کو نکالین اور اوسمین تھوڑا سا ارنڈی یا ناریل کا تیل ڈالکر خوب ملا وین تو آب صابون کا کام دیگا۔

ریشم اور ریشم کا کیڑا

چونکہ ہندوستان مین ریشم کی تجارت ایک بہت بڑی تجارت خیال کیجاتی ہے اسلئے ہم ریشم اور ریشم کے کیڑے کا مختصر حال لکھتے ہین۔

ریشم نرم۔ ملائم۔ صاف چمکیلا ہوتا ہے۔ اس سے امیرون کی پوشاک۔ بادشاہی محلون کے پردے عام لوگون کے ازاربند اور اور بہت چیزین بنتی ہین۔ ریشم ایک کیڑے سے نکلتا ہے۔ اسکی مختلف حالتین ہین اول انڈا جو رائی کے تخم کے برابر ہوتا ہے۔ جو لوگ ریشم نکالتے ہین وہ انڈون کو کسی ٹوکرے مین ڈالکر اوپر شہتوت کی کونپلین بچھا دیتی ہین پھر اوسپر کپڑا ڈالکر کسی ایسی جگہہ رکھہ دیتی ہین جہان حرارت معتدل ہو۔

دوسری حالت مین انڈون سے بچہ ایک چوتھائی انچہ کے برابر نکلتا ہے ایک ہفتہ شہتوت کی کونپلین انکے لئے مہیا کرتے ہین اور انکے اوپر بچھا دیتے ہین پہر وہ کیڑے ایک انچہ کے قریب لمبے ہوجاتے ہین۔ لوگ جو ریشم نکالتے ہین پہر شہتوت کے پتے انکے آگے ڈالتے ہین جب ایک انچہ لمبا ہوتا ہے تو رنگ زردی مایل ہوتا ہے پھر جب تین انچہ کے قریب ہوتا ہے تو بہت بڑی بڑی ٹہنیان شہتوت کی انکے آگے ڈال دیتے ہین۔ اوسوقت یہہ اسقدر کہاتا ہے کہ گویا کہ مردہ سا پڑا رہتا ہے دو ہفتہ تک اسی حالت مین رہتا ہے اسکے جسم [illegible] دو اچہلے ہوتے ہین اور اسکے جسم کے ہر طرف نو سوراخ دم لینے کے واسطے ہوتے ہین اور سر [illegible] دو طرف سات سات آنکہین ہوتی ہین اور جبڑون کے نیچے دو سوراخ ہوتے ہین جنسے ریشم [illegible] برابر

لگاتار ایک ریشمی دہاگا جسم کے اندر سے دونون سوراخون کے ذریعہ سے نکالکر اپنے اوپر لپٹیتا جاتا ہے۔ یہہ دہاگا سات سو فیٹ سے ۹ سو فیٹ تک لمبا ہوتا ہے اور بعض دفعہ بہرا زیادہ بہی ہوتا ہے جسکو وہ چہہ دن مین کاتتا ہے نر مادہ کی نسبت چہوٹا ہوتا ہے مالک اون کیڑون کو جنکو کہ اپنے اوپر بنا لیتی مین گرم پانی مین ڈال دیتے مین تاکہ کیڑا اندر مر جاوے بعدہ اس کو بہ انجام دریافت کرکے اسکی ہچکین بنا لیتے مین پہر اسکو دہوکر رنگ لیتے مین اور کپڑے بنتے مین۔ ریشم کے کپڑے کی مختلف حالتین مین۔ تسر۔ مخمل۔ اطلس باریک تافتہ۔ ریشمی فیتہ۔ تیلا کا لاکپڑا۔ ڈوری یا فیتون۔ پہلے پہل ریشم کا کارخانہ ملک چین مین جاری ہوا تہا پہر ۵۵۵ء کے قریب دو پادریون نے یونان اور اٹلی مین ریشم کا کارخانہ جاری کیا وہ پادری بہت مدت تک چین مین رہے مگر وہان کے لوگون نے اسکا کچہہ پتہ نہ دیا انہون نے صرف اپنی عقل کے زور سے کچہہ دریافت کیا۔ پہر فرانس اور سپین اور گرم ملکون مین اسکی تجارت شروع ہوئی۔ پنجاب مین ۱۸۷۶ء مین بڑے بڑے کارخانون کی تعداد ۳۵ تہی اور چہوٹے چہوٹے کارخانون کی تعداد ۱۳۱۵ تہی اور بڑے بڑے ۳۹ اور چہوٹے چہوٹے ۲۱۴۱۔ پنجاب مین کاریگرون کی تعداد ۴ ہزار ۵ ہزار کے درمیان ہے۔ ضلع کانگڑہ۔ گورداسپور۔ ہوشیارپور۔ سیالکوٹ۔ امرتسر۔ پشاور مین بہت لوگ کیڑے پالتے مین پہلے آمدنی سالانہ ۱۳ لاکہہ روپیہ تہی ۱۸۸۴ء مین ۱۷ لاکہہ کے قریب رہگئی ہے۔

حبوب

حب کرم دانقرس کو ایک گہنٹہ مین کہو دیتی ہے **ص** سونف رومی زیرہ کرمانی مرچ سفید پیپل مغز تخم کسوم ہر ایک سات ماشہ سلیخہ ساڑہی تین ماشہ سونٹہہ فرفیون ہر ایک چودہ ماشہ مصطگی پولے دو تولہ جنگلی سنگہاڑا جسکو سورنجان کہتے ہین پانچ تولہ دس ماشہ سونف کے پانی مین گولیان بنادین مقدار شربت سات ماشہ ساتہہ پانی زیرہ کے۔ **حب** برو نسوت ساڑہی تین ماشہ سوسن کی جڑ پونے دو ماشہ ایارج فیقرا اور غاریقون ہر ایک ساڑہی تین ماشہ سقمونیا چار رتی ڈیڑہ چاول گل ایک ماشہ ۴ چاول نقشہ ایک تولہ پانی مین گولیان بنادین اور حسب برداشت طبیعت استعمال کرین

حب رعشہ عاقرقرحا ایارج فیقرا ہر ایک ساڑہی سترہ ماشہ جندبیدستر چیتہ اجوائن خراسانی ہر ایک ساڑہے دس ماشہ سکبینج شحم حنظل ہر ایک چودہ ماشہ کوٹ کر چہانکر پانی مین گولیان بنا وین مقدار شربت پونے نو ماشہ - **حب** جو بلغم کو مفاصل سے باہر نکالتی ہی **ص** سورنجان ہر ایک پونے دو ماشہ ماہی زہرہ آٹہہ رتی تین چاول لسنوت دو ماشہ چہہ چاول تخم حنظل چہہ رتی سوا دو چاول فرفیون چار رتی ڈیڑہ چاول پانی مین گولیان بنا دین - **حب کمر** پشت کے درد کو نافع ہی **ص** شحم حنظل سکبینج ہر ایک سات ماشہ ایلوا چودہ ماشہ جندبیدستر گوگل ہر ایک ساڑہی تین ماشہ کوٹ کر چہان کر پانی مین گولیان بنا دین شربت پونے نو ماشہ - **حب برا لیوا** درد مفاصل یعنی گٹھیہ کو یہ گولی ایکدن مین اچھا کر دیتی ہے **ص** ایلوا لسنوت ہر ایک دو تولہ ساڑہے چار ماشہ پوست زرد ہڑ کابلی بوزیدان سورنجان ہر ایک سات ماشہ سولف رومی سقمونیا ہر ایک ساڑہی تین ماشہ گوگل سوا پانچ ماشہ گندنا کے پانی مین گولیان بنا دین مقدار شربت ساڑہے دس ماشہ ساتہہ پانی گرم کے -

ہے منت کا یہ طبیب بلوالو پاس
قایم ہے اسی سے تندرستی کی اساس

تکمیل الحکمت

بیشک ہے یہی نہین کچھ اسمین خطا
کہتے ہین جسے فیہ شفاء للناس

جلد ۹ | بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۴ع | نمبر ۷

نشرح

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران کا محصول	۳ـ/	۱عـہ	۲ع/
" مع "	۴/	عـہ	۴ـ/
سرکار و روؤسا سے	۶/	۲ع/	۴عـ

میعاد پیشگی دو ماہ بعد ڈیوڑہی ہے۔

مضامین رسالہ۔ طب یونانی و انگریزی کے مسایل انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی طرز تشخیص حفظ صحت تقدم کے مسایل یونانی و انگریزی طب بے تعصبانہ علم تشریح منافع الاعضا و کیمیا افعال الاعضا میڈیکل جیورسپروڈنس و بیدک انگریزی یونانی طب کے ساتھہ اسکی مطابقت۔ نئے تجربے ڈاکٹران و اطبا و انگریزی

باہتمام مالکان مطبع ابو عبید اللہ و حکیم احمد علی زبدۃ الحکما

انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل و متفرقات۔ یہہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہی بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ بعد ملاحظہ اطلاع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو مسودہ کی درخواست ساتہہ رقم قیمت بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری رہیگا و مطالبہ بدستور قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم

احمد علی زبدۃ الحکما لاہور سے متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجدین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱؍ زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین مفید خاص فی سطر ۲؍ فی صفحہ ۱ روپیہ زیادہ اشاعت کیلئے ریایت بہی کیجاتی

مطبوعہ قانونی ہند پریس لاہور

حبوب ہالوے صاحب

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنیکی لیئے کثیر المنفعت و نہایت ضروری ہے چونکہ خونکی صفائی زندگی و تندرستی و قوت کیلیئے ضروری ہے یہہ حبوب مصفی خون ہونیکی وجہ سے فضیلت رکہتی ہین کیونکہ معدہ گردے کی امراض کے لیئے مفید ہین جیسا اسباب العضاء رئیسہ کی طاقتی التہاب اجتماع خون پیدا کردیتی ہین وہ انکے استعمال سے دفع ہوتی ہین زیادہ محنت بے اعتدالی بے اعتدالی و خراب آب و ہوا کے اثر سے جو خلل نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہے ان گولیون کے استعمال سے دفع ہوتا ہے آنتو نپر بہی انکا اثر ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتونکی ہر طرحکی شکایات دفع کرتی ہین تپ لرزہ و ہیضہ کو روکتی ہین جو عارضی مقدر دی بخارات سے پیدا ہوتے ہین انسے محفوظ رکہتی ہین اور ہوا در وبہ ور اخلاط فاسدہ جو نباتات اور حیوانات متعفن ہونیکے سبب خون مین داخل ہوتی ہین ان حبوب کے استعمال سے خارج ہو جاتے ہین یہہ گولیا مقوی اعضاء اگر اعضاء تولید کمزور ہو جاوین تو انکے استعمال سے قوی ہو جاتے ہین اور مزید برآن ہر ایک طرحکی ضعف و کمزوری کو رفع کرتی ہین مخصوصہ امراض عورات کے لیئے یہہ حبوب بے بہا ہین دنیا مین انسان کے زندگی بآرام و آسایش بسر کرنیکی لیئے لاثانی ہین۔

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم کے مقام ماؤف مین نفوذ کرنی اور اسکو صحیح حالتمین لانیکی صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین جب جسم کے سطح پر ملی جاتی ہی سینہ معدہ کبد و وہ جسم کی کل عوارض پر اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہی وجع مفاصل و نقرس کی تکالیف کو اسکے لگانے سے آرام ہوتا ہے نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کہو دیتی ہے اگر ٹانگ خراب ہوگئی ہو اور زخم کہنہ بہت پرانے ہون سینہ جکڑا رہتا ہو ناسور سے جان بلب بواسیر سے زندگی تلخ ہو تو ان سب عوارض کے دفعیہ مین یہہ مرہم تیر بہدف ہے خطا نہین جاتی جلد جسم کے تمام بیرونی امراض اسکی استعمال سے شفا پاتی ہین۔ یہہ گولیا و مرہم فقط (۵۳۳) اکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقون ڈبیون مین بیچتے ہین قیمت یہہ ہے ۱ شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین ہدایت لکہی ہوئی ہے کہ اسطرح استعمال کرنا چاہیئے

از خود

بقیہ علم افعال اعضا

اور اس سے اس سوال کا جواب حل ہوتا ہے کہ دائمی تغیر و تبدل کا جو نباتات اور حیوانات کے زندہ حصوں میں جاری رہتا ہے اور جو مدام زندگانی کا ہمرکاب رہتا ہے بلکہ یہانتک کہ جن حصوں میں ہم اوسکو نہیں پاتے اونکو زندہ نہیں کہتے کیا باعث ہے؟ اسکا باعث یہی ہے کہ زندگانی کے جتنے کام ہیں سب میں طاقت ظاہر ہوتی ہے اور ہم بذات خود کوئی طاقت پیدا نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ طاقتونکی ایک دوسرے سے رشتہ رکھنے کے مطابق جتنی طاقتیں ہیں کسی ایک ہی طاقت کا ظہور نہیں جو انکی پیدا کرنے کے لئے پہلے ہی سے موجود ہے تو ضرور کہیں نہ کہیں خرچ اور تغیر ہونا چاہیئے۔ نباتات میں زندہ کام جاری رہنے کے لیئے آفتاب کی گرمی اور روشنی بالکل کافی ہیں اور جو طاقت کہ اونمیں ذخیرہ ہوتی ہے اُسکے خرچ کی اونکو کچھہ ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر جانورون کے ساتھہ یہہ حالت نہیں وے آفتاب کی طاقتون کو براہ راست قوۃ زندگی میں نہیں بدل سکتے۔ اسلیئے اونکو کوئی اور ذریعہ ڈھونڈھنا پڑتا ہے۔ اس غرض کے لئے نباتات کا ایک بڑا فایدہ یہہ ہے کہ انمین طاقت ایسے طور پر جمع رہتی ہے کہ جانور اوسکو باآسانی استعمال کر سکتے ہیں۔ چنانچہ جیسا نباتاتی مادہ حیوانات کے جسم میں داخل ہو کر معدنی مادہ میں تغیر ہوجاتا ہے تو وہ اُس طاقت کو جو اسمیں جمع تھی ایسے طور پر نکالتا ہے کہ حیوانات کے جسم کی بابت اوسکو زندہ طاقت میں بدل کر کئی صورتوں میں ظاہر کرتی ہے۔

اسلیئے ہمکو جاننا چاہئے کہ زوال اور رسد جو زندہ اجسام کے بڑھنے اور مکمل ہونے میں پائے جاتے ہیں اونکے معنے صرف وہی نہیں جو بظاہر اُنسے پائے جاتے ہیں بلکہ کچھہ

اور بہی ہین - مادہ کا اعلے حالت سے ادنے حالتہین آنا کہلاتا ہے - مگر اس تنزل
مین طاقت ظاہر ہوتی ہے - اس طاقت کو جب کوئی ساخت کسیہ خاص شکل مین ظاہر
کرتی ہے تو ہم اُسے زندہ طاقت کہتے ہین - رسد یا بازیافت کے ذریعہ سے طاقت جمع
ہوتی ہے اور یہہ طاقت باعتبار تغیر و تبدل قدرتی طاقتون سے مشابہت رکہتی ہے
ایک خاص طریق سے حرارت کے خرچ سے کچہہ وزن اٹہایا جا سکتا ہے اور نیز وزن کے
گرنے سے حرارت پیدا ہو سکتی ہے یعنے ذراتی حرکت آلاتی حرکت کی صرف دوسری
شکل ہے - یہی حال زندگانی کا ہے - زندہ اجسام مین ہمیشہ زوال اور رسد کا طریق
جاری رہتا ہے - کیونکہ قوت زندگی اسطرح پر ظاہر ہوتی ہے - زندہ اجسام مین
جو مادہ بطور رسد کے داخل ہوتا ہے وہ صرف ضایع شدہ کا قایم مقام ہی نہین ہوتا
بلکہ اُسے کچہہ بڑہکر - اور جو مادہ ضایع ہوتا ہے وہ بہی صرف سادہ آلاتی طور پر ہی
ضایع نہین ہوتا ہے - پس طاقت کا جمع ہونا اور خرچ مین تغیر ہونا ہی زندگانی
کے ساتہہ گویا پیوستہ سمجہنا چاہئیے - البتہ اسبات کا خیال رکہنا چاہئیے کہ زندگانی
کی کسی صف کو بمنزلہ زندگانی کے نہ سمجہا جاوے - اگر ٹہیک ٹہیک کہا جاوے
تو زندگانی بہر مین رسد و زیان بالکل مساوی کبہی نہین ہوتے - ہر ایک مخل زندگی
موت کے وقت کو نزدیک تر لاتا ہے - ہم نشو و نما پانے اور مکمل ہونے کو ہمیشہ ترقی
کے معنون مین استعمال کرنے کے عادی ہو رہے ہین - اور زوال سے برعکس اُنکے
معنے لیتے ہین گویا مد و جزر کیطرح بلوغت کے بعد زندگانی کی موج بہی اُلٹ جاتی ہے
لیکن درحقیقت ایک پُرانے مقولہ کے حسب حال زندگانی ہمیشہ ایک ہی جانب کا
سفر ہے - اگر اسکو ایک اونچان سے تشبیہہ دیجاوے تو یہہ گمان کرنا چاہئیے کہ یہہ ایک
ایسا اونچان ہے جسکا فراز ایسا بتدریج اونچا ہوتا جاتا ہے کہ بالکل معلوم اور ٹہیک

بتایا جاسکتا ہے کہ کب فراز ختم ہوا اور نشیب شروع ہوا۔ لیکن جب ... طاقت. تو نا پائی
قدم پڑگیا تو نہ تو وہاں ٹھیرا جا سکتا ہے اور نہ واپس ہوا جا سکتا ہے ... ن بدل ڈالے
زندگانی کے لفظ سے محدود معنے لینے چاہیئے۔ اسمین جسم کی شناخت تو ...
سے معلوم ہو) درحقیقت وہی جسم نہین ہوتا۔ مثلاً انسان مادہ کے جن ... نی طاقت کو
وقت مین یعنے زندگانی کے ایک زمانہ مین بنا ہوا ہوتا ہے ممکن ہے کہ ... نی ہے اور اپنے
مین انہین سے ایک ذرہ بھی اُسکے جسم مین موجود ہو۔ زندہ اجسام کے نشو و نما پاتے ہے اور ...
مکمل ہونے مین از روے شناخت کے وہی ہونا ایک قوم کی نسل سے مشابہت رکہتا ہے۔
جسطرح کہ ایک نسل سے دوسری نسل عادات و اطوار اختیار کرتی ہے ویسے ہی زندہ اجسام
مین مادہ کے ذرے اُنہی ذرات کا کام اختیار کرتے ہین جنکے قایم مقام بنتے ہین۔ لیکن جس
طرح سے انسان کی نسلون مین آہستہ آہستہ ایسا تغیر و تبدل ہوجاتا ہے کہ بعد مدت مدید کے
وہ پہلے سے بالکل نہین ملتین بعینہ وہی حال زندہ اجسام کا ہے۔ بعض اوقات انمین اسقدر
تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے کہ خواہ جسم وہی ہو مگر شناخت کرنا دشوار ہوجاتا ہے اور گاہ
تغیر و تبدل اتنا کم ہوتا ہے کہ ہم حیران رہجاتے ہین کہ اتنے عرصہ مین صرف تھوڑا سا تغیر
و تبدل ہوا لیکن یاد رکہنا چاہیئے کہ ہر دو حالتین جسم تو وہی رہتا ہے مگر اوسکی اجزا وہ نہین
رہتے۔ کیونکہ نئے اجزا پرانونکی جانشین ہوجاتے ہین۔
یہہ بھی یاد رکہنا چاہیئے کہ زیان و رسد کا ایک ہی جسم مین ایک ہی وقت پر ہونا زندگی
کی موجودگی کے اثبات کیلئے ضروری نہین۔ یہہ تو درست ہے کہ زندہ اجسام مین یہہ ہر دو
باہمی موجود ہوتے ہین۔ مگر یہہ ضرور نہین کہ اکٹھا ہونا زندگانی کا ثبوت ہو۔ البتہ زندہ
اجسام کے دیگر اوصاف مین سے یہہ بھی ہین۔ مندرجہ ذیل تمثیل سے ہمارا مطلب صاف
ہوجائیگا۔ فرض کرو کہ سنگ مرمر کی ایک تصویر ہے اگر بیرونی طاقتون کی باعث

پر ہو جاوے اور ہم اُسکی مرمت کردین تو یہہ زندگانی کا موجود ہونا ثابت
جہ اسکی صاف ظاہر ہے کہ نہ تو اوسمین کوئی طاقت جمع ہوئی۔ نہ کوئی
بن تغیر ہوئی ہے اور جو مادہ اوسکی مرمت مین استعمال کیا گیا وہ
سے مشابہ ہے۔ لیکن اسسے بہی عمدہ تمثیل ہمکو کمسٹرے
(علم کیمیا) مین ملتی ہے۔ مثلاً ڈائی اکسائیڈ آف نائٹروجن
یعنی گندہک کا تیزاب
بنانے مین استعمال کیا جاتا ہے۔ سلفیورک ایسڈ جس گیس سے بنتا ہے اوسکو
سلفر ڈائی اکسائیڈ کہتے ہین۔ اور اوسکے بنانے کے
لئے علاوہ اس گیس کے صرف ایک جز آکسیجن کی چاہیئے جسے
سلفر ڈائی اکسائیڈ بنجاتا ہے۔ یہہ جب پانی سے ملا
تو سلفیورک ایسڈ یعنی گندہک کا تیزاب بنجاتا ہے مثلاً۔

س ا۲ + ا + ح۲ ا = ح۲ س ا۴

سلفر ڈائی اکسائیڈ آکسیجن + پانی = سلفیورک ایسڈ یعنی گندہک کا تیزاب

لیکن اگر ڈائی اکسائیڈ خود بخود کافی مقدار آکسیجن کی ہوا سے نہین پا سکتا۔
اسلیئے ڈائی اکسائیڈ آف نائٹروجن
ملانا پڑتا ہے۔ کیونکہ سلفر ڈائی اکسائیڈ۔ ڈائی اکسائیڈ آف نائٹروجن
سے باآسانی آکسیجن مطلوبہ لے سکتا ہے۔ اور ڈائی اکسائیڈ اپنے اجزا
پورے رکہنے کے لئے ہوا سے آکسیجن جذب کر لیتا ہے۔ یہہ تمثیل پہلی کی
نسبت عمدہ ہے۔ اسمین ایک ہی جسم مین ہم دیکہتے ہین کہ رسد اور زیان
باہمی جاری رہتے ہین۔ پہر بہی زندگانی نہین ہے۔ نہ یہہ اعتراض ہو سکتا ہے

کہ یہہ رسد و زیان بیرونی ہین کیونکہ یہہ اندرونی ہین اسمین طاقت تو پائی جاتی ہے لیکن ایسی کوئی چیز موجود نہین جو اسے زندہ طاقت مین بدل ڈالے پس اسمین زندگانی بہی نہین۔

حیوانات و نباتات کے بڑہنے کے یہہ معنے ہین کہ غیر معدنی ساخت قدرتی طاقت کو ایسے طور پر خرچ کرتی ہے کہ جسکے ذریعہ سے یہہ نیا مادہ اکٹہا کر سکتی ہے اور اپنے موجودہ مادہ مین ملا سکتی ہے۔ نباتات مین جو طاقت استعمال مین آتی ہے اور تغیر ہو کر جمع رہتی ہے عنقریبًا ساری کی ساری باہر سے آتی ہے اور مادہ جو استعمال ہوتا ہے وہ معدنی ہوتا ہے اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ ایک ایسی ساخت پیدا ہوتی ہے جو اس جسم کے استعمال کے کام نہین آتی جسکی یہہ ساخت ہوتی ہے۔ برعکس اسکے حیوانات کے بڑہنے مین جو طاقت خرچ ہوتی ہے وہ براہ راست باہر سے نہین آتی اونکو یہہ طاقت خوراک کے ذریعہ سے حاصل کرنی پڑتی ہے جو نباتات سے لی جاتی ہے کچہہ حصہ اس خوراک کا جسمین طاقت جمع ہوتی ہے ایندہن کے طور پر طاقت پیدا کرنے کے لئے خرچ ہوتا ہے اور یہہ طاقت خوراک کے باقی کے حصہ کو جذب کرنے اور حیواناتی ساخت مین دائمی تغیر و تبدل کا مقام رہتا ہے۔ کیونکہ اوسسے یہہ مراد نہین کہ طاقت کا ذخیرہ رہے بلکہ خرچ ہو۔ پس دائمی زوال بہی ضرور ہی ہوتا ہے اور جب یہہ واقع ہوا تو زندگانی کے جاری رہنے کے لئے ضرور ہے کہ دائمی بازیافت بہی ہو۔ لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا کہ ابتداء زندگانی مین بازیافت زیان سے زیادہ ہوتی ہے اور اس باعث سے جسم بڑہتا ہے اور جسم کے جس حصہ مین زیان کی جگہ رسد پہونچتی ہے وہ پہلے کی نسبت عمدگی بہی پکڑتا ہے۔ اسوجہ سے جسم مکمل بہی ہونا جائز ہے۔

راقم نانک چند اسسٹنٹ سرجن

جناب اڈیٹر صاحب تکمیل الحکمۃ زاد عنایتہ

رسالہ تکمیل الحکمۃ بابت ماہ مئی پہنچا۔ افعال الاعضاء پر جو آپنے دو نوٹ قایم کیئے ہین اونکا جواب لکھنا ضروری جانتا ہون۔ لفظ بیتہ کے معنے انگریزی مین امبریو کے ہین۔ مثال اسکی یہہ ہے۔ مثلاً کنول پہول کے ہرے ہرے پہل کو آپ دو حصے کرکے دیکہینگے تو اوسکے اندر ایک چہوٹی سی ہری چیز سبز رنگ کی پاوینگے وہی بیتہ ہے جسکو انگریزی مین امبریو کہتے ہین۔ اگرچہ یہہ سب بیجون مین موجود ہوتا ہے لیکن ہر ایک مین سہولیت سے پہچانا نہین جاتا۔

صفحہ ۱۹ پر جو نوٹ ہے اوسکا "یہہ اصطلاح" کی طرف اشارہ ہے اوس فقرے کی طرف جو لفظ بیتہ سے شروع ہوتا ہے۔ یعنے "بیتہ بیج یا انڈے کا وہ حصہ ہے جو حرارت کو قوت زندگی مین بدل سکتا ہے الخ" یہہ اصطلاح اوس سے بہتر ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے یعنے "حرارت جو رطوبت سے ملکر وغیرہ وغیرہ۔ قوت زندگی بنجاتی ہے" اب شاید مطلب صاف ہو۔ خیر اگر اب بہی صاف نہو تو پہر کہدونگا۔

راقم نانک چند اسسٹنٹ سرجن

---

[1] بیتہ ہندی کا لفظ معلوم ہوتا ہے۔ عرف عام مین اسکا اطلاق اوس شئے پر کیا جاتا ہے جسکو فارسی زبان مین زہرہ کہتے ہین۔ شاید اسکے معنے امبریو کے بہی ہون۔ ایڈیٹر

[2] اصطلاح و فقرہ کو شاید راقم مضمون باعتبار معنے مرادف سمجہتے ہین مگر ٹہیک نہین۔ ایڈیٹر

پیدایش جواہرات

اگرچہ ہماری دیسی کتابون مین بہی اس نادر پیدایش کے بارے مین بہت کچہہ لکہا ہے اور علماے متقدمین بڑے طول طویل بیانات چہوڑ گئے ہین لیکن اب علمائے متاخرین نے اپنی شمشیر لیاقت سے جو جوہر دکہلاے ہین اور مثل علوم متعارفہ اس قسم کے علمی مضمونون کو حل کر دیا ہے اُنکے آگے پُرانے خیالات کی کیا حقیقت ہے اسلئے ہم وہ تحقیقات و معلومات جو حال کے حقائق و دقائق عالمون نے اسبارہ مین ظاہر کی ہین مختصراً ذیل مین درج کرتے ہین:-

علماء و حکماء کی تحقیق انیق سے یہہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ کل دنیاوی اشیاء مین قوت جاذبہ ہے اور اسی طاقت کے اثر سے کل اشیاء پیدا ہوئی ہین - جب دو یا زیادہ عناصر اس قوت کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے خلط ملط ہوتے ہین تو اُن سے کوئی شے جو خواص و ماہیت مین بالکل مختلف ہوتی ہے بنجاتی ہے یہی حال جواہرات کا سمجہ لو - انکی پیدایش بہی انہی عناصر کے باہم ترکیب پانیکے باعث ہوتی ہے جیسے دنیا کی اور تمام اشیاء پیدا ہوتی ہین - کوئلہ - پہٹکڑی - سوہاگہ - نوشادر - گندہک چونا وغیرہ جنکو ہم ہر روز برتتے ہین - کیمیائی ترکیب پاکر اور قلمین بندہکر خوشنما پتہر بنجاتے ہین انکی ساتہہ کسی طرح کے اجزاء مائیہ اور ابخرہ ارض اور مختلف قسم کی ہوائین مثلاً آکسیجن و نائیٹروجن وغیرہ مخلوط ہوتی ہین - بعض صاحبونکو استعجاب ہوگا کہ کسطرح یہہ مادے جو بادے النظر مین بہدے سے ہین ایسے خوشرنگ و آبدار جواہر بنجاتے ہین لیکن اگر ذرا غور کیا جاوے تو معقول جواب ملجاویگا - قاعدہ ہے کہ ہر شے ڈلی بندہکر نہایت چمکدار اور آبدار ہوجاتی ہے - دیکہو شیرہ جب مصری بنتی ہے

پہلے کیسا بدنما دکہلائی دیتا ہے جب اسکی ڈلیان بندہتی ہین تو کیسا شفاف اور چمکدار
ہوتا ہے اسکو کیمیائی استحالہ کہتے ہین یعنے عناصر کا کیمیائی ترکیب سے شکل بدلکر کچہہ کا کچہہ
ہوجانا - یہی قاعدہ جواہرات پر عمل کرتا ہے - انکے رنگہا سے گوناگون والوان بوقلمون
اور کئی طرح کی چمک بہی انہی عناصر کی ترکیب کے باعث ہوتی ہین - کوئی سرخ ہے
کوئی سبز کوئی سفید اور کوئی نیلا غرض جس جس خاصیت کا مادہ جواہر مین مرکب ہوا
اسکے مطابق جواہر کا رنگ ہوگا - اللہ اللہ قادر مطلق کی کیا کیا صناعیان ہین کہ
حکما سے اسکی کنہ خواص کے ادراک مین عاجز ہین اور اسکی قدرت کاملہ کے عشر
عشیر کو نہین پہونچ سکتے - یہہ جواہر متذکرہ بالا سنسان میدانون اور دوردراز
کوہستان مین پیدا ہوتے ہین - جواہرات - نباتات کسیطرح کے خاص منطقہ یا ملک مین
محدود نہین ہوتے بلکہ ہر جگہ ایک جیسے پائے جاسکتے ہین - صرف لحاظ یہہ ہے کہ جن
کوہستان کی بناوٹ کیمیائی عمدہ ہوا نہین دوسرونکی نسبت بیہا قیمتی پیدایش
زیادہ ہوتی ہے سب سے زیادہ قیمتی پتہر ایسے کوہستان مین پائے جاتے ہین جو بہت
پرانے ہون اور جنمین خاص قسم کی چٹان مثلاً گرینا یٹ - سنگ سماق کوارٹز وغیرہ
پائے جاتے ہین اور یہی باعث ہے کہ ہندوستان - برازیل - سرانڈیپ - اور برما
مین دیگر ممالک کی نسبت یہہ نادر پیدایش زیادہ ہوتی ہے - متقدمین کا خیال تہا کہ
جہان سے ابخرہ ارضی زیادہ متصاعد ہون وہان جواہر زیادہ پیدا ہوتے ہین
اسلئے خیال کیا جاتا تہا کہ جن ممالک مین حرارت آفتاب زیادہ ہوتی ہے وہان جواہرات
زیادہ پیدا ہوتے ہین - جواہرات کے مقامات پیدایش دو طرح کے ہین یا تو یہہ
پہاڑی ہین یا میدانی - اگر یہہ ادنی مقام سے دستیاب ہون جہانکہ یہہ پیدا ہوئے
تو کہا جاتا ہے کہ یہہ طبقہ اولین یا جاے پیدایش مین پائے گئے اگر یہ جواہر اپنے

اصلی مقام پیدایش سے بہ کر دور دراز ممالک مین چلے جاتے ہین اور دریاؤنکی سطحون
مین یا اُن میدانون مین پائے جاتے ہین جو اونکی گذرگاہ مین واقع ہوتے ہین ایسے
جواہر کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وطن غیر یا مقام دویمی مین پائے گئے ہین اکثر اعلی قسم کے
جواہر ایسے ہی مقام مین ملتے ہین - بڑی بڑی بارشین اور سیلاب انہین اپنی اصلی جای
پیدایش سے بہاکر کہین سے کہین لیجاتی ہین - اور یہہ اپنی صلابت سختی وغیرہ خواص کی
برکت سے اتنے مرحلے طے کرنیکے بعد بھی اپنی وہی معدنی ہیئت قایم رکھتے ہین - سراندیب
ہندوستان - برازیل - برہما - آسٹریلیا - کیلیفورنیا - کوہ یورال - سائبیریا - اور جنوبی
آفریقہ انکی پیدایش کے مشہور مقامات ہین -

حکمت

فن کیمیا فی زماننا ہمارے دیار مین وہ فن سمجھا جاتا ہے جسکی وجہ سے تکمیل معدنیات ناقص
و تخیر صورت خسیسہ بصورت شریفہ ہو جاوے - اور غایت اسکی صرف اسقدر سمجھی جاتی ہے
کہ تانبا کو چاندی یا چاندی کو سونا بناکر بازار مین بیچ لیجیے اور عیش و عشرت بسر کیجیے - اسی سمجھ
سے یہہ فن بالکل ہملوگونسے متروک ہو گیا حتی کہ اگر کوئی صاحب اسکی شوق مین مبتلا
ہین تو سب لوگ مضحکہ کرتے ہین - حالانکہ اس فن کی صرف اتنی ہی غایت نہین بلکہ کیمیا جسکو
صناعت ہرمسیہ اور سر کہنہ بھی کہتے ہین ایک لفظ یونانی ہے اور اصل اوسکی خیمیا ہے معنی اوسکی تحلیل
اور تفریق مین ابتداء اس فن کو ہرمس مثلث مصری فی کا ہنوتنی حاصل کرکے اختراع کیا
اور شایع کیا جا تک کہ یونان مین پہنچا اور کتابین اور رسایل اس فن مین تصنیف ہوے
بعد اوسکے مسلمانونمین رایج ہوا اور ان لوگون نے بھی تصانیف کثیرہ اس فن مین کہی ہین مدت
تک مقصود اصلی اس فن کا اصلاح معدنیات اور تغیر معدنیات سمجھا جاتا تھا - پھر جب زمانہ
براکلسوس حریانی ہوا اُسوقت یہہ فن اقسام صناعت طب مین داخل کیا گیا اور اسکا نام

اساغذیا کہا گیا جسکے معنے جسم مختلفات مین اور صناعت طبیہ کیمیا یہہ بہی کہنے لگی موضوع احکام
مغذیہ قرار پائی اور حد اوسکی صناعۃ یعرف بہا کیفیۃ تحلیل المعدنیات و اصلاحہا یعنے کیمیا وہ
صناعت ہے جسکی وجہ سے کیفیت تحلیل معدنیات اور صلاح معدنیات معلوم ہو ۔ غایت اُسکی
تحلیل معدنیات ۔ تنقیہ معدنیات ۔ ترکیب معدنیات ۔ تفریق معدنیات ۔ تکمیل معدنیات ناقصہ
تغیر ہو جنس معدنیات بصورت لیفہ واسطے حفاظت صحت بدن انسانی اور ازالہ مرض کی قرار پائی
میری اس تمہید تراشی سے یہہ بات ضرور ذہن نشین طبایع عالیہ ہو گئی ہو گی کہ اسی حالت مین یہہ
فن کسقدر ضرور واسطے طبیب کے ہے اسلئے کہ جبوقت تک طبیب کیفیت تحلیل و تقطیر و تلطیف
کثیف و تقلیل کمیت جسم مع بقاء قوت موثرہ نہ جانتا ہو گا ہرگز یہہ قدرت نہو گی کہ قوت ایک جسم
کثیف کی عضو کثیف مین اسطور پر نفوذ کرا دی کہ جیسے وہ جسم مین نفوذ کر لیتی ہی یا مقدار دوا
کم کرکے اُتنی ہی قوت دوا مین باقی رکہکر کام لی ۔ اور یہہ بہی ظاہر ہو گیا ہو گا کہ بغیر اس فن
کی تکملہ تکمیل صناعت طبیہ نہین ہوتی اور وہ خیالات جو عام طور پر لوگ خیال کرتے ہین محض
خیال ہی خیال ہین ۔ اور یہہ اعتراض عام کہ علاج معدنیات سے ہرگز جائز نہین اسلئے کہ معدنیات
منفعل طبیعت سے نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہین تو بوجہ اپنی سمیت کی موجب ہلاکت ہوتی ہین
بالکل نیست و نابود ہو گیا اسلئے کہ اس فن کا کامل ضرور بالضرور جسم کثیف کو لطیف کر سکیگا اور
جو کچہہ اجزاء سمیہ اسمین ہونگی اونکو دفع کر سکیگا ۔ پہر کیا وجہ ہے کہ طبیعت ایسی دوا مین اثر نکر سکے
گی اور دوا ضرر بدن مین کیون کریگی بلکہ فی الحقیقت اس قسم کی چیزون سے جسقدر بدن انسان
مین ضرر پہنچتا ہے یا اثر دوا محسوس نہین ہوتا ہے صرف وجہ اوسکی یہی ہے کہ ہم بوجہ اپنے
قصور صناعت کی اسکی اجزاء سمیہ دفع نہین کر سکتے ورنہ جسم کثیف کو لطیف کر سکتے ہین اور
اس وجہ سے یہہ خرابیان واقع آتی ہین یا اسوجہ سے کہ ہم اون دواؤن کو محل و موقع پر استعمال
نہین کراتے یعنے امراض خفیفہ مین ایسی دواؤن قویہ سے کام لیتے ہین جیسا کہ حال مین ہی چند

ایسے مریضونکا علاج کیا کہ جنکو شکایت معمولی بخار دور دسر ہمیشہ رہتا تھا اگر وغیرہ استعمال کرا دیا تھا اور اُسکے اونکو ضرر عظیم لاحق ہوا تھا۔ بلکہ ایسی دوائوں کا استعمال کے لائق وہ امراض ہین جنکے واسطے امام البقراط نے کتاب واخطہین لکھا ہے کہ الامراض القوی یحتاج الی الدوا ر القوی ہے۔ راقم قنبر علی طبیب ملازم ... گڑھی ... گنڈہ

جناب صاحب اڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور سلامت

تسلیم۔ ایک مضمون اس قسم کا کہ بچونکو ابتدا مین زیور پہنانا اور نہ سکہانا چاہئے ارسال خدمت کرتا ہون۔ کسی گوشہ رسالہ مین درج فرماکر ممنون فرمائین۔

اولًا والدین کو اس امر کا ضرور خیال رکہنا چاہئے کہ اپنے بچونکے ناک کان ہاتہہ وغیرہ مین زیور قطعًا نہ ڈالین۔ بجائے زیبایش و خوشنمائی کے انکی جان کی دشمن نہ بنین خاصکر ہندوستان مین اس قسم کی بہت سی وارداتین ظہور مین آتی ہین جو اس زیور کے پہننے سے واقع ہوتی ہین۔ علاوہ برین جن لڑکونکی ناک کان ہاتہہ مین زیور ہوتا ہی خصوصًا وہ عضو اکثر گندے ہی نظر آتے ہین باوجود اسکے کہ اس رسم قبیح کو بند کیا جاوے بہت سے علماؤنے از روی شرع اور بہت سے حکماؤنے از روی حکمت نصیحت بہی کین ہین مگر یہہ رسم بجائے تنزل روز بروز رو بترقی ہے اور شیخ غزالی محمد نے بہی لڑکون کو زیور پہنانا منع کیا ہے۔ بلکہ یہہ بہی تحریر ہے کہ ہاتہہ پاؤن وغیرہ کو جکڑنا کیا معنے رکہتا ہے وغیرہ وغیرہ تحریر ہے۔ سوچ کی بات ہی کہ جب بچہ کے زیور پہنا ہوتا ہے تو بدمعاش لوگ رحمدلی چاپلوسی سے والدین و دیگر اشخاص کے روبرو بچہ کو بلاتے ہین اور انکی والدین یہہ خیال کرتے ہین کہ یہہ بہی کوئی اولاد والا نیک خلق آدمی ہے۔ اس بظاہر نیک طلعت کی وجہہ سے کہین والدین اپنے بچہ کا کام تمام کرتے ہین۔ کیا یہی نتیجہ زیور ڈالنے کا ہوتا ہے کہ بچہ کی جان کا ہر وقت اور ہر ساعت اندیشہ رہے۔

دوئم۔ والدین کو یہہ بہی لازم ہے کہ بچون کے روبرو ایسی باتین اور کام نہ کرین کہ
جنسے اولاد کی تربیت اور سعادت مین فرق آوے۔ جو شخص حرکات مذمومہ اور اطوار
مکروہ کا ایک خاص سٹیشن بنا ہوا ہو اوسکو لڑکونکے پاس آنے سے منع کرین تاکہ بری
عادت نہ سیکہین۔ بہت اس قسم کے لڑکے پائے جاتے ہین کہ اپنے والدین کو ایسی سخت
گالی گلوچ کرتے ہین کہ سننے والون کے کان پہٹتے ہین مگر والدین اونکے بجائے تنبیہہ
کے ہنسکر یہہ جواب دیتے ہین کہ شکر اللہ کہ اب خوب باتین کرتا ہے گویا میان مٹہو ہی
بنگیا ہے۔ چہوٹی عمر مین جب کوئی عادت ناشائستہ بچہ مین بڑجاتی ہے تو پہر اوسکا
بڑی عمر مین دور کرنا ناممکن ہے۔ بچونکو چہوٹی عمر مین ہی روکنا بہتر ہے درشتی اور
نرمی کو باعتدال کام مین لانا چاہئے تاکہ آیندہ کی بہتری اونکے حق مین مدنظر رہے

سیوم۔ اولاد کی پرورش اور تربیت کیواسطے یہہ طریقہ کام مین لانا چاہئے کہ چہوٹی عمر
مین معقول لوگونکی صحبت مین بٹہائین تاکہ نیک عادات سیکہین اور آیندہ نیکی کی طرف
راغب ہین۔ نہ کہ بجای نیک عادت اونکے والدین اونکی اسبات کو پسند کرین کہ قمارباز
مرغباز۔ بٹیرباز۔ شرابخوار۔ زناکار۔ بیکار لوگ وحشیانہ جنگلون مین پہرنیوالے
لوگونکی صحبت مین رہین تو گمان غالب ہے کہ ایسی غیر معقول صحبت مین رہنا اور بری
عادات کا بچونکے دلونمین پڑنا گویا اونکی زندگی کو برباد کرنا ہے بقول اسکے کہ العادت
لا یزول الا بالموت۔ بہت سے خاندان اہنی صحبتونکی بدولت نیست و نابود ہوگئے
ہین بہت سے گہر اسی صحبت کی طفیل خاک سیاہ نظر آتے ہین۔ بہت سے اشخاص اسی
کی مہربانی سے جیلخانونکی ٹٹیان خراب کرتے ہین خداوند کریم ہر فرد بشر کو اس بلای
ناگہانی سے محفوظ رکہے۔

پس سوچنا چاہئے کہ صحبت بد کا نتیجہ آخر بد ہی ہوتا ہے صحبت بد مین اس [illegible]

خراب ہونا گویا موتی کو گدہے کے آگے بکھیرنا ہے۔ ان صحبتوں کی طفیل کیا کیا نہ ہوا۔
اگر بچپن سے ہی صحبت نیک ہو تو اسکا بگڑنا محال ہوتا ہے اور اگر والدین نے
اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی بند نہ کیا تو پہر آخر کو اسکا یہہ نتیجہ اوٹھایا کہ یا تو
بجائے خوش اوقاتی کے اُسنے تمام عمر اپنی ایک قعر جہنم میں کاٹی اور والدین کے
حق میں بُرا بہلا کہتا ہی تمام ہوا۔ اگر کچھہ ہوا ہی تو اس صحبت نے ایسا چالا اُکھاڑا
کہ جہان سے گئے گذرے ہوئے۔ جیسا کہ پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۱۸ فروری ۱۸۸۴ء
مین قصور ضلع لاہور کے ایک اسسٹنٹ سرجن کا ہیبت ناک معرکہ جو بموقعہ یاد آگیا ہدیہ
ناظرین کیا جاتا ہے۔

یعنے ایک اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ قصور شراب کے عادی تہے۔ اکثر اوقات شراب
مین زیادتی ہی کرڈالتے تہے۔ باشندگان قصور نے صاحب سرجن جنرل سے انکی
چال چلن کی نسبت شکایت کی۔ اسپر اسسٹنٹ سرجن عہدہ سے معطل کئے گئے جب
تحقیقات شروع ہوئی تو اسسٹنٹ سرجن صاحب نے خودکشی کرکے فی النار والسقر کا
راستہ لیا۔ یہہ صاحب بڑے رئیس تھے۔ جائے غور ہے کہ جو انکی طرف سے ظہور مین آیا
صرف صحبت بد کا نتیجہ تہا جو اس بے حیثیتی سے اپنی جان کو کہویا۔ اس واقعہ کے مجموعہ
سے اہل پنجاب نے اگر تہذیب وشائستگی سے یہہ نتیجہ اُٹھایا ہے بس یہی ہے کہ شراب مین
بخوبی ترقی کی اسیکو اوڑہنا بچہونا بنا رکہا ہے ہم دیکھتے مین کہ کوئی ایسا حصہ ہمکو نظر
نہین آتا ہے کہ جہان شرابخانہ کی کثرت نہو۔ ان عادات مذکورہ بالا کا انسان
کے دلمین قیام پکڑنا کیا موجب ہے صرف یہی موجب ہے کہ بچپن سے صحبت بد کا ہر وقت
عادی رہنا اور اپنے وقت کو ایک دلخراش کہیل کود مین صرف کرنا اور اخیر یہہ نتیجہ
دیکھنا صرف یہی باعث ہے۔

دیکھو زمینداروں کے لڑکوں کی حالت کو کہ کیسے بھلے معلوم دیتے ہیں کہ چھوٹی ہی عمر میں جب کہ اونسنے ذرا ہوش سنبھالی اور انکے والدین نے اپنے کسب کیطرف اونکی طبیعت کو رجوع کیا۔ یعنے بیلوں کا چرانا اور گھاس کا لانا۔ روٹی کا کھیتوں وغیرہ میں لیجانا وغیرہ وغیرہ۔ جب ذرا خوب مضبوط اور قوی ہوا تو تمام گھر کا کاروبار سب آپکی سپرد ہوا اور اُسکا کام۔ حضرت اڈیٹر صاحب! شریف زادہ کی حالت عجوبہ کو بھی ذرا ملاحظہ کریں کہ چھوٹی عمر میں بڑے ناز ونعمت سے پرورش پائی اور تینگ و ڈور کو اپنی وراثت پدری تصور کیا۔ بعدہ جب ذرا ہوش سنبھالی تو بٹیر و بلبل و کبوتر و مرغ آن موجود ہوئے پھر تو یہ حضرت ہیں کہ بٹیر ہاتھ میں لیا اور بازاروں کی چکر لگ رہی ہے۔ اور ہر مرغبازوں میں اول درجے کے استاد بنے۔ اودھر قماربازوں کی مشخی کا دعوے کرتے ہیں کبوتر وغیرہ تو ہضم ہوئے۔ آخر نتیجہ یہ نکلا کہ جو باپ کی ورثہ کی جایداد تھی وہ تو اب بنئے بقالوں کے باپ داد ونکی جایداد موروثی ہو گئی ہے۔ اور آپ حضرت صاحب ایک بڑے بھاری مشایخ بنکر کسی بگھر خانہ کے سردار ورئیس اعظم بنکر خوب بھنگی وچرسی بنکر اپنے آبا واجداد کا نام روشن کر دکھایا۔ خوب ہی بڑونکے نام کو رسوا کیا۔ پس والدین پر لازم ہے کہ اون کی تربیت میں بدل وجان غور سے خیال کرکے اونکی آیندہ بہتری کو مدنظر رکھکر اونکی پرورش وتربیت میں ساعی ہوں تاکہ آیندہ کو اونکی اوقات بسری خوب ہو۔

باقی آیندہ

راقم

ف۔م۔ا۔ہ

رسالہ ہیضہ

اور

ہومیوپیتھک معالجہ

پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۱۱- اگست ۱۸۸۴ء مین ریویو رسالہ ہیضہ مولفہ
بابو پریو ناتھ صاحب بوس ڈاکٹر ہومیوپیتھک رئیس لکھنو کا میرے نظر
سے گذرا اور یہہ رسالہ بھی جسکا ریویو لکھا گیا ہے مینے پہلے ہی دیکھ لیا تھا -
رسالہ مذکور قابل قدر و منزلت ہے - اسمین اس موذی مرض کے علاج کا طریقہ
بہ نسبت اور رسالون کے جو مرض مذکور کے دفعیہ مین لکھے گئے ہین بہت عمدہ
عام فہم عبارت مین لکھا گیا ہے اور ہمین اسکی خوبی علاج پر کچھہ اعتراض نہین
بلکہ اس امر پر اعتراض ہے کہ اس رسالہ کی بنیاد تو ہومیوپیتھک (ج بالمثل)
پر رکھی گئی ہے اور اوسی دہوکے مین اوڈیٹر اخبار مذکور نے علاج بالمثل کو
علاج بالضد پر ترجیح دی ہے اور حوالہ دیا ہے کہ حکماے یونان اور اونکی
پیرو اطباے ہندوستانی علاج بالضد کے معتقد ہین اور بہت عرصہ تک
انگریزی ڈاکٹر بھی اسی طریقہ کو پسند کرتے چلے آئے ہین - اب تہوڑے
عرصہ سے یہہ طریق معالجہ شفاخانجات انگریزی مین متروک کیا گیا ہے
اور علاج بالمثل شروع ہے اور اسی مین فایدہ خیال کیا گیا ہے -

لیکن اگر اس رسالہ کو غور سے دیکھا جاوے تو ابتدا سے انتہا تک علاج
بالضد ہی کا بیان چلا جاتا ہے مینے اسمین کوئی دوا ایسی نہین دیکھی جو اس
موذی مرض کو اپنے بالمثل تاثیر سے دفع کرے اور علی ہذا القیاس کل شفاخانجات
انگریزی مین بھی علاج بالضد کا رواج اب تک جاری ہے - علاج بالمثل کا

تو کہین نام بہی نہین ۔ ثبوت اسبات کا کہ یہہ رسالہ سراسر علاج بالضد پر ہی مبنی ہے بنظر تعمق دیکہیے اور بگوش ہوش استماع فرمائیے کہ مولف صاحب تحریر فرماتے ہین کہ "شروع عارضہ مین کیمفر (کافور) کا مریض کو استعمال کرایا جاوے بہت مفید ہے ۔ اگر اسکے استعمال سے مرض مین تخفیف ہوا ور تمام بدن سرد پیر کی انگلیون مین اینٹہین اور سیاہی ونیلاپن شروع ہو جاوے تو ویٹرٹ رم دینی مناسب ہے اور جب مریض کو علاوہ علامات مذکورة الصدر کے تمام بدن مین جلن معلوم ہوجی اولجہن پر آمادہ ہو پاخانہ جلد جلد آنے لگے تو آرسنک (سم الفار) اور ویرٹ رم ایک دوسرے کے بعد بلحاظ صورت مریض استعمال کرانا چاہیئے ۔ مریض کو گرم مکان مین رکہنا چاہیئے ۔ گرم پانی کی بہری ہوئی بوتلون سے پیر کے تلوون کو تکمید کرین ۔ گرم چیز سے مریض کا جسم ڈہانک رکہین ۔ رفع تشنگی کے لیئے برف کہانے کو دین ۔ دست قے آتے آتے بند ہوجاوین ۔ اور پیٹ مین درد وغیرہ علامات ردیہ شروع ہون تو کالوسنتہ (شحم حنظل) سے قبض کشائی کرین وغیرہ"

اقول ۔ پہلے اس سے کہ مولف رسالہ کے طریقہ استعمال دوا کو علاج بالضد ثابت کیا جاوے اس مرض کی کسیقدر ماہئیت بطریق اختصار بیان کرنا ضروری سمجہتا ہون تاکہ ناظرین رسالہ ہذا کو باندک توجہ خود بخود واضح ہوجاوے کہ مولف رسالہ کا طریق علاج سراسر بالضد ہے ۔

ابتدا مین جبکہ ہیضہ کا زہر انسان کے جسم مین سرایت کرجاتا ہے تو اوس زہر کا اثر امعا اور معدہ کے سطح پر ہوتا ہے بعد ازان خون پر موثر ہوتا ہے ۔ بعض اصحاب کے نزدیک اسکا زہر ابتداءً خون ہی پر اپنا عمل کرتا ہے بعد ازان امعا

و معدہ کے سطح پر۔ غرض بہرحال جب خون مین تغیر عظیم واقع ہوجاتا ہے تو دست
قے اور تشنج وغیرہ علامات ہیضہ کی شروع ہوجاتی ہین۔ جون جون دست وقے آتے
ہین تو خون سے سیرم یعنے مائیت کم ہوتی جاتی ہے جسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ مائیت
کے نہونے سے خون کاڑھا ہوجاتا ہے دوران خون سست پڑجاتا ہے۔ بعض
اوقات نبض چلتی معلوم ہی نہین ہوتی۔ مریض نڈھال ہوجاتا ہے۔ حرارت
جسمی مفقود ہونے کے باعث جسم مثل برف کی سرد ہوجاتا ہے یہہ بہی معلوم رہے
کہ کسی نے تازمانہ حال اس بیماری کا مادہ زہر پورا پورا دریافت نہین کیا اسلئے جب
خاص مرض شروع ہوجاتا ہے تو ہر ایک معالج بموجب اپنے تجربہ کے اس بیماری
کی علامتون کے دفع کرنے مین سعی کرتا ہے۔ چنانچہ اسہال کو قابضات سے
روکتا ہے۔ قے کے روکنے کے واسطے تخم معدہ پر رائی کی ٹپی۔ تقویت معدہ
کے لئے زود ہضم اور تقویات معدہ۔ رفع تشنج کے واسطے گرم تیلون کی مالش
جسم کی حرارت قایم رکہنے کو بیرونی گرمی۔ نبض اور دوران خون قایم رکہنے کو
لئے اسٹی میولنٹ (مفرحات) او دویات رفع تشنگی کے لئے برف کے ٹکڑے وغیرہ
دافع عطش ادویات پلاتا ہے۔ پس علاج مذکورہ بالا کے موافق مولف رسالہ
نے موقع موقع پر علامات رفع کرنے کے لئے دوا ئین لکہی ہین چنانچہ کیمفر اور
رم کو اس لحاظ سے استعمال کیا ہے کہ دوران خون تیز ہوجاوے کیونکہ یہہ دونون
اسٹی میولنٹ فایدہ رکہتی ہین۔ آرسنگ کا استعمال اگرچہ ہیضہ مین بظاہر
سم قاتل معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت مین تقویت معدہ کے لئے ایک عمدہ چیز ہے
مریض کو گرم مکان مین رکہنا۔ گرم پانی کی بہری ہوئی بوتلون سے تکمید کرنا۔
اسواسطے تجویز کیا گیا ہے کہ مریض کا سارا جسم جو برف کی طرح سرد ہوتا ہے گرم

ہو جائے۔ غرض جسقدر ادویات حسب موقع درج رسالہ کی گئی ہین سب کی سب علامات کو روکنے والی ہین۔ پس انصاف کرنا چاہیئے کہ رسالہ مین کونسی ایسی دوا درج کی گئی ہے جو بالمثل تاثیر سے مرض کی علامت کو روکتی ہے۔ علامتون کا روکنا تو ضدیت سے ہوا ہے اور اسی کو علاج بالضد کہا جاتا ہے۔ کیونکہ علاج بالضد فقط مرض کی ذات پر ہی محصور نہین بلکہ ضد مرض۔ سبب مرض اور علامت مرض تینون پر عاید ہوسکتا ہے ذرا غور سے دیکھا جاوے تو واضح ہوسکتا ہے کہ جو چیز ضد سبب مرض اور ضد علامت مرض ہوتی ہے وہ فی الحقیقۃ ضد مرض ہی ہوتی ہے۔ ہان اگر ضعف معدہ کے لئے مضعف معدہ دوا ہین۔ اور رفع تشنگی کے واسطے برخلاف برف کے کوئی اور پیاس بڑھانے والی دوا پلائی جاوے اور اسیطرح دوسری دوائین بھی علامتون کے موافق تجویز کیجائین تو علاج بالمثل ہین کوئی شک نہین ہوسکتا۔

بجلی کی تمغی

ہندوستان کے سادہ مزاج ان تمغون کو بہت خوشی سے پہنتے ہین وجہ یہہ نہین کہ دراصل یہہ جگنی مفید چیز ہے بلکہ اسکا باعث یہہ ہے کہ انگریزی کاریگر نے اسے بنایا اور ہندوستانیون کے لئے یہہ تحفہ انگلستان سے بھیجا۔ ہمنے دو تین صاحبون سے جو اس جگنی کو زیب تن کیئے ہوئے تھے اور اسکے پہننے کی ترغیب لوگون کو دیتے تھے اسکے فوایدکا حال دریافت کیا تو انہنے جواب دیا کہ "یہہ جگنی ہمارے موافق تو نہین پڑی مگر دراصل یہ عمدہ چیز ہے"۔ سبحان اللہ کیا موزون جواب ہے کہ ایک شخص کو [illegible] فایدہ کی

خاطر ایک چیز کا استعمال کرے فایدہ تو حاصل ہو مگر اسکی تعریف بے اختیار
زبان پر لائے - ہم اس جواب کو ناموزون خیال نہین کرتے بلکہ انگریزی اقبال
کی معتبر علامت جانتے ہین - تجربہ کار اور معاملہ شناس اسبات کو بخوبی سمجھ سکتے
ہین کہ ایک چیز کے گلے مین لٹکانے سے کسقدر اثر جسم پر ہوتا ہے اور وہ اثر عام
ہو یا خاص کل امراض کے لئے ہرگز مفید نہین ہو سکتا - آفرین ہے انگریزون کی
عقل پر جو ہمارے دل بہلانے کے لئے کوئی نہ کوئی کھلونا بھیجدیتے ہین - یہہ ایک
طرح کی جگنی ہے جو سات مختلف دھاتون سے بنی ہوئی ہے - اسمین شک نہین
کہ برقی قوت اسمین زیادہ ہے اور زبان پر رکھنے سے محسوس ہوتی ہے مگر جن
امراض کے لئے یہہ ایجاد کی گئی ہے اونمین سے دو چار کے لئے بھی کفایت نہین
کر سکتی - اشتہارون مین یہہ جگنی دنیا کی تمام بیماریون کے لئے مفید بتلائی گئی
ہے مگر جہانتک ہمنے تحقیق کی ہے ہم کہہ سکتے ہین کہ دل کی ایک دو بیماریون کے
سوا اسکا پہننا فضول ہے - ہمارے ہندوستانی بھائی اگر زیور سمجھ کر اسے
گلے مین لٹکائے پھرین تو انکا اختیار ہے - مگر پیچش - اسہال - امراض
گردہ - نقرس - ضعف حافظہ - امراض مثانہ اور تپ کہنہ کے لئے جیسا بیان
کیا گیا ہے یہہ جگنی ہرگز مفید نہین ہو سکتی - اور نہ ابتک ہمنے کسی صاحب سے ایسا
سنا ہے - ہم حیران ہین کہ پیچش وغیرہ امراض مین جنکا ذکر ہمنے کیا ہے
(جن امراض کے دفعیہ کے لئے موجدنے اسے ایجاد کیا ہے) یہہ جگنی کیونکر مفید
ہو سکتی ہے - اور بجلی کا سوائے حرارت کے کیا اثر ہے جو ان امراض مین
فایدہ بخش سکتا ہے - اگر کوئی ڈاکٹر صاحب بدلایل ہمارا شک رفع فرمائین تو
ہم مشکور ہونگے -

ہمنے بڑے بڑے نامی اطبا کی زبانی سُنا ہے اور خود بھی تجربہ کیا ہے کہ ایک دوا (خواہ مفرد ہو یا مرکب) ایک مرض کے لئے مختلف حالات اور مختلف امزجہ و مختلف درجہ ہاے مرض مین کفایت نہین کر سکتی چہ جائے کہ ایک چیز (یا دوا کہئے) بیسیون امراض کے واسطے اکسیر کا کام دے ادنے ادنے شکایتون کے لئے کئی دفعہ طرح طرح کی تدبیرین کرنی پڑتی ہین۔ اور پہر بہی مطلب حاصل نہین ہوتا۔ تعجب ہے کہ اس جگنی کے پہننے سے سب بیماریان رفع ہوجائین۔

ہندوستانی طبیبون کے مبالغہ آمیز اشتہارون کو دیکہکر ہم نفرت کیا کرتے تہے۔ مگر انگریزی اشتہارات کے دیکہنے سے وہ نفرت حیرت مین مبدل ہوجاتی ہے۔ کیونکہ یہان تو مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے مگر انگریزی بے خوف طبیب جہوٹ کو مبالغہ کا نعم البدل سمجہتے ہین اور اس سے کام لینا زیادہ پسند کرتے ہین۔ حریص و طامع ڈاکٹر جب سرکاری ملازمت سے علیحدہ کئے جاتے ہین تو اس قسم کے حیلہ بازیون پر کمر باندھ لیتے ہین اور دس بیس سارٹیفکٹ منت خوشامد سے یا اور کسی ناجائز طریق سے اپنے بیگانہ سے حاصل کرکے ہزارون کو دہوکا دیتے ہین۔ ان حضرات کی حیلہ بازیان ہندوستان مین خوب فروغ پاتی ہین۔ کیونکہ یہان کے بہولے باشندے انگریزی اشیا کا استعمال فایدہ کے خیال سے نہین کرتے بلکہ فخریہ کئی چیزین برتتے ہین۔

نسخہ جات

عمدہ چینی کے ٹوٹی برتن جوڑنا۔ قلعی کا چونا اور انڈے کی سفیدی برابر لیکر خوب

حل کرکے ٹوٹے ہوئے برتن کو جوڑنا چاہیئے۔

گنجی کا علاج:۔ روغن لونگ یا دارچینی سوا تولہ اسپرٹ آف وائین ۲ تولہ ہر دو کو خوب مخلوط کرکے گنج پر لیپ کرو۔ اور اگر سر کے سب بال گر پڑے ہوں یا گرنے شروع ہو گئے ہوں تو سارے سر مین لگاؤ چند روز کے استعمال سے صحت ہوگی۔

بواسیر کا مجرب نسخہ۔ سفوف ماجوپھل دو ڈرام۔ سور کی چربی لصف اونس۔ ان دونون کو ملاکر مرہم تیار کرکے اس مرہم کا مسہ پر لیپ کرے بلکہ کچھہ اندر کیطرف بھی لگادے اور مندرجہ ذیل ترکیب کو ہر روز نوش کرے۔ کواشیا دو ڈرام گرم پانی مین تین گھنٹے رکھو پھر اوسمین دو ڈریچم ایرومیٹک کنفکشن اور سفوف جنجر ۲۔ اسکرو پل ملاؤ۔ بعدہ اوس مرکب کو صبح اور دوپہر کے وقت ۲۔ تولہ نوش کرو۔

سینگ گلاکر چیزین بنانا

لوہے یا تانبے کے برتن مین گرم چونا ایک سیر ڈالکر معہ آدہ سیر لکڑی کے راکھہ کے ایک سیر پانی مین جوش دین جب پانی تہائی رہ جاوے تب کپڑے سے چھان لین اور اوس مین کسی جانور کا پر ڈبو کر دیکھین جب اوسمین نہ لگے تو سمجہنا چاہیئے کہ خوب پختہ ہوگیا۔ اس پانی مین سینگ کے ٹکڑے یا چورا تین روز تک ڈالے رہین سینگ گلجایگا اوس سے جو چاہیں بنالین۔ ولایت سے جو اکثر چیزین کے دستے سینگ کے بنکر آتے ہین وہ ایسی ہی ترکیب سے ہوتے ہین۔

تکمیل الحکمت

جلد ۵	بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۸۴ء	نمبر ۸

شرح قیمت

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
تمام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" " "	۴ر	[illegible]	[illegible]
سرکار و روسا سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ مابعد ضرور ہی

مضامین رسالہ - طب یونانی و انگریزی کے مسائل انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی - طریق تشخیص مرض - حفظ صحت ما تقدم کے مسائل یونانی و انگریزی طب پر بے تعصب محاکمہ علم تشریح منافع و تقسیم کیمیا افعال الاعضا مڈیکل جیورس پروڈنس وغیرہ کا انگریزی یونانی طب کے ساتھ اسکی مطابقت - نئی تجربوں المبارک اکثر دوا اطبا انگریزی

انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل و متفرقات یہ رسالہ بعض بعض صاحبوں کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ ہفتہ کے اندر مطلع فرماویں ورنہ منظوری متصور ہو گی اگر رسالہ بند کرنا چاہیں تو مسودے کی درخواست کے ساتھ رقم قیمت بھی بھیجدیں ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور جاری رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما لاہور متصل کوتوالی کے نام کریں روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں درصورت ٹکٹ فی روپیہ آدہ آنہ زیادہ ارسال فرمائیں - اجرت مضامین مفید خاص فی سطر دو آنے صفحہ سے زیادہ اشاعت کی لئے رعایت بھی کیجائیگی

باہتمام مالکان بابو ابو عبید اللہ و حکیم احمد علی زبدۃ الحکما
مطبوعہ قانونی ہند پریس لاہور

حبوب ہالوے صاحب

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنیکو کثیر المنفعت
و نہایت ضروری ہے چونکہ خون کی صفائی زندگی و
تندرستی و قوت کے لئے ضروری ہے ... خوبی
اور یہ سے فضیلت رکھتی ہین کہہ معدہ و گردہ و جگر و امعا
کیلئے مفید ہین جو اسباب عضاء رئیسہ کمطاقتی التہاب اجتماع
خون پیدا کردیتے ہین وہ انکی استعمال سے دفع ہوتی ہین
زیادہ محنت و بیاعتدالی و خرابی آب و ہوا کی اثر سے
جو خلل نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہے ان گولیونکی استعمال
سے دفع ہوتا ہے آنتونپر بہی انکا اثر ہوتا ہے دافع
قبض ہین آنتونکی ہر طرحکی شکایت رفع کرتی ہین
تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین جو عارضی مفسدار وی
بخارات سے پیدا ہوتی ہین انسے محفوظ رکھتی ہین اور مواد
ردیہ اور اخلاط فاسدہ جو نباتات اور حیوانات متعفن ہونیکے
سبب جسم مین داخل ہوتی ہین ان حبوب کے استعمال سے
خارج ہوتے ہین یہہ گولیان مقوی اعضاء اگر اعضاء تولید
کمزور ہو جائین تو انکی استعمال سے قوی ہوتے ہین اور مزید
باہ ہین ہر ایک طرحکی ضعف و کمزوری کو رفع کرتی ہین
مخصوصہ امراض عورات کیلئے یہہ حبوب بیبہا ہین دنیا مین
انسے بہتر زندگی بآرام و آسائش بسر کرنیکو لئے لائی ہین

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم کے مقام ماوف مین نفوذ کرنے اور کمال صحیح
حالت مین لانیکی صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین یہ
جسم کی سطح پر ملی جاتی ہے سینہ معدہ کبد روده رحم کے
کل عوارض پر اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے وجع مفاصل
و نقرس کے تکالیف کو اسکی لگانے سے آرام ہوتا ہے
نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کہو دیتی ہے
اگر ٹانگ خراب ہوگئی ہو اور زخم کہنہ و پہوڑے
پڑ گئے ہون سینہ جکڑا رہتا ہو ناسور سے جان بلب
ہو اسیر سے زندگی تلخ ہو تو ان سب امراض کی دفعیہ
مین یہہ مرہم تیر بہدف ہے خطا نہین جاتی جلد جسم کے
تمام بیرونی امراض اسکی استعمال سے شفا پاتی ہین
یہہ گولیان و مرہم فقط (۵۳۳) اکسفورڈ سٹریٹ
لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کی دوا
فروش صندوقون و ڈبیہ مین بیچتے ہین قیمت
یہہ ہے ۱ شلنگ ½۱ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ
۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ قریب قریب
تمام زبانون مین ہدایت لکھی ہوئی ہے کہ کسطرح استعمال کیا جائے

آرٹیکل نمبر ۹

zoology continued

شیر دار جانورون کی اجمالی بیان کا تتمہ مضمون

شیر دار جانورون کے صدری اور بطنی خانون کے درمیان ایک پردہ حجاب الحاجز واقع ہونے کے سبب سے انکے صدری اور بطنی خانے علیحدہ ہین - کل شیر دار مین دو پھیپھڑے ہوتے ہین مگر چڑیون کے ایسا انکے جسم مین ہوائی کیسہ نہین ہوتا ہے اور نہ انکے جسم مین ہوا پھیپھڑون سے قصب الریہ کی شاخون کے ذریعہ سے داخل ہوسکتی ہے -

کل شیر دارونکے بچے جنین کی حالت مین ایک پانی بہرے ہوئے تھیلی کے اندر رہتے ہین - اور اکثر مین کہیڑی ہی ہوتی ہے اور کہیڑی کے ذریعہ سے مان کے جسم کا خون جنین کے جسم مین پہنچتا ہے اور اسی خون سے جنین کی پرورش ہوتی ہے -

کل شیر دار جانورونکے ریڑھ کے ستون کی تقسیم فقرات العنق (گردن کے مہرے) فقرات الصلب (پیٹھ کے مہرے) فقرات القطن (کمر کے مہرے) عظم العجز (کمر کے نیچے اور کولہونکے درمیان کی ہڈی) عظم العصعص (دم کی ہڈی) مین ہوسکتی ہے - مگر ہویل اور بنت البحری حلقے کے جانورون کے ریڑھ کے ستون مین صرف تین قسم کے مہرے ہین - فقرات العنق فقرات الصلب اور ایک قسم کے مہرے جو صلبی مہرون کے نیچے ہوتے ہین مگر انکی تقسیم فقرات القطن - عظم العجز اور عظم العصعص مین نہین ہوسکتی ہے -

کل شیردار جانوروں کے گردن کے مہروں کے عدد ایکسان یعنے سات ہوتے ہین - الّا اسناطس اور ایک قسم کے دو انگشتی two toed sloth کاہل مین ۶ - اور سہ انگشتی threetoed sloth کاہل مین نو مہرے ہوتے ہین مگر سہ انگشتی کی بابت مشرحین مین اختلاف ہے - لیکن یہہ اختلاف اس طرحپر ہے کہ سہ انگشتی کے گردن کے نیچے کے مہرے یعنے آٹھوان اور نوان ایسے واقع ہین کہ بعض مشرحین انکو گردن کے مہرون مین اور بعض انکو صلبی مہرونمین شامل کرتے ہین اور یہی باعث اختلاف کا ہے

گردن کے مہرون مین سے پہلے اور دوسرے کا خاص خاص نام ہے اول کے بالائی سطح پر دو مقعر سطح ہوتے ہین اور انہین مقعر سطحو نپر سر کی ہڈی عظم القمحدوہ دو محدب سطح کے ذریعہ سے گٹھی ہوئی رہتی ہے اور چونکہ اسی ہڈی پر سر قایم رہتا ہے اسواسطے اسکا نام حامل العرش رکھا گیا ہے - دوسرے مہرے پر ایک لمبی نکال (زاید سنیہ) ہوتی ہے اور اسکی شکل دانت کی سی ہوتی ہے اور اسی واسطے اسکا نام فقرہ سنیہ رکھا گیا ہے یہہ نکال پہلے مہرے کے حلقے کے اندر سے گھس کے سر کے سوراخ کے اندر گھستی ہے اور جیسا دہورے کے گرد پہیہ گھومتی ہے اسیطرح اس نکال یعنے زاید سنیہ پر سر گھومتا ہے -

صلبی مہرے ۱۰ سے ۲۴ تک ہوتے ہین مگر اکثر تیرہ ہین - انسان مین بارہ زندوبش armadillo مین دس دو انگشتی کاہل مین اور صراکسی مین ant-eater سب سے زیادہ یعنے چوبیس ہوتے ہین - قطنی یعنے کمر کے مہرے اکثر چھپہ یا سات - اور بہت شاذ چار سے کم ہوتے ہین - انسان مین اور دو انگشتی کاہل مین اور ایک قسم کے اکل النمل مین اور Duck moze بطغا چھپہ مین

صرف دو ہوتی ہے۔
شیر دار جانورون کی پسلیون کی تعداد انکے صلبی فقرات کے اعتبار سے کم
و بیش ہوتی ہین اور انکی پسلیون کی تعداد اور صلبی فقرات کا عدد برابر ہوتا ہے
پسلیان پیچھے کی طرف صلبی مہرون سے اور سامنے سینہ کی ہڈی سے جڑی ہوئی رہتی
ہین مگر پسلیان جو سینے کی ہڈی (عظم القص) سے جڑی ہین یہہ غضروف یعنی کری
کے ذریعہ سے جڑی ہین۔ اور ان کریون کی لمبائی مختلف جانورون مین مختلف
ہوتی ہے۔ مگر بعض جانورون مین ان کریون مین استخوانی مادہ پیدا ہونے سے
یہہ کری ہڈی بنجاتی ہے تو یہہ صدری پسلیان کہلاتی ہین اور اصلی پسلیان
صلبی فقرات سے جڑی ہوئی ہونے کے سبب سے یہہ صلبی پسلیان کہلاتی ہین جیسا
کہ خارپشت مین ہے صلبی اور صدری پسلیان اکثر ایک دوسری سے
جڑی ہوتی ہین [illegible] مگر کبھی [illegible] ہوتی ہین اور بہت شاذ جیسا کہ
منقار المخرج مین ہے صلبی اور صدری پسلیون کے درمیان ایک تیسرا ٹکڑا بھی
ہوتا ہے بعض جانورون مین صرف اگلی پسلیان سینہ کی ہڈی سے جڑی ہوئی
ہوتی ہین اور پچھلی پسلیان سینے کی ہڈی سے جڑی ہوئی نہین ہوتی ہین قسم اول
کو حقیقی پسلی کہتے ہین اور قسم ثانی کو کاذب یعنی جھوٹی پسلی کہتے ہین۔
عظم القص یعنی سینہ کی ہڈی کئی ٹکڑون سے (اکثر چھ) بنتی ہین مگر یہہ اکثر ایک
دوسرے سے جڑکے ایک ہڈی بن جاتی ہے یہہ جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے
سینے پر رہتی ہے اور پسلیونکی کریون کے ذریعہ سے عمدا لفقرات یعنی ریڑھ
کے ستون سے جڑی ہوئی رہتی ہین۔ یہہ اکثر ایک طبی اور کم چوڑی ہڈی ہے۔ مگر
ہوا مین اڑنے والے جانورون مین یہہ چوڑی ہوتی ہین۔ بعض گڑھے کھودنے والے جانورون

مین جیسا کہ چھچھوندر ہے اور اُڑنے والے شیردارون مین جیسا کہ کا وڑہے سینے کی ہڈی پر جیسا کہ چڑیونکے سینے کی ہڈی ہوتی ہے اسکی لمبائی مین ایک لمبی اُبھار یا ڈانڈہ ہوتا ہے باقی اور کُل کے سینے کی ہڈی کی سطح مسطح ہوتی ہے - اکثر شیر دارون مین چار اعضا دو مقدم یعنے اگلے اور دو موخر یعنے پچھلے ہوتے ہین - اور اسواسطے یہہ اکثر چار پائے کہلاتے ہین - ہر چند کہ بعض شیر دارون مین چار سے کم ہوتے ہین اور بعض غیر شیر دار مین بہی چار ہوتے ہین ہویلی اور بنت البحر حلقے کے جانورون مین صرف دو اعصاب یعنے دو رہتے ہین اور ... رہتے ہین تو اگلے ہوتے ہین پچہلے نہین ہوتے ہین مگر ایک مفقودہ بنت البحر مین Sirenia - ایک چہوٹی سی زانو کی ہڈی دستیاب ہوتی ہے -

کل شیردار جانورون مین عظم الکتف یعنے شانے کی ہڈی ہوتی ہے اور یہہ ایک چوڑی چپٹی ہڈی ہے اور بہت شاذ لمبی اور کم چوڑی ہوتی ہے اور شیر دارون کا عظم الکتف چڑیون کی عظم الکتف سے بڑا ہوتا ہے - کل چڑیون مین ایک ہڈی عظم المنقاریہ عظم الکتف سے لگی ہوئی رہتی ہے مگر شیر دارونمین یہہ ہڈی الگ نہین ہوتی ہے بلکہ انکے عظم الکتف کا ایک نکال ہے اور اسکو زاید منقاریہ کہتے ہین - کل شیردارون مین زاید منقاریہ بہت چہوٹا ہوتا ہے مگر بطنانما چھچھوندر اور اکل النمل سا ہی Porcupine anteater مین زاید منقاریہ بڑہ کے انکے سینے کی ہڈی سے ملجاتی ہے - اور جنکے اگلے اعضا مین اُڑنے کی اور زمین مین گڈہا کہودنے کی اور پکڑنے کی قوت ہوتی ہے انکے ہنسلی کی ہڈی کاندہا اور سینے کی ہڈی سے جٹی ہوئی ہوتی ہے - اکثر اکل اللحم ... rodentia اور بعض قراض مین Carnivorous کی ہڈی

ناکامل ہوتی ہے اور سینے کی ہڈی سے جُٹی ہوئی نہین ہوتی ہے - ہیولی حلقے کے
جانورون مین اور بعض غیر دندانے مین ہنسلی کی ہڈی بالکل نہین ہوتی ہے -
ہیول مین منتظم الدمند جیسے بازو کی ہڈی ہوتی تو ہے مگر بہت ہی چھوٹی ہوتی ہے
اور چپٹی ہوتا تیرنے کے لئے زیادہ موضوع ہے - کل شیرداروں کے ساعد
یعنے پہنچے مین زندالاعلے (انگوٹھے کے جانب کی ہڈی) اور زندالاسفل (چھوٹی
یعنے کانی انگلی کی جانب کی ہڈی) دو ہڈیان ہوتی ہین مگر اکثر کی تمیز دوسری
سے مشکل ہوتی ہے ہیولی حلقے کے جانورون مین زندالاعلے اور زندالاسفل
ایک دوسرے سے جُٹا ہوا ہوتا ہے - مگر اکثر سخت قدم مین زندالاعلے اور زندالاسفل
کا صرف بعید طرف ایک دوسرے سے جٹا ہوا ہوتا ہے اُڑنیوالے شیرداریعنے
شبپرہ مین زندالاسفل ناکامل ہوتا ہے یعنے اسکی اوپر کا ایک ثلث زندالاعلی سے الگ
رہتا ہے مگر نیچے کے دو ثلث زندالاعلے سے ملکے نیچے ایک ہی ہڈی بنجاتی ہے
انسان کا پہنچا سب سے کامل ہوتا ہے اور اسمین بکبۃ یعنے پٹ کرنے کی اور باطحہ یعنے
چت کرنے کی قوت ہوتی ہے اور انسان کے سوا بندرونکے پہنچے مین بھی کسیقدر
پٹ اور چت ہونیکی قوت ہوتی ہے -
انسان مین عظم الرسغ یعنے کلائی کی ہڈی آٹھ ہوتی ہے اور دوسرے جانورون
مین کم و بیش ہوتی ہے - انسان مین اور اکثر شیردارون مین مشط الید یعنے
ہتھیلی مین پانچ لمبی ہڈیان ہوتی ہین اور یہہ قریب طرف سے کلائی کی ہڈیون
سے اور بعید طرف سے سلامیات یعنے اُنگلی کی ہڈیون سے گھٹی ہوئی ہوتی ہے -
انگوٹھے کے سوا اور اُنگلیون مین تین سلامیات یعنے پور ہوتی ہین مگر انگوٹھے
میں صرف دو ہوتے ہین دولفین اور ہیول مین عدد سلامیات کا زیادہ

ہوتا ہے - ہوبل کے سوا کل شیر دار جانورون کی انگلیون پر ناخن چنگل کھر یا سُم ہوتا ہے -

کل آدمیون کے اور بعض بندرون کے ہاتھ کے انگوٹھے دوسری انگلیون کے مقابلے مین واقع ہونے کے جیسا کہ کسی چیز کے پکڑنے مین ہوتی ہے قوت ہوتی ہے مگر یہہ قوت بندرون مین ایسی نہین ہے جیسا کہ آدمی مین ہوتی ہے - علم تشریح کے اعتبار سے آدمیون مین اور بندرون مین اتنے ہی فرق ہے کہ آدمیون کے انگوٹھے مین اور انگلیون کے مقابلے مین واقع ہونے کی قوت زیادہ ہے مگر قادر مطلق نے انسان اشرف المخلوقات کی شرافت اعضائی ساخت پر نہین رکھی ہے بلکہ اوسکی شرافت نفس ناطقہ پر یعنے اوسکی ذہنی قوتون پر رکھی ہے -

پیٹرو کی معمولی ہڈیون کے سوا ذات الصرہ اور متحد المخرج کے پیٹرون مین دو اور ہڈیان پیڑو کی ہڈیون سے لگی ہوئی رہتی ہین اور انکو ہین عظم الذات الصرہ یا ذات الصری ہڈی کہو نگا - یہہ اونکی اندرونی ساخت کی متعلق نہین ہین - بلکہ یہہ اونکی شکم کی عضلات کے اندر پیدا ہوتی ہین اور انہین ہڈیون سے ذوات الصرہ جانورونکا صرہ سٹا ہوا رہتا ہے -

جن شیر دار جانورون مین پچھلے اعضا یعنے پیر بہی ہوتے ہین تو اونکی پیرونکی بہی وہی ہڈیان ہوتی ہین جیسا کہ انسان کے پیرون مین ہوتی ہین اور وہ یہہ ہین عظم الفخذ (جانگھہ کی ہڈی) قصبتہ الکبرے (پہیلی کی بڑی ہڈی) قصبتہ الصغرے (پہیلی کی چھوٹی ہڈی) عظام القدم (ٹخنے کی ہڈیان) انہین کئی ہڈیان شامل ہین عظام المشط القدم (کف پا کی ہڈیان) انہین ہی کئی ہڈیان شامل ہین

اور عظام السلامیات (انگلیون کی ہڈیان) علاوہ ان ہڈیون کے گھٹنون
کے جوڑ کے اوپر ایک چھوٹی سی گول چپٹی ہڈی عظم الرضفتہ ہوتی ہے - گھوڑون
مین قصبتہ الصغرے کامل نہین ہوتی ہے - بلکہ صرف اوپر کی نصف ہوتی ہے -
اور اسیطرح پاگھر کرنے والے جانورون مین بھی قصبتہ الصغری کامل نہین ہوتی ہے
مگر گھوڑونکے برخلاف انمین نیچے کی نصف ہوتی ہے -
عظام القدم - آدمیون مین سات اور شیر وار جانورون مین چار سے نو تک
ہوتی ہین - اکثر عدد انگلیونکا پچھلے اور اگلے پیرون مین برابر ہوتا ہے
مگر سنگھہ شیر کتا اور بلی کے پچھلے پیرون مین کبھی صرف چار انگلیان
ہوتی ہین - اور جب چار ہوتی ہین تو انگوٹھا نہین ہوتا ہے - بندرونکی
پچھلے پیرون مین پانچ انگلیان ہوتی ہین مگر انمین سے چار بیرونی انگلیان
انسان کے ہاتھون کی انگلیون کی ایسی بڑی ہوتی ہین مگر اندرونی انگلی
یعنے انگوٹھا بہت بڑا نہین ہوتا ہے اور چونکہ انکے چارون پیرون مین
انسان کے ہاتھون کی سی انگلیان ہوتی ہین - اسواسطے یہہ چار دستی
کہلاتی ہین -
پاگھر کرنے والے اور گھوڑون کے پیرون مین دو دو انگلیان ہوتی ہین
اور انکے کف پا مین جنین کی حالت مین دو ہڈیان ہوتی ہین مگر پیدایش
کے بعد یہہ دونون ایک دوسرے سے جڑکے ایک ہڈی بنجاتی ہے مگر گھوڑونکے
پیرون مین ایک ایک انگلی ہوتی ہے اور انکے کف پا مین بھی ایک ہڈی ہوتی
ہے اور اس کف پا کی ہڈی کے دو طرف سے دو کانٹے رہتے ہین - پاگھر
کرنے والے اور گھوڑونکے سوا اور سخت قدم جانورون کے کف پا مین تین

سے کم ہڈیان نہین ہوتی ہین مگر ہاتہی مین پانچ ہوتی ہین۔
معمولی عدد اُنگلیونکا ہر ایک پیر مین پانچ ہے مگر بعض جانورون کے پیر مین ایک۔ دو۔ تین۔ اور چار بہی ہوتی ہین۔ جن جانورون مین ہاتہ اور پیر دونون ہین اُنکے ہاتہ کی اور جنہین صرف پیر ہوتے ہین اُنکے اگلے پیر کی بچلی اُنگلی سب سے بڑی ہوتی ہے۔ اور گہوڑون مین صرف یہی ایک اُنگلی ہوتی ہے۔ اور اکثرون مین انگوٹھا نہین ہوتا ہے۔
آکل النمل سا ہی۔ اور فلسی آکل النمل اور حقیقی آکل النمل کے سوا کل شیر دار جانورون مین دانت ہوتے ہین مگر استخوانی ہوبل مین صرف جنین کی حالت مین دانت ہوتے ہین کل شیر دار جانورونکا دانت دندانے مادہ اور عاج یعنے ہاتہی دانت کے مادے سے بنتا ہے اور ان چیزونکے سوا اکثر کے دانتون پر ایک منی کا تہہ بہی ہوتا ہے مگر بت نما چھچھوندر کا دانت قرنی مادے کا ہوتا ہے کسی شیر دار جانور کا دانت جبڑے کی ہڈی سے جڑا ہوا نہین ہوتا ہے بلکہ جبڑے کی ہڈی مین گڑا ہوا ہوتا ہے۔
اکثر شیر دارون مین دوبارہ دانت نکلتا ہے جو پہلے بچپن مین ہوتا ہے وہ دودہ کے دانت کہلاتے ہین۔ اور یہہ کچہہ عرصے کے بعد گر پڑتے ہین اور انکے گرنے کے بعد نئے دانت نکلتے ہین۔ اور یہہ استمراری کہلاتے ہین دودہ کے دانتونکا اور استمراری دانتونکا شمار ہمیشہ ایکسان نہین ہوتا ہے بعض شیر دار جانورونمین صرف ایک ہی مرتبہ دانت نکلتے ہین۔
اکثر شیر دارون کے دانتون کی تقسیم چار حصون مین ہوسکتی ہے۔ درندہ۔ گزندہ خائیدہ مقدم۔ خائیدہ موخر۔

کل شیر دار جانوروں میں چار قسم کے دانت نہیں ہوتی ہین اور نہ ہر ایک قسم کا شمار ایکسان ہوتا ہے۔ مختلف قسم کے دانتوں کی کمی اور بیشی سے اکثر شیر دار جانوروں کی تمیز ایک کی دوسرون سے ہوتی ہے۔ اور دانتوں کی اعتبار سے اکثر شیر دار جانوروں کی تقسیم حلقوں مین۔ خاندانوں مین اور جنسوں مین ہوئی ہے۔

باقی آئندہ الراقم

مولوی محمد شایق از گورکھپور۔

بقیہ افعال الاعضاء

Physiology Continued

زندگانی کے زمانہ کے محدود ہونے کی بابت اشارتًا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ پیدائش نشو و نما پانے اور مکمل ہونے کیطرح یہہ بھی صرف زندہ اجسام مین پایا جاتا ہے۔ جو ساخت کہ زندہ نہین یا کبھی زندگانی اوسمین نمودار نہین ہوئی اوسمین بھی تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے۔ اور وہ نابود بھی ہو جاتی ہے لیکن اوسمین زوال کے آغاز ہونے اور جاری رہنے کا کچھہ ٹھکانا نہین اوسمین زوال بیرونی حالات پر حصر رکھتا ہے اور زندہ ساخت کے زوال سے بالکل علیحدہ ہے۔ زندہ اجسام مین زوال و موت جو واقع ہوتے ہین وہ نشو و نما پانے اور مکمل ہونے کیطرح محدود ہین۔ ویسا ہی بیرونی تاثیر سے وہ جلد یا بتدریج وقوع مین آسکتے ہین خصوصًا ادنے قسم کی زندگانی مین۔ لیکن زوال کا بند کر دینا اتنا ہی زندگانی کا بند کرنا ہے۔ اور علاوہ بیماری کی حالتوں کے زندگانی کا روکنا گویا اتنا ہی زوال کا روکنا ہے۔ ایک زندہ جسم

جب اپنی ہستی شروع کرتا ہے تو اسی کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے اور یہ کام کو
مختلف اجسام کے لئے مختلف ہوتا ہے لیکن ہر ایک کے لئے محدود ہوتا ہے۔
نباتات اور حیوانات کے سب سے ادنے اقسام مین زندگانی کی رفتار ایک
خاص وقت مین بالکل بیرونی حالتون پر منحصر معلوم ہوتی ہے اور بظاہر ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ یہ ادنے قسم کی ساخت آس پاس کے عناصر کی گویا کھیل ہے
لیکن یہ صرف بظاہر معلوم ہوتا ہے حقیقت مین یہ حال نہین - اونکی زندگانی
کا ہر ایک کام اونکے کل کام اور وقت سے منہا ہوتا ہے - اور اگر وہ حالتین جو کہ
باعث سے زندگانی آغاز ہوئی ہے موجود نہ رہین تو زندگانی کی رفتار بند
رہیگی - تاوقتیکہ وہی ضروری حالتین پھر موجود ہون اور تب زندگانی
اوسی مقام سے شروع ہوگی جہان پر کہ یہ پہنچ چکی تھی - زندگانی کی مقدار
جو کسی جسم مین ہودار ہوتی ہے اتنی ہی ہوتی ہے خواہ ایک دن مین خرچ
ہو یا سال بھر مین - البتہ بیماری اور موت کے باعث زندگانی کسیوقت بند
ہوسکتی ہے - لیکن فرض کرو کہ کسی جسم مین زندگانی اپنے قدرتی طریق
پر جاری رہے تو بھی وہ اوسی جگہ پہونچیگی خواہ جلد چلے یا آہستہ - اسلئے
زوال اور موت زندگانی کے قدرتی اختتام ہین - وہ اُن حالتون کا ایک
حصہ ہین جنکے باعث زندہ کام شروع ہوتا ہے اور وہ اوسکی قدرتی
انجام ہین - موت اگر کسی صدمہ یا بیماری سے واقع نہو تو زندگانی کا قدرتی
اختتام ہے جس تک پہنچنے کا اُسکا آغاز ہی سے منشا ہوتا ہے -
نشو و نما کے زمانہ کیطرح زوال کے زمانہ مین بھی قدرتی طاقتونکا تبدیل ہوکر
ظاہر ہونا زندگانی کہلاتا ہے اور اسمین بھی ویسا ہی تغیر و تبدل کا سلسلہ

جاری رہتا ہے جسکی ذریعہ سے جسم خواہ رفتہ رفتہ گھٹتا جاتا ہے تاہم آدمی کی بزرگی ثابت کے باعث ثابت رہتا ہے اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے فرق صرف زیان ورسد کی کمی بیشی کا ہے - زوال کے زمانہ مین زیان کے عوض مین پوری پوری رسد نہین ہوتی جسم کی ساخت کی مرمت ہی جیسے عمدگی سے نہین ہوتی - یہہ ضرور نہین کہ پرورش پانے کے لئے جو دواخل کیا جاتا ہے وہ مقدار مین کم ہو جاتا ہے - لیکن خواہ اوسکی مقدار کم نہو بلکہ بڑہائی بھی جاوے تاہم وہ پوری پوری مرمت نہین کرتا - اسلئے جسم دن بدن تنزل پکڑتا جاتا ہے -

تکمیل ہونے کے اختتام اور زوال کے آغاز کا کوئی خاص وقت نہین بتایا جاسکتا اور خصوصًا اسلئے کہ ایک ہی جسم کے مختلف حصون مین ہر دو باہم پائے جاتے ہین - اسلئے سارے جسم کا بدلنا ایسا بتدریج ہوتا ہے کہ ہم معلوم نہین کرسکتے لیکن کچھہ عرصہ کے بعد جسم کے سارے کے سارے حصے تنزل مین مبتلا ہو جاتے ہین - تاوقتیکہ جب وہ اس قابل نہین رہتے کہ بیرونی طاقتون کو زندہ حالت مین لاسکین - وہ مرجاتے ہین - اور بعد ازان اون اجسام کے عناصر بذریعہ اوس رمق طاقت کے جو اونمین ابھی باقی ہوتا ہے کیمیائی طور پر شکل بدلتے ہین تاکہ معدنی ہستی کو واپس جاوین البتہ زندگانی کے زمانہ مین بھی ویسا ہی طریقہ جاری رہتا ہے لیکن موت کے واقع ہونے پر تغیر شدہ عناصر کی جگہ نیا کوئی نہین آتا -

پس یہان ایک حد بنجاتی ہے جہان ایک قسم کی طاقت تھم جاتی ہے اور دوسری قسم کی شروع ہوتی ہے اب یہان سے قدرتی طاقتین خوب اپنی اصلی حالتین

نمودار ہونے لگتی ہین - یعنے زندگی مین اُسکا تغیر نہین ہوتا اور نہ وہ جسم اس
قابل رہتا ہے کہ اوسمین کوئی ایسا تغیر واقع ہوسکے - کیونکہ موت کے معنے یہی
ہین - زندگانی کا باز نہ آنا - اور اسی وجہ سے اسکی ہم خوابیدہ زندگی سے
پہنچان کرتے ہین - کیونکہ گو اوس حالتمین بھی زندگانی نہین ہوتی تاہم وہ جسم
جو اس حالتمین ہوتا ہے زندہ ہونے کے قابل ہوتا ہے - اور اسی باعث ان ہر دو
حالتون مین بیرونی طاقت کی تاثیر سکے اختلاف کو ہم بیان کرسکتے ہین -
تمثیل کے لیئے دو انڈے فرض کرلو - ایک اچھا اور دوسرا خراب - اچھے
کو جون جون قدرتی طاقت تاثیر کریگی تیون تیون وہ تکمل ہونے مین ترقی کریگا
یعنے جب بیرونی طاقت کا اثر ہوگا تو زندہ ذرہ اوسکو زندگی مین بدل ڈالیگا
اور اس طاقت کے ذریعہ سے وہ مواد جو اوسکے اردگرد جمع ہے اپنی پرورش کے
لیئے جذب کرجائیگا - اور اسی وجہ سے یہہ سٹر نہین جاتا - بلکہ بچہ بنکر انڈے سے
پہوٹ نکلتا ہے - خراب انڈے مین بیرونی طاقت صرف تنزل کو زیادہ کرتی
ہے - اور اگر کچھہ تغیر واقع بھی ہو تو وہ صرف کیمیائی طاقت پیدا کرتا ہے جسکی
باعث تنزل اور بھی جلد واقع ہوتا ہے یہانتک کہ انڈا بالکل سٹر جاتا ہے
بس ایک مین حرارت تکمل ہونے کا ذریعہ ہے اور دوسرے مین تنزل مین ٹرنیکا
ایک تو اسے جذب کرکے نئی اور اعلے شکل مین ظاہر کرتا ہے - اور دوسرا
اسکے برعکس -
اسلیئے زندگانی تنہا نہین ہے - یہہ تغیر شدہ قدرتی طاقت کا ایک خاص ظہور ہے
لیکن اگر یہہ حال ہے تو یہہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ اگر زندگانی اور طاقتون سے
بہت ہی مشابہت رکھتی ہے تو کیا اختلاف جو انمین ہے کچھہ کم ہے؟ -

سرسری نظر سے زندہ غیر معدنی ساخت اور معدنی مادہ مین اسقدر فرق
معلوم ہوتا ہے کہ ان ہر دو مین کوئی ایک دوسرے کے مشابہ معلوم کرنا مشکل
معلوم ہوتا ہے اور اسمین کچھہ شک نہین کہ یہہ بڑے اختلافات جو انکی ظاہری
شکل اور باطنی ترکیب مین پائے جاتے ہین انہی کے باعث سے اتنے عرصہ تک زندگانی
کو دوسری طاقتون مین شمار نہین کیا گیا۔ اور نہ شمار کرنیکی البتہ وجہ بہی تہی
کیونکہ خواہ ایک بڑے ہی عقلا آدمی کو کہا جاوے کہ ایک درخت یا جانور کے
عمل مین اور گلوننگ بیٹری یا دخانی انجن کے کام مین کسی قسم کا رشتہ
ہو سکتا ہے تو وہ بہی حیران رہجاویگا۔ لیکن اب انکا رشتہ ثابت ہوچکا
ہے۔

زندہ اور معدنی مادون کے درمیان جو اختلاف ہین اونمین سے اونکی
ساخت اور کیمیائی ترکیب کے اختلافات ہمیشہ سب سے بڑہکر شمار کیے جاتے تہے
بلکہ زمانہ حال سے کچھہ عرصہ پہلے تک غیر معدنی اور معدنی سے یہی مطلب لیا جاتا
کہ ایک مین تو زندگانی کی تاثیر ہوئی ہے۔ اور دوسرے مین بالکل نہین
لیکن آفرین علم کیمیا کو جو ظاہری امتیازونکا مٹانیوالا ہے چنانچہ بہت سے
مرکب جو پہلے فرض کئے گئے تہے کہ بغیر زندگانی کی تاثیر کے نہین بنسکتے
اب براہ راست صرف عناصر کے ملانے سے بنائے گئے ہین۔ ان مرکبات
کی تعداد دن بدن بڑہتی ... اسمین کچھہ تعجب نہین کہ کسیدن کو
البیو
جاوین
فی الحا

ایسی ساخت بہی بناوٹی طور پر بن سکیگی اسلیئے زندہ ساخت کے (جو بہرنی طاقت کو بدل سکتی ہین) اوصاف ہین سے قطع نظر اونکی کہمیائی ترکیب کے اونکی بناوٹ کو سب سے زیادہ ضروری شمار کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ ہاتھون کی بنائی ہوئی جتنی کلین ہین خواہ وہ کتنی ہی پیچدار کیون نہون کوئی بہی اونکی بناوٹ سے مشابہ نہین ۔ زندہ ساخت اور دہات کی کل مین بلحاظ بناوٹ کے اصلی فرق یہی ہے یعنے اوس بناوٹ کا اختلاف جسکے ذریعہ سے طاقت بدلکر نئی شکل مین نمودار ہوتی ہے ۔طاقت کو بدل دینے والون عاملون مین سے ایک کا البیومن وغیرہ کا بنا ہوا ہونا اور دوسرے کا جست یا فولاد کا بیشک بڑا فرق ہے لیکن وہ ایسا ضروری اور اصلی نہین جیساکہ اونکی آلاتی بناوٹ اور ترتیب ہین ۔

زندہ ساخت اور بناوٹی کل کے کام سے جو نتایج پیدا ہوتی ہین اونکی آپس کے اختلاف پر غور کرنے کے لیئے مناسب ہے کہ ایک تمثیل لیجاوے ۔ مثلاً حرکت یعنے رفتار کا پیدا ہونا کیونکہ یہہ ہر دو مین پایا جاتا ہے ۔

ایک حالت مین تو ہم اوسکے نمودار ہونے کی ماہیت کو بخوبی پہونچ سکتے ہین ہم جانتے ہین کہ حرارت پہیلا دیتی ہے یعنے پانی سے بہاپ پیدا کر دیتی ۔ پہر نیکا اگر ہم اس بہاپ کو ایسے آلہ مین بند کرسکین کہ جسکی ذریعہ سے ہم اسکی طاقت باری باری مخالف اطراف کو استعمال کرسکین ۔ یا اس بہاپ کو سکیڑ ... اور کبھی طرح ... پیرا لگانی ...

گھر لحمی ریشوں کے سکڑنے ہین جو آلاتی حرکت پیدا ہوتی ہے اسمین ہم طاقت کے بدل جانے کی تہ کو نہین پہونچ سکتے۔ ہم جانتے ہین کہ طاقت کی رسد اسحالت مین ویسی ہی ضروری ہے جیسی کہ پہلی تمثیل مین۔ اور خوراک جو جانور اپنے اندر داخل کرتے ہین وہ بمنزلہ ایندھن کے ہے لیکن ہم اس سبب سے بخوبی آگاہ نہین کہ خوراک مین جو مخفی طاقت ہے وہ لحمی ریشہ کی حرکت سے کیا رشتہ رکھتی ہے۔ گو ہم یہہ جانتے ہین کہ کسی نہ کسی طرحکا تغیر و تبدل ضرور واقع ہوتا ہے۔

راقم

بخشی نانک چند اسسٹنٹ سرجن از سونی پت ضلع دہلی

اکسیر الاعظم کیمیای جمادات

کوئی زبان ایک علمی زبان نہین بن سکتی جبتک کہ اسمین ہر ایک قسم کی علمی و حکمی خیالات کے اظہار کی قابلیت پیدا نہو جاوے۔

گو ہماری اردو زبان کو ابہی اسقدر وسعت حاصل نہین ہوئی کہ ہم اسکو ایک علمی زبان کے نام سے پکار سکین اور اسکی علمی و حکمی لائبریری ابہی بہت محدود حالتمین ہے مگر جو حالت کہ اسکی چند ہی دن پیشتر تہی اور جس حالت پر کہ یہہ آجکل پہنچ گئی ہے جب ہم ان دونون حالات کا مقابلہ کرتے ہین تو ہم کمال اطمینان کے ساتھہ یہہ پیشین گوئی کر سکتے ہین کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ اردو زبان کو وہ وسعت حاصل ہوگی کہ اسکا درجہ اُن زبانون سے کچہہ کم درجہ کا نہوگا جو آجکل علمی زبانین کہلاتی ہین اور اسکی علمی لائبریری ہر ایک قسم کے علوم و فنون مین مختلف کتب مہیا کر سکیگی۔

ہم بڑی خوشی سے ظاہر کرتی ہین کہ ہمارے ملک کے تعلیم یافتہ جماعت کا علمی مضامین کی تالیف و ترجمہ کیطرف ہر روز زیادہ شوق و خیال ہوتا جاتا ہے اور مغربی علوم کے عالی خیالات کے ضیاء اُن مشرقی تاریک خیالات و لغویات عشقیہ کی سیاہی کو منور و روشن کر رہے ہے جنکی سبب سے بعض اصحاب اُردو زبان کو دیدہ حقارت سے دیکھ رہے ہین مختلف علوم و فنون مین ہر سال مختلف تالیفات ترتیب پاتی ہین گو یہ سچ ہے کہ یہ تالیفات و ترجمے کل کے کل ایسے نہین ہوتے جنسے حسب دلخواہ فوائد حاصل ہوسکین مگر بعض ایسے مفید و کارآمد بھی دیکھنے مین آتی ہین جنسے ہمکو کامل یقین ہوجاتا ہے کہ چند ہی سال کے بعد اُردو کی لائبریری ایک علمی لائبریری کا درجہ حاصل کریگی۔

چنانچہ یہہ کتاب جسکا ہمنے عنوان مین نام دیا ہے ہمارے اس خیال کی تائید کرتی ہے یہہ وہی کتاب ہے جسکا ہمنے جون کے رسالہ مین اشتہار دیا تھا اور جسپر ہمنے ریویو لکھنے کا وعدہ کیا تھا یہہ کتاب علم کیمیا مین ہے۔ یہہ وہ کیمیاء شقاوت نہین جسکی موہوم و خیالی صورت پر ہمارے ملک کے لوگونکی ایک کثیر تعداد دور و دراز زمانونسے پڑی دیکھے جان و دل سے فریفتہ ہوکر سونے و چاندی کی بنانے کی ایک عبث خیال مین ہزار ہا روپیہ برباد دے رہی ہے بلکہ یہہ وہ کیمیاء سعادت ہے جسکی جدید اصولونکی بنیاد اُن قوانین قدرت پر ڈالی گئی ہے جنکی مطابق دنیا اور اسکی مافیہا مین ہمیشہ کون و فساد جاری رہتا ہے۔ بسائط سے مرکب ترکیب پاتی ہین اور مرکب سے بسائط علیحدگی اختیار کرکے نئی نئی اشکال و صور کے حدوث کا سبب ہوتی ہین اور اسی قانون تحلیل و ترکیب پر نظام ارضی اور اسکا وجود موقوف ہے۔

یہہ وہی کیمیا ہے جسکی جدید اصول و قواعد کی رہنمائی سے اہل یورپ نے فن فلاحت و حرفت و صنعت مین وہ وہ ترقیان حاصل کی ہین جنکو دیکھنے سے ہم حیرت مین پڑتی ہین اسکے مترجم و مولف مولوی محمد شائق صاحب اسسٹنٹ سرجن ہین جو اُردو و انگریزی بردو زبان

ف یہہ بڑی حیرت کا مقام ہے کہ مشرق جو منبع انوار ہے ایسا بے نور ہو جاوے کہ روشنی کی حاصل کرنے ... مغرب کا محتاج ہو ...

کا پورا پورا علم رکھتے ہیں -

گو قبل اسکی بھی چند کتب خاص اس فن مین اردو مین ترجمہ کی ہوئی ہماری دیکھنی مین آئی ہین مگر چونکہ انکے مولف و مترجم ایسے اصحاب نظر آتی ہین جنکو اپنی زبان سے پوری پوری واقفیت معلوم نہین ہوتی اور اسوجہ سے انکی ترتیب مین انہون نے ان انگریزی اصطلاحات کا بھی ترجمہ نہین کیا جنکے واسطے ہماری زبان مین مناسب اصطلاحات ملسکتی ہین اور نہ انگریزی اصطلاحات کے مہند و معرب کرنیکی طرف توجہ دی ہے بلکہ انکو انگریزی الفاظ اتامون کی ساتھ ایسا ٹھونگا و بھر دیا ہے کہ اردو خوان کا تو کچھہ ذکر ہی نہین بلکہ ایکا انگریزی خوان بھی انکو ایسا اچھا نہین سمجھ سکتا جیسا کہ وہ کیمیا مسایل کو انگریزی مین سمجھ سکتا ہے علاوہ برین انکی عبارت بھی بامحاورہ اردو بھی نہین اور کیمیا مسایل کے صحیح صحیح ترجمہ ہونیمین بھی شک ہے - غرض انمین سے کوئی کتاب ایسی نہین جسکو پڑھکر (بقول مولف) کوئی اردو خوان اصول علم کیمیا اور اُسکی قوانین مستخرجہ کو جو کیمیائی عمل پر متسلط ہین سیکھہ سکے یا اصلی غرض کیمیا کی پہچان سکی -

چند کیمیائی عجیب خیالات سے یہہ کتاب بھری ہوئی ہے چونکہ یہہ خیالات مولف صاحب کے اپنی طبعزاد اور نیے خیالات نہین اور غیر زبان سے ترجمہ ہوئی ہین پس نفس خیالات پر کسی کی رائے کی ظاہر کرنیکی ہم جرات نہین کرینگی مگر ہم دیکھینگی کہ آیا ان خیالات کا اردو مین مناسب لایق طور پر ترجمہ ہوا ہے یا نہین -

اسمین کچھہ شک نہین کہ ایک علمی بیان کو علمی و حکمی خیالات کا دوسری زبان مین ترجمہ کرنا کچھہ آسان بات نہین یہہ ایک ایسے لایق شخص کا کام ہے جو ہر دو زبان کا پورا پورا علم رکھتا ہے خصوصاً علم کیمیا کی ادق مسایل کا اردو مین پورا پورا ترجمہ کرنا جو بلحاظ علمی و حکمی اصطلاحات کی ابتک اپنی شیر خوری کی حالتمین ہے نہایت ہی مشکل ہے -

ہمنے اس کتاب کو اول تا آخر بڑے غور سے مطالعہ کیا اس نادر کتاب کے ترتیب دینے مین اسکی

لایق مولف نے ان امورات کو نظرانداز نہین کیا خیال کہ ایک علمی و حکمی کتاب کے ترتیب دینے مین
ملحوظ رکھنا ضرور ہی ہے چنانچہ باب اول مین مقدمات و بعض متعلقات علم کیمیا کا صاف و بامحاورہ
سہل اردو مین ذکر درج ہے اور مادہ و جسم کا بیان حسب ضرورت مضمون عمدہ طور پر کیا گیا ہے
اسکے بعد ایک فہرست دیگئی ہے جسمین فلزاتی و غیر فلزاتی عناصر کے نام معہ کیمیائی علامات و ترکیبی
قوت اور جوہری و ترکیبی وزن درج ہین - بعد اسکے کشش کیمیائی اصول جوہری اور مرکبات کے
قواعد تسمیہ کیمیائی علامات - ثقل نوعی - پیمایش حرارت - مقیاس الحر - انبساط و انقباض
و انتشار - غازات کا بڑی خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھہ بیان درج ہے - باب دویم مین غیر فلزاتی
عناصر کا مفصل حال درج ہے - اور باب سیوم عناصر فلزاتی پر ایک لمبی چوڑی بحث کرتا
ہے - باب چہارم مین حل و تفریق عکسی کا ایک مختصر حال بتلایا ہے - اخیر مین حسب ضرورت آلات
کیمیائی کے نقشے دئے گئے ہین - علاوہ اسکے اخیر مین دو فرہنگ بہی درج ہین اول مین پہلے اردو
الفاظ اردو حروف مین اور انکے مقابلہ مین انگریزی الفاظ انگریزی حروف مین لکہے گئے ہین
اور معنے انکے اردو عبارت مین بیان کئے گئے ہین دوسرے فرہنگ مین پہلے انگریزی الفاظ
انگریزی حروف مین اور انکے مقابلہ اردو الفاظ اردو حروف مین لکہے گئے ہین غرضکہ ترتیب
اس کتاب کے مولف صاحب نے بڑی دانشمندی و عمدگی کے ساتھہ کی ہے - تقرر علامات کیمیائی مین بہی
مولف صاحب نے کچہہ کم درجہ کی لیاقت ظاہر نہین فرمائی ہے اور انکے مقرر کرنے مین بڑی سمجھ و بچار کو کام فرمایا ہے
مگر وہ امر جو ہماری خاص توجہ کے لایق ہے تسمیہ اشیاء کیمیائی ہے - اکثر انگریزی کیمیائی الفاظ
کے جابجا اردو زبان مین باستعانت عربی ایسی اصطلاحات قایم کئے گئے ہین جو پہلے ہماری
زبان مین موجود نہ تہین اور جن انگریزی مصطلحات کے لئے اردو مین الفاظ قایم کرنا اونکو مشکل
معلوم دیا ہے اونکی بذریعہ تعریب ایسی شکل بنا دی ہے کہ گویا وہ اردو ہی کے الفاظ
ہین اور غیر زبان کے نہین -

غرض کہ کیا بلحاظ ترتیب مسایل کیمیائی و صحت ترجمہ اور سہل و بامحاورہ طرز عبارت اور کیا بلحاظ تعریب الفاظ انگریزی و تقرر علامات کیمیائی ہم کہہ سکتے ہین کہ یہہ کتاب فن کیمیا مین اول ہے جو ملک کے پیش کی گئی ہے۔

البتہ ایک امر ہے جو بحث طلب ہے اور جسکے اظہار سے ہم اس موقعہ پر باز نہین رہ سکتے چونکہ ایک غیر زبان کے علمی اصطلاحات کے جا بجا دوسری زبان مین نئی اصطلاحات کے مقرر کرنے سے خاص غرض یہی ہوتی ہے کہ غیریت زبان دور ہو اور الفاظ اجنبی اور بھدے بھدّے نہ معلوم دیوین اور غیر زبان کے خیالات اوس دوسری زبان کی جاننے والونکی سمجھہ مین بخوبی آسکین پس اگر اس مدعا کی حصول کے لئے ایک تیسری زبان کیطرف رجوع لایا جاوے جو باعتبار غیریت ایسی ہی اجنبی ہو جیسا کہ وہ زبان جسکے مسائل کا ہمکو ترجمہ کرنا اپنی زبان مین منظور ہی تو اس صورت مین نہ تو ہم اوس غیریت الفاظ کو دور کرسکتے ہین جسکا دور کرنا ہمکو منظور ہی اور نہ ہم اوس دقت و مشکل کو رفع کرسکتے ہین جو ایک غیر زبان کی اصطلاحات کے سمجھنے مین پیش آنی ممکن ہی کیونکہ اس تیسری زبان کی نئی اصطلاحات کا سمجھنا ویسا ہی مشکل ہوگا جیسا کہ اوس غیر زبان کے اصطلاحات کا سمجھنا دشوار ہی جنکی کہ جا بجا انکو مقرر کیا جاوے۔ چنانچہ آجکل یہہ بات بالعموم دیکھی جاتی ہے کہ جب کبھی انگریزی خیالات کے ظاہر کرنیکی ہم اردو مین قابلیت نہین پاتے تو ہم خواہ نخواہ عربی زبان کیطرف رجوع لاتے ہین اور اسی زبان کی قواعد کے مطابق نئی اصطلاحات گھڑکر اردو مین داخل کردیتے ہین مگر ہم پوچھتے ہین کہ کیا اسطور پر نئی اصطلاحات کے پیدا کرنے کے لئے عربی زبان کی طرف رجوع لانے سے وہ مطلب حاصل ہو سکتا ہے جسکا ہمنے اوپر بیان کیا ہی اور کیا یہہ نئی عربی اصطلاحات اُن معانی و مطالب کے اظہار کے لئے کافی ہوسکتی ہین جنپر کہ خاص

ہمکو امید واثق ہی کہ ہمارے منصف مزاج دوست مولوی محمود شاہ صاحب اس امر خاص مین بڑی غور و فکر سے کام لینگے اور مدعا اختلاف رائے ہمکو اپنے خیالات عالی سے آگاہی بخشینگے۔ ایڈیٹر

انگریزی اصطلاحات دلالت کرتی ہین جبکہ یہہ نئی اصطلاحات بدل کرتی ہین - ہمارا خیال
یہہ ہے (صحیح ہو یا غلط) کہ ایک اردو دان کے لئے ان نئی عربی اصطلاحات
کا سمجہنا ویسا ہی ادق ہے اور یہہ ویسا ہی اردو کے غیر ہین جیسا کہ وہ انگریزی
اصطلاحین ہین جنکے جا بجا کہ یہہ مقرر کی جاتی ہین اور نہ اون معانی کو
کافی وشافی طور پر ظاہر کرسکتے ہین جنکے کہ اظہار کے لئے انگریزی اصطلاحین
مختص ہین۔ مثلاً ہم پوچہتے ہین کہ کیا حموضیہ جبکا کہ اصل
عربی ہی اور جو اسی زبان کے قواعد کے رو سے بنایا گیا ہو اوس غیریت زبان کو
دور کرسکتا ہے جبکا کہ خاص ایک انگریزی اصطلاح کے اردو مین داخل
کرنے سے اندیشہ ہے اور کیا یہہ لفظ وکسیجن کی وسیع تعریف کو اپنے معنی
مین کافی طور پر گہیر سکتا ہے اور ایک اردو دان کے آگے کیا وکسیجن کی نسبت
اسکا سمجہنا کچہہ آسان ہے ہمارے نزدیک تو یہہ لفظ اردو کا ویسا ہی غیر ہے
اور اسکا سمجہنا ایک اردو دان تو کیا بلکہ ایک عربی دان کے ہی آگے ویسا
ہی مشکل ہے جیسا کہ وکسیجن کا ہے بلکہ اوس وسیع معنے کے اظہار کے لئے اسکی
کافی ہونے مین ہی ہمکو کلام ہے جسپر کہ وکسیجن دلالت کرتا ہے - جب یہہ
حال ہے تو پہر نئی اصطلاحات کے پیدا کرنے کے لئے عربی زبان کی طرف
رجوع لانا کیا معنے رکہتا ہے اور انگریزی اصطلاحات کو بجنسہ اردو مین داخل
کردینے مین کیا عیب ہے گو یہہ سچ ہے کہ اردو زبان کو بسبب یکسانی حروف اور
مدت دراز کے میل جول کے عربی زبان سے ایک ایسا قریبی تعلق حاصل ہے کہ اسکو اکثر
حالات مین اوسکی امداد کی ضرورت پڑتی ہے مگر یہہ تعلق انگریزی اصطلاحات
کے اردو مین داخل کردینے کا اوس صورت مین مانع نہین ہوسکتا جبکہ

اردو عربی دونون مین انکی بدل موجود ہون - چونکہ اردو کوئی خاص زبان نہین
اور سنسکرت و عربی وغیرہ مختلف زبانونکی الفاظ کے خلط ملط سے بنی ہی اور یہہ
ہر ایک غیر زبان کے الفاظ کو اپنے مین ملا لینے کی صلاحیت رکہتی ہے پس کیا عربی
اور کیا انگریزی و شاستری سبکی الفاظ کو یہہ خیر مقدم کہنے کے لئے تیار ہی اور یہہ بات
بہی اغلب معلوم ہوتی ہی کہ چند ہی دنون کے بعد اردو عربی کی نسبت یہی انگریزی
سے زیادہ تر تعلق پیدا کرلے - ہماری رای مین اگر مولف کتاب ہذا اون انگریزی
اصطلاحات کو جنکی بدل اردو و عربی مین اول سے موجود نہ تہے بجنسہ اردو
مین داخل کرلیتے اور عربی کیطرف رجوع نہ لاتے تو اسئے ایک تو وہ اوس محنت
و وقت کے اٹہانے سے بچ جاتی جو نئی اصطلاحات کی گہڑنے مین پیش آنی ممکن ہے
اور دوم اس اعتراض کی کچہہ گنجایش نہ رہتی کہ نئی عربی کی اصطلاحات اُن
معانی کے اظہار کے لئے کافی نہین ہوسکتی جن پر کہ وہ انگریزی اصطلاحین
دلالت کرتی ہین جنکا کہ یہہ بدل کرتے ہین - اس سے ہمارا یہہ مطلب نہین
کہ ہم اُن عربی اصطلاحون کو بہی انگریزی سے اردو مین ترجمہ کرنے کے
وقت داخل نہ کرین جو مدت دراز سے ہماری زبان مین مستعمل ہین اور
خاص اُن ہی معنون پر دلالت کرتے ہین جنکا اظہار اون انگریزی اصطلاحات
سے ہوتا ہے جنکی جا بجا کہ یہہ مقرر کی جاوین - البتہ ایک امر ہے جسمین کہ
عربی زبان کی امداد جد کا ہے اور جسکا کہ انگریزی اصطلاحات بجنسہ
اردو مین داخل کرنے کے وقت لحاظ کرنا مناسب ہے - اور وہ یہہ ہے کہ
چونکہ اردو و عربی کے حروف قریب قریب ایک ہین - پس مناسب ہے کہ انگریزی
اصطلاحات کو داخل کرکے جنکی تبدیل انکو مثل کے ایک سہتا لباس پہنایا جاوے - ہم افسوس سے

ظاہر کرتے ہین کہ انگریزی الفاظ کے معرب کرنے مین کسی خاص قاعدہ کی پابندی نہین کی جاتی۔ اس باب مین ہر ایک کا طریق بقریب جدا ہے۔ یہہ ایک ہماری نقص ہے جسکا دور کرنا واجبات سے ہے۔ باوجود این ہمہ مولف کتاب ہذا کی وہ سعی بلیغ اور کوشش مزید ہماری بڑی تعریف کی مستحق ہے جو اونہون نے اس کتاب کی تالیف مین مبذول فرمائی ہے فی الواقع جس قدر محنت و وقت کہ نئی عربی اصطلاحات کے قایم کرنے مین اون کو برداشت کرنی پڑی ہوگی۔ اور جس قدر بیش بہا وقت اس کتاب کی تالیف و ترتیب مین اونکا صرف ہوا ہوگا۔ اسکا اندازہ وہی اصحاب بہتر کر سکتے ہین جنکو اس قسم کے علمی و حکمی مضامین کے لکھنے اور پڑھنے کا ہمیشہ اتفاق رہتا ہے۔ اس عجیب کتاب کے لکھوانے اور چھپوانے مین بھی اسکے لایق مولف نے کچھہ کم توجہ نہین کی۔ اسکو نہایت عمدہ کاغذ پر ٹائپ کے اردو حروف مین چھاپ کیا ہے اور ایک خوشنما و مکلف جلد کے لباس سے ملبوس فرمایا ہے۔

ہم کو امید کلی ہے کہ پبلک اس کتاب کی بڑی قدر کرے گی۔ اور اسکے عالی ہمت و خوش لیاقت مولف کی ہمت کو اس کی خریداری سے بڑہاوے گی۔

غلام نبی

تکمیل الحکمت

اور
صاحب کمشنر حفظان صحت کی قدر دانی و سرپرستی

ہم نہایت خوش ہین کہ ۱۸۹۴ء مین بہی ہمارے رسالہ تکمیل الحکمت نے ملک کیخدمت جیسی چاہیے ہتی ادا کی اور اپنے فرائض مین کسیطرح قاصر نہین رہا ہم نہایت شکوری کے ساتہہ اپنے اون معاونونکا ذکر بہی فراموش نہین کرسکتے جنہون نے ہماری کوششون کی قدر دانی فرمائی اور ہمارے حوصلہ کے بڑہانے اور ہماری اعانت کرنے مین کسیطرح دریغ توجہ نہین کیا اسوقت ہم اپنے ناظرین بصیرت قرین کو نوید تازہ یہہ سناتے ہین کہ اس رسالہ کی خدمات پر (جو وہ حفظ صحت اور ملک کی بہتری کے لئے کر رہا ہے) جناب والاشان بلند مکان جناب صاحب سنیٹری کمشنر بہادر دام اقبالہ پنجاب نے اسکی سرپرستی اور اسکا مربی ہونا منظور فرمایا ہے چنانچہ شروع سال ۱۸۹۵ء سے یہہ رسالہ اسی محکمہ عالیہ کی حمایت مین نکلکر ناظرین با تمکین کو فائدہ بخش ہوگا ہم صاحب ممدوح کی اس قدر دانی کے نہایت ہی مشکور و ممنون ہین کہ اونہون نے نہ صرف ہمارے رسالہ کی ترقی مین اعانت و امداد کی بلکہ ملک کی بہتری اور حفظ صحت کی ایک عمدہ تدبیر نکالی ہم یقین کرتے ہین کہ ہمارا ملک بہی صاحب ممدوح

کا دل و جان سے شکر گذار ہوگا ۔

Article received from sanetation Departt

مضامین جو صاحب کمشنر حفظان صحت کے دفتر سے وصول ہوئے

Lecture on vaccination and cleanliness delivered by Sodhi, Barkat Rai moharar civil surgan office Derah Ismil Khan

لیکچر

مرتبہ برکت رائے سوڈہی محرر دفتر سیول سرجن ڈیرہ اسمعیلخان حسب الایماء گورنمنٹ نیٹو سپرنٹنڈنٹ ویکسی نیشن

ٹیکا کرانا اور صفائی کیطرف توجہ رکھنا فرض ہے

اول مین ڈنڈوت کرتا ہون اوس الکہہ پرکہہ نرنکار جوتی سروپ پاربرہم اینک روپار وپ کو جسکی بید وغیرہ تعریف نہین سما سکتے اور تمام برہمنڈ مین اوسکی عنایات سے طرح طرح کے شگوفے سوبہا پا رہے ہین ہزار در ہزار نمسکار ہے اوسکو ۔ یہ احقر ہیچمدان کم فہم حاضرین مجلس کیخدمت مین نہایت ادب سے عرض کرتا ہے ۔ کہ مرض چیچک کا جسکو بید سینکرت مین بس بوٹہاک کہتے ہین عرصہ تین ہزار تین سو تہتر سال سے ملک چین اور ہند مین آغاز ہے اور زاید از دو ہزار برس ملک یونان اور روم بہی مبتلا ہو تا رہا ہے ۔ باشندگان

ایشیا تیرہ سو برس سے اس مرض کے خوفناک یورش سے ... واقعہ ملک عرب مین
رنج اور اذیت اوٹھا رہے تھے۔ ہندو شاستر قدیم مین ... بیان تشخیص
علامات و ترقی و انجام مرض چیچک وغیرہ مع کل ادویہ جو اوسوقت مین مستعمل تھین ... موجود
ہے۔ بہت سے ناواقف ہندو لوگ خیال کرتے تھے کہ اس مرض کا کچھہ علاج ...
یہ امر عین برخلاف اونکے شاستر کے ہے۔ ذرہ بہائیو آنکھون کہولو خواب غفلت سے بیدار ہو
نظر انصاف سے امتحان کرو کہ یہ آفت ناگہانی جب طفلون کے سر پر آ پاتی ہے ... اسکے
اور کچھہ نظر نہین آتا کہ تمام لواحقان طفل مذکور ایک عظیم عذاب مین پڑ جاتے ہین طرح طرح
کی تکلیفین پیش آتی ہین چیچک بچونکو ہلاک کر ڈالتی ہے خوش روے پیشانی مین فرق آجاتا
ہے۔ بچہ بالکل بدشکل ہوجاتا ہے۔ اکثر باعث اس مرض کا ایک خاص قسم کا زہر ہے جو کسی
شخص کے مبتلا ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ مرض اکثر ہوا یا مریض کو اوسکے پارچات کے
چہونے سے ہی پیدا ہوجاتا ہے۔ جب تک ٹیکا ظاہر نہین ہوا تہا۔ تب تک مرض چیچک ملک
یورپ مین ایک مہلک بیماری تہی مگر ہندوستان مین ابتک ویسی ہی خوفناک ہے **مکالب**
صاحب جو انگلستان کا بڑا مورخ ہے سترہ صدی کے اخیر پر اس مرض کی نسبت حسب ذیل
لکھتا ہے۔ مرض چیچک ہمیشہ نمودار رہتی تہی یہانتک کہ گورستان ایسے لاشون سے بہر جاتے
تہین۔ جنکے بدن پر نشانات چیچک نمودار ہوتے ہین۔ یہانتک کہ صغیر سن بچونکی شکل بدل
جاتی ہے۔ آنکہین جاتی رہتی ہین رخسارے خراب ہوجاتے ہین۔ اب ذرا نظر انصاف
فرمائے کہ جب چیچک کے ہونے مین اسقدر تکلیفین اطفال اوٹہاتے ہین تو ہم پر فرض ہے کہ اپنے
بچون کو صغیر سن مین ہی ٹیکہ لگا دین۔ ٹیکہ کرانے مین چند دانے چیچک کے نمودار ہوتے ہین
او تے جلد خشک ہوجاتے ہین۔ طفل بیماری بخار سے بچ جاتا ہے۔ کیونکہ اکثر ایسا
ہے کہ جب طفل کو ٹیکہ نہ لگایا گیا ہو تو قبل اسکے کہ اوسکو چیچک نمودار ہو یہ ضرور ہے

کہ حرارت بخار اوسکو ہو جائے پس استعمال ٹیکہ مین بخار سے بہی طفل بچ جاتا ہے۔ اے میرے بہائیو خواب غفلت سی بیدار ہو کر اپنے بچونکو اس مہلک بیماری سے بچاؤ۔ یعنی ٹیکہ کراؤ۔ بلکہ مثل انگلستان تمام ملک ہند مین اجرائے ایکٹ ۱۳ بابت ۱۸۸۰ء ایکٹ ٹیکہ گو ہتن مبتلا مصدرہ ۱۸۸۰ء کے واسطے اپنی گورنمنٹ عالیہ مین درخواست کرو جیسا کہ شہر امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے کیا ہے اور گورنمنٹ عالیہ سے نفاذ پذیر ہونیکی بابت حکم مندرجہ گزٹ شایع ہو چکا ہے ویسا ہی تمام ملک ہند مین اجرائے ہونا چاہیئے۔ جائے غور ہے کہ ڈاکٹر **جنیر صاحب** بہادر نے ۱۷۹۶ء مین جسکو عرصہ قریب ۹۰ سال کا ہوا ہوگا ٹیکہ کا لگانا ایجاد کیا تہا زمانہ سابق مین **انا کیولیشن** ہوتا تہا جس سے ہمیشہ بیماری چیچک کا قیام رہتا تہا۔ برٹش گورنمنٹ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کو دربارۂ ایجاد ٹیکہ تین لاکہہ روپیہ انعام دیا اور شہنشاہ روس نے ایک انگوٹہی مرصع ہیرے کی ڈاکٹر موصوف کو بہیجی۔ علی ہذا القیاس تمام ملکون سے رؤسا نے ڈاکٹر صاحب کو روپیہ بہیجا ازان بعد ٹیکہ ویکسی نیشن کا پہیلاؤ ہو گیا تمام شاہان سلطنت نے ویکسی نیشن کا اجرائے کرنا خوشی سے قبول کیا قبل اسکے چیچک کل ملک مین لوگون کو دق کر رہی تہی چنانچہ ۱۸۰۲ء مین جنوبی **امریکہ** اور ادہی ۱۸۰۳ء **ہندوستان** مین اور ۱۸۰۶ء مین ملک **اسفانیہ** مین ٹیکہ کا اجرائے ہو گیا جب تک کہ ٹیکہ (ویکسی نیشن) جاری نہین ہوا تہا زمانہ حال کی نسبت بیشمار ہلاکت مرض چیچک سے ہوتی تہی جسکا مفصل حال رسالہ چیچک مولفہ ڈاکٹر **نیوٹن صاحب** بہادر سابق سپرنٹنڈنٹ جنرل محکمہ چیچک سے بخوبی روشن ہو سکتا ہے گورنمنٹ عالیہ کی عنایات سے اب روز بروز تعداد اموات از مرض چیچک کم ہوتی جاتی ہے پہر کوئی وجہ نہین ہے کہ ایکٹ ٹیکہ مذکور کا اجرائے میونسپل کمیٹی ڈیرہ اسمعیلخان مین کیون نفاذ پذیر نہو اور آپ صاحبان کیون پسند نہ کرین جسمین کہ سراسر فائدہ نظر آرہا ہے یعنی اپنی اولاد کو بچہ ہلاکت چیچک ہے۔ چیچک اس قسم کی بیماری ہے کہ ضرور ہے بدن سے امواد اوسکے باہر نکلتے

فرد بشر ایسا نظر نہین آتا جسپر چیچک نے پنجہ نہ ڈالا ہو ہان اوسکو نہین نکلتی جسنے ٹیکہ کرا یا ہو۔
بعض حکما یہہ بہی فرماتے ہین کہ جب ایک ماہ سے چہہ ہفتہ تک عمر گذار چکا ہو تو اوسکو فوراً ٹیکہ
وکسی نیشن کرا دینا چاہئے پہر اگر ایام چہہ سال عمر کے دوبارہ ٹیکہ لگوایا جاوے تو مرض چیچک کے پنجہ
ہلاکت سے طفل بچ سکتا ہے ہماری قوم ہنود مین چیچک کو ماتا یعنی دیوی خیال کرکے اکثر مرد بالخصوص عورات پوجا کرتے ہین اور ٹیکہ کا اپنے بال بچونکو کرانا ایک قسم کا مذہب مین نقص سمجھتے
ہین بلکہ جہانتک ممکن ہو سکے اپنے اوپر سے ٹالتے ہین اور زبان مبارک سے فرماتے ہین کہ دیوی جی
خفا ہو جاینگی۔ آپ غور فرما وین کہ دیوی جی کا مقام چیچک مین آگیا۔ وہ گویا اپنی اولاد کو پنجہ ہلاکت
چیچک مین ڈالتی ہین اسمین سراسر عدم توجہی سکنائے ہند کی ہے دیوی جی یہ نہین فرماتی کہ چیچک
نکلنے کے قبل ٹیکہ نہ کراؤ نہین ٹیکہ کراؤ اور بروقت صحت یابی کے حسب رسوم اہل ہند کے دیوی
جی ہٹیا چڑہا دینی چاہئے۔ مگر ٹیکہ کرانا ضرور ہے فرض ہے۔ جو کچہہ میری عقل ناقص مین آیا عرض کردیا
گیا اگر کوئی لفظ بامحاورہ نہو تو معاف فرماوین کیونکہ مین کم استعداد ہون اب ذرا آپ صاحبونکی
کی توجہ صفائی دیہات اور قصبات کیطرف بہی دلانی چاہتا ہون کیونکہ صفائی سے ہی صحت
رہ سکتی ہے ورنہ زندگی مین فرق آجاتا ہے یعنی انسان بیمار ہو جاتا ہے ایک تو بیمار ہوا دوسرے
آمدنی روزمرہ بند ہوئی کار ہر کار سے گیا اب بال بچون کی کون پرورش کرنے والا رہا نتیجہ
پس خرچ کا کرنا اور حکیم صاحب کی فیس کم ظرف آدمی کو نانوان کر دیتی ہین علاوہ اسکے اور بہی
چند طرح کی تکلیفین بیماری کے وقت مین پیش آتی ہین جنکا مفصل بیان رسالہ حفظ صحت
مین موجود ہے۔ مگر یہ جملہ مصیبتین تب اپنے اوپر اوٹہانی پڑتی ہین جبکہ ہم لوگ صفائی کیطرف
توجہ نہین کرتے ہین اور بیمار ہو جاتے ہین اب مین بطور مختصر آپ صاحبون کی توجہ صفائی قصبات
کی طرف
ہون قصبات مین جابجا الیدگی گہڈون کی پڑی ہوئی ہوتی ہے اکثر کوڑا
مالون کے نزدیک پڑا رہتا ہے۔ طفلون کا یہ حال ہے جہان چاہتے ہین

وہان بھی گوشہ مین بیٹھکر پاخانہ کر دیتے ہین پیشاب کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہین وہ تو بلا
امتیاز ہر ایک شخص جا بجا کر دیتا ہے اشیاء خوردنی اکثر باسی رہتی ہین برتن پر زنگار موجود
ہوتا ہے۔ بہاجی باسی کہا لیتے ہین پاک و صاف پانی کا کم لحاظ کیا جاتا ہے عوام الناس پانی
چہیڑون اور رو ریاؤن اور جہیلون کا پی لیتے ہین بدرون مین گندگی جمع رہتی ہے جب
بارش ہی ہوتب پانی سے صاف ہوتے ہین۔ مکانات رہائیش اکثر تنگ ہوتے ہین حلوائی
لوگ اکثر شیرینی باسی یعنی سڑی ہوئی فروخت کرتے ہین۔ نانوائی لوگ گرد نواح اپنی
دوکانون کے استخوان اور پانی گندہ پہینک دیتے ہین۔ رنگریز لوگ پانی رنگ آمیز علین بازار
کے درمیان پہینک دیتے ہین جو بالکل عفونت پیدا کرتا ہے اکثر عطار لوگ بہی بجائے چینی
اور مصری کے شربت شیرہ استعمال مین لاتے ہین۔ گرد نواح چاہات کے عموماً کیچڑ رہتا ہے
جسکی اجزا متواتر چاہ مین داخل ہوکر پانی مین ملجاتی ہین۔ علی ہذالقیاس دیہات کا
بہی یہی حال ہے ہر ایک جگہہ گوبر پڑا ہوا ہے اکثر دہقان لوگ چارپائی اپنی کٹہرون
جسکو بہانون بولتے ہین اوس مین بچہاتے ہین اور ہمراہ اونکے بیل اور بہینس وغیرہ رہتے ہین
جس سے انسان کی صحت مین فرق آجاتا ہے۔ گرد نواح دیہات کے گڑہے ہوتے ہین
جو بارش کے وقت پانی سے بہر جاتے ہین بعض تو ایسی جگہہ نشیب ہوتی ہے کہ وہان طفل
خورد سالہ کے ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے جا بجا کوڑیین ہین جا بجا ہائے چاہات اکثر
قابل مرمت ہوتے ہین خاشاک وغیرہ ہر ایک جگہہ موجود ہے گول سڑک کے اندر دہقانی لوگ
پاخانہ کر دیتے ہین باہین آبادی کے استخوان حیوانات مردہ پڑے سوئے ہوتے ہین
کنال ہوچیان جسمین چمڑہ رنگا جاتا ہے اور وہ آبادی مین ہوتا ہے اوس سے سخت عفونت
پیدا ہوتی ہے جو صحت کے لئے مضر ہے۔ اگر آپ صاحبون کو صحت بدنی کا قائم رکھنا منظور ہو
تو سب سے اول صفائی کو مقدم سمجہنا چاہئے یعنی بدن کا صاف رکھنا۔ پاک

کا کہانا شفاف پانی پینا۔ پاکیزہ لباس کا رکہنا صبح وشام تازہ ہوا کا کہانا ریاضت جسمانی کو مدنظر رکہنا۔ انسان کو آفات بیماری سے بچاتا ہے۔ دیکہو گورنمنٹ عالیہ کس قدر روپیہ محکمہ صفائی مین خرچ کرتی ہے۔ پس ہم لوگون کو تہ دل سے شکریہ جناب حضرت ملکہ معظم قیصر ہند دام ملکہ کا ادا کرنا چاہیے۔ جو ہر وقت خیال شریف کو فوائد رعایا مین مبذول فرماتی ہے۔

تکمیل الحکمت

ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۱۸۸۰ء

ایکٹ ٹیکہ کو ہستیلا مصدرہ ۱۸۸۰ء اور میونسپلٹی لاہور کی توجہ

دفع مضرت وجلب منفعت انسان کی طبیعت کا ایک قدرتی تقاضا ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو چیز بار بار کے تجربہ سے ہمکو مفید ثابت ہوتی ہے اوسکی طرف ہماری طبیعت کا خواہ مخواہ میلان ہوجاتا ہے اور جو چیز بار بار کے امتحان سے مضر پائی جاتی ہے اوس سے ہماری طبیعت مین خود بخود نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔

گو چیچک کے مہلک پنجہ سے بچانے کیلئے ٹیکا کا لگانا اہل یورپ کے بار بار امتحان سے نہیر بہدف ثابت ہوا ہے اور یہ لوگ اسی ایک بڑی عزت وتوقیر کی نگاہ سے دیکہتے ہین اور گو ہماری مہربان گورنمنٹ انگلشیہ کی بدولت مدت سے ہمارے ملک مین یہ جاری ہے مگر بڑے افسوس وتعجب کی بات ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ تادم حال اسکے فوائد کے قایل نہین ہوئے اور اسکو ایسی دہشت وخوف کے ساتھ دیکہتے ہین جیسا کہ ملک الموت ننہے ننہے بچون کو چیچک کے مہلک پنجہ مین مبتلا پانا اور ہلاکت تک پہونچانا ہمارے ملک کے

لوگون کو ایسے رنج و غم مین نہین ڈالتا جیسا کہ ٹیکا کا لگوانا۔
یہ سچ بات ہے کہ ہمارے ملک کے لوگون کے ٹیکا کی قدر نہ کرنی اور اُسسے نفرت و گریز کرنیکا اعلی سبب اونکی جہالت ہے۔
مگر ساتھہ ہی اسکے ویکسی نیٹرون کی وہ کارروائی بہی ہماری غور کے قابل ہے جسکو ٹیکا کے لگانے مین وہ وقتاً فوقتاً عمل مین لاتے ہین چنانچہ ٹیکا کے لگانے مین پوری پوری احتیاط کو کام مین نہ لانا اور راہ چلتی ہوئی مستورات کی محبت کی بہری ہوئی گود مین سے بڑی ذلت و خواری کے ساتھہ ننہے ننہے بچون کا الگ کرلینا اور ایک بچہ کو بازو سے مواد سیلا لیکر دوسرے بچہ کے بازو مین قلم کرنیکی غرض سے ان معصوم بچونکو معہ اونکی والدہ کے گانو بہ گانو اور کوچہ بکوچہ ذلیل کرتے پہرنا اور گونا گون بدسلوکیون کے ساتھہ پیش آنا خاص وجوہات ہین جن سے کہ ہماری ملک کے لوگون کے دلون مین ٹیکہ کی اصلی قدر و منزلت اب تک جاگزین نہین ہوسکی اور جو بے اعتدالیان کہ یہ لوگ دیہات مین کرتے ہین اونکا تو کچھ ٹہکانا ہی نہین۔
علاوہ اسکے بازو بہ بازو طریق ٹیکہ یعنے مواد سیلا سے ٹیکہ لگانے مین جن امور کا لحاظ کرنا ضروری ہے اونکا مطلقاً لحاظ نہین کیا جاتا۔ مثلاً جس بچہ کو ٹیکہ لگایا جاوے اوسکے جسم کا ہر ایک قسم کی خفیہ و ظاہری مرضون سے محفوظ ہونا اوسکے جسم مین خون کا افراط سے نہ ہونا اور اوسکی عمر کا بہت زیادہ اور نہ چار ماہ سے کم ہونا۔ ایسے موسم مین ٹیکا لگانا جو مناسب ہو۔ گرمی فی الخارج مثلاً دہوپ وغیرہ سے پرہیز کرانا زیادہ گرم لباس پہنے نہ دینا۔ چیچک کا مواد ایک ایسے بچہ سے لینا جسکو چیچک نرم و خفیف طور سے نکلی ہو اور جسکو کوئی مرض لاحق نہ ہو۔ چیچک مواد کا تازہ ہونا وغیرہ وغیرہ مگر ویکسی نیٹر لوگ ان امور کا چنداں لحاظ نہین کرتے اور یہی وجہ ہے کہ ٹیکہ کے اس طریق کے مطابق لگانے سے اکثر حالات مین حسب دلخواہ نتیجہ پیدا نہین ہوتا ویکسی نیٹرون کے ناتجربہ کاری و بے احتیاطی نے

ٹیکہ کے کام کو بدنام کر چھوڑا ہے ان حضرات کا اکثر یہ حال دیکہا گیا ہے کہ خاص موسم مین
ہزارہا بچون کو ٹیکہ لگا دیتے ہین مگر ٹیکا کے بعد پہر انکی خبر تک بہی نہین لیتے کہ آیا دانے
اچہے کہلے ہین یا خراب انکا تو فرض نقشہ جات رپوٹ کے بہرنے سے کام ہے چنانچہ
ہمنے اکثر لوگون کو یہ شکایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ ویکسی نیٹر ہمارے بچون کو ناحق
مصیبت مین ڈالتے ہین اور ٹیکہ سے کوئی نتیجہ حسب دلخواہ پیدا نہین ہوتا ۔

ہمین کچہ شک نہین کہ اگر ٹیکہ بجائے طریق بازو بہ بازو اوس طریق کے مطابق لگایا جاوے
جسے ویکسی نیشن کہتے ہین اور اسکے لگانے کے لئے بڑے دیانت و تجربہ کار ویکسی نیٹر
مقرر کئے جاوین جو کہ ٹیکہ کے اصول کو بہی اچہی طرح سے سمجہتے ہون تو اس صورت مین
ننہے ننہے بچے اور انکی والدہ اوس ذلت و خواری سے بچ سکتے ہین جو کہ بازو بہ بازو
طریق کے مطابق گانو بہ گانو اور کوچہ بکوچہ پہرنے مین انکو لینی پڑتی ہین اور ایسے لوگ
خود بخود ٹیکہ کے فوائد سے آگاہ ہو کر اسکا لگوانا مفید کر لینگے ۔

ہماری رائے مین اگر ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۱۸۸۰ء ایکٹ ٹیکہ گوتہن کا اجرائے جو کہ ۹
جولائی ۱۸۸۰ء کو نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی پیشگاہ سے منظور ہوا ہے اور جسکے
خاص غرض عطائے اختیارات ممانعت لگانے ٹیکہ کے مواد سیتلا سے اور لگوانے
ٹیکہ گوتہن سیتلا سے ہے کل ہندوستان مین کیا جاوے تو ہی فائدہ عظیم متصور ہوگا
ہم بڑی خوشی کے ساتہہ ظاہر کرتے ہین کہ میونسپل کمیٹی امرتسر نے حسب منظوری لوکل گورنمنٹ
اس ایکٹ کا نفاذ اپنی میونسپل کمیٹی کی حدود مین کرالیا ہے چنانچہ لوکل گورنمنٹ نے
بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ اسکے نفاذ کا حکم بہی صادر فرمایا ہے اس شہر کی میونسپل
کمیٹی کے مساعی جمیلہ صفائی و حفظ صحت کے معاملات مین صوبہ پنجاب کے کل دیگر میونسپل
کمیٹیون سے ہمیشہ بڑہ کر پائے گئے ہین ۔

مگر ہم بڑے افسوس کے ساتھہ ظاہر کرتے ہین کہ ہمارے شہر لاہور کی میونسپل کمیٹی کے ابہی تک اس ایکٹ کے اجرائے کی طرف توجہ نہین ہوئی اور برخلاف اسکے بازو بہ باز و طریق ٹیکہ کے زیادہ تر اشاعت کے لئے جو اس ایکٹ کے منشا کے عین خلاف ہے باجلاس جنرل کمیٹی منعقدہ ۶ دسمبر ۱۸۸۴ء مین تجویز درباب منظوری ایک سو روپیہ کے واسطے دینے والدین اون لڑکون کے ہر کہ جن سے واسطے لگانے ٹیکہ کے لاگ لی جاتی ہے بدین مراد کہ وہ اپنے لڑکون سے لاگ لینے کی اجازت دیوین -

ہم بڑے ادب کے ساتھہ اپنی شہر لاہور کی میونسپل کمیٹی کے معزز و بیدار مغز ممبران کی خاص توجہ اس ایکٹ کی طرف توجہ دلاتے ہین اور یہ عرض کرتے ہین کہ اس شہر کی میونسپل کمیٹی کی حدود مین ہی اس ایکٹ کے اجرائے کرانیکی لئے لوکل گورنمنٹ سے ذرا درخواست کرنے ضروریات سے ہے مگر تجربہ کار و پاس شدہ ویکسی نیٹرون کا تجویز کرنا اور ان ایسے اشخاص کو سپرنٹنڈنٹ قرار دینا خواہ انگریز ہون یا دیسی جنکی کہ لوگون پر کامل تاثیر ہو اور جو ویکسی نیٹرون کے بیجا کارروائی اور تشدد سے لوگون کو محفوظ رکہہ سکین عین مصلحت مین داخل ہے -

ہاتھی دانت گلا کر چیزین بنانا

ہاتھی دانت کا برادہ ایک پاؤ کاربونٹ آف پوٹاش کے عرق مین ہفتہ بہر تک بہگوئین پہر اسکو پانی سے نکالکر آدہ سیر بہینس کے دودہ مین دو ہفتہ تک بہگو دین نرم ہو جائیگا - پہر دار چینی دو تولہ ملاکر کہرل کرین - مچھلی کا سریش دو تولہ اسپرٹ شراب مین گلا دے - پہر اوس عرق مین برادہ ہاتی دانت ڈالین اور وہ تین دن کے بعد نہایت نرم ہو جائیگا - اسکی لُبدی سے جو چیز چاہین تیار کرلین -

کیا وبائی چیچک کسیطرح رک سکتی ہے

دار السلطنت مین پہر وبائے چیچک کا اندیشہ پیدا ہو رہا ہے۔ یہ مرض جو چند ہفتے ہوئے شمال مشرقی ضلع مین نمودار ہوا تہا۔ اب ضلع ہیکنی اور اسکے متصل کے ایک یا دو تعلقون مین پہیلا ہوا ہے۔ اور اسائیلوم بورڈ کے ہسپتالون مین مریضان زیر معالجہ کی تعداد جو وسط مارچ مین ۱۵۰ تہی ۷۔ اپریل کو ۲۰۳ تک پہنچگئی تہی۔ لنڈن مین مرض چیچک اکثر نمودار ہوتی رہتی ہے اور مریضونکو ہسپتالون مین علیحدہ علیحدہ رکہنے اور انکا معالجہ کرنے مین بڑا خرچ ہوتا ہے۔ لیکن ہم پوچہتے ہین کہ کیا کسیطرح اس مرض کی روک تہام نہین ہوسکتی یہ ایک مشہور بات ہے کہ جو لوگ آجکل اس مرض مین مبتلا ہین اون مین بحساب اوسط ۷۵ فیصدی ایسے ہین جنکو بچپن مین ٹیکا لگایا گیا تہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچہہ عرصہ کے بعد ٹیکا کا اثر بالکل جاتا رہتا ہے۔ چنانچہ اسوقت ہمارے روبرو ۱۷۷۵۶ مریضون کا نقشہ ہے۔ جن مین ہر عمر کے آدمی شامل ہین اور یہ سب ایسے مریض ہین جنکو ٹیکا لگائے جانے کے بعد یہ مرض ہوا ۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۱ء تک لنڈن کے ہسپتالون مین اونکا معالجہ کیا گیا۔ ان مین سے ۱۵۹۰۳ یا ۹۰ فیصدی دس برس سے زیادہ عمر کے تہے اور صرف دس فیصدی ایسے تہے جنکی عمر دس برس سے کم تہی۔ اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکا لگائے ہوئے لوگون مین دس برس سے کم عمر کے بچے ہین اونکو چیچک کا بہت کم اندیشہ ہے اور انہی لوگون مین چیچک کی زیادہ وارداتین وقوع مین آتی ہین جو عالم طفولیت سے گذر کر عہد بلوغ کو پہنچ جاتے ہین۔ یا پہنچنے والے ہین۔ پس جسطرح ہم کمسن بچون کو بچپن کے زمانہ مین ٹیکا لگا کر چیچک سے محفوظ رکہتے ہین۔ صرف اسی طریقہ سے نوجوان یا بالغ لڑکون کو اس بلائے بے درمان کے اثر سے بچا سکتے ہین۔ اسلئے لڑکون کے عالم شباب

پر پہنچنے سے پہلے یا پہنچنے پر انکو دوبارہ ٹیکا لگوانا چاہئے چنانچہ ہمنے اکثر اوقات چیچک کے
ہسپتالون کی نظیر دی ہے جن کے اون ملازمون کو جو اس مرض کے مریضون کی تیمار
داری کرتے ہین چیچک کے خطرہ سے کامل طور پر رہائی دینے کے لئے دوسری دفعہ ٹیکا لگایا جاتا
ہے او حقیقت مین وہ لوگ پھر ہمیشہ کے لئے اس سے بیخوف ہوجاتے ہین اگر عوام الناس
بھی اسی طریق پر عملدرآمد کرین تو اس مکروہ اور خوفناک مرض کا وہ زور و شور نہ رہے
جو ہم پندرہ برس سے دیکھ رہے ہے۔ پس ہم بلا تحاشا عوام الناس کو یہی رائے دیتے ہین کہ
اس کمبخت مرض کو روکنے اور اوسکے خراب اثرون سے محفوظ رہنے کا موثر علاج اسکے
سوا اور کچھ نہین کہ دوبارہ ٹیکا لگوایا جائے اور اس امر سے کبھی کسی کو غافل نہ ہونا چاہئے
(برٹش میڈیکل جرنل)

برسات کا موسم اور اُسکی رطوبت کا دفعیہ

اکثر گرمی کے ایام مین جب بارش ہوجاتی ہے تو گرمی مرطوب ہوجاتی ہے خالص گرمی
اسقدر مُضر نہین ہوتی جسقدر کہ رطوبت دار ہوجاتی ہے۔ مرطوب مین مختلف عفونتین
پیدا ہو کر تپ نوبتی۔ ہیضہ۔ اسہال۔ اور پیچش وغیرہ اقسام کی بیماریان نہایت زور
پکڑ جاتی ہین۔ جہان کہین چکنی مٹی اور زمین مین نشیب ہے جسپر کچھ عرصہ تک پانی قائم
رہے اور جس زمین مین کہ درختون کی کثرت ہو جو زمین کہ پہاڑ کے دامن مین ہو۔ وہان
کی ہوا مرطوب ہوتی ہے اور مکانات سکونتی بباعث مصالحہ کے جس سے اوسکی ساخت ہوتی
ہے مرطوب ہوجاتے ہین مختلف دیہات جنکے آس پاس دیر تک پانی ٹھہرا رہتا ہے
اونکی ہوا مرطوب ہو کر مختلف امراض وبائی پیلاتی ہے شہرون کے گلی کوچون اور گھرون
کے اندر پانی جمع رہنے سے ہوا مرطوب ہوجاتی ہے جو پانی کہ بہت دنون تک کسی جگہہ جمع رہتا ہے

اوسمین ٹھہر کر بہت سی ایسی ہوائین پیدا ہوجاتی ہین جو مبدا مختلف امراض مہلکہ کی ہین رطوبت دار ہوا کے باعث جسم سے فضلات کا کمتر اخراج ہوتا ہے اور پسینا کہل کر نہین آتا کیونکہ ہوا خود مرطوب ہونے کی وجہ سے پسینے کی رطوبت کو جذب نہین کرسکتی۔ اسلئے طبیعت بہی بے چلن رہتی ہے۔ بارش مین بہیگنے اور پسینا کہل کر نہ آنے سے جن لوگون مین کچہ سبب موجود ہے اونکو امراض وجع المفاصل وجع العصب امراض جلدی اور امراض سل اور کہانسی وغیرہ لاحق ہوجاتے ہین کیونکہ جن خارجی چیزون اور زہرون وغیرہ کا جسم سے نکلنا ضرور تہا وہ کم خارج ہوئے لہذا واجب ہے کہ ایسا نہ بسبت کرین جس سے گلی کوچون اور گہرون وغیرہ مین کیچڑ اور پانی جمع نہ ہنے پائے اور مینہ کے پانی مین ہرگز نہ بہیگین۔ بلغمی مزاج والونکو یہ موسم بہ نسبت دوسرون کے زیادہ مضر ہے جو لوگ اس موسم مین ننگے پانو کیچڑ اور گندے پانی مین پہرتے ہین اونکی پاؤن کی اونگلیان کے درمیانی فاصلہ کی جلد مین چہوٹے چہوٹے سوراخ ہوجاتے ہین۔ جن سے حقیقت مین رطوبت پہنچتی ہے اور کہجلی ہوتی ہے۔ لہذا اوسکے لئے چاہئے کہ گندے پانی مین ننگے پانو نہ پہرین۔ پانو کو صاف اور خشک رکہین اور میٹہے تیل مین کہانے کا نمک تہوڑا سا پیسکر ملاکر دو تین بار دن مین ملین دو ایک روز مین بالکل آرام ہوجائیگا اور بدن پر رطوبت ہوا کا زہر نہ پہنچنے کے لئے اسکی بخوبی کوشش رکہین اور تر کپڑے نہ پہنین

تلی یا طحال کا علاج

توسیع طحال کا عارضہ اکثر تپ لرزہ کے باعث پیدا ہوکر مزمن صورت مین برسون تک قایم رہتا ہے۔ اور وجہ اسکے پیدا ہونیکی تپ لرزہ مین یہ ہوتی ہے کہ ہر سردی کے درجہ مین چونکہ خون بمقدار کثیر مین اعضائے اندرونی مین جاتا ہے اور خاصکر اجتماع اوسکا بزم اسفنجی بناوٹ طحال مین لبہ ہر ایک دورہ سردی کے ہوکر اسکو بڑہا دیا کرتا ہے لہذا وہ خود اپنے حرکات

طبعی سے کم و بیش معطل ہو جاتا ہے اور یہی توسیع طحال باعث تپ لرزہ کا بھی ہو جاتی ہے۔
ہمارے تجربہ مین مزمن توسیع طحال کے جسقدر مریض آجتک آئے اون سب کا خون کمزور
اور رتیلا بوجہ زائل ہو جانے سرخ دانہ ہائے خون ریڈ کارپس کلس کے تہا اور علامات
قلت خون انیمیا کی پوری پوری موجود تہین اور بعض بعض مریض مرض استسقا اور
جلودہر مین مبتلا ہو گئے تہے۔ یہ امر یاد رکہنے کے قابل ہے کہ جب ایسے مریضون مین
کسی قسم کی خراش یا زخم ہو جاتا ہے تو بوجہ کمزور اور رتیلا ہونے خون کے اونکا صحت کے طریقہ
پر آرام کرنا بہت مشکل بلکہ دشوار ہو جاتا ہے میرے علاج مین چند مریض اس قسم کے آئے
جو خلاف اصول علاج کے باعث ایسی خراب حالت مین ہو گئے تہے کہ جنکی ردی اور نازک
حالت کا سنبہالنا مجکو مشکل ہو گیا تہا لہذا مین اپنے ذاتی تجربہ اور یادداشت کو برائے
آگاہی دیگر ہم پیشہ صاحبونکے ظاہر کرتا ہون کہ ہمیشہ اس قسم کے مریضون کا بہت لحاظ اور نظر
رکہنا چاہیئے تاکہ کسی قسم کی خراش یا زخم وغیرہ اونکی اجسام مین پیدا نہ ہونے پاوے۔ اور
بہت کم استعمال پلسٹر (ادویہ آبلہ انگیز) وجونک وسیماب کا مطابق حالت واستعداد
مرض وموسم وغیرہ کے ہونا چاہیئے بلکہ مرکبات سیماب ہرگز ہرگز کسی صورت مین استعمال
کرنا نہ چاہیئے کیونکہ اگر استعمال مرکبات سیماب کا کیا جاویگا تو مسوڑے بہت جلد سڑنے
شروع ہونگے اور جب سڑن شروع ہو گئی تو اوسکا روکنا نہایت دشوار ہو جائیگا بلکہ
کنکرم اورس یا مارٹیفیکیشن آف دی چیک آماس رخسار ہو جائیگا اور یہی باعث
موت کا ہوگا۔ اصول علاج مزمن توسیع طحال کا حسب مندرجہ ذیل ہونا چاہیئے۔
اولاً۔ روکنا بخار کا بذریعہ کونین کے ثانیاً بڑہانا سرخ دانہ ہائے خون بذریعہ
مرکبات فولاد کے ثالثاً جذب کرانا اجتماع الدم کا طحال سے بذریعہ ادویات جاذبہ کے
رابعاً نہونے دینا قبض کا ملینات مناسبہ سے خامساً سریع الہضم اور مقوی غذا کا استعمال

کرانا واسطے بڑہانے اور قایم رکہنے قوت جسمانی کے ۔

ہیضے کا مجرب علاج

افیون ایک حصہ ۔ ہینگ دو حصے گول مرچ تین حصے ۔ ان سب کو ملا کر چنے کے برابر گولیان بنا رکھین جب شبہہ ہو تو یہی گولیان کہائین ۔ نہایت ہی مفید ہین ۔ ۱۸۵۷ء مین یہی گولیان ممالک مغربی و شمالی کے اکثر شہرون مین تقسیم کی گئی تہین جنہون نے نہایت کامیابی کے ساتھہ اثر دکہلایا ۔ ایک اور ڈاکٹر کی رائے ہے کہ جب کسیکو ہیضہ ہو تو اوسکے گرد دس دس گز کے فاصلہ پر آگ روشن کرین ۔ اور ہوا کے رخ پر گندہک کی دہونی بہی مفید بتلائی ہے ۔

زہر خوردہ کا علاج

اگر کسی نے سنکہیا کہائی ہو تو فوراً پانی مین تیل گہولکر اُسے پلا دو اور اگر افیون کہائی ہے ۔ تو ہینگ کہلا دو ۔ آرام ہو جائیگا ۔

چوٹ کے آرام کا آسان نسخہ

اگر کوئی شخص اتفاق سے کسی مقام سے گر پڑے اور اوسکے کسی عضو مین اسقدر چوٹ لگے کہ ہڈی نہ ٹوٹے اوسکو یہ ترکیب نہایت مفید ہے ۔

پانی خوب گرم کرے ۔ اور اوسمین نمدے کو تر کرکے نچوڑ ڈالے پہر اوس سے چوٹ کو سینکے یا بوتل مین گرم پانی بہر کر سینکے ۔ یہ سینکنا تمام دردون کو مفید ہے اور بعد اوسکے ایک لمبی پٹی سے خوب مضبوط باندہ دیا جائے ۔ اور اوس پر دو روز تک کسی دوا کا استعمال

نہ کیا جائے۔ اسصورت مین ورم نہ آئیگا۔ اور اگر آئیگا بہی تو خفیف سا۔ تیسرے روز دوا کا
استعمال مناسب ہے۔ چوٹ کے واسطے باندہنا اور راس عضو کو جنبش نہ دینا نہایت مفید ہے
اگر یہ ترکیب کسی وجہ سے نہ ہوسکے تو دوسری کرنی چاہئے یعنی جیتو بیگن کو کاٹ کر اور
سانبہر نمک لگا کر تا بہ پر گرم کرین اور اُس سے عضو کو سنکیین۔ نیز بدون نمک کے بہی
سینکنا مفید ہے۔ تیسری ترکیب یہ ہے۔ کہ کاغذی لیمو کے دو ٹکڑے کرین۔ اور ہر ایک ٹکڑے
مین سجی لگا کر تا بہ پر گرم کرین۔ اور اُس سے سنکیین۔ یہ طریقہ بہت جلد درد کو تسکین دیتا ہے۔
چار پانچ روز تک برابر یہی استعمال رکہین۔

ٹوٹ کر گرتے ہوئے ستارونکی راکھ

انگلستان کے ایک نجومی رینیارڈ صاحب نے اس بات کو اچہی طرح سے ثابت کیا ہے کہ ٹوٹ کر
گرتے ہوئے ستارون کی راکہہ زمین پر مثل بارش کے ہمیشہ گرا کرتی ہے اور دوسرے
نجومیون نے بہی اسکو قبول کیا ہے اور اس پر بہی خیال کیا ہے کہ پرانے زمانہ سے جو یہ راکہہ
زمین کی سطح پر گرتی چلی آتی ہے اوسکا کیا اثر ہوا ہے اب یہ بات زیادہ صحت سے
دریافت ہوگئی ہے کہ زمین سورج کے چارون طرف گہوم آنے مین ایسے ۴۰ کروڑ جسمون
سے ٹکر کہاتی ہوئی گذرتی ہے جو دوربین سے نظر آتے ہین اور جنکے حصے ٹوٹ کر گرتے
ہوئے زمین سے نظر آتے ہین۔ اسلئے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہر روز قریب دس لاکہہ
کے ایسے ستارے گرتے ہین اور گرنے مین یہ بہاپ کی شکل مین ہو جاتے ہین اس وجہ سے
یہ ٹوٹنے کے بعد پہلے پہیل جاتے ہین اور پہر جب چند وجوہ سے اونکے ذرے پہر منجمد
ہونے کو مائل ہوتے ہین تو مثل پانی کے گرتے ہین۔ یہ ہم نہین کہہ سکتے کہ ہر ٹوٹ کر گرتے
ہوئے ستارہ کی راکہہ زمین پر ملتی ہے۔ لیکن اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایسی راکہہ کی نشانیان

خاص جگہون مین پائی گئی ہین - یہان پر اسبات کا ہی جاننا ضرور ہی کہ ایسی راکہہ جب بہت دنون مین اکٹہی ہوجاتی ہے تب ہی اوسکی اوس جگہہ پر شناخت ہوسکتی ہی - اس راکھہ مین دہات کا حصہ ضرور رہتا ہے اور اسی لئے اکثر لوگون نے ایسا خیال کیا کہ جہان انہون نے دہات کے قدون سے ملی ہوئی راکہہ دیکہی سمجہا کہ یہ ٹوٹ کر گرتے ہوئے ستارون کی ہی راکھہ ہے پر تجربہ سے یہ معلوم ہوا کہ یہ خیال غلط تہا چونکہ زمین کی سطح پر دس لاکہہ ستارے روز ٹوٹ کر گرتے ہین اسلئے ایک ایسا ستارہ سو میل کی لمبائی اور چوڑائی مین گرے گا اور چونکہ ایک معمولی قد کے ستارہ کی راکہہ کا وزن بہی بہت ہی کم ہوتا ہی اسلئے کسی ایک خاص جگہہ پر ایسی راکہہ کا اتنے مقدار مین گرنا کہ اوسکی شناخت ہوجائے بہت مشکل ہی اسبات کے کہنے سے یہ مطلب ہی کہ ایسی راکہہ کا دریافت ہونا اسی حالت مین ممکن ہی جب یہ بہت دنون سے اکٹہی ہو کر اتنی جم گئی ہو کہ اس پر تجربہ کرسکتے ہون - اگر کوئی شخص چاہے کہ چند ہفتون یا مہینون مین کسی چیز پر ایسی راکہہ جمع کرلے تو کسی حالت مین وہ ایسا نہین کرسکتا -

سنہ ۱۸۷۳ء مین پروفیسر اینڈرونے ایک چٹان کی مٹی پر مقناطیس سے تجربہ اور اسمین اس طریقہ سے لوہے کے ذرے پائے - یہان لوہے کا ہونا کسی صورت مین ممکن نہ تہا سوائے اسکے کہ ٹوٹ کر گرتے ہوئے ستارون کی راکہہ کے ساتہہ یہ یہان پر جم ہوگیا - ایک دوسرے صاحب نے ۱۸۸۱ء مین کچہہ برف اکٹہی کی - یہ برف ایک طوفان مین گرائی تہی جب انہون نے اسکو آگ پر گلایا تو پانی کے نیچے برتن مین ایک کالی کالی چیز بیٹہہ گئی جب اوس کالی چیز پر مقناطیس سے تجربہ ہوا تو یہ دریافت ہوا کہ یہ لوہا ہے - اس دریا مین جہان یہ برف اکٹہی ہوئی تہی لوہے کا نام ونشان بہی نہ تہا اسلئے یہ نہین تصور کرسکتے کہ طوفان مین کہین سے لوہے کے ذرے مل کر چلے آسے - بس یہ بہی اس بات کا ایک

ثبوت ہوا کہ ٹوٹ کر گرتے ہوئے ستاروں کی راکھ برف کے طوفان کے ساتھ مل گئی اور پھر جب
برف گلائی گئی تو راکھ کا لوہا الگ ہو گیا ۔
آرکٹک کے سمندر میں جو برف پر تجربہ ہوا ہے وہ اور بھی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ راکھ
ٹوٹ کر گرتے ہوئے ستاروں کی ہمیشہ زمین کی سطح پر جمع ہوا کرتی ہے ۔ اس جگہ اکثر لوگوں نے
جو وہاں گئے ہیں دیکھا ہے کہ کہیں کہیں برف میں کالا پن ملا ہے اور پھر جب اس کالک ملی
ہوئی برف پر تجربہ کیا ہے تو لوہے کے ذرے اُس میں ملے ہیں جس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ
برف زمین کی سطح تک گرنے میں ٹوٹ کر گرتے ہوئے ستاروں کی راکھ سے مل گئی اور جب
جم کر چٹان کی شکل کی ہو گئی تو اوس میں راکھ کا کالا پن رہ گیا ۔
لوگوں نے ہوا کی راکھ پر بھی اس غرض سے تجربہ کیا کہ اوس میں ایسی راکھ دریافت کریں مگر ان
تجربوں کو نجومیوں نے بہت ٹھیک نہیں سمجھا گو چند حالتوں میں ہوا کی راکھ میں بھی لوہے
کے باریک ذرے ملے ۔ زمین کی سطح سے زیادہ پانی کی سطح پر ٹوٹ کر گرتے ہوئے ستاروں
کی راکھ پڑی ہے ۔ اس لیئے وہ تجربے جو بڑے سمندروں کے نیچے کی بالو وغیرہ پر کیئے گئے
ہیں ان پر پورا یقین کرنا چاہیئے ۔ انگریزی سرکار کے جہاز چلینجر پر سے کئی جگہ سمندر کے
اندر کی مٹی اور بالو نکالا گیا اور جب مقناطیس سے اون پر تجربہ ہوا تو لوہے کے اور اور کئی
دھاتوں کے ایسے باریک ذرے نکلے جن کو عالموں نے یہی خیال کیا کہ یہ ٹوٹ کر گرے ہوئے
ستاروں کی راکھ کے ساتھ سمندر کے نیچے بیٹھ گئے ۔ بڑے بڑے پہاڑوں کی چوٹیوں پر
بھی جہاں ہمیشہ برف جمع رہتی ہے ایسی راکھ کی نشانیاں ملی ہیں ۔ سوئٹزرلینڈ کے پہاڑوں
پر برف میں ملے ہوئے لوہے کے ذرے اکثر لوگوں نے پائے ہیں ۔ ان سب تجربوں سے
یہ صاف ظاہر ہے کہ ہوا میں بھی ہر وقت ایسی راکھ کے باریک ذرے موجود رہتے ہیں ۔
ٹوٹ کر گرتے ہوئے ستاروں کے منجمد حصے زمین پر گرے ہیں اور ایسے ۲۰ ٹکڑے لندن کے

نمائش گھر مین رکھے ہین چند لوگون کے یہ بھی خیالات ہین کہ کئی کروڑ برس مین زمین پر ایسی راکھ جمع ہوتے ہوتے زمین کی سطح بڑہ جائے گی پر یہ صرف خیال ہی ہے۔ زمین بارو ڈصاحب کا یہ بھی خیال ہے کہ ایسی راکھہ کے سبب سے موسمون مین فرق پڑتا رہتا ہے پر اکثر عالم اسکے خلاف کہتے ہین ۔

مویشی کی حفاظت

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہندوستان مین زراعت کا دارومدار صرف مواشی ہی پر منحصر ہے یوروپ مین تو دخانی کلون سے کام لیا جاتا ہے لیکن یہان کے لوگ ابھی تک اُس سے ناواقف ہین۔ اس مقام پر اس امر کا افسوس آتا ہے کہ اس ملک کے انسان بڑے ہی ناقدر شناس اور ناعاقبت اندیش ہین اور ایسے کار آمد مویشی کی کچھہ بھی قدر نہین کرتے۔ بخلاف اسکے زیادہ تر مشقت اور مصیبت مین مبتلا رکھتے ہین۔ اور اگر کام لیتے ہین تو وہ بھی سختی سے یعنی چار بیلون کا بوجھ دو بیلون سے کھنچواتے ہین جب وہ اسقدر بوجھہ کھینچنے سے عاجز ہوتے ہین تو اونکو نہایت بیرحمی سے مارتے ہین اور پیٹھ اور رانین آنی کی نوکون یا آر سے چھید کر چھلنی کر دیتے ہین جنمین سے لہو کی دھارین نکلتی ہین۔ ایسی ہی اونکی پرورش مین کم التفاتی کیجاتی ہے اپنے واسطے تو اناج وغیرہ کا ذخیرہ فراہم رکھتے ہین مگر مواشی کے لئے تو وہ کبھی ایسا بھی نہین رکھتے کہ اگر متواتر بارش ہونے لگے۔ یا خشک سالی ہو جائے تو کچھہ دنون تو اُس سے گذر ہو۔ نہ تو کہانا کہانے کے لئے چارہ کافی جمع کرتے ہین نہ اونکے پینے کے واسطے پانی کا التزام کرتے ہین۔ اکثر کیچڑ اور خراب گدلا پانی اونکے پینے مین آتا ہے جس سے ہمیشہ دبلے اور پتلے اور کمزور رہتے ہین جب برسات ہوتی ہے تو مواشی گلی سڑی ہیگی ہوئی یا کچی یا پرانی گہاس کہاتے ہین جسمین بعض اوقات کوئی زہریلی بوٹی ہوتی

ہے اور اوسکے کہا جانے سے بیمار ہو جاتے ہین۔ پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مواشی کی نہایت احتیاط کیجائے۔ اور اونکے لئے بہت سا بھوسا اور چارہ فراہم رکہا جائے اور اچہی طرح سے جہپر وغیرہ مین رکہنا چاہئے اور گرمی و سردی کی شدت سے محفوظ رکہا جائے اور مواشی کو تر جگہہ مین نہ باندہئے۔ بلکہ جو مقام اونکے رکہنے کے واسطے مقرر کیا جائے اُسکے آس پاس کی زمین اوس سے نیچے ہو تاکہ پانی نہ آنے پاوے اور وہان کا پانی ڈہلکر بہ جائے سرد اور مرطوب ہوا کے بچاؤ کے واسطے دیوارین بنانی چاہئین۔ اور روشنی کے پہنچنے کا بخوبی لحاظ رکہا جائے۔ اور دروازہ سے آمد و رفت مین دقت نہ پڑے۔ پیشاب اور گوبر وہان نہ پڑا رہنے دینا چاہئے۔

سخت بوٹ کو نرم کرنا

جو بوٹ اور جوتے پانی کے سبب سخت ہو گئے ہون وہ مٹی کے تیل سے صاف و ملایم اور نئے بنجاتے ہین۔

ایک نئی بات

فیلڈلفیا واقع صوبجات متحدہ امریکہ مین ایک ایسا آدمی دریافت ہوا ہے جسکا دل بجائے بائین طرف ہونے کے جسم کے دائین طرف ہے اس شخص کو جسم کے ایسے اعلیٰ درجہ کے عضو کے بے محل واقع ہونے سے سوائے کسیقدر دہڑک اور بہوک کے زیادتی کے کوئی خاص قسم کی تکلیف محسوس نہین ہوتی۔ اور ڈاکٹرون نے اسکا اطمینان کر دیا ہے کہ یہ عجیب و غریب اوسکے قیام زندگی پر کچہہ اثر نہ کرے گا۔ گزشتہ پانچ سال مین دنیا کے مختلف حصون سے نو وارداتین ایسے شخصون کی سُننے مین آئی ہین

جنکے دل ہیوق یا ہجل واقع ہوئے ہین۔

ایک اور طرفہ معاملہ

مغربی ورجینیا کے ایک قصبہ مین ایک بڑہئی (نجار) جسکی عمر ۵۱ سال کی ہوگی۔ یکم جنوری سے اسوقت تک کبہی گہنٹہ برابر یا اس عرصہ مین دس گہنٹہ بہی نہین سویا۔ اور باوجود اسکے ہر طرح تندرست اور مضبوط ہے اور اُسطرح کام کرتا ہے جیسا کہ تمام رات اچہی طرح سے آرام کرکے کرتا تہا۔ اس شخص کی بڑی غور اور احتیاط سے نگرانی بہی کی گئی مگر ابہی تک کسی قسم کا دہوکا یا فریب ثابت نہین ہوا۔ اُس عجیب وغریب معاملہ نے لوگون کو سخت حیرانی مین ڈال رکھا ہے۔

سیاہ رنگ کے گیہون کو سفید کرنا

شہر ماوری مین سلفورس (گندہک) ایسڈ کے ذریعہ گیہون کو سفید گون کرنیکی ایک ترکیب حالمین ایجاد ہوئی ہے۔ اس ترکیب سے صرف وہی گیہون صاف کیجاتی ہے جو سیاہ گون ہوتی ہے اور اسلئے اوسکے فروخت کرنے مین سخت دقت پڑتی ہے۔ صفائی کے بعد اس گیہون کا کوئی ظاہری ذائقہ یا رنگ نہین ہوتا صرف سیاہی دور ہوجاتی ہے لیکن ہنوز یہ امر تحقیق طلب ہے کہ اس ترکیب سے جو گیہون صاف کیجاتی ہے وہ خوراک کے قابل بہی رہتی ہے یا نہین۔

فاسفورس کے بنانے اور کام مین لانیکی ترکیب

ولائتی دیا سلائی کے مصالحون مین فاسفورس سب سے ضروری مصالح ہے یہ ہڈیون

مین رہتا ہے اور اونمین سے اسطرحپر نکالا جاتا ہے کہ پہلے ہڈیونکو ایکساتھہ رکہکر کہلی جگہہ
مین خوب جلاتے ہین - اور اونکو یہانتک خاک کرڈالتے ہین کہ صرف سفید راکہہ رہجاتی
ہے تب اس راکہہ کو خوب باریک پیسکر ایک کڑاہی مین جسمین سیاسنٹہ رہتا ہے رکہدیتے ہین اور راکہہ سے دو چند
پانی ڈالکر اوسمین راکہہ کو خوب گہول دیتے ہین پہر کڑاہی مین آہستہ آہستہ تیلی دہار سے راکہہ کی دو تہائی
گندہک کا تیزاب ڈالتے ہین - اوسوقت پانی کو خوب چلاتے جاتے ہین - اور اسکے بعد
کڑاہی کو کسی چیز سے ڈہک کر چہوڑ دیتے ہین اور اسیطرح ایک دن تک پڑا رہنے دیتے
ہین فقط چار چار یا چہہ چہہ گہنٹے کے بعد پانی کو خوب چلا دیا کرتے ہین - دوسرے دن
تہوڑا ٹہنڈا پانی اور ڈالکر کڑاہی کے پانی کو پتلا کر ڈالتے ہین اور کڑاہی کو آگ پر رکہکر
یہانتک گرم کرتے ہین کہ سب راکہہ وغیرہ پانی مین خوب ملجاتی ہے تب کڑاہی کو آگ
پر سے اُتار کر اوسمین اور بہت سا پانی ڈالدیتے ہین اور کڑاہی اوسیطرح پڑی رہنے دیتے
ہین جب پانی ٹہرجاتا ہے اور اوسکی تلچہٹ نیچے بیٹہہ جاتی ہے تو آہستہ آہستہ پانی کو اوپر
سے نکال لیتے ہین اور تلچہٹ کڑاہی مین پڑا رہنے دیتے ہین - اس تلچہٹ کو پہر دو تین
پانی سے دہوتے ہین اور اس پانی کو پہلے پانی مین ملادیتے ہین جو تلچہٹ رہجاتی ہے
وہ کہیت مین کہاد کا کام دیتی ہے -

ابرک کا کشتہ اور اُسکے فواید

ابرک ایک نیم پاؤ لیکر اور پاؤ بہر قلمی شورہ اور تہوڑی سی دہی مین خوب ملاکر ایک شکورہ
مین ڈالیں اور اوسکو گل حکمت کرکے ۵ اسیر جنگلی اوپلے (کنڈے) کی آگ مین رکہیں عباسی
رنگ ہوجائیگا - خوراک ایک سرخ ترکیب ذیل کے ساتھہ (۱) گرمی کے بخار کے لئے املی
کے پتون کے عرق مین ایک سرخ ڈالکر پیوین (۲) بخار و کہانسی کے لئے کاہو مین دیا

دینا چاہئے (۳) جہولہ گنٹہیا اور عضو کے پٹہر کنے کے لئے بنگلہ پان یا پرانے پان مین دین (۴) درد کے لئے اجوائن مین (۵) تپی کے لئے گل داؤدی کے پتون کے ساتہہ (۶) بواسیر کے لئے چار بیسہ بہر اریہر (تور) کے پتون کے عرق کے ساتہہ (۷) ناکڑا کے لئے سہاگہ مین (۸) دست وپیچش کے لئے سونف کے ساتہہ (۹) پیشاب کی بیماری کے لئے کلونجی کے ساتہہ (۱۰) جس شخص کے ناخن پہٹ گئے ہون ایک سرخ سے تین سرخ تک سونا مکہی کے ساتہہ (۱۱) چہپک کے لئے پان مین (۱۲) آدہا سیسی کے لئے تلسی کے پتون کے ہمراہ (۱۳) دستون کے لئے جو پیچش کے بعد آتے ہین ہونے کے آملے کے ساتہہ (۱۴) قوت باہ کے لئے اور انجاد منی کے لئے شیر گاو مادہ کے کہوہ کے ساتہہ (۱۵) درد شکم کے لئے بتہوہ کے ساگ کے ہمراہ (۱۶) برائے قوت باہ ہمراہ مصطگی (۱۷) سوزش سینہ کے لئے جو کہانا کہانے کے بعد ترش ڈکار آوین پختہ املی کے ساتہہ (۱۸) ہضم طعام اور بہوک کے لئے حلوہ مین (۱۹) ریح کے لئے ہینگ یا سرکہ کے ہمراہ (۲۰) تپ لرزہ کے لئے سبز کاسنی کے ساتہہ (۲۱) گولہ کے لئے درخت گندیلک ساتہہ۔

سینگ گلا کر چیزین بنانا

لوہے یا تانبے کے برتن مین گرم چونہ ایک سیر ڈالکر مع آدہ سیر لکڑی کی راکہہ کے ایک سیر پانی مین جوش دین۔ جب پانی تہائی رہجائے تب کپڑے سے چہان لین اور اسمین کسی جانور کا پر ڈبوکر دیکہین۔ جب اسمین نہ لگی تو سمجہنا چاہئے کہ خوب پختہ ہوگیا۔ اس پانی مین سینگ کے ٹکڑے پانچ روز تک ڈالے رکہین سینگ گل جائیگا۔ اوس سے جو چاہو بنا لو۔ ولایت سے جو اکثر چیزون کے دستے سینگ کے بنکر آتے ہین وہ ایسی ہی ترکیب سے بنتے ہین۔

فلزات کو زنگ وغیرہ سے محفوظ رکہنے کی ترکیب

فلزاتی اشیاء مثل چاقو و دیگر آلات و آوزار و نیز بشتیر خانگی اسباب کو زنگ وغیرہ سے محفوظ رکہنے کے لئے ایک مختصر ترکیب یہ ہے کہ ایک پنیٹ (قریب آدہ سیر) سور کی چربی مین انڈے کے برابر ایک ٹکرا رال کا ڈالکہ گلاوین اور پہر اس مرکب کو ایک کپڑے سے دہات پر لگاوین انشاءاللہ کم قیمت وارنش کا کام دیگا۔ رال ڈالنے سے یہ فایدہ ہے کہ ہوا و تیزی کا اثر فلزات پر نہین پہونچتا بلکہ [illegible] رہتا ہے فولادی چاقو و چہچون پر بہی اگر یہی مرکب لگاکر صاف کرکے پونچہہ ڈ[illegible] لگنے سے محفوظ رہین اس مرکب کی تہ گرم پانی مین ڈالکر پونچہہ دینے سے بآسانی دور ہو سکتی ہے۔

یہ نسخہ ہر طرح کے فلزات مثل فولاد و لوہا پیتل وغیرہ وغیرہ سب کے لئے مفید ہے۔

چراگاہون پر شبنم کا اثر

اکثر پرانے فیشن والون کا یہ خیال ہے کہ شبنم بذاتہ مضر ہے اور اسی باعث سے اکثر بیماریان مویشی وغیرہ کو لاحق ہوتے ہین حالانکہ دراصل بات یہ ہے کہ چراگاہ کے شبنم مین بہیگے ہوئے نباتات کو جو مویشی شکم سیر کہاتے ہین تو وہی بیماری کا باعث ہوتا ہے نہ کہ شبنم۔ اس تر غذا سے اونکے اجواف پہول جاتے ہین اور اخر کار اونکو تکلیف ہوتی ہے کسانون کو چاہئے کہ مویشی خصوصاً بہیڑون وغیرہ کو ایسی گہاس کہانے سے جبتک کہ وہ خشک نہ ہو جائے باز رکہین۔

ہے مفت کا طبیب ہوا لوباس
قایم ہے اسی سے زندگی کی آس

بیشک ہے یہی نہیں کچھ اسمین خطا
کہتے ہین جسے فیہ شفاء للناس

نمبر ۹	بابت ماہ ستمبر ۱۸۸۴ء	جلد ۵

شرح

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
؍؍ ؍؍ مع ؍؍	۴ر	[illegible]	[illegible]
سرکار و رؤسا سے	۶ر	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ بعد ڈیوڑہی

مضامین رسالہ

طب یونانی و انگریزی کے مسائل انگریزی طب کی مددسے یونانی طب کی ترقی طریق تشخیص مرض حفظ صحت ما تقدم کو مسائل یونانی و انگریزی طب پر بے تعصب محاکمہ علم تشریح منافع و بیکیمیا افعال الاعضاء میڈیکل جیوڈس پروڈنس میدک۔ انگریزی یونانی طب کے ساتھہ انکی مطابقت۔ نئے تجربے ڈاکٹران اطبا انگریزی

انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل۔ متفرقات۔ یہہ رسالہ بعض بعض صاحبونکو بلا درخواست بہی بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرمائین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو مسند ودے درخواست کے ساتھہ رقم بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری و مطالبہ بدستور قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی باخط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء رلاہور متصل کوتوالی کے نام کرینگے بہہ بذریعہ منی آرڈر بہیجدین بصورت فی روپیہ زیادہ رسال فرمائین اجرت مضامین مفید خاص فی سطر ۳ فی صفحہ سے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی

باہتمام ابو عبید اللہ و
حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء

مطبوعہ کیلینٹن کاشف پریس لاہور

مخصوصہ امراض عورات کے لئے یہہ حبوب بے بہا ہین اور دنیا مین
انسانکو زندگی بآرام و آسایش بسر کرنیکے لئے لاثانی ہین

حبوب ہالوے صاحب

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنیکے لئے کثیر المنفعت
و نہایت ضروری ہے چونکہ خون کی صفائی زندگی و
تندرستی و قوت کیلئے ضروری ہے پس یہہ حبوب مصفی خون
ادویہ سے فضیلت رکہتی ہین کبد و معدہ و گردہ کے امراض
کے لئے مفید ہین جو اسباب اعضائے رئیسہ کے طاقتی التہاب اجتماع
خون پیدا کر دیتی ہین وہ انکی استعمال سے دفع ہوتی ہین یا درد
محنت و بے اعتدالی و بدپرہیزی و خراب آب و ہوا کی اثر سے
جو خلل نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہے ان گولیونکی استعمال سے
دفع ہوتا ہے آنتونپر بہی انکا اثر ہوتا ہے دافع قبض ہین
آنتونکی ہر ایک طرحکی شکایت دفع کرتی ہین تپ لرزہ و
ہیضہ کو جو کہتے ہین جو عارضے مفسد روی بخارات سے پیدا
ہوتے ہین اُنسے محفوظ رکہتی ہین اور مواد ردیہ اور اخلاط
فاسدہ جو نباتات اور حیوانات متعفن ہونیکے سبب خون
مین داخل ہوتی ہین ان حبوب کے استعمال سے خارج ہو جاتے ہین
یہہ گولیان مقوی اعضائے ہین اگر اعضائے تولید کمزور
ہو جاتے ہین تو انکی استعمال سے قوی ہو جاتی ہین اور مزید
باہ ہین ہر ایک طرح کی ضعف و کمزوری کو دفع کرتی ہین

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم کے مقام ماؤف مین نفوذ کرنے اور اُسکو صحیح
حالت مین لے آنیکی صفات تمام ہندوستان مین مشہور
ہین جب جسم کی سطح پر ملی جاتی ہے سینہ معدہ کبد و رحم
کے کل عوارض پر اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہے۔
وجع مفاصل و نقرس کی تکالیف کو اسکی لگانے سے آرام
ہوتا ہے نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کہو دیتی
ہے اگر مثلاً ٹانگ خراب ہو گئی ہو اور زخم کہنہ اور پہوڑے
پرانے ہون سینہ جکڑا رہتا ناسور سے جان بلب ہے اسیر
سے زندگی تلخ ہو تو ان سب عوارض کے دفعیہ مین یہہ
مرہم تیر بہدف ہے خطا نہین جاتی جلد جسم کی تمام بیرونی
امراض اسکی استعمال سے شفا پاتی ہین یہہ گولیان و مرہم
فقط (۵۳۳) اکسفرڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائی جاتی
ہین اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقون ڈبیون مین
بیچتے ہین قیمت یہہ ہے ۱ شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴
شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ قیمت تمام زبان
مین انپر ہدایت لکھی ہوئی ہے کہ کس طرح استعمال کرنا چاہیے

زیادہ سردی اور نیند کا غلبہ

ڈاکٹر سولانڈر جب سر یوسف بنکس کے ہمراہ ہزادل فوغو کی پہاڑیون مین سفر کر رہا تہا تو اوسکو ایک سخت بلا سے سامنا کرنا پڑا جسکے مہلک پنجہ سے وہ بمشکل تمام جان بر ہوا مسٹر فریر صاحب لکہتے ہین کہ ان پہاڑیون کے کٹہن دلدلون مین سے چلتے چلتے جب یہہ ہر دو اصحاب دور دراز فاصلہ پر نکل گئے تب ناگاہ آسمان بادلون سے محیط ہوگیا اور موسم مین سخت سردی پیدا ہوئی اور آندہی کے تیز جہونکون اور صدمون سے برف اڑنے لگی۔ چونکہ رات کے پڑنے کے قبل ہی قبل منزل گاہ تک پہنچنا ناممکن تہا۔ پس اُنہون نے بالاتفاق یہہ ارادہ کیا کہ اگر اس دوسرے دلدل کو بہی عبور کیا جائے اور جنگل مین جو اسکے اخیر پر واقع ہے رات کیوقت پناہ لیجاوے اور آگ کا بندوبست کیا جاوے تو بہتر ہوگا۔ اس بے گذر دلدل مین قدم رکہنے کے قبل ڈاکٹر سولانڈر نے جنکو سردی کے مہلک تاثیرات کا بار بار کے تجربہ سے بخوبی حال معلوم تہا اپنے ساتہیون سے مخاطب ہوکر یہہ ہدایت کی کہ خبردار یہہ موقع بڑا نازک ہے نیند کو اپنے پر غالب آنے دینا اور چلنے سے باز نہ رہنا کیونکہ جو شخص چلنے سے باز رہتا ہے اور بیٹہہ جاتا ہے نیند اوسپر طاری ہوجاتی ہے اور یہہ یاد رکہو کہ جسکو نیند نے ایکدفعہ آگہیرا پہر وہ قیامت تک کبہی بیدار نہین ہونیکا یہہ کہکر ڈاکٹر موصوف نے بہ شراکت بنکس دلدل مین سے گذرنا شروع کیا مگر ابہی کچہہ ہی دور گئے تہے کہ سخت سردی پڑنے لگی اور ڈاکٹر موصوف کی بات بایہ ثبوت کو پہونچنے لگی چنانچہ نیند کا ایسا غلبہ معلوم ہونے لگا کہ اسکا روکنا چلنے والون کی طاقت سے باہر تہا پہلا شخص جسپر کہ نیند نے جیسے بچنے کی بابت کہا تہا اپنے ساتہیون کو سخت

سخت تاکید کی تھی غلبۂ نیند کا ہیجز و ڈاکٹر سولانڈر بھی تھا نیند نے اوسکو ایسا مغلوب کر دیا تھا
کہ اسکا روکنا اوسکی طاقت سے باہر تھا اور وہ لیٹ جانے پر بہت مصر ہوتا۔ اوسکا
دوست سر یوسف بنیکس اُسے سو جانے سے بہت روکتا اور سخت وسست کہتا مگر
یہہ سب کچھہ بیفایدہ تھا آخر الامر ڈاکٹر موصوف مجبور ہوکر برف پر لیٹ پڑا اور بڑی
مشکل کے ساتھہ اوسکے دوست نے اوسکو سو جانے سے باز رکھا۔
خدمتگاروں مین سے بھی اول ایک خدمتگار نیند کے پنجہ مین مبتلا ہوا اور جب اوسکو
یہہ فہمایش کی گئی کہ اگر تو چلنے سے باز رہیگا اور لیٹ پڑیگا تو تو ہلاک ہو جائیگا تو
اُسنے یہہ جواب دیا کہ میری یہی آرزو ہے کہ مین لیٹون اور مر جاؤن۔ ڈاکٹر
سولانڈر کو چلنے سے باز رہنے کے مہلک نتایج کو جانتا تھا مگر وہ نیند کے غلبہ سے
سخت مجبور تھا اور اپنے دوست سے بڑی منت وسماجت کے ساتھہ یہہ کہتا تھا کہ
براہ خدا چلنے کے قبل کچھہ عرصہ کے لئے مجھے سو جانے دو۔
اب دوسرا خدمتگار بھی نیند کے غلبہ سے بیکل ہونے لگا اور چونکہ اسکو لیٹنے سے باز
رکھنا سر بنکس کو ناممکن معلوم دیا پس وہ اجل رسیدہ لیٹ گیا اور چند ہی منٹ مین
ہلاک ہوا۔
ڈاکٹر سولانڈر کا بھی یہی حال ہوتا مگر بڑی خوش قسمتی کی بات تھی کہ ابھی وہ لیٹنے
ہی نہین پایا تھا کہ چند خدمتگار جنکو آگ کے بندوبست کے لئے اونھون نے پہلے سے
روانہ کیا ہوا تھا واپس آئے اور یہہ خوشخبری لائے کہ یہہ دلدل خالی ایک میل کی
چوتھائی کے قریب باقی رہگئی ہے اور جنگل مین آگ کا بہت بخوبی انتظام کر چھوڑا
ہے آپ جلد چلیئے۔ سر یوسف بنکس نے ڈاکٹر سولانڈر کو جو کچھہ نیند مین اور

منٹ کی عرصہ تک ہی سونے نہین پایا تہا لیکن اوسکے کل اعضا قریب قریب سست وبیکار معلوم دیتے تہے اور جسم ایسا سکڑ گیا تہا کہ جوتی اوسکے پانون سے نکلی جاتی تہی اوسنے جبراً اوقہراً اپنے رفقا کے مدد سے کے ساتہہ آگے کو چلنا منظور کیا گو خدمتگارون کے جگانے مین بہت کوشش کی گئی مگروہ نہ جاگے اور برف مین برف ہوگی -

انسانی چوکہٹ

برٹش ایسوسی ایشن کی ایک جلسہ مین ڈاکٹر ایڈورڈ سمتہہ صاحب نے یہہ بیان کیا کہ موسم سرما کی سرد مہینون کے نسبت موسم گرما کی درمیان فعل تنفس ہمیشہ دہیما وکمزور پڑ جاتا ہے اور اوہنون نے یہہ بہی ظاہر کیا کہ اگرچہ موسم گرما مین جلد بڑی بڑی ضروری و اہم خدمات بجالاتی ہے مگر کاربونک ایسڈ کے خارج کرنے مین یہہ پہیپہڑون کا قایم مقام نہین بن سکتے کیونکہ پہیپہڑے جس حالت مین کہ ۰۰ ۲ غرین کاربونک ایسڈ خارج کرتے ہین تو جلد خالی ۲ ہی غرین خارج کرسکتی ہے - صاحب موصوف نے یہہ بہی بیان کیا کہ اور دط کی نسبت چانول اور اوط میل کے کہانے سے کاربونک ایسڈ زیادہ تر بڑہ جاتی ہے اور جسم مین اسکا زیادہ دیر تک قیام رہتا ہے گو گیہون سے کاربونک ایسڈ اور وط وغیرہ کی نسبت بہی زیادہ پیدا ہوتی ہے مگر یہہ دیر پا نہین ہوتی - چونکہ چا، وقہوہ - ناریل فعل تنفس کی محرک پائی گئی ہین اور اسوجہ سے جسم کی بافتین زیادہ تحلیل پاتی ہین - پس انکو غذا قرار نہین دیا جاسکتا مگر چونکہ چا کے استعمال سے پسینہ آتا ہے پس غلبہ حرارت کے دفعیہ کے

[illegible]

سلگنے لگتے ہین اور تحلیل کی نسبت بدل ماتحلل کم ہوتا ہے - چاء غیر منتظم نبض و غرق کے حالات مین بہی بہت مفید پائی گئی ہے برانڈی چونکہ غیر محرک نبض ہے اگر اسکو غرق آبی کے حالات مین دیا جاوے تو بعض وقات خلاف خواہش نتیجہ پیدا کرتی ہے - برخلاف اسکے چاء جلد و بہیہرون کے فعال کو ترقی دیتی ہے اگر صرف و تحلیل جسم کا روکنا منظور ہو تو اس صورت مین الکحول شراب مفید پڑتی ہے اور چاء کا استعمال غیر واجب ہے لیکن آراستگی و تر و تازگی طبیعت کے لئے چاء کا پینا کچھ برا نہین - مختلف تجربات سے یہہ بات ثابت ہے کہ جن اشخاص کی طبیعت مین گرمی کی مضر تاثیرات کے جلدی قبول کرنے کے استعداد موجود ہوتی ہے مختلف آب و ہوا کے تغیر سے جو بیماریان پیدا ہوتی ہین انسے وہ کم محفوظ رہسکتے ہین - ڈاکٹر موصوف فرماتے ہین کہ اسبات کو وہ لوگ یاد رکہین جنکو باہر سفر کو جانا منظور ہو -

لینئوس کیونکر عالم علم نباتات ہوا

یہہ حکیم ابہی چار برس سے بہی کم عمر کا تہا جب اسکو اپنے باپ کے ساتہہ ایک تیوہار کے تقریب سے مجلس مین جانیکا اتفاق ہوا - موسم خوش تہا - شام کے وقت جب لوگون کا ایک جم غفیر ایک چمن زار مین بیٹہہ گیا تو اس موقع پر ایک نیک دل پاستر کہڑا ہوا اور بڑی فصاحت و لیاقت کے ساتہہ تقریر کرنے لگا اوسنے اول اول مختلف اشجار کا حال بیان کرنا شروع کیا جو اس چمن زار کے بیچ اور ارد گرد شگفتہ تہے کبہی تو وہ ان اشجار کے نامون اور جڑون کی طرف لوگون کی توجہ دلاتا اور کبہی انکے مختلف خواص سے لوگون کو آگاہ کرتا - یہہ ہونہار چہوٹا بچہ بڑے شوق

و توجہ دل کے ساتھ اس ماسٹر کی کل باتین سنتا اور دیکھتا رہا۔ ماسٹر موصوف کی گفتگو
نے اس بچہ کے دل پر اسقدر تاثیر کی کہ اسوقت کے بعد جس درخت یا پودہ کو وہ دیکھتا تھا
اسکے حال کے دریافت کرنے کے لیے طرح طرح کے مشکل سوالات اپنے باپ کے
پیش کرتا۔ کبھی تو انکے نام دریافت کرتا کبھی انکی قسم کی بابت سوال کرتا اور کبھی انکی
خواص و صفات کی بابت پوچھتا۔ گو ماسٹر موصوف کا اس شام کا لکچر اس بچہ کے لئے
ایک سعد فال تھی مگر اوسکے باپ کے لئے وبال جان اور بڑی تکلیف کا سبب ہوا کیونکہ
اول تو یہہ بچہ دوسرے اطفال کی ہی طرح اپنے باپ کو ایسے سوالات سے ہمیشہ دنگ و
حیران کرتا جنکا جواب اوسکی طاقت و معلومات سے باہر ہوتا۔ دوم جو کچھہ خصوصًا درختوں
کے نام حسب اپنے معلومات کے اسکا باپ اسکو بتلاتا وہ یہہ سبب لاوبالی و غفلت کے
جو صغیر سنی مین اکثر پائی جاتی ہے اوسکو فورًا بھولا دیتا اس غفلت و فراموشی کی
بدعادت کے دفعیہ کے لئے باپ اسکو سرزنش کرتا اور اس عذر پر اوسکی سوالات کے
جواب سے بعض وقت انکار کیا کرتا کہ جو کچھہ تجکو بتلایا جاتا ہے تو اوسکو یاد نہین رکھتا ہے
اور جبتک کہ تو ہر ایک بات کے یاد رکھنے کا جو تجکو بتلائی جاوے مجکو پکا پکا وعدہ
نہ دیگا تب تک مین تجکو تیرے سوالات کے جواب نہ دونگا مگر خوبی قسمت سے کہ باپ
کی مدبرانہ کوشش و خبرگیری سے اس بدعادت کا بہت جلدی دفعیہ ہوگیا۔ یہانتک کہ
لینوس کا خود یہہ بیان ہے کہ اسکے بعد مین جو بات سنتا تھا اسے آسانی کے ساتھہ یاد رکھتا
تھا۔ علاوہ قوت حافظہ کے ایک بلا کی تیزی کو اوسکی قوت بصارت عجیب تیز تھی
یہہ ایک ایسا وصف تھا جو اوسکے مرغوب طبع علم کے مطالعہ کے لئے ایک ضروری چیز
تھی جب لینوس آٹھہ برس کا ہوا تو اوسکی باپنے ایک خاص قطعہ زمین کا اوسکے سیر و تماشا
کے لئے مقرر کیا اور جسکا نام اوسنے کارلز گارڈن (باغیچہ طفل) رکھا جنگل اوتر جو اسکی

اوسنے طرح طرح کے پہول درخت جمع کئے اور باغچہ کو تہوڑے سے ہی عرصہ مین آراستہ کر دیا۔ سو تین ۔کے درمیان ایشے ایک قسم کا گیاہ بہی اسمین داخل کیا تہا جو پہولون کے پہرنے پہیلنے وپہوٹنے مین آخر الامر بڑا مضر ثابت ہوا اور کیاریون مین سے اوسکے اکہاڑنے مین اوسکو بڑی تکلیف اوٹہانی پڑی اس بچہ نے کچہہ عرصہ بعد اپنے باغچہ مین جنگلی شہد مکہیون اور زنبورون کا ایک گلہ جمع کرنے کی بہی کوشش کی اور اسسے عمدہ عمدہ نتایج نکالے۔ ازسوانح عمری لینوس

سالینٹ پرنٹنگ افس

قصبہ ڈایلاجن مین جو ورتمبرغ مین واقع ہے ایم تہیوڈور بلجراد کی اہتمام سے ایک نیا چہاپہ خانہ کہولا گیا ہے کمپازیٹر دپریس مین جو اسمین کام کرتے ہین تعداد مین ۱۲۰ ہین۔ بڑے تعجب وحیرت کی بات یہہ ہے کہ یہہ سب لوگ بہرے و گونگے ہین اور اسی سبب سے اسکا نام سالینٹ پرنٹنگ افس کے نام سے مشہور ہوا ہے۔ بہرہ کمپازیٹرون مین سے گیارہ عورتین ہین۔ ان سب کو مسٹر بلجراڈ نی اپنی گرہ وخرچ سے اس ہنر مین تعلیم دیوائی ہے۔ مسٹر موصوف کو اس عجیب و نیک کام کے صلہ مین بادشاہ وقت کی طرف سے ایک تمغہ زرین عطا ہوا ہے۔

حکما رنے یہہ تخمینہ لگایا ہے کہ ایک لسان شخص اگر لگاتار بولتا چلا جاوے تو فی گہنٹہ ۶۰۰۰ یا ۷۰۰۰ الفاظ بول سکتا ہے مگر اکثر فصیح جو گفتگو مین زیادہ تیز ہوتے ہین فی گہنٹہ ۸۰۰۰ یا ۹۰۰۰ الفاظ تک بول سکتے ہین لیکن ٹہیک اوسط فی منٹ ۱۲۵ الفاظ ہین۔

بالون کا یک بیک سفید ہوجانا

بالون کے یک بیک ایک رات کے عرصہ مین سفید ہوجانے کے ثبوت مین میڈیکل ٹائمز کے ایڈیٹر نے ناظرین کرام سے چند صحیح و معتبر نظیرین مانگی تہی اسکی جواب مین ڈاکٹر ڈی پی پارہی جو الٰہ آباد مین اسٹاف سرجنی کی عہدہ پر ممتاز ہین مندرجہ ذیل نظیر پیش کرتے ہین جسکی دیکھنے کا اونکو بچشم خود اتفاق ہوا تھا اور جسکے کہ حالات مین وعن اونہون نے واقع ہونیکے بعد فوراً قلمبند کرلئے تہے - صاحب موصوف کا یہ بیان ہے کہ ۱۹ ماہ فروری ۱۸۵۸ء کو اودھ کے جنوب مین جنرل فرنکس کے زیرکمان ایک انگریزی فوج موضع چمدہ پر ایک باغی سرکش جماعت کے ساتھ لڑائی مین مشغول تہے - چنانچہ چند باغی مقید و محبوس ہوئے - قیدیون مین سے ایک شخص کو بغرض تحقیقات جنگی حکام کے سامنے پیش کیا گیا - چونکہ اسوقت مین بہی وہان موجود تہا پس مجہکو مندرجہ ذیل عجیب واقع کا شروع سے آخر تک دیکہنے کا موقع ملا - اس شخص کے کپڑے اُتار دیے گئے اور الف ننگا کردیا گیا اور اسکے چارون طرف سپاہی لوگ صف باندہ کر کہڑی کردی گئے - اس حالت مصیبت و خطر کو دیکہہ کر کمال خوف و یاس کے آثار اس قیدی کے چہرہ پر نمودار ہوئے اور وہ زور سے کانپنے لگا - جو سوالات کہ اس سے پوچہے جاتے گو انکا جواب تو وہ دیتا مگر خوف کے مارے اُسکے ہوش و حواس باختہ ہوتے چلے جاتے - جو حالات کہ خوف سے اس شخص پر طاری ہوتے تہے مین اونکا غور کے ساتہہ مشاہدہ کررہا تہا نصف گہنٹہ کے عرصہ کے درمیان اُسکے سر کے ہر ایک حصہ کے بال جنکو مینے کچہہ عرصہ پہلے بالکل سیاہ صاف و چکنے پایا تہا سفید ہوگئے جس سارجنٹ کی کہ زیر حراست یہ شخص مقید تہا اول اول وہ بالون کے اس

ناگہانی تغیّر کو دیکھکر بول اُٹھا کہ دیکھو اس قیدی کے بال سفید ہوتے چلے جاتے ہین - سارجنٹ کے چلانے پر دوسرے تماش بین بھی بالون کے اس تغیر عجیب وغریب کو ایک نگاہ حیرت سے دیکھنے لگے - ان مین رفتہ رفتہ تغیر طاری ہوا اور نصف گھنٹہ مین جیسا کہ اوپر ذکر ہوا بالکل سفید ہوگئے -

نیو فاونڈلینڈ کتا اور اوس کی قوت استدلالیہ

مندرجہ ذیل بات کو گو بعض اشخاص بڑی نادر و خلاف واقع خیال کرینگے مگر یہ قطعی صحیح ہے اور اسے نیو فاونڈلینڈ کتا کی قوت استدلالیہ کا ثبوت ملتا ہے - ایک میرے دوست کا بیان ہے کہ مین اپنے بھائی کے ساتھ جنگلی پرند کا شکار کھیل رہا تھا اور نیو فاونڈلینڈ کے قسم کا ایک زیرک کتا ہمارے ہمراہ تھا - سرکنڈون کی ایک جھنڈ مین جو کہ برلب دریا واقع تھا کچھ جانور دیکھکر ہمنے انپر بندوق سر کی مگر چونکہ اس جھنڈ مین ٹوپیون کے ساتھ داخل ہونا مشکل تھا پس ہمنے ٹوپیان سر سے اُتار کر جھنڈ سے کسیقدر فاصلہ پر زمین پر رکھدین اور آہستہ آہستہ اسمین ننگے سر داخل ہوئے - جب ہم جھنڈ سے باہر نکلے تو ہمنے اِس کتا کو اپنی ٹوپیون کے لانے کی غرض سے واپس بھیجا - ٹوپیون مین سے ایک ٹوپی بڑی تھی اور ایک ٹوپی چھوٹی تھی یہ کتا بہت کوشش کرتا کہ کسیطرح دونون ٹوپیون کو ایک ہی دفعہ اپنے منہہ مین پکڑکر ہمارے پاس لے آوے مگر وہ کامیاب نہوتا آخرالامر بڑے تامل کے بعد اُسنے چھوٹی ٹوپی کو بڑی مین رکھدیا اور تہ پر جمانے کی غرض سے اسے اپنے پانون کے ساتھ خوب دبادیا اور اس حکمت عجیب سے وہ ایک ہی وقت مین دونون ٹوپیون کو اپنے منہہ مین پکڑکر بسہولت تمام ہمارے پاس لے آیا -

چیونٹی

سر جان لبک صاحب یہہ بیان کرتے ہین کہ باعتبار زیرکی و فراست انسان کے نیچے دوم درجہ پر چیونٹی کو شمار کرنا چاہئے - یہہ کچہہ کم حیرت افزا بات نہین کہ چیونٹی کی طبایع بہی انسان ہی کی طرح ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہین مثلاً کم حوصلہ و ڈرپوک اور دلیر بیباک اور غیر مقلد و مقلد - حپت و چالاک - کریم النفس و فیاض - جوانمرد و بزدل - چور طبیعت و حریص و طامع - کاہل و محنت کش چیونٹیان دیکہنے مین آتی ہین - ماسوا اسکے رحمدل اور دردشریک اور ایسی چیونٹیان بہی پائی جاتی ہین جنکے دل اپنے ہمجنسون کی محبت و ہمدردی سے بہرے ہوئے ہوتے ہین - سر جان نے متعدد چیونٹیان بغرض امتحان پانی کے ایک ظرف مین ڈالدین اور جب وہ بالکل ڈوب گئین تو اسنے اُنکو ایک ایسی جگہ مین رکہدیا جہان کہ اونکی رفیق چیونٹیان متواتر آمد و رفت کر رہی تہین کچہہ چیونٹیان تو اونکے پاس سے گذر گئین اور ان مصیبت زدہ چیونٹیون کی طرف کچہہ التفات نہ کی مگر کچہہ عرصہ کے بعد ایک اور جماعت چیونٹیون کی جو اُنکے پاس سے ہوکر گذری اُنمین سے کچہہ چیونٹیان اُنکو اُٹہاکر اپنے گہونسلے کی طرف لیگئین سر جان نے یہہ تجربہ بار بار کیا اور وہ اس نتیجہ پر پہونچا کہ انسان ہی کی طرح چیونٹیون مین بہی کاہن و مہذب و نیک دل موجود ہوتی ہین -

کہیت کی سیالین

مسٹر یوسف ہال ہرٹ فورڈ کے باشندے یہہ کہتے ہین کہ میرے مشاہدہ و تجربہ مین بار بار یہہ آیا ہے کہ جس کہیت کی سیالین مشرق سے مغرب کی طرف واقع ہوتے ہین اسمین غلہ کی پیداوار بہت زیادہ ہوا کرتا ہے اور جس کہیت مین سیالین شمال سے جنوب کی طرف واقع

ہون اسمین اول کہیت کی نسبت غلہ کی پیداوار کم ہوتی ہے - صاحب موصوف وجہ اسکی یہ
بتلاتے ہین کہ اول قسم کے کہیت مین سورج کی روشنی وحرارت سیالون کے بیچ مین
بخوبی جاسکتی ہے لیکن دوسرے قسم کے کہیت مین ایک سیال دوسرے کے آگے دیوار
کے مانند کہڑی رہتی ہے اور اسے سورج کی حرارت وروشنی سے محروم رکہتی ہے -

بہایم کیونکر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین

ڈارون صاحب اپنی کتاب (ڈسنیٹ آف مین) مین یہ لکہتے ہین کہ بہایم مین بہت ایسی
حرکات پائی جاتی ہین کہ جنسے انکی ایک دوسرے کے ساتہہ محبت وشفقت سے پیش آنے
اور مدد کرنیکا ثبوت ملتا ہے - چنانچہ وہ بہایم جنکو حکماء لوگ مدنی الطبع بہایم قرار دیتے ہین
بہت سے ادنے قسم کی خدمات ایک دوسرے کی خاطر بجالاتے ہین مثلاً گہوڑے کہترتی
ہین اور مادہ گاوان ایک دوسرے کو چاٹتی ہین - بندر ایک دوسرے کے جسم سے
کانٹے - کہرورا پوست اور کیڑے نکالتے ہین جیسا کہ انسان ایک دوسرے کے جسم
سے جوئین نکالتا ہے - بعض دوسری قسم کے شکاری بہایم باہم ملکر شکار کو جاتے ہین
اور شکار کے پکڑنے مین ایک دوسرے کی امداد کرتے ہین - ماہی خوار کہٹے ملکر مچہلیونکا
شکار رکہتے ہین - ہمادریاس بندر پتہرون کو اُتہل پتہل کر کے نیچے سے حشرات الارض
وغیرہ کیڑے مکوڑون کو نکالتے ہین - مگر جب انکو ایک بہاری پتہر کے اُلٹنے کا اتفاق
ہوتا ہے جبکا الٹنا ایک دو بندر کی طاقت سے باہر ہوتا ہے تو کئی ایک بندر ملکر اوسکو
اُلٹتے ہین اور شکار کو نکالکر ایک دوسرے کے ساتہہ بانٹ کر استعمال مین لاتے ہین -
مدنی الطبع بہایم مصیبت کے وقت مین ایک دوسرے کی حمایت و مدد کرتے ہین - چنانچہ مسٹر
بریہم کو ابی سینیا مین بندرون کے ایک بڑے غول کے [illegible] کا ___ جو ایک وادی مین

سے گذر رہے تھے اتفاق ہوا انکا کتون سے سامنا پڑا جنہون نے انپر حملہ کرنا شروع کیا
اپنے ہم جنسون کو ایک ناگہانی بلا کی مقابلہ مین پاکر بندرون کے غول کے غول فوراً پہاڑ
سے نیچے کود پڑے اور منہہ کہولکر ایسے زور و درد انگیز آواز سے چلانے لگے کہ کتے دنگ
ہوکر فوراً واپس پا ہوئے کتون کو انپر پہر حملہ کرنے کی اشتعال دگیئی مگر اسوقت ایک چہہ
ماہ کے بچے کے سوا کل بندر پہاڑیون پر چڑہ گئے تہے - جب صغیرسن بندر نے کتون کو
اپنی طرف آتے ہوئے اور ارد گرد سے محصور پایا تو بہہ بلند آواز سے چلانے لگا اسکی
آواز سنکر ایک بڑی ڈیل ڈول کا بندر جو بڑا قوی ہمت و شجاع معلوم دیتا تہا پہاڑ سے
پہر نیچے اترا اور آہستہ آہستہ دبے پانون کے ساتہہ اس صغیرسن بندر کے پاس گیا اور
شفقت کے بہرے ہوئے ہاتہون کے ساتہہ اُسکی دلجمعی و تسلی کرکے کتون کے درمیان
مین سے اُسے فیروزمندی کے ساتہہ لے بہاگا اور اونکو حملہ کا موقع نہ دیا -
ایک دوسرے موقع پر عقاب ایک صغیرسن بندر پر آجہپٹا مگر وہ بندر درخت کی ایک شاخ
کے ساتہہ ایسی مضبوطی کے ساتہہ لپٹا ہوا تہا کہ عقاب اسے ایک دفعہ اپنے پنجون مین لیجا سکا
اس صغیرسن بندر نے امداد پانے کی غرض سے واویلا مچانا شروع کیا جسپر کہ بندرون کا
ایک عظیم غول شور و غل کرتا ہوا اُسکی امداد و رہائی کے لئے دوڑا آیا اور عقاب کو چارون
طرف سے کہیر لیا اور اوسکو اسقدر پر اکہیڑ دیئے کہ اُسے شکار کا خیال تو بہول گیا اور اپنی
رہائی کی سوجہنے لگی -

بقیہ - علم افعال الاعضائ

ان ہردو مذکورہ بالا حالتون مین طاقت کے نمودار ہونے مین ایک اور بڑا فرق قابل
غور ہے - زمانہ حال تک تمام عالم لوگ اسمین متفق رہے ہین کہ قوت زندگی کے ظاہر کرنیمین

اُسیقدر ساخت ضایع ہوتی ہی جسقدر کہ طاقت پیدا ہوتی ہی - عضلات کے سکڑنے سے جو طاقت ظہور مین آتی ہی وہ لحمی مادہ کی معدنی حالت مین تغیر ہوجانیکے مساوی ہوتی ہی - حیوانات کے اجسام مین طاقت پیدا کرنے کے لئے جو ایندھن خرچ ہوتا ہی وہ اونکے اپنے ہی اجسام مین سے لیا جاتا ہے اور خوراک جو کہائی جاتی ہے پہلے خود زندہ ساخت کی شکل اختیار کرتی ہے اور بعد ازان متغیر ہوکر طاقت زندگی مین ظاہر ہوسکتی ہے - اب یہان ہم کہہ سکتے ہین کہ زندہ ساخت اور بناوٹی کل مین جنکا اوپر ذکر ہوا بڑا فرق ہی کیونکہ انجن کا ایندھن جو بمنزلہ حیوانات کے خوراک کی ہے بیشتر اسکے کہ انجن اُسکی مخفی طاقت کو دیگر قسم کی طاقت مین تغیر کرکے ظاہر کرتا ہی کوئی حصہ انجن کا نہین بنتا جیسا کہ حیوانات مین خوراک پہلے اونکے جسم کی ساخت کی شکل اختیار کرتی ہے اور بعد مین اُسکی مخفی طاقت طاقت زندگی مین تغیر ہوتی ہے -

بالفعل ہم اس بات سے انکار نہین کرسکتے کہ یہہ ایک بڑا بہاری فرق ہے مگر زمانہ حال کی جستجو سے یہہ پایا جاتا ہے کہ صرف اسی فرق کو مقدم نہین جاننا چاہیئے کیونکہ حال کے تجربون سے صاف ثابت ہوا ہے کہ جسقدر لحمی مادہ ضایع ہوکر جسم سے خارج ہوتا ہے وہ ٹھیک ٹھیک اوس عضلاتی طاقت کے برابر نہین ہوتا جو خرچ ہوتی ہی بلکہ کمتر ہوتا ہے -

طاقت کے پیدا ہونے اور زندہ ساخت کے ضایع ہونے مین خواہ کچھہ ہی رشتہ ہو اسمین کچھہ شک نہین کہ جس حصہ مین زندہ کام جاری ہے اوسمین ضرور ہی بہت سا تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے نہ صرف اسلئے کہ زیان کی جگہ رسد ضروری ہے بلکہ ہر ایک ساخت کی بے استقلالی کے باعث تاہم اس قسم کی زیان اور بناوٹی کل کے زیان مین صرف کم و بیش ہونیکا فرق ہی - جو ساخت کے اختلاف - اجزا کے ترتیب وغیرہ کے باعث سے ہوتا ہے لیکن مرمت ہر دو کی مختلف طور پر ہے - زندہ اجسام مین اپنے تئین مرمت کرنیکی طاقت بڑہنے کی طاقت کی مانند قدرتی ہوتی ہے

ہنوز ہم اسکی اصلیت کو بخوبی نہیں جانتے۔ اسلئے ناچار اسے "قدرتی طاقت" یا "ذاتی وصف" کہکر بیان کرتے ہیں۔ اور منتظر ہیں کہ شاید آئندہ کوئی ایسی بات دریافت ہو جاوے کہ جس سے آخر کار یہہ صاف بیان کی جاسکے۔ یہہ خاص صفت صرف زندہ اجسام میں ہی نہیں پایا جاتا دہات کی قلم کا اپنی خاص شکل میں اپنے تئیں مرمت کر لینا بھی تو اسکی "قدرتی طاقت" یا "ذاتی وصف" ہے جسکی اصلیت سے ہم ناواقف ہیں۔ لیکن دہات کی کل میں یہہ حال نہیں پایا جاتا بلکہ ویسا بھی نہیں جیسا کہ دہات کی قلم میں دیکھا جاتا ہے کیونکہ دہات کی قلم میں جب کچھہ بگڑ جاتا ہے تو قطعی بیرونی وسائل سے درست کیا جاتا ہے اگر زندہ اجسام کے زخم قطعی بیرونی وسائل سے درست ہو جایا کریں یا انجن اپنے نقصان کو صرف ایندہن ہی کے ذریعہ سے خود ہی درست کر لیا کرے تو ہر دو کی بابت ہماری موجودہ خیال بالکل بدل جاوین۔

چونکہ ہم مختلف اجسام کے اپنے تئیں مرمت کرنے کی اصلیت سے ناواقف ہیں ہم لفظ "زندہ طاقت" کا استعمال کرتے ہیں لہٰذا ہر اس مطلب ہے کہ یہہ سوال ابھی حل طلب ہے، کہ زندگانی کی ماہیت کیا ہے؟ اسپر ذرا غور کرنیسے معلوم ہوگا کہ اگر ہم لفظ "زندگی" کو صرف ایک ایسی چیز کا خیال باندہنے کے لیئے استعمال کریں جو دیگر قدرتی طاقتوں سے کچھہ تعلق نہیں رکھتی جو ہم نہیں جانتے کہ کسطرح چیز زندہ اجسام کی باطنی وصف پر حصر رکھتی ہے اور قدرتی طاقتوں پر کچھہ حصر نہیں رکھتی بلکہ انکی ذریعہ سے صرف منتشر ہوتی ہے وپس تب بیشک یہہ کہنا لازم ہوگا کہ اگر ہم لفظ "زندہ طاقت" کو استعمال میں رکھیں تو گویا سوال حل طلب یوں ہی گول مول رہا۔

لیکن اگر قدرتی طاقتوں کا اور ان طاقتوں کا جو زندہ اجسام میں مختلف اشکال میں نمودار ہوتی ہیں کچھہ رشتہ سمجھا جاوے اگر یہہ فرض کر لیا جاوے کہ دماغ و عضلات وغیرہ کا ہر ایک کام جاندار کی خوراک کی مخفی طاقت سے ایک خاص رشتہ رکھتا ہے اور طاقت

جو خیالات و حرکات مین ظاہر ہوتی ہے صرف بیرونی طاقت کے تغیر سے پیدا ہوتی ہے اور زندہ اجسام مین ہرگز ظاہر نہین ہو سکتی ہی بغیر اسکے کہ پہلے انمین باہر سے طاقت داخل ہولی جیسا کہ زندہ اجسام خود بغیر باہر کے مادہ حاصل کرنیکی پرورش نہین پا سکتے - اگر یہہ باتین مان لیجاوین تب زندہ اجسام کی طاقتون کے لئے ہم کوئی سا لفظ استعمال کر سکتے ہین یعنے جیسا کہ ہم لفظ "زندہ طاقت" استعمال کرتے ہین ویسا ہی "طاقت برقی" یا "طاقت کیمیائی" کہہ سکتے ہین - کیونکہ یہہ الفاظ ہی تو اور طاقتون کے لئے بولے جاتی ہین جنکی ماہیت کو ہم بخوبی نہین جانتے اسطرحپر فرق صرف بلحاظ اوس آلہ کے ہوگا جسکے ذریعہ سے کوئی طاقت ظاہر ہو گی -

فی زمانا اسغرض سے کہ جب ہم طاقتون کے مجموعہ کو بیان کرنا چاہین جسکو ہم زندگانی کہتی ہین تو لفظ "زندہ طاقت" ہی استعمال مین رکھنا مناسب ہے - اگرچہ ہمکو اسبات کے دریافت کرنے سے بڑا فخر حاصل ہوا ہی کہ قدرتی طاقتین "زندہ کام" مین تبدیل ہو جاتی ہین تاہم ہم جانتے ہین کہ تغیر کی اصلیت سے ہم بہت ہی کم واقف ہین -

زندہ طاقت اور دیگر طاقتون مین جو اختلاف ہین اونکا ٹھیک ٹھیک بیان کرنا ایک ناممکن امر ہے - کیونکہ بعض باتین انمین قریبًا یکسان ہین اور بعض مین ازحد اختلاف ہی اور یہی باعث ہے کہ زندگانی کی ٹھیک ٹھیک تعریف نہین ہو سکتی تاہم اونکا بیان پہلے ہو چکا ہے اور مختصر سا اب بہی کر دیا جاتا ہی -

صرف حجم مین بڑہنا زندگانی کا وصف نہین - معدنی مادہ کے بڑہنے مین مکمل ہونا نہین پایا جاتا چنانچہ دہات کے چھوٹے سے چھوٹے قلم وہی شکل رکھتی ہے جو بڑی سے بڑی کی ہوتی ہے صرف حجم مین زیادتی ہوتی ہی لیکن شکل وہی رہتی ہی -

رفتار جو زندگانی کا خاص وصف خیال کیا جاتا تھا درست نہین کیونکہ ہم دریافت کر چکے

ہین کہ قدرتی طاقتون سے ہم رفتار حاصل ہے لیکن تاہم گو ایک حالت مین ہم رفتار کی ماہیت کو بخوبی ماہر ہین یا دوسری حالتین ہین -

نسل کا جاری رکھنا بیشک بڑا بھاری فرق ہے کیونکہ یہہ صرف زندہ اجسام مین ہی پایا جاتا ہے جمادات مین یہہ نہین پایا جاتا -

اگر یہہ مان ہی لیا جاوے کہ زندہ اجسام مین جسقدر طاقتین نمودار ہوتی ہین وہ دیگر قدرتی طاقتونکی تغیر و تبدل کے باعث سے ہین تاہم ہمین پہلے زندہ غیر معدنی مادہ کی ہستی کو ماننا پڑتا ہے جو نہ صرف بیرونی طاقت کو اپنے بڑہنے مکمل ہونے اور دیگر زندہ کاموں کے کرنے کے لئے استعمال مین لانے کی طاقت رکہتا ہے بلکہ بیرونی طاقتون کو بدل کر اسطرحپر استعمال کرسکتا ہے کہ زندہ اجسام کا ایک حصہ ٹوٹکر اپنے والدین کی شکل اختیار کرسکتا ہے اور نسل جاری رہنے کا ذریعہ ٹہرتا ہے - اسلئے پہر بہی ہمکو یہی کہنا پڑتا ہے کہ ہم زندگانی کے آغاز کو بیان نہین کرسکتے - یہہ البتہ درست ہے - مگر اس فصل مین ہمارا یہی دیکہنے کا منشا تہا کہ زندگانی کا رشتہ دیگر قدرتی طاقتونکے ساتہہ کہانتک ہے -

مختلف اقسام کے غیر معدنی اشیاء کی پیدا ہونیکا طریق اور انکو اوصاف کا منبع جنکو ہم اپنی ناواقفیت کی باعث قدرتی کہتے ہین دیگر سوالات ہین -

یہہ کہنا کہ زندہ غیر معدنی مادہ کے بنانے کی طاقت ہمین کبہی نہین ملنے کی - اور یہہ کہ جو اسکے ممکن ہونے مین یقین رکہتا ہے بالکل دہریہ ہے عنقریب ایسا ہی بے بنیاد ہے جیسا کہ یہہ کہدینا کہ ایسی باتونکی بابت جو دریافت کرتا ہے وہ ضرور ہی خدا کا منکر ہوجاتا ہے اور یہی اعتقاد کرتا ہے کہ جو کچہہ اس جہان مین ہورہا ہے صرف "طاقت" کے ذریعہ سے ہورہا ہے کیونکہ جو یہہ بخوبی جانتا ہے کہ زندہ اور قدرتی طاقتین آپسمین بدل جاتی ہین جنکا یہہ عقیدہ ہے کہ وہ ایک ہی کچہہ ہین اور کبہی نیست و نابود نہین ہونے کی

اوس قادر مطلق کی ہستی کا کبھی انکار نہین کریگا جسکی مرضی کے یہہ صرف اشارے ہیں جنسے سب آتی ہین اور جسکی طرف یہہ بھی واپس جاتے ہین -

راقم بخشی نانک چند اسسٹنٹ سرجن

از سونی پت ضلع دہلی

خطوطات

پیارے ایڈیٹر صاحب تکمیل الحکمت لاہور

تسلیم ہم ایک نقشہ آدمی کے وزن اور اوسکے مطابق مقدار غذا کا مجوزہ ڈاکٹر لاین صاحب بہادر کیمکل اگزامینر آف بمبئی آپکی خدمتمین بھیجتے ہین یہہ نقشہ پہلی ہی کبھی طبع ہوا ہے مگر کاتبونکی غلط کاریون نے اسکی بالکل صورت بدل دی ہے اسواسطے ہمنے اسکو صحیح کرکے اب دوبارہ حکیمون اور ڈاکٹرونکی نفع رسانی کی نیت سی طبع ہونے کے واسطے آپکی خدمتمین بھیجا ہے یقین ہے کہ آپ اسکو چھاپ کر ہمعصرونکو مستفیض اور ہمکو مسرور کرینگے -

الراقم غ ع - اپنے ہمعصرونکا خیر اندیش

نقشہ اوزان و تعداد اجزائی غذا حسب مقدار وزن بدن انسان مجوزہ جناب ڈاکٹر لاین صاحب بہادر کیمکل اگزیمینر آف بمبئی -

اوزان جسم انسان	تفصیلوار تعداد اجزای غذا قابل ضرورت				مجموعہ ہرد و اجزای
	جزو نیٹروجن		جزو کاربن		
۱۰	۱۵۳۱۶	گرین	۳۰۶۵	گرین	۳۲۱۸۶۶
۹۵	۱۶۳۶۲	//	۳۳۵۶	//	[illegible]۲

۹۰	پونڈ	۱۷۲٫۸	گز	۳۴۴۳ ۸	گرین	۳۶۱۰٫۸
۹۵	"	۱۸۲٫۴	"	۳۶۰	"	۳۸۱۱٫۴
۱۰۰	"	۱۹۲٫۰	"	۳۸۰	"	۴۰۱۲٫۰
۱۰۵	"	۲۰۱٫۶	"	۴۰۱۱	"	۴۲۱۲٫۶
۱۱۰	"	۲۱۱٫۲	"	۴۲۰۲	"	۴۴۱۳٫۲
۱۱۵	"	۲۲۰٫۸	"	۴۳۹۳	"	۴۶۱۳٫۸
۱۲۰	"	۲۳۰٫۴	"	۴۵۸۴	"	۴۸۱۴٫۴
۱۲۵	"	۲۴۰٫۰	"	۴۷۷۵	"	۵۰۱۵٫۰
۱۳۰	"	۲۴۹٫۶	"	۴۹۶۶	"	۵۲۱۵٫۶
۱۳۵	"	۲۵۹٫۲	"	۵۱۵۷	"	۵۴۱۶٫۲
۱۴۰	"	۲۶۸٫۸	"	۵۳۴۸	"	۵۶۱۶٫۸
۱۴۵	"	۲۷۸٫۴	"	۵۵۳۹	"	۵۸۱۷٫۴
۱۵۰	"	۲۸۸٫۰	"	۵۷۳۰	"	۶۰۱۸٫۰

اوسط وزن ہندوستانی آدمی

اوسط وزن یورپین آدمی

اڈیٹر صاحب تکمیل الحکمۃ لاہور

مضمون ہذا ارسال خدمت ہی برا عنایت اسکو درج رسالہ فرما کر خود بھی اسپر توجہ فرمایئے اور دیگر ناظرین کو بھی اپنی تحریر کے ذریعہ توجہ کی ترغیب دیجیے تاکہ بحث شروع ہو کر اسکا کچھہ نتیجہ نکلے کہ جس سے خلقت فائیض ہو- یہہ مضمون رسالہ مرآۃ الطبابت مین طبع ہوا تہا اور قریب تہا کہ کوئی صاحب مجہی اسبارہ مین کچھہ سوال کرتے (یعنے جنکا [illegible]ع ہوتی) کہ اتنے مین وہ رسالہ ہی بند [illegible] گیا لہذا رسالہ تکمیل الحکمت مین

طبع ہونیکی واسطے بہیجتا ہون منجملہ ناظرین رسالہ کے پانچ صاحبان کے نام نامی درج کرکے خصوصیت سے مخاطب ہوتا ہون تاکہ وہ صاحب توضرور ہی اس معاملہ مین اپنی اپنی واقفیت کی موافق تحریر فرماوین اورمجہسے دریافت فرماوین اوراسکا علاج تلاش فرماکر درج رسالہ کرائین کہ عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور کے مصداق ہون۔

۱ جناب مولوی حکیم سید محمد عبد اللطیف صاحب مدرس اول مہارانا اسکول اودہی پور میواڑ

۲ جناب مولوی حکیم سید محمد قایم صاحب قاضی پرگنہ زنگلی ضلع جونپور وکیل ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی۔

۳ جناب مولوی شیخ احمد صاحب مدرس مدرسہ چشمہ رحمت عربی ساگر صدر بازار سابق ملازم محکمہ ڈاکٹری۔

۴ جناب حکیم رحمن حسن صاحب مقیم چہپڑہ ضلع سارن۔

۵ جناب لالہ اگیا رام صاحب نیٹو ڈاکٹر۔

وہ صاحب کہ جنہون نے بارہی سے سانپ کاٹنے کی بابت مراۃ الطبابت مین بحث شروع کرکے انجام کو پہنچائی اور نیک نتیجہ پیدا کیا۔ مضمون یہہ ہے۔

ایک[1] جانور کہ جسکو گہیرا کہتے ہین اکثر ویرانون اور خصوصًا درخت مدار کی جڑ مین سوراخ بناکر رہتا اور اپنے گہر کے گرد کنکر و کوئلہ جمع رکہتا ہے اور جب آدمی کو کاٹتا ہے تو جست کرکے جاتا اور کاٹتا ہے کہ جس سے انسان فی الفور گر کر

---

[1] ہمارے لایق دوست حکیم بندہ علی صاحب نے جس مضمون پر کہ بحث کرنیکی تحریک دی ہے مضمون تو فی الواقع عمدہ و مفید ہے اور طبابت و ڈاکٹری پیشہ اصحاب کی خاص توجہ کی لایق ہے اگر ہمارے رسالہ کے وہ لایق ناظرین ہین اس باب مین کچہہ اپنے اپنے معلومات تحریر فرماوین جنکو کہ اس موذی جانور کے حالات کے دیکہنے اور سننے کا اتفاق ہوا ہو تو خالی از فایدہ نہوگا

مرجاتا ہے بلکہ عام لوگون مین یہہ مشہور ہے کہ یہہ جانور کاٹکر یہہ کہتا ہے ذرا مجھسے دور ہوکر گرنا یعنے ملدوغ وہین گر پڑتا ہے انمین اسقدر بہی تاب طاقت نہین رہتی کہ قدم دو قدم تو چلکر گرے علاج کا تو کیا ذکر ہے اور نہ اسکا علاج کسیکو معلوم۔ جب کوئی آدمی نہین ہوتا اور اسکا جی کاٹنے کو چاہتا ہے تو ادن کنکرون یا کوئلون کو [کہ جو سوراخ کے پاس جمع ہین] چباتا ہے اور اوسکی چبائی کی آواز دور تک سنائی دیتی ہے۔ موسم گرما مین شب کو بولتا ہے زمیندار اسکی بولی پہچانتے ہین اگرچہ یہہ جانور بعینہٖ بچشم خود اب تک نہین دیکھا [دیکھنے کی فکر مین ہون] مگر جو حالات اسکے دیکھنے والون نے مجھے بتائے ہین وہ ایسے روشن ہین کہ اگر تسلیم نہ ہو جاہین اور ناظرین کو یاد ہون تو اس جانور کی صورت دیکھتے ہی معلوم ہو جائیگا کہ یہہ ہی وہ جانور ہے مناسب ہے کہ جملہ صاحبان ہم پیشہ اپنی اپنی واقفیت کے موافق اسکے حالات وعلاج خود تحریر فرمادین اور مجھسے جو پوچھین انشاءاللہ جواب مین تامل نہوگا۔

راقم خادم طبیبان

سید بندہ علی عفی عنہ مدرس اول کانگڑہ متعلقہ بہوانی گڑھ ریاست محتشم پٹیالہ ادام اقبالہ

انسداد ہیضہ

ڈاکٹر کاچ نے مرض ہیضہ کی انسداد کیواسطے مندرجہ ذیل تدبیرین بیان کی ہین۔

ہیضہ لوگونکی ذریعہ سے پہیلتا ہی اور بغیر کسی استثنا کی انسانون یا ادن چیزونکی ساتہہ جنکو وہ پہنتے ہون براہ راست ملنے سے اسکا اثر ہوتا ہی۔ ہیضہ کی زمانہ مین قاعدہ کی ساتہہ زندگی بسر کرنا ضروری ہی کیونکہ تجربہ سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ قوت ہاضمہ

مین خلل واقع ہونے سے ہیضہ کو ترقی ہوتی ہے۔ پس کثرت سے کہانے اور پینے سے پرہیز
کرنا چاہیئے اور نیز ثقیل کہانے سے جسکی باعث سے مرض اسہال پیدا ہوتا ہی۔ جسوقت اسہال
کی علامت نمودار ہو تو فوراً ایک ڈاکٹر کو طلب کرو وہ کہانا مت کہاؤ جو اُسمکان سے آوے
جہان ہیضہ کا اثر ہو جو چیزین نامعلوم مقامات سے آوین اونکو پکانا چاہیئے۔ خصوصاً دودہ کو
جس پانی کو آدمی گندہ کردے اوسکی ممانعت کرنی چاہیئے۔ مشتبہ پانی سے پرہیز کرنا چاہیئے وہ پانی
ہی جو اُن گدلے کنووںسے جو آباد مقامات مین واقع ہون اور دلدلون اور تالابون اور جہیلون یا نالون
سے لایا جاوے۔ جنمین گندہ پانی آتا جاتا ہو۔ وہ پانی خاصکر خطرناک خیال کیا جاتا ہی جو کسی طریقہ
مین ہیضہ کے مادہ سے آلودہ ہو گیا ہو۔ مذکورہ بالا بیان کے تتمہ کے طور پر یہہ بیان کیا جا سکتا ہی کہ جو
پانی برتنون اور کپڑونکے دہونے مین استعمال کیا جاوے اُسکو کنوان یا دریا ؤنمین یا اونکے آس
پاس نہین پہینکنا چاہیئے۔ جسوقت خالص پانیکا بہم پہنچنا ناممکن ہو تو سب سے زیادہ سہل ترکیب
یہہ ہی کہ اوسکو جوش دیا جاوے۔ اِس سے مراد صرف پینے کے پانی سے ہی نہین ہی بلکہ اُس پانی سے
بہی ہی جو باورچیخانہ مین استعمال کیا جاوے کیونکہ ہیضہ کا مادہ جبکہ وہ پانی مین ہے اُس شخص تک
پہنچ سکتا ہی جو اوسکو کپڑون یا برتنوںکے دہونے یا کہانے پکانے یا نہانے دہونیکے واسطے استعمال کرے۔
اِس ہدایت کا خاص نتیجہ یہہ ہے کہ جو پانی پیا جاوے صرف وہی ہیضہ کے مادہ کے پہنچانیکا ذریعہ
نہین ہوتا ہی گو کہ پانی صاف یا جوش دیا ہو مگر وہ کا ذریعہ ہیضہ کے انسداد کا نہین ہی۔ ہیضہ
کا کوئی واقعہ بیماری کا مرکز ہو سکتا ہی مریضونکو علیحدہ رکہنا اور ضروری اِتصال سے بچنا چاہیئے
ہیضہ کے زمانہ مین بڑی بڑی مجمعونسے جیسے کہ میلے تماشے اور جلسے ہین پرہیز کرنا چاہیئے۔ جن
مکانات مین ہیضہ کے مریض ہون وہان کوئی چیز نہ کہاؤ نہ پیو۔ قے وغیرہ مین جو کچہہ مادہ نکلے
اوسکو ایسے برتنون مین جمع کرنا چاہیئے جنمین کاربالک ایسڈ کا ایک سولیوشن ہو۔ جن کمرون
مین ہیضہ کے مریض رہتے ہون اونمین چہہ دن تک بعد وہ باش نہین کرنی چاہیئے۔

مریضونکے لیے ہون اونکو اپنے ہاتہہ صابن اور پانی اور کاربالک ایسڈ کے ایک سے لیوشن مین دہوئے جائین - اگر مریض مرجاوے تو لاش کو فوراً اوٹھا دینا چاہیے اور اوسکی تجہیز وتکفین جہانتک ممکن ہو سادہ طور پر کرنی چاہیے - لوگونکے مجمع کو مرگھٹ کے اندر نہین جانا چاہیے - جن چیزونکا استعمال مریضون نے کیا ہو اونکو اوسوقت تک کہ وہ وبائی اثر سے پاک صاف نہوجاوین اوٹھاکر دوسری جگہ نہین رکھنا چاہیے اور جبتک مریضونکے کپڑے پاک صاف نہو جاوین اوسوقت تک دہوبی اونکو نہ لیجاوے جو احتیاطین صدر مین بیان کیگئی ہین اونکے علاوہ اور کوئی احتیاط نہ تو معلوم ہے اور نہ اوسکی ہدایت کی گئی ہے -

ابوالحسن ہارون رشید معروف بہ
روٹی کو شکر دنیا کو مکر

یہہ قصہ الف لیلہ کی سوتے جاگتے اور خلیفہ ہارون رشید کا آخری حصہ ہے - سمجھو تو وہی ہے ورنہ بالکل اوس سے جدا ہے کیونکہ پلاٹ بطور خود قایم کرکے ناٹک تصنیف کیا گیا ہے عبارت نہایت سلیس و بامحاورہ زبان پاکیزہ - ہر ایک سین قابل دید - مذاق کوٹ کوٹ کر بہرا ہے جسقدر تعریف کیجاے کم ہے - ۱۳ پردہ مین ناٹک ختم کیا ہے - مرزا قاسم اور شیخ رحمت کی بات چیت اور ابوالحسن کو ٹہگنے کی ترکیبین وزیر کا آہستہ آہستہ سننا - ابوالحسن کا نزہت الارواح کے ساتھہ شراب پینا اور غزل گانا نزہت کا غزل ہی مین جواب دینا - قاسم و رحمت کا آنا اور باغ خریدنے کے بہانے سے روپیہ طلب کرنا - ابوالحسن کا خزانچی کو بلانا اور روپیونکا افسوس کرنا - قاسم و رحمت کی کنارہ کشی - نزہت کا مردہ بننا - ابوالحسن کا خلیفہ سے کفن دفن روپیہ پانا پہر ابوالحسن کا مردہ بننا اور ملکہ سے نزہت کا روپیہ وغیرہ پانا - خلیفہ اور ملکہ کا مسرور خواجہ سرا کو دیکھنے بہیجنا کہ کون مرا ہے ملکہ کا دایہ کو اسی غرض سے بہیجنا تمام درباری کی ابوالحسن کے گہر جانا - دونونکو مردہ پانا - خلیفہ کا اشرفی مقرر کرنا - ابوالحسن نزہت

دونوں کا زندہ ہوکر خلیفہ کی بیرونی محبت جانا - خلیفہ کا ناراض ہونا - اور آخر کار خلیفہ کا ابوالحسن کو اپنا وزیر بنانا - یہہ سب قصہ عمدہ طور سے ناٹک کے پیرایہ میں لکھا ہی کہ جسکی بڑہنے سے سیری نہیں ہوتی - پہر طرہ یہہ کہ اکثر مقامات میں عمدہ عمدہ غزلیات لاونی - رباعی - ٹہمری - کہردا - ہولی - وغیرہ بہی درج کی ہیں - جس سے اور ہی بند بدہ ہوگیا قیمت خوبی کی آگے بہت کم ہی یعنی ۵ر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ار شائقین جلد خریدیں کیونکہ صرف ۲۵۰ جلدیں طبع ہوئی ہیں دس جلد کی خریدار کو ایک جلد بلا قیمت ملیگی -

المشتہر رائی سری کرشن چند قیصر مالک و مہتمم جوبلی گزٹ لکھنو -

اشتہار تعلیم بلا معلم یعنی معلم الالسنہ

جلد اول تعلیم زبان اردو - انگریزی - جلد دوم زبان اردو - فارسی - عربی - انگریزی - جلد سوم زبان اردو فارسی عربی - انگریزی - فرانسیسی ناگری - جلد چہارم زبان اردو - فارسی - عربی - پشتو - ترکی - سنسکرت انگریزی - روسی - جلد پنجم زبان اردو - فارسی - عربی - انگریزی - فرانسیسی جرمنی - اٹلی - جلد ششم جہپان زبان - اسکی فہرست بسبب طوالت نہیں لکھی گئی - قیمت اعلی فی جلد ۵ر و ہر شش جلد عہ قیمت ادنی طالعلموں سے فی جلد للعہ ر و ہر شش جلد عہ - درخواست بمقام دہلی بنام مہتمم نصرۃ الاخبار نصرت اللغات میں ترکی فارسی عربی - اردو و انگریزی کے الفاظ ہیں - قیمت ۱۲ ر

رسالہ راوی بے نظیر (یا سوانح عمری)

یہہ علمی و اخلاقی ماہوار رسالہ صلح کل و کمیل عایا و مشیر گورنمنٹ معاون یا ستہا دیسی ہند جام جہاں نما گلدستہ واقعات جہان مجمع اخبارات زمان - انتخاب اخبارات ... آئینہ علوم و فنون مشرقی و مغربی معلم الزرات و نباتات مخزن اخلاق و ادب - معدن ... میں زمانہ ماضی و حال کے مشہور و معروف و علما و حکما و نامور بزرگان کی سوانح ... کتب مصنفہ نو پیر ریویو - انگریزی ہاولوں کا ترجمہ و مشرقی علوم کی مروجہ ... ت بہی درج ہوتے ہیں قیمت سالانہ

ہے صفت کا یہہ طبیب بلوا لو پاس — بیشک ہے یہی نہیں ہے کچھہ اسمین خطا

قایم ہے اسی سے زندگی کی اساس — کہتے ہین جسے فیہ شفاءٌ للناس

نمبر ۱	بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء	جلد ۵

شرح

تفصیل خریداران	ماہوار	۶ ماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	۳؍	۱عہ ۶؍	۱۲عہ ۱۳؍
؍؍ ؍؍ معہ ؍؍	۴؍	۱۸ عہ	۳عہ
سرکار و روساسے	۶؍	۲؍	۴عہ

بیعاد پیشگی دو ماہ مابعد ڈیوڑھی

مضامین رسالہ ـ طب یونانی وانگریزی کے مسائل انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی طریق تشخیص مرض حفظ صحت با تقدم کے مسائل یونانی وانگریزی طب بلا تعصب محاکمہ علم تشریح مع تصاویر کیمیا افعال الاعضاء ٹیبل جوڈیسن و ڈیسن و میڈک ـ انگریزی یونانی طب کے ساتھ اسکی مطابقت ـ نئے تجربے ڈاکٹران و اطبائے انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل ـ متفرقات

یہہ رسالہ بعض بعض صاحبوں کو بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرمائیں ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہیں تو مسودہ کی درخواست کے ساتھہ رقم بھی بھیجدیں نہ رسالہ جاری رہیگا مطالبہ بدستور قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما لاہور متصل ٹکسال تو انکے نام کریں بہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں صورت فی روپیہ ۲ زیادہ ہ رسال فرمائیں اجرت مضامین مفیدہ خاص فی سطر ۲ فی صفحہ ۱۰ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی

باہتمام ابو عبداللہ و حکیم احمد علی زبدۃ الحکما مطبع گلینیٹ کاشن پریس لاہور

مخصوصہ امراض عورات کے لیے یہہ حبوب بے بہا ہین اور دنیا مین انسان کے زندگی با آرام و آسایش بسر کرنیکو لیئے لا ثانی ہین ✣

حبوب هالوے صاحب

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنیکو لیئے کثیر المنفعت و نہایت ضروری ہے۔ چونکہ خون کی صفائی زندگی و تندرستی و قوت کیلیئے ضروری ہے پس یہہ حبوب مصفی خون اور بڑے فضیلت رکھتی ہین کبد معدہ و گردہ و دیگر امراض کیلیئے مفید ہین جن اسباب اعضا ہوئیہ مین کم طاقتی التہاب اجتماع خون پیدا کر دیتے ہین۔ انکی استعمال سے دفع ہوتی ہین زیادہ سخت و بد اعتدالی و بدپرہیزی خراب آب و ہوا کے اثر سے جو خلل نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہے ان گولیونکی استعمال سے دفع ہوتا ہے آنتونپر بہی انکا اثر ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتونکی ہر ایک طرحکی شکایت دفع کرتی ہین تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین جو عارضی مفسد ردی بخارات سے پیدا ہوتے ہین انسے محفوظ رکھتی ہین اور ہوا و رد یہ و اخلاط فاسدہ جیسا بخارات اور حیوانات متعفن ہونیکی سبب خون مین داخل ہوتے ہین ان حبوب کے استعمال سے خارج ہوجاتے ہین چونکہ یہان مقوی اعضا ہین اگر اعضا بیکار و کمزور ہوجاتے ہین تو انکی استعمال سے قوی ہوجاتی ہین اور مزید بران ہر ایک طرحکی ضعف و کمزوری کو رفع کرتی ہین

مرہم هالوے صاحب

اس مرہم کے مقام ماؤف مین نفوذ کرنی اور اسکو صحیح حالتمین لانیکی صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین جب جسم کی سطح پر ملی جاتی ہے سینہ معدہ کبد و رحم کی کل عوارض پر اسکی تاثیر اکثیر اعظم کا حکم رکہتی ہے وجع مفاصل و نقرس کی تکالیف کو اسکی لگانیسے آرام ہوتا ہے۔ نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کھو دیتی ہے۔ اگر ملانا نگ خراب ہوگئی ہو اور زخم کہنہ اور پہوڑے پرانی ہون سینہ جکڑا رہتا نا سور سے جان بلب ہوا ہو سے زندگی تلخ ہو تو ان سب عوارض کی دفعیہ مین یہہ مرہم تیر بہدف ہے خطا نہین جاتی جلد و جسم کی تمام بیرونی امراض اسکی استعمال سے شفا پاتی ہین یہہ گولیان و مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کو دوا فروش صندوقون ڈبیون مین بہیجتے ہین قیمت یہہ ہے ۱ شلنگ ½ ۱ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ فی بیت تمام زبان مین انپر ہدایت لکہی ہوئی ہے کہ اسطرح استعمال کرنا چاہیئے ✣

میری بھائی کا فرد طعام

ناظرین یہہ گمان کرینگے کہ بھائی سے میری مراد کسی خاص فرد بھائی سے ہے نہین اس سے میرا اشارہ کل افراد انسان کی طرف ہے - جاہل سے جاہل اور مہذب سے مہذب افراد انسان کو مین اپنا بھائی قرار دیتا ہون - دنیا کی مختلف ممالک مین حسب حالات ملک و موسم جن اشیا پر کہ وہ پرورش پاتا ہے مین چاہتا ہون کہ اونکا ایک مختصر فرد بنا کر ناظرین کے پیش کرون - اس فرد کے دیکھنے سے مضمون خوان پر یہہ بات ثابت ہوجاویگی کہ جس چیز کو ایک ملک کے رہنے والا میرا بھائی کھانیکی ایک عمدہ و لطیف چیز قرار دیتا ہے دوسرے ملک کے رہنے والا میرا بھائی اوسکو نفرت و کراہیت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اون ہی اشیاء کو عمدہ و لذیذ تبلاتا ہے جنکے کہ استعمال مین لانیکا وہ جنم سے عادی ہوتا ہے کوئی میرا بھائی اکل البقل ہے اور کوئی اکل اللحم - میرا اکل البقل بھائی اکل اللحم کو ایک سنگدل - بے رحم - ظالم اور وحشی درندہ کے نام سے موسوم کرتا ہے اور برخلاف اسکے اکل اللحم بھائی اکل البقل کو گھاس پات چرنیوالہ ایک جنگلی چارپایہ قرار دیتا ہے - میرے اکل البقل بھائیون مین خود اسنا مین بڑا اختلاف ہے جس چیز سے کہ میرا ایک اکل البقل بھائی نفرت کرتا ہے دوسرا اوسکو بڑے شوق و رغبت کے ساتھ استعمال مین لاتا ہے بعض کو اون بقولات سے ازحد نفرت ہے جنکے پھل زمین کے اندر لگے رہتے ہین مثلاً مولی گاجر - آلو - شلجم پیاز - لسن وغیرہ اور بعض انکو کھانیکے ایک لطیف چیز

پہنے خیال کرتی ہین اور علیٰ ہذا القیاس اکل لحم بہائیونکا یہی یہی حال ہے - ایک
ملک کے رہنے والا میرا بہائی جس جانور کے گوشت کو پاک وحلال ٹھہراتا ہے
دوسرے ملک کے رہنے والا اوسکو ناپاک وحرام خیال کرتا ہے - مگر کیون ایک
ملک کے رہنے والا میرا بہائی ایک جانور کے گوشت کو پاک اور دوسرے کے گوشت
کو ناپاک خیال کرتا ہے یہہ ایک سوال قابل غور ہے - میرے اکثر بہائیون کا یہہ
خیال ہے کہ ہر ایک جانور کے گوشت کی پاکی وناپاکی کا مدار اوسکی غذا پر ہے
جو جانور کہ پلید وناپاک اشیاء استعمال مین لاتا ہے اوسکا گوشت ناپاک و پلید
ہوتا ہے لیکن یہہ خیال صحیح معلوم نہین دیتا - ایک محقق ومنصف مزاج شخص کے
نزدیک یہہ ایک ایسا لغو وبے وزن خیال ہے جیسا کہ کوئی یہہ خیال کرے کہ بقولات
جنکو اکثر ہمارے بہائی اور بالخصوص اکل البقل بالعموم استعمال مین لاتے ہین ناپاک و
حرام ہین کیونکہ انکی پرورش وروئیدگی کہاد پر جو نجاست ہے اور ادن اشیاء پر جو
حیوانات کے لئے زہر قاتل ہین ہوتی ہے - چونکہ کوئی چیز حیوانات کے جسم کے
اپنی نجس حالت مین پرورش نہین کرسکتی - اور قبل اسکے کہ یہہ انکی جسم کی پرورش
کے قابل بن سکے اسکا پاک وصاف ہوجانا ضروری ہے پس جب کوئی نجس چیز
انکے جسم مین داخل ہوتی ہے تو یہہ مختلف کیمیائی عملون مین پڑتی ہے - اور
گوناگون تغیرات اختیار کرکے ایسی پاک وصاف ہوجاتی ہے کہ نجاست کا نام
ونشان تک نہین رہتا - یہہ ایک کامل وجہ ہے جس سے کسی ایک جانور کے گوشت
کا اس خیال سے ناپاک وپلید ٹھہرانا کہ یہہ نجاست کہاتا ہے صریحاً بے بنیاد ولغو
ٹھہرتا ہے - علاوہ اسکے ہمارے اون بہائیون کا جو نجاست خور جانور کے گوشت
کو پلید وناپاک خیال کرتی ہین خود ایسے جانورونکا استعمال مین لانا جو اکثر نجاست

و گندگی استعمال مین لاتے ہین۔ مثلاً پالتو جانور جنکے گوشت کی انکے درمیان ٹہو
وقر و حرمت ہے اور برخلاف اسکے ان جانورونکے گوشت سے نفرت کرنا
جو نجاست کے کبھی پاس تک بھی نہین جاتے اور خالص بناتات پر گذران کرتے
ہین۔ مثلاً گلہری اور چوہے وغیرہ اس خیال کے ابطال کے لئے ایک کافی ثبوت
ہین ✤

گوشت برادری اور اتفاق و محبت کے بڑہانے کے لئے باہم ملکر کہانا اور پینا
ایک عمدہ سوشیل طریق خیال کیا جاتا ہے مگر مین کمال افسوس کے ساتہہ ظاہر کرتا
ہون کہ اختلاف غذا میرے بہائیونکے درمیان ایک ایسے تفرقہ عظیم کا سبب ہوا ہے
جس سے اتفاق و محبت کا انکے درمیان قایم رہنا ایک ناممکن امر معلوم دیتا ہے کسی ایک
شخص کا ایک جانور کے گوشت سے نفرت کرنے اور ناپاک ٹہرانے اور دوسرے
جانور کے گوشت کو پاک جاننے کا سبب یہہ خیال نہین کرنا چاہئے کہ وہ جانور بالطبع
پاک یا پلید ہوتا ہے بلکہ اسکا سبب یہہ ہے کہ جس جانور کے گوشت سے نفرت
کرنے یا اوسے استعمال مین لانیکے اوس شخص کو اپنے جنم ہی سے عادت ہوجاتی
ہے اسکو وہ اپنی زندگی بہر حسب عادت اچہا یا برا خیال کرتا ہے اور اس عادت
کو ڈالنے والی ایک ایسی سوسائیٹی ہے جسمین کہ اوس شخص کو پیدا ہونے اور تربیت
پانیکا اتفاق ہوتا ہے جس جانور کے گوشت سے کہ یہہ شخص اوس سوسائیٹی کے لوگون
کو حسب عقاید مذہب و رسمیت و رسم اپنے جنم ہی سے نفرت کرتے ہوئے دیکہتا ہے
اوس جانور سے اوسکے دل مین بہی نفرت پیدا ہوجاتی ہے اور جس جانور کے گوشت
کے استعمال کیطرف وہ اوس سوسائیٹی کو راغب پاتا ہے اوسکو بہی اوسکی طرف
خود بخود رغبت ہوجاتی ہے۔ اس فرد کا آغاز مین ہاتہی سے کرتا ہون۔ گو ہاتہی

کے گوشت کو ہماری ملک کے اکثر لوگ اور بالخصوص ہماری مسلمان بہائی ایک
جیفہ و ناپاک خیال کرتے ہین مگر سیام اور جنوبی افریقہ کے رہنے والے ہماری
بہائی ایسی ایک پاک و لطیف چیز خیال کرتے ہین - خصوصًا ہماری سیامی بہائی
اسکی سنگ اور بہوتے ہوی گوشت کو ایک نعمت عظمی سمجھتی ہین کسی جانور کی کچے
گوشت کا استعمال مین لانا گو ہمارے نزدیک ایک بڑی حیرت انگیز و نفرت خیز
بات ہے اور اگر کوئی اسے استعمال مین لاوے تو اسکو ایک وحشی درندہ قرار
دیا جاتا ہے مگر گرین لینڈ مین کچے ہی گوشت کا رواج ہے اس ملک کے رہنے
والے ہمارے بہائی اسکیماکس پختہ گوشت پر کچے گوشت کو ترجیح دیتے ہین
اور جسمی حرارت کی قایم رکہنے کا اسی ہی کو ایک اعلی ذریعہ سمجھتے ہین اونکا یہہ
خیال ہے کہ جسقدر حرارت حیوانات کی جسم مین کچے گوشت سے پیدا ہوتی
ہے اسقدر پختہ گوشت سے نہین ہو سکتی +

اس یخ بستہ ملک کے لوگ بلکہ انگریز بہی مگر مچہہ کی خام چربی کو بڑے شوق کے
ساتہہ استعمال مین لاتے ہین - مختلف جانورونکی خام چربی کی ایک بڑی مقدار
اُنکی معمولی روزمرّہ کی غذا ہے - مگر مچہہ کا گوشت جب چند روز زمین مین مدفون
رہنے سے تعفن پذیر ہو جاتا ہے تو اسکو یہہ لوگ تازہ گوشت کی نسبت زیادہ
لذیذ سمجھتی ہین - ڈالرس کے کچے گوشت کی ایک ہی قاش کو جو ایک قسم کا
شیر دار بحری چارپایہ ہوتا ہے اس ملک کے لوگ ایک نعمت غیر مترقبہ خیال
کرتے ہین +

سیل کا گوشت گو بہت چکنا اور بے مزہ ہوتا ہے مگر لمبے اور دور دراز سفرون
کے درمیان یہہ لوگ اسی ہی کے گوشت کو بہتر زاد راہ خیال کرتے ہین اور

استعمال مین لاتے ہین - ریچھ کے کچے گوشت کو جسکا نام ہی سُننے سے ہمارا بدن
نفرت کے مارے تہرتہراتا ہے یہہ لوگ سفر کے درمیان کل سفری کہانون سے
زیادہ عمدہ سمجھتے ہین - سامن مچھلی کے بنی ہوئی سلچین (ریہرو) جب مدت کے
استعمال سے سواری کے کام کے نہین رہتے تو انکو یہہ لوگ رائگان نہین پہینک
دیتے - ان بوسیدہ و فرسودہ سلچون کو بڑا خوش ذایقہ خیال کرتے ہین اور
کمال رغبت کے ساتھہ استعمال مین لاتے ہین - ہمارے ملک کے لوگ چوہون
کے گوشت کے نام ہی کے سُننے پر تف تف اور چھی چھی کرینگے - لیکن ہمارے
بہائی گرین لینڈ کے رہنے والے رند مشرب اسکیماکس کے نزدیک انکا گوشت
ایک نعمت عظمی ہے - جب انکو اتفاق سے ایک یا دو درجن کے قریب چوہے
ملجاتے ہین اگر انمین سے بعض کہن سالگی مین ان لوگون کے آبا و اجداد کے زمانہ
کے ہون تو انکے لئے عید آجاتی ہے - یہہ لوگ نہ تو انکی کہال اُتارتے ہین اور
نہ انتردن کو نکالکر انہین غلاظت سے صاف کرتے ہین - بلکہ انکو آگ پر بہونکر
بمعہ ہڈیون کے ایسے مزہ سے چباتے ہین جیسا کہ ہمارے ملک کے لوگ بٹیر و مرغ
کے گوشت کو چباتے ہین ؀

چھپکلیون کے دیکھنے اور نام ہی کے سُننے پر ہماری گہن کے موتہہ آجاتا ہے مگر
افریقہ کا رہنے والا میرا بہائی بُشمین انکے گوشت کو بڑا لطیف و لذیذ خیال کرتا
ہے اور بڑے شوق و رغبت کے ساتھہ استعمال مین لاتا ہے - علاوہ اسکے درختون
کی جڑین - گہٹیان - جنگلی لہسن - مغز ایلوا - کیکر کی گوند - مختلف اقسام کو کنار
چیونٹیان اور چیونٹیون کے بچے - ٹڈیان - اور آنکہہ پہورے انکی معمولی غذا ہین
مگر اوسکے ہمزاد بہائی کافر کے دسترخوان پر ترش دہی اور چہاچھہ اور کنگنی و

ہوتے ہین - مگر امریکہ کے لوگون کو اسے ایسا فخر ہے جیسا کہ دوسرے بعض ممالک
کے لوگ شکر اور قہوہ اور دیگر تجارتی اشیا پر فخر کرتے ہین - جو عزت و
فخر کہ کوئلہ سے انگلستان کو اور گیہون سے دریائے نیل و ڈینیوب کو اور قہوہ
سے لنکا کو اور سونا سے کیلفورنیا اور وکٹوریا کو ہے وہی عزت و فخر مغربی
امریکہ کے رہنے والون کو اسکے گوشت سے ہے - یہان جس شخص کے پاس خوبی
قسمت سے سورون کا ایک بڑا گلہ ہوتا ہے وہ ایک اعلے رئیس گنا جاتا ہے جنوبی
افریقہ کے دریاؤن مین ہپاٹومی بکثرت پائے جاتے ہین - یہان کے رہنے
والے انکو کاؤ بحری کے نام سے تعبیر کرتے ہین - یہہ چارپایہ وزن مین چار
بڑے بڑے قد آور بیلون کے برابر ہوتا ہے - اسکا گوشت یا چربی جب ان لوگون
کو ملجاتی ہے تو انکے لئے نور دوڑ آجاتا ہے اس چارپایہ کے گوشت کو یہہ لوگ
بڑا لذیذ و لطیف جانتے ہین اور اسمین دوائی صفات بہی بتلاتے ہین -
ہالینڈ کے رہنے والے ہمارے بھائی ڈچ بہی اسکی گوشت کو اپنے دسترخوان
کی زینت سمجہتے ہین - فرانس مین آجکل گہوڑے کے گوشت کو سب اغذیہ پر ترجیح
دی جاتی ہے چنانچہ پیرس اور برلن مین موجودہ وقت کے درمیان ضیافت
و دعوت کے مواقع پر اس ہی کے گوشت کو ایک لطیف چیز سمجہکر ایک دوسرے
کے پیش کیا جاتا ہے - گہوڑے کی ہڈیون کے شوربا کو یہہ لوگ اوس پرانے
فیشن کے شوربا پر ترجیح دیتے ہین جو بیف سے تیار کیا جاتا ہے - ملک اطالیہ
اور فرانس مین لومڑی کے گوشت کو ایک بڑی لذیذ چیز خیال کیا جاتا ہے -
شمالی امریکہ کے باشندے بہیڑیئے کے گوشت کو اور ڈہی مارش کے لوگ سلاتہہ
(کاہل) کے گوشت کو اور رہوڈنٹا کے شیر کے گوشت کو اپنے دسترخوان کا فخر سمجہتے

ہین - جزیرہ نما ملایا کے رہنے والے ہماری بہائی باگھ کے گوشت کو استعمال
ہین لاتی ہین - انکا یہہ خیال ہے کہ اسکا گوشت کل امراض کے دفعیہ کے لئے ایک عمدہ
و تیر بہدف دوا ہے بلکہ جو شخص کہ اسکے گوشت کو استعمال مین لاتا ہے ا وسمین
اسی ہی درندہ کی سی چستی و شجاعت پیدا ہو جاتی ہے - اسی ہی جزیرہ نما کی
بعض باشندی چیتے کے گوشت کو ایک عمدہ کہانے کی چیز خیال کرتی ہین ؎
لیونیزا آز ہین جنگلی بلیون کا گوشت کہانیکی ایک لطیف چیز خیال کی جاتی ہے -
ہائیلینڈ کا رہنے والا میرا بہائی ترچ اور جنوبی افریقہ کا رہنے والا میرے
بہائی ہوٹنٹاٹ کے نزدیک خارپشت کا گوشت جو دہوان سے خشک کیا گیا
ہوا ایک نعمت بے بدل ہے - مراطیوس کے جزیرہ مین ہماری بہائی نو آباد ڈچ
چمگادڑ کے گوشت کی بڑے مشتاق پائے جاتی ہین - اور اسے کہانیکی ایک بہترین
چیز خیال کرتی ہین - ملیبار کے لوگ بہی اسکے گوشت کو اکثر استعمال مین لاتی ہین
افریقہ کے لوگون کو ہاتہی کے پانونکا گوشت جب ملجاتا ہے تو اونکے لئے عید کا
روز آجاتا ہے - ابی سینیا کے رہنے والے گرگدن کے گوشت کو کہانیکی ایک
لذیذ چیز خیال کرتے ہین - تاتار مین خچر و نکی گوشت کی استعمال مین لانے کا
بالعموم رواج ہے - اس زمانہ کے قبل یونان اور روم کبیر کے باشندے گدہی کے
گوشت کو بڑی لذیذ چیز خیال کرتے تہے - مگر وسط ایشیا کے لوگ تا وم حال
اس ہی کے گوشت پر اپنی زندگی بسر کرتے ہین - شمالی افریقہ کے رہنے والی
ہماری بہائی اونٹ کے گوشت کے برابر کسی دوسری چیز کو لذیذ نہین خیال کرتی
ہماری بہائی ہوٹنٹاٹ غرافہ اور غرافہ کی چربی کو کہاکر خوش ہوتے ہین جنوبی
گنی مین اوس ملیٹے سانپ کی گوشت کو بڑا لذیذ سمجہا جاتا ہے جو تیس پاچالیس

فٹ لمبا ہوتا ہے اور جسے عوام الناس اژدہا بولتے ہین - لنکاشائر تاتل اُہی کنڈا (قسم سانپ) کا گوشت ایک لطیف چیز ہے یا دانہ میں ہنگ کے گوشت جیسی لذیذ کوئی چیز خیال نہین کیجاتی - وسط افریقہ کا رہنے والا میرا بھائی ہروش مگر مچھ کے گوشت کو بڑے شوق و رغبت کے ساتھ استعمال مین لاتا ہے ڈاکٹر لیونگ سٹون نے ایک خاص ضرورت کیوقت کر درمیان دو عدد موشر اور ایک عدد کورموش کے گوشت کو ایک نعمت غیر مترقبہ خیال کیا - میرا بھائی دیہاتی مخالف ممالک مین جیسا کہ عوام الناس کے درمیان مشہور ہے مختلف قسم کے کیڑے مکوڑون پر بھی پرورش پاتا ہے ۔

برٹش گانیا مین ایک قسم کی گبریلا کے بچے جو تاریل کے درخت کو ویڈگی سی پاز رکھتے ہین ایک بڑی لذیذ چیز خیال کیجاتی ہے جب ان کو نمک و مرچ لگاکر کڑاہی مین تلا جاتا ہے تو یہہ بڑی خوش ذائقہ بن جاتی ہین - گولیاتھس ھی ایک قسم کا خوبصورت بڑے قد کا گبریلا ہوتا ہے جنوبی امریکہ اور مغربی افریقہ کے ہمارے بھائی استعمال مین لاتے ہین - افریقہ مین میرا بھائی ٹکریون کے گوشت کو ایک پر تکلف کھانا تصور کرتا ہے اور انکو نمک لگاکر اور دہوان پر خشک کرکے یا بھون ڈالکر کھاتا ہے - پالتو پرندونکی مانند انکو گاڑی میز لادکر قصبہ بقصبہ لئے جاتا ہے - کالیفورنیا مین لوگ آنکھ بھوادن کو بڑے شوق کے ساتھ استعمال مین لاتے ہین - انکو تھیلیون مین بند کرکے اور نمک لگاکر آگ پر خشک کرکے کھاتے ہین اور بعض اوقات انکا شوربا نکالکر استعمال مین لاتے ہین ۔

سیام مین چیونٹیونکے انڈے ایک پر تکلف ضیافت ہے جنکو سبز پتون مین لپیٹ کر

میرا اسیا ہی بہائی اپنے دسترخوان پر چُنتا ہے - لنکا مین میرا بہائی شہد کہیون بہا بہی زندگی لبسر کرتا ہے - اور افریقہ مین وہ شتری کے ریشمی کیڑون پر گذران کرتا ہے - چین مین وہ ریشمی کیڑو نکے بچون سے اپنے دسترخوان کو آراستہ کرتا ہے - نیو کملیڈونیا مین میرا بہائی ایک ایسی عنکبوت کی تلاش مین پہرتا ہے جو انچ بہر لمبا ہوتا ہے - جیسے وہ بہون کر استعمال مین لاتا ہے - فرانس امریکہ ٹسکنی اور آسٹریا مین اُبلے ہوئے گہونگہونکو بڑی رغبت کے ساتہہ استعمال مین لایا جاتا ہے - ساموا جزایر نیوگنیٹر اور بحیرۂ کاہل مین میرا بہائی تیلا کی مانند ایک ایک دریائی کرم کی تلاش مین سرگردان پہرتا ہے اسکے گوشت کو بعض اوقات پکا کر اور بعض اوقات کچا ہی استعمال مین لاتا ہی - زندگی کے بعض حالات مین میرا بہائی ایک چکنی قسم کی مٹی استعمال مین لاتا ہے اور بعض حالات مین بحری ساگ بوٹے اور اوس سانپ کے شوربا پر پرورشش پاتا ہے جسکی دُم سے آواز نکلتی ہے - اور کئی ایک اشیا ہین جنکو میرا بہائی دنیا کے مختلف حصون مین استعمال مین لاتا ہے مگر مین بخوف طوالت مضمون مندرجہ بالا اشیاء کے بیان پر اسوقت اکتفا کرتا ہون - ان مین سے اکثر اشیا ایسی حالت مین دسترخوان پر چُنی جاتی ہین جنکو باورچی یا قصاب کا ہاتہہ بہی نہین چہونے پاتا - یہہ اشیا میرے بہائی کی روزانہ غذا ہین - گو یہہ میری غذا نہین - جیکہ مین اپنی مہذب حالت پر نازان ہوکر اسپر نفرت و کراہیت کے ساتہہ ہنستا ہون وہ اپنی کم مہذب حالت مین مجہہ پر ہنستا ہے *

غلام نبی عفی عنہ

بقیہ افعال الاعضاء

فصل سوم

انسان کے جسم کی ابتدائی ساخت کی بیان میں

انسان کے جسم کو جب چیر کر دیکھا جاتا ہے تو مختلف حصوں کا بنا ہوا پایا جاتا ہے
مثلاً استخوان عصلات۔ مغز۔ ملب۔ پھیپھڑے انٹریئن وغیرہ اور اگران حصوں
کو خوردبین کے ذریعہ سے دیکھا جاوے تو یہ طرح طرح کے ٹیشو یعنے باریک ساخت کے tissue
بنے ہوئے نظر آتے ہین مثلاً کانک ٹو connective ایپی ہتی لی ال epithelial
نروس یعنے اعصابی nervous مسکیولر muscular عضلاتی
وغیرہ۔

سلس cells یعنے کیسے۔ اسرار الجنین سے ہمکو واضح ہوتا ہے کہ انسان
کی یہ پیچیدار بناوٹ صرف ایک چھوٹے سے جسم سے بنتی ہے جسکو او وم ovum
کہتے ہین۔ قطر اسکا انچ کا $\frac{1}{120}$ حصہ ہوتا ہے اور بذریعہ خوردبین کے بخوبی نظر
آتا ہے بلکہ اسکے اندر ایک اور گول وجود ہوتا ہے جسکو جرمنل ویسی کل
Germinal vesical بولتے ہین نیز ہر ایک ٹشو مین اوم کی
شکل کے بہت سے اجسام پائے جاتے ہین۔ گو ظاہری شکل مین اوسے فرق رکھتے
ہین انکو انگریزی مین سلس کہتے ہین۔ اور اردو مین کیسے۔ علم افعال الاعضا
کو بخوبی جاننے کے لئے اول سلس کے اوصاف کا جاننا ضروری ہے
زمانہ قدیم کے محققین کا اسپر اتفاق تہا کہ کیسہ کم وبیش ایک گول سا جسم ہوتا ہے

اسکو گرد ایک باریک سا پردہ ہوتا ہے جسکو کیسہ کی دیوار بہی کہتے ہین اور اسکو
اندر ایک اور بہوتا سا وجود ہوتا ہے جسکو نیوکلی اس nucleus کہتے ہین
لیکن بعد مین معلوم ہوا کہ اسطرح کے اکثر نباتاتی کیسے ہوتے ہین اور وہ کیسے
جو جانورون مین دیکہے جاتے ہین۔ انمین اکثر کیسہ کی دیوار نہین پائی جاتی۔
پس یہہ ظاہر ہوا کہ کیسہ کی دیوار کا ہونا یا نہ ہونا چندان ضروری نہین
ہے۔ بلکہ زیادہ تر مفید کیسہ کا مادہ ہے جسکا نام پہلے نباتات مین پروٹوپلازم
Protoplasm رکہا گیا بلکہ بعض نے حیوانی کیسون مین اسی لفظ کا استعمال
کیا اور بعض نے اسکو بلاس ٹی ما Blastema کہا اور چونکہ بعض کا یہہ
یقین تہا کہ اسی کے ذریعہ سے نسل جاری رہتی ہے اسلئے اسکا نام جرمی نل میٹر
Germinel matter اور بایو پلازم Bioplasm رکہا گیا۔
ان اصطلاحات مین سے آجکل اسکے لئے لفظ پروٹوپلازم عموماً حیوانات ونباتات
مین استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اسی پر زندگانی کا مدار سمجہا جاتا ہے *
زمانہ حال کی تحقیقات کے بموجب کیسہ کو پروٹوپلازم کا ایک وجود جاننا چاہئے
جسکے اندر نیوکلی اس ہوا اور خوردبین کے ذریعہ سے دیکہا جاوے۔ ہر ایک کیسہ
جداگانہ جسم کی ساری بناوٹ کیطرح تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے مثلاً کبہی موجود
کیسے سے پیدا ہوتا ہے۔ بڑہتا ہے۔ اسسے اور کیسے پیدا ہوتی ہین اور آخرکار
خود مر جاتا ہے۔ اگرچہ بعض نے یہہ بہی معلوم کیا ہے کہ ادنے قسم کے جاندارون
مین جو کیسے ہوتے ہین انمین نیوکلی اس نہین ہوتی تاہم کیسہ کی متذکرہ
بالا تعریف مناسب ہے کیونکہ اعلے قسم کے نباتات وحیوانات مین کیسے کے اندر

اور نیوکلی اس کے اندر ایک یا ایک سے زیادہ اور وجود ہوتے ہین جنکو نیوکلی اولا nucleola کہتے ہین

* اور یہ وجود [illegible]

سیو کلی اس پائی جاتی ہی - پس کیسہ کی زندگانی گویا پروٹوپلازم کی زندہ حرکات کا بیان ہے +

پروٹوپلازم :- کیمیائی وصف - کمسٹری کے او سے پروٹوپلازم نہایت ہی بے استقلال البیومن albumin کا سا مادہ ہے پانی میں حل نہین ہوتا مگر پانی کو جذب کرنے سے لیسدار سا ہو جاتا ہے - اگر کیمیائی طور پر اسکی شناخت کیجاوے تو اسمین اور البیومن مین کچھہ فرق نہین گو اسمین زندگانی کے وصف پائے جاتے ہین +

وصف ذاتی - بظاہر پروٹوپلازم - لیسدار سا ہوتا ہے مگر گاہ زیادہ رقیق اور گاہ سختی مائل ہوتا ہے ہر قسم کا پروٹوپلازم البیومن کیطرح ۱۴۰ درجہ (ف) پر جم جاتا ہے یعنے سخت ہوجاتا ہے اسی باعث سے کوئی وجود جسکی اندرونی حرارت اسدرجہ تک پہونچ جاوے زندہ نہین رہسکتا - گو بہت سے جانداراسے بھی کہین زیادہ بیرونی گرمی مین زندہ رہسکتے ہین کیونکہ اونکے وجود اپنی حرارت کو درست رکھہ سکتے ہین - خوردبین کے نیچے دیکھنے سے پروٹوپلازم دو نوع کا پایا جاتا ہے ایک ہائیلائین Hyaline یعنے مصفا اور دوسرا گرے نیولر Granular یعنے دانہ دار - دونون اقسام کے شفاف ہوتے ہین لیکن قسم اول مین ساری کی ساری ساخت یکسان ہوتی ہے اور دوسری کی ساخت مین جج پہلی کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے چھوٹے چھوٹے دانے مختلف شکل ورحجم کے پائے جاتے ہین +

اوصاف افعالی - انکی تین اقسام ہین - اول حرکت - دوم پرورش - سوم پیدایش

(ا) حرکت - بعض اقسام کے جانداروں کے کیسے جو خوردبین کے نیچے دیکھے گئے ہین تو کیسون کے دانے کیسون کے وجود کے اندر مختلف اطراف کی نسبت تیرتے نظر آتے ہین - یہہ گویا پروٹو پلازم کی حرکت ہی (ب) ایک قسم کا چھوٹا سا بے ڈول جانور ہوتا ہے جسکو امی با ameeba کہتے ہین - اوسکے چلنے کا طریق اسطرحپر ہے کہ پہلے اوسکے جسم مین سے ایک چھوٹا سا کونہ نکلتا ہوا نظر پڑتا ہے تھوڑی دیر بعد وہ سکڑ جاتا ہے اور دوسری طرف ایک اور اسیطرح نکلتا ہے اور سکڑ جاتا ہے اسیطرحپر وہ آہستہ آہستہ کسیطرف کو حرکت کرتا ہی - اس قسم کی حرکت کو امی بائیڈ ameeboid کہتے ہین یعنے امی با کی مانند - اس قسم کی حرکت بہی جانداروں کے کیسون مین پائی جاتی ہے (د) تیسری قسم کی حرکت کو سی لی اری ری ciliary کہتے ہین - اونے قسم کے جانداروں مین دیکہا گیا ہے کہ کیسون کی بنی ہوئی جہالرین سی اونکے وجود کے کناروں پر ہوتی ہین - اور ان جہالروں کی حرکت ایسی ہوتی ہے جیسی ہوا کے لگنے سے گندم کے خوشونکی +

۲- پرورش - اسکا بیان آیندہ کیا جاویگا جبکہ کل جسم کی پرورش کا بیان ہوگا +

کیسہ کی پیدایش کے سمجہنے کے لئے پہلے ضرور ہے کہ کیسہ کی باریک ساخت کا بیان کیا جاوے +

کیسون کی باریک ساخت - (ا) سل وال cell-wall یعنے کیسہ کی دیوار یا پردہ - کیسہ کی تعریف مین ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ کیسہ کی دیوار کا ہونا کچہہ ضروری امر نہین ہی - نقر یبا

تمام کیسون مین پروٹوپلازم کی اوپر کیطرف بہ نسبت اندرونی مادہ کے کسیقدر سختی
پکڑ جاتی ہے اور جون جون یہہ سختی بڑہتی جاتی ہے تون تون کیسہ ایک علیحدہ وجود
ہونے لگتا ہے۔ اس جسمانی تغیر کے ساتہہ ہی ساتہہ کیمیائی تبدل بہی جاری رہتا ہے
چنانچہ چربی کی کیسون مین ہم دیکہتے ہین کہ کیسہ کی دیوار اپنے اندرونی مادہ کے
مقابلہ مین کچہہ اور ہی ہوجاتے ہے اور اگر چربی کو دبا کر نکال دیا جاوے تو کیسہ کا پردہ
ایک مرجہائے ہوئی خشک سی ہتہلی باقی رہجاتی ہے۔ اس قسم کا پردہ شفاف
بے ساخت لچکدار ہوتا ہے اور رقیق چیزین مثل پانی وغیرہ اسمین سے گذرجاتی ہین
اسی وجہ سے کیسہ کا اندرونی مادہ بباعث جذب کرلینے کے پرورش پاتا رہتا ہے بعض
حالت مین (مثل چربی کے کیسون کے) کیسہ کی دیوار کا سختی پکڑ جانا ضرور ہی ہوتا ہے
تاکہ جس ساخت مین وہ شامل ہین اسکو کافی مضبوطی حاصل ہو۔ لیکن بعض حالت مین جب
وہ ایک خاص درجہ کی سختی حاصل کرلی یہانتک کہ وہ اورون سے علیحدہ ہوجائے
تب اسکو کتب مسول Capsule کہتے ہین۔ اسکی تمثیل کارٹی لج سلس یعنے
غضروفی کیسون مین پائی جاتی ہے۔ نیز اووم مین جسکے کیپشول کو پرائمی ٹو
کورین Primativechorion کہتے ہین +

کیسہ کے اندرونی اجزا سے بلحاظ عمر مقام اور کام کے مختلف ہوتے ہین۔ بعض حالت
مین یہ پروٹوپلازم بالکل تغیر ہوجاتا ہے مثلاً چربی کے کیسون مین بجای روغن کے
چربی کی قطرہ مین ہی پائی جاتی ہین۔ جلد کے زرد کیسون مین رنگ کے دانے پاہے
جاتی ہین۔ اور مختلف غدودون کے کیسون مین انکی رطوبتون کی اجزا پاہے
جاتی ہین۔ علاوہ ازین جو جو عمر بڑہتی ہے تو تون کیسکا مادہ بتدریج
کیمیائی ساخت مین بہی بدل جاتا ہے۔ چنانچہ جلد کی نیچلی تہ کی کیسون کا وجود

جون جون وہ سطح پر پہونچتے ہین سختائی پکڑتا جاتا ہے اور آخر کار کریٹین Keratin یعنے ہنیگ کا مادہ بنجاتا ہے علی ہذا القیاس جنین کے خون کے کیسونکا پروٹوپلازم حاملہ کے خون کے کیسونکی ہیموگلوبین Haemaglobin (خون کے کیسونکا سرخ مادہ) سے تبدیل ہوجاتا ہے *

کیسونکی باریک ساخت چند سے عرصہ سے بڑی غور کے ساتھ دریافت کی گئی ہے اور جسکو پہلے دانہ دار بے ساخت پروٹوپلازم کہتے تہے وہ بڑی پیچیدار ساخت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ خون کے سفید کیسون۔ جلد کے کیسون کانکٹو ٹشو کے کیسون۔ اعصابی کیسون اور دیگر کئی اقسام کے کیسون مین نہایت باریک تارون کی ایک جالی سے بیان کی گئی ہے۔ اور جالی کے خانون مین کہا گیا ہے کہ مصفا مادہ ہے اور تارون کے آپسمین ملنے سے جوگرہ سی بنجاتی ہین کہتے ہین کہ انکو پرانے محققین نے دانے خیال کیا تہا لیکن بعض کیسون مین جیساکہ خون کے سفید کیسے مین اصلی دانے پائے جاتے ہین جو بالکل آزاد ہین اور کیسہ کے جال سے ہرگز ملی ہوئی نہین *

نیوکلی اس۔ اول اول ۱۸۳۲ع مین نباتاتی کیسون مین دی گئی۔ گاہ چہوٹی سے شفاف وجود ہوتے ہین اور ایک یا ایک سے زیادہ انکے اندر دیگر وجود ہوتے ہین جنکو نیوکلی اولائی کہتے ہین اور گاہ صرف پروٹوپلازم کا ایک وجود سا ہوتے ہین مگر کسیقدر سخت۔ بلاظ کیسہ کے خود پروٹوپلازم سے دوسرے درجہ کے مفید ہین۔ انکی زندہ طاقت کیسون کی حرکت مین نہین ظاہر ہوتی بلکہ کیسون کے منقسم ہونے مین۔ شکل مین گول یا بیضوی ہوتی ہین لیکن کیسہ کے ساتھ ساتھ انکی شکل نہین بدلا کرتی انکی باریک ساخت کیسونکی باریک ساخت سے ملتی ہے یعنے ایک

* نیوکلی اس ۱۸۳۲ع [illegible]

قابل توجہ حکماے و ڈاکٹر صاحبان

ان دنون مین جناب ڈاکٹر شیخ حشمت علی صاحب کہولاپور امراؤتے ملک شرقی برار نے ایک مریض کی مرض کا حال تحریر کر اس عرض پر نیازمند کے پاس ارسال فرمایا ہی کہ خود بہی متوجہ بعلاج ہون اور دیگر صاحبان کے ملاحظہ کے لیے درج رسالہ تکمیل الحکمہ فرماوین کہ وہی صاحب بہی اپنی اپنی راے کے اظہار سے بندہ کو ممتاز اور مریض کو مستفید فرماوین۔ جب اس مرض پر پوری پوری بحث ہوگی تو مین یقین کرتا ہون کہ جملہ ہم پیشہ صاحبان اسکی دیکہنے سے فایدہ وافی اُٹہاوینگے۔ پس بموجب ارشاد ڈاکٹر صاحب موصوف خلاصہ خط کو ذیل مین درج کرکے امید قوی رکہتا ہون کہ جنکی نام نامی خط ہذا مین تحریر کیے گئے ہین اظہار راے سے پہلوتہی نفرماوینگے اور بعد ازان جو کچہہ میری عقل ناقص مین آویگا تحریر کرکے ہدیہ ناظرین کرونگا +

مجمع جوہیماہے بیکران جناب حکیم احمد علی صاحب زاد شفاقہ

بس از تسلیم گذارش ہی کہ میری عمر ۳۰ برس کی ہی اور محکمہ ڈاکٹری مین ۲۳ سال سے نوکر ہون عنفوان جوانی مین ۴ برس یونانی حکمت کی کتابون مین بہی واقفیت حاصل کی تہی بس قدر کہ قلیل ہرد و حکمت کے جاننے سے جہلا مجہے شیطان کے موافق مشہور کرتے ہین مگر چونکہ مین آپکو اپنا بزرگ سرپرست اور ہم پیشہ ہردو حکمت سے ماہر سمجہتا ہون اسلیے ایک مریض کی کیفیت مرض سے مطلع کرتا ہون تاکہ آپ بہی متوجہ ہوکر رجوع بعلاج ہووین اور پرچہ تکمیل الحکمہ مین بہی درج کیجیے تاکہ ناظرین پرچہ خصوصًا مولوی ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب و ڈاکٹر حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر بخشی نانک چند صاحب بہی اپنی راے دینگے خلاصہ یہ ہی کہ بندہ ۱۸۷۳ء سے ملک برار مین تبدیل ہوکر آیا ہی اوسوقت سے میری ملاقات جناب محمد عبد الغنی

صاحب سوداگر ساکن کہولاپور سے ہے یہہ صاحب نہایت پارسا اور عابد صفت آدمی
ہین انکو درد عصبی مشہور سیاٹیکا عرصہ گیارہ برس سے ہے اوایل مین حکما یونانی کا علاج
ہوتا رہا تشخیص مرض کے باب مین کسی صاحب نے مرض نقرس اور کسی نے عرق النسا بتلایا غرضکہ اپنی
اپنی رائے کے موافق ہرایک نے قرار مرض دیکر علاج کیا یعنی کچہہ کم نہین چنانچہ اسہال ۔ مقیات ضماد
روغنیات ۔ عرقیات وغیرہ استعمال کروایا ۔ فصد صافن دوبار کہولی گئی ۔ شاخ ۔ جونک جہاڑ
پہونک ۔ منتر جنتر ۔ زیارات بزرگان ۔ خیرات ۔ صدقہ وغیرہ سب قسم کی تدبیرین کیگئین
میرا بہی علاج عرصہ دس برس سے کم وبیش معہ دیگر ڈاکٹران مفصلہ ذیل اوقات سے ہوتا رہا
اکثر اوقات جملہ مرکبات فولاد مروجہ سابق وجدید کا استعمال ہوا ۔ کبہی کبہی ہیوریٹ
اف ایمونیا کو ہمراہ سارسا پریلا کے دیا گیا کبہی سلفٹ آف ایرن کو نیاکوا کسٹراکٹ نکسوا
میکا کی ساتہہ کہلایا ۔ چونکہ حکیم لوگون نے اس مرض کو نقرس اور وجع المفاصل قرار
دیا تہا ۔ گو بعض صاحب عرق النسا کی مرض بہی بتلاتی ہین ۔ اسلئے نیازمندنی بہی اس
زعم پر کہ شاید ہو کا جیکم کو آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کے ہمراہ دیا ۔ ارجنیا اور اٹروپیا
کے سولیوشن کو پچکاری کے ذریعہ خاص جگہ پر جلد مین داخل کیا جب کبہی نوبت کو وقت
درد کی ٹیس چہاتی تک ہو پہنچتی تو کلورل ہیڈریٹ کے استعمال سے باری کو کم کیا ۔ کلوروفارم
بلاڈونا لنمنٹ کی مالش کی مقام جو ٹرسائیٹک نرو کی جگہ پر یکہ جہانکہ چارون طرف
اور پنڈلی پر بہی داغ دیا گیا بلسٹر بہی تین مرتبہ لگایا ۔ علاوہ اسکی مریض نی اکثر دوائی
اشتہاردہندہ والی کی دوا بہی لگا کر کہائی مگر کسی سے کچہہ صورت افاقہ کی نظر نہ آئی ۔ اب بعض
صاحب ڈاکٹرون وحکیمون کی معالجہ سے مایوس ہو کر بیٹہہ گئی ہین ۔ اور مینے بہی علاج سب چہوڑ دیا
صرف ہیوریٹ آف امونیا اور کلورل ہیڈریٹ دیتا ہون اسنے ذرہ ارام رہتا ہے
آپکو اطلاع کرتا ہون ۔ چہاتی تک جو کبہی کبہی درد جاتا تہا وہ کم ہو کر صرف جانگہہ تک رہتا ہے

سبب اس درد کا مریض اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ گھوڑی پر سے اُترنیکے وقت پیر مین موچ
آگئی- پھر یہہ درد رفتہ رفتہ بڑھتا گیا- اب یہہ نوبت ہے کہ عصر کے وقت سے نصف شب
تک بائین انگوٹھے سے درد شروع ہو کر کمر تک بلکہ کبھی چھاتی تک پہنچتا ہے بعض
اوقات دو ماہ تک آرام رہتا ہے کبھی ہمیشہ رہتا ہے- عمر مریض تخمیناً ۴۵ سال کی
ہے مزاج نہ بلغمی نہ دموی- البتہ غلبہ ریاح کا زیادہ ہے مگر لفافہ تک نہین مزاج بلغمی
ہی کہنا چاہیئے فقط امید کہ جملہ صاحبان اپنی راے دیکر مریض کو مستفید اور بندہ کو ممنون فرمائینگے

ہیضہ کی علت

جرمن مین ایک کمیشن ہیضہ کی تحقیقات کے واسطے مقرر ہوئی تھی وہ مختلف ملکون مین
گئی اور وہان کی تحقیقات کی جرمن مین واپس جا کر اونہون نے اپنے کام کا نتیجہ مشتہر کیا ہے
اور یہ تجربہ کیا ہے کہ باریک باریک کیڑے کنوئن اور تالابون وغیرہ کی پانی مین
ہوتی ہین انسان اس پانی کا استعمال کرتا ہے- یہہ کیڑے معدہ مین چلی جاتی ہین صفائی
سے قے کرتی ہین اور رطوبت اور سو یونکی غلاظت سے مر جاتی ہین اگر معدہ مین زندہ رہے
اور کسی قدرتی علاج سے نہ مری تو یہی کرم ہیضہ کی باعث ہو جاتی ہین- کمیشن کا تجربہ ہے کہ
کیڑونکی موجودگی سے ہیضہ ضرور ہوگا اگر یہہ معدہ تک محدود رہی اور فنا ہو گئی یا فنا کر دیگئی
تو بیمار شفا پائیگا اور اگر امعاء انتڑیون مین کیڑے پہنچگئی تو پیام موت ہے- پھر صحت محال ہے
ڈاکٹر کاک پریزیڈنٹ کمیشن ہیضہ یہہ بھی ظاہر کرتی ہین کہ ان کیڑونسے جانور ہلاک نہین ہوتی
چنانچہ دو ایک جانورونکو یہہ کیڑے کھلائے گئے وہ ہیضہ سے محفوظ رہے- معلوم ہوا کہ انسان
ہی ان کیڑونکی وجہ سے ہیضہ مین مبتلا ہوتا جاتا ہے اور جانور نہین- مگر کمیشن کے ممبرون نے
کلکتہ اور مصر مین تالابون اور کنوئیکی پانیمین ان کیڑونکو جو زد [illegible] بچشم دیکھا اور چند آدمی جو ہیضہ

سے مر گئے تھے۔ انکی اسٹریاں چیر کر کیڑے انکو دریافت کیا کمیشن کی تحقیقات کی نتیجہ
کا یورپ اور ہندوستان مین چرچا ہو رہا ہے۔ سول و ملٹری گزٹ مین ایک
صاحب کی نسبت یہہ خبر دیکہنے مین آئی کہ وہ ان کیڑونسے انکار کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ
ڈاکٹر کاک کی تجویز بالکل غلط ہے انکا خیال ہے کہ مین کیڑے کو کہا سکتا ہون مرونگا نہین
اور اگر مر گیا بلا سے لوگونکو فایدہ تو ہوگا۔ بہتر ہے کہ آزمایش کیجاے مگر مشکل ہے کہ وہ
اپنی اولاد اور متعلقین کے واسطے زر نقد کی خواہش کرتے ہین۔ ہماری راے مین انکو جرمن
پہنچکر پریزیڈنٹ کمیشن سے کہنا چاہیئے وہی انکی موت و حیات کے ذمہ وار ہو سکتے ہین
ہمارے ہمعصر نے اس خبر کا عنوان نہایت موزون ارجسب حال ان بزرگوار کے لکہا ہے
یعنے (ہیضہ کا امیدوار) آجتک ڈاکٹری اور یونانی وغیرہ طب کی کتابون مین مختلف
اسباب وبا کے تحریر ہین۔ مگر مختلف مقامات مین ہیضہ کا خروج مختلف صورتون سے
ہو جایا کرتا تہا اسوجہ سے کسی تشخیص اور کسی خاص سبب پر قطعی یقین نہین ہوتا تہا۔ انگریزی
ڈاکٹرون نے ہندوستان مین غلاظت و کثافت کو بڑا سبب ہیضہ کا قرار دیرکہا ہے
لیکن اسپر بہی انکو اطمینان نہ تہا انہون نے تحقیقات کا سلسلہ ختم نہین کیا تو اتنا فیوتا
جاری رکہا۔ طب یونانی کے متعلد اخلاط کی فساد اور ہیجان اور خارج از اعتدال
ہونی اور ابخرات کثیفہ کے اختلاط ہوا سے ہیضہ کے ظہور کے قایل ہین وہ کہتے ہین کہ
غلاظت اور اشیاے وغیرہ کے سڑنے سے بخارات تصاعد کرتی ہین اور ہوا مین مخلوط ہوکر
اسمین سمیت پیدا کرتی ہین اور وہی موثر ہوتی ہے مگر اسکی ساتہہ اس امر کے بہی
قایل ہین کہ اگر انسان مین مادہ فاسد موجود ہے اور وہ قابلیت رکہتا ہے
کہ ایسی سمی ہوا کا اوسپر زیادہ اثر ہو تو اس قابلیت کی حسبقدر آدمی ہونگی انہین کو بیماری
زیادہ ہوگی۔ اور مادہ کے اعتبار پر مرض کا استیلا و غلبہ متصور ہو سکتا ہے

اور جو آدمی کہ قابلیت نہین رکھتا انکو ہیضہ بہت ہی کم ہوتا ہی وہ مثالاً ایسی ہوا
کو آگ اور قابلیت اور غیر قابلیت کو خس و خاشاک و در رطب و یابس لکڑیان
تصور کرتی ہین انکا خیال ہے کہ آگ کا کام جلا دینا ہے مگر خشک لکڑی اور خس
و خاشاک ذراسی آگ کی حرارت کو جلدی قبول کرلیگا۔ بخلاف تر و تازہ لکڑیون
کے انمین تھوڑی سی آگ کا اثر ایک تو ہوتا ہی نہین اور اگر بہت سی آگ
ہوئی اور کم اثر ہوا تو اوسکا دفعیہ ہوسکتا ہے ہمکو بیدک کی کتابونکا حال معلوم
نہین۔ مگر ہمنے سنا ہے کہ قدیم زمانہ مین ہندوستان ہیضہ سے پاک تھا اور
اسی سے بیدک مین اسکا ذکر نہین اگر یہ بیان ٹھیک ہو تو وسط الیشیا یا
یوروپ سے مسلمانون اور انگریزون کے ساتھ آیا ہوگا۔ وسط الیشیا اور یوروپ
مین قدیم سے ہیضہ پایا جاتا ہے۔ اور بو علی سینا اور عرب کے حکیمون اور یوروپ
کے ڈاکٹرون اور مورخین کی تحریرونسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وسط الیشیا اور عرب
اور یوروپ وغیرہ مین ہیضہ تھا۔ ہم اسوقت اس امر کا تصفیہ نہین کرتی کہ ہندوستان
مین ہیضہ تھا یا نہ تھا۔ مسلمانون اور انگریزونکی ساتھ آیا یا نہین۔ ایشیا سے
یوروپ مین گیا یا یوروپ سے ایشیا مین آیا۔ یہ ایک بڑا جھگڑا ہے۔ اور اسکا فیصلہ
مشکل سے ہوگا۔ ہمارا منشاء مضمون ہذا مین جرمنی کمیشن کی رائے کے اظہار سے تھا انکے
نزدیک اوسکی جدید تحقیقات کا جدید نتیجہ ہے کہ ایک قسم کے کیڑون سے یہہ خوفناک
مرض پیدا ہوجاتا ہے اور یہہ عجیبات ہے کہ صفائی جسقدر زیادہ ہوگی کیڑونکی
تولید مین ترقی ہوگی اور جس قدر غلاظت زیادہ ہوگی کیڑے سے رفع
ہوتے جائینگے۔ ہم کو امید ہے کہ ہندوستان اور یوروپ مین ڈاکٹر اسکی
جانچ کرینگے ٭

جو مفت کا ہو طبیب بلوا لو پاس — بیشک ہی یہی نہیں ہے کچھ اسمین خطا
قایم ہی اسی سے زندگی کی اساس — کہتے ہیں جسے فیہ شفاء للناس

نمبر ۵ | بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۸ء | نمبر ۵

شرح

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	۳	عہ	۱۲
" " مع "	۴	۸	۱
سرکار و رؤساسی	۶	۲	۱۲

ڈاکٹران و اطباء انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل متفرقات - یہہ رسالہ بعض بعض صاحبونکو بلا درخواست بھی بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور ہو وہ دفتہ کے اندر مطلع فرمایں ورنہ منظور ہی متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو رسید دی درخواست کے ساتھہ رقم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا - معاملات رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین بذریعہ منی آرڈر بھیجدین صورت ٹکٹ فی روپیہ زیادہ ارسال فرمائین اجرت مضامین بعد خاص فی سطر ۳ فی صفحہ سے زیادہ اشاعت کے لیے رعایت ہوگی -

مضامین رسالہ ہذا

طب یونانی و انگریزی کے مسائل انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی طریق تشخیص مرض حفظ صحت ما تقدم کے مسائل یونانی و انگریزی طب پر تعصب مجا لکمہ علم تشریح منافع و غیرہ تقسیا کیمیا افعال الاعضا میڈیکل جورسپروڈنس میدک انگریزی و یونانی طب کے ساتھہ اسکی مطابقت نئے تجربے

باہتمام ابو عبید اللہ و حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء
مطبع گنیش پرکاش پریس لاہور

حبوب ہالووے صاحب

یہہ ہوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنیکے لئے کثیر المنفعت نہایت ضروری ہے چونکہ خون کی صفائی زندگی و تندرستی و قوت کیلئے ضروری ہے پس یہہ حبوب مصفی خون ادویہ پر فضیلت رکہتی ہین کبد و معدہ و گردہ کے امراض کیلئے مفید ہین جو سباب اعضاء رئیسہ مین کمطاقتی التہاب اجتماع خون پیدا کر دیتے ہین وہ انکے استعمال سے رفع ہوتے ہین زیادہ محنت و بے اعتدالی و بد پرہیزی و خرابی آب و ہوا کے اثر سے جو خلل نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہے ان گولیونکے استعمال سے دور ہو جاتا ہے آنتون پر بہی انکا اثر ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتونکی ہر ایکطرحکی شکایت دفع کرتی ہین تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین جو عارضے مفسد دی بخارات سے پیدا ہوتے ہین انسے محفوظ رکہتی ہین اور مواد ردیہ اور اخلاط فاسدہ جو نباتات اور حیوانات متعفن ہونیکے سبب خون مین داخل ہوتے ہین ان حبوب کے استعمال سے خارج ہو جاتے ہین یہہ گولیان مقوی اعضاء ہین اگر اعضاء تولید کمزور ہو جاتے ہین تو انکے استعمال سے قوت پہنچ جاتی ہین اور مزید برآن ہر ایک طرح کے ضعف و کمزوری کو رفع کرتی ہین مخصوص امراض عورات کیلئے یہہ حبوب بے بہا ہین اور دنیا مین انسان کی زندگی با آرام و آسایش بسر کرنیکے لئے لاثانی ہین۔

مرہم ہالووے صاحب

اس مرہم کو مقام ماؤف مین نفوذ کرنے اور اسکو صحیح حالت مین لانیکی صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین جب کے سطح پر ملی جاتی ہے سینہ معدہ کبد رحم کے کل عوارض پر اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہے وجع مفاصل و نقرس کی تکالیف کو اسکے لگانیسے آرام ہوتا ہے نہایت سخت اور تکلیف دہ عوارض کو کہو دیتی ہے اگر ٹانگ خراب ہو گئی ہو اور زخم کہنہ و پہوڑے پرانے ہون سینہ جکڑا رہتا ہو ناسور جان بلب بواسیر سے زندگی تلخ ہو تو ان سب امراض کے دفعیہ مین یہہ مرہم تیر بہدف ہے خطا نہین جاتی جلد جسم کے تمام بیرونی امراض اسکے استعمال سے شفا پاتی ہین یہہ گولیان و مرہم فقط (۵۳۳) اکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کی دوا فروش صندوقون و ڈبیونمین بیچی جاتی ہین قیمت یہہ ۱ شلنگ ۱/۲ ۱ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ قریب قریب تمام زبان مین انپر ہدایات لکہی ہوئی ہین کہ اسطرح استعمال کرنا چاہیئے۔

روئداد جلسہ تقسیم انعام طلباء میڈیکل سکول لاہور

منعقدہ ہشتم ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۴ع

یہہ جلسہ ہفتہ کے روز بتاریخ ہشتم ماہ نومبر کمرہ کلان میڈیکل کالج مین منعقد ہوا تہا صدر مین کرسی طلائی سجی تہی اور سامنے میز نہایت پرتکلف اور خوشنما تہی جس پر انعامات چُنے ہوے رکہے تہے - داہنی طرف بہت کرسیون پر رئیسان دیسی رونق پذیر تہے - بائین جانب بہت سے صاحبان انگریز حکام مین سے مع لیڈیان عالی تبار کے بیٹہے تہے - سامنے کی طرف جملہ طالبعلمان کی نشست تہی - وقت مقررہ ساڑہے ۵ بجے کا تہا - یورپین اور دیسی صاحبان وقت مقررہ سے کچہہ پہلے تشریف لا چکے تہے - اور ٹہیک ساڑہے پانچ بجے جناب مستطاب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کرسی طلائی پر [illegible] رونق افروز ہوے - پہلے جناب ڈاکٹر براؤن صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ نے اپنی اسپیچ مین طلبا کی اقسام اور تعداد اور اس مدرسہ مین سال گذشتہ کے اندر جو جو تغیر و تبدل واقع ہوئے تہے بیان کئے اور اس تقریر کا اُردو ترجمہ خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سرجن نے دیسی رؤسا کو پڑہ کر سنایا - بعد ازان حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے دست مبارک سے نہایت خوشی کے ساتہہ کامیاب طلبا کو انعام عطا فرمائے - بعد تقسیم انعام ایک نہایت دلچسپ اور موثر اور عبرت انگیز اسپیچ زبان مبارک سے فرمائی جس کا ترجمہ ڈاکٹر رحیم خان صاحب نے کیا - ہم پرنسپل صاحب اور حضور سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر بالقابہ کی اسپیچون کا ترجمہ ذیل مین درج کرتے ہین -

تقریر جناب ڈاکٹر براؤن صاحب بہادر پرنسپل میڈیکل سکول لاہور

حضور لاٹ صاحب بہادر دام اقبالہ ولیڈی صاحبان وصاحبان! آج کا جلسہ اس غرض سے منعقد ہوا ہے کہ مین حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت مین اُن طلبار کو پیش کرون جن کو انعام واکرام دیئے جائینگے اور نیز اسکو بہی دکہلاؤن کہ جس روز سے یہہ مدرسہ قایم ہوا ہے اُس روز سے لیکر آج تک اسکے اغراض کیقدر وسیع ہو گئے ہین۔ چنانچہ ابتداءً اس مدرسہ مین صرف دو ہی جماعتین تہین ایک تو انگریزی جس مین طلبار تعلیم پاکر اسسٹنٹ سرجنی کے عہدہ پہ مامور ہوتے تہے اور دوسری جماعت ہندوستانی جس مین ملیٹری میڈیکل پیوپل پڑہا کرتے تہے۔ لیکن یہہ دونون جماعتین پہیلتی پہیلتی اسقدر پہیل گئی ہین کہ اب انمین کئی قسم کے طالب علم مختلف غرض کے لئے تعلیم پاتے ہین۔ مثلاً اب انگریزی جماعت مین ایک قسم کے طالبعلم وہ تعلیم پاتے ہین جو پنجاب گورنمنٹ کے طلبا کہلاتے ہین دوسری قسم کے طالب علم وہ ہین جو شمال مغربی گورنمنٹ کے طلبار کے نام سے نامزد ہین اور اسی انگریزی جماعت مین ایک اور قسم کے طالب علم وہ بہی پڑہتے ہین جو پنجاب کے فری طلبا کہلاتے ہین۔ ایک اور فریق وہ ہے جو شمال مغربی کے فری طالب علمون کے نام سے مشہور ہین۔ علاوہ اِن فریقون کے لوکل فنڈ اور یونیورسٹی کے طالبعلم بہی اسی جماعت مین تعلیم پاتے ہین۔ ان کے سوا دو اور قسم کے طالب علم بہی اسی انگریزی جماعت مین علم طب حاصل کرتے ہین یعنے ایک تو سول میڈیکل پیوپل اور دوسرے زنانہ طلبار۔

اب دوسرے یعنے ہندوستانی جماعت کے پہیلاؤ کا حال سُنئے۔ چنانچہ اس جماعت

مین ایک فریق ملٹری میڈیکل سٹوڈنٹس کی ہی- دوسری سول میڈیکل سٹوڈنٹس کی- تیسری لوکل فنڈ کے طلباء کی- چوتھی حکیم طلباء کی- پانچوین اُنکی جو بلا وظیفہ فری پڑھتے ہین چھٹی مشن کے طالبعلمون کی- ساتوین زنانہ سول میڈیکل سٹوڈنٹس کی- آٹھوین زنانہ لوکل فنڈ کی نوین دیسی دائیون کی- دسوین اُن مستورات کی فریق بھی اسی جماعت ہندوستانی مین تعلیم پاتی ہے جو بلا وظیفہ فری پڑھتی ہین- اور علاوہ فریق ہا ے مذکورہ بالا اس مدرسہ مین کئی جماعتین ایسی بھی ہین جن مین طلباء صرف چند مضامین کے درس مین حاضر ہوتے ہین- چنانچہ وہ حکیم صاحبان جنکا مطب شہر مین جاری ہی وہ بھی تشریف لاتے ہین- دوسری جماعت انگریزی دائیون کی ہے- اور تیسری دیسی دائیون کی اور چوتھی جماعت اب تھوڑے دنوں سے کھولی گئی ہے اس مین بیمار داری کا طریقہ سکھلایا جاتا ہی- لیکن ان کل جماعتون مین سے مین آپ کی توجہ خاصکر زنانہ جماعت کے طالب علمون کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہون- چنانچہ اب ہم اِس بات مین کوشش کر رہے ہین کہ عورتین کسیطرح طب سیکھہ جائین تاکہ اپنے ملک کی مستورات اور بچون کا علاج و معالجہ خود کر سکین کیونکہ اکثر عورتون کو مرد طبیب کے علاج سے انکار ہوتا ہی- اِس مدرسہ مین بالفعل طلباء کی تعداد اسطور پر ھی کہ انگریزی جماعت مین ۸۰ مرد اور ۳ عورتین ہین ہندوستانی جماعت مین ۱۰۴ مرد اور ۸ عورتین ہین یعنے اِن دونون جماعتون مین ۱۸۴ مرد اور ۱۱ عورتین پڑھتی ہین لیکن علاوہ ان کے جو اور جماعتین اُنکی شمولیت مین ہین ان مین ۱۶ مرد اور ۳۰ عورتین پڑھتی ہین پس کل تعداد مذکر اور مونث طلباء کی جو اِس مدرسہ مین بالفعل تعلیم پاتے ہین یہہ ہے کہ مرد طالب علم ۲۰۰- اور عورات ۴۱-

سال گذشتہ مین اِس مدرسہ کے مدرسون مین چند تغیر و تبدل واقع ہوی مین چنانچہ جناب ڈاکٹر گریٹ صاحب بہادر جو تعلیم مین نہایت شوق رکہتے تہو بدل کے جیلخانجات کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوگئے اور جناب ڈاکٹر سنٹر صاحب بہادر جو کئی سال سے برابر نہایت عمدگی کے ساتہہ اس مدرسہ مین مدرس تھی بدل کر ڈاکٹر گریٹ صاحب بہادر کی بجاے مقرر ہوے - لیکن پہر بہی ہماری یہہ خوش نصیبی ہے کہ جناب ڈاکٹر سنٹر صاحب بہادر اِس مدرسہ مین معنا مین طب متعلقہ عدالت اور فن قابلہ مین بہی درس تدریس کیا کرینگے - ڈاکٹر بیری صاحب بہادر جنہون نے دو سال تک علم کیمیا پڑہایا تہا بدل کر جالندہر تشریف لیگئے اور انکی بجاے جناب ڈاکٹر ریٹن بینگ صاحب بہادر مقرر ہوے ہین - جناب موصوف کو خاصکر علم کیمیا کی پڑہانیکا نہایت شوق ہے اور اس مدرسہ کے اور کامون مین بہی بخوشی تمام مدد دیتے ہین -

اب اس تقریر کو ختم کرتا ہون اور جناب مستطاب معلی القاب حضور لاٹ صاحب بہادر دام اقبالہ کا بدل شکریہ ادا کرتا ہون کہ آج کے دن حضور ممدوح نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس جلسہ کو رونق بخشی - اور لیڈی صاحبان اور صاحبان یورپین اور خاصکر دیسی صاحبون کا بہی شکریہ ادا کرتا ہون کہ اس جلسہ مین تشریف لائے - اب مین حضور لاٹ صاحب بہادر کی خدمت فیضدرجت مین اُن طلبار کو پیش کرتا ہون جنہون نے انعام حاصل کئے ہین -

تقریر دلپذیر جناب مستطاب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

دو سال کا ذکر ہی کہ مین اسیطرح کے انعام کے جلسہ مین میر مجلس تہا اور اُس موقع پر

جو جو کچھہ مین نے کہا تہا آج کے روز اس سے زیادہ کوئی خاص بات نہین کہنا چاہتا بجز اس کے کہ اس مدرسہ کی سرسبزی اور مستعدی پر جو روز بروز ترقی پر ہے آپ لوگون کو مبارکباد دون ـ

یہہ بات قاعدہ کی ہے کہ لوگون کو اس مدرسہ کے سفادسے جون جون آگہی ہوتی جائیگی اور علمی اصول پر تعلیم کے فواید معلوم ہوتے جائینگے اور طب کے اصول پر بیماری کے علاج و معالجہ اور بیمار داری کے عمدہ عمدہ طریقون کے لوگ قدرشناس ہوتے جائینگے تون تون اس بات کے خواہان ہوتے جائینگے کہ کسیطرح اس مدرسہ سے ہم لوگون کو اس سے بھی بڑہکر فایدہ پہنچا کرے ـ

اس مدرسہ مین خاصکر یہہ بات نہایت پسندیدہ نظر آتی ہے کہ اس مین زنانہ طالبعلم بھی تعلیم پاتے ہین کیونکہ اس ملک کی رسم کے بموجب عورتون کو مرد طبیب کے علاج سے اکثر انکار ہوتا ہے تو عورتون ہی کا طب پڑھہ کر طبابت کرنا ایک نہایت فایدہ مند بات ہے ـ غریب اور امیر دونون قسم کی عورتون کو اناڑیون کے علاج سے جسقدر تکلیفین ہوتی ہین اور جان بچ بھی جاوے تاہم ساری عمر ایسے ایسے درد دکہہ سہنے پڑتے ہین کہ جن کا بیان احاطہ امکان سے باہر ہے پس اُن تکلیفون اور اُن درد دکہہ کا دفعیہ صرف اسیطرح ہو سکتا ہے کہ عورتین طب پڑہین اور اپنی ہم جنس کا علاج معالجہ خود ہی کیا کرین ـ چنانچہ اس امر مین آجکل انگلنڈ کے اندر نہایت کوشش ہو رہی ہے اگر اس مدرسہ مین زنانہ جماعتین اور بھی بڑہائی جاوین اور اُنکی تعلیم کا نصاب بھی زیادہ بڑہا یا جاوے تو مین بہت خوش ہونگا ـ اِس امر کی ترقی مین جہانتک ہو سکا پنجاب گورنمنٹ نے زنانہ طلباء کی مدد کے لئے وظیفون کا سلسلہ جاری کر دیا ہے ـ

ایک اور نئی بات اِس مدرسہ مین یہ بھی جاری کی گئی ہی۔ جس سے مین نہایت خوش ہوا ہون
کہ دائیون کو بیمارداری کا طریقہ سکھلایا جاتا ہی اور اِس امر مین اکثر لیڈیون نے جو
جو توجہ دکھلائی ہی وہ نہایت قابل تعریف ہی کیونکہ یوروپین لیڈیون کی مدد اور
ہمدردی کے جتلانے کا موقعہ اس سے بڑھکر کوئی اور نہین ہوسکتا کہ وہ اپنے ہمجنس
کی طبی تعلیم و تربیت کے باب مین کوشش کرین۔
اس مدرسہ کو ایک اور مدرس کی نہایت ضرورت ہی تاکہ وہ کام جو اب بڑھ گئے
ہین اُن کا سرانجام ہوجاوے اور نیز طلباء کو اُس نصاب تک تعلیم دیجاوے جس سے
ڈاکٹری ڈگری حاصل کرسکین۔
پچھلے جلسہ مین جب مین میر مجلس تھا تب اُن صاحبون سے اِس امر کی سفارش کی
تھی کہ جن کو خدا تعالی نے غربا کے رفع مضار اور پنجاب مین علم طب کے پھیلانے
کی استطاعت دی ہی لیکن میری اُس سفارش کا کچھہ اثر بھی نہ ہوا۔ اگرچہ
اس بات کو مین نرمی سے کہنا چاہتا ہون تاہم بلا رو و رعایت صاف صاف کہدیتا
ہون کہ پنجاب کے لوگ مگر خاص کر اِس صوبہ کے دیسی باشندہ ایسے کامون کے
لئے جو چندہ دیتے ہین وہ اسقدر قلیل ہوتا ہی کہ جس کے ذکر کرنے مین ہم سارون کو
ندامت حاصل ہوتی ہی۔ چنانچہ بجز اُن دو چندون کے جو لوگون نے دہلی اور شملہ
کے شفاخانون کی تعمیر کے لئے دیئے تھے (کیونکہ یہہ دونون صورتین مستثنا ہین)
سال گذشتہ مین چندون کا یہہ حال تھا کہ لاہور کے میوہسپتال کو صاحبان
یوروپین نے ۱۸۸۵ روپیہ دیئے اور دیسی لوگون نے ۱۷۰ روپیہ دیئے۔ دہلی کے شفاخانہ
کے لئے صاحبان یورپین نے ۸۸۵ روپیہ اور دیسی لوگون نے ۳۶۶۰ روپیہ دیئے
پس سال گذشتہ مین کل چندون تعداد سطر جبر تھی کہ ۱۰۹۰۱ روپیہ صاحبان یورپین
نے ۲۰۱۵ روپیہ دئے اور دیسی لوگون نے ۳۲۵ دئے۔ پنجاب کے باقی شفاخانون کے لئے صاحبان یورپین نے

ہے دیئے اور ۴۰۰۰ روپیہ دیسی لوگون نے دیئے۔

اب مین آپ سے پوچھتا ہون کہ لاہور کے باشندون کو جو پنجاب کا دارالسلطنت ہے میو ہسپتال ۲۰۰۰ روپیہ چندہ دینے مین شرم بھی نہ آئی اور دہلی کے لوگون کو جو فیاض کہلاتے ہین یہی چاہیے تھا کہ اپنے شہر کے بیکسون کی تکلیف کے رفع کرنے کے لئے ایک ناچیز مبلغ ۲۵۰ روپیہ کا بطور چندہ کے دیوین۔ اور پنجاب کے ہر ایک ضلع کی باشندون کو خیراتی شفاخانون مین ۱۰ روپیہ بطور خیرات کے دینا ایسا ہی جیسا چلو بھر پانی مین ڈوب مرنا ہی اور مین خود بھی ایسا نادم ہون کہ نہین چاہتا کہ ہندوستان کے اور صوبون کے لوگون کو یہہ امر معلوم ہو جاوے۔

حال مین صاحبان یورپین اور دیسیون نے حاسدانہ طور پر ایک دوسرے کی مذمت کرانے مین نہایت گرمجوشی دکھلائی۔ وہ موقعہ جس مین گرمجوشی دکھلائی گئی تھی نامعقول تھا بلکہ آؤ اِس میدان سخاوت مین اپنی اپنی جوانمردی دکھلاؤ کہ کون سیر رہتا ہی۔ تب جانین۔ مگر اِس امر مین صاحبان یورپین کا چندہ گھٹ جاوے تو کچھہ عجب نہین کیونکہ تعداد انکی کم ہی اور اہل دول بھی ایسے نہین ہین۔ پھر بھی دیسی غربا کی بیماری کے علاج کے لئے بہ نسبت کل دیسی لوگون کے چندون کے صاحبان انگریز سہ چند چندہ دیتے ہین۔ اپنی تعداد اور دولت کی بموجب اگر دیسی لوگ صرف اسیقدر قلیل چندہ دیوین کہ جسقدر صاحبان یورپین دیتے ہین تو غالباً اب ہین ان سے دو چند شفاخانہ جاری ہو سکتے ہین اور اِس مدرسہ مین اتنے مدرس مقرر کئے جاسکتے ہین کہ جس سے طلبا ر یونیورسٹی کی ڈاکٹری ڈگری حاصل کر سکتے ہین اور عمدہ طریق پر سیکھہ سکتا ہی اتنے مرد اور عورت طبیب اِس مدرسہ سے پاس ہو کر نکل سکتے ہین جس سے بیکس بیمارون کی تکلیفین بہت کچھہ رفع ہو سکتی ہین۔ الخ۔

دوستون کی پابندی کرنا چاہتے ہو تو یہہ موقع بہادری دکھلانے کا ہے پس جانبین دو
اُن بیہودہ جھگڑون کو کہ مین ایسے خاندان اور ایسے رنگ و روپ کا ہون اور غربا
کی تکلیف اور رفع مضار کی کوشش مین ایک دوسرے کی ریس کرو کہ کون سبقت
لیجاتا ہی کیونکہ یورپین اندیشیون مین اتحاد اور ارتباط بڑہانیکا یہی ایک احسن
ذریعہ ہی کہ دونون ملکر اپنے ہمجنس کی رفع تکلیف مین کوشش کرین -

بقیہ علم الحیوان

شیردار جانورون کا اجمالی بیان ہوچکا ہی اب یہان سے حلقون کا بیان علیحدہ علیحدہ
کیا جائیگا - آرٹیکل نمبر ۲۸ مین یہہ بیان ہوچکا ہی کہ کل شیردار جانورونکی تقسیم سترہ
حلقون مین ہوئی ہی -
اور چونکہ جانورون کے بیان کرنے مین سب سے نیچے کے درجے سے شروع کیا جاتا ہی -
اسواسطے سب سے نیچے کا حلقہ اول قرار دیا جاتا ہی - اور اسیطرح سے دوم اول سے اور سوم
دوم سے اوپر کے درجے کا ہوتا ہی وقس علی ہذا -

حلقۂ اوّل متحد المخارج - آرٹیکل نمبر (۳۱)

monotremata

اس حلقے کے جانورون مین پاخانہ - پیشاب - اور بچہ جننے کی راہین مخرج کے قریب
ایک دوسرے سے مل جاتی ہین اور خارج مین صرف ایک ہی سوراخ ہوتا ہی
اور یہی اسکی وجہ تسمیہ ہی - ان کے ہر ایک پیر مین پانچ انگلیان ہوتی ہین اور
اور انکی اُنگلیون مین شکاری جانورون کے سے تیز ناخن ہوتے ہین اور نر کے
پیرون کے پچھلی طرف ایک سو فدار کانٹا ہوتا ہی - اس حلقے کے بعض جانورون
مین دانت نہین ہوتے ہین اور بعض مین ــــ کے جگہ قرنی مادے کے پتر ہوتے ہین

شیر دار جانور - ان مین متحد المخارج سب سے ادنی درجے کا ہے اور یہہ جانور صرف آسٹریلیا مین ملتے ہین جیسا کہ بیان ہو چکا ہے ان کے پاخانہ پیشاب اور بچہ جننے کی راہین مخرج کے قریب ایک دوسرے سے ملجاتی ہین اور خارج مین صرف ایک ہی سوراخ ہوتا ہے - اُن کے جبڑون مین دانت کی جگہ چار پتر ہوتے ہین اور کبہی دانت بالکل نہین ہوتے ہین ان جانورون کے سینہ کی ہڈی چڑیون کے سینہ کی ہڈی کی سی ہوتی ہے - ان کے نر مین اُنسیین خارجی نہین ہوتی بلکہ شکم کے اندر رہتی ہین - مادین کے پستانون مین ٹہنیان اور بچون مین نار اور کھوپڑی نہین ہوتی ہے - بعض مین دانت کی جگہ پتر ہونے کے اعتبار سے اس حلقے کی تقسیم دو جنسون مین ہوئی ہے - اوّل پتر دار یا بت نما چھچھوندر[1] - اور دوم غیر دندانی یا اکل النمل ساہی[2] - جنس اول مین صرف ایک نوع بت نما چھچھوندر ہے اسکا جسم چھچھوندر کا سا ہے مگر اس کی چونچ بت نما ہوتی ہے اور یہی اسکی وجہ تسمیہ ہے اور اُسکے جسم مین سور کے بال کے سے چھوٹے چھوٹے اور گھنے بال ہوتے ہین اور اسکی دم چوڑی اور چپٹی ہوتی ہے اور اُسکی ہر ایک چونچ کے اندر سنکھ کے سے سخت مادے سے بنے ہوئے دو پتر ہوتے ہین - مگر کوئی دانت نہین ہوتا ہے اسکی عظم القص یعنی سینے کی ہڈی اور ٹانگین انکی چھوٹی چھوٹی ہوتی ہین - اِن کے پنجے مین پانچ انگلیان ہوتی ہین اور ہر ایک مین تیز ناخن ہوتے ہین - اور اس سے یہہ زمین کو کھود سکتے ہین - علاوہ برین انکی انگلیان جہلیون کے ذریعہ ایک دوسری سے جٹی ہوئی رہتی ہین اور ان کے ذریعے سے یہہ پیر بہی سکتے ہین - یہہ جانور صرف آسٹریلیا اور ٹسمینیا مین ملتے ہین اور ندیون مین رہتے ہین - یہہ اکثر کیڑے اور جھینگے کو کھاتے ہین اور جن ندیون مین یہہ رہتے ہین اُن کے کنارون مین یہہ بڑے بڑے گڈھے کھود کر اپنا مسکن بناتے ہین - ان کے نوزائیدہ بچے کی آنکھین بند رہتی ہین اور اُس وقت تک انکے

(1) Duck mole - (2) ant eater - (3) Porcupine

جسم پر بال بھی نہین ہوتے ہین - چونکہ ان جانورون کے پستانون مین چھٹیان
نہین ہوتی ہین اسواسطے ان کے بچے کیونکر دودہ پیتے مین ابھی تک معلوم نہین ہے
مگر بچپن مین انکی چونچ اس قسم کی نہین ہوتی ہی جیسا کہ جوانی مین ہوتی ہے -

جنس دوم اکل النمل ساہی - اس جنس مین چار انواع ہین - اور انکی شکلین ساہی کی
سی ہوتی ہین - یعنی انکی پشت پہ ساہی کے سے کانٹے ہوتے ہین کانٹو درمیان سورون کے بال کے
سے سخت یعنی کڑے بال ہوتے ہین - ان کا تہوتہن بت نما جیسا چھوندر کا سا ہوتا ہے مگر
ان کے دو لمبے جبڑے ہوتے ہین اور یہہ جبڑے ایک دوسرے سے جٹے ہوی ہوتے ہین
صرف ان جبڑون کے سرپر ایک سوراخ ہوتا ہے اور یہی انکا موہنہ ہے - ان کی ناک کا
سوراخ انکی تہوتہن کے سرپر ہوتا ہی - ان کے پنجون مین پانچ انگلیان ہوتی ہین
اور انگلیون مین خمیدہ ناخن ہوتے ہین مگر انگلیان جٹی ہوئی نہین ہوتی ہین مگر
ان کی پستانون پر چمڑے کا ایک پردہ ہوتا ہے اور اسی پردے کے اندر دودہ خارج
ہونے کی نالیان ہوتی ہین - لمبائی ان جانورونکی پندرہ انچہ سے اٹھارہ انچہ تک
ہوتی ہی - یہہ شیر خوار ہین اور چیونٹیون کو اور کیڑون مکوڑونکو کہاتے ہین - چونکہ یہہ چیونٹیون
کو کہاتے ہین اور انکی شکل ساہی کی ہوتی ہے اسواسطے ان کا نام اکل النمل رکہا گیا ہی -

فصل دوم

ذات القرہ کا بیان (۳)

Marsupialia

اس حلقی کے جانور آسٹریلیا مین اور آسٹریلیا کے قریب کے جزیرون مین ملتے ہین - انکے
شکم پر قرہ یعنی ایک تہیلی ہوتی ہے اور اسی قرہ کے اندر ان کے نوزایدہ بچے
رہتے ہین اور اسواسطے انکا نام ذات القرہ رکہا گیا ہی - اول حلقی کے جانورون
مین جیسا کہ بیان ہو چکا ہے دانت نہین ہوتے ہین مگر اس حلقی کے جانورون

اکل النمل ساہی ... (margin note, partly illegible)

ہین دانت ہوتے ہین مگر کہرڑی نہین ہوتی ہے۔ مثلاً اس حلقہ کے ایک جانور
کنگرو مین اُنتالیس دن اور ایک دوسری قسم جانور اپوسیم مین پندرہ یا سترہ
دن ہوتا ہے اور نہ ان کے وضع حمل کے پیشتر دردزہ کی کوئی علامت ظاہر ہوتی
ہی۔ ان کے بچے تولد ہونے کے بعد بہی بہت خام رہتے ہین اور ان مین کچھہ دنون
تک چلنے پہرنے کی اور اپنے سے دودہ پینے کی قوت بہی نہین ہوتی ہے اپنے نوزائیدہ
بچون کو کچھہ عرصہ تک صُرّہ کے اندر رکہتے ہین۔ چندروز کے بعد جب ان کے بچون مین
قوت ہوتی ہے تو پہر دودہ خود پینے لگتے ہین اور کبہی کبہی تہیلی کے باہر بہی نکل آتے
ہین اور پہر تہیلی کے اندر گہس جاتے ہین اس حلقے کے چند جانورون مین صُرّہ
نہین ہوتا ہی اسواسطے ان کے بچے ہر وقت اپنی مان کے پستانون کی ہٹنیون
سے لگے ہوے رہتے ہین۔ ان جانورون کے بچہ جننے اور اور پائیخانہ کی راہین
علیحدہ ہوتی ہین مگر ایک دوسرون سے قریب رہتی ہین۔ ان دونون سوراخون
کے عضلات محیط الگ الگ نہین ہوتے ہین بلکہ ایک ہی محیط عضلہ سے گہرے ہوے
رہتے ہین۔ اول حلقے کے جانورون کے سوا ان جانورون کے اُنثیین اندرونی
نہین ہوتے ہین بلکہ خارجی ہوتے ہین اور پہر ان کے ذکر کے پیچھے نہین بلکہ سامنے
رہتے ہین۔ ذات القرہ جانورون مین پانچ دفعہ ہین۔ اول اکل الاصل۔ دوم
اکل الحشیش۔ سوم اکل الثمر۔ چہارم اکل السوس۔ پنجم اکل الحیوان۔

دفعہ اول۔ اکل الاصل۔ اس حلقے کا ایک مشہور جانور ابتت ہی اور یہہ آسٹریلیا مین
رہتا ہے یہہ ایک قوی اور وزنی جانور ہی اسکی لمبائی دو فٹ سے تین فٹ تک
ہوتی ہے۔ ان کے پیر چھوٹے چھوٹے مگر قوی ہوتے ہین اور ان کے مخلب یعنے
چنگل بہت تیز ہوتے ہین اور اس کے ذریعہ سے یہہ مٹی مین گڑہا بہی کہود سکتے

(5) Phizophaga — (7) Poephaga (8) frugivora (m) entomophaga (9) Sarcophaga

ہین - ان کی دُم بہت ہی چھوٹی ہوتی ہین اور ان کے جسم پر روئی ہوتی ہے اور رنگ بھورا ہوتا ہے - ان جانورون کے دانت اکل النبات جانورون سے بہت مشابہہ ہین اور ان کے ہر ایک جبڑے مین دانتون کی تفصیل یون ہے - السنان الثنایا یعنی گزندہ دانت چار - السنان الانیاب یعنی درندہ دانت ندارد - السنان الطواحن المقدم یعنی خایندہ مقدم (اگلے چھ ہر چہار) - السنان الطواحن المقدم یعنی خایندہ موخر (پچھلے چھ ہر سولہ) کل چوبیس ۲۴ -
انیت شب خوار ہی یہہ کثرت سے جڑ اور گھاس کھایا کرتا ہے -

دفعہ دویم - اکل الگیاہ - اس دفعہ کے مشہور جانور کنگرو اور کنگرو چوہا ہے - انکی غذا صرف نباتات اور گھاس ہے - کنگرو مین ایک عجیب امر یہہ ہے کہ انکی اگلی ڈہڑ اور اگلے پیر کی بہ نسبت انکی پچھلی دھڑ اور پچھلے پیر بہت بڑے اور قوی ہوتے ہین اور ان پیرون کے پنجے بہی بہت لمبے ہوتے ہین اور چلتے وقت کل پنجہ زمین مین جم جاتا ہے - ان کے ہر ایک پیر مین چار انگلیان ہوتی ہین مگر پچھلے پیرون کی انگلیان بہت لمبی ہوتی ہین اور بہیتر کی جانب کی دو انگلیان چھوٹی چھوٹی اور ایک جہلی کے ذریعہ سے جُٹی ہوئی رہتی ہین - انکی دم بہت لمبی اور مضبوط ہوتی ہے اور پچھلے پیرون کے ذریعہ سے اور دم کی مدد سے اسطرح جیسا کہ کوئی لاٹھی کو ٹیک کر کودتا ہے یہہ بہت دور تک متواتر کود سکتے ہین - کنگرو اکثر کودنے کے ذریعہ سے راہ طے کرتا ہے مگر جب چارون پیر کے ذریعہ چلتا ہے تو اُسکی چال سُست اور بدنما ہوتی ہے - ان چارون کے سر چھوٹے مگر کان لمبے ہوتے ہین - دانتون کی تفصیل یون ہے - کاٹنے والے دانت اوپر چھ نیچے دو - پھاڑنے والے دانت ندارد - اگلے چو ہڑ اوپر دو نیچے اور پچھلے چو بہڑ آٹھ نیچے آٹھ - کُل اٹھائیس - ان جانورون کے

معدے مین کئی خانے ہوتے ہین اور یہہ کل اکال النبات ہین - فرداً فرداً متفرق یا بہت سے اکٹھے رہتے ہین اور یہہ اکثر کاہستانون مین بستے ہین - ایک قسم کے کنگرو درختون پر رہتے ہین اور یہہ شجری کنگرو کہلاتے ہین - چونکہ درختون پر رہنے کے واسطے چھوٹے بڑے پیر موضوع نہین ہوتے ہین اسواسطے ان کے اگلے اور پچھلے پیر برابر ہوتے ہین مگر انکی دُم سے انکو کودنے مین مدد ملتی ہے - انکے ناخن بہت تیز خمیدہ اور نکیلے ہوتے ہین - کتے اور بلی کے ناخن کے ایسے چھپے ہوے نہین ہوتے ہین - یہہ آسٹریلیا کے قریب کے ایک جزیرہ نیو گنیا مین رہتے ہین - ایک دوسری قسم کے کنگرو پہاڑون مین رہتے ہین اور یہہ کوہی کنگرو کہلاتے ہین اور یہہ آسٹریلیا کے اُتر پچھم کونے کے پہاڑون مین بستے ہین - کنگرو چوہا - یہہ بنسبت کنگرو کے بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین - ان کے اوپر کے جبڑے مین پہاڑنے والے دانت بھی ہوتے ہین - انکی دم پر چونٹے ہوتے ہین اور انکی عادت شب خواری کی ہے اور یہہ اکثر نباتات کی جڑ کہاتے ہین - مولوی محمد شایق از گورکھپور

۵ نومبر ۱۸۸۴ء

بقیہ افعال الاعضا

سوم کیسون کی پیدایش - کیسون کی زندگانی جداگانہ بمقابلہ اس جسم یا اعضا کے جوانسے بنا ہوا ہوتا ہے بہت تھوڑی ہوا کرتی ہے اور چونکہ وہ ہمیشہ زبان مین پڑے رہتے ہین اسلئے ضرور ہوتا ہے کہ انکی بجاے نئے پیدا ہوتے رہین - لیکن جس طرح پر کہ اسکا سلسلہ جاری رہتا ہے اوسکی بابت بہت مختلف راے مین دی گئی ہین ٭

نباتات کی بابت جو یا تو صرف کیسون ہی کے بنے ہوے ہوتے ہین یا کیسون

مین کسیقدر تغیر واقع ہوکر پورانے محققین کی یہہ راے تہی کہ ہر ایک نیا کیسہ
کسی موجودہ کیسے سے پیدا ہوتا ہے اور اسکو عموماً مانا جاتا تہا لیکن بعد مین
بعض نے یہہ بیان کیا کہ حیوانات کی حالتمین کیسے خود بخود پیدا ہو جاتے ہین۔
اُنکی یہہ دلیل ہی کہ جیسا کہاری پانی سے خود بخود نمک کی قلمین بننی شروع
ہو جاتی ہین اسیطرحپر حیوانات کے اجسام مین پہلے خود بخود نیو کلی اولا ہی
پیدا ہو جاتی ہین۔ جب اونکے گرد اور مادہ جمع ہوتا ہے تو وہ نیو کلی اس
بنتا ہے اور آخرکار اسیطرحپر اور مادہ کے اکہٹا ہونے سے کیسہ بنجاتا ہے۔
چنانچہ اسکو بہی بہتیرون نے مانا لیکن آخر کار اس راے
کو رد کردیا گیا اور جنہون نے اسکو رد کیا اونہون نے یہہ راے پیش کی کہ ہر ایک
کیسہ کسی موجودہ کیسے سے پیدا ہوتا ہی یعنی وہی بات جسپر پہلے سب متفق تہی۔ اور
یہہ کہ پیدا ہونیکے دو طریقے ہین :- (۱) جم می شن Gemmation
یعنے جدا ہونے سے۔ اس طریقہ کے مطابق کیسہ کا ایک حصہ کیطرف سے بڑہنے لگتا ہے
اور یہانتک بڑہتا ہے کہ اصلی کیسے جسکی یہہ صرف ایک شاخ ہوتا ہی بالکل علیحدہ ہو جاتا
ہے۔ لیکن اعلی حیوانات کے اجسام مین اسکا ملاحظہ نہین کیا گیا (۲) فسن fission
یعنے ترتیب وار منقسم ہونا۔ اول ایک کیسے کے دو حصے ہو جاینگے اور پہر دو سے چار
اور چار سے آٹہہ وعلی ہذا القیاس۔ جب کیسہ منقسم ہونے لگتا ہی تو پہلے اوسپر ایک
خط سا نمودار ہوتا ہی جو بتدریج گہرا ہوتا جاتا ہے اور آخرکار کیسہ کو منقسم
کردیتا ہی۔ یہہ تقسیم پہلے نیو کلی اوس سے شروع ہوتی ہی اور جب نیو کلی اس کیسے کے
دو حصے ہو جاتی ہین تو نیو کلی اوس کے دو حصے ہوتے ہین اور ازان بعد کیسے کے
اسطرحپر ہر دو نئے کیسون مین نیو کلی اس نیو کلی اوس موجود رہتے ہین۔

انسان کے جسم مین بہی کیسون کی پیدائش کا یہی طریقہ جاری رہتا ہے کیونکہ اسکی تمثیلین اووم وخون کے کیسون اور غضروف کے کیسون مین پائی جاتی ہین۔ غضروفی کیسون مین چونکہ کیسہ کی دیوار سخت ہوجاتی ہے اور منقسم نہین ہوتی صرف اندرونی مادہ منقسم ہوتا رہتا ہے اسباعث بعض اس تقسیم کا نام اندرونی تقسیم رکھتے ہین لیکن اسکی کچھ ضرورت نہین +

یہہ بات قابل یادداشت ہے کہ کیسون کی تقسیم نہایت جلدی واقع ہوتی ہے یعنے صرف چند منٹ مین ہی اور یہی باعث ہے کہ یہہ اکثر دیکھنے مین نہین آسکتی +

کیسون کی افعال۔ انکے افعال اسقدر ہین کہ انکی ہی ساری کتاب بنتی ہے یعنے افعال الاعضا سے۔ آیندہ جو مختلف اعضا کا بیان آئیگا وہ گویا انکا ہی بیان ہوگا۔ کیونکہ وہ سب کیسون ہی کے بنے ہوئے ہین +

کیسون کا زوال اور انکی ہستی کا اختتام۔ یہہ دو طرح پر واقع ہوتا ہے۔ ایک آلاتی رگڑ سے اور دوم کیمیائی تغیر سے۔

(۱) اول قسم کا طریقہ جلد کے کیسون مین روزمرہ دیکھا جاتا ہے۔ جون جون کیسے سطح پر پہنچتے جاتے ہین چپٹے اور سخت تر ہوتے جاتے ہین اور بتدریج رگڑ کہاتے کہاتے جسم سے علیحدہ ہوتے رہتے ہین۔ علاوہ ازین مونہہ و امعاء و اعضاء تناسل مین بہی یہی طریق جاری رہتا ہے +

(۲) کیمیائی تغیر مین کیسہ کا اندرونی مادہ زوال مین پڑجاتا ہے یہہ حالت صحت و بیماری مین برابر پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ چربی کے کیسے دودھ مین ظاہر ہوتے ہین۔ گاہ رنگدار مادہ کیسون کے اندر پیدا

ہو جاتا ہے اور گاہ عضروی کیسون مین کنکر سے پیدا ہو جاتی ہین ہ

کیسون کی اشکال - اکثر کیسے گول مٹول ہوتے ہین - لیکن جب اس قسم کے کیسون پر ہر طرف سے دباؤ پڑے تو پہلو دار ہو جاتے ہین - بعض قرص دار ہوتے ہین جیسا کہ خون کے کیسے اور بعض چھلکے کے مانند چپٹے سے جیسے کہ جلد مین پائے جاتے ہین - اور بعض بے ڈھب نوکدار سے ہوتے ہین جنکو خار دار کہتے ہین - علاوہ انکے اور اشکال کے کیسے بہی ہوتے ہین مثلاً ستون کی شکل کے جو گاہ ایک سرے پر سے نوکدار ہو جاتے ہین اور گاہ پہلو دار ہوتے ہین - اس قسم کے کیسے جلد کے نچلے تہ مین پائے جاتے ہین اور انتریون اور غدودون مین بہی - ان کیسون کے سرے گاہ لمبنے سے ہو کر ختم ہوتے ہین تو اونکو دمدار (کاڈیٹ) caudate کہتے ہین اور گاہ انکے سرے پر کئی شاخین سی ہوتی ہین تب انکو فیوزی فارم Fusiform کہتے ہین یہی سرے بڑہکر ریشے بنجاتے ہین انکے سوا ایک اور قسم کے بہی کیسے ہوتے ہین جنکو سی لی ای ٹڈ ciliated - یعنی جہالردار کہتے ہین - انکے اوپر کی سطح پر نہایت باریک بیشمار شاخین نکلی ہوئی ہوتی ہین - جہالر کی بناوٹ گاہ کم و بیش ہوتی ہے اور گاہی خود کیسہ کی نسبت جہالر لمبی ہوتی ہے - اور سوا انکے ایک اور شکل کے کیسے ہوتے ہین جنکی ہر طرف سے بہت بڑی شاخین نکلی ہوئی ہوتی ہین انکو شاخدار کہتے ہین - ان کیسونکی شاخین جب آپسمین سرون پر سے ملجاتی ہین تو جالی سی بنجاتی ہے ہ

کیسون کی جماعت وار تقسیم - کیسے کئی طرح پر منقسم کئے جاتے ہین

چنانچہ +

(۱) بلحاظ شکل گول - پہلو دار - قرصدار - چپٹے - ستون کی مانند - دم دار - نوکیلا - جھالردار اور شاخدار وغیرہ ہوتی ہین +

(۲) بلحاظ اوسجگہہ کی جہان پائے جاتے ہین - مثلاً خون کے کیسے غدودونکے کیسے - کانک ٹشو کے کیسے وغیرہ وغیرہ +

(۳) بلحاظ اونکے اندرونی مادہ کے - مثلاً چربی کے کیسے رنگدار کیسے وغیرہ +

(۴) بلحاظ انکے افعال کے مثلاً رطوبت دینے والی کیسے - حفاظت کرنیوالی سکڑنی والے وغیرہ +

(۵) بلحاظ انکی پیدایش کے مثلاً ہائی پوبلاسٹک Hypoblastic مسوبلاسٹک mesoblastic اور اپی بلاسٹک epiblastic جنکا بیان آیندہ آیگا - اب صرف یہہ دیکھنا باقی ہے کہ کس طرح جبر کیسے ملکر دیگر ساخت بناتے ہین - اور کیونکر انکے تغیر سے کیسونکا درمیانی مادہ ریشے اور باریک نلیان بنتی ہین +

کیسے ایک تو درمیانی مادہ کے ذریعہ سے آپسمین ملے ہوئے رہتے ہین جو شفاف بے رنگ - لیسدار سی رطوبت البیومن کی مانند ہوتا ہے - بعض مقام پر کم پایا جاتا ہے لیکن بعض جگہ مثلاً غضروفی ساخت مین زیادہ تر یہہ مادہ گاہ یکسان ہوتا ہے اور گاہ ریشہ دار - بعض مقام پر اسمین بے ترتیب سوراخ ہوتے ہین جو آپسمین مختلف طور پر ملتے ہین اور اسمین شاخدار کیسے پائے جاتے ہین - اور انہین سوراخون کے ذریعہ سے پرورش کرنیوالا رقیق مادہ ساخت کے ہر ایک مقام تک پہنچتا ہے - اس درمیانی مادہ کی ایک خاص قسم

بہی ہوتی ہے جسکو بیس ممبرین Basement-membrane
یا ممبرینا پروپری آ membrana-propria کہتے ہین جو موکس
ممبرین mucous-membrane یعنے مخاطی جہلی کے
اسی پی تہی لی ال epithelial کیسون کے نیچے پایا جاتا ہے
اور نیز غدودون کے تہیلون کے گرد لپٹا ہوا ہوتا ہے جیسے کہ اونکی خاص
شکل بنی رہتی ہے اور اگر غددی کیسے سارے کے سارے نکل جاوین
تو بہی یہہ پردہ تہیلے کی شکل مین باقی رہجاتا ہے۔ دوسرا طریقہ کیسونکی ملازمت
کا یہہ ہے کہ ایک کیسہ کی شاخین دوسرے کیسہ کی شاخون سے وصل ہو جاتی
ہین اور ایک طرحکا جال سا بنجاتا ہے۔ اسطرحپر شاخدار کیسے ملتے ہین جو
قرنیہ وغیرہ مین پائے جاتے ہین بعض کیسون مین ایک شاخ کی کئی باریک
شاخین ہو جاتی ہین اور درمیان مین جو تفاوت رہجاتی ہے اوس مین
دوسرے کیسے کی ویسی ہی باریک شاخین پہنسی رہتی ہین۔ اسطرحکی
ترتیب عصابی کیسون مین پائی جاتی ہے۔ یہہ مادہ جو کیسون کے درمیان
پایا جاتا ہے خود کیسون ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ ریشے کیا مختلط کیا غیر مختلط
کیسون کی شکل بدلنے سے بنجاتے ہین مختلط ریشون مین جو خط سا پایا جاتا ہے
وہ نیوکلی اس سے بنتا ہے +

کانک ٹو ٹیشو کے ریشے کیسون کے درمیانی مادہ سے بنتے ہین اور جون
جون اونکی شکل بدلتی ہے تیون تیون اونکی کیمیائی بناوٹ مین بہی تغیر ہوتا
جاتا ہے +

باریک نلیین جنکو پہلے ایک طرحکی جہلی خیال کیا جاتا تہا اب دریافت کیا گیا ہے

کہ صرف چپٹے کیسون کے کنارے باہم ملنے سے بنجاتے ہین - ان سادہ سی ساختون سے جسم کے مختلف اندام بنتے ہین - ان کیسون سے ہی ای پتی لی ام بنتا ہے اور انہین سے کانک ٹو ٹشو - چربی - غضروف استخوان لحمی اور اعصابی ریشے وغیرہ اور انہین ریشون وغیرہ سے شریان - وریدین - عروق جاذبہ - مختلف قسم کی غدودین - پہیپہڑے - قلب - جگر و جسم کے دیگر اعصا بنتے ہین ۞

ارگوٹین ergotine

زمانہ حال مین اس دوا کے نئے فواید معلوم ہوئے ہین اور نئے نئے امراض مین اسکا استعمال ہونے لگا - جنمین پہلے یہہ کبہی نہین ہوا تہا - اصل مین یہہ ارگٹ اف رای سے بنایا جاتا ہے - گویا اوسکا ست ہے - اسکا استعمال دو طور پر کیا جاتا ہے موہنہ کے راہ سے بہی دیا جاتا ہے اور بذریعہ پچکاری جلد کے اندر بہی داخل کیا جاتا ہے چونکہ یہہ ارگٹ آف رای سے بنایا گیا تہا اسلئے اسکا فایدہ اوسکے مطابق خیال کیا گیا تہا یعنے اون حالتون مین دیا جاتا تہا جہان رحم کا کم وبیش سکڑنا مدنظر ہے - لیکن جب اسکی تاثیر کی بنیاد غیر مخطط لحمی ریشون کو سکیڑنے کے قرار پائے تو رفتہ رفتہ اسکا استعمال اور امراض مین بہی ہونے لگا - چنانچہ کچہہ عرصہ سے تلی کے بڑہ جانے مین استعمال کیا جاتا ہے - جسمین ہمنے اسکو نہایت مفید پایا - بعد مین ہمکو معلوم ہوا کہ یہہ کہانسی مین مفید ہے - چنانچہ استعمال کرنے پر ہمنے اسکو موثر پایا - اسکے علاوہ یہہ بہی دریافت ہوا ہے کہ بہ سے لی سی نک ایسڈ یا سی لی سی لیٹ

آت سوڈا کے ساتھہ سن سٹرک مین بڑا فایدہ مند ہی - جب مریض اسقدر
مرض مین سخت مبتلا ہو تو اسکی جلد کے اندر پچکاری بھی کیجاتی ہے - آ
گذشتہ شش ماہی مین یہہ معلوم ہوا کہ یہہ دوا مرض کوریا (لرزہ) مین
بڑا مفید ہے - سن سٹرک اور کوریا مین دینے کا ہمین موقع نہین ملا لیکن
جن محققین نے لکھا ہے اونکی تحریر مین ہمکو کچھہ شبہہ نہین - ہم امید کرتے ہین
کہ ہمارے ہم پیشہ بھائی خصوصاً ہاسپٹل اسسٹنٹ جنکو انگریزی اخبار دیکھنے
و نوایجاد ادویات کی بابت پڑھنے کا کم اتفاق ہوتا ہے اسسے فایدہ اوٹھاینگے
گو ہمنے نہایت مختصر کرکے لکھا ہے لیکن تاہم ہمین امید ہے کہ وہ لوگ جو
انگریزی حکمت سے واقف ہین ہمارا مطلب بخوبی سمجھینگے - بشرط ضرورت مفصل
لکھنے مین کچھہ پرہیز نہین +

مجتبی نانک چند اسسٹنٹ سرجن

ماء اللحم بنانیکی ترکیب

لحم خالی از چربی وسفیدی بمقدار ۸ چھٹانک لیکر خوب باریک قوام کرین اور اسمین
قریباً ۳ چھٹانک پانی ملاکر نصف گھنٹہ تک رکھہ چھوڑین بعد ازان اُس گوشت
کو معہ پانی کے ایک مٹی یا چینی کے برتن مین ڈالدین اور اُس برتن کے مونہہ
کو میدہ وغیرہ سے ایسا بند کرین کہ اُس مین سے ہوا نہ نکلنے پائے اور اُسکے
مونہہ پر موٹا کپڑا خوب مضبوط باندہ دیوین اور اُس گوشت والے برتن کو ایک
بڑی ہانڈی مین جو کھولتے پانی سے نیم پر ہو ڈالدین اور اُس ہانڈی کے نیچے
برابر چار گھنٹے تک آگ جلاوین - بعدہ گوشت والے برتن کو ہانڈی سے نکال

لین اُس کے گوشت کو معہ عرق کے ایک چھلنی مین ڈال کر چھانلین ۔ اِس طریقہ سے قریبًا ۲ یا ۳ چھٹانک ماء اللحم حاصل ہوگا۔ جس کو کہ ایک بوتل مین ڈال کر آگ رکھہ چھوڑین ۔ اس عرق کو نصف نصف چھٹانک پانچ یا چھہ دفعہ دن مین کھلانا چاہیئے ۔ ضعیف الجسم مریضونکو خوب ہضم ہوتا ہی ۔ قوت بخشنے مین بے نظیر ہے ۔

مریضون کے واسطے ایک صحت بخش شوربا

اُن مریضونکو جو بسبب بیماری کے نہایت ضعیف ہو گئے ہون اور کوئی چیز ہضم نہ کر سکین یہ شوربا بخوبی ہضم ہو سکتا ہے

بکری یا مرغی کے چھٹانک بھر تازہ گوشت کا باریک قیما کرین تب اُس مین چھٹانک بھر آب مقطر و چار یا چھہ قطرہ تیزاب نمک و ۴ ماشہ نمک ملا کر خوب ہلاوین بعدہ ایک برتن مین ڈالکر ۴ گھنٹہ تک رکھہ چھوڑین ۔ بعد اُسکو برتن سے نکال کر ایک موٹے بالون کی چھلنی مین ڈال کر آہستہ آہستہ دباوین اسیطرح جو عرق ٹپکے اُسکو ایک بوتل مین ڈالین اور باقیماندہ گوشت کو جو چھلنی مین پڑا ہے ایک چھٹانک آب مقطر مین ملا کر خوب نچوڑین اور اس عرق کو بھی پہلے عرق کے ساتھ ملا وین ۔ اس ترکیب سے قریبًا ۵ چھٹانک لذیذ سرخ رنگ کا ماء اللحم نکلیگا ۔ اس مین سے ایک چھٹانک ۳ یا ۴ دفعہ دینا چاہیئے ۔ لیکن واضح رہے کہ اسکو گرم کرنا اور اس مین شراب ملانا منع ہی ۔ کیونکہ ان ہر دو باتون سے یہہ جلی خون کی مانند جم جاویگا ۔ اگر مریض اسکو ضرور ہی گرم کرنا چاہے تو اسکی بوتل کو شیر گرم پانی مین رکھہ کر گرم کر لیوین ۔ اگر کسی خاص وجہ سی (مثلاً ترشی معدہ) گوشت مین تیزاب کا ملانا منظور نہو تو صرف آب مقطر سے عرق نکالین **فایدہ** ۔ یہہ شوربا تپ محرقہ

پیچش اور اُن قایم بیماریون مین جن کے باعث کمزوری لاحق ہو وا عضاء ہاضمہ کمزور ہو جاوین نہایت ہی مفید پڑتا ہے۔ اگر اسکا ذائقہ مریض کو پسند نہو تو اس مین مصالحہ جات یا ۲ چہٹانک شوربا مین ایک چہٹانک کلارٹ شراب ملا دین۔

منہضم دودھ

گائیکا دودھ ۲ ½ چہٹانک پیپ بین ۵ گرین۔ نرم تیزاب نمک ۳۰ قطرہ ان سب کو ایک چینی کے برتن مین ملاکر (۱۲۰) درجہ کی گرمی پہ حل کرین بعد ازان تیزاب کی ترشی دفع کرنے کیواسطے ۱۲۔گرین کاربونیٹ۔ آف سوڈا ملادین اور اس مین چینی ملاکر میٹھا کرین **فائدہ** جو بچے دودھ ہضم نہین کرسکتے اور ہر ایک چیز جو انکو کہلائیجاوے اُسکو وہ دیجاوے قی کردیتے ہین اس قسم کے دودھ کو خوشی سے کہاکر باسانی ہضم کرلیتے ہین۔

لی بگ صاحب کی نو ایجاد شدہ خوراک بچون او بیمارونکے لیئے

سیدہ گیہون ½ ۱ تولہ آردجو ½ ۱ تولہ جوکہار ½ ۷ گرین۔ پانی نیم چہٹانک ان سب کو اچہی طرحسے ملادین تب اُسمین ½ ۲ چہٹانک گائیکا دودھ ملاکر نرم آنچ پر رکہین جب یہہ گاڑہی ہونے لگے تب اسکو آنچ سے اُتار کر سرد کرین اور خوب ہلادین پہر اُسیطرح گرم کرکے ہلادین تاوقتیکہ کل ایک قسم کا لعاب بن جاوے تب آنچ کو اسقدر تیز کرین جس سے یہہ جوش کہانے لگے اُسوقت اسکو آنچ سے اُتار کر چہلنی سے چہان لیوین۔ یہہ خوراک ۲۴ گہنٹہ تک خراب نہین ہوتی **فائدہ** جب بچے دودھ نہین پی سکتے تو اسکو بخوشی پیکر ہضم کرجاتے ہین۔ نیز یہہ ہلکا ولین ہے ایک برس کا بچہ دن مین دو دفعہ سے زیادہ اسکو نہین پی سکتا۔ اگر بچے کو دست آتے ہون تو اسکے بناتے وقت جوکہار کے بجائے ۲۰ گرین کہریاسٹی ملاتے

یہہ قابض ہو جاتی ہے۔ مولد خون وحرارت غریزی کے پیدا کرنے مین یہہ عورت کے دودھ کے برابر ہے۔

ہی مفت کا یہہ طبیب بلوالو پاس
قایم ہی اسی سی زندگی کی اساس

بیشک ہی یہی نہیں ہی کچہہ اسمین خطا
کہتے ہین جسے فیہ شفاء للناس

نمبر ۱۲ | بابت ماہ دسمبر ۱۸۹۷ء - | - ۱۸۹۷ء | جلد ۵

شرح

تفصیل خریداران	ماہوار	۶ ماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" " معہ "	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار دربار و رؤسا سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ مابعد ویلیو پی ہی -

مضامین رسالہ - طب یونانی و انگریزی کے مسایل انگریزی طب کی مدد سے یونانی طب کی ترقی طریق تشخیص مرض حفظ صحت تا تقدم کی مسایل یونانی و انگریزی طب بے تعصب محاکمہ علم تشریح معہ نقشہ جات و کیمیا افعال الاعضا میڈیکل جورس پروڈنس یعنی طب قانونی - انگریزی و یونانی طب کے ساتھ اوسکی مطابقت نئی تجربے ڈاکٹران و اطباء انگریزی انگریزی ادویہ کا ہندوستانی ادویہ سے بدل

متفرقات - یہہ رسالہ بعض بعض صاحبونکو بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہی جنکو لینا منظور نہو وہ ہفتہ کے اندر مطلع فرمائین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو مسعودہ محی خواہش کے ساتھہ رقم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما لاہور متصل کوتوالی کی نام کرین بیمہ بیرنگ منی آرڈر بہیجین درصورت فی روپیہ ۲ زیادہ ارسال فرمائین اجرت مضامین مفید خاص فی سطر ۱ سو فی صفحہ ۱ر - زیادہ اشاعت کی لئی رعایت دیجائیگی

باہتمام ابو عبید حکیم احمد علی زبدۃ الحکما
مطبوعہ کوہ نور لاہور

حبوب هالویصاحب

Holloway's Pills

یہہ دوا ہندوستان مین زندگی بسر کرنیکی لئے کثیر المنفعت و نہایت ضروری ہی چونکہ خون کی صفائی زندگی و تندرستی و قوت کی لئے ضروری ہی پس یہہ حبوب مصفی خون اددیہ سے فضیلت رکہتی ہین کبد معدہ و گردیکی امراض کے لئے مفید ہین جو اسباب اعضای رئیسہ مین کمطاقتی التہاب اجتماع خون پیدا کردیتی ہین انکی استعمال سے دفع ہوتے ہین زیادہ محنت و بی اعتدالی و بد پرہیزی و خرابی آب و ہوا سے اثر ہی جو خلل نظام عصبی مین پیدا ہوتا ہی ان گولیونکی استعمال سے دفع ہوتا ہی آنتو نپر بہی انکا اثر ہوتا ہی دافع قبض ہین آنتونکی ہر ایک طرحکی شکایت دفع کرتی ہین تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین جو عارضے مفسد ردی بخارات سے پیدا ہوتے ہین انسے محفوظ رکہتی ہین اور مواد ردیہ اور اخلاط فاسدہ جو نباتات اور حیوانات متعفن ہونیکی سبب خون مین داخل ہوتی ہین ان حبوب کی استعمال سے خارج ہوجاتے ہین یہہ گولیان مقوی اعضا ہی ہین اگر اعضاء تولید کمزور ہوجاویں تو انکی استعمال سے قوی ہوجاتی ہین اور مزید براہ ہر ایک طرحکی ضعف و کمزوری کو رفع کرتی ہین مخصوص امراض عورات کے لئے یہہ حبوب بیبہا ہین اور بیبین النساء کی زندگی بآرام و آسایش بسر کرنیکی لئے لاثانی ہین

Hollowaysointment

مرهم هالویصاحب

اس مرہم کی مقام ماؤف مین نفوذ کرنی اور اسکو صحیح حالتمین لانیکی صفات تمام ہندوستان مین مشہور ہین جب جسم کی سطح پر ملی جاتی ہی سینہ معدہ کبد و رحم کی کل عوارض پر اسکی تاثیر اکسیر اعظم کا حکم رکہتی ہی وجع مفاصل و نقرس کے تکالیف کو اسکی لگانی سے آرام ہوتا ہی نہایت سخت اذیت تکلیف دہ عوارض کو کہو دیتی ہی اگر ٹانگ خراب ہوگئی ہو اور زخم کہنہ اور پہوڑے پرانے ہوں سینہ جکڑا رہتا ہو ناسور سے جان بلب ہو ایسے سے زندگی تلخ ہو تو ان سب عوارض کے دفعیہ مین یہہ مرہم بیحد بہتر ہی خطا نہین جاتی جلد جسم کی تمام بیرونی امراض اسکی استعمال سے شفا پاتی ہین یہہ گولیان و مرہم فقط ۵۳۳ - اکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم دوا فروش صندوقون مین بہیجتے ہین قیمت ہیجا اشلنگ ½۱ پنس ۲ شلنگ ۹ شلنگ ۳ شلنگ ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ ترتیب تمام زبان ملکی انپر ہدایت لکہی ہوئی ہی کہ استعمال

اڈیٹر صاحب

آپکا رسالہ تکمیل الحکمۃ بابت ماہ اکتوبر آج مجھکو پہنچا۔ ڈاکٹر حشمت علی صاحب کی مضمون کو
بغور پڑھا ہے اونکی عنایت ہی کہ اونہون نے اسمین مجھے بھی مخاطب کیا ہی ورنہ ڈاکٹر
محمد شایق صاحب و ڈاکٹر چیتن شاہ صاحب رای بہادر کی سامنے میری کچھ ضرورت نہ تھی
اور امید ہی کہ صاحبان موصوف اپنی اپنی رای مبارک سی سرافراز فرماوینگی۔ چونکہ وہ مجھسے بھی
جواب کی امید رکھتے ہین۔ اسلئے جو کچھ میری ملاحظہ سے گذرا عرض کرتا ہون۔

ڈاکٹر صاحب کے بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ مرض سائیٹکا ہی۔ میری نزدیک اسمین کچھ شک
نہین جبسے مین اس محکمہ مین داخل ہوا ہون اس مرض کی کئی مریض میری معالجہ مین آئی
لیکن ایسی شدید مرض کی علاج کرنیکا اتفاق نہین ہوا البتہ مجھے بخوبی یاد ہی کہ میری
طالبعلمی کے زمانہ مین دو یا تین مریض میو ہاسپٹل لاہور مین آئی جنمین مرض ایسا
ہی شدید اور دیرپا تہا اور ڈاکٹر لاری صاحب بہادر نی اونپر دستکاری کی تھی اور
وہ صحت یاب ہو گئی تہی یہہ دستکاری اسطرح کیجاتی ہی کہ مریض کو کلورو فارم سنگھا
انکی پیچھے کیطرف کو ٹشی ایٹک نرو کے مقام پر قریب ۳ یا ۴۔ انچ کے لمبا چیرا دیا
جاتا ہی اور انگلی کے ذریعہ سی نرو کو جو اس مقام پر چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہوتی ہی
ٹٹولکر خوب زور سی کہینچدیا جاتا ہی اور زخم کو ڈریس کیا جاتا ہی اگر ممکن ہو تو صرف
ان ٹی سپٹک طریقہ سے اس دستکاری کو کرنا چاہئے۔ اس دستکاری مین خون بہت نہین
بہتا۔ لیکن اگر مقام نرو کا ٹھیک معلوم نہو تو اسکا پانا مشکل ہو جاتا ہی۔ اصول اس
دستکاری کا یہہ ہی کہ نرو کی پردہ مین جسمین اسکی ریشی بیٹھی ہوئی ہوتی ہین ان فلامیشن
ہوکر ریشونسے پیوست ہو جاتا ہی اور کہینچنے سی پھر علیحدہ ہو جاتا ہی۔ اور مریض صحت پاتا

ہو جاتا ہی ۔

لیکن بعد مین نزدیک پہنچنی کا ایک طریقہ اور بہی دریافت ہوا جسمین دستکاری نہین کی
جاتی وہ اسطرح پر ہی کہ بیمار کو پشت کی بل لٹا دین اور درد والی ٹانگ کو ٹخنی کی قریب سے
پکڑ کر اوسکی سر کی طرف کو لیجاوین جسقدر کہ لیجا سکین اسطرح پر کچہہ عرصہ تک ایک دو
مرتبہ روز کرین اور مالش کے لئی بہی معمولی ادویات تجویز کرتی رہین ۔ اسطرح علاج
کرتی ہوئی بہی ڈاکٹر بروان صاحب بہادر کو میو ہاسپٹل مین دیکہا مگر مریض ابہی اچہا نہین ہوا تہا
کہ ہمکو وہانسی چلدینی کا اتفاق ہو گیا ۔ معلوم نہین کہ بعد مین کیا نتیجہ ہوا ۔

اب اس سب کو مدنظر رکہکر میری یہہ رای ہی کہ اگر میری معالجہ مین اس مرض کا کوئی مریض
آوی تو اول اسکا علاج معمولی کرون جیساکہ ڈاکٹر صاحب بیان کرتی ہین ۔ اگر اسسی فایدہ
نہو تو پہر وہ طریقہ کرون جیسا ڈاکٹر بروان صاحب بہادر کو کرتی دیکہا اور اگر اسسی بہی
فایدہ نہو تو انجام کار وہی دستکاری کرون جو اوپر بیان کی گئی اور جو مینی ڈاکٹر لاری
صاحب بہادر کو کرتی دیکہا اور اگر خدانخواستہ اسسی بہی فایدہ نہو تو مریض لا علاج ہی

راقم نانک چند اسسٹنٹ سرجن

اڈیٹر صاحب

تسلیم ۔ چونکہ ڈاکٹر شیخ حشمت علی صاحب نے جناب نواب عبد الغنی صاحب سوداگر کی بیماری
کا حال اس غرض سی تحریر فرمایا ہی کہ دوسری ڈاکٹر صاحبان و اطبا اس بیماری کی بابت
اپنی اپنی رای ظاہر کرین اور مجہسی بہی رای طلب کی ہی مگر مین اپنی مین ایسی قابلیت
نہین پاتا ہون کہ ایسی مشکل بیماری کی بابت رای دی سکون ۔ اور اگر کچہہ رای نہ دی سکون
تو شاید بے پروائی اور بی ہمتی کا الزام لگایا جاوی اسواسطی مین بہی اپنی عقل ناقص کے

مطابق جو مناسب سمجھتا ہون لکھکر انکی خدمت مین بہیجتا ہون اگر مناسب ہو تو چہپوا دیجیئے گا
جناب ڈاکٹر صاحب ممدوح نے جو بیماری کی کیفیت لکھی ہی اُسمین اقسام درد مین سے
کس قسم کا درد ہی اسکا اور جبسے نواب صاحب اس بیماری مین مبتلا ہوے ہین درد کے
سوا باقی صحت بدنی کی کیا کیفیت رہی ہی اور اسوقت کیا ہی اسکا اور نواب صاحب کی
بود و باش کے طریقے کا حال تحریر نہین کیا ہی *

بعض بیماریونکی تشخیص کیواسطے بود و باش کے طریقہ سے واقف ہونا ضروری ہی مثلاً نقرس
اکثر امرا کو - جوانونکو اور کاہلونکو اور اچہی غذا کہانیوالیکو - اور اسکے برخلاف وجع مفاصل
غربا کو - بوڑہونکو - اور زیادہ محنت کرنیوالیکو اور خراب غذا کہانیوالیکو ہوتا ہی *
چونکہ امراض کے اسباب مختلف ہوتے ہین اسلیے اسباب کے اعتبار سے دوا بہی مختلف ہوتی ہی
مثلاً صرع - یعنے مرگی کی بیماری خصوصاً لڑکونکو کبہی تخریب معدہ یعنی بدہضمی اور کبہی اور
کبہی امعا سے کیڑے و کیدان یعنے انتڑیون مین جو کیڑے نکلے رہتے سے اور کبہی گردہ میثانہ
مین کنکرونکی جمع ہونے سے اور اور سببونسے بہی پیدا ہوتی ہی *
ڈاکٹر حشمت علی صاحب نے جو حال تحریر فرمایا ہی اوس سے جہانتک مین قیاس کرتا ہون
میری دانست مین یہہ مرض عرق النسا ہی یعنی سائیٹکا - نقرس اور وجع مفاصل
نہین ہی - اسکو تسلیم کرکے کہ نواب صاحب کو بیماری عرق النسا ہی یہہ دریافت کرنا
چاہیے کہ اسکا سبب کیا ہی اگر بیماری باعث ضعف عصب ہی تو مقویات اعصاب کا
اور مسکنات درد کا استعمال کرنا چاہیے *

مقوی اعصاب کا ایک نسخہ مین لکھتا ہون اس نسخہ کو مینے نہایت مجرب پایا ہی اور
بہت شاذ ایسا ہوا ہی کہ کسی مریض کو اس سے فایدہ نہوا ہو - مگر ہمنے کبہی ایسے مریض کو

نہین دیا ہی کہ جسکی بیماری کی مدت ایسی دراز ہو جیسے کہ نواب صاحب کی بیماری کی مدت ہی

نسخہ

سلفیٹ آف زنک (سفید طوطیا) ۲۰ گرین

اکسٹرکٹ آف جنشی ان (جنتیانا کاسٹ) ۲ گرین

ان دونون کو ملا کر ۲۰ گولیان بنا وین اور گولیونکو چاندی کی ورق مین لپیٹ کر ہر روز دو یا تین گولی کہلائی جاوی۔ مگر خلو معدہ مین گولیونکا کہلانا مناسب نہین ہوگا اور روغنات مسکنات درد کی مالش بدستور ہونا چاہیے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب صورت کرتی رہی ہین اگر بیماری کا باعث عصب کے کسی مقام پر فاسد مادہ کا جمع ہونا ہے تو مریض کا علاج محذرات اور محللات و مجففات سے مثلاً اسارسا پریلا (عشبہ مغربی) اور آیوڈایڈ آف پوٹاشیم وغیرہ سے ہونا چاہیے ✣

کبہی سائیٹک نرو کی کسی مقام پر کوئی غدود یا گلٹی کے پیدا ہونی سے بہی ایسی بیماری یعنے عرق النسا پیدا ہوسکتی ہی ✣

اس حالتمین غدود کا پتہ لگانا چاہیے اور اگر پتہ لگی تو غدود کو نکال ڈالنا چاہیے مگر اس قسم کی غدود کا پتہ لگانا اکثر نہایت مشکل بلکہ محال ہے ✣ اور جس غدود کا پتہ لگانا محال ہو ایسی حالتمین اس بیماریکا آرام بہی محال ہی ✣

معمولی صحت قایم رکہنی کیواسطے دماغی اور جسمانی دونون محنت اعتدال کے ساتہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ کسی کی کمی یا زیادتی دونون مضر صحت ہی ✣

ماکولات مشروبات مکان اور آب و ہوا کا بہی لحاظ ہونا ضروری ہی مگر ان امورکی تجویز معالج کی رائی پر ہونی چاہیے ✣

کوئی دوسرا شخص مریض کو بے دیکھے ایک دوسرے ملک یا دوسرے ضلع سے یہہ تجویز نہیں کرسکتا ہے*

راقم محمد شاہ لوی

بقیہ افعال الاعضاء Physiology

فصل چہارم

دیگر ابتدائی بافت کی بناوٹ کے بیان مین

اس فصل مین دو اقسام کے بافت کا بیان کیا جاویگا یعنے اپی تہی لی ال دکہ نکٹو ٹشو کے اقسام کا اور دیگر جو اعلے قسم کی بافت ہین مثلاً اعصابی و لحمی وغیرہ انکا بیان علیحدہ کیا جاویگا*

اپِی تھِی لِی ام epithelium

اپی تھی لی ام مختلف اشکال کے کیسونسے بنا ہوا ہوتا ہے جو ذریعہ ایک درمیانی مادہ کے آپسمین پیوست ہوتی ہین۔ اسی جسم کی ساری بیرونی سطح ڈہکی ہوئی ہے کیونکہ اپی ڈرمس epidermis یعنے جلد کی اوپر لی تہ اسی کی بنی ہوئی ہے اور علاوہ ازین ناخون اور بال بہی اسی کے بنے ہوئے ہین جسم کی سطح سے لیکر اون سوراخونکی اندر تک پہیلتا ہے جو جسم مین باہر جاتی ہین۔ مثلاً ناک مقعد پیشاب کی کی نالی مثانہ معدہ اور امعاء و فرج وغیرہ۔ نیز دماغ کے جوفون کی اندر اور نخاع کی وسطی نالی مین۔ سیرس serous اور سائی نووی ال synovial جہلیون مین اور تمام شریان و وریدون اور عروق جاذبہ مین*

اپی تہی لی ام کے کیسونکی ایک یا ایک سے زیادہ فرد ہوتی ہین۔ اسلئے جب ایک ہی تہ ہو تو اوسکو سادہ کہتے ہین۔ اور جب کئی فرد ہون تو فرددار مثلاً سادہ اپی تہی لی ام امعاء کے معدہ

معدہ کی مخاطی پردہ پر پایا جاتا ہے اور فرد وار جلد کی اوپری تہ مین ✤

اپی تھی لی ال کیسونین کیسونکے درمیان اور انکی اس کے درمیان باریک یا ریک جالی ہوتی ہے جسکا بیان پہلے ہو چکا ہے اور کیسے بذریعہ شفاف مادہ کے آپسمین پیوست ہوتی ہین جو انسمین کی مانند ہوتا ہے چونکہ کیسے بمع اپنے درمیانی مادہ کی نیم رقیق اور لیسدار سے ہوتی ہین اسی وجہ سے مختلف اعضا کے اندر مثلاً معدہ وششش جو تہ کا سکڑ جاتی ہین اور گاہ پھیلجاتی ہین - ان کیسون کی اشکال حسب ضرورت یا تساقی بدل جاتی ہین - چنانچہ جہان ان کیسونکی ایک ہی تہ ہے جیسا کہ پھیپڑونکی ہیچ ہوا کے کیسون مین پایا جاتا ہے تو بحالت ادنکے پھیلنے کے اپی تھی لی ام کے کیسے جو گول ہوتی ہین لنبے اور چپٹے ہو جاتے ہین اور برعکس اسکے جب ہوا کے کیسے سکڑتی ہین تو وہی لنبے اور چپٹے کیسے گول ہوجاتے ہین

اپی تھی لی ام کے کیسونکی مفصلہ ذیل اقسام ہین ✤

(۱) چپٹے (۲) گول ہول (۳) ستون کی مانند (۴) جہالردار - اگرچہ آسانی کے لئے انکی مختلف اقسام کی گئی ہین مگر بعض جگہ ایک ہی پردہ کی مختلف تہہ مین - اول تین اقسام پائی جاتی ہین:

(۱) چپٹا اپی تھی لی ام - اس قسم کے اپی تھی لی ام کی کئی تہ ہوتی ہین مثلاً جلد مین جہان اسکو اپی ڈرمس کہتے ہین - تیز منہ حلق اور اس کے بعد oesophagus کے اندر آنکھونکی مخاطی جھلی پر - فرج مین اور پیشاب کی نالی کے سر پر اور مرد و زن مین پایا جاتا ہے - بعض مقام پر اسکی ایک ہی تہ پائی جاتی ہے مثلاً آنکھ کے پردہ کوراَیڈ مین choroid - سیرس اور سائنو وی ال جھلیونمین نیز قلب و شریان اور عروق جاذبہ مین - اس قسم کی اپی تھی لی ام کے کیسے چپٹے اور چھلکے کی طرح پتلی ہوتی ہین زیدون اور عروق ص

اور انکی اطراف بوجہ سے ہوتی ہین - بعض مقام پر یہہ فرد دار ہوتا ہی اور وہان گاہ ایسا سخت ہو جاتا ہی کہ سینگ کی مادہ سے مشابہت رکھتا ہی - مثلاً ہتیلی اور تلودن پر - اپی تہی لیم
نیوکلی اس بظاہر نہین دکہائی دیتا گو کیمیائی ترکیب سے بذریعہ ادویات کی دیکہا جا سکتا ہے - مثلاً خشک اور پژمردہ کیسے جو جسم پر سے اُترتے ہین اونکو اگر کاسٹک پوٹاشر Caustic Potash لگایا جاوی تو وہ پہر پہول اوٹہینگی اور اپنی گول مول شکل اختیار کرینگے -

اس قسم کی اپی تہی لیم کے کیسے عموماً درمیانی مادہ کے ذریعہ سے پیوست رہتی ہین بعض مقام پر اس قسم کے کیسونکا مادہ تو علیحدہ علیحدہ ہتا ہی مگر کیسونکی جالی آپسمین ملی رہتی ہی اور مقام پیوست پر چونکہ مادہ نہین ہوتا اسلئے جالی اچہی طرح دکہائی دیتی ہی اور یہی وجہ ہی کہ وہان نشیب و فراز پائے جاتی ہین ؛

اس قسم کے اپی تہی لیم کے کیسون مین رنگدار مادہ بہی پایا جاتا ہی - مثلاً آنکہونکی پردہ کوراییڈ مین اور اسی رنگدار مادہ کیوجہ سے ان کیسونکا نیوکلی اس نظر نہین آتا مگر البائی نوز albinos اشخاص مین جنمین کہ آنکہونکے کوراییڈ پردہ مین رنگدار مادہ نہین ہوتا (اونکی جلد کے کیسون مین بہی نہین ہوتا) یہہ کیسے بیرنگ اور چپٹے دیکہنے مین آتی ہین ؛

اس قسم کا اپی تہی لیم جو سیرس ممبرین ورشریان وغیرہ مین پایا جاتا ہی چند خاص اوصاف رکہتا ہے جنکی باعث اسکو علیحدہ بیان کرتی ہین اور نیز بعض اوسکا ایک خاص نام رکہتی ہین یعنی انڈو تہی لی ام endothelium چنانچہ وہ چند اوصاف یہہ ہین - اول یہہ کہ مقامات مذکورہ مین اسکی کیسے نہایت چپٹے ہوتی ہین - دوم یہہ

کہ انکی ہمیشہ ایک ہی تہ ہوتی ہے سوم یہہ کہ وہ موسو بلاسٹ سے بنتی ہین اور باقی
ہر ایک قسم کی اپی تھی لی ام کے کیسے یا تو اپی بلاسٹ سے یا ہائپو بلاسٹ سے بنتی ہین چہارم
کہ جہان کہین وہ پائی جاتی ہین وہ مقام جسم کی بیرونی سطح سے ملی ہوئی نہین ہوتی - جہان
جہان عروق جاذبہ بکثرت ہین وہان انڈو تھی لی ام کی کیسون کے درمیان نہایت باریک
سوراخ پائے جاتے ہین جنکو سٹومیٹا stomata کہتے ہین اصل مین یہہ سوراخ
عروق جاذبہ کے مونہہ ہوتے ہین اور انہین مین سے کو وہان کی رطوبت وغیرہ جذب کیا کرتی ہے +
(۲) گول محل اپی تھی لی ام - اس قسم کی اپی تھی لی ام کے کیسے رطوبت خارج کرنیوالی بہت
سی غدودون مین گویا رطوبت خارج کرنیکا دہنی ہین اسوجہ سے انکو غدودی کیسے
بھی کہتے ہین - عموماً گول محل ہوتی ہین لیکن بعض مقام پر بباعث باہمی دباو کے پہلو دار
ہو جاتی ہین - اسکی عمدہ تمثیلین گردے تہوک والی غدودین اور معدہ کی غدودین ہین +
(۳) کولم نریعنے ستون کی مانند اپی تھی لی ام - اس قسم کا اپی تھی لی ام معدہ کے اوپرلی سرے
سے لیکر انٹریون کی نیچلی سرے یعنے مقعد تک پایا جاتا ہے - نیز کم وبیش ان غدودون مین
جنکے منہہ معدہ اور امعا کے اندر کہلتے ہین - نیز دیگر غدودون مین جو جسم کے دیگر مقامات مین
ہین - اسکے کیسے بنے ہوتے ہین جو یا تو گول یا پہلو دار ہوتے ہین اور انمین بیضوی
شکل کا بڑا سا نیوکلی اس ہوتا ہے جب ہموار سطح پر اور ایک ہی تہ مین باہم خوب بھچے
ہوئے ہون تو یکسان ستون کی مانند ہوتے ہین لیکن جب انکی کئی تہ ہون جیسا کہ
حنجرہ مین تب وہ یکسان اشکال کے نہین رہتے - اس قسم کی اپی تھی لی ام کے کیسون مین
ایک قسم کا تغیر واقع ہوتا ہے جس سے کہ وہ ایک خاص شکل اختیار کر لیتے ہین - اور اس شکل
کے کیسون کو گاب لٹ سلس goblet cells کہتے ہین اس تغیر مین کیسے کا

کا ایک سرا پھول جاتا ہی اور دوسرا سکڑا رہتا ہی اور کیسہ کی شکل ایسی ہو جاتی ہی جیسی کہ ابتدا
مین مینڈک کی بچہ کی جبکہ صرف اُسکی دم ہی ہوتی ہی ٹانگین نہین ہین تین کیسہ کی پھولی ہوئی
سرے سی اُسکا مادہ خارج ہوتا ہی اور تنگ سرے مین نیوکلی اس اور پروٹوپلازم رہجاتی ہین بعض
کی یہہ رای ہی کہ یہہ تغیر ایک معمولی بات ہی جو زندگانی مین جاری رہتی ہی۔ یہہ کہ مادہ خارج
ہوتا ہی مخاطی رطوبت بنتا ہی اور کیسہ پھر اپنی اصلی شکل اختیار کر لیتی ہین +

(۴) جھالردار اپی تھی لی ام کی کیسہ اکثر کولم نر یعنی ستون کی مانند ہوتی ہین مگر گول مول
اور چپٹی بھی ہوا کرتی ہین۔ اس قسم کا اپی تھی لی ام کل نظام تنفس مین لے رنکس سے
larynx لیکر ہوا کی نالیونکی نہایت باریک شاخون تک پھیلا ہوا ہی نیز ناک کے رستہ
کے نیچلے حصہ مین اور اعضاء تناسل کے کچھ حصہ مین مثلاً مذکر مین خصیونکی واسا ای فی
رن شیا vasu-efferentia مین ابی ڈی ڈی مس epididymis
کے نیچلے سرے تک اور مؤنث مین رحم کی گردن کے درمیان مین سی لیکر سارے رحم و سارے
فلوپی ان ٹیوب fellopian tubes کے اندر نیز بچپن مین دماغ کی جوفون مین
و نخاع کی وسطی نالی مین مگر بلوغت کی بعد صرف نخاع کی وسطی نالی مین +

جھالر کی نہایت باریک تارین ہوتی ہین جو بالونکی طرح نکلی رہتی ہین۔ انکی بنائی مختلف
حیوانون مین مختلف ہوتی ہی یعنے اعلی قسم کی جاندارون مین تو کم ہوتی ہے مگر ادنے
قسم کے جاندارون مین زیادہ ہوتی ہی بلکہ یہانتک کہ خود کیسہ کی نسبت لمبی ہوتی ہی
ایک ایک کیسہ پر جھالر کی تارونکی تعداد دس سے تیس تک ہوتی ہی اور جو تارین کہ ایک
ہی کیسے سے لگی ہوئی ہوتی ہین وہ بہی آپسمین یکسان نہین ہوتین۔ اگر اس قسم کے
اپی تھی لی لم کا زندہ حالت مین ملاحظہ کیا جاوے تو جھالر بڑی تیز اور متواتر حرکت

کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہی- ہر ایک تار ایک سری سے تو کیسے سی پیوست ہوتا ہی اور اوسکا دوسرا سرا آزادانہ دائیں بائیں جہولتا ہی اور ساری تارونکی اکٹھا جہولنی سی وہ نقشہ ہوتا ہی جیسے کہیت مین گندم کے خوشے ہوا کی جہولے سے جہولا کرتے ہین یا جیسا کہ تالاب مین پتھر پہینکنے سے متواتر لہرین اوٹھتی ہین اس جہالر کی حرکت ہمیشہ جسم کی بیرونی سطح کیطرف ہوتی ہے تا کہ اوس مقام کی رطوبت وغیرہ کو خارج کرے +

علاوہ متذکرہ بالا اقسام اپی تہی لی ام کے خاص قسم کی اپی تہی لی ال سلس خاص جگہ مین پائی جاتی ہین جنکا بیان اونہین حواس کے ذیل مین جداگانہ کیا جاویگا +

افعال اپی تہی لی ام- بلحاظ افعال کے مفصلہ ذیل طور پر اپی تہی لی ام منقسم کیا جاسکتا ہی

(۱) پروٹکٹو Pro tec tive یعنی محافظت کرنیوالا - مثلاً جلد مین - منہہ مین شریانین وغیرہ وغیرہ +

(۲) محافظت کرنیوالا اور حرکت کرنیوالا مثلاً جہالردار اپی تہی لی ام +

(۳) رطوبت دینیوالا مثلاً غدودونکا اپی تہی لی ام یا موجودہ رطوبت وغیرہ کو اخراج کرنیوالا مثلاً حضیونکا اپی تہی لی ام +

(۴) محافظت کرنیوالا اور رطوبت دینیوالا مثلاً امعاء کا اپی تہی لی ام +

(۵) ذی حس- مثلاً آل فکٹری سلس olfactory cells رتنہ کے راڈس Rods وکونس cones وغیرہ وغیرہ +

اپی تہی لی ام ساری جسم کی سطح پر گویا ایک نرم ڈہکنا ہی اور جن مقامات پر زیادہ دباؤ یا رگڑ پہونچتی ہی وہان زیادہ تر سخت ہوجاتا ہی یہانتک کہ حسب ضرورت اسکی

ناخون اور بال بھی بنتی ہین جنکا بیان علیحدہ ہوگا - نیز آنکھہ - ناک - کان - منھہ
ہین کی سطح کو ڈہکی ہوئے ہی - گویا انمین ہر ایک ہین حس معلوم کرنیکا ایک وسیلہ ہے
کیونکہ جب اسپر کسی خاص قسم کا نقش ہوتا ہی تو اوس مقام کے اعصاب اوس نقش
کو وہان سی لیکر دماغ تک پہنچاتی ہین - جہالردار اپی تھی لی ام صرف محافظت ہی
نہین کرتا بلکہ جہالر کی حرکت کی ذریعہ سی رطوبت وغیرہ کے خارج کرنی مین مدد دیتا
ہی - اور فلوپی ان ٹیوب مین یہہ حرکت خاص اس مطلب کی ہی کہ اووم کو رحم تک پہنچاوی
لیکن یہہ معلوم نہین کہ دماغ کی جوفون مین اسکا کیا کام ہی - مختلف غدودونکا
اور امعاء کا اپی تھی لی ام رطوبت پیدا کرتا ہی - یعنے خون کے بعض اجزا کو کیمیائی طور
پر بدلتا ہی - نیز رطوبتون کے جذب کرنی مین مدد دیتا ہی - اپی تھی لی ام ہمیشہ سطح پر سی
گہستا رہتا ہی اور نیچی کی تہہ مین سی پیدا ہوتا رہتا ہی *

بقیہ علم الحیوانات zoology

آرٹیکل نمبر ۳۱ مین حلقہ اول متحد المخارج کا اور حلقہ دوم ذات الصرۃ کی پانچ ماتحت حلقون مین
سی دو ماتحت حلقونکا یعنے آکل الاصل Rhizophaga اور آکل الکیا PreePhag
کا بیان ہوچکا ہی اور اس آرٹیکل نمبر ۳۲ مین سوم حلقہ ماتحت اکل الثمر Carpophaga اور حلقہ
چہارم ماتحت حلقہ اکل السوس entomophaga اور پنجم حلقہ ماتحت اکل الحیوان
Sarco Phaga کا بیان کیا جاویگا *

آرٹیکل نمبر ۳۲

سوم حلقہ ماتحت اکل الثمر

ہرچند کہ اس حلقہ کی نمونہ کا جانور فلنجر Phalangr ہی تاہم پہلی کیسہ دار جس کا

بیان کرنا مناسب ہوگا - کلیسہ وار خرس ایک عجب جانور ہی - یہہ بہت قوی ہوتا ہی اور اسکا
جسم قریب قریب دو فٹ لمبا اور اسکی جسم پر نیلگون مائل بہوری رنگ کی رد بن ہاں ہوتی ہین - اسکی دم
نہین ہوتی ہیو مگر اسکا مخلب یعنی ناخن بہت تیز اور خمیدہ ہوتا ہی اور یہہ اکثر درختون پر
رہتے ہین اور درختون کے پتون پر اپنی اوقات گذاری کرتے ہین - اور جب ایک درخت
کی کل پتیان ختم ہو جاتی ہین تب کئی روز تک اوسی درخت پر بہوکہا رہجاتا ہے اور
جب بہوک کہ کسیطرح برداشت نہین ہوتی ہے تو اپنے کو درخت سے گرا دیتا ہے اور جب یہہ
دوسرے درخت کی طرف جاتا ہے تو ایک قسم کی کریہہ اور مہیب آواز دیتا ہے اور اسیطرح سی
ہمیشہ چند روز تک بہوکا رہنے کے بعد ایک درخت سی دوسری درخت پر جاتا ہی اسواسطی اسکو
وہانکی باشندی کاہل بہی کہتی ہین ✤

فلنجری - یہہ ایک خاندان کا نام ہی - اس خاندان کی جانورونکی پچھلے پیرون کی
دوسری اور تیسری انگلی ایک دوسری سی جٹی ہوئی رہتی ہین اور چونکہ انگلیون کے پورون
کو سلامیات کہتی ہین اور دو انگلیان ایک ساتھہ جٹنے کے سبب سے کئی سلامیات اکٹہی جمع ہو جاتی
ہین اسواسطی اس خاندان کا نام متحد السلامیات رکہا گیا ہے اور اس ذریعہ سے انکی تمیز دوسرے
جانور نہی ہوسکتی ہے اس خاندان مین بہت ذات الصرۃ جانور شامل ہین اور یہہ اکثر درختون
پر رہتے ہین اور انکے پیرونکی انگلیون مین سی چار آگی ہوتی ہین اور انمین تیز ناخن ہوتی ہین
مگر ایک انگلی پیچہی ہوتی ہی اور اوسمین ناخن نہین ہوتا ہی اور نہ درخت پر رہنے والی جانورکی
کی پچھلی انگلی مین ناخن ہونیکی ضرورت ہی - ان جانورونکی دم بہت لمبی ہوتی ہی اور دم کے
سر پر پکڑنیکی قوت ہوتی ہی یہہ گوشت خوار ہین اور پہل و دوسری نباتی چیز انکو کہاتی ہین مگر
انکی غذا کا کثیر حصہ ثمر یعنی پہل ہونیکی سبب سے انکا نام اکل الثمر رکہا گیا ہی ✤

اس خاندان مین سب سے مشہور جانور اپوسم opossum ہی مگر ایک دوسری حلقی کی جانور کا نام بہی اپوسم ہی اسکی تمیز کے لئے اول کو آسٹریلی اپوسم اور دوسرے کو امریکی اپوسم کہتے ہین فلنجری خاندان کے اپوسم یعنے اسٹریلی- اور امریکی اپوسم سی یہہ فرق ہی- آسٹریلی اپوسم کے پہاڑنیوالی دانت نہین ہوتی ہین مگر کبہی کبہی اوپر کی جبڑے مین ہوتی ہین مگر یہہ بہی کسی مصرف کی لایق نہین ہوتی ہین + آسٹریلی اپوسم اکثر درخت پر رہتی ہین اور انکی عادت شب خواری کی ہی اسکی گوشت کو آسٹریلیہ کے باشندہ نہایت عمدہ سمجہتی ہین اور بہت رغبت سی کہاتی ہین اور انکا شکار بہی خوشی سی کرتی ہین +

فلنجر- ایک دوسرا قسم اڑنیوالا فلنجر ہے- یہہ بہی معمولی فلنجر کا سا ہوتا ہی مگر اسکی دم مین پکڑنیکی قوت نہین ہوتی ہی اور اسکی اگلی اور پچہلی ٹانگونکی اندر جسم سی سٹی ہوئی ایک جہلی ہوتی ہے اور اسکے ذریعہ سے یہہ اڑسکتا ہی- اور اسواسطی یہہ اڑنیوالا فلنجر کہلاتا ہی یہہ جانور چہوٹی چہوٹی اور حسین ہوتی ہین- اور انکی جسم پر سنہور کا سا روئین ہوتی ہین +

چہارم حلقہ ماتحت اکل السوس- اس حلقی کے جانورونکی جبڑی مین پہاڑنیوالی دانت بہی ہوتے ہین مگر یہہ بہت بڑی بڑی نہین ہوتی ہین اور یہہ جانور چہوٹے چہوٹے اور کمزور اور غیر فقراتی جانورونکو کہاتی ہین اس حلقی مین تین مشہور خاندان ہین اول بنڈی کوٹ کا خاندان Bandicoot دوم امریکی اپوسم Didel Phidae-or-american-opossum کا خاندان- سوم بنڈی دار اکل النمل کا خاندان Banded-ant-eater-or-myrmecophagidae

بنڈی کوٹ کا خاندان اس خاندان کے جانور بڑی بڑی چوہونکیسے جو اکثر تابدانمین رہتی ہین ہوتے ہین مگر اگلی پیرونکی بہ نسبت اسکی پچہلی پیر بڑی ہوتے ہین اور یہہ کودنے کی ذریعہ سی چلتے ہین- اسکی اگلی پیرون مین پانچ انگلیان ہوتی ہین- بڑی انگلیونمین تیز ناخن ہوتی ہین

اور انکی ذریعہ سے یہہ گڑہا کہود سکتے ہین اور انکی صرّہ کا منہہ سامنے نہین ہوتا ہی بلکہ پیچہی یعنے دم کی طرف ہوتا ہی ٭

دوم امریکی اپوسم کا خاندان - امریکی اپوسم کو حقیقی اپوسم بہی کہتے ہین - ذات الصرہ جانورونمین سے صرف اسی خاندان کے جانور آسٹریلیہ مین نہین ہوتے ہین - بلکہ یہہ صرف امریکہ مین رہتے ہین اس خاندان مین بہت انواع ہین مگر اکثر بہت چہوٹے چہوٹے ہین اس خاندان کا سب سے بڑا جانور معہ دم تین فٹ سے زیادہ نہین ہوتا ہی اور اس خاندان کی جانورون مین صرف ایک جانور امریکہ مین رہتا ہی اور امریکہ کے ورجینیہ مین ملنے کی سبب سے اسکو ورجینی اپوسم کہتے ہین مگر اس خاندان کی اور کل جانور صرف جنوبی امریکہ مین رہتے ہین - اس خاندان کی اکثر جانور اکل اللحم ہین یعنے چہوٹے چہوٹے چارپایہ جانورونکو اور چڑیونکو کہاتے ہین مگر بعض کیڑون اور پہلونکو بہی کہاتے ہین - اس خاندان کا ایک جانور جسکو آکل اللحم اپوسم کہتے ہین اکثر سرطان یعنے کیکڑہ کہاتا ہی - اور اس خاندان کا ایک دوسرا جانور جو تری اور خشکی دونون مین رہتا ہی اور پانی مین تیرنیکی واسطے اسکا پنجہ جٹا ہوا ہوتا ہی اسواسطے اسکو شناور دتیرنیوالا کہتے ہین - کل امریکی اپوسم کی انگلیونمین ناخن نہین ہوتا ہی اور یہہ دوسری انگلیونکی مقابلہ مین واقع ہونیکی سبب سے پہر دنسے دوسری چیزونکو پکڑ سکتے ہین اور انکی دم مین بہی دوسری چیزونکو پکڑنیکی قوت ہوتی ہی اور اسسے اونکو درختونپر رہنے کے واسطے مدد ملتی ہی - بعض اپوسم کا صرّہ ذات الصرہ جانورونکا سا کامل نہین ہوتا ہی اور اسواسطے انکے بچے اوتنے خام پیدا نہین ہوتے ہین - اسلئے انکی بچے صرف چند روز تک صرّہ کے اندر رہتے ہین اور پہر صرّہ کے اندر سے نکلکر اپنی مان کی پشت پر رہتے ہین اور اپنی دم سے مان کی دم کو لپیٹے رہتے ہین امریکی اپوسم مین کاٹنے والے دانت بہت زیادہ ہوتے ہین اور فہرست دانتونکی یون ہی - کاٹنے والی دانت

اور پر دس نیچے آٹھ۔ پھاڑنیوالی دانت اوپر دو۔ نیچے دو اگلی جو بھڑ اوپر چھہ۔ نیچے چھہ پچھلی جو بھڑ اوپر آٹھہ نیچے آٹھہ کل پچاس۔

ٹیبر یدار اکل النمل۔ یہہ جانور گلہری کا سا چھوٹا مگر بہت حسین ہوتا ہے۔ یہہ مغربی اور جنوبی آسٹریلیا مین رہتا ہے اور یہہ کیڑے مکوڑونکو کہاتا ہے۔ اسکی دم مین لمبے بال ہوتے ہین مگر دم مین پکڑنیکی قوت نہین ہوتی۔ اسکی اگلی پیرونمین پانچ انگلیان ہوتی ہین اور سب مین تیز ناخن ہوتے ہین مگر پچھلی پیرون مین صرف ۴ انگلیان ہوتی ہین ان جانورون مین جیساکہ امریکی اپوسٹم کے کاٹنیوالی دانت بہت ہوتے ہین۔ اسکی برخلاف اسکی جو بھڑکے دانت بہت ہوتے ہین۔ دانتون کی فہرست یون ہے۔ کاٹنیوالی دانت اوپر ۸ نیچے ۶۔ پھاڑنی والے دانت اوپر ۲ نیچے ۲۔ اگلا جو بھڑ۔ اوپر ۶ نیچے ۶ پچھلا جو بھڑ اوپر ۱۲ نیچے بارہ کل ۵۴۔

پنجم حلقہ ماتحت اکل الحیوان۔ اس حلقے ماتحت کی جانور درندہ اور غارتگر ہین اور ہماری ملک کے اکل اللحم شکاری جانورونکی جگہ مین آسٹریلیا مین یہی جانور ہین۔ دوسرے حلقے کی جانورونسے اس حلقے کے جانورونکی تمیز یون ہوسکتی ہے اول انمین اعضاء عور نہین ہوتی ہے اور انکے دانت پوری پورے اکل اللحم یعنے اکل اللحم جانورونکی دانتونکی الیسے ہین پھاڑنیوالی دانت مضبوط لمبے اور نکیلے اور اگلی اور پچھلی جو بھڑ دانتونکا کنارا تیز اور ہر ایک پر تین انہار رہتی ہین۔ اس حلقہ ماتحت کی مشہور جانور سگ نما اور مجموردم دار ہین۔ اس حلقہ ماتحت کے جانورونمین سے سگ نما سب سے بڑا ہے اور یہہ ایک بڑے کتے کے برابر ہوتا ہے اور یہہ اسٹریلیہ کے قریب ایک جزیرہ مین رہتا ہے اسکا سر بہت بڑا ہوتا ہے اور اسکی پیٹھہ پر سیاہ رنگ کی آڑی دہاریان ہوتی ہین۔ یہہ پہاڑون کے کہوہون مین رہتے ہین اور مجموردم دار بہی اوسی جزیرہ مین رہتا ہے اور یہہ سگ نما کے بہ نسبت

کے یقدر چھوٹا ہوتا ہے مگر یہہ ایک بہت مہیب تیز اور شکاری جانور ہے اور یہہ بڑے ول کو بھی مار ڈالتا ہی ✤

زمانے کے اعتبار سے شیر دار جانوروں مین سے ذات الصرہ اغلب کہ بہت قدیم ہی مگر شیر دار جانوروں کے ہڈیونکے ٹکرے - مثلاً کہین ایک دانت اور کہین ایک جبڑہ کا ٹکڑا ملنے کے سبب سے یہہ یقین نہین کیا جاسکتا ہی کہ شیر دار جانوروں مین کون سب سے قدیم ہے ✤

مولوی محمد شایق از گورکھپور

بقیہ افعال الاعضا از صفحہ نمبر ۲

کانک ٹوٹشو یعنی پیوست رکھنے والی بافت

اسی قسم کی بافت کا کالبد بنتا ہے جو ہڈیون کا ہوتا ہی اسی سے کری اور رباط بنتے ہین جو کالبد کی استخوان کو باہم پیوست رکھتی ہین - اور نیز اسی سے دیگر عضلات لحمی - اور غدودی - اعضاء بنتے ہین جنکو کہ کالبد سانچے کیطرح برداشت کررکھتا ہی یا پکڑ رہتا ہے - کانک ٹوٹشو کا بڑا کام جسم کو برداشت کر رکھنی کا ہی اور اسلئے جسم کی دیگر ساختون سے اسکا ایسا تانا بانا ہورہا ہی کہ اگر ہم تمام دیگر ساخت کو کسیطرح نکال دہی سکین - اور صرف کانک ٹوٹشو کو باقی رکھ سکین تو جسم کے ہر ایک عضو کا ہو بہو سانچہ بنا ہوا ہمارے دیکھنے مین آوی - کانک ٹوٹشو کے مفصلہ ذیل اقسام ہین ✤

جلاٹی نس یعنے بلغمی Gelatinous

واہیٹ فائی برس یعنے سفید ریشہ دار white-fibrous

کانک ٹوٹشو

بلوای لاسٹک یعنے زرد لچکدار	Yellow-elastic
آری اولر	areolar
ری ٹی فارم یعنے جالی دار	Retiform
اے ڈی پوز یعنے چربی دار	adepose
کارٹی لج یعنے غضروف	cartilage
اُستخوان	Bone

قبل اسکی کہ ان اقسام کا بیان کیا جاوے کانک ٹوٹشو کی ساخت کی اجزا پر غور کیا جاوے یعنے کیسون اور کیسونکی درمیانی مادہ پر جنکی کہ یہہ کانک ٹوٹشو بنے ہوئے ہوتے ہین *

(۱) کیسے - یہہ دو اقسام کے ہوتی ہین (الف) شاخدار کیسے جو چپٹے شاخدار اور اپنی جگہ مستحکم ہوتی ہین اور اونکی شاخین جو آپسمین ملتی ہین تو ایک قسم کا جال سا بنجاتا ہے - اسطرحکی کیسے قرنیہ مین پائے جاتی ہین جہان انکی کئی تہ ہوتی ہین - یہہ کیسے نالیون مین پڑے رہتے ہین اور چونکہ اونکی شاخین ملکر جال سا بناتی ہین - اسلئے نالیونکا بہی آپسمین مختلف اطراف سے ملنے کے باعث جال سا بنجاتا ہے - بعض مقام پر ان کیسون مین رنگدار دانے پائے جاتے ہین جنکے باعث انکا رنگ سیاہ دکہائی دیتا ہے - تب یہہ ایک قسم کے رنگدار کیسے کہلاتی ہین - اس قسم کی سیاہ شاخدار کیسے آنکہون کے پردہ کو رائیڈ choroid مین پائے جاتے ہین ۳ - اگر ہم مینڈک کے پنجہ کی جہلی کو ملاحظہ کرین تو یہہ رنگدار دانے برابر کیسون مین اور اونکی شاخون مین پائے جاتی

۳ ادنےٰ قسم کے جانداروں مین یہہ کیسے علاوہ جلد کے اندرونی اعضا مین بہی پائی جاتی ہین

ہین - لیکن روشنی یا بجلی وغیرہ کی تاثیر سے وہ کیسہ کے جسم مین ایکجا اکٹھی ہوجاتی ہین
اور جب وہ تاثیر ہٹادی جاتی ہے تو پھر کیسہ کی شاخون مین پہیل جاتی ہین - یہی
باعث ہی کہ مینڈک کا جسم گاہ تو یکسان سیاہی مایل رنگ کا ہوتا ہے اور
گاہ اوسکے جسم پر سیاہ داغ کہین کہین پاے جاتی ہین - آنکہہ کا پردہ کوراایڈ
مین یہہ رنگدار کیسے فالتو روشنی جذب کرنیکا کام دیتے ہین (ب) امی بائیڈ
کیسے قریبًا گول مثل شکل کے ہوتے ہین - اور خون کے سفید کیسون سے
مشابہت رکہتے ہین بلکہ بعض تو ٹہیک اونسے ملجاتے ہین - وہ یا ریک دانہ دار
پر ٹوپلازم کے ہوتے ہین اور اونکین نیوکلی اس ہی ہوتا ہے اور یہہ کیسے
نہ صرف شکل بدل سکتے ہین بلکہ ادہر ادہر چل بہی سکتے ہین اسلئے اونکو چلنے
والے کیسے بھی کہتے ہین - یہہ شاخدار کیسون سے باسانی پہچانے جاتے ہین
کیونکہ اول تو یہہ اونکی طرح نالیون مین نہین ہوتے بلکہ دانہ دار ہوتے ہین
اور دوم یہہ کہ شاخین نہین رکہتے -

(۲) کیسونکا درمیانی مادہ - یہہ یا تو بیشکل ہوتا ہے جیساکہ مصفّا غضروف یا
ریشہ دار - ریشہ دار کے ریشے دو قسم کی ہوتے ہین (الف) سفید ریشے (ب)
زرد لچکدار ریشے +

(الف) سفید ریشے - یہہ باہم لہریا جتھون مین پائے جاتے ہین جنکا حجم مختلف
ہوتا ہی - جتھے گاہ ایکدوسرے سے علیحدہ رہتے ہین اور گاہ ملجاتے ہین لیکن
ریشے خیلکے کہ یہہ جتھے بنتے ہین مصفّا اور بے شاخدار ہوتے ہین اور اونکی موٹائی
ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک یکسان ہوتی ہی ان جتھون کو پر منگنیٹ آف پوٹاش

Permanganate of potash یا نمک کی پانیین بھگو رکھنے سے سفید ریشے بآسانی جدا کئے جاسکتے ہین کیونکہ ان مرکبات کی تاثیر سے ریشونکا درمیانی پیوست کرنیوالا مادہ حل ہوجاتا ہی ؛

(ب) زرد لچکدار ریشے موٹائی مین بڑا اختلاف رکھتے ہین - بعض تو نہایت ہی باریک ہوتے ہین اور بعض بہت موٹے ہوتے ہین - انکو سفید ریشونسے اسطرح پہچانا جاتا ہے (۱) یہہ بہ نسبت سفید ریشون کے زیادہ تر مضبوط ہوتے ہین اور کیمیاوی کارندے مثل کاسٹک سوڈا caustic soda ایسٹک ایسڈ acetic-acid وغیرہ بھی انپر جلد اثر نہین کرتے (۲) انکے سفید ریشون کی نسبت حد بندی بخوبی واضح ہوتی ہی (۳) بہ نسبت سفید ریشونکی یہہ زیادہ تر منقسم ہونے پر مائل ہوتے ہین اور انکی شاخونکی باہمی وصل سے جال سا بنجاتا ہے - (۴) اگر یہہ ریشے پیچکش کیطرح بل کہائے رہتے ہین اور سرون پر سے کنڈل دار ہوتے ہین اور (۵) یہہ زرد رنگ کے ہین اور مضبوط و لچکدار ؛

بیان اقسام کانک ٹوشو

جلی ٹی نس یا بلغمی Gelatinous جو سب سے سادہ قسم کا کانک ٹوشو ہی ایک قسم کی مچھلی کے جسم کا جسکو جلی فش Gelly-fish کہتے ہین بڑا سا حصہ بناتا ہی جنین انسان کے بہت سے حصون مین پایا جاتا ہی لیکن بلوغت کے بعد صرف آنکھ کے وٹری اس ہیومر vitreous-humour مین رہتا ہے جنین کی حالتمین علاوہ وٹری اس ہیومر کے ام بی لای کل کارڈ umbilical cord یعنے آنول کے وارٹونی ان جلی wharto nian gelly مین اور دانتونکی بنتے وقت انکی

چوٹی پر اسکی عمدہ تمثیلین دیکھی جا سکتی ہین +

اسکے کیسے وٹری اس ہیومر مین تو گول ہوتی ہین مگر النول کے جلی اور دانتون کے سرون پر کے مادہ مین شاخدار ہوتے ہین - اور ایک قسم کے جلی کے مانند لطیف رقیق درمیانی مادہ مین گویا دبے ہوئے ہوتے ہین پس جس بافت مین پائے جاتے ہین اُسکا حجم زیادہ تر اس کیسیونکی درمیانی مادہ کا بنا ہوا ہوتا ہی +

(۲) وائیٹ فائبرس یعنی سفید ریشہ دار - اسکی عمدہ تمثیل نسون تین پائی جاتی ہے - نسون مین ریشے جتھون کی جہتی ہوتی ہین اور جتھون کے درمیان تسلسل کیسی پائی جاتی ہین کم عمر کی نرم نس مین یہہ کیسے چوگوشہ دیکھنے مین آتے ہین اور ایک کیسے کا سرا دوسری سے اور دوسرے کا تیسرے سے علی ہذا القیاس ایسے ملے ہوئے ہوتے ہین کہ گویا اونکا ایک زنجیر سا نس کی بناوٹ مین بجاتا ہے - یہہ کیسون کے زنجیر ریشون کے جتھون کو کسیقدر ڈھکے رہتے ہین +

بڑی عمر کی نس مین کیسے شاخدار ہو جاتے ہین اور گو پہلے کی مانند سلسلہ ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہین رہتے تاہم اونکی شاخین باہم ملی رہتی ہین جنکے ملنے سے جال سا بنجاتا ہے - اور اگر نس کی چوڑائی مین سے کاٹ کر دیکھا جاوے تو کیسون کی شاخین آپسمین ملی ہوئی نجوبی نظر آتی ہین - اس قسم کے بافت ڈیورامیٹر Duramater یعنے دماغ کی غلاف مین پیریاس ٹی ام Periosteum یعنے ہڈیون کے غلاف مین فیشیا Facia یعنے عضلات کے غلافون مین - نسون مین - غضروفون مین سیرس ممبرین مین آنکھہ کے پردون مین

اور غدود جاذبہ کے غلافون مین پائی جاتی ہے +

(۳) یلوای لاسٹک یعنے زرد لچکدار - اس قسم کا ٹشو عموماً اہری اور ہر کے ٹشو کی زیادہ ہوتی ہے تو اسکو یلوای لاسٹک کا نام دیا جاتا ہے مثلاً اصلی ووکل کارڈیس true. vocal-cords یعنے آواز کے رسیون مین غضروف سب تلی وا[illegible] sub-f-... مین - شرائین و وریدون مین پھیپھڑون اور حنجرہ وغیرہ مین - اس بافت کی بھی کئی اقسام ہین (۱) باریک لچکدار ریشے جنکی کئی شاخین نکلتی ہین اور دوسرے ریشون کی شاخون سے ملکر جال سا بنا دیتے ہین - اس قسم کی لچکدار بافت جلد مین اور جلد کی نیچے کی تہ مین - مخاطی پردون مین اور اونکے نیچے کی ساخت مین پھیپھڑون مین اور آواز کی اصلی رسیون مین پائی جاتی ہے +

(۲) موٹے ریشے جو گاہ ستون کی شکل کے ہوتے ہین اور گاہ فیتہ کیطرح چپٹے انکی بھی شاخین نکلکر جال سا بنا دیتی ہین - یہہ زیادہ تر غضروف سب فلے وا مین پائے جاتے ہین -

(۳) سوراخدار لچکدار جھلیئن جو شرائین اور وریدون مین پائی جاتی ہین

(۴) یکسان شکل کے لچکدار جھلیئن دبغیر سوراخون کے جیسا کہ آنکھ مین پردہ قرنیہ کی جھلی ہے جسکو ڈے سی مٹ Descemet ممبرین یا جھلی کہتے ہین -

(۴) اے رای او لرٹشو - اسمین کیسے اور سفید اور زرد ریشے ہوتے ہین اسکا لچکدار ہونا زرد لچکدار ریشون کے باعث سے ہوتا ہے - اگر اسکو اسیٹک ایسڈ یعنے سرکہ کے تیزاب مین کچھہ دیر بھگو رکھین - تو

اور اسکے اکاوی ... نسبت ... بافت ... لچکدار ... مین ... ساخت ... یعنی جس ... لچکدار ہوتا ہے اور اسی کے باعث وہ ... پایا جاتا ہے

سفید ریشے تیزاب کی تاثیر سے پہول کر شفاف ہو جاتے ہین - اور اونکا ٹشو کلی اس اور زرد لچکدار ریشے بخوبی دکہائی دیتے ہین - یہہ ٹشو مخاطی پردہ کے نیچے کی جہلی مین - جلد کے نیچے کی تہ مین - مخاطی پردون مین - اور جلد مین - اور اوس ڈہیلی کی ساخت مین جو شرائین وریدون - عضلات - اعصاب - اور غدودون وغیرہ کو ملا پیوست کرکہتی ہے پایا جاتا ہے *

(۵) ریٹی فارم ٹشو یعنے جالی دار بافت - یہہ کانک ٹو ٹشو کی ایک خاص قسم ہے - اور نہایت نازک اور باریک ریشون کی جالی کی ہوتی ہے - اصل مین یہہ باریک اور نازک ریشے جنکی یہہ جالی بنی ہوئی ہوتی ہے - کانک ٹو ٹشون کے کیسون کی شاخون کے باہم ملنے سے بنتا ہے - اون کیسون کے - نیوکلی آنکی - صرف ابتدا مین ہی دیکہنے مین آتے ہین *

یہہ بافت تلی اور غدود جاذبہ کی ساخت مین پائی جاتی ہے کانک ٹو ٹشو کی ایک نہایت نازک قسم جو ریٹی فارم سے مشابہت رکہتی ہے - اور جسکا خاص نام - نیورو گلیا neuroglia رکہا گیا ہے - دماغ نخاع - اور آنکہ کے پردہ ریٹنہ مین پائی جاتی ہے - جہان یہہ اون کی دیگر ساخت کو برداشت کر رکہنے کا کام دیتی ہے *

راقم بخشی نانک چند اسسٹنٹ سرجن - از سونی پت

بابت ماہ جنوری ۱۸۸۵ء جلد ۶ نمبر ۱ | VOL. 6—Lahore JAN. 1885—No.1

تکمیل الحکمتہ کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں

(۱) حفظ ماتقدم۔ طبابت۔ کیمیا۔ افعال الاعضا۔ تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت ۔

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو حفظ صحت کے لئے بہتر خیال کی گئی ہیں اور ان اسباب کے دفعیہ میں تدبیر بتانا جو صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اونکے نتائج کی اشاعت ۔

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض ۔

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینوں میں جو نئے نئے تجربہ فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہیں انکا انتخاب ۔

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو ۔

شرح قیمت

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	۴ر	[illegible]	[illegible]
سرکار و رؤسا سے	۶ر	[illegible]	[illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt Punjab in respect to the sanitary condition of the province (4). The English and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best English scientific Magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance	Yearly in arrears	Single copy
For Station Subscribers.	2 13 0	4 3 6	0 4
„ Out Station	3 0 0	4 8 0	
„ Chiefs and			

یہ رسالہ بعض بعض صاحبونکو بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ ہفتہ کے اندر مطلع
فرمادین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھ رقم
بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا۔ معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و
کتابت حکیم **احمد علی** زبدۃ الحکما لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آڈر
بھیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۰/ زیادہ ارسال فرمادین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲/
فی صفحہ سے / زیادہ اشاعت کیلئے رعایت ہوگی۔

فہرست مطالب رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ جنوری ۱۸۸۵ء

Pelis Mess Halway. مرہم ہالوے صاحب	aentment Mes: Halway. حبوب ہالوے صاحب
اس مرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح و سالم ہو جاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد رحم گردہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اگر ناگہانی ضرب لگی ہو زخم کہنہ اور پھوڑے پرانے سینہ کا جکڑا رہنا ناسور بواسیر وغیرہ کو دفعیہ میں نہایت مفید ہے جلدی امراض انکی استعمال سے شفا پاتے ہیں گولیاں اور مرہم فقط ۵۳۳ آکسفورڈ سٹریٹ لندن میں بنائی جاتی ہیں اور تمام عالم کی دوا فروشوں کو صندوقوں ڈبیوں میں بھیجی جاتی ہیں قیمت یہ ہے ایک شلنگ ½۱ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ڈبیہ پر تمام زبانوں میں تفصیل ہدایت لکھی ہوئی ہے کہ کس طرح استعمال کرنا چاہیے -	چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کیلئے ضروری ہے پس یہ حبوب مصفی خون ادویہ پر فضیلت رکھتی ہیں کبد و معدہ و گردہ کے امراض کے لئے مفید ہیں انکی استعمال سے اعضاء رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہیں آنتوں کی ہر ایک طرح کی شکایت اور تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہیں ہوا و ردیہ اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کی متعفن ہونے کی سبب جسم میں داخل ہوتی ہیں انسے خارج ہو جاتی ہیں یہ گولیاں نہایت مفید ہیں اعضائے تولید کی کمزوری مخصوصاً امراض عورات کے لئے بے بہا ہیں اور دنیا میں زندگی آرام و آسائش کرنے کے لئے لاثانی ہیں -

معالجات حاذقان و مجربات اطبائے فرنگ

اسمیں تمام امراض متعلقہ علم طب و چند امراض مثلاً نامردی [illegible] وغیرہ و متعلقہ علم جراحی [illegible] اس طرح بیان کئے گئے ہیں کہ پہلے تو مرض کی حقیقت و اسباب علامات اور [illegible] پھر اسکی علاج کی بابت فرانس و انگلینڈ و جرمن و امریکہ و ہند کی تمام نامی ڈاکٹروں کی رائے و جو نسخہ اونکی اس مرض میں مجرب ہیں اونکو علیحدہ علیحدہ اردو و انگریزی میں اونکی تمام کتابوں و مختلف اخباروں سے بڑی جانفشانی کے ساتھ تلاش کر کے لکھا ہے اور بہت سی ادویہ جنکا فارماکوپیا میں ذکر نہیں ہے اونکی ماہیت مقدار خوراک وغیرہ مجملاً درج کی ہے الغرض

چونکہ [illegible] علم [illegible] نے دنیا میں [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

ریویو

اخبار ملا دوپیازہ - یہ ظرافت کی جان - مذاق کی کان ہفتہ وار اخبار ہے جاری ہوا ہے اسکے چار نمبر دیکھے گئے جو اشعار و مضامین ظرافت آمیز درج ہیں یقیناً وہ قابل تعریف ہیں۔ لاہور جسطرح آجکل اخبارات میں سرنام ہے اسیطرح ظرافت کے پرچوں میں بھی غالباً مشہور ہو جاویگا - ہماری خیال میں یہ پرچہ فی الواقعہ ہونہار ہے اسکے مالک و پروپرائیٹر ایک لائق فائق شخص ہیں اور باوجود ایسا ہونے کے بنظر فائدہ عام قیمت بہت ہی کم رکھی گئی ہے یعنی رؤسا سے [illegible] اور عام خریداروں سے [illegible] سالیانہ رکھی ہے -

فہرست

اسمہائے و مشاہرہ ڈپٹی سپروائزرز وکسی نیشن پنجاب

	نام ضلع	نام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	تنخواہ		نام ضلع	نام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	تنخواہ
۱	دہلی	خوشحال سنگھ	۴۰	۱۷	گوجرانوالہ	[illegible]	۴۰
۲	گوڑگانوہ	بھگت رام	۳۰	۱۸	فیروزپور	غلام محی الدین	۴۰
۳	کرنال	منصب علی	۳۰	۱۹	راولپنڈی	دلیپ راج	۴۰
۴	حصار	رام رتن	۴۰	۲۰	جہلم	نانک چند	۴۰
۵	رہتک	منیب الدین	۴۰	۲۱	گجرات	سلطان علی	۴۰
۶	سرسہ	چنبو رام	۴۰	۲۲	شاہپور	متھرا داس	۳۰
۷	انبالہ	قاسم علی	۴۰	۲۳	ملتان	جے چند	۳۰
۸	لودہانہ	رادھا کشن	۴۰	۲۴	جھنگ	نظام الدین	۳۰
۹	شملہ			۲۵	منٹگمری	غلام حسین	۳۰
۱۰	جالندھر	نیاز علی شاہ	۴۰	۲۶	مظفرگڑھ	ہرنام داس	۳۰
۱۱	ہوشیارپور	پنڈت [illegible]	۳۰	۲۷	ڈیرہ اسمعیل خان	گرسہائے	۴۰
۱۲	کانگڑہ	جودھ سنگھ	۳۰	۲۸	ڈیرہ غازیخان	امام الدین	۴۰
۱۳	امرتسر	نہال چند	۴۰	۲۹	بنوں	غلام محی الدین	۴۰
۱۴	گورداسپور	عزیز الدین	۴۰	۳۰	پشاور	منیب الدین	۴۰
۱۵	سیالکوٹ	سلطان احمد	۴۰	۳۱	ہزارہ	ہرچند داس	۴۰
۱۶	لاہور	جے کشن داس	۴۰	۳۲	کوہاٹ	امام الدین	۴۰

کتاب اکسیر الاعظم کی تقریظ پہ تقریظ اور ریویو

جناب اڈیٹر صاحب مخدومی مکرمی دام مجدکم - تسلیم آپنے جو ازراہ مہربانی میری کتاب اکسیر الاعظم پر تقریظ لکھی ہین اسکا نہایت ممنون و مشکور ہوا - آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ جن علمی یا ملکی مضامین کے ادا کرنیکے واسطے مصطلحات موجود ہون تو ایسی حالت مین عربی مین مصطلحات قایم نکرکے انگریزی مصطلحات کا اختیار کرنا مناسب ہوگا - مجھکو بہت افسوس ہے مین آپکی اس راے سے اتفاق نہین کر سکتا

اولاً - اردو کوئی خاص زبان نہین ہے بلکہ عربی فارسی اور ہندی باتون کی ایک مخلوط زبان ہے - بلکہ اسکا جزو اعظم عربی زبان ہے کیونکہ ابھی تک جو علمی کتابین مثلاً جغرافیہ - علم حساب - اقلیدس فلسفہ طبیعی وغیرہ اردو مین لکھی گئی ہین اونکی قریب قریب کل مصطلحات عربی ہین - چونکہ عربی زبان اردو کا جزو اعظم ہے اسواسطے عربی لفظون سے اصطلاحات کا قایم کرنا عین اردو مین قایم کرنا ہے

ثانیاً - آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ ان لفظون کو کوئی نہین سمجھ سکتا تو اس زمانہ مین یونانی طب کی کتابین جو اردو مین ترجمہ ہوئی ہین اور جنکی قریب قریب کل مصطلحات عربی ہین جب کوئی اردو خوان ان کتابون کو یا دوسری علمی کتابون کو پڑھتا ہے تو وہ آگے سے ان مصطلحات سے واقف رہتا ہے یا پڑھنے کے بعد سیکھتا ہے - باوجود قدیم ہونے کے اگر وہ پڑھنے کے بعد سیکھتا ہے تو ایسی حالت مین میری نئی قایم کی ہوئی اصطلاحون کو اگر بلا پڑھنے کے کوئی نہین سمجھ سکتا تو یہہ قابل اعتراض نہین ہونا چاہیے

ثالثاً - آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ نہ جاننے کی حالت مین سمجھنے کے واسطے عربی اور انگریزی مصطلحات دونون یکسان ہین - مین اسکو بھی تسلیم نہین کر سکتا - جو مصطلحات عربی مین قایم کیجاتی ہین اگرچہ اونکا اصطلاحی معنی کوئی نہ سمجھے تاہم وہ الفاظ جنسے اصطلاحات قایم کیجاتی ہین اکثر ناآشنا نہین ہوتے

اور ہماری بانون کے واسطے معنی دار بہی ہوتے مین اسواسطے اونکا لکھنا پڑہنا اور یاد کرنا آسان ہوگا
اسکے برخلاف انگریزی مصطلحات کل اجنبی ہین اور اردو پڑہنے والون کے واسطے بےمعنی دار ہونگی
اسواسطے اونکا لکھنا پڑہنا اور یاد کرنا بہت مشکل ہوگا - علاوہ برین جو اصطلاحات آج نئی ہین کچہہ عرصہ
کے بعد قدیم ہوجاوینگی

رابعًا - آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ مصطلحات مین معنی کے اعتبار سے جو وسعت انگریزی مین ہے
اغلب کہ عربی مین مصطلحات مین نہین ہوگی - یہہ بالکل خلاف ہے - اکثر انگریزی اصطلاحات خصوصا
علوم جدیدہ کے اون معنون سے جنکے ادا کرنے کے واسطے وہ قایم کی گئی ہین بہت ہی کم تعلق رکہتی
ہین - میرا دعوے یہہ ہے کہ اگر میری اصطلاحون کو اور اشیا رکیمیا کے نامون کو انگریزی مصطلحات اور
نامون سے کل کو کل سے مقابلہ کیا جاویگا تو معنی کے اعتبار سے میرا اکثر اور انگریزی کا بعض اچہا ہوگا
اگر کوئی اسکے خلاف کہے تو میرے لفظون کو اور انگریزی لفظون کو مقابلہ کرکے دکہلادین مگر سب سے
کم لفظ ہنون - آپنے جو خاص کر کے لفظ حموضیہ پر بحث کی ہے اوسکا حال یہہ ہے - انگریزی لفظ
آکسیجن ہے جسکا اصلی معنی مولد الحامض ہے اغلب کہ حموضیہ سے اچہا ہوگا کیونکہ حموضیہ کی یائے
ونائے نسبتی سے حموضت سے ایک نسبت کے سوا کوئی خاص معنی نہین سمجہا جاتا ہے - چونکہ میری بان
اردو زبان ہے اسواسطے اگرچہ ہندی لفظون کو جو یا و ہائے نسبتی کے ساتہہ مشہور ہین مثلا اچیش
کرون تو غلطی کے نامناسب نہوگا کیونکہ ان لفظون سے یہہ ظاہر ہوگا کہ یا و ہائے نسبتی کے ساتہہ کیا
معنی سمجہے جاتے ہین

نونیہ ایک قسم کا خرمہ ہے اسکا ذایقہ نمکین ہونے کے سبب سے اسکا نام نونیہ رکہا گیا ہے - نونیہ ایک
قوم کا نام ہے اور چونکہ انکا اصل پیشہ نمک بنانے کا ہے اسواسطے اسکو نونیہ کہتے ہین -
اول نونیہ کے معنے نمکین ذایقہ رکہنے والا - دوم نونیہ کے معنے نمک بنانے والا -

ہنیہ یہہ ایک جنگلی درخت کا نام ہے آب ستادہ مقاموں مین پیدا ہوتا ہے اسواسطے اسکو ہنیہ کہتے ہین

اس اطراف مین خوب سرخ رنگ کے آم کو جسکا رنگ سیندور کا سا ہوتا ہے سیندوریہ کہتے ہین -
اکس جن کا نام آکسیجن رکہا گیا ہے آیا ہیہ اسم با مسمی ہے یا نہین اکثر عنصرون کے ساتہہ جب
آکسیجن مرکب ہوتا ہے تو انہین حموضت کا اثر پیدا ہوتا ہے مگر جبتک انہین ہائیڈروجن نہین ملایا
جاتا ہے حموضت کا اثر ظاہر نہین ہوتا - ہائیڈروجن کی ترکیب سے بہی حامضات بنتے ہین مگر انہین حموضت
کا اثر ظاہر ہونے کے واسطے دوسری چیز ملانے کی ضرورت نہین پڑتی - پانی ہائیڈروجن اور آکسیجن
کا ایک مرکب ہے اور وزن کے اعتبار سے پانی مین آٹہہ حصہ اکس جن اور ایک حصہ ہائیڈروجن ہے
اوپر کے بیان سے ظاہر ہوگا کہ اگر اکس جن کا نام ہائیڈروجن اور ہائیڈروجن کا نام اکس جن کہا جاتا تو
زیادہ مناسب ہوتا - اکس جن oxygen ہائیڈروجن Hydrogen نائیٹروجن
nitrogen کے کسی عنصر کا نام معنی دار نہین بلکہ کسی چیز کے نام کے ساتہہ دو تین حرف
زیادہ کر کے عنصرونکا نام رکہا گیا ہے - اور ان حرفون کو زیادہ کرنے سے کوئی معنی نہین پیدا ہوتا ہے
اب کچہہ مرکبات یعنی نمکون کی کیفیت بیان کرتا ہون - انگریزی لفظ سلفیٹ sulphate
کے مقابلہ مین میرا لفظ کبریتاگین ہے - سلفیٹ کے معنے گندہک بہرا ہوا —
سلفائیٹ sulphite کے مقابلہ مین میرا لفظ کبریت آلود ہے - یہہ نام انگریزی لفظ
سلفر sulphur کا سلف کے ساتہہ آئی - ٹی - ای ملا کر قایم کیا گیا ہے مگر ان حرفون
سے کوئی معنی نہین پیدا ہوتا اور یہہ انگریزی صرف و نحو کے قاعدہ کے مطابق نہین ہے یہہ الل ٹپ
بنا لئے گئے ہین - انگریزی لفظ سلفائیڈ sulphide کے مقابلہ مین میرا لفظ کبریت آمیز
ہے اس نام کی بہی وہی کیفیت ہے جو سلفائیٹ کی ہے - اسمین اسقدر فرق ہے کہ سلف کے
ساتہہ آئی - ٹی - ای نہ لگا کر آئی - ڈی - ای لگایا گیا ہے - اگر ضرورت ہو تو مین اس قسم کی
مثالین بیشمار دے سکتا ہون

خامسًا - آپنے جو یہہ ارقام فرمایا ہے کہ لفظون کو مہند یا معرب کرنے کے واسطے کوئی خاص

قاعدہ مقرر کرنا چاہیے یہہ رائے آپکی نہایت عمدہ ہے مگر اسکا لحاظ کرنا چاہیے کہ آیا ایسا ہونا ممکن ہے یا نہین۔ میری رائے مین تو غیر ممکن ہے۔ البتہ اگر کچہہ حروف و اعراب ایجاد کیئے جائین تو شاید ممکن ہو مگر حرفون کے اور اعرابون کے ایجاد کرنے کے ساتہہ ہی ایک دوسری قباحت ایسی پیش آئیگی جسکا مٹانا اہل ہند کے اختیار سے باہر ہے۔ انگریزی کے اکثر لفظون مین اور اون حرفون کے تلفظ مین جنسے وہ لکہے جاتے ہین کچہہ تعلق نہین ہوتا ہے۔ علاوہ برین اکثر لفظون مین دو یا تین حروف مکتوب غیر ملفوظ ہوتے ہین تو ایسی حالت مین تعریب تہنید کا قاعدہ کیونکر مقرر ہو سکتا ہے کیونکہ ایسی حالت مین کسی عام قاعدہ کے ساتہ تعریب کرنے سے الفاظ ہند سے بنجائینگے اور اجنبی معلوم ہونگے اور اکثر مین اصلی لفظ اور معرب لفظ کے تلفظون مین کچہہ مناسبت باقی نرہیگی۔ اگر کوئی اسکا خلاف کہے تو کر دکہلائے۔ انگریزی لفظ بُوٹ Boot اور فُوٹ foot کا اعراب یکسان ہے مگر ایک بُوٹ اور دوسرا فُٹ پڑہا جاتا ہے اور اسیطرح بَٹ But اور پُٹ Put کا اعراب بہی یکسان ہوتا ہے۔ مثالین اونہی لفظون سے دیگئی ہین جنکا لکہنا اور پڑہنا اردو مین نہایت آسان ہے کیونکہ ایسے لفظون سے اگر مثال دیجائے کہ جنکا لکہنا اور پڑہنا اردو مین مشکل ہے تو مین بہی اونکو اردو حرفون سے ادا نہین کر سکتا۔ جب اعرابون کے یکسان ہونے کے ساتہہ ہی ایک بُٹ اور دوسرا بُوٹ اور ایک پٹ اور دوسرا پُٹ پڑہا جاتا ہے تو ایسی حالت مین تعریب اور تہنید کے واسطے کوئی عام قاعدہ کیونکر مقرر ہو سکتا ہے

جب کلکتہ مین میڈیکل کالج قایم ہوا تہا اوسوقت اسکی بڑی بڑی کوشش ہوئی تہی کہ کوئی عام قاعدہ مقرر کرکے انگریزی لفظون کا تلفظ اردو حرفون مین ادا کیا جائے مگر جو الفاظ اسطرح پر اردو مین لکہے گئے انکا تلفظ بورا پورا ادا نہونے کے سبب (علاوہ اون لوگون کے جنہون نے انگریزی دان استادون کی زبانی سنکر یاد کیا تہا کسی نے کچہہ اور کسی نے کچہہ پڑہا تو اس سے ایک لفظ کے کئی ہوگئے

اور آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ اردو ایک مخلوط زبان ہے اور غیر زبان کے الفاظ کو اپنے مین ملانے

کی صلاحیت رکھتی ہے بس کیا عربی۔ کیا فارسی۔ کیا شاستری سب کے الفاظ کو بہ خیر مقدم کہنے کو لئے
تیار ہے۔ یہہ نہایت سچ ہے اور مین بھی اسکو تسلیم کرتا ہون مگر ابھی تک دو کے ترقی خواہون نے
انگریزی لفظون کے ملانے مین اسکی تعمیل کافی درجہ مین نہین کی ہے جب اسکی تعمیل ہو جایگی تب شاید
مصطلحات بھی قایم ہو سکین۔ ہزارہا علمی کتابین انگریزی زبان مین لکھی گئی ہین تاہم مصطلحات کے
قایم کرنے کے واسطے ابھی تک انگریزی زبان کافی نہین ہے اور نہ امید ہے کہ کبھی یہہ کافی ہوگی۔ کیونکہ
قریب قریب کل مصطلحات جو انگریزی کتابون مین ہین وہ یونانی یا لاطینی زبان سے بنائی گئی ہین
ہندی زبان مین جو کتابین لکھی گئی ہین ان مین مصطلحات سنسکرت سے مشتق کی گئی ہین۔

اکسیر الاعظم لکھنے کے پیشتر میری بھی یہی نیت تھی کہ اس کتاب کے لکھنے کے پیشتر کوئی عام قاعدہ مقرر کرکے
اس کتاب مین مندرج کیا جاوے جہانتک ممکن تھا کوشش کی مگر وہ ناشکور ہوئی۔ بجز ہو کے کچھہ ہاتھہ نہ آیا
انگریزی مین بھی کوئی عام قاعدہ تبرطن (انگریزی بنانا) کا مقرر نہین ہے مثلاً بحری فوج کے افسر کو
ایڈمیرل کہتے ہین اور یہہ لفظ امیر البحر کا مبرطن ہے

وجوہات بالا کے علاوہ جب ہمنے علم کیمیا مین کتاب لکھنے کا قصد کیا تھا اوسوقت اکثر بڑے بڑے
شخصون سے جنکی رائے دیسی بانون مین علوم جدیدہ کے ترجمہ کرنے کے طریقہ کی بابت مستند سمجھی جاتی ہے
استصواب کیا تھا اور جو طریقہ ہمنے اکسیر الاعظم کی تالیف مین اختیار کیا ہے وہ کل کی رائے کی مطابقت سے
کیا ہے۔ دو تین مشہور صاحبون کے نام بھی مین اس مقام پر مندرج کرتا ہون کہ آپ پر بخوبی ظاہر ہو کہ
وہ لوگ کیسے ہین آیا اونکی رائے قابل سند ہے یا نہین

۱ افضل الفضلا جناب کیمپسن صاحب بہادر سابق ڈایرکٹر ممالک مغربی و شمالی (یہہ ایک بہت مشہور علما
ہین انکی عربی فارسی کی استعداد بہت بڑہی ہوئی ہے) ۲ آنریبل جناب راجہ شیو پرشاد صاحب سی ایس آئی
(یہہ ایک مدت دراز تک سررشتہ تعلیم مین انسپکٹر رہے ہین) ۳ جناب بابو راج انشعر لال متر ایل ایل ڈی
(انہون نے خاص کرکے اپنی توجہ اس امر مین مبذول فرمائی ہے کہ علوم مغربی کا ترجمہ دیسی بانون مین

کیونکر ہونا چاہیئے اور اس امر مین ہیہ سب سے صایب الراے سمجھے جاتے ہین انہون نے مصطلحات علمی کے
ترجمہ کی بابت ایک کتاب لکہی ہے اور انکو مستعد اداردو اور فارسی کی ہی مناسب دیے ہین ہے - اونسے ہمنے زبانی
گفتگو تو نہین ہوئی ہے مگر اونہون نے جو راے اپنی کتاب مین ظاہر کی ہے وہی ہے جو ہمنے اپنی کتاب مین اختیار کی ہے
ہمنے جناب بابو صاحب کو ایک جلد کتاب اکسیر الاعظم بہیجی تہی اونہون نے اس کتاب پر اپنی راے لکھکر جو ہمارے
پاس بہیجی ہے اوسمین کتاب کی تعریف کی بلکہ خاص کر کے مصطلحات اردو مین قایم کرنے پر)
جناب آنریبل سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی - جناب آنریبل سید امیر علی صاحب بیرسٹرایٹ لا
اور دوسرے صاحبون نے جنکو ہمنے کتابین بہیجی تہین میری کتاب کی تعریف لکہی ہے کسی نے کچہ مصطلحات پر
اعتراض نہین کیا ہے - جب مینے کتاب لکہنی شروع کی تہی اوسیوقت مین ہیہ خوب سمجہا تہا کہ من
صنّف فقد استہدف - حالانکہ لا مناقشۃ فی الاصطلاح پر کچہ بہروسا تہا مگر اسکو کون پوچہتا ہے
جیساکہ آپنے اعتراض فرمایا ہے اغلب ہے کہ اور صاحب بہی اعتراض فرماوینگے مگر مجہکو تشفی ہے کہ اکثر ہمارے
موافق ہونگے - آپنے جو اپنے اعتراض پر راے طلب فرمائی ہے اوسواسطے مین آپکو تکلیف دیتا ہون
چونکہ آپکی راے چہپ چکی ہے اسواسطے میری راے کا بہی چہپنا ضروری ہے اور مین آپسے امید کرتا ہون کہ
آپ از راہ مہربانی میری راے کو چہپوا دیجئیگا کیونکہ ایکطرفہ راے سے تصفیہ نہین ہو سکتا مثل مشہور ہے کہ تنہا
پیش قاضی روی راضی آئی - راقم محمد شایق از گورکہپور

مگر آنکہ آپکی دانست مین اردو پڑہنے والون کو میری اصطلاحات کے سمجہنے کے واسطے مشکل پیش آئیگی
اس سے کئی گونہ زیادہ انگریزون کو انگریزی اصطلاحون کے سمجہنے مین آتی ہین - کیونکہ
انگریزی مین مصطلحات قایم کرنے مین اکثر مشتق منہ کی صورت بدل جاتی ہے اور انمین جو
حروف بڑہائے جاتے ہین جیساکہ اوپر بیان ہو چکا ہے اونسے کوئی معنی نہین پیدا ہو سکتے
اسکے برخلاف ہمارے مصطلحات مین مشتق منہ اپنی اصلی صورت پر قایم رہتا ہے اور انمین
جو حروف بڑہائے گئے ہین وہ معنی دار ہین — محمد شایق -

تکمیل الحکمہ ہمارے معزز دوست مولوی محمد شایق صاحب

یہہ فرماتے ہین کہ اردو کوئی خاص زبان نہین اور عربی ہندی فارسی بالونِ کی ایک مخلوط زبان ہے۔
ہم بہی اسکو تسلیم کرتے ہین مگر ہم یہہ پوچہتے ہین کہ جب اردو ایک مخلوط زبان ہے تو ایک خاص زبان کے الفاظ سے
اسکے لٹریچر کو بہر دینا اور اوسکے دیگر ارکان کا کچہہ خیال کرنا کیا اسکی مخلوط ہیئت کو بگاڑ نہین دیگا اور
کیا آخر الامر یہہ وہی زبان بنجاویگی جسکے الفاظ سے اوسکی لغات کو بہر دیا گیا ہے۔ پہر آپ جو یہہ فرماتے
ہین کہ عربی اسکا جزو اعظم ہے مگر کیون عربی اردو کا جزو اعظم ہے اسکے ثبوت مین کوئی دلیل بیان
نہین کی گئی لیکن برخلاف آپکے اس خیال کے آجکل کے تعلیم یافتہ ہندوان کی ایک کثیر جماعت یہہ
دعوے پیش کرتی ہے کہ ہندی یا شاستری اسکا جزو اعظم ہے اور فے الواقع اونکا یہہ خیال صحیح بہی ہے
کیونکہ اگر بنظر انصاف سے دیکہا جاوے تو اصل و بنیاد اردو کی ہندی ہی معلوم ہوتی ہے۔ اس ملک کے
اصلی باشندے ہندو ہین اور اونکی زبان ہی ہندی ہے۔ عربی زبان کے الفاظ تب سے ہندی مین
ملنے شروع ہوئے جب سے مسلمانون نے اس ملک مین فتوحات حاصل کین۔ جزو اعظم اوسی کو خیال
کیا جاتا ہے جو کسی مخلوط زبان کی اصل بنیاد ہو جس زبان کے الفاظ پیچہے سے ایک خاص ملک کی
زبان مین داخل ہون وہ زبان کسی صورت مین جزو اعظم قرار نہین پا سکتی۔ اگر ہم اردو کے
کسی ایک فقرہ یا جملہ سے کل عربی الفاظ نکال ڈالین اور اونکی بجاے انگریزی یا فارسی الفاظ
رکہدین تو کیا اس صورت مین اردو کی ہیئت قایم رہ سکتی ہے یا نہین اگر رہ سکتی ہے
تو عربی اردو کا جزو اعظم نہین ہو۔ اگر برخلاف اسکے کل ہندی الفاظ اوس سے نکال دئے
جاوین اور بجاے اونکی فارسی یا انگریزی الفاظ رکہدئے جاوین تو کیا اس صورت مین
اردو کی ہیئت مین فرق آسکتا ہے یا نہین ہو اگر آسکتا ہے تو ہندی اردو کا جزو اعظم ہے
نہ عربی۔ ہمارے خیال مین تو اردو بحالت عدم موجودگی عربی الفاظ قایم رہ سکتی ہے لیکن
بحالت عدم موجودگی ہندی الفاظ اسکی ہیئت کا قایم رہنا غیر ممکن ہے۔ مثلاً ہم اس

فقرہ کی طرف توجہ دلاتے ہین "وہ بڑا فصیح شخص ہے" اس فقرہ مین فصیح شخص عربی
الفاظ ہین اور باقی الفاظ ہندی ہین۔ اگر ہم فصیح شخص کو اس فقرہ سے نکالدین اور
بجاے اسکے خوشگو فارسی لفظ رکھدین تو یہہ فقرہ برابر ہوگا "وہ بڑا خوشگو ہے" فصیح شخص
کے نکالدینے سے اردو کی ہئیت مین کچھہ فرق نہین آیا۔ اگر برخلاف اسکے لفظ "وہ بڑا ہے" کو ہمین
نکالدین اور انکی بجاے فارسی الفاظ قایم کرین تو یہہ فقرہ برابر ہوگا "آن شخص بسیار فصیح ست"
اس صورت مین یہہ فقرہ خالص فارسی زبان کا ہوگیا اردو سے اوسکو کچھہ لگاؤ نرہا۔ اگر عربی اردو
کا جزو اعظم ہوتی تو اس فقرہ کی اردو ہئیت بحالت عدم موجودگی ہندی الفاظ قایم رہتی۔
اس بات کو ہم بھی تسلیم کرتے ہین کہ جغرافیہ وغیرہ علوم کے ترجمے جو انگریزی سے اردو مین کیے گیے
ہین انکی قریباً کل مصطلحات عربی مین ہین مگر اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ ہم ہر ایک علم کی
انگریزی مصطلحات کے ترجمہ کے وقت ضرور عربی الفاظ ہی کو قایم کرین اور اردو کے دیگر ارکان کا
کچھہ بھی خیال نرکھین ان علوم مین عربی مصطلحات کے موجود ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ جس زمانہ مین انگریز
لوگ اس ملک مین آئے اوس زمانہ مین عربی زبان کو ہندی کی نسبت زیادہ ترغلبہ تھا اور ہندو مسلمان
سب کے سب اسیکی طرف توجہ رکھتے تھے پس جو ترجمے اوس زمانہ مین انگریزی سے اردو مین کیے گئے انمین
عربی الفاظ داخل کیے گئے اور ہندی وغیرہ کا کچھہ خیال نرکھا گیا۔ علاوہ اسکے یہہ عربی الفاظ جو ان
علوم کے اردو ترجمون مین داخل کیے گئے کچھہ نئی گھڑت کے نہ تھے بلکہ وہ اہل عرب کے لٹریچر مین
مدتون سے مستعمل تھے اور اردو لٹریچر مین بھی بسبب حکومت اہل اسلام کے مدت دراز سے مروج
تھے اور غیر مانوس نتھے۔ اگر اس قسم کے مانوس عربی الفاظ انگریزی سے اردو ترجمہ کے وقت لیے
جاوین تو کچھہ عیب نہین اور مین خود اپنے ریویو مین لکھہ چکا ہون کہ ایسے الفاظ کا لینا بیجا نہین
(دیکھو صفحہ ۲۲) مگر کوئی نئی گھڑت کا عربی لفظ جو کسی ہند کے باشندہ کا تجویز کردہ ہو اور جسکو
کہ ابھی اصطلاح کا درجہ حاصل نہوا ہو اور قوم عرب کے اتفاق سے وضع نہوا ہو ان علوم مین داخل

نہین کیا گیا تہا ہمارا اس سے مطلب یہہ ہے کہ ان علوم مین جو الفاظ داخل ہین وہ جناب کے نو ایجاد الفاظ کی طرح نہین ہین جو اہل ہند و فارس و عرب کے لٹریچر مین پہلے سے مستعمل نہین ہین اور نہ اونپر اہل عرب کا اتفاق ہوا ہے نہ اہل ہند کا۔

ثانیاً - یہہ سچ ہے کہ آپکے ان نو ایجاد الفاظ کو جنکو ابہی اصطلاح کا درجہ حاصل نہین ہوا ہے بجز آپکے کوئی اور شخص سمجہ نہین سکتا ہے۔ آپ جو یونانی طب کی کتابوں کی بابت یہہ فرماتے ہین کہ اون کتابون کے ترجمے جو اردو مین ہوئے ہین اونکی قریباً کل مصطلحات عربی ہین۔ اسکے جواب مین میری عرض یہہ ہے کہ ان کتابون کے اردو ترجمون مین وہی عربی مصطلحات موجود ہین جو اہل عرب و فارس کے لٹریچر مین صدیون سے مستعمل ہین و اہل ہند کے لٹریچر مین بہی مدت دراز سے داخل ہین مگر آپکے تجویز کئے ہوئے جو الفاظ ہین وہ ابہی آپ ہی کی کتاب مین بند ہین اوسنے آپ ہی مطلب نکال سکتے ہین کوئی دوسرا شخص اونکا مطلب نہین سمجہ سکتا۔ مین پوچہتا ہون کہ جب ابہی اس بات پر ایک قوم کا اتفاق نہین ہوا کہ فلان چیز کو فلان نام سے پکارا جاویگا تو اس صورت مین ایک خاص شخص کے نو ایجاد لفظ کے پڑہنے یا نہ پڑہنے سے جو اوس چیز کے لئے اوسنے مقرر کیا ہے کیا مطلب برآری ہو سکتی ہے؟

ثالثاً - میرا اس سے مطلب یہہ ہے کہ نئے تجویز کئے ہوئے عربی الفاظ جنکا نہ کسی ڈکشنری (لغات) مین پتہ مل سکتا ہے اور نہ کوئی عالم انکو سمجہ سکتا ہے ہمارے ملک کے لوگون کے لئے ایسے ہی اجنبی ہین جیسے کہ انگریزی مصطلحات۔ انگریزی مصطلحات اگر خاص انگریزی حروف مین لکہے جاوین تو اونکا پڑہنا اور یاد کرنا ایک اردو خوان کے لئے بیشک ناممکن ہے لیکن اگر بذریعہ تعریب و تہنید اردو حروف کا لباس پہنایا جاوے تو اونکا پڑہنا اور یاد رکہنا کچہہ بہی مشکل نہین۔ چونکہ اردو حروف ہماری اپنی زبان کے حروف ہین پس انگریزی الفاظ کا اون حروف مین لکہنا اور پڑہنا اور یاد رکہنا ایسا ہی آسان ہے جیسا کہ اون عربی و فارسی الفاظ کا جو پہلے سے ہمارے اردو لٹریچر و لغات مین جاری نہین تہے ان حروف مین لکہنا پڑہنا اور یاد رکہنا آسان ہے۔ اکثر علمی

وعلمی مصطلحات عربی وفارسی کبھی ہمارے سننے مین نہین آئین اور جن الفاظ مشتق منہم سے وہ
بنالی گئی ہین اون سے بھی ہمارے گوش آشنا نہین مگر باایںہمہ جب وہ ہماری زبان کے حروف مین لکھی
جاتی ہین تو ہم اونکو بآسانی یاد کر سکتے ہین کیونکہ جن حروف مین وہ لکھے جاتے ہین وہ ہمسے ناآشنا
نہین ہین آسانی کے ساتھ یاد رکھنے وغیرہ کے لئے ہماری زبان کے حروف مین اونکا لکھا جانا کافی ہے
زیادہ کی ضرورت نہین مگر عربی الفاظ کا بامعنی ہونا اونکے پڑھنے اور یاد کرلینے مین کچھ سہولت
نہین دے سکتا - اگر آپ یہہ لکھتے کہ بسبب عربی الفاظ کے بامعنی ہونے کے اونکے سمجھنے مین سہولت
ہوسکتی ہے تو یہہ بات قابل غور ہوسکتی مگر ان نوتجویز کردہ الفاظ کے اصطلاحی معنون کو اونکے
مشتق منہم الفاظ کے معنی جان لینے سے سمجھہ سکنا غیر ممکن ہے - ان نوتجویز کردہ الفاظ کے
مشتق منہم کا ہماری زبان مین بامعنی ہونا ہمکو اونکے اصطلاحی معنون سے آگاہ نہین کرسکتا بلکہ
ہمکو ایک گونہ مغالطہ مین ڈالتا ہے مثلاً ایک عربی خوان جب عموضیہ کی طرف خیال کریگا تو کبھی
وہ اسکو مصدر خیال کریگا کبھی عموض کو اسم اور یا کو نسبتی قرار دیگا کبھی کچھہ اور مگر اوسکے دل مین کبھی
یہہ نہ آویگا کہ عموضیہ کا مفہوم وہی ہے جو ایجن کا ہے - پس کسی لفظ کا آسانی سے لکھنا پڑھنا
اور یاد کرلینا اور بات ہے مگر اوسکی اصطلاحی معنون کو سمجھنا اور بات ہے - اگر مینے انگریزی
مصطلحات اور نوتجویز کردہ عربی الفاظ کو یکسان خیال کیا ہے تو بلحاظ اونکے اصطلاحی معنی کے سمجھنے
کے ہے نہ بلحاظ اونکے یاد کرنے کے - میرا مطلب یہہ ہے کہ ایک اردوخوان کے لئے ان نوتجویز
کردہ الفاظ کے اصطلاحی معنی سمجھنے ویسے ہی مشکل ہین جیسے کہ انگریزی مصطلحات کے -

رابعاً مینے جو یہہ لکھا تھا کہ مصطلحات مین معنی کے اعتبار سے جو وسعت انگریزی مین ہے غالب
ہے کہ اونکے بدل عربی الفاظ مین نہ ہوگی - گو آپکے نزدیک یہہ خلاف ہو مگر مین اسکو ایسا نہین
سمجھتا - سیویلیزیشن انگریزی کی ایک مشہور اصطلاح ہے اسکے ترجمہ کے واسطے شاید تہذیب
سے بہتر کوئی لفظ نہوگا اور اسکا ترجمہ بھی مشہور ہی ہے مگر مین پوچھتا ہون کہ کیا تہذیب

باعتبار وسعت معنی کے سیویلیزیشن کا ٹھیک ٹھیک بدل ہو سکتا ہے۔ میرے خیال مین تو نہین
مجھے یاد ہے کہ آنریبل سید احمد خان صاحب بہادر نے اپنے ایک رسالہ مین سیویلیزیشن کا مفہوم کم سے
کم ایک صفحہ مین ادا کیا تھا اور اوسکی نقل رسالہ انجمن قصور مین بھی چھپی تھی۔ اور آپ جو یہہ فرماتے
ہین کہ اکثر انگریزی مصطلحات خصوصا علوم جدیدہ کے متعلق اون معنون سے جنکے ادا کرنے کے
لئے وہ قایم کی گئی ہین بہت ہی کم تعلق رکھتی ہین مجھکو آپکے اس خیال سے کلی اختلاف ہے جہانتک
کہ انگریزی حکما کی تحقیقات کی رسائی ہوئی اور جو حقایق و صفات اشیا کی اونپر کھلین علوم جدیدہ
کی مصطلحات کے مقرر کرنے مین حتی المقدور اونہون نے اونہی صفات کو ملحوظ رکھا اور جس زمانہ
مین یہہ اصطلاحین مقرر کی گئی تہین اوس زمانہ کے کل حکما نے اونپر اتفاق کیا تھا۔ البتہ یہہ بات
سچ ہے کہ اس ترقی یافتہ زمانہ مین اسوجہ سے کہ حقایق اشیا زیادہ تر مکشوف ہو گئی ہین اکثر مصطلحات
انگریزی باعتبار وسعت معانی ناقص سمجھی جاتی ہین مگر یہہ نقص اس قسم کا ہے جسکا دور کرنا اون
حکما کے احاطہ قدرت سے باہر تھا جنہون نے اونکو مقرر کیا اور نہ اس نقص سے وہ مصطلحات پاک
رہ سکتی ہین جنکو کہ اس زمانہ مین اون ناقص مصطلحات کی بجاے انگریزی مین قایم کیا جاے
اس نقص سے کسی علمی زبان کی کوئی اصطلاح خالی نہین اگر ان پرانی مصطلحات کو انگریزی
لٹریچر سے نکال دیا جاوے اور اونکے بجاے اور نئی مناسب مصطلحات مقرر کیجا دین تو گو
یہہ حسب تحقیقات زمانہ حال کے مناسب سمجھی جاوین مگر ممکن ہے کہ کسی آیندہ زمانہ مین (اسوجہ
سے کہ حقایق اشیا روز بروز زیادہ تر کھلتی جاتی ہین) نامناسب قرار پاوین نہیں اسوجہ سے ہم
اون مصطلحات کو جو انگریزی علوم جدیدہ مین مدتون سے مستعمل ہین نامناسب قرار نہین
دے سکتے۔ برخلاف اسکے آپکے تو ایجاد الفاظ کو ابھی اصطلاح کا درجہ حاصل نہین ہوا اور
نہ اونکو آپنے بذات خود کسی کیمیائی شے کی حقایق و صفات دریافت کرکے مقرر فرمایا ہے بلکہ
یہہ اونہی مصطلحات انگریزی کا ترجمہ ہین جنکو کہ آپ باعتبار معانی ناقص سمجھتے ہین وہ ترجمہ

بھی ایسا ہے جسکو عمل سے بہت کم تعلق ہے - پس ہم آپکے اس دعوے کو کیونکر صحیح مان لین
کہ آپکے تجویز کردہ الفاظ باعتبار وسعت معانی اون مصطلحات انگریزی پر ترجیح رکھتے ہین
جنکا یہہ ترجمہ ہین اگر آپ خود کیمیائی اشیا کی تحقیقات کرتے اور اونکے حقایق کے موافق نام مقرر
فرماتے تو شاید یہہ آپکا دعوے صحیح ہوتا - میرا خیال ہے کہ اگر آپکو بذات خود تحقیقات کا موقع ملتا
تو شاید آپ اون عربی الفاظ کے مقرر کرنے مین اون صفات اشیا کیمیائی کا بھی لحاظ نہ کرتے جنکا
انگریزی مصطلحات کے مقرر کرنے مین لحاظ کیا گیا تھا کیونکہ آپکو شاید اون کیمیائی اشیا مین کوئی
دوسری صفت اپنی تحقیقات سے معلوم ہوتی یا کوئی صفت کم نظر آتی اور آپ اونہی صفات کے
بموجب اون اشیا کا نام تجویز فرماتے مگر جب آپکا یہ عربی الفاظ کے قایم کرنے مین صرف
انگریزی مصطلاحات کے ترجمہ پر مدار ہے اور اپنی تحقیقات کا کچھہ دخل نہین تو آپکا ایسا
دعوے کرنا بے بنیاد ہے - آپ جو یہہ فرماتے ہین کہ اگر کوئی میرے دعوے کے خلاف ہو تو
میرے الفاظ کو اور انگریزی الفاظ کو جنکا یہہ بدل ہین مقابلہ کرکے دکھلاوے مگر بیس سے کم
الفاظ نہون - میری راے مین اگر آپکے تجویز کردہ الفاظ کو باعتبار معنی اون انگریزی
مصطلحات سے جنکا یہہ بدل ہین مقابلہ کیا جاوے تو بیس الفاظ کا تو ذکر ہی کیا ہے آپکے
قراردادہ کل الفاظ جو آپکی کتاب مین درج ہین اوس وسیع مفہوم کو کافی طور پر ظاہر نہین
کرسکتے چنانچہ جو الفاظ آپنے فلزاتی اور غیر فلزاتی عناصر اور اونکے مرکبات کی لئے
جنپر آپکی کتاب مین کلھم بحث ہے قایم کئے ہین اونمین سے شاید ہی کوئی ایسا ہوگا جو کسی
انگریزی اصطلاح کا باعتبار معنی کافی بدل کرسکتا ہو - میرے نزدیک تو کل الفاظ باعتبار
معانی ناموزون ہین - مثلا معنی کے اعتبار سے جیسے ناقص الفاظ حموضیہ فحمیہ مائیہ نشوجیہ
وغیرہ ہین ویسے ہی ناقص وہ الفاظ ہین جو اونکے مرکبات کے لئے مقرر کئے گئے ہین لفظ
حموضیہ پر میری خاص بحث اس غرض سے نہ تھی کہ صرف یہی ایک لفظ ہے جو اپنے مفہوم کو

کافی طور پر ظاہر نہین کرسکتا بلکہ یہہ ایک لفظ بطور نمونہ کے پیش کیا گیا تہا۔ میرے نزدیک تو فلزاتی و غیر فلزاتی عناصر اور انکی مرکبات کی کل نام جو آپنے تجویز کئے ہین حموضیہ کی طرح ناقص ہی ہین۔ آپ خود تسلیم کرتے ہین کہ آکسیجن کے معنے مولد الحامض کے ہین مگر حموضیہ سے یہہ معنی ظاہر نہین ہوتے کیونکہ حموضیہ مین یا آنا نسبت کی ہے اس سے سوا نسبت کی کوئی خاص معنی نہین سمجھے جاتے اور آکسیجن کو حموضیہ سے خود اچہا سمجھتے ہین کیا علامت نسبت سے پیدا کرنے والے کے معنی بہی لئے جاتے ہین ؟۔ اسکے جواب مین آپ چند تین الفاظ ہندی مثلاً پیش کرتے ہین انہین بہی تو یا آنا وہی نسبت کے معنے دیتے ہین جو ہمیشہ اس سے مقصود ہوتے ہین۔ پہلے لونیہ کے معنے وہ خرفہ ہے جسمین نمک ہے یا نمکین ذایقہ رکہتا ہو۔ دوسرے لونیہ کے معنی وہ قوم جسکا لون بنانا پیشہ ہے اسمین بہی نسبت کے معنے موجود مین نہ لون پیدا کرنے والے کے بنیہ مین بہی یا آنا نسبتی ہے یعنی اوس درخت کی طرف منسوب ہے جو آب ہتا وہ مقامات مین ہوتا ہے۔ سیندوریہ مین یا آنا سے نسبت رنگ کی طرف منسوب ہے۔ ان سب لفظون مین یا آنا اپنے اصلی معنی نسبت کے دیتی ہے۔ یہہ سچ ہے کہ آکسیجن کا جو نام رکہا گیا وہ اسم با مسمی نہین مگر حموضیہ پہر بہر حالت مین ترجیح دینے کے لائق ہے اگرچہ یہہ اصطلاح حسب تحقیقات جدید اپنے معنی کے اظہار کے لئے ناقص ہے مگر چونکہ اس لفظ نے اصطلاح کا درجہ حاصل کرلیا ہے اور جب یورپ کے لوگ اسکو سن پاتے ہین تو اس سے وہی معنی سمجھتے ہین جو اس عنصر کے لئے مخصوص ہین پس اس سبب سے ہم اسکو ناقص نہین قرار دے سکتے۔ برخلاف اسکی حموضیہ نو ایجاد لفظ ہے جسکے اصطلاحی معنے بجز آپکے کوئی نہین سمجہہ سکتا اور نہ اسکو قوم کی اتفاق سے اصطلاح کا درجہ حاصل ہوا ہے پس حموضیہ باعتبار معنی نہ تو آکسیجن کے برابر ہے اور نہ اسکا مناسب ترجمہ ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپنے بہی تو اس عنصر کے نام رکہنے مین انگریزی لفظ آکسیجن کا اتباع کیا جبکہ آپ خود ناقص سمجہتے ہین آپ کو مناسب تہا

کہ اکسیجن کے ترجمہ ہی پر اکتفا نہ کرتے بلکہ اپنی تحقیقات سے کوئی ایسا لفظ مقرر فرماتے جو
اس عنصر کی کل صفات کو اپنے مفہوم میں گھیر لیتا ہیہ کچھ ضرور نہیں تھا کہ آپ انگریزی ہی
کی پیروی کرتے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپنے انگریزی مصطلحات کے ترجمہ ہی پر اکتفا کیا
ہے اگر ایسا ہی تھا تو چاہیئے تھا کہ ہر ایک اصطلاح انگریزی کا پورا پورا اور مناسب ترجمہ
ہوتا۔ کیا خوب ہوتا اگر آپ ہائڈروجن کا ترجمہ حموضیہ کرتے مگر افسوس ہے کہ آپنے
دیدہ و دانستہ وہی انگریزی والی غلطی اختیار کی۔ مجھکو آپکے اس خیال سے اتفاق نہیں کہ
اکسیجن و ہائڈروجن وغیرہ اپنے اپنے عناصر کے مفہوم کے اظہار کے لئے معنی دار نہیں۔ جو عناصر
کہ حکماے متقدمین نے دریافت کئے ہیں اونکا نام باعتبار اون صفات کے رکھا گیا ہے
جو اوس زمانہ میں اونمیں پائی گئیں۔ مثلاً اکسیجن کی طرف دیکھنا چاہیئے یہ لفظ اکسس اور
جنیوا دو لفظوں سے مرکب ہے اسکے معنی ہیں حموضت پیدا کرنا۔ حکیم لاوازیا کا خیال
اپنی تحقیقات کے لحاظ سے یہ تھا کہ کوئی حامض اکسیجن کے سوا موجود نہیں ہوسکتا
مروجہ موجودہ طریق تسمیہ کیمیائی اشیا کا موجد یہی شخص ہے۔ یہ طریق اس اصول پر مبنی
ہے کہ نام شئی کیمیائی یا مرکب کیمیاوی حتے المقدور ایسا ہونا چاہیئے جس سے اسکے صفات
واضح اظاہر ہوسکیں۔ بہت سے عناصر گو ہمکو زمانہ سلف کے کیمیاگروں سے ملے ہیں مگر
یہ کسی مقررہ طریق کے مطابق مقرر نہیں کئے گئے تھے۔ ہم اس مقام پر لاوازیا کی
خاص اقوال کا خلاصہ نقل کرتے ہیں جس سے آپ پر روشن ہوجاویگا کہ آیا اوسنے اکسیجن
کا نام جو رکھا یہ اٹکل پچو ہے یا جب اپنی خاص تحقیقات کے کسی خاص طریق کے مطابق
مقرر کیا ہے " جب ہم لاتعد اجسام کو اپنی بار بار کی تحقیقات سے دیکھتے ہیں
کہ یہ ایک خاص عنصر کے ساتھ ملکر حامضات میں بدل جاتے ہیں پس منطقی جید
اصول یہ چاہتا ہے کہ ہم اس عنصر کے لئے ایک خاص نام مقرر کریں جس سے اسکی دوسرے

اجسام کے ساتھ ملکر حموضت پیدا کرنے کی صفت ظاہر ہو سکے پس میرے خیال مین
آکسیجن ایک ایسی اصطلاح ہے جو اس صفت کے ظاہر کرنے کے لئے مناسب ہے دیکھو سکی
کتاب الموسوم بہ الیمینٹس صفحہ ۱۱-۱۵)

گو لاوازیا کے زمانہ کے بعد حکما کو یہہ معلوم ہوا کہ آکسیجن کے سوا حامضات اور حامض
بنانے والی اور بہی چیزین ہین اور بہت حامضات ایسے ہی موجود ہین جنمین بجاے
آکسیجن کے ہائیڈروجن شامل ہوتی ہے بالخصوص برتھولٹ Berthollet
حکیم نے لاوازیا کی مخالفت کی اور یہہ ظاہر کیا کہ لاوازیا نے جو آکسیجن کو ایک ایسی چیز
خیال کیا ہے کہ یہہ کل اشیا مین حموضت پیدا کرتی ہے مبالغہ کیا ہے اور آکسیجن کی
ایک لاتعداد اشیا مین حموضت پیدا کر دینے سے جو اوسنے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ کل
اشیا مین یہی عنصر حموضت پیدا - ہماری یہہ نتیجہ اوسکا غلط ہے لاوازیا نے اس اصطلاح
کے مقرر کرنے مین جتنے المقدور اونہی صفات کو ملحوظ رکہا تہا جو اپنی تحقیقات سے اس عنصر
Ree
مین اوسپر کہلی تہین -

آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ سلفیٹ اور سلفائیٹ اور سلفائیڈ مین ایٹ - آئیٹ - آئیڈ
معنی دار نہین اور انگریزی صرف و نحو کے قاعدہ کے مطابق نہین - مجھکو اس سے بہی انکار
ہے - کیون مطابق نہین اسکی وجہ بیان نہین کی گئی - یہہ الفاظ جو سلفر کے اخیر مین
لگائے گئے ہین لاطینی ہین اور معنی دار ہین - معنی انکے وہی ہین جو ہم یاد ہانے نسبت
کے لیتے ہین اور نہ یہہ انگریزی صرف و نحو کے قاعدہ کے برخلاف ہین - کسی مستند انگریزی
گرامر کو اگر آپ ملاحظہ فرما دین تو آپ پر ان الفاظ کی حقیقت کہل جاویگی علاوہ اسکے
علم کیمیا کی کسی اصطلاح کے اخیر پر ان الفاظ کے لگانے سے خاص خاص جدا جدا معنی
پیدا ہوتے ہین چنانچہ جب غیر فلزاتی عناصر مثلا آکسیجن - کلورین - آیوڈین وغیرہ کیدوسے

کے ساتھہ یا کسی فلزانی عنصر کے ساتھہ ایسے مقادیر مین ملتے ہین کہ اونکے ملنے سے حامض پیدا نہین ہوتا تو جو مرکب چیز کہ اونکے ملنے سے پیدا ہوتی ہے اوسکے اخیر انگریزی مین آئیڈ لگا یا جاتا ہے اور جو حامض کہ اک یا اوس مین ختم ہوتا ہے جب یہہ کسی بیس یا زمین سے ملتا ہے تو جو نمک کہ انکے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اوس نمک کے اخیر مین ایٹ یا آیٹ لگا یا جاتا ہے - آپکا جو خیال ہے کہ انگریزی مصطلحات کے مہند یا معرب کرنے کے واسطے کسی قاعدہ کا مقرر کرنا غیر ممکن ہے - یہہ خیال صحیح نہین ہے یہہ سچ ہے کہ انگریزی کے بعض الفاظ مین بعض مکتوبہ حروف تلفظ مین نہین آتے مگر انکا تلفظ مین نہ آنا تعریب و تہنید مین کسیطرح خلل پیدا نہین کر سکتا - تعریب و تہنید کے وقت اونکا لحاظ کرنا کچہہ ضروری نہین ہے - تعریب و تہنید مین فقط اونہی حروف کا لحاظ کرنا ضروری ہے جو تلفظ مین آتے ہین - یہہ بھی ر[illegible] ہے کہ انگریزی کے بعض حروف مختلف الفاظ مین مختلف آواز دیتے ہین مگر یہہ بھی کوئی ایسی معقول وجہہ نہین جس سے معرب یا مہند کرنے کے لئے کسی خاص قا[illegible]ا مقرر کرنا غیر ممکن خیال کیا جاوے - خاص امر جسکا کہ ان حروف کی تہنید و تعریب کرنے کے وقت لحاظ کرنا ضروری ہے یہہ ہے کہ آیا ان حروف کی مختلف آوازون کے مقابلہ مین ہماری زبان مین حروف و اعراب موجود ہین یا نہین - اگر نہین ہین تو یہہ نقص خاص ہماری اپنی زبان کا ہے نہ انگریزی کا اور اس صورت مین اپنی زبان کے اس نقص کے دور کرنے کے لئے ہمکو نئے حروف و اعراب کے ایجاد کرنے کی ضرورت ہوگی - مگر میرے خیال مین کوئی ایسا انگریزی حرف یا آواز حروف نہین ہے جسکے مقابلہ مین ہماری زبان مین حروف و اعراب موجود نہون مثلاً آپ ہی کی پیش کردہ مثال کی طرف مین آپکی توجہ دلاتا ہون - لفظ نُوٹ مین دو ص ہین انگریزی مین جب انپر ایک فتحہ کی شکل کی علامت ہوتی ہے تو جو آواز

کہ انسے نکلتی ہے اسے انگریزی مین Regular-long-sound کہتے ہین۔ اب
ہمکو دیکھنا چاہیئے کہ اس قسم کی آواز کے مقابلہ مین ہماری زبان مین کوئی حرف یا اعراب
موجود ہے یا نہین۔ اس آواز کے مقابلہ مین ہماری زبان مین واو معروف موجود ہے
اور تعریب کے وقت بوٹ کے oo کو اگر واو معروف سے بدل دیا جاوے تو ٹھیک
مقریب اس لفظ کی ہو جاویگی۔ گو لفظ فٹ مین بھی وہی دو oo ہین مگر انکی آواز
بوٹ کے oo سے مختلف ہے اور جو آواز کہ فٹ کے oo سے نکلتی ہے اوسے
انگریزی مین Regular short sound کہتے ہین اس آواز کی علامت
تمیز ایک قوس کی شکل کی اُلٹی جزم ہے جو انپر رکھی جاتی ہے جس سے یہہ بوٹ
کے oo سے متمیز ہوتے ہین۔ ہماری زبان مین اس آواز کے مقابلہ مین ضمہ کا اعراب
موجود ہے۔ علے ہذا القیاس بَٹ اور پُٹ کا بھی ایسا ہی حال ہے u کی دو صوات
ہین ایک Regular long sound جیسے کہ mute مین اس صوت کے اظہار
کے لئے u پر فتحہ کی شکل کی علامت ہوتی ہے اور اسکے مقابلہ مین ہماری زبان مین
یاے مضموم و واو معروف موجود ہین اسکی دوسری آواز Regular-short sound
جیسے کٹ مین۔ اس صوت کے اظہار کے لئے ایک قوس کی شکل کی الٹی جزم انگریزی مین
رکھی جاتی ہے اور اسکے مقابلہ مین ہماری زبان مین فتحہ کا اعراب موجود ہے۔ ماسوا
اسکے u کی ایک اور آواز بھی ہے جسے occasional-short sound
کہتے ہین اس آواز کے اظہار کے لئے u کے نیچے نقطہ کی شکل کی ایک علامت لکھی جاتی ہے
اور اس آواز کے مقابلہ مین ہماری زبان مین ضمہ کا اعراب موجود ہے اگر کوئی خاص قواعد
جیساکہ آپکا خیال ہے انگریزی مصطلحات کی تعریب تمدید کے لئے مقرر نہ کئے جاوینگے تو
اسی ایک خاص انگریزی اصطلاح کا مختلف شکل و تلفظ کے ساتھہ اردو مین داخل ہونا ممکن ہے

اور کسی ایک انگریزی اصطلاح کے مختلف تلفظ و شکل کے ساتھ اردو مین داخل ہونے سے
بڑی قباحت یہہ ہوگی کہ یہہ اصطلاح اردو زبان مین ایک نئے سمجھی جاویگی بلکہ جسقدر اشکال میں
کہ یہہ اردو مین ظاہر ہوگی اوسیقدر جدا جدا اصطلاحات اس سے سمجھی جاوینگی - مثلاً اکسیجن ہی
کی طرف دیکھئے - ممکن ہے کہ ایک شخص اسکی تعریب غسیفن یا اغسیجن سے یا اغوجین سے یا
اغزیفن سے یا اکسیغن سے یا اکسیجن وغیرہ وغیرہ سے کرے تو فرمائیے کہ آیا یہہ ممکن نہین
کہ ایک اردو خوان انکو مختلف الفاظ سمجھے

اور آپ جو یہہ فرماتے ہین کہ کسی ترقی خواہ اردو نے انگریزی مصطلحات کے اردو مین ملانے
مین پوری پوری توجہ نہین کی - اسکے جواب مین یہہ عرض ہے کہ فاتح قوم کی زبان کے
الفاظ کی مفتوح قوم کی زبان مین داخل کرنے کے لئے کسی ترقی خواہ اردو کی کچھہ ضرورت
نہین ہے اس بات کی تعمیل موجودہ زمانہ خود آپ ہی کرتا چلا جاتا ہے اور کریگا - ایک زمانہ
ایسا تھا کہ اس ملک کی خاص ہندی زبان تھی جب مسلمان قوم نے اس ملک کو
فتح کیا تو فاتح قوم کی زبان کے الفاظ حسب مقتضاے وقت خود بخود اسمین شامل
ہونے لگے - آج کل اس ملک پر انگریزی قوم حکمران ہے اور حسب ضرورت و مقتضاے
وقت انگریزی الفاظ خود بخود اسمین شامل ہوتے چلے جاتے ہین - اور کوئی زمانہ آنے
والا ہے کہ انگریزی الفاظ کی ایک بڑی Vocabulary عربی سے بھی زیادہ اردو مین
شامل ہوجاویگی اپنے ملک کے اردو پریس کی طرف تو ذرہ غور فرمائیے کہ مقتضاے وقت
سے کسقدر انگریزی الفاظ اردو لٹریچر مین خود بخود داخل ہو گئے ہین اور ہوتے چلے جاتے
ہین - مصطلحات کے قایم کرنے کے لئے آپ انگریزی زبان کو کافی نہین سمجھتے - میری
رائے مین انگریزی کا تو کیا ذکر ہے کل دنیا کی زبانین اس امر کے لئے کافی نہین ہین اور
نہ کسی ایک وقت مین اور نہ کبھی ایسا ہونا ممکن ہے - جیسے کہ زمانہ کی ترقی سے حقایق اشیا

زیادہ تر منکشف ہوتی جاتی ہین ویسے ہی نئے نئے مصطلحات کے ایجاد کرنے کی ہر ایک
زبان مین ضرورت پیش آتی ہے - لفظ اڈمیرل سنہ ۱۲۰۰ یا سنہ ۱۳۰۰ء مین پہلے پہل ملک
یورپ مین جنیوا یا وینس کے باشندگان نے داخل کیا - لاطن مین اس کو
Admirallus بولتے تہے فرانسیسی مین amiral
اٹلی والے Amiralaglio پورچگل اور سپین کے لوگ
almirante کہتے تہے اب یہہ معلوم نہین کہ انگلستان کے
لوگون نے یہہ لفظ عرب سے لیا یا فرانس وغیرہ سے -

اور آپ جو یہہ فرماتے ہین کہ انگریزی مین بہی کوئی عام قاعدہ تبرطن کا مقرر نہین ہے
یہہ آپکا خیال غلط معلوم دیتا ہے - ایک زبان کے الفاظ کو دوسری زبان کے حروف
مین لکہنے کو ٹرانس لٹریشن کہتے ہین - ٹرانس لٹریشن کا ہنر ہمارے ملک کے سررشتہ
تعلیم مین داخل ہے اور ہمارے ملک کے طلبا کو اردو الفاظ کے انگریزی حروف مین
لکہنے کا درس ہوتا ہے اگر یہہ ہنر بے قاعدہ ہوتا تو اسکی تعلیم کیونکر ممکن ہوتی اور ایک
نوآموز بچہ اردو الفاظ کو انگریزی حروف مین لکہنا کیونکر سیکہہ سکتا خصوصاً ہمارے
ملک کے نیٹو کرسچین اردو کو انگریزی حروف مین اسی فن کے قواعد کے مطابق لکہتے ہین
اور ایک دوسرے کے ساتہہ آسانی سے خط وکتابت کرتے ہین - آپ اگر کسی
مستند استاد کی انگریزی اردو یا اردو انگریزی لغات یا گرامر کو ملاحظہ فرماتے تو آپ
کے دل مین کبہی ایسا خیال راہ نہ پاتا کہ انگریزی مین کوئی قاعدہ تبرطن کا مقرر نہین -
اور آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ جو طریقہ آپنے اکسیر اعظم کی تالیف مین اختیار کیا ہے
وہ راجہ شیو پرشاد وغیرہ نامی گرامی اشخاص کی رائے کی مطابقت سے کیا ہے -
کیا خوب ہوتا اگر آپ اس طریقہ تالیف کی تائید مین اونکی تحریرین اپنی کتاب مین

درج فرمائے۔ بالفرض اگر وہ اصحاب آپ سے اس باب مین ہم خیال ہی ہون تو اس سے یہہ لازم ہنین آتا کہ چونکہ وہ آپکے ہم خیال ہین اسواسطے آپکے خیال کے برخلاف باقی کچھ گنجایش ہی نہین رہی۔ اسطور پر مین بھی چند نامی گرامی اصحاب اہل الرائے کو آپکے سامنے پیش کر سکتا ہون جو میرے ساتھ متفق الرائے ہین۔ گو آپکے نزدیک راجہ شیو پرشاد وغیرہ کی رائے ایک وحی کا حکم رکھتی ہو مگر میرے نزدیک ایسی ہنین۔ راجندر لال متر نے جو آپکی کتاب کی تعریف و توصیف مین اپنی رائے لکھکر آپکے پاس بھیجی ہے مناسب ہے کہ آپ اُسے رسالہ تکمیل الحکمہ کے ذریعہ سے مشتہر کرا دین تاکہ ہمکو بھی اوسکے دیکھنے کا موقع مل جاوے اور ہمارے ناظرین بھی اوس سے مستفید ہون۔ اگر وہ رائے ہماری تسلی دینے کے قابل ہو تو ممکن ہے کہ ہم اپنی رائے بدل دین اور آپ سے متفق الرائے ہو جاوین۔ سید احمد خان صاحب و امیر علی خان صاحب کے آپ کی کتاب کی تعریف لکھنے سے اور کوئی اعتراض نہ کرنے سے یہہ نتیجہ ہنین نکل سکتا کہ وہ آپکے ان نو ایجاد مصطلحات کو پسند کرتے ہین۔ شاید وہ آپکی ہمت کے ثناگو ہون جو آپنے اس کتاب کی تالیف مین فرمائی ہے جیسا کہ مینے بھی آپکی عالی ہمتی کی تعریف لکھی ہے۔ منتقد

رسید زر

نہایت مشکوری کے ساتھ اون صاحبون کے نام نامی درج کئے جاتے ہین جنہون نے ارسال زر سے کارخانہ کی امداد فرمائی اور مہتمم کو مشکور فرمایا

جناب سید حامد شاہ صاحب از ملتان	۱۲ ر
جناب پنڈت رام نراین صاحب از لاہور	عہ
جناب آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر سی ایس آئی	۱۲ ر
جناب محمد وارث علی خانصاحب - از جاٹ سگہور	ر
جناب شیخ عبد الحمید صاحب از تلجاپور	ر
جناب حکیم فضل الدین صاحب از سیالکوٹ	عہ ر
جناب بابو کشن چند صاحب - از لاہور	ر
جناب حکیم فیاض حسین صاحب از گورکہپور	۱۲ ر
جناب نواب سید جعفر علی خان صاحب بہادر از شمس آباد	ر
جناب حکیم عبد الغنی صاحب از دہلی	۸ ر
جناب محمد چراغ علی صاحب حیدرآباد دکن	۱۲ ر
جناب منت رام صاحب از گورکہپور	۸ ر
جناب حشمت علی صاحب از کولاپور	۱۲ ر
جناب حسین محمد خان صاحب از ڈلہوزی	عہ ر
جناب میر خیرات علی صاحب نگری ٹنگ	ر
جناب کنہیا لال صاحب از بجنور	عہ
از ریاست عالیہ چھیڑی	عہ

جناب حکیم محمد حسین خانصاحب از حیدر آباد دکن . . . للعہ ر

جناب لکشمی رام صاحب از آگرہ . . . . عہ ر

جناب سردار بکرمان سنگہ صاحب بہادر رہی ایس آئی رئیس جالندہر سے

جناب رمضان خانصاحب - پالم پور . . . ۱۵ ر

جناب پروفیسر ہالو ے صاحب بہادر لندن . . . ﷲ

جناب پنڈت بہاری لال صاحب . . . . سے ر

جناب مولوی حکیم سید محمد قائم علی صاحب قاضی وکیل ہائی کورٹ الہ آباد سے ر

زان یار دلنواز م شکرست باشکایت

جہان ہمنے اپنے کرمفرماؤن کا جنہون نے ارسال زرسے مطبع کی اعانت فرمائی ہے شکریہ ادا کیا ہے ہم اپنے اون نامہربان خریدارون کی شکایت سے بہی باز نہین رہ سکتے جنہون نے باوجود پے درپے تقاضا کے زر واجب الادا بہی ادا نہین کیا خصوصًا اون لوگون کا حد سے زیادہ شکوہ ہے جو کارخانہ کے تقاضے کے خطون کا جواب بہی نہین دیتے - ہم ایسے نادہند اصحاب کی خدمت مین ادب کے ساتہ اطلاع دیتے ہین کہ اگر اب بہی اونہون نے بیباقی حساب کی طرف توجہ نفرمائی تو ہم اونکے نام رسالہ مین مشتہر کر دینگے اور پہر مجبورًا عدالت سے چارہ جوئی کرینگے۔ ہمنے اپنی تجویز سے اطلاع دیدی ہے اگر اب بہی توجہ نفرماوینگے تو اونکا اختیار ہے -

بابت ماہ فروری ۱۸۸۵ء جلد ۶ نمبر ۲

VOL. 6—*Lahore* 1885—*No.* 2

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہین

(۱) حفظ ما تقدم - طبابت - کیمیا - افعال الاعضا - تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت ۔

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کے لیے بہتر خیال کی گئی ہین اور اون اسباب کے دفعیہ مین تدبیر ہدف ہو جو صحت مین خلل انداز

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت وغیرہ اور اونکے نتائج کی اشاعت ۔

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض ۔

(۵) مستند انگریزی حکمی میگزینون مین جو نئے تجربے فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہین اونکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار دربار و ساہوکار	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ بعد اسکے ڈیوڑھی

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Depart. Punjab in respect to the sanitary condition of the province (4). The English and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best English scientific Magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance	Yearly in arrears	Single copy
For Station Subscribers.	2 13 0	4 3 6	0 [illegible]
" Out Station	3 0 0	4 8 0	
" Chiefs and			

فہرست مطالب رسالہ تکمیل الحکمۃ بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۰۵ء

مضامین جو صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب کے دفتر سے وصول ہوئے

تجویزات صاحب کمشنر	ریمارک صاحب کمشنر
بہادر قسمت دہلی بابت لگانے ٹیکا شہر دہلی	حفظان صحت پنجاب
۱- اول یہہ کہ واسطے امداد سیول سرجن جنکو کام بہت رہتا ہے شہر دہلی مین واسطے نگرانی کام ٹیکا موسم سرما مین ایک عہدہ دار محکمہ چیچک ضرور رہنا چاہیے	صاحب کمشنر دہلی کی اس تجویز سے مین بھی متفق الرائے ہون اور تجویز کرتا ہون کہ پنڈت بالکشن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ واسطے نگرانی کام ٹیکا شہر دہلی مین مقرر کیا جاوے۔
۲- بازو بہ بازو طریق ٹیکا مین بہت ہوشیار رہنا چاہیے بلکہ کچھہ مواد ٹیکا ویکسینٹر کو اپنے پاس ہی رکھنا چاہیے کیونکہ بعض حالات مین والدین بچہ مواد ٹیکا کا دینا نامنظور کرتے ہین ٭	جو عہدہ دار شہر دہلی مین دو یا تین ماہ کیواسطے مقرر ہوتا ہے اس کام عملدرآمد اوسے ہی کی مرضی پر موقوف ہے۔
۳- شہر دہلی مین کام ٹیکا برابر بارہ مہینے جاری رہنا چاہیے اور نہ موسم سرما کے	۳- مجھکو اسمین کچھہ عذر نہین بلکہ اسکو امتحان کرکے دیکھنا چاہیے اگر تجربہ سے

چندا دیکے واسطے جیسا کہ حال مین ہے ۔	معلوم ہوجاوے کہ اس سے فایدہ ہی تو ٹیکا لگانے مین بڑی کامیابی حاصل ہوگی ۔
۴ ۔ عورات پردہ دار کے واسطے خاص مستورات وکسینٹر مقرر ہونی چاہئین اور خاصکر اُن میم صاحبان سے مدد زنانہ لیجاوے جو مڈیکل مشن مین ہوتی ہین ۔	۴ ۔ مین نے اسکی بابت پیشتر ہی سلسلہ جنبانی کی تھی اور مین کمشنر صاحب کی اس تجویز مین بخوشی مدد دیتا ہون ۔
۵ ۔ تعداد وکسینٹران دہلی مین زیادتی ہونی چاہیئے ۔	۵ ۔ اس کا تصفیہ میونسپل کمیٹی خود کرسکتی ہے اور تعداد بڑھانے مین مجھکو کچھہ عذر نہین ہے ۔
۶ ۔ ٹیکا کی ترقی کے واسطے جن بچون کے والدین خوشی سے لاگ دیتے ہین اُنکو اسکے عوض مین کچھہ دینے کے واسطے میونسپل کمیٹی کو مڈیکا مین زیادہ خرچ بڑھانا چاہئے	۶ ۔ اس امر مین میونسپل کمیٹی غور کرے تجویز بہت عمدہ ہے کئی حالات مین والدین بچہ لینا روپیہ کا نامنظور کرتے اور اگر ایک بچہ سے صرف پانچ یا چھہ کو ٹیکا کیا جاوے تو کچھہ مشکل کی بات نہین ہے وہ تکلیف جو اب بچون کو ہوتی ہے اس صورت مین

رفع ہوسکتی ہے ۔

۷۔ ٹیکا کی نگرانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ۔ سول سرجن یا میڈیکل افسر سے ہونی چاہیے یہ کام ویکسینیٹرون کی نگرانی مین ہونا چاہیے

۷۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ضلع مین واسطے خاص نگرانی ٹیکا کے مقرر کیا گیا ہے اس واسطے یہ کام اونکے یا ہیڈ ویکسینیٹر کے جو ایک معزز اور باختیار عہدہ دار ہے ہونا چاہیے ۔

۸۔ سال گذشتہ کی رپورٹ چیچک سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ کام سول سرجنون نے کہانتک بذات خود ملاحظہ کیا ۔

۸۔ دو برس سے مین نے سول سرجنون کی توجہ اسطرف دلائی ہے کہ وہ اسکام پر زیادہ کوشش کرین سو سول سرجنون نے اسکام کو کیا اچھی طرح سے ملاحظہ کیا ۔

۹۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تجویز کیا تہا کہ اول درجہ کا ویکسینیٹر شہر دہلی سے موقوف کیا جاوے ۔ اور دو ویکسینیٹر ہر ایک گارد مین مقرر رہون اور یہہ بہی درخواست کی تہی کہ ایک افسر ویکسینیشن خاص شہر اور اعلی درجہ کے لوگون کی موسم سرما مین ٹیکا کی نگرانی کے واسطے

۹۔ یہہ تجویز عمدہ ہے اس سے لوگ ویکسینیٹر کے پاس خود اپنے بچہ کو لاوینگے اور اونکو ٹیکا کراوینگے دو دو ویکسینیٹر کا ہر ایک گارد مین مقرر رہنا مناسب ہے تاکہ لوگ اونکے کام سے واقف رہین اسکی نسبت ہم پہلے ہی لکھہ چکے ہین کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ شہر دہلی کا کام ٹیکا کے

مقرر کیا جاوے۔ | کی نگرانی کے واسطے مقرر کیا جاوے ؛

تکمیل الحکمت

مساکن مؤید صحت

ہمارے ملک کے لوگون کی حفظ صحت کے لئے گو گورنمنٹ وقت کیطرف سے مختلف محکمہ جات حفظان صحت وصفائی مقرر ہین اور گوناگون تدابیر حفظ ما تقدم کیطرف وقتاً فوقتاً لوگون کی رغبت دلائی جاتی ہے مگر ہم کمال افسوس کے ساتھہ ظاہر کرتے ہین کہ ہمارے ملک کے لوگ کیا بلحاظ خورش وپوشش اور کیا بلحاظ مکانات رہائیش اوسی لکیر کے فقیر پائے جاتے ہین جسپر چلتے ہوئے کہ انہون نے اپنے بزرگون کو دیکھا یا سنا ہے خصوصاً ہمارے مکانات رہائیش کی تو عجیب ابتر و وبا رخیز حالت ہے۔ جن امور کا کہ ان کی بنانے مین علم حفظ صحت کے روسے ملحوظ رکھنا ضروری ہے اون مین سے کسی کا بہی لحاظ نہین کیا جاتا۔

اس آرٹیکل مین ہم چند ایسے امور کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہین جنکا کہ مکانات رہائیش کے بنانے مین ملحوظ رکھنا واجبات سے ہے۔ پس اول امر جسکا کہ انکے بنانے مین خیال کرنا ضروری ہے یہ ہے کہ جس زمین یا جگہہ پر ان کے بنانے کی تجویز کیجاوے اوسکا امتحان کیا جاوے اور دیکھا جاوے کہ آیا یہہ رطوبت ناک ہے یا خشک۔ اور سطح سمندر کے ہموار ہے یا زیادہ بعد اور ارتفاع پر واقع ہے۔ اگر یہہ رطوبت ناک ہو اور سطح سمندر کے

ہموار ہو تو اس سے اجتناب کیا جاوے اور ایسی جگہہ ہم پہونچائی جائے جو خشک ہو۔ یا خشک ہو جانے کی صلاحیت رکہتے ہو مگر ہم دیکھتے ہین کہ ہمارے ملک کے لوگون کی اس امر کی طرف مطلقاً توجہ نہین پائی جاتی اور ایک ایسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہین جسکے عوض مین نہ خالی اون ہی کو بلکہ اون کی اولاد کو سخت نقصان اٹہانا پڑتا ہے ایسے مقامات جو ناقابل منع تداخل رطوبت ہون وبار اور موت کی کمین گاہین ہین اور انسے حتی الامکان اجتناب واجب ہے۔ ہمارے ملک کے اکثر بلاد و امصار ایسے مقامات پر آباد ہین جنکے یا تو ذات ہی مین رطوبت ہے یا بہ سبب مجاورت بخار ہمیشہ مرطوب حالت مین رہتے ہین ایسے مقامات پر مکانات رہایش کا بنانا خلاف اصول علم حفظ صحت ہے اگر کسی

شخص کو اسباب کی تسلیم کرنے مین تامل ہو تو اوسکو مناسب ہے تاکہ وہ اُن امصار کی تعداد اموات کو جو رطوبت ناک زمین پر آباد ہین اور سطح سمندر سے ہموار اور قریب ہین اُن بلاد کی تعداد اموات سے مقابلہ کرے جنکی زمین خشک ہے اور سطح سمندر سے زیادہ ارتفاع پر آباد ہین۔ نرم و مرطوب زمین خاکی یا سبزی پر جو سمندر کے سطح کے ہموار ہو یا قرب مین واقع ہو مرض اور موت گہات لگائے بیٹہی رہتی ہین لیکن جو مقامات کہ سطح سمندر سے زیادہ دور اور ارتفاع پر آباد ہین ان پر بلکہ صحت و تندرستی کا علم کہڑا ہے۔ پس مکانات رہائش کے بنانے کے لئے ایسی جگہہ تجویز کرنی مناسب ہے جو سطح سمندر سے زیادہ ارتفاع اور بعد پر واقع ہو اور

جسکی زمین گارا چونہ آمیز ہو۔ ایسی جگہہ
مین رطوبت کا دخل پانا ایک غیر ممکن امر
ہے اسی جگہہ جسمین کنکر شامل ہو گیا
بہت اچھی ہوتی ہے کیونکہ اسمین رطوبت
کا قیام زیادہ دیر تک نہین رہ سکتا
لیکن زمین خاکی پر جو مکانات در اکثر بنے
بنانا خالی از ضرر نہین اس قسم کی زمین
پر اوس صورت مین انکا بنانا جائز ہے
جبکہ انکے بنانے کی قبل اسباب موانع
رطوبت کے دفعیہ کا پورا پورا تدارک
کیا جاوے ۔

گو شہر لنڈن مین ہزارہا مکانات زمین
خاکی پر بنے ہوے ہین مگر چونکہ ان کی
دیوارون کی بنیاد یا تو ریختہ و چونہ سے
یا جست کی چادرون یا سلیٹ پتھر کی
تختیون سے بنائے گئی ہے پس زمین
رطوبت کا دخلیاب ہونا محال ہے اور
یہ ہمیشہ خشک حالت مین رہتے ہین ۔
یہان جو شخص کسی مکان کو کرایہ پر لیتا ہے
تو وہ اول اسکا ضرور امتحان کرلیتا
ہے کہ آیا اس مکان کی بنیاد ریختہ وغیرہ
سے بنی ہوتی ہے یا نہین اگر کسی مکان
کی بنیاد جو زمین خاکی پر بنا ہوا ہو ریختہ
وغیرہ سے نہ بنائی گئی ہو تو رطوبت
دیوارون کے نچلے حصون مین سے
اوپر کو چڑہ آتی ہے اور اسکو خشک
حالت مین نہین رہنے دیتی ۔ مکانات
کے لئے کسی جگہہ کی تجویز کرنے کے قبل
دوسری ضروری بات جسکا ہمیشہ خیال
رکھنا چاہئے یہ ہے کہ اسکے پڑوس اور
قرب و جوار کی زمین کی حالت صفائی
کا امتحان کیا جاوے اگر اسکے قرب و جوار
کی زمین کی حالت صفائی عمدہ ہے تو
جو ہوا کہ اُن مین داخل ہوگی یہہ صحت

وتندرستی کو ترقی دیگی مگر اگر عمدہ نہ ہوگی
تو بہ سبب کسی غلاظت یا گندگی کے گودام
کی جسکے مالک برخلاف منشا قانون اور
باوجود سزا و جرمانہ کے دھمکیون کے
اپنے ذاتی فواید و اغراض کو ملحوظ رکھکر
صحت عامہ مین خلل اندازی کرنے مین کوشان
رہتے ہین ہوا متعفن ان مین داخل ہوگی
اور گوناگون امراض اور ماندگی و پژمردگی
وپست ہمتی پیدا کریگی پس قبل اسکے کہ کوئی
جگہہ مکانات رہایش کے لئے تجویز کیجاوے
اسکے قرب وجوار کی زمین کی حالت صفائی
کی بخوبی جانچ وپڑتال کرلینی واجبات سے
ہے ۔ باقی آیندہ

کیمیائی ذریعہ سے آواز کی اصلاح

کچھہ عرصہ ہوا ہے کہ ڈاکٹر کارٹر مفٹ نے
گلاسکو مین جسکی ویسٹرن ہی کالج کمسٹری
کے وہ پروفیسر ہی رہ چکے ہین ایک
دلچسپ لکچر دیا مضمون یہ تہا کیونکہ انسان
کی آواز علم کیمیا کے ذریعہ سے صاف
وخوش ہوسکتی ہے ۔ ڈاکٹر موصوف
نے پر اکسایڈ اوف ہایڈروجن کیطرف
سامعین کی توجہ دلائی اور یہہ بیان کیا
کہ اسمین انسان کی آواز کے صاف و
خوش وادودی بنانے کی عجیب طاقت
پائی جاتی ہے ۔ اُنھون نے راگ پیشہ
اور دوسرے شایقین سرود کو اسکے
استعمال کی ترغیب دی اور یہہ بھی
ظاہر کیا کہ یہہ بیش بہا چیز اطالیہ کے
کرہ ہوا کے جزو اعظم ہے اور اہل اطالیہ
کے خوش لہجے اور حلق وادودی رکھنے کے
خاص وجہ یہی ہے جبکہ ڈاکٹر موصوف نے
اپنے خیالات کو بشرح وبسط ظاہر کردیا

تو انھون نے اپنے اس دعوی کی تصدیق کے لئے سامعین سے مخاطب ہو کر یہہ درخواست کی کہ اسوقت میرے پاس ایک کیمیائی مرکب موجود ہے جسمین وہی صفات پائی جاتی ہین جو اطالیہ کی ہوا مین موجود ہین اگر آپ اسکو سونگھین گے تو میرے خیالات کی حقیقت آپ پر کھل جاویگی چنانچہ چند اشخاص نے جب اسے سونگھا تو حسب دلخواہ نتیجہ اونکے مشاہدہ مین آیا ایک ہی بار کے سونگنے سے آوازمین خوش لہجی وصفائی پیدا ہوگئی۔ ڈاکٹر موصوف نے حاضرین جلسہ کے سامنے اسے خاص اپنے پر بہی آزمایا اور اونکی آوازمین عجیب وغریب تغیرات واقع ہوئے اونکے موٹے اور بہدی بہدی آواز خوش لہجہ وصاف وباریک بن گئی چونکہ یہہ لکچر بالکل نیا اور دلچسپ تہا پس اسکے سُننے کے لئے لوگون کا ایک جم غفیر حاضر تہا اور سامعین کے درمیان اکثر ایسے اصحاب بہی موجود تہے جو خود نامی گرامی کلاونت تہے۔ ہم سنتے ہین کہ اس قسم کے لکچر کے دوبارہ سُننے کی ڈاکٹر موصوف سے لوگون نے درخواست کی ہے۔

کومس شراب اور ضعیف معدہ

جی کی گوڈر گسٹ مین ڈاکٹر ایڈلف جی او جیلر کیطرف سے ایک مضمون درج ہی جسمین کومس شراب کا یہہ حال درج ہے یہہ شراب ایک بڑی پرورشی چیز ہے اور ضعیف وکمزور معدہ بہی اسے برغبت تمام قبول کرلیتا ہے ضعیف

دکمزور معدہ کی اسے فوراً قبول کرلینے کا
سبب انھون نے یہہ بیان کیا ہے کہ شیرین
اسمین نہایت باریک طور پر منتشر ہوتی
ہے اور رطوبات ہاضم کو اسکے گلانے مین
کچھہ دیر نہین لگتی - چونکہ لیکٹک ایسڈ
(حامض اللبن) رطوبت معدی کی
ایک لازمی جزو ہے اور کومس شراب
مین ہی یہہ چیز موجود ہوتی ہے پس
کومس سے معدہ کو اپنے فعل ہضم مین بہتا
امداد ملتی ہے

پھٹے ہوئے ہاتھون اور سرد سرمازدہ پانونکا علاج

فلاڈلفیا کاؤنٹی میڈیکل سوسائٹی کے
اجلاس ماہ نومبر ۳ء مین ڈاکٹر کارل
سیلر صاحب نے یہہ بیان کیا کہ مینے ٹنکچر
اوف بنزائن کو چند ایسے مریضون

پر آزمایا ہے جنکے ہاتھہ پھٹے ہوئے
اور پانو سرمازدہ تھے اور مجکو کامیابی
کی صورت نظر آئی ہے اسکا خالی جلد پر
مل دینا ہی کافی ہے اگر پانو مین جراب
ہون تو بنزائین پر کسیقدر روغن کے
مل دینے سے جرابین پانو کے ساتھہ
لپٹ جانے سے باز رہتی ہین -

شدید ہچکی

ڈاکٹر روبڈر فیر انجم وین مڈزیتنگس
کے نمبر ۳۸ سنہ ۱۸ء مین ایک مریضہ کا جو سخت
قسم کی ہچکی مین مبتلا تھی یہہ حال لکھتے
ہین کہ یہہ مریضہ تین ماہ سے اس مرض
مین مبتلا تھی اور چند دوا کے استعمال سے دبجاتی
کار گر نہوتی البتہ مارفیا کی زیر جلد پچکاری کرنے سے
افاقہ ہوتا مگر چند گھنٹون کے لئے آخرالامر
اس مرض نے زیادہ غلبہ پکڑا اور ہچکی ایسی

بشدت و زور سے ہونے لگی کہ مریضہ کی آواز گہر کے باہر تک سُنائی دیتی تہی یہ بیچاری بستر پر بجز امداد لواحقین کے بیٹھ نہین سکتی تہی - اسکے ہمراہ ڈسپنیا اور سیانوسس بہی موجود تہا سر کو تمام اطراف مین پٹکتی تہی نبض دہیمی اور متواتر چلتی تہی اور گردن کہنچی اور تنی ہوئی تہی - ڈاکٹر موصوف نے ایک گرام پانی مین تین سنٹی گرام پلیڈ کا سپاین ہائڈروکلوریٹ ملاکر سلیوشن تیار کیا اور اسکے پچکاری کی پچکاری کے ہوتے ہی ہچکی فوراً بند ہوگئی اور پہر اسکا کبہی عود نہ ہوا -

دانت نکالنے کا ایک نیا طریق

انڈیا ربر کا ایک چہوٹا سا مربعہ رقعہ لیکر اسکی عین مرکز مین ایک چہید کر دو اور جس دانت کو کہ نکالنا منظور ہو اوسکے سر کو اس سوراخ مین ڈالدو اور ربر کو نیچے کیطرف دکہیلدو بحدیکہ یہہ جڑ کے اوپلی حصہ تک پہونچ جاوے ربر رفتہ رفتہ سکڑنا شروع کریگا اور دانت کو جنبش دیکر بغیر کسی قسم کی درد کے باہر نکال دیگا اس اپریشن کی تکمیل مین چار یا پانچ دن لگتے ہین اور تکلیف جو ہمین اٹہانی پڑتی ہی خالی یہی ہے کہ خون کسیقدر دانت سے نکلتا ہے اور مسوڑون پر قدرے ورم ہو جاتی ہے - ایک جینوا کی دانت نکالنے والے نے اس طریق کی بہت تعریف کی ہے -

از میڈیکل و سرجیکل رپورٹر

حفظ صحت مدرسہ

پروفیسر چارلس جی لنڈسی صاحب نے

امریکین پبلک ہلیتھ اسوسی ایشن کے سامنے حفظ صحت مدرسہ پر ایک طویل مضمون پڑھا اور مندرجہ ذیل تدابیر بالقدم کیطرف سامعین کی توجہ دلائی -

۱ - کثرت مطالعہ سے دماغ پر محنت شاقہ اور زیادہ بوجھہ ڈالنے کی مروجہ طریق کو ترک کرو -

۲ - اپنے ہم سبقون کے درمیان ہم درجہ اور برابر رہنے کے خیال رشک کو اپنے دل مین جگہہ نہ دو اسسے اعصاب مین تحریک پیدا ہوتی ہے اور صحت مین خلل برپا ہوجاتا ہے -

۳ - اپنے کورس مطالعہ کے مضامین کی تعداد کم کردو اور اوقات معینہ مطالعہ مین بہی تخفیف کردو

۴ - مدرسے کے کمرون مین تازہ ہوا پہونچانے کے لئے ایسی تدابیر عمل مین لاؤ جو نہایت پسندیدہ معقول و مناسب ہون -

۵ - اسکول روم کی سردی و گرمی کو باقاعدہ کرو اور حد اعتدال سے بڑہنے نہ دو زیادہ گرم ہوا بدن مین ضعف پیدا کر دیتی ہے -

۶ - ایسی کرسین اور میزین مہیا کرو جو مناسب طور پر بنی ہوئی ہون اور انکو مناسب طور پر کمرہ مین لگاؤ -

۷ - طلبار کو سیدہا بیٹھنے کی ہدایت کرو اور یہ بہی تاکید کرو کہ کتاب یا کاغذ کو کم سے کم ۱۲ - انچہ آنکھون سے دور پکڑ کر پڑہین -

۸ - کوتاہ نظر طلبار کے لئے مناسب عینکیں مہیا کرو تاکہ انکو ۱۲ - انچہ کی طبعی بُعد پر پڑہنے مین دقت نہ ہو -

۹ - طلبار کے لئے عمدہ چھاپہ اور خوشخط کتابین مہیا کرو -

۱۰ - مدرسہ کے کمرون مین روشنی بافراط ہونی چاہیے مگر اسمین جگمگاہٹ نہ ہو اگر کمرہ تنگ ہو تو روشنی کا کمرہ کے بائین طرف سے داخل ہونا مناسب ہے مگر اگر فراخ ہو تو ہر دو اطراف سے اسکا داخل ہونا واجب ہے ۔

۱۱ - طلبار کو ذہنی تعلیم کے ساتھ ہی ساتھ جسمی تعلیم بھی دو اور ان کو ایسی ریاضت کے کرنیکی تاکید کرو جو گھر سے باہر ہو ۔

سی سیرین سیکشن

نیو اورلین میڈیکل اور سرجیکل جرنل ماہ دسمبر ۱۸۸۳ء ڈاکٹر جی بروز کی طرف سے ایک حاملہ عورت کا یہ حال درج ہے کہ اسپر عمل سی سیرین سیکشن کا کیا گیا ۔ اسکے پیٹ کے چاک کرنے پر گو کامیابی کی صورت نظر آئی اور بچہ زندہ نکل آیا لیکن وہ عورت مر گئی ۔

کوکو یعنے نارجیل کے فوائد

نیو یارک میڈیکل جرنل ماہ فروری ۱۸۸۴ء مین ڈاکٹر ایچ ڈی ہکس صاحب لکھتے ہین کہ مینے نارجیل کو خاص اپنے پر اور دوسرون پر آزمایا اور مندرجہ ذیل امور مین بڑہکر مفید پایا ۔

۱ - تھکاوٹ و ماندگی کو روکتی ہے اور افاقہ دیتی ہے ۔

۲ - درد کمر مین بھی جسکے ہمراہ شوخ و گہرے رنگ کا پیشاب آتا ہو اور جسمین یوریٹس اور یورک ایسڈ کی کثیر مقدار شامل

ہو مفید ہے

۳ - کوتاہ دمی مین جو عضلات تنفس کی کمزوری کے سبب سے واقع ہو فایدہ دیتی ہے ۔

۴ - خفقان قلب مین جو بہ سبب عضلہ قلب کی کہنچاوٹ اور کمزوری کے واقع ہو مفید ہے ۔

۵ - اسسے ذہنی قواے ترقی پذیر ہوتے ہین اور ضعف دماغ دور ہوجاتا ہے رفتار خیالات مین زیادہ سہولیت ہوتی ہے اور قوت مدرکہ زیادہ تیز ہوجاتی ہے خیالات متوحش اُڑجاتے ہین اور دماغ و ذہن نہایت استقلال و طمانیت کے ساتہہ کام کرتا ہے ۔

۶ - جو پست ہمتی کہ شراب خوری کے بعد واقع ہوتی ہے اسکے استعمال سے وہ رفع ہوجاتی ہے اور بہ سبب کثرت مباشرت و عیاشی قوت باہ مین جو جو خرابیان واقع ہوتی ہین وہ سب رفع ہوجاتی ہین ۔

۷ - اسسے رغبت شراب کم ہوجاتی ہے ۔

۸ - دردسر کے دفعیہ مین جو محنت شاقہ سے پیدا ہو مفید ہے ۔

اگر اسسے ہر روز بطور غذا استعمال مین لایا جاوے تو ذہن کو صفائی و تیزی حاصل ہوتی او نیند عمدہ آتی ہے ۔ ڈاکٹر موصوف کہتے ہین کہ مین اسسے تمام اون اشخاص کو استعمال کراتا ہون جنکے جسم کی پرورش کم اور صرف زیادہ ہوتا ہے اور اسسے مفید پاتا ہون

ہائیڈروبیل استسقا الاثنین

ڈاکٹر جی ہال اوف نیویارک نے جبہ ...

کو جو مرض ہائیڈروسیل مین مبتلا تہی کاربولک اسیڈ کی پچکاری کی اور وہ رو بہ صحت لائی - ڈاکٹر موصوف کاربولک ایسڈ کو ایسوڈین پر ترجیح دیتے ہین انہون نے جب کبہی اسکا استعمال کیا ایک نصف ڈرام بہر کیا اور ایک ڈرام سے زیادہ کبہی استعمال مین نہ لائے -

پیلے زرد رنگ کے دہبے

پیلے زرد رنگ کے داغ و دہبے جو چہرہ ہاتہہ اور جسم کے دوسرے حصون پر نمودار ہو جاتے ہین ان کا دفعیہ اگر منظور ہو تو چہاچہہ کو آزماؤ -

زنانہ حکیم

یونائیٹڈ اسٹیٹ امریکہ مین ۲۳۴۴ زنانہ حکیم ہین

بیف ٹی

امریکین ڈورگست لکہتا ہے کہ گرم گرم بیف ٹی جسمین سرخ مرچ بہی ملی ہوئی ہو ڈلی لیریم ٹریمینس ہذیان دماغ کے لئے ایک مناسب علاج ہے -

انگلستانکی ازمنہ ماضی کی شراب خوری

کہتے ہین کہ ازمنہ ماضی مین انگلستان کے بڑے بڑے شراب خورون کے درمیان یہ دستور تہا کہ وہ ہر ایک وقت کے کہانے کے قبل تیل کا ایک گلاس استعمال مین لایا کرتے تہے تیل کے استعمال سے چونکہ معدہ مین شراب کو فوراً جذب کرنیکی رغبت کم ہو جاتی ہے پس شراب خوری کی عادت رفتہ رفتہ دور ہو جاتی تہی - کیا خوب ہو کہ ہمارے ملک کے

شراب خور بھی یہی طریق اختیار کرین۔

انڈے کے ابلنے کا مناسب طریق

پروفیسر ڈبلیو میٹھو ولیم ایف سے ایس کی رائے مین انڈے کے ابالنے کا مناسب طریق یہہ ہے کہ اسے اُبلتے ہوئے پانی مین رکھہ دیا جاوے اور برتن کو آگ سے اوتار کر انڈے کو اسمین دس منٹ سے پاؤ گھنٹہ تک چھوڑا جاوے۔ ایک انڈے کے لیے قریب نصف پائینٹ کے اور دو انڈون کے لیے قریب ۳/۴ پائینٹ اور چار انڈون کے لئے قریب چار پائینٹ کے پانی کی مقدار مناسب ہے مگر برتن کا منہہ بخوبی ڈھنکا ہوا ہونا چاہیے۔

تشنج یا اینٹھن بچپن مین

یہ خوفناک مرض بچون مین بہت سے سببون سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی دانت نکلنے کی تکلیف اس کا سبب ہوتی ہے کبھی معدہ کی خرابی جو غیر منہضم غذا سے ہوجاتی ہے اسکا باعث خیال کی جاتی ہے کبھی پیٹ کے کیڑے جیسے چُنچنے کدو دانے کیچوئے وغیرہ اس کا سبب ہوتے ہین اور اکثر دانت نکلنے کی حالت مین بچون کو پیٹ سے زیادہ کھلانا یا دودھ پلا دینا بھی یہی مرض پیدا کر دیتا ہے بعض بےتمیز جو دودھ پلاتے ہین بچے کو تھپک کر سلا دیتے ہین۔ اس سے بھی یہ بات ہوجاتی ہے غرض ان باتون کی احتیاط ان باپ پر واجب اور فرض ہے۔

علاج

ایک ٹب یا ناند مین ستر گرم پانی بچے کو گلے تک بٹھا

ہی ہر دو سرے یا تیسرے منٹ پر ایک
فلالین کے ٹکڑے کو ٹھنڈے پانی میں تر کرکے
تالو خواہ دونو کن پٹیون پر رکھین اور
پانی سے نکالتے ہی اونی کپڑے یا
فلالین سے اسکا جسم بہت جلد خشک کردیں
اسکے بعد گرم بچھونون پر لٹا دین اور ایک
چھوٹے چمچے کے انداز سے ارنڈی کا
تیل گرم پانی ملا کر پلا دین اور جی چاہے
تو کو لنگ پوڈر کا ایک ہفتہ تک برابر استعمال
کرین اور جو اس عمل سے فائدہ نہو تو تھوڑی
ہی سوکھی رائی پیسکر گدی یا کانون کی
جڑون مین ملین - یہ دوا سب سے زیادہ
تیر بہدف اور ایک بر ایک سنی جاتی ہے
اگر دانتون کے باعث بچے کو کمیڑے آئین
یعنے ہاتھ پاؤن اینٹھین تو دانتون مین
نشتر لگوا دین مگر شرط یہ ہے کہ پورا اوپرا
نکلنے کے زمانہ مین
جب تک سارے دانت نہ نکل آئین
ایک دن بیچ کو لنگ پوڈر دیتے رہین
تو کچھ مضائقہ نہین کیونکہ اس مرض
کے واسطے یہ عمدہ دوا ثابت ہوئی ہے
اور جو بدہضمی کے سبب تشنج ہو تو اس
صورت مین پر ڈالکر قے کرا دین زیادہ
مفید ہے ۔

بقیہ افعال الاعضاء

فائی برس یعنے ریشہ دار ٹشو کا بننا
جنمین مین فائی برس ٹشو کی بجائے گول
سے کیسے پائے جاتے ہین جو سو بلاسٹ
سے بنتے ہین - یہ کیسے بعد مین یا تو شاخدار
ہو جاتے ہین اور انکی شاخون کے آپس
مین ملنے سے جال سا بنجاتا ہے یا
فیوزی فارم یعنے دو اونی سرون

پر سے نوکدار ہو جاتے ہین ۔ یہہ شاخدار
و لمبے نوکدار کیسے پہر منقسم ہوتے ہین
اور انسے ریشے بنجاتے ہین ۔ شاخدار
کیسون سے تو جالی دار ریشے بنتے ہین
(مثلا ای ری رولر ٹشو) اور لمبے
نوکدار کیسونسے ریشون کے جہتے۔
(جیسا کہ سفید ریشہ دار ٹشو) اور نیوکلی
اس جو اصلی کیسہ کے پروٹوپلازم سے
گہرا ہوا ہوتا ہے ریشون مین دبا رہتا
ہے ۔ جب فائی برس ٹشو پورا بنجاتا
ہے تو نہ صرف کیسہ کا مادہ بلکہ نیوکلی
آئی بہی غائب ہوجاتے ہین ۔ جنین
کی وہ بافت جسسے کہ لچکدار ریشے بنتے
ہین لمبے نوکدار کیسون اور کیسون کے
درمیانی مادہ کے بنی ہوتی ہے جسسے
کہ رفتہ رفتہ لچکدار کیسے بنجاتے ہین
کیسے آہستہ آہستہ چہوٹے ہوتی جاتے
ہین یہانتک کہ جب لچکدار ریشے پورے
بنتے جاتے ہین تو کیسون کا کچہہ نشان
باقی نہین رہتا حالانکہ اسی اثنار
مین لچکدار ریشے برابر بڑہتے چلے
جاتے ہین ۔

افعال اے ری اولر و فائی برس ٹشو ۔ اسکا بڑا کام تو یہہ ہے کہ یہہ جسم
کی دیگر ساخت و اعضائے کو باہم پیوست
رکہتا ہے اور انکو برداشت کئے رہتا ہے
غدودون مین کانک ٹو ٹشو کے جالے
کے اندر غدودون کا مادہ مستحکم رہتا ہی
اور اعصاب و عضلات مین ریشون
کے جہتون کے درمیان اسی کانک ٹو ٹشو
کے پردے پائے جاتے ہین ۔ لچکدار

ٹشو کا باعث لچکدار ہونے کے ایک
اور بڑا بہاری فایدہ یہہ ہے کہ وہ
ربڑ کیطرح کام دیتا ہے - اسکی عمدہ تمثیل
جانورون مین پائی جاتی ہے جنکی
گردن کا لگے منٹم نیوکی اونکو سر تہامے
اور گردن سکڑنے مین مدد دیتا ہے
جانور مثل گہوڑا وغیرہ اپنی ضرورت
کے لئے گردن کے عضلات کو سکیڑ کر
سر کو جہکاتا ہے اور جب سر اُٹہانا چاہتا ہے
تو اون عضلات کو ڈہیلا کر دیتا ہے پس
جب وہ ڈہیلے ہو جاتے ہین تو لگے منٹم
نیوکی جو پہلے تن گیا تہا سکڑ کر جانور
کی گردن کو اوپر اُٹہا لیجاتا ہے -
(۲) اڈی پوز یعنے چربی دار ٹشو
یہہ ٹشو انسان کے جسم کے عقریباً ہر حصہ
مین کم و بیش پایا جاتا ہے گو چند مقام
اسی مستثنا بہ ہین مثلاً آنکہہ کے پپوٹے
آلت - سکروٹم یعنے خصیون کے
اوپر کی جلد - نمفی یعنے فرج کی چہوٹی
لب - دماغ سپہپہڑے - جگر وغیرہ
یہہ ٹشو عموماً اسے ری رولر ٹشو کے ساتہہ
ہی پایا جاتا ہے جسکی جالی کے خانون
مین اسکے دانے جو حجم اور شکل مین مختلف
ہوتے ہین پڑے رہتے ہین ان دانون
کو لابیولس کہتے ہین - خوردبین کے
نیچے دیکہنے سے وہ بعینہ کیسون کی
طرح دکہائی دیتے ہین اونکا قطر انچہ کا
۱/۳۰۰ یا ۱/۶۰۰ حصہ ہوتا ہے کیسہ کے گرد

ایک مصفا پردہ یا تہیلی سی ہوتی ہے جو روغنی
مادہ سے بہری ہوئی ہوتی ہے - یہ روغنی
مادہ زندگانی مین تو رقیق ہوتا ہے مگر
موت واقع ہونے کے بعد کسیقدر منجمد
ہوجاتا ہے - نیوکلی اس ہی ہمیشہ ان
کیسون مین موجود ہوتا ہے گو بعض وقت
دکہلائی نہین دیتا کیسون کو رنگ دینے
سے کیسی کی دیوار اور نیوکلی اس اور
بہی عمدہ طرحپر دکہلائی دیتی ہین بلکہ تہہ
مین بگہونے سے کیسہ کا پردہ بہت اچہی
طرح نظر آتا ہے کیونکہ کیسہ کا مادہ حل ہو
جاتا ہے - اکہٹے کرکے دبانے سے کیسے
پہلودار ہوجاتے ہین - اس ٹشو کے کیسے
توخون کی باریک رگون کی جالی مین
یا اے ری اولر ٹشو مین رہتے ہین

روغن دار مادہ جو کیسون کے اندر ہوتا
ہے اوسمین گلسرین اور روغن کے
ایسڈ پائے جاتے ہین جنکو اولین
سٹی اے رین و پلمی ٹین کہتے ہین -
چربی دار ٹشو کا بننا چربی کے
کیسے کانک ٹو ٹشو کے کسون سے بنتے
ہین - اول پروٹوپلازم کے اندر چہوٹے
چہوٹے روغن کے قطرے نمودار ہوتے
ہین جنکے ملنے سے ایک بڑا سا قطرہ
بنجاتا ہے - علی ہذا القیاس روغنی مادہ
بڑہ جاتا ہے اور پروٹوپلازم گہٹتا جاتا
ہے یہانتک کہ آخر کار پروٹوپلازم
صرف ایک نہایت پتلی سی جہلی کی
شکل مین کیسہ کے دیوار کے ساتہہ
دباہوا رہجاتا ہے اور اسمین نیوکلی اس

بھی دبا رہتا ہے ۔ بعض اوقات اسکے
برخلاف بھی تغیر واقع ہوتا ہے اور
چربی کے کیسون سے پھر کانک ٹشو
کے کیسے بنجاتے ہین ۔
چربی دار ٹشو کے فوائد ۔ اسکے
خاص فوائد یہہ ہین ۔ (۱) جسم کے
اندر یہہ سوختنی مادہ وغیرہ کا کام
دیتا ہے اور بروقت ضرورت خون
مین جاذب ہوکر جسم کی حرارت غریزی
کو برداشت کر رکھتا ہے (۲) جو حصہ
اس ٹشو کا جلد کی نیچے رہتا ہے وہ یہہ
فایدہ بھی دیتا ہے کہ جسم کی حرارت
کو روک رکھتا ہے اور ضایع نہین ہونے
دیتا (۳) نازک ساخت یا اعضائے
کے لئے یہہ نرم غلاف یا بستر کا کام دیتا
ہے تاکہ دباؤ پہونچنے پر بھی اونکو ضرر
نہ پہونچے ۔ مثلاً تیلیوان ۔ تلوؤن اور

ہشتم خانہ مین (۳) لمبنے ہڈیون کے
اندر جہان اسکو ہڈی کا گدہ کہتے ہین
اُن خون کی رگون کو جو اون ہڈیون
کی پرورش کرتے ہین برداشت کرنے
کے کام آتا ہے ۔
(۷) غضروف یا کری انسان کے جسم مین
یہ مختلف اشکال مین پائی جاتی ہین
اور دو اقسام مین منقسم کی گئی ہین ۔
(۱) عارضی (۲) دوامی عارضی
کرتے اوسے کہتے ہین جو صرف جنین
مین اور اوائل عمر مین پائی جاتی ہے
اور من بعد اوسکے استخوان بنجاتے
ہین ۔ نیز باریک ساخت کے لحاظ سے
اسکو تین اقسام مین منقسم کرتے ہین ۔
مثلاً کیئےدار ۔ مصفا اور ریشہ دار قسم
سوم کے پھر دو حصے کرتے ہین ایک
لچکدار یا زرد غضروف ۱ ۔

تاہم لچکدار کریون مین کسی نہ کسی قدر ریشے بہی پائے جاتے ہین اور برعکس اسکے ریشہ دار کریین کم وبیش لچکدار بہی ہوتی ہین اسلئے انکی ایک دوسرے سے امتیاز کرنے کے لئے مناسب ہے کہ ایک کو ہم سفید ریشے دار غضروف کہین اور دوسرے کو زرد ریشہ دار غضروف۔

تقسیم غضروف ذیل کے نقشہ سے ٹہیک ٹہیک اورسہل مفہوم ہوسکتی ہے

(۱) غضروف عارضی

(۱) کیسہ دار (۲) مصفا۔

(۲) غضروف دوامی

(۱) کیسہ دار (لیکن انسان مین نہین) (۲) مصفا۔ (۳) ریشہ دار سفید یا زرد

تمام قسم کی کریین کیسون کی بنی ہوئی ہوتی ہین اور کیسے ایک خاص قسم کے مادہ مین مدفون ہوتی ہین اس مادہ کو میٹرکس یعنے غضروفی مادہ کہتے ہین۔ اور مختلف اقسام کی کریون مین جو بظاہر اونکی شکل مین فرق پایا جاتا ہے کیسون پر چندان منحصر نہین خواہ وہ مختلف شکل اور قد کی ہون بلکہ زیادہ میٹرکس یعنے غضروفی مادہ کی شکل مین فرق ہونے کی وجہ سے ہے۔

سوائے اون کریون کے جنکو گرمی پہونچتی رہتی ہے دیگر کریین ایک قسم کی مضبوط اور پتلی سی جہلی مین ملفوف ہوتی ہین۔ اس جہلی کو پری کانڈری ام کہتے ہین۔ باقی آیندہ

نانک چند اسسٹنٹ سرجن

Holloway Pills

حبوب ہالویصاحب

چونکہ خونکی صفائی تندرستی وقوت کے لئے ضروری ہی
پس یہ حبوب مصفی خون ادویہ پر فضیلت رکھتی ہین کیونکہ
معدہ وگردہ کی امراض کے لئے مفید ہین انکے استعمال سے
اعضائے رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی امراض کا دفعیہ
ہوتا ہی دافع قبض ہین آنتونکو ہر ایک طرحکی شکایت اور
تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین مواد ردیہ اخلاط فاسدہ
نباتات اور حیوانات کے متعفن ہونیکے سبب خون مین
داخل ہوتے ہین انسے خارج ہوجاتے ہین یہ گولیان ازبس
مفید ہین اعضائے تولید کی کمزوری مخصوصاً اور امراض
عورات کے لئے بے بہا ہین اور دنیا مین زندگی بآرام
و آسایش کرنے کے لاثانی ہین

Holloway ointment

مرہم ہالویصاحب

اس مرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالتمین آجاتا
ہی جسم سینہ معدہ کبد رحم کے وجع مفاصل وغیرہ کی تکلیف
کو دور کرتی ہی اگر پانگ خراب ہوگئی ہو زخم کہنہ اور
پھوڑے ہون پرانی سینہ کا جکڑا رہنا ناسور بواسیر وغیرہ کے دفعیہ
مین تیر بہدف ہی جلد ہی امراض انکے استعمال سے شفا پاتے
ہین گولیان اور مرہم فقط (۵۳۳) اکسفورڈ سٹریٹ
لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کے دوافروش خوردہ فروش
ڈبیون مین بیچتے ہین قیمت یہ ہی ایک شلنگ ۱½ انیس
شلنگ و شلنگ ۳ شلنگ ۹ پنس ۱۱ شلنگ ۲۰ شلنگ
قریب قریب تمام زبانون مین انپر ہدایت لکھی ہی
کہ اسطرح استعمال کرنا چاہئے۔

ضروری اطلاع

چونکہ یکم اپریل ۱۸۹۶ء سے ڈاکخانہ جات شہر لاہور کو اختیارات تقسیم چٹھیات دئے
جائینگے اسلئے جملہ معاونین کی خدمت مین التماس ہی کہ شروع ماہ مذکور سے پتہ ذیل تحریر
فرمایا کرین۔ ڈاکخانہ ڈبی بازار شہر لاہور ورنہ احتمال ہی کہ خط دیر ...

بابت ماہ مارچ ۱۸۸۵ء جلد ۶ نمبر ۳

VOL. 6—*Lahore* 1885—No. 3

تکمیل الحکمت کی مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکی اغراض یہہ ہیں ⁂

(۱) حفظ ما تقدم۔ طبابت۔ کیمیا۔ افعال الاعضا۔ تشریح وغیرہ کے مسائل کی

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کیلئے بہتر ہو سکتی ہیں اور ان اسباب کی دفعیہ میں جو صحت میں خلل انداز

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و وغیرہ اور اسکی نتایج کی اشاعت ⁂

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض ⁂

(۵) مستند انگریزی حکمی میگزینوں میں جو نئی تجربہ فن حکمت کی متعلق شایع ہوتے ہیں انکا انتخاب ⁂

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو ⁂

شرح قیمت

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران سے بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و روساء سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Depart Panjab in respect to the sanitary condition of the province (4). The English and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best English scientific Magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance	Yearly in arrears	Single copy
For Station Subscribers	3 13 0	4 4 6	0 4 0
Out Stations	3 0 0	4 8 0	
Chiefs and			

یہہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہی جنکو لینا منظور ہو دو ہفتہ کی اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو درخواست مسدودی کی ساتہہ رقم بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا۔ معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آڈر بہیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۰ زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین عام فی سطر ۲ ر فی صفحہ سے زیادہ اشاعت کی لئے رعایت ہوگی :۔

فہرست مطالب رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ مارچ ۱۸۸۵ء

تکمیل الحکمت

اور

صاحب کمشنر حفظان صحت کی قدر دانی و سرپرستی

ہم نہایت خوش ہین اور اپنے ناظرین بصیرت قرین کو نوید تازہ یہہ سناتے ہین کہ اس رسالہ کی خدمات پر (جو وہ حفظ صحت اور ملک کی بہتری کے لئے کر رہا ہے) جناب والا شان بلند مکان جناب صاحب سنٹری کمشنر بہادر دام اقبالہ پنجاب نے اسکی سرپرستی اور اسکا مربی ہونا منظور فرمایا ہے چنانچہ شروع ۱۹۰۵ء سے یہہ رسالہ اسی محکمہ عالیہ کی حمایت مین نکلکر ناظرین باتمکین کو فائدہ بخش ہوگا ہم صاحب ممدوح کی اس قدر دانی کے نہایت ہی مشکور و ممنون ہین کہ اونہون نے نہ صرف ہمارے رسالہ کی ترقی مین اعانت و امداد کی بلکہ ملک کی بہتری اور حفظ صحت کی ایک عمدہ تدبیر نکالی ہم یقین کرتے ہین کہ ہمارا ملک بہی صاحب ممدوح کا دل و جان سے شکر گذار ہوگا۔

مضامین جو صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب کی دفتر سے وصول ہوئے

صاحب کمشنر محکمہ حفظان صحت پنجاب کیطرف سے رپورٹ جو دربارہ لگانے ٹیکا پیش ہوئی اور اسپر آنریبل جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کے ریمارک

رپورٹ دربارہ ٹیکا صوبہ پنجاب نہایت خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھہ مکمل و مرتب نکلی ہے۔ اسکے اول چہارم حصہ مین ۸۳-۱۸۸۲ء کی کارروائیون کا ذکر درج ہے اور باقی ماندہ تین حصون مین جو ۹۴ صفحون کے قریب ہین صوبہ پنجاب کے ہر ایک ضلع کی ایک خاص رپورٹ داخل ہے حضور والا جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی یہہ خواہش ہے کہ آیندہ کو ڈسٹرکٹ رپورٹ کا رپورٹ مین درج کرنا بند کیا جاوے اور جو معاملات کہ عام و خاص فاہ کے متعلق ہون ہمین اُن کا بیان داخل کیا جاوے مگر اسکا حجم فلسکیپ کے ۱۵ صفحون سے زیادہ نہین ہونا چاہیئے۔

(۲) اس سال مین کل تعداد اشخاص جنکو کہ جملہ عملہ ویکسینیٹرون نے ٹیکا لگایا ۶۳۳۰۶۲ ہے اور سال ماقبل کی تعداد سے ۵۶۳۳۳۱ کے برابر زیادہ ہے بلحاظ جنسیت اس سال مین ۳۲۸۳۱۵ افراد مذکر اور ۲۹۴۷۳۴-افراد مونث کو ٹیکا لگایا گیا ہے۔

۸۳-۱۸۸۲ء مین جن اشخاص کو اول ہی دفعہ ٹیکا لگایا گیا تھا اون مین سے فیصدی

۱۱،۵۹ کو ٹیکا عمدہ لگا تھا مگر اس سال مین فیصدی ۹۴،۲۵ کو ٹیکا حسب دلخواہ لگا ہے - منجملہ اون اشخاص کے کہ جنکو اول ہی دفعہ ٹیکا لگایا گیا قریب دو ثلث حصہ شیر خوار بچے تھے جنکی عمر ایک برس سے کم تھی اور چہارم حصہ ایسے اطفال تھے جنکی عمر ایک اور چھہ سال کے اندر اندر تھی - اور جن اشخاص کو کہ دوبارہ ٹیکا لگا گیا اونکی تعداد صرف ۸۱۸۹ تھی جو سال ماسبق سے قریب قریب تین گنا زیادہ ہے -

(۳) اس سال مین علاوہ اضلاع مندرجہ ذیل یعنے گڑگانوہ کرنال - رہتک جہنگ - مظفرگڈہ - پشاور اور ہزارہ کے باقی کل اضلاع مین کام ٹیکا ترقی پر رہا ہے - چنانچہ کرنال - مظفرگڈہ اور پشاور مین تعداد اون اشخاص کے کہ جنکو ٹیکا لگایا گیا قریب قریب سال ماقبل کے برابر ہے لیکن دوسرے چار اضلاع مین کام ٹیکا بڑے تنزل پر رہا ہے مگر کانگڑہ ہوشیارپور - امرتسر - سیالکوٹ - گورداسپور اور جہلم کے اضلاع مین یہہ کام عمدہ ترقی پر رہا ہے چنانچہ کانگڑہ مین تعداد اون اشخاص کی کہ جنکو ٹیکا لگایا گیا ۹۳۴ سے ۳۶۸۱ تک زیادہ بڑہ گئی ہے

(۴) عام ترقی جو کام ٹیکا مین ہوئی خاطرخواہ اور حسب مراد ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ محکمہ ٹیکا کا انتظام خوب ہے - اور سول سرجنون - سینٹری کمشنر اور ہردو صاحبان ڈپٹی سینٹری کمشنر کیطرف سے کام ٹیکا کے بخوبی طور پر نگرانی کی جاتی ہے - یہہ بات بھی عیان ہے کہ لوگون کے دلون پر فوائد ٹیکا منقش ہوتے جاتے ہین اور بیجا تعصب و مخالفت دور ہوتی جاتی ہے - اس خیال کی تصدیق دو امور سے ہوتی ہے جنکا کہ رپورٹ ہذا مین حوالہ درج ہے (۱) امرتسر میونسپل کمیٹی نے از سر نو یہہ درخواست کی ہے

کہ منونسپل حدود مین ٹیکا کا لگانا قانوناً لازمی
کیا جاوے چنانچہ کہ گورنمنٹ نے بھی منظور فرما
لیا ہے (۲) راجہ بشہر نے کچھ عرصہ سے
اپنی ریاست مین ٹیکا کے اجراء دینے
کے لیے ویکسینیٹرون کی ایک کثیر تعداد
طلب فرمائی ہے علاوہ اسکے جن اشخاص
نے کہ کام ٹیکا مین ویکسینیٹرون کی امداد دی
اونکے نامون کی فہرست سے جو صاحب
سنٹری کمشنر ہی نے واسطے ملاحظہ رپوٹ
ہذا مین درج کی ہے کافی طور پر ثبوت
ملتا ہے کہ عام لوگون کا خیال ٹیکا کی
طرف ہوگیا ہے اور اکثر ذی عزت
دیسی رئیس اسبات کو تسلیم کرنے لگ گئے
ہین کہ چیچک کے آفت جانکاہ سے فقط ٹیکا
ہی سے مخلصی ہو سکتی ہے جس حد تک کہ
ویکسینیٹرون کے کام کی نگرانی
کی گئی ہے اسکا دلچسپ حال اس نقشہ معلوم
ہو سکتا ہے جو رپورٹ ہذا کے پیرے گراف
۹ مین دیا گیا ہے اس قسم کی نگرانی آئندہ
سالون مین بھی ہونی چاہیے ۔ سول سرجنون

روہتک نے ۱۰۸۱۴ اشخاص کا ملاحظہ
کیا جنکو کہ ٹیکا لگایا گیا تھا اور اضلاع لاہور
جہلم ۔ فیروزپور ۔ گجرات اور دہلی مین
سے ہر ایک ضلع مین سول سرجنون نے
۵۰۰۰ یا زیادہ کا ملاحظہ کیا ۔ ملتان
گجرات امرتسر اور جالندھر مین نیٹو
سپروائزرون نے بہت کام کیا فیصدی
۸۱ء۹۵ اشخاص کو سول سرجنون نے
اور ۷۶ء۵۲ کو سپروائزرون نے بروقت
ملاحظہ عمدہ ٹیکا لگا ہوا پایا اضلاع کانگڑہ
ہوشیارپور سیالکوٹ اور گوجرانوالہ مین
نتائج جو ٹیکا سے پیدا ہوئے بہت نیک
اور حسب دلخواہ تھے
(۶) صاحب کمشنر حفظان صحت نے جو ہدایات
کہ ڈاکٹر اڈیل کے ایما پر اسبارہ مین
شائع کی ہین کہ سپروائزرون کو چاہیے
کہ ہر ایک گانو کے نمبردار کو اون اشخاص
کے نامون کی فہرست دیوین جنکو کہ
ٹیکا لگایا گیا ہے تاکہ ملاحظہ کن افسر
ویکسینیٹرون کے کام کی پڑتال کرسکین

اور جسقدر اشخاص کا کہ وقت بوقت ملاحظہ کیا جاوے اُسکی بہی تحقیق کرسکین اون کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر پسند فرماتے ہین - حضور ممدوح اسبات کے دیکہنے سے بہی خوش ہوئے ہین کہ ویکسنیٹرون کے کام کی نگرانی کی طرف زیادہ تر توجہ دیجا رہی ہے -

(۷) مشرقی احاطہ کے ویکسنیٹرون کے خاص عملہ نے دیسی ریاستون مین ۳۴۰۵۲ - اشخاص کو ٹیکا لگایا منڈی بلاسپور بہاگل کیتہل بشیر سکیت اور نالاگڈہ مین سے ہر ایک ریاست مین جن اشخاص کو کہ ٹیکا لگایا گیا ہے اونکی تعداد ۳۰۰۰ - زیادہ بڑہ گئی ہے - اِس امر کے دیکہنے سے بہی تشفی ہوتی ہے کہ منجملہ ۳۳ ریاستون کے جن مین ویکسنیٹر کام ٹیکا پر متعین تہے کسی ایک مین ماسوائے بشیر اور دوجانہ کی لوگون کے طرف سے مخالفت پیش نہین آئی بشیر مین راجہ صاحب نے جہانتک کہ معقول طور پر اودنسے ہوسکا اس کام مین بہت امداد فرمائی ہے - مسٹر چارلس ایچیسن صاحب طمانیت کے ساتہہ ظاہر کرتے ہین کہ جو اعتراضات جناب نواب صاحب والی دوجانہ کو ٹیکا کے مخالفت مین تہے وہ اب رفع ہوگئے ہین -

مغربی احاطہ کے خاص عملہ ویکسنیٹرون نے اضلاع راولپنڈی جہلم اور ہزارہ مین عمدہ کام کیا اور علاوہ گوجرخان کی تحصیل کے اون مقامات کی جو پنڈی گہیپ اور ضلع جہلم کی حدسے پیوست ہین اس کام مین کوئی مشکل درپیش نہین جن اشخاص کو کہ اس عملہ کے ویکسنیٹرون نے ٹیکا لگایا اونکی تعداد ۱۳۲۲۸ تہی -

(۸) جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اسبات کے معلوم کرنے سے افسوس ظاہر کرتے ہین کہ صوبہ پنجاب کی چہاونیون مین ٹیکا کے کام کا اجرا ایسے خاطرخواہ حالت مین جاری نہین ہے منجملہ ۱۴ چہاونیون کے جو مشرقی احاطہ مین واقع ہین صرف دو ہی مین ایک ایک

ویکسینیٹر مقرر ہے یعنے انبالہ اور سمبا ئتہو
مین - انبالہ کی چہاونی مین سرجن میجر
اوکانل ای ایم ڈی کیطرف سے اسکام
مین بہت سعی اور کوشش ظہور مین آئی
ہی - جالندہر کی چہاونی مین ٹیکا کی
طرف کم التفاتی علاحدہ کارسپانڈنس
کی محتاج ہے جو قواعد کہ گورنمنٹ آف
انڈیا کیطرف سے چہاونیون مین ٹیکا
لگانیکی باب مین مقرر کی گئی ہین وہ کافی
وشافی ہین بشرطیکہ کہ اونکی مطابق عملدرآمد
کیاجاوے - اِس وقت کے قبل اون قواعد
کیطرف کمایبنغی توجہ نہین دیگئی - گذشتہ
موسم سرما کے درمیان ان قواعد کیطرف
توجہ دلائی گئی تہی اور صاحب سینٹری کمشنر
ایسی تدابیر عمل مین لارہے ہین جن سے
آیندہ کے لئے ان قواعد کی تعمیل کما حقہ
ہوسکے -

(۹) اس صوبہ کی کئی ایک ڈسپنسریون
مین ۷۴۸۷ اشخاص کو ٹیکا لگایا گیا -

(۱۰) اخیر مین آنریبل جناب نواب لفٹننٹ
گورنر بہادر اون خدمات کا اعتراف کرتے
ہین جو سینیٹری کمشنر اور ہر دو صاحبان
ڈپٹی سینیٹری کمشنر اور اون میونسپلٹیون
کی طرف سے ٹیکا کی کارروائی مین عمل
مین آئی ہین جنکا نام اِس رپورٹ کے
پیرگراف ۱۹ مین درج ہے -

حکم

حکم ہوا کہ مندرجہ بالا ریمارک طبع کئے جاوین
اور عوام الناس کی اطلاع کے لئے شائع
ہون اور ریویو پنجاب گورنمنٹ گزٹ
مین مشتہر کیا جاوے -

تکمیل الحکمت

بقیہ مساکن مؤید صحت

نقشہ مکان

جب مکانات رہایش کے بنانے کی لئے
ایک حسب دلخواہ جگہہ کا بندوبست ہو
جاوے تو نقشہ یا صورت مکان درستی
ضروری بات ہے جسکی طرف کہ مؤید صحت

مکان کی تلاش کی توجہ درکار ہے۔ ہم
افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہین کہ ہمارے
ملک کے لوگون کی اسباب کی طرف
بہت ہی کم توجہ پائی جاتی ہے مگر یہہ یاد
رکھنا چاہیئے کہ کوئی مکان مؤید صحت
نہین بن سکتا جب تک کہ اس بات کا خیال
نہ کیا جاوے۔ تین امور ہین جنکا کہ صورت
یا نقشہ مکان کی تجویز کرنے مین ملحوظ رکہنا
ضروری ہے۔

(۱) اسمین روشنی کا بافراط موجود ہونا
(۲) دہوپ کا اسمین داخل ہو سکنا۔
(۳) اسکا محفوظ حالت مین ہونا۔

روشنی

ایسا مکان کبہی مؤید صحت نہین بن سکتا
جسمین کہ ہمیشہ تاریکی و اندہیری کا عالم چہایا
رہے اور روشنی موجود نہ ہو اگر یہہ
ایسے مکانات کے مابین واقع ہو جو اسکی
نسبت زیادہ تر بلند ہون تو گو اسمین
روشندان دریچے بکثرت موجود ہون
مگر کافی و وافی روشنی کا اسمین کبہی
گذر نہین ہو سکیگا اور ہمیشہ تاریکی و
اندہیرے کی حالت مین رہیگا اور نتیجہ اسکا
یہہ ہوگا کہ اگر کسی ایک کنبہ یا قبیلہ کے
کم سن اشخاص کو اسمین رہنے کا اتفاق
ہوگا تو گو وہ بیمار نہ بہی ہون مگر زرد رو
و بیمار صورت تو ضرور بنے رہینگے۔
ان کا حال اُن پودون کی مانند
پژمردہ و ابتر رہیگا جنکو کہ سایہ دار درخت
اور تاریک جگہون مین بڑہنے کا
اتفاق پڑتا ہے اور جو کبہی سرسبز و شاداب
حالت مین نہین پائے جاتے اس کنبہ
کے صغر سن اشخاص بجائے قوی تندرست
رہنے کے مریض و نحیف البدن بنے
رہینگے اور کبہی حمرت و تازگی کا ان کے
بدن پر ظہور نہین ہوگا۔
ہمارے ملک مین ہزارہا مکانات ایسے موجود
ہین جن مین روشنی کا نام و نشان تک
بہی داخل ہونے نہین پاتا اور یہی وجہ
ہے کہ ہمارے ملک کے بڑے بڑے

قصبہ جات کے اکثر لوگون کو زردی
چہرہ ضعف وکمزوری ہمیشہ لاحق حال
رہتی ہے - ان ہی مخل صحت مکانات
مین ہمارے ملک کے ننھے ننھے بچون کو
پیدا ہونیکے وقت سے ہی ایک آفت زدہ
ذلیلانہ زندگی کے ساتھہ رہنے کا اتفاق
پڑتا ہے -

دوئم دہوپ

پہر وہ مکان بہی موید صحت نہین ہوسکتا
جسمین کہ دہوپ کبہی نہ پہونچ سکتی ہے گو
یہہ روشنی سے بہرا ہوا کیون نہ ہو - اس
بات کو مسلم الثبوت سمجہنا چاہئے کہ دہوپ
مین خاص صفت یہہ پائی جاتی ہے کہ یہہ
نہ فقط ہر ایک چیز کو تازگی وشادابی بخشتی
ہے بلکہ جس ہوا سے کہ اسکا ملنے کا اتفاق
ہوتا ہے اوسپر اسکی کیمیائی تاثیر ہوتی ہے
اور وہ پاک وصاف تنفس کے زیادہ تر
قابل بنجاتی ہے اسی ہی کے سبب سے
خون کی وریدون مین سے گردش زیادہ تیز
ہوجاتی ہے اور سب سے بڑہکر اسمین
یہہ صفت موجود ہے کہ یہ مختلف امراض
کا مثلاً سردرد - زکام - نزلہ وجع مفاصل
نقرس وغیرہ مختلف اقسام درد کا دفعیہ ہوتا
ہے گو مکانات کے موید صحت بنانے کے
لئے دہوپ کی ضرورت بدیہی ہے جسے
کسی مہذب قوم کو انکار نہین ہوسکتا مگر
کمال افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک
کے لوگ اسکا چندان خیال نہین کرتے
ملک سپین اور اطالیہ مین جو مکان کہ کسی
کوچہ کی ایسی طرف پر واقع ہوتا ہے جسپر
کہ دہوپ پڑ سکتی ہے اسکا کرایہ اوس مکان
کی نسبت جو کہ سایہ دار طرف پر واقع
ہوتا ہے فی صدی بیس گنا زیادہ ہوتا
ہے اس قسم کے مکان کی ان ممالک کے
لوگون کے نزدیک زر سے بہی زیادہ قدر
وقیمت ہوتی ہے پس اگر ہمکو مکان کا موید
صحت بنانا منظور ہو تو ہمکو اسبات کا ضرور
خیال رکہنا چاہئے کہ آیا اسمین دہوپ
دن کے کچہہ گہنٹون کے لئے داخل ہوتی ہے

یا نہین بخصوصاً جبکہ کنبہ کے لوگ کہ بہی صغر سن ہون اونکی اس امر کیطرف زیادہ تر توجہ درکار ہے۔

سیوم مکان کا محفوظ حالت مین ہونا

مکان کا موید صحت ہونا اسکی محفوظ یا غیر محفوظ حالت پر بہی بڑا حصر رکہتا ہے پس قبل اسکے کہ ہم اسکے بنیاد رکہین ہمکو اسبات کا بہی ضرور خیال کرنا چاہئے کہ اسکا رخ کس سمت ہونا مناسب ہے اسکا رخ کسی ایسی سمت ہونا مناسب نہین جسکے سبب سے اوسکو ہمیشہ باد مخالف کے تند جہونکون کا سامنا کرنا پڑا مثلاً اگر اسکا رخ شمال و مشرق کی سمت ہوگا تو ایام سرما مین ہم شمال و شرق کی تند و مخل صحت ریاح سے محفوظ نہین رہ سکین گے مگر بڑے بڑے قصبہ جات کی نسبت دیہات مین اس امر کا لحاظ ضروری ہے جب جگہہ اور نقشہ مکان کی عمدگی کے نسبت ہماری خاطر خواہ اطمینان ہوجاوے تو ہمکو اب خاص مکان کی طرف توجہ دینی چاہئے اس موقع پر ہم یہہ بہی ظاہر کردیتے ہین کہ مکان کے موید صحت ہونے کے لئے کچہہ ضرور نہین کہ یہہ فراخ و وسیع ہو۔ ہر ایک چیز جو انسان کی صحت و سلامتی کے ساتہہ زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہے ایک غیر وسیع مکان بہی حاصل ہوسکتی ہے اور ہر ایک قسم کی اصلاح و درستی متعلق بہ علم حفظ صحت کے ایک تنگ مکان بہی صلاحیت رکہتا ہے۔ البتہ اسکا اسقدر فراخ ہونا ضروری ہے کہ جس کنبہ کے لوگ اسمین رہتے ہوان اون کی کماحقہ اسمین گنجائش ہوسکے پس قطع نظر اسکے وسیع یا غیر وسیع ہونے کے اول امر جسکا کہ مکان کے بنانے مین خیال کرنا ضروری ہے یہہ ہے کہ اسکی عمارت کس چیز یا مصالحہ سے بنی جاوے اگر یہہ خاص لکڑی ہی

سے بنایا جاوے تو یہہ کبھی موید صحت
نہین اور بری از خطر ہی سب سے بھاری
قباحت ایک چوبی مکان مین یہہ ہے
کہ یہہ کبھی آگ سے محفوظ نہین رہ سکتا
اور ایسا مکان ہی قابل سکونت نہین
ہو سکتا جسکے دیوارین لکڑی کے چھوٹے
چھوٹے تختون اور پلاستر سے بنائے
جاوین۔ اس قسم کا مکان خواہ کسی
ہی قسم کی زمین پر بنایا جاوے موسم
برسات مین بالضرور مرطوب و سرد حالت
مین رہیگا۔ پس اینٹ یا پتھر ایک عمدہ
چیز ہے جسے مکانات کے بنانے مین
استعمال مین لایا چاہیے۔ مگر قبل اسکے
کہ اینٹون کی تجویز کیجاوے اس امر کا
ضرور امتحان کر لینا مناسب ہے کہ آیا
اینٹین پرانی تو نہین۔

ہم کمال افسوس کے ساتھہ ظاہر کرتے ہین
کہ بالخصوص ہمارے ملک کے لوگ مکانات
کے بنانے مین اس امر کا چندان خیال
نہین کرتے اور بنظر تخفیف خرچ اکثر مکانات
کی عمارت کی چنائی ایسی پرانی اینٹون
سے کی جاتی ہے جو صدیون سے تباہ
و ویران شہرون کی کھنڈرات سے نکالی
جاتی ہین۔

ایک ایسا مکان جسکی عمارت پرانی اینٹون
سے چنی جاوے کسی حالت مین پختہ
نہین ہو سکتا اور خالی از ضرر نہین
ہوتا وجہ اسکی یہہ ہے کہ پرانی اینٹون
کو خواہ کسی قسم کے گارہ سے چنا جاوے
مگر بسبب شورہ کے جو ان کے ہر ایک
رگ و ریشہ مین نفوذ کی ہوئی ہوتی ہے
یہہ ایک دوسرے کے ساتھہ اچھی طرح سے
کبھی نہین چمٹتین اور عمارت کی بنیاد
ناقص رہتی ہے علاوہ اسکے کچھہ عرصہ کے
بعد مکان کی ہر ایک دیوار اور چھت
مین سے شورہ ایک مرض متعدی کیطرح
سرایت کر جاتا ہے اور کل مکان کی بربادی
کا باعث ہوتا ہے اور سب سے بڑھکر قباحت
یہہ ہی کہ اسمین طرح طرح کے موذی جانور
اور کیڑے مکوڑے پیدا ہو جاتے ہین

جو نہ فقط مکان ہی کو نقصان پہونچاتے
ہین بلکہ اون اشخاص کی آسایش اور
آرام مین بھی خلل انداز ہوتے ہین
جو اسمین سکونت پذیر ہوتے ہین پس
جہانتک کہ ممکن ہو پرانی اینٹون سے
اجتناب کیا جاوے اور نئی اینٹین بہم
پہونچائی جاوین۔

جب نئی اور پختہ اینٹون کا انتظام ہوجاے
تو اب حکو گارا کا بھی امتحان کرنا چاہیے
جو عمارت کے چنائے اور اینٹون
کی جوڑائی مین استعمال مین لایا جاتا ہے
یہ بات اکثر دیکھنے مین آتی ہے کہ بنظر کفایت
و تخفیف خرچ اینٹون کی چنائی مین ایک
ارزان قیمت کا گارا استعمال مین لایا
جاتا ہے جو ناقص ہوتا ہے۔ اس قسم کے
گارا سے بنی ہوئی عمارت کسی صورت
مین مضبوط نہین ہوسکتی اور فقط ایک
یا دو مہینے مین مکان کی بربادی تک
نوبت پہونچاتی ہے پس گارا اگر مٹی سے
تیار کیا جاوے تو مٹی نہایت عمدہ قسم کی
ہونی چاہیے اگر مٹی سرخ ہو تو افضل
ہے اکثر حالات مین یہ بات دیکھنے
مین آتی ہے کہ باوجود اعلی قسم کی مٹی
کے بھی گارا عمدہ نہین بنتا سبب اسکا
یہ ہے کہ اسکے تیار کرنے مین چندان احتیاط
نہین کیجاتی پس بغرض حصول عمدہ گارا
کے یہ مناسب ہے کہ جس مٹی سے
اسے تیار کیا جاوے اوسکو بخوبی کوٹا
جاوے اور نہایت باریک کر دیا جاوے
اور پانی کی ایک مناسب مقدار مین
ڈالکر اسے کچھ عرصہ تک بخوبی گوندھا
جاوے اور جبتک کہ قوام عمدہ نہ بنجا
جاوے اسے استعمال مین نہ لایا جاوے
اور اگر گارا چونہ سے تیار کیا جاوے
تو چونہ کو اول چھان دینا چاہیے تاکہ
مٹی سے یہ صاف ہوجاوے اور
بعد اسکے چکی مین اسے باریک طور پر
پیسکر اور پانی مین بخوبی بھگو کر استعمال
مین لانا چاہیے۔ پھر معمار و مزدوران کا
کام بھی عمارت کی تعمیر پر توجہ کے لائق

ہے اگر عمارت کا کام آن کو ٹہیکہ پر دیا جائے
تو یہہ یاد رہے کہ کام عمدہ نہین ہوگا
اور مکان کے دوبارہ بنوانے کی ضرورت
پڑیگی - پہر اگر ہمکو مکان کی دیوارون
پر نقاشی کرانی منظور ہو تو یہہ مناسب ہے
کہ نقاش کے کام کا بہی امتحان کیا جاوے
ممکن ہے کہ وہ اسپر نقش جمانے مین
ایسی اشیاء استعمال مین لاوے
جو مخل صحت ہون یا اسپر ہلکے ہلکے ایک
دو ملا ستر رنگ کے لگا کر نقش جماوے
مگر یاد رہے کہ اس طریق کے مطابق
جو نقش جمایا جاوے گا وہ عمدہ نہین ہوگا
اور چند ہی دنون مین دیوارون پر سے
اوتر جاویگا - باقی آیندہ

بقیہ افعال الاعضاء

جنین کی حالت مین اون مقامات مین
بہی جہانکہ کڑیون کو رگڑ پہونچتی ہے
یہہ جہلی ایپی تہی لی ام کی تہہ سے پائی
جاتی ہے - لیکن بعد مین اعضاء کے
استعمال سے جب وہان رگڑ پہونچتی
ہے تو رفتہ رفتہ یہہ جہلی گہس کر غائب
ہوجاتی ہے -

(۱) کیسہ دار کڑی - موش یا دیگر چہوٹے
جانورون کے کانون مین پائی جاتی
ہے - یہہ عنقریباً ساری کی ساری کیسون
کے بنے ہوئے ہوتی ہے اور غضروفی
مادہ اسمین اول تو ہوتا ہی نہین اگر
ہو تو بہت کم - اور جب موجود ہو تو
اسکی نہایت باریک باریک تار سے ہوتی
ہین جو کیسون کے گرد مختلف طور سے
لپٹے ہوئے ہوتے ہین اور ایک جال
سا بناتے ہین - کیسے آپس مین نہایت
بہچے ہوئے ہوتے ہین یہانتک کہ اگر
باریک تار غضروفی مادہ کے اونمین ہون
ہی تو مشکل نظر آتے ہین - انسان مین
اس قسم کی کڑی صرف حالت جنین مین
پائی جاتی ہے - چنانچہ کارڈا ڈارسی[1]
لس کا وجود اسی قسم کی کڑی کا بنا ہوا

[1] [illegible]

ہوتا ہے۔

(۲) مصفا قسم کی کرّی۔ انسان کے جسم مین اکثر مقامات مین پائی جاتی ہے مثلاً استخوان کے ادن سرون پر جو آپس مین رگڑ کہاتے ہین۔ پسلیون کے سرون پر ناک مین اور حنجرہ مین۔ اس قسم کی کرّی کے کیسی غضروفی مادہ مین مدفون ہوتے ہین۔ اسکے کیسے خلین نیوکلی اس اور نیوکلی اولائی بہی ہوتے ہین۔ بیضاوی شکل کے ہوتے ہین اور گروہون کے گروہ پائے جاتے ہین گروہ بہی مختلف شکل اور حجم کے ہوتے ہین اور ایک دوسرے سے مختلف فاصلہ پر کرّی کی سطح پر کے کیسے چپٹے ہوتے ہین لیکن جو نیچے ہوتے ہین وہ کہڑے پائے جاتے ہین۔

مصفا کرّی کا غضروفی مادہ دہندلی شیشے کی طرح خفیف سا دانہ دار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن انسان و دیگر اعلی قیام کے جاندارون مین اسکی بظاہر کچھہ ساخت نہین ہوتی۔ تاہم مینڈک کی بعض کرّیون مین جب اونکو تازہ حالت مین دیکہا جاوے تو غضروفی مادہ پہلو دار ڈہیلون کا بنا ہوا دکہلائی دیتا ہے اور ہر ایک ڈہیلے کے وسط مین ایک کیسہ ہوتا ہے۔ اسکو غضروفی کیسون کی ہتیلی سمجہنا چاہیے۔ اور اصل مین مصفا قسم کی کرّی انسان کے جسم مین بہی یہی ساخت رکہتی ہے۔ جو بذریعہ کیمیائی کارندون کے دیکہی جاسکتی ہے مثلاً اگر انسان کے جسم مین سے ایک مصفا قسم کی کرّی لیکر کسی حل شدہ تیزاب مین دیر تک رکہی جاوے تو غضروفی مادہ کے جو پہلے یکسان ساخت کا دکہائی دیتا تہا کئی تہ نظر آنے لگتی ہین۔ جیسا کہ پیاز کے پردے ہوتے ہین اور ان پردون کے بیچون بیچ ایک یا کئی کیسے ہوتے ہین پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غضروفی مادہ پردون کا بنا ہوا ہوتا ہے جو کی

آپس مین پیوست ہوجاتے ہین ۔
غضروفی مادہ کے اندر کے جوف جنمین
کیسے ہوتے ہین بذریعہ باریک نالیون
کے باہم ملتے ہین ۔ ان نالیون کے
ملنے سے انکا ایک جال سا بنجاتا ہے ۔
جیساکہ قرنیہ مین پایا جاتا ہے اور انکے
ذریعہ سے رقیق جذب ہوتے ہین
پسلیون کی مصفاکری کے کیسے بہ
نسبت اون کریون کے جوآپس مین
رگڑ کہاتی ہین بڑے ہوتے ہین ۔
اور اونکی غضروفی مادہ مین کسیقدر
تاریی پائی جاتی ہین ۔ بوڑہاپے مین
اکثر پسلیون کی کریین استخوان کی
شکل مین متبدل ہوجاتی ہین ۔
عارضی مصفاکری دیگر مصفاکری کی
مانند ہوتی ہے ۔ صرف اسکے کیسون کے
گروہ نہین ہوتے جیساکہ اوپر بیان
کیا گیا بلکہ کہیان طور پر غضروفی مادہ
کے اندر پہیلے ہوئے ہوتی ہین ۔
مصفاکری نان وسکیولر[1] ساخت کہلاتے
ہین سے ہے یعنے اسکی پرورش کیلئے
خونکی رگین براہ راست نہین جاتین بلکہ
اوس استخوان کے ذریعہ سے پرورش
پاتی ہے جسکے سرے پر یہہ لگی ہوئی
ہوتی ہے ۔ لیکن جس مقام پر اس
قسم کی کری بہت بڑی ہوتی ہے وہان
ایک آدہ خون کی رگ اسکی پرورش
کو براہ راست ہی جاتی ہے مثلاً
پسلیون کے سامہنے کی کریون مین
اعصاب اغلباً کسی قسم کی کری نیز
نہین پائی جاتی ۔

(۳) ریشہ دار کری کی دو قسمین
ہین (۱) زرد ریشہ دار کری
بیرونی کان حنجرہ کے ڈہکنے اور یوسٹی[2]
کی ان ٹیوب وغیرہ مین پائی جاتی ہے
اسکے کیسے گول یا بیضوی شکل کے
ہوتی ہین اور اونمین نیوکلی رس اور
نیوکلی اولا ہی صاف دکہائی دیتے
ہین ۔ ان کیسون کا غضروفی مادہ
عنقریباً سارے کا سارے نہایت باریک

[1] Non Vascular
[2] Eustachian tube

تحلیدار تارون کا بنا ہوا ہوتا ہے جو کیسون کے گرد ایک نہایت پیچیدہ جال بناتے ہین اور دیگر اوصاف مین زرد ریشہ دار ٹشو سے مشابہت رکہتے ہین جسکا بیان پہلے ہوچکا - انکے بلکسون کا درمیانی مادہ بہی کسیقدر پایا جاتا ہے (ب) سفید ریشہ دار کرہی جو جسم مین زرد کی نسبت زیادہ پائی جاتی ہے اوسی کی مانند کیون اور غضروفی مادہ کی بنی ہوتی ہے - اسکا غضروفی مادہ بہی تارون کا بنا ہوا ہوتا ہے جو سفید ریشہ دار ٹشو سے مشابہت رکہتے ہین -

بلحاظ اون مقامات کے کہ جہان یہہ ریشہ دار کرہی پائی جاتی ہے اسکے مفصلہ ذیل اقسام کی گئی ہین -

(۱) ان ٹرآرٹکیولر ریشہ دار کرہی[1] یعنی جو کسی جوڑ کے اندر ہڈیون کے باہم رگڑ کہانے والی سطح پر نصب ہین مثلاً نصف دایرہ کی شکل کے کرہین جو زانو کے جوڑ کے اندر رہین

(۲) سرکم فرنشیل یعنے طوافی ریشہ دار کرہی[2] - جیساکہ ہکمرے کی ہڈی کے اوس گڑہے کے کنارے ہے جسمین ران کی ہڈی کا سر بہنسا رہتا ہے -

(۳) کانک ٹنگ یعنے پیوست کرنے والی ریشہ دار کرہی جیساکہ ریڑہ کی فقرون کے درمیان ہین -

(۴) وہ ریشہ دار کرہی جو نسون کے غلافون مین پائی جاتی ہے اور گاہ خود نسون مین بہی - بعض اوقات نس کے اندر اسکی ایک گانٹہ سی بنجاتی ہے جسکو سے مائیڈ ریشہ دار کرہی کہتے ہین -

غضروف کے فوائد - جوڑون کے اندر انکے ذریعہ سے نرم سطح بنجاتی ہے تاکہ رگڑ کم پہونچے - اور اگر جوڑ پر صدمہ پہونچے تو یہہ گدے کا کام دیتے ہین - ہڈیون کے سرون کو قابو

[1] Inter articular

[2] circumferential
connecting & sesamoid

رکھتے ہین لیکن ضروری حرکات جوڑ کو نہین روکتین ۔ بعض مقام پر جسم کا ڈھانچہ بناتے ہین تاکہ دیگر اعضا اسے محافظت سے رہین ۔ لیکن ساتھ ہی یہ وصف بھی ہو کہ اوس مقام پر سختائے اور وزن نہ بڑھ جاوے مثلاً سینہ کے سامنے ۔ جوڑون مین کے گڑھون کو گہرا بناتے ہین مگر استخوان کی حرکات کو نہین روکتین اور جہان جہان ضرورت ہے وہان مضبوطی سختائی اور لچک دار ہونے کا کام دیتی ہین جنمین بتدریج نئی استخوان بنتی ہین عضر دف کا مکمل ہونا جنین کے جسم مین کرئین کیسون اور کیسون کے درمیانی مادہ سے بنتی ہین ۔ کیسے ہتلیون کے اندر ہی تقسیم ہو کر بڑہتے جاتے ہین اور اصلی کیسے کی ہتلی کیسون کے درمیان مادہ سے مخلوط ہوتی جاتی ہے ۔ بعدمین بہی تقسیم بار بار واقع ہونے سے کیسے بڑہتے جاتے ہین اور انکے بڑہنے کے ساتھ ہی عضر دفی مادہ بہی بڑہتا جاتا ہے اور کرئین مکمل ہوتی جاتی ہین تا ایک چند اسقفنطی راحین

بچون کے بخار کی احتیاط

جب بچے کو بخار ہو تو گوشت یا شوربے یا کسی قسم کی تلی اور گرم چیز کے پاس ہرگز نہ جانے دین اور اسبات کو یاد رکہین کہ بچون کی نبض ایک سو بیس سے لیکر ایک سو تیس تک ہر منٹ مین حرکت کرتی ہے جوان کی ستر سے اسی تک بوڑہے کی پچاس سے ساٹھ تک پس اسی مقدار سے معلوم ہوسکتا ہے کہ بچون اور بڑون کی حرارت مین کتنا فرق ہے یعنی بچون کی حرارت بڑون سے ایک تہائی بڑہی ہوئی ہے جب اونکو گوشت یا کوئی گرم چیز کہلائی جائیگی تو لامحالہ بخار کا باعث ہوگا اور یہی

وجہہ ہے کہ بچون کو ذرا ذرا سی بات مین بخار ہو آتا ہے اور انجام کار یہہ مہلک ہو کر اونکی جان کو لے جاتا ہے -

دبلا ہونے کی تدبیر

ایک جرمن ڈاکٹر نے موٹے کو دبلا کرنے کا علاج پیدا کیا ہے یعنی جب بہوک معلوم ہو اوسوقت ہرگز نہ کہائے دو گہنٹہ تک بہوک مرجائے تو کہانا کہائے اور پانی بہی کہانے پر دو گہنٹہ تک نہ پئیے بعض جرمن ڈاکٹرون کی رائے ہے کہ چربی شکم یا کوئی نشاسته دار شئے نہ کہائے میوتک کے ڈاکٹر کا قول ہے کہ فربہ شخص اونی کپڑا پہنے کم اوڑہے اور کم ہی بچہائے سوتی چادر کی تہہ ہو -

نباتی کوئیلون کا مہلک اثر

چند معزز دوست جو راولپنڈی مین ایک دوست کے مکان پر ٹہرے ہوئے تہے جس کمرہ مین اونکو سونا تہا اوسمین کوئیلون کی آگ سلگالی اور اندر سے دروازہ بند کر دیا - ایک صاحب تو زمین پر آسن بچہا بیٹہہ گئے اور دوسرے صاحب بلحاظ ادب ایک طرف فرش پر بستر جما لیٹ گیا - دوسرے دن جب دروازہ آٹہہ نو بجے تک نہ کہلا تو لوگون کو شک ہوا اور آوازین دیکر دروازہ کہلانے کی کوشش کرنے لگے مگر اندر سے صدا برنخاست لاچار دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوئے تو کیا دیکہتے ہین کہ اونکی روحین قالب عنصری خالی کر گئی ہین - یہہ ماجرا سنکر ایک ہجوم جمع ہو گیا اور سب لوگ سبب موت کے بارہ مین نوع بنوع کے خیالات دوڑانے لگے آخر ڈاکٹر صاحب نے آکر سمجہایا کہ سبب موت کا وہی کوئیلون کی آگ ہے جو متوفین نے رات کو جلائی تہی نہایت نہایت رنج اور افسوس کا مقام ہے

کہ ہمارے ہموطنی لوگ محض بباعث عدم واقفی بعض اشیاء مضر حیات حیوانی بارہا جان عزیز کھو بیٹھتے ہین اگر پچھلے دس بیس سالون کے ایسے واقعات جمع کئے جاوین تو شک نہین کہ ایسی ضائع شدہ جانون کی ایک بھاری فہرست تیار ہو اسواسطے مناسب سمجھتا ہون کہ عوام کی آگاہی کیواسطے اُس مہلک بخار کی کیفیت اختصاراً بیان کرون کہ جسنے ہماری کئی عزیز ہموطنون کی جانین لین - واضح ہو کہ بناتی کوئلہ ازروے علم کمسٹری ایک عنصر ہے جسکو اصطلاح مین کاربان بولتے ہین جب انکو سُلگایا جاتا ہے تو یہہ ہوا مین سے آکسیجن کو جذب کر کے ایک مرکب بخار پیدا کرتے ہین - جسکا نام کاربانک ایسڈ گیاس ہے اور جو مثل ہوا بیرنگ ہوتا ہے اور حیات حیوانی کا منافی اگر کوئی متنفس ایک منٹ بہر اسمین سانس لیوے تو موت کو سامنے حاضر پاوے اسواسطے کوئلون کی آگ ایک تنگ کمرے مین جلا کر کبھی نہ بیٹھنا چاہیئے اور چونکہ یہہ مرکب بخار بہ نسبت ہوا کے تقریباً ڈیرہ گنا بھاری ہوتا ہے اسواسطے اوپر ہوا مین صعود نہین کرتا کمرے کے فرش پر بچھہ جاتا ہے جس سے کمرے کے فرش پر بیٹھنا یا سونا زیادہ تر سخت مضر ہو جاتا ہے - البتہ اگر تازہ ہوا کی آمد و رفت کے راستے کھلے ہون تو چارپائی پر بیٹھنا یا سونا مضائقہ نہین کیونکہ ہوا اُس سمی بخار کو باہر پھینکتی رہتی ہے جمع نہین ہونے دیتی اگر دروازہ کی دہلیز اونچی نہ ہو کوٹھڑی مین اُترنے سے جو کئی بار کئی آدمی یکے بعد دیگرے مر چکے ہین وہ بھی اسی مہلک بخار کا نتیجہ ہے اسکا ذکر پہر کسی موقعہ پر کیا جاویگا فی الحال بخوف طوالت قلم انداز کرتا ہون -

راقم

خیر خواہ قوم

سٹوڈنٹس ٹیچر

رسالہ ہذا کے نمبرہ کے دیکھنیکا ہمکو اتفاق ہوا - ہم افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہین کہ ہم اسکی ایک ہی نمبر کے مفید یا غیر مفید حالت دیکھکر اسکی بابت یہہ رائے نہین لگاسکتی کہ اسکی آیندہ حالت کیسی ہوگی - پس جو رائے کہ ہم اس موقع پر ظاہر کرنا چاہتے ہین وہ خاص اسی ہی نمبر کی بابت سمجھنی چاہئے مضامین جو اس نمبر مین داخل ہین ہمارے خیال مین بڑے مفید و کارآمد ہین چنانچہ حساب مساحت - اقلیدس جبر ومقابلہ - طبعیات - جغرافیہ تواریخ اور اردو و انگریزی صرف ونحو کے متعلق جو سوالات کہ اسمین درج ہین از لبس مفید ہین اور جس عمدگی وصحت کے ساتھہ کہ انکا حل کیا گیاہے وہ بہی ہماری بڑی تعریف کے لائق ہے علاوہ اسکی اردو کی چیدہ چیدہ فقرون جملون اور ضرب الامثال کا فارسی و انگریزی مین اور برخلاف اسکی فارسی و انگریزی کا اردو مین جس خوبی وخوش اسلوبی کے ساتھہ ترجمہ کیا گیاہے اسے ثابت ہوتا ہے کہ اسکی مولف صاحب اون مروجہ علوم مین ایک اعلی درجہ کی دسترس رکہتے ہین جنکی کہ آجکل سرکاری مدارس مین تعلیم دیجاتی ہے اور ماسوائے اردو کی فارسی و انگریزی زبان سی بہی بخوبی آگاہ ہین رزونس کروسو کا اسمین ایک عجیب وغریب حال درج ہے جسی طلباء کو یہہ ہدایت ملتی ہے کہ والدین کے حکم کی خلاف ورزی کیسی ایک بری چیز ہے اور کیسی کیسے بدنتائج اسے ظہور پاتے ہین - کیمیاگری کے مضار پر بہی اسمین ایک دلچسپ بحث درج ہی - اسکی لکہائی و چہپائی بہی عمدہ ہے البتہ ایک خاص امر ہے جسکی طرف کہ ہم اسکے مولف صاحبان کی توجہ دلانی مناسب سمجھتی ہین اور وہ یہہ ہے کہ رسالہ ہذا مین فقط اون ہی علمی

مضامین پر بحث پائی جاتی ہے جنکی کہ سرکاری
مدارس مین تعلیم دیجاتی ہی ہماری رائے
مین اگر اسکے لائق مولف صاحب اون
طریق تعلیم پر بہی بحث کرین جسکے مطابق
کہ موجودہ وقت کے درمیان ہمارے ملک
مین تعلیم دیجاتی ہے اور جو نقص کہ
اسمین موجود ہین اونکی اصلاح کے لئے
وقت فوقت ایسی تجاویز کی طرف حکام
سررشتہ تعلیم کی بطور مشورہ توجہ دلاوین
جو مناسب ہون اور علاوہ اون مضامین
جو طلبا کی ذہنی تربیت کے متعلق ہین
اس قسم کے مضامین بہی اسمین درج کرین
جو اونکی مارل اور فزیکل تربیت کے
متعلق ہین تو ہم یقین کرتے ہین کہ اس
صورت مین رسالہ ہذا ایک حقیقی سچا
رفیق طریق اور اوستاد شفیق بنے گا
اور ہمارے ملک کو فایدہ عظیم پہونچاویگا

خاص و عام کو مژدہ

آجکل زن و مرد مین اعضا تناسل کے
عارضے اس کثرت سے ہین کہ شاید
فیصدی بیس آدمی ان عارضون سے
محفوظ ہون اور یہی سبب ہے کہ بعض خاندان
تو مرد کی یا عورت کی بانجھ ہونیکے سبب بے چراغ
ہوتے جاتے ہین اور جو صاحب اولاد ہین اونکے
بچے ایسے کمزور پیدا ہوتے ہین جنسے آیندہ نسلون
کی بدترین حالت معلوم ہوتی ہے حالانکہ
اگر اخبارات مین ان خرابیون کے دور کرنے
کثرت مناکحت و صغرسنی کی شادی کی مضرت
پر مضمون چہپتے ہین۔ اور بعض بعض رسالے
یونانی طبابت کے اصول پر ان امراض کے
معالجون مین لکہے گئے ہین۔ اور یونانی بید کی
و ڈاکٹری کی چند کتابین جو اردو مین ترجمہ
ہوئی ہین اُنمین بہی ان بیماریونکا کچھہ
ذکر ہے لیکن اول تو اس عالمگیر وبا کی دفعیہ
کے لئے اتنا مختصر سامان کافی نہین ہوسکتا
بلکہ آجکل تو حسب قدر مضامین و رسالے اس

ہین لکہی جائین کم ہین۔ دوسرے ڈاکٹری یا یونانی یا بیدک کی کتابون مین ان امراض کا مختصر بیان ہی۔ اور جو خاص اس قسم کے رسالے ہین انمین اکثر زیادہ تر مساکل لذت مباشرت و درازی و تنگی اعضاء مخصوص کے لسنخے کتابون سی نقل کردیے ہین جوکہ بالکل فضول ہوتے ہین بلکہ بجاے فایدہ کے مال کی اخلاق کی جان کی خرابی ہی انسے متصور ہے۔ پس ان دنونمین جناب ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب مصنف معدن الحکمت وصحت النساء وغیرہ نی ایک کتاب اسمی تدبیر بقائے نسل انسان تین حصہ مین مرتب کی ہی چنانچہ پہلا حصہ اوسکا چہپکر شائع ہی ہوچکا ہی اب تینون حصے مکمل ہوکر چہپ گئے ہین۔ جنکا رکہنا ہر ایک فرد بشر کے لئے لابدی ہے چنانچہ واسطے سہولیت شائقین کے باوجود صرف زر کثیر کے قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ معہ محصول وغیرہ رکہی گئی ہے تاکہ خریداران کو ناگوار نہ گذرے ضخامت اسکی بائیس جزو ہے۔ قیمت کے بہیجنے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل سید مظفر حسین صاحب قصبہ سہنہ ضلع گورگانوہ سے طلب فرمالین۔

علاوہ کتاب تدبیر بقاء نسل انسان کے دیگر کتب مندرجہ ذیل مصنفہ ڈاکٹر سید غلام حسین بہی نشان مذکورہ بالا پر ملسکتی ہین

معدن الحکمت۔ اس کتاب کے ۳ حصہ ہین۔ حصہ اول مین تاریخ طبابت حصہ دوم مین مقدمات متعلقہ ڈاکٹری وعدالت حصہ سوم مین بیماریون کی علامات وعلاج انگریزی ودیسی ۔ ۳۰ قسم کے مقوی ولذیذ ہندوستانی کہانی ۱۲ قسم کی انگریزی کہانے وغیرہ دس قسم کی روشنائی بنانی شیشہ۔ چینی وسنگ مرمر جوڑنے برتنونپر چاندی چڑہانے سونیکا ملمع کرنے۔ ورزش آتشبازی وغیرہ کی بیسیون ترکیبون کا ذکر ہے۔ چوتہی بار زیر طبع ہے قیمت معہ محصول ورجسٹری للعہ۔

رسالہ غذا۔ اس اردو کے رسالہ مین

آلات الہضم کی تشریح و تصویر مشغولین و بیمار ونکو کہانا کہانیکی قاعدہ۔ وغیرہ وغیرہ ضخامت اسکی آٹھہ جز و قیمت مع محصول ڈاک ۱۲؍

ہدایت الموسم۔ اسمین ہر موسم کے کہانے پینے پہننے۔ سونے رہنے ریاضت غسل۔ جماع۔ سفر کے قواعد و موسمی امراض کی علامات و علاج وغیرہ ضخامت ۹ جز قیمت ۹؍ محصول ورجسٹری وغیرہ ۳؍

معالجات حاذقان و مجربات اطبا فرنگ۔ اسمین مشہور ڈاکٹرونکا علاج جدا جدا اردو مین لکھا گیا ہے ضخامت اسکی چہہ سو صفحہ قیمت مع محصول ۲؍ -

علاوہ انکے اور بہت کتابین ہین جنکا ذکر اگلے پرچہ مین ہوگا

جوب ہالوے صاحب

چونکہ خونکی صفائی تندرستی و قوت کی لئے ضرور ہے اسلئے یہ حبوب مصفی خون ادویہ پر فضیلت رکہتی ہین کبد معدہ۔ گردوکی امراض کیلئے مفید ہین انکی استعمال سے اعضاء رئیسہ کی کم طاقتی اور عصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دفع قبض ہین آنتونکی ہر ایکطرحکی شکایات اور تپ لرزہ و پیچش کو رد کرتے ہین مواد ردیہ اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کی متعفن ہونے کی سبب خون مین داخل ہوتے ہین انسے خارج ہوجاتی ہین یہ گولیان از بس مفید ہین عضار تولید کے کمزوری کے مخصوصا اور امراض عورات کے لئے بہی بہا ہین اور دنیا مین زندگی آبارام دا سائش کرنے کیلئے لاثانی ہین۔

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالتمین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد رحم کی وجع مفاصل وغیرہ کے تکالیف کو دور کرتی ہے اگر ٹانگ خراب ہوگئے ہون زخم ہا اور پہوڑے پرانے سینہ کا جکڑ رہنا ناسور بواسیر وغیرہ کے دفعیہ مین تیربہدف ہے جلدی امراض اسکی استعمال سے شفا پاتی ہین گولیان اور مرہم نقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقون مین بیچتی ہین قیمت یہ ہے ایک شلنگ ۱½ پنس ایک شلنگ و شلنگ ۹ شلنگ ۹ پنس الشوگ شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین اسپر ہدایت لکہی ہوئی ہے کہ اس طرح استعمال کرنا چاہئے۔

بابت ماہ اپریل ۱۸۸۵ء جلد ۶ نمبر ۴

VOL. 6—Lahore—apr.— 1885—No. 4

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہین

(۱) حفظ ماتقدم - طبابت - کیمیا - افعال الاعضا - تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کے لیے بہتر خیال کیے گئے ہین اور ان اسباب کو دفعیہ مین تر بعید ہے جو صحت مین خلل انداز

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت وصفائی وغیرہ اور اوسکے نتائج کی اشاعت -

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینون مین جو نئے نئے تجربہ فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہین اونکا انتخاب

(۶) قدیم وجدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار ودو سارسی	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ بعد اسکے ڈیوڑھ ہی

مطبع کوہ نور پریس لاہور

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Depart Punjab in respect to the sanitary condition of the province (4). The English and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best English scientific Magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance	Yearly in arrears	Single copy
For Station Subscribers.	2 13 0	4 3 6	0 4 0
" Out Station	3 0 0	4 8 0	
" Chiefs and Government officials	4 14 0	7 8 0	0 6 6

یہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کی اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری مقصود ہوگی اگر رسالہ بند کرایا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھہ رقوم بھی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا۔ معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکمار لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین زر روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱؍ زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲؍ فی صفحہ مے زیادہ اشاعت کے لیے رعایت ہوگی

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ اپریل ۱۸۸۵ء

مضامین جو صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب کی دفتر سے وصول ہوئے

رپورٹ مردم شماری بابت سنہ ۱۸۸۱ء اور صوبہ پنجاب کی آبادی کی ترقی کے نسبت مسٹر ابٹ سن صاحب کی راے

(۶) رپورٹ مردم شماری صوبہ پنجاب بابت سنہ ۱۸۸۱ء جسی مسٹر ڈینزل ابٹ سن صاحب بنگال سیول سروس نے ترتیب دیا ہے اس دفتر مین جنوری سنہ ۱۸۸۴ء کو موصول ہوئی اس مین بہت سی ایسی باتین درج ہین جو اس محکمہ کے لیے ازبس مفید ہین

زمانہ الحاق پنجاب سے جو حالت ترقی کہ اس کے آبادی کی رہی صاحب ممدوح نے اس پر ایک دلچسپ بحث کی ہے اور جو میری ادس تحریر کے ایک عمدہ و مفید تو تیاے تمہید مبنی ہے۔ جسی مین نے اپنے رپورٹ کی اس فصل مین داخل کیا ہے۔ جس قدر کہ صوبہ پنجاب نے جب سے یہ ہمارے ہاتھون مین آیا اقبال مندی مین آگے قدم بڑہایا اور جس قدر کہ اسباب حصول دولت کے عام طور پر پیدا کرنے مین اُس نے ترقی کی مسٹر ابٹ سن صاحب اُسکا کچھہ حال لکھنے کے بعد پیری گراف ۱۳۰ مین یہ بیان کرتے ہین۔

"لیکن اون متغیر و متزلزل حالات کی وجہ بیان کرنے کے لیے جو صوبہ پنجاب کی آبادی کے لاحق حال رہے ہین۔ اور جبکہ نقشہ جات مردم شماری سے ثبوت ملتا ہے یہہ ضرور ہے کہ اون چند سالون کے خاص خاص واقعات کا مختصر بیان کیا جاوے جو متواتر مردم شماری کے مختلف وقتون کے مابین حائل ہوتے ہین مگر اِن کے بیان کرنے کے لیے کسی شرح و بحث کی چندان ضرورت نہین جدول نمبر ۲ جو ذیل مین درج ہے اور نوٹ جو اوس کے ساتھہ ملحق ہین ایک عمدہ و معقول طور پر اون امور کو ہمارے پیش

کرتے ہین جنکو حوالہ دینے کے ہمکو نہ فقط اسی ہی فصل مین بلکہ اُس وقت مین بہی ضرورت پڑیگی جب ہم پنجاب کی لوگون کے عمر کے حالات پر بحث کرنی شروع کرین گے چنانچہ نقشہ ہذا سے تو ہم ہر ایک سال کی تعداد پیدائش و اموات در برسات و نرخ غلہ کے حالات ظاہر ہوتے ہین اور نوٹ ملحقہ مختصر طور پر ہم ہر ایک سال کے خاص حالت موسم اور اون واقعات کو واضح کرتے ہین جو آبادی پنجاب کی ترقی کا باعث ہوے ہین۔

جدول نمبر (۲۱) جس سے سنہ ۱۸۶۲ء سے لیکر سنہ ۱۸۸۰ء تک ہر ایک سال کی پیدائش و اموات و برسات و نرخ غلہ کے حالات معلوم ہوتے ہین +

	۱۸۶۲	۱۸۶۳	۱۸۶۴	۱۸۶۵	۱۸۶۶	۱۸۶۷	۱۸۶۸	۱۸۶۹	۱۸۷۰	۱۸۷۱	۱۸۷۲	۱۸۷۳	۱۸۷۴	۱۸۷۵	۱۸۷۶	۱۸۷۷	۱۸۷۸	۱۸۷۹	۱۸۸۰	اوسط از ۱۸۶۲ تا ۱۸۶۶	اوسط از ۱۸۶۸ تا ۱۸۷۲	اوسط از ۱۸۷۳ تا ۱۸۷۷	اوسط از ۱۸۷۸ تا ۱۸۸۰	اوسط از ۱۸۶۲ تا ۱۸۸۰
اموات از ہیضہ فی ہزار افراد	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	۴۳	۱	۹	۰	۰	۹	۰	۰	۶	۶	۰	۰	۲۶	۰	۰	۳	۲	۹	۷
اموات از تپ فی ہزار افراد	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	۱۷۴	۱۵۱	۲۷۳	۲۶۵	۲۱۴	۲۶۵	۲۲۰	۱۹۱	۲۸۰	۳۵۱	۲۱۹	۴۴۱	۴۷۳	۳۲۸	۰	۲۳۶	۲۵۲	۴۱۴	۲۷۵
اموات از چیچک فی ہزار افراد	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	۳۱	۲۴	۵۳	۲۷	۲۶	۲۴	۲۶	۱۲	۱۴	۱۰	۱۲	۴۰	۵۰	۹	۰	۳۱	۱۵	۳۳	۲۶
جمع اموات فی ہزار	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	۳۱۳	۲۶۸	۴۵۴	۴۱۹	۳۶۳	۴۳۱	۳۵۷	۳۱۷	۴۴۷	۴۹۷	۳۵۱	۶۲۹	۶۷۳	۴۷۳	۰	۳۸۷	۳۹۴	۵۹۲	۴۲۸
شرح اموات فی ہزار آبادی مردم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم		۱۵	۲۶	۲۴	۲۱	۲۵	۲۰	۱۸	۲۶	۲۸	۲۰	۳۶	۳۸	۲۷	۰	۲۳	۲۲	۳۴	۲۵
شرح اموات مینونسپل قصبہ جات	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم			۳۴	۳۱	۳۱	۴۰	۳۳	۲۹	۱۰	۴۵	۲۹	۵۸	۵۵	۳۰	۰	۳۴	۳۵	۴۸	۳۸
اوسط شرح پیدائش مینونسپل قصبہ جات	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم					۳۱	۳۰	۲۹	۳۷	۴۰	۳۷	۳۶	۳۴	۲۵	۳۲	۰	۳۱	۳۶	۳۰	۳۳
اوسط مقدار بارش در صوبہ پنجاب بحساب انچہ	۳۴	۳۷	۳۰	۲۷	۲۳	۲۹	۲۵	۲۵	۲۶	۲۷	۳۰	۲۸	۲۴	۳۶	۳۳	۲۶	۲۹	۲۳	۲۴	۳۰	۲۷	۲۰	۲۵	۲۸
اوسط مقدار بارش در قسمت دہلی بحساب انچہ	۴۷	۴۱	۲۵	۲۹	۲۸	۳۴	۱۷	۲۲	۲۴	۳۲	۳۳	۴۳	۳۳	۳۸	۲۷	۱۷	۲۹	۲۹	۲۶	۳۴	۲۶	۳۲	۲۸	۳۲
اوسط مقدار بارش در قسمت حصار بحساب انچہ	۲۲	۲۷	۱۶	۲۲	۱۳	۲۱	۱۰	۱۴	۱۶	۱۴	۲۴	۱۶	۱۲	۲۴	۲۱	۱۴	۲۱	۱۵	۱۳	۲۰	۱۵	۱۷	۱۶	۱۸
نرخ گندم فی روپیہ بحساب پاونڈ	۵۵	۶۳	۵۶	۴۶	۴۷	۴۵	۳۷	۲۸	۳۲	۴۳	۴۰	۴۳	۴۸	۴۹	۵۵	۴۲	۲۹	۲۵	۲۹	۵۲	۳۶	۴۷	۲۸	۴۳
نرخ نخود فی روپیہ بحساب پاونڈ[ف]	۵۶	۷۱	۶۹	۵۵	۵۹	۴۹	۴۱	۲۶	۳۵	۴۴	۴۲	۵۶	۶۵	۶۲	۷۴	۵۱	۳۰	۲۹	۳۵	۶۰	۳۸	۶۲	۳۱	۵۰

رقوم مندرجہ جدول ضلع برٹش قلمرو سے تعلق رکھتی ہین —

ف پاونڈ آدھ سیر کے قریب ہوتا ہے —

نوٹ

جن سے اُن بڑے بڑے واقعات کا جو صوبہ پنجاب مین ۱۸۴۹ء سے چلکر ۱۸۸۰ء تک ہر ایک سال مین گذرے اور ہر ایک برس کی خاص حالت موسم کا مختصر حال ظاہر ہوتا ہے

۱۸۴۹ء سے ۱۸۵۴ء تک — ان چھہ برسون مین فصل زراعت نہایت عمدہ تھی اور غلہ مین عجیب ارزانی واقع ہوئی

۱۸۵۵ء — یہ وہی برس ہے جسمین مردم شماری بدفعہ اول شروع ہوئی موسم خشک رہے و بارش اور خراب رہا۔

۱۸۵۶ء — اس سال مین فصل ناقص رہی کسیقدر بیماری و موت انسان و مویشی کی درمیان واقع ہوئی۔

۱۸۵۷ء — اس سال مین پیداوار غلہ بانفسیر بہت زیادہ ہوئی اور صحت عمدہ رہی اور یہ وہی سال ہے جسمین غدر و مفسدہ دہلی بر

پا ہوا

۱۸۵۸ء — سندہ پنجاب و دہلی ریلوی کا اسی ہی سال مین آغاز ہوا۔ حکومت دہلی حکومت پنجاب مین منتقل ہوی

۱۸۵۹ء — پنجاب کی مشرقی علاقون مین خشک سالی واقع ہوئی اور اور نہر باری دواب ۱۴۱ میل تک کہولی گئی

۱۸۶۰ء — قسمت دہلی حصار اور انبالہ مین قحط پڑا مرگ مویشی جسے بہت زیادہ ہوئے۔ اور ان علاقون مین جو دامن کوہ مین واقع ہین فصل و زراعت عمدہ ہوئی اور نرخ غلہ کے چڑہاؤ کے سبب سے یہان کے لوگون کو بہت فائدہ ہوا انڈس اور ستلج ریپلایپی انہا کی ترقی ہوئی

۱۸۶۱ء — بارش علی العموم کافی و وافی ہوئی فصل بہی عمدہ ہوے نرخ غلہ کی صورت وہی تہی جو قحط کی درمیان ہوتی ہے نہر باری دواب کی خاص لین اور اسکی شاخین کہولی گئین امرتسر سی لاہور تک ریلوی جاری ہوی ۲۸ میل آیندہ تک

ٹیکہ کا مختصر حال

او دہ اخبار مین استعمال ٹیکہ کی ترکیب وغیرہ
کا حال ایک رسالہ سی درج ہوا ہے جسکو ہم
بھی واسطے آگاہی اپنے ناظرین کے رسالہ
کے ذیل مین لکھتے ہین ۔

۱ - انسان کو عارضہ چیچک سی محفوظ رکھنے
کا جو ذریعہ فی الحال استعمال کیا جاتا ہے
وہ ٹیکہ ہے زمانہ سابق سے باشندگان
ہندوستان اسے غرض سے بھید کے طریقہ
کو جانتے تھے اور اسپر عمل کرتے تھے منجملہ
نہایت مکروہ اور مہلک عوارض کے جن
مین انسان مبتلا ہوتے ہین ایک اس عارضہ
چیچک سی بچنے کی ضرورت عرصہ سے اِس
ملک مین تسلیم کی گئی ہے ۔

۲ - جن لوگون کے متعلق یہ خدمت کی گئی
کہ کوشش واسطے دفعیہ اس عارضہ کے کرین
اُنہون نے صرف یہ بتادلہ کیا ہی کہ بھید
کے عوض ٹیکہ کر دیا ہے اُنہون نے جو
یہ بتادلہ کیا ہے اُسکی وجہ صاف ہے
گو عارضہ چیچک مین انسان کو نہ مبتلا ہونے
دینے مین ٹیکہ کم سے کم اوسیقدر فائدہ
بخش ہے جیسا کہ بھید مگر اسمین بمقابلہ بھید
کے بہت سی فوایدہین ٹیکہ سے سخت تکلیف
یا خطرہ اوس شخص کو نہین پہنچتا جسکی یہ لگایا
جاتا ہے ۔ اس سے مطلق اوس شخص
کے ہمسایون کو خطرہ نہین جسکی یہ لگایا
جاتا ہے ۔ برخلاف اُس کے بھید سے
سخت تکلیف زمانہ دراز تک اوس
شخص کو ہوتی ہے جسپر یہ عمل کیا
جاتا ہے ۔ اور اکثر باعث اسکی ہلاکت
کا ہوتا ہے ۔ اُسکے ہمسایون کو بھی یہ باعث
خطرہ کا ہے جس شخص پر بھید کیا جاتا
ہے وہ اس عارضہ چیچک کو مثل عارضہ

عارضہ وبائی کے اسیطرح پہیلاتا ہے جیساکہ اصل مریض چیچک کا ٹیکہ سادہ اور صاف ہوتا ہے اور لوگون کو کچھہ ضرر کرنا نہین پڑتا بہید سیلا خطرناک اور اور باعث ضرر کثیر کا ہوتا ہے۔

۳۔ انگلستان مین مثل ہندوستان کی بہید کا رواج اسوقت تک رہا جبکہ ڈاکٹر جینر صاحب نے سب سے پہلے یہ معلوم کیا کہ گایون کے تہن پر اکثر دانے اُبھر آیا کرتے ہین اور اُنکے مواد سے جو بہید کیا جاتا تہا وہ لوگون کو عارضہ چیچک سے محفوظ رکہتے ہین ویسا ہی اثر رکہتا تہا جیساکہ وہ بہید جو خود دانہ چیچک کے مواد سے کیا جاتا تہا چنانچہ اُسوقت سے ٹیکہ یا بہید یوروپ اور امریکہ مین صرف گائی کی چیچک کے مواد سے مروج ہوگیا ہے گلئے کی چیچک کا یہ مواد جسکو تخم ٹیکہ کہتے ہین سب انسان کے جسم کے کسی

مقام مین پیوست کیا جاتا ہے تو اوس سے ایک دانہ یا آبلہ مثل شکل دانہ یا آبلہ گاے کی جس سے یہ لگایا گیا تہا پیدا ہوتا ہے جو آبلہ انسان کے جسم پر اِس طرح پیدا ہوتا ہے اُسکا مواد مثلاً جب کسی دوسرے شخص کے بازو مین پیوست کیا جاتا ہے تو اوس سے ویسا ہی آبلہ یا دانہ پیدا ہو سکتا ہے یہ عمل ایک شخص سے دوسرے شخص پر بیشمار مرتبہ بلا کسی ظاہری کمی قوت مواد کے یا اُسکی طاقت دفعیہ عارضہ چیچک کے جاری رکھا جا سکتا ہے

۴۔ اس سادہ اور بے خطرہ اور صاف عمل سے اُس قدیم عمل کا مقابلہ کرو جو مواد چیچک سے بذریعہ بہید کے ہوتا تہا۔ بید لوگ صرف اسی پر صبر نہین کرتے تہے کہ ایک بہدی کانٹے دار آلہ کے ذریعہ سے چیچک کا مواد جسم مین پیوست کرین

بلکہ اپنے مریض کو چیچک کے ٹیریون کا چورہ باقی
ہین کہولکر اس غرض سے پلاتے تہے کہ
اُن کے عمل کا اثر اور بہی تیز ہو جاے ۔
اسکا اعتبار نہین کیا جا سکتا کہ جو لوگ اپنے
لڑکون کو خوشی سے اس مکروہ اور خطرناک
علاج مین مبتلا کر سکتے تہے وہ اب
اس صاف اور بے ضرر عمل ٹیکہ مین شک
یا تعصب کو دخل دین ۔

۵ ۔ بچیان آسانی کے تخم ٹیکہ کو پیوست کرنے
کیواسطے عموماً اوپر کا بازو لیا جاتا ہے
ہلکی ہلکی خراش چمڑے پر چار پانچ سوئیون
سے بنا دیے جاتے ہین جو ایک ہاتی دانت
کے دستہ مین لگی ہوتی ہین تخم ٹیکہ جو آبلہ
سے ایک تندرست لڑکے کے بازو کے
لیا گیا ہو ان خراشون پہ لگا دیا جاتا ہے
اور بس عمل کا تکملہ ہو گیا ۔ یہ طریقہ نہایت
سادہ اور عمدہ ہے یہ عمل دو منٹ مین

مین کیا جاتا ہے اور جو تکلیف اس ہوتی
ہے وہ نہایت ہی خفیف ہوتی ہے

۶ ۔ کسی قسم کا نقصان اُس لڑکے کو نہین
پہونچتا جس سے تخم ٹیکہ لیا جاتا ہے جو لوگ
اپنی لڑکون کے بازوان سے تخم نہین لینے
دیتے وہ کوئی وجہ معقول اپنے انکار کے نہین
بیان کر سکتے اس بارہ مین اپنی رضامندی
ظاہر کرنے سے اپنے خاص لڑکون کو کوئی
نقصان نہین پہونچاتے اور دوسرون
کے لڑکون کو نفع پہونچاتے ہین انکار کرنے
سے وہ اپنے خاص لڑکون کو کوئی فائدہ
نہین پہونچاتے ہین اور دوسرون کے
لڑکون کو اس نفع سے محروم رکہتے ہین
جو اُن کے لڑکون کو پہونچایا
گیا ہے

۷ ۔ یہ ہمیشہ آسان اور ممکن نہین
ہے کہ جب اور لڑکون کے ٹیکہ لگایا

اُسوقت کوئی لڑکا جسکی بازو پر آبلہ پڑا ہو
موجود نہ ہو جیسا کہ کہا جاوے اس مشکل کے رفع کرنے
کی غرض سے لڑکے کے بازو سے جو تخم ٹیکہ
لیا جاتا ہے وہ نفیس شیشہ کی نلی مین یا
ہاتی دانت کے بنے ہوئے نوکدار سرے پر
رکھ چھوڑا جاتا ہے اس طرح سے ایک
مقام سے دوسرے مقام کو اُسے لیجا
سکتے ہین اور کوئی تکلیف مزید اُس لڑکے
کو نہین ہوتی جو اُسے دیتا ہے جو تخم ٹیکہ
اس طرح رکھ چھوڑا جاتا ہے وہ خراشون
پر اُس لڑکے کے بازو کے لگایا جاتا ہے جس
کے ٹیکہ لگانا ہے جب نفیس نلیون مین رکھا
جاتا ہے تو اُسکی نوک توڑ کر تخم ٹیکہ کو پہونک
کر خراشون پر ڈال دیتے ہین اور جب ہاتی
دانت کی بنی ہوئی نوکون پر خشک کر لیا
جاتا ہے تو تخم کو پانی ملا کر پگہلاتے اور تب
اُسے بازو کے خراشون پر مل دیتے
ہین ۔

۸ ۔ ٹیکہ لگانے کے اول دو دن تک بازو
پر بہت کم بلکہ بالکل نہین کوئی فرق معلوم
ہوتا ہے مگر تیسرے دن خفیف سرخی اور
چہڑے کا اُوبہار گرد خراشون کے نمایان
ہوتا ہے پانچوین یا چھٹے دن چھوٹے چھوٹے
صاف گٹھور مدار آبلے دکہائی دیتے ہین
یہ عموماً ایک ساتھ بڑھتے ہین اور ان سے
ایک بڑا آبلہ بنجاتا ہے اُسکا انتہائی قد
آٹھوین دن ہوجاتا ہے اور اُسکا رنگ
مثل موتی کے ہوتا ہے اس حالت مین
ایک سرخ حلقہ گرد آبلہ کے بننا شروع
ہوتا ہے یہ سرخ حلقہ جسے اریولا کہتے ہین
دسوین دن کے بعد غائب ہوجاتا ہے
آبلہ کا مواد تب خشک ہونے لگتا ہے
اور اُسکی جگہہ پر ایک سیاہ بہورا چہدکا
یا پپڑی پڑجاتی ہے یہ پپڑی عموماً پندرہوین

دن تک اچھی طرح پڑ جاتی ہے اور خود بخود درمیان بیسوین اور پچیسوین دن کے گر جاتی ہے۔ جسجگہہ پر سے پپڑی گر جاتی ہے ایک نشان رہ جاتا ہے۔ جو عموماً ہمیشہ رہتا ہے یہ نشان یا داغ نمایان ہوتا ہے۔ اور اگر یہ بغور دیکھا جاوی تو اُس سے اور پر بہت سے چھوٹے چھوٹے گڈہے پڑے ہوئے دکھائی دیتے ہین

۹ - قبل یا ساتھ حلقہ کے بننے کے اور جب تک کہ یہ غائب نہین ہوجاتا بعض لڑکون کو خفیف شکایت معدہ اور ہضم کی ہوجاتی ہے مگر یہ کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے وہ بہت کم ایسی سخت حالت کو پہونچتے ہین کہ اُن کا علاج کیا جاوے اور خود بخود چند دن مین غائب ہوجاتے ہین جتنا ہی لڑکون کا سن قبل ٹیکہ لگانے کے زیادہ ہوجاتا ہے اتنا ہی زیادہ اِن شکایتون مین اُن کے مبتلا ہوجانے کا یقین ہے۔

۱۰ - جس سن مین لڑکون کو ٹیکہ لگایا جانا نہائت ہی مناسب ہے وہ بعد پیدا ہونے کے ایک مہینے سے سال بھر تک کی عمر تک ہے جتنا ہی لڑکا چھوٹا ہوگا اتنا ہی کم اندیشہ ٹیکہ کے آبلہ کے گر جانے یا ٹوٹ جانے کا ہوتا ہے جبکہ آبلہ اپنے مدارج طے کرتا جاتا ہے جب لڑکے قبل ٹیکہ لگاے جانے کے اسقدر زیادہ عمر کے ہوجاتے ہین کہ ادہر اودہر دوڑنے اور کھیلنے لگتے ہین آبلہ اکثر ٹوٹ جاتا ہے اور ایک زخم جسکے اچھے ہونے مین کچھہ زمانہ صرف ہوتا ہے پڑجاتا ہے حتی الامکان اُسکو

فکر رکھنا چاہیے کہ آبلہ کسوقت جبکہ وہ اپنے درجے طے کر رہا ہے نہ ٹوٹنے پائے مگر علاوہ اندیشہ آبلہ ٹیکہ کی مضرت کے جو لڑکے کی عمر کے ساتھہ بڑہتی جائیگی چیچک کی وبا اس ملک کی قریب قریب ہر مقام پر موجود ہے اور کوئی لڑکا اس عارضہ سے نہین بچ سکتا تاوقتیکہ اُسکو ٹیکہ نہ لگایا جائے ۔

۱۱ ۔ عموماً اس امر کی سفارش کیجاتی ہے کہ جن لڑکون کو ٹیکہ بچپن مین لگایا گیا ہو اُنکے ٹیکہ پہر قبل سن بلوغت کے لگایا جائے ۔ اگر ٹیکہ کا نشان پورے جسامت کا اور اصلی اُنکے پیدا ہوئے تو اُس فن کے لائق لوگون کی رای یہ ہے کہ عمر بہر کے واسطے وہ تحفیف کافی ہوجاتا ہے مگر کوئی نقصان ٹیکہ ثانی سے جیساکہ یہ دوسرا عمل کہلایا جاتا ہے نہین پیدا ہوتا ۔

۱۲ ۔ لڑکون کو جو حفاظت ٹیکہ سے پہونچائی جاتی ہے اُسکا کچھہ اندازہ اس بیان سے ہوسکتا ہے کہ لندن مین جسکی آبادی چالیس لاکھہ باشندون سے زاید ہے سنہ ۱۸۹۱ع مین منجملہ پچپن ہزار لڑکون کے جنکے ٹیکہ لگایا گیا تہا کم سے کم سات سو بیاسی لڑکے چیچک مین مرے اور من جملہ آٹھہ لاکھہ اکسٹھہ ہزار لڑکون کو جنکو ٹیکہ لگایا تہا صرف ایک سو پچپیس اس عارضہ مین مرے ۔ اگر وہ لڑکے جنکو ٹیکہ نہین لگایا گیا تہا اور جنکا سن دس برس سے کم تہا اسی حساب سے مرتے جیساکہ وہ لڑکے جنکو ٹیکہ لگایا گیا تہا ۔ تو سات سو بیاسی نہ مرتے بلکہ صرف نو ۔ اگر آٹھہ لاکھہ اکسٹھہ ہزار لڑکے جنکو ٹیکہ لگایا گیا تہا اسی حساب سے مرتے جیسا

کہ پچپن ہزار جنکو ٹیکہ نہین لگایا تھا تو
ان مین سے بارہ ہزار ایک سو پچیس مرتے
نہ کہ صرف ایک سو پچیس جو واقعی شمار ہوتو ان
کا تھا۔ مگر ٹیکہ سے جو تحفظ ہوتا ہے اُس
کے اثر کے ثبوت کے واسطے انگلستان
جانے کی کوئی ضرورت نہین کیا یون اور
گڑھوال کے پہاڑی اضلاع مین اور ضلع
دیرہ دون مین چونکہ باشندگان نے
ٹیکہ لگانا منظور کر لیا ہے اس لیے وبای
چیچک جسمین دیگر اضلاع کے لوگ برابر
مبتلا رہتے ہین اب وہان بالکل باقی
نہین رہی۔

۱۴۔ باشندگان ہندوستان بہت
دنون سے اسکے قائل ہین کہ ایک ایسی بیماری
سے بچنے کی ضرورت ہے جس سے انسان
کی جان کا ایسا بڑا خطرہ ہے اور جس سے
بعد صحت بھی اُسکے مریض کا ایک نہ ایک
عضو بیکار ہو جاتا ہے ایک سادہ اور
پُر تاثیر ذریعہ اس سے بچنے کا بذریعہ ٹیکہ
کے دریافت کیا گیا ہے جو لوگ اسے
اپنے واسطے یا اپنے لڑکون کے واسطے
قبول کر لیتے ہین ان سب کو یہ علاج بہم
پہونچایا گیا ہے ٹیکہ سے نہ مذہبی نہ قومی
خیالات کو نقصان پہونچتا ہے کیا یون
اور گڑھوال کے نہایت اعلی درجے کے
برہمن اور راجپوت بلا عذر اسے
قبول کرتے ہین اور اُسکے فوائد کی
قدر دانی کرتے ہین۔ جو تکلیف اس
سے ہوتی ہے وہ بمقابلہ اس نفع کے جو
اس سے ہوتا ہے نہایت ہی خفیف
ہے۔

مصنوعی ربڑ

آجکل بعض علمائے کیمیا اس خیال مین مصروف ہین کہ ربڑ کے بنانے کی کوئی مصنوعی ترکیب ایجاد کی جائے ربڑ کا جو خرچ آج کل خاص کر تار برقی کے کارخانون اور جراحی کے عملون مین ہوتا ہے اس سبب سے اُس کیطرف بہت توجہ مصروف ہو رہی ہے - جو چیزین مصنوعی ربڑ کے حاصل کرنے کے لیے تجویز کی گئی ہین ایک اُن مین سے گندہک بھی ہے اس کا یہ خاصہ ہے کہ نہ تو اُسپر حموضات کا اثر ہوتا ہے اور نہ القلیات کا - پھر اگر اسکو کافی حرارت پہنچائی جاے اور بعد اسکے فوراً اسکو پانی مین ڈالدیا جائے تو یہ بالکل ملایم اور نرم ہو جاتی ہے پھر اسکی خواص پر غور کرنے سے ممکن معلوم ہوتا ہے کہ شاید فاضلان یورپ اُس تجویز مین بھی کامیاب ہونگے - اب اُس مصنوعی ترکیب سے جو قائم مقام ربڑ کا تجویز کیا جائے گا اُس مین دو باتون کا خیال لازمی ہوگا اول یہ کہ جو کچھہ بنے وہ سستے دامون پر مل سکے دوم یہ کہ وہ کسی صفت مین ربڑ سے کم نہو -

بڑی دقت جسکی تدبیر مشکل معلوم ہوتی ہے اور جسکی تلاش مین بہت کچھہ محنت صرف ہوگی وہ یہ ہے کہ کوئی ایسی چیز تلاش کیجائے جسکے سبب سے گندہک کی ردداری (?) (کرسٹلی زیشن) کی خاصیت جاتی رہے کیونکہ یہی ایک خاصیت ہے جس سے گندہک نازک اور قابل ریخت ہو جاتی ہے

ربڑ کے درخت ہندوستان اور خاص کر سیلون مین بھی کثرت سے ہوتے ہین اور اگر کوئی مفید اور کارآمد قائم مقام ربڑ کا نکل گیا تو ان ملکون کی آمدنی مین [illegible]

قسم کے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے

مگر علوم و فنون اپنے اعجاز سے دنیا کو

حیران کرینگے اور ایک دن مصنوعی ٹڑ

بہی ضرور بازارون مین فروخت ہوتا نظر

ہوگا سچ ہے " علم ایک طاقت ہے "۔

یاد رکھنے کے لائق باتین

ہر ایک آدمی کے جسم مین ۲۴۰ ہڈیان

ہوتی ہین۔

آدمی کے شش مین ۱۷۵ اکمیسے ہوتے ہین۔

آدمی ایک منٹ مین قریب ۱۲۰ دفعہ

کے سانس لیتا ہے بشرطیکہ موٹا طفو اور نہ

کسی خطرہ یا خوف رنج اور الم کی حالت

مین ہو۔

آدمی کا وزن بحساب اوسط ستر سیر

ہوتا ہے۔

آدمی کا دماغ پونے دو سیر ہوتا ہے۔

آدمی کا دل صحت کی حالت مین ۷۵ دفعہ

فی منٹ حرکت کرتا ہے لیکن جب کوئی

ماہر زہرہ جبین دوچار ہوجاتی ہے یا کوئی

اور صدمہ دل کو پہنچتا ہے تو ۱۶۲

تک بہی نوبت پہنچتی ہے۔

درختون کے ذخیرون سے ملک کی آسائش مین کیا کیا اثر ہوتے ہین

ہندوستان مین ایشیائی بادشاہون

کے دور حکومت مین اور نیز اوائل عہد انگلشیہ

مین بہی درخت بڑی بے پروائی سے کاٹے جاتے

تہے۔ انکے ہونے سے کسی قسم کا فائدہ نہیں

خیال کیا جاتا تہا اور ان کا دور کردینا

ہی قرین مصلحت سمجہا جاتا تہا جنگلات کی

اس عام تباہی کی حالت یہان تک پہونچی کہ

گورنمنٹ کو بہی کئی موقعون پر درخت دور

دور سے منگوانے پڑے۔ اس کے ساتھ

ہی اور بہی چند نقصانات گورنمنٹ کو

جنگلات کے کٹوانے مین معلوم ہوئے

جو اہل علم کی کوششون نے دریافت

کیے تہے درختون کے ذخیرہ سے گرہ ہوا

پر اور زمین کی تری وخشکی پر بتفصیلہ ذیل اثر ہوتی ہین

(۱) درختون کے پتون سے ہر وقت

پانی بصورت بخار نکلتا رہتا ہے - یہ پانی

اور سایہ پتون کا جو زمین پر پڑتا ہے

اُس پاس کی زمین کو اور اس سبزی کو

جو اُس زمین پر روئیدہ ہو سورج کی گرمی

اور لو کی لپٹ سے بچاتے

(۲) جب مینھہ برستا ہی تو درخت تہوڑی

دیر تک پانی کی رفتار کے مانع ہوتے

ہین اور اس عرصہ مین اگر پانی کی مقدار

بہت ہی زیادہ نہو تو کچھہ زمین مین جذب

ہو جاتا ہے اور باقی بہ جاتا ہے مگر ناگہانی

طوفان کے آجانیکا خطرہ نہین رہتا -

(۳) مینھہ کا پانی جو درختون کے نیچے

جمع ہو جاتا ہے درخت اُسکی تبخیر کے مانع

ہوتے ہین اور جڑ ہون کے سامات کے

ذریعہ سے وہ پانی زمین کے طبقات زیرین

مین جاکر جمع ہو جاتا ہے جہان وہ کوئون اور

چشمون کی پرورش کرتا ہے

(۴) کچھہ پانی درختونکی جڑ مین جذب

کرلیتی ہین جو درختون کی پرورش کے

کام مین آتا ہے

(۵) پانی کی مقدار کثیر کے سطح زمین پر جمع

ہو جانے مین ایک بڑا خطرہ یہ بھی ہے کہ

سیلاب زمین کے مفید اور کارآمد اجزاء

کو نہ بہا لے جائے - درختون کے ہونے

سے یہ خطرہ بالکل دور ہو جاتا ہے

(۶) اوپر بیان ہو چکا ہے کہ درخت جب

بکثرت ہوتے ہین تو زمین زیر سایہ پر گرمی

کی شدت سے بچاتے ہین ایک یہ وہ کام ہوتے

ہین جنمین نہ صرف گرما کی سختی مین فرق آتا
ہے بلکہ گرما و سرما دونون موسمون مین
اعتدال ہو سکتا ہے۔

یہ تو عام فائدے ہین جو کسی خاص مقام
سے مختص نہین مگر اسکے علاوہ کوہستانی
اضلاع مین جہان برف کی بڑی کثرت
سے بارش ہوتی ہے۔ درختون کی موجودگی
سے خاص خاص فائدے حاصل ہوتے
ہین جنکو آیندہ تشریح کے ساتھ بیان کیا
جائیگا۔ جو دریا برف کے پانی سے پرورش
حاصل کرتے ہین ان مین ناگاہ اور بیخبر
طوفان آنیکا ڈر اُس صورت مین بہت
کم ہو جاتا ہے کہ برفستان مین درختون
کا ذخیرہ ہو کیونکہ درختون کے زیر سایہ
برف کم پگھلیگی بہ نسبت اُسکے کہ کہلے اور
بے سایہ میدان مین پڑی ہو اور سورج
کی شعاعین اُسپر بے روک ٹوک جلے
کر سکین۔ ذخیرونکے ان بین ثبوت فوائد
پر مطلع ہو کر ولایت مین بھی اُن کی حفاظت
کا بڑا خیال پیدا ہوا ہے۔ ابتک ولایت
مین بھی ذخیرونکے وجود سے کوئی ایسا
معتدبہ فائدہ نہین تسلیم کیا جاتا تھا مگر
اب محققان علم موسم و علم نباتات کی
سرگرم کوششون سے ثابت کر دیا ہے کہ
گورنمنٹ اور عام رائے ایک بڑی
غلطی پر تہی۔

چاندی صاف کرنیکی ترکیب

اگر آلو چھیلکر ٹکڑے کرین اور پانی
مین اچھی طرح سے اُبالین تو اُس سے
پانی مین کہار کا اثر آجاوے گا اسمین چاندی
کی کوئی چیز یا برتن ڈالدینے سے
تہوڑی دیر مین نہایت صاف ہو جائیگا
خاصکر انگریزون کے چمچے وغیرہ جن سے

انڈا کہاتے ہین اکثر کالے ہوجاتے ہین اگر انکو اس پانی مین تہوڑی دیر تک ڈال دین تو نہایت صاف ہوجاینگے

تمباکو اور ہیضہ

وبائی ہیضہ کے انسداد کے لیے تمباکو بھی مفید ہے بعض اطبا کی راے ہے کہ وبا کے دنون مین حقہ اور چرٹ کثرت سے پینا چاہیے ۱۸۴۲ء عیسوی مین یوروپ مین جو وبا پہیلی تو اس مین وہ لوگ جو چرٹ پیتے تہے اس مرض مین مبتلا نہین ہوے۔

نہایت عجیب چینی علاج

نارتھ چینا ہرلڈ لکہتا ہے کہ چینی ڈاکٹر بچاے کے جسم کو سوئیون سے چہید کر علاج کرتے ہین اونکا قول ہے کہ اس علاج سے ہیضہ نامردی وغیرہ دور ہوتے ہین مورخ چشم دید بیان کرتا ہے ایک شخص آفتاب کی تمازت سے بیہوش ہوگیا ایک چینی کاشتکار نے سوئیون سے گودا آرام ہوگیا پہلے دو نوکہیون گودتے ہین اگر خون دیا تو علامت صحت کی ہے ورنہ مشکل سے آرام ہوگا اسپر بہی یون چہوڑ نہین دیتے بلکہ زیر ناف کہال سمیٹ کر زور سے گودا اور بیمار کو اذیت ہوئی اور خون دیا تو کہیون انڈے کی لوپٹر لگاتے ہین اور امید صحت کی رکہتے ہین اور اگر اس طریقہ سے بہی خون ندیا تو اسکو لاعلاج جانکر بحال خود چہوڑ دیتے ہین خواہ مرے یا جیے ایک نوجوان تعلیم یافتہ چینی کو ہیضہ ہوا پیٹ ٹہنڈا ہوگیا اور تشنج ہوگیا اور تشنج شروع ہوا حجام ڈاکٹر موضع کا طلب ہوا اوس نے پیٹ مین سوئی

گودی سیاہ خون نکلا پھر دونون جگھہ
اور سینہ کے دونون طرف اور پیشانی
وغیرہ کو گودا ہر جگھہ سے خون نکلا
اُسکو دو روز مین بخوبی آرام ہو
گیا چینی بیان کرتے ہین کہ جب
کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو خون گاڑھا ہوتا
ہے اوس مین سمیت پیدا ہوتی ہے
اور بعض جگھہ جم جاتا ہے عقیل
حکیم خون کے جماؤ سے واقف ہوتا
ہے وہ فوراً چھید کرکہ نکالتا ہے عجب
بات یہ ہے کہ یہ عقیدہ انہین چھونکا نہین
ہے جو ملک سے باہر نہین نکلے بلکہ جو چینی
غیر ملکون مین لیے تعلیم پائی تجربہ
ہوا ان کا بھی یہی اعتقاد ہے

کلسیلیم سلفائیڈ اور ذیابیطس ملٹیس

گذشتہ دس برس کے درمیان اکثر حکما
نے ذیابیطس ملٹیس کا علاج کلسیلیم سلفائیڈ
سے کیا اور اسے اس موذی مرض کے
دفعیہ مین بڑا مفید و تیر بہدف
پایا۔

ڈاکٹر ان سے ہٹد صاحب نے جو خود
اس موذی مرض کے پنجہ مین مبتلا
تھے اس دوا کو خود اپنے ہی پہ آزمایا اور
اس مرض سے ہمیشہ کے لیے مخلصی
پائی اور کلی صحت حاصل کی۔ مگر
ڈاکٹر موصوف اسکی استعمال کرنے
کے وقت اون تدابیر کے بڑے پابند رہے
جو حفظ ماتقدم کے لیے ضروری ہین۔
ڈاکٹر ممدوح نے اپنی شفایابی کے بعد
ذیابیطس کے چند اور مریضون کو بھی اُسکا
استعمال کرایا اور کامیاب رہے ڈاکٹر
آسٹن فلنٹ صاحب نے بھی اسی دوا کا
چند ذیابیطس کے مریضون پر امتحان

گیا اور وہ چند ہی عرصہ کے بعد
رو بہ صحت لائی مگر دوا کی استعمال
کے درمیان ڈاکٹر موصوف کی
طرف سے عمدہ و لطیف غذا کی استعمال
مین لانیکی بہت تاکید تہے ڈاکٹر
سے ایچ للمن صاحب نے جو ۱۸۸۰ء
مین سینٹ فرانسس ہسپتال مین متعین
تہے ایک ذیابیطس کے مریض کا کلسیم سلفائیڈ
سے علاج کیا اور اسی اس موذی
مرض کے دفعیہ مین نہایت ہی مفید پایا
ڈاکٹر سے ایم کالڈول لکھتے ہین کہ مینی
اس دوا کا ذیابیطس کی تین مریضون
کو استعمال کرایا - ان مین سے ایک
پر تو اسکا مطلقاً کچھہ اثر نہوا اور دوسری
دو کو جب یہہ دوا استعمال کرائیگئے تو
چند ہی دنون کے بعد بہتری کی صورت
نظر آئی اور وہ صحت لائی دوا کی

مقدار نصف گرین سے چہارم حصہ
گرین تک تہی جسکو وہ دن مین تین یا چار
دفعہ استعمال کراتے تھی اور ساتہہ
اسکی مریضون کو حدید کا بہی استعمال
کراتے رہے اور لطیف و عمدہ غذا
کی استعمال مین لاتے اور کہلی ہوا
مین ریاضت کرنیکے مریضون کو ڈاکٹر
موصوف کیطرف سی بہت تاکید تھی -
منجملہ ان تین مریضون کو ایک مین تو
دو ہی ہفتہ کے درمیان بہتری کی صورت
نظر آئی گو شکر کا آنا ابہی مطلقاً بند نہوا
تہا مگر بعد چہہ ہفتہ کے علاج کے شکر کا
آنا بالکل موقوف ہو گیا تہا - دوسرے
مریض کو تین ہفتہ کی استعمال کے بعد
فائدہ ہوا اسطرح ایک ہی مہینے کے علاج
کے بعد شکر کا آنا بالکل موقوف ہو گیا
مگر تیسرے مریض کے اسکی استعمال

سے کچھہ فائدہ نہوا گو وہ اسی ایک مہینے تک برابر استعمال مین لاتا رہا گو کلسیم سلفائڈ ذیابطیس کے دفعیہ مین اکسیر اعظم کا حکم نہین رکھتی مگر اس موذی مرض کے مریضون پر اسکا ازمانا خالی از فائدہ بھی نہین ہے

از نیویارک میڈیکل جنرل اپریل سنہ ۹۸ع

کمشن کالرا

گورنمنٹ انگلشیہ نے ایک کمشن مقرر کی ہے جسکے دو خاص ممبر ڈاکٹر کلین ایف آر ایس اور ڈاکٹر ہینکنج جبس صاحب ہین اور کمشن کے متعلق خاص خدمات یہ سپرد کی گئی ہین کہ ہندوستان مین جاکر ہیضہ کے اسباب کی تحقیق کرے امید کیجاتی ہے کہ صاحبان موصوف ہندوستان مین پہونچکر انڈین کالرا کمشن کے ساتھ جو چند عرصہ سے مقرر ہے اپنی خدمت مفوضہ کو پورا کرینگے

ملک یوروپ مین ہیضہ مین تخفیف

ملک یوروپ مین ہیضہ مین بہت تخفیف واقع ہوئی ہے قواعد کرنٹین کا یہان ایسا پورا پورا اور احسن انتظام کیا گیا ہے کہ اس سال مین اس موذی وبا کا اس ملک مین دخل پانا مشکل ہے۔

سوریاسس

ڈاکٹر سورل میکنزی صاحب مرض سوریاسس کے دفعیہ کے لیے نائٹرک الیسڈ کو بڑا مفید خیال کرتے ہین اور یہ لکھتے ہین کہ نائٹرک الیسڈ کی ایک بونڈ کو ایک ٹمبلر بہر پانی مین ملاکر تھوڑے تھوڑے

عرصہ کے بعد جرعہ جرعہ پلاتا چاہیئے

درد دانت

کہتے ہین کہ دانت کی درد وار چینی کے پوست کی چبانے سے دفع ہوجاتی ہے

درد سر جو اجتماع خون سے پیدا ہو

ڈاکٹر جی ایم کاسٹا صاحب متعدد تجربات کرنیکے بعد یہہ ظاہر کرتے ہین کہ کسی اور قسم کی برومائین کے مرکب کی نسبت برومائیڈ اوف نکل اس قسم کے درد کی دفعیہ مین از بس مفید ثابت ہوئی ہے - خوراک اسکی ۵ سے ۲ گرین تک اونکے نزدیک مناسب ہے

کلکتہ مین ماہ اپریل ۱۸۹۴ء عیسوی مین ۴۹۶ اموات ہیضہ سے واقع ہوئین -

تین ٹانگ کا بچہ

مغربی ٹرائی مین ایک عجیب وغریب بچہ پیدا ہوا ہے جسکے بجای دو کے تین ٹانگین ہین - تیسری ٹانگ دائین سرین سے اوپر کیطرف نکلی ہوئی ہے

ڈاکٹر آہی کالس براون صاحب جو کہ کلوروڈین دوا کے موجد تہے کچھہ عرصہ ہوا کہ لنڈن مین فوت ہوی اور بہت جایداد و روپیہ جو خاص انہونے اسی دوا کے بکرے سے پیدا کیا تہا چہوڑ گئے

تجربہ

ڈیر اڈیٹر صاحب

تسلیم حضرت من یون تو اس بات کا
تمام دعوے کرتے ہین مگر طبے نسخہ
مجرب جو چینی کے شکستہ برتنون کو
جوڑنے مین تیر بہدف ہے خدمت
عالیہ مین ارسال کرکے امیدوار
ہون کہ درج رسالہ فرما کر بندہ
کو ممنون احسان فرماوین گے دکار
کنان و ارباب پیشہ کو آپ کی طفیل سے
فائدہ کلیہ ہوگا

لیجیے حضرت ۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لاکھہ
اور انڈے کی زردی وغیرہ سے عوام لوگ
برتن چینی شکستہ کو جوڑتے ہین مگر یہ
نسخہ مجربہ مجرب ہی ۔ یعنے آٹا گندم کا
باریک سائیدہ اُسکو سخت کرکے گوندہا
جاوے ۔ اور ایک لگن پانی کا بہر کر
اُسمین آٹا گہول دین ۔ جب کہ اُسکی
دردہی تمام حل ہوجاوے تو اوس مین
اور نیا پانی ڈال کر پہر اُسکو اسی طرح
سے پانی مین حل کرین تاوقتیکہ دردہی آٹے
کی تمام ہوجاوے جب آٹا دردہی چہوڑے
تو پانی کو گرادین تو لگن مین ایک چپکٹی
سی رہ جاتی ہے اُسکو لیکر ہاتھون کے
دونون تلکیون مین زور سے ملین ملنے
وہ مانند ایک ٹکڑہ گوشت کی لوتہڑا سا
ہوجاتا ہے اوس مین تہوڑی سی
قلی کہ جس سے مکان کی لپائی کی
جاتی ہے ملاوین پہر ہاتہہ مین ملین تو ایسا
ہوجاوے گا کہ گویا قسم کا سریش ہے
برتن شکستہ کے ٹکڑون کو خو
کرین کہ جو آلایش چکنا و
دین شرط طبے ہے کہ سوکہہ جا

ہے کہ اور جگہہ سے برتن ٹوٹیگا اوس
جوڑ سے کہ جہان سے پیوند کیا گیا ہے
ہرگز جنبش کہاویگا اور تماشے یہ کہ جوڑ
ایسا معلوم دیگا جیسا کہ برتن ٹوٹا ہی
نہین بہت دفعہ آزمایش کرکے مشتہر کیا
جاتا ہے

حبوب مالویصاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی وقوت کے
لیے ضروری ہیں یہ حبوب مصفی خون ادویہ
پر فضیلت رکہتی ہین کبد۔ معدہ۔ گردہ کی
امراض کے لیے مفید ہین اُن کی استعمال
سے اعضاء رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی
امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہین
آنتونکی ہر ایک طرح کی شکایت اور ریاح رینہ
پیچش کو رد کرتی ہین سو اور دیہ اخلاط فاسدہ
نباتات اور حیوانات کی متعفن ہونے کے سبب
خون مین داخل ہوتی ہین اُن سے خارج ہوجاتے
ہیں بس مفید ہین اعضاء تولید کے کمزوریوں
اتکے لیے بے بہا ہین اور دنیا بیز
تک کے لیے لاثانی ہین۔

مرہم مالوی صاحب

اس مرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالتمین
آجاتا ہی جسم سینہ معدہ کبد ورحم کی وجہ مفاصل
وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اگر ٹانگ
خراب ہوگئی ہو رحم کہنہ اور پہوڑے پرانے سینہ کا
جلد ارہنا ناسور رگوں اسمیں غیرہ کے دفعیہ مین تیر
بہدف ہے جلدی امراض اسکی استعمال شفا پاتی
ہین گولیان اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ
دسٹریٹ لنڈن مین بنائی جاتی ہین اور تمام
عالم کے دوافروش صندوقون ڈبیون بیچتے
ہین قیمت یہ ہی ایک شلنگ ½ انیس ایک شلنگ
شلنگ ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲ شلنگ قریب
قریب تمام زبانون مین انپر ہدایت لکھی ہوئی
ہی کہ اس طرح استعمال کرنا چاہیے

PREVENTION IS BETTER THAN CURE.

بابت ماہ جون ۱۸۸۵ء نمبر ۶ جلد ۶

VOL. 6—*Lahore* June, 1885—*No.* 6

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں -

(۱) حفظ ما تقدم - طبابت - کیمیا - افعال الاعضا - تشریح - وغیرہ

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کے لیے بہتر خیال کیجاتی ہوں اور ان اسباب کو دفع میں سے جو صحت میں خلل انداز ہوتے

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی طبی میگزینوں میں جو نئے نئے تجربے کے متعلق شائع ہوتے ہیں اونکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی
عام خریداران بلامحصول	۳ر	[illegible]
ایضاً مع محصول	۴ر	[illegible]
سرکار و روساے	۶ر	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ بعد اسکے ڈیوڑھ

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departn. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	*Yearly in arrears.*	*Single copy.*
For Station Subscribers ...	2 13 0	4 3 6	0 4 0
" Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	
" Chiefs & Government officials ...	4 14 0	7 5 0	0 6 6

یہ رسالہ بعض صاحبوں کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرما دیں ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرایا چاہیں تو درخواست مسدودی کے ساتھ رقوم بھی بھیجدیں ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء لاہور متصل کوتوالی کے نام کریں روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں ورصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱ر زیادہ ارسال فرماویں - اجرت مضامین خاص ۲ سطر ہر فی صفحہ سے ۱ روپیہ زیادہ اشتہار کے لیے رعایت ہوگی -

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ جون ۱۸۹۵ء

مضامین جو صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب کے دفتر سے وصول ہوئے

> جو خاص واقعات کہ گذشتہ ۱۳ برس کے درمیان صوبہ پنجاب مین واقعہ ہوئی مجمل ومختصر طور پر بلاحظہ ناظرین مین لائی گئے ہین اور سبب ترقی کا بیان کیا گیا ہے۔

(۷) مذکورہ بالا جدول اور نوٹ نہایت مفید ودلچسپ ہین ۔ اون سے ان بڑی بڑی واقعات کا حال جو گذشتہ ۱۳ برس کے درمیان گذرے ہین نہایت مختصر طور پر ناظرین پر کھل جاتا ہے مسٹر ابٹسن صاحب بغرض اون دو وقتون کے درمیان مقابلہ کرینگی جو کہ مردم شماری ۱۸۵۵-۶۸ع اور ۱۸۶۸-۸۱ع کے درمیان حایل ہین مرقومہ بالا حالات کا بیان جو جدول اور نوٹون مین مجمل طور پر قلمبند ہین پورے پورے شرح وتفصیل کے ساتھ کرتی ہین اور پیرگراف ۱۳۱ اور ۱۳۲ مین بہ تحریر فرماتے ہین ۔

> مقابلہ درمیان اون دو وقتون کے مردم شماری ۱۸۵۵-۶۸ع اور ۱۸۶۸-۸۱ع کے درمیان حائل ہے۔

دو۔ جو وقت کہ ۱۸۵۵ع اور ۱۸۶۸ع کے درمیان حائل ہے اسکی نسبت اوس وقت کے درمیان جو ۱۸۶۸ع اور ۱۸۸۱ع کے مابین واقع ہے

صوبہ پنجاب کی آبادی مین
کیون اسقدر کم ترقی ہوئی
اور جو ترقی کہ اس صوبہ نے خاص
۱۸۶۸ء اور ۱۸۸۱ء کے درمیان
دوسری باتون مین کے اس
کے مقابلہ مین بھی اُسنے آبادی
مین اسقدر کم ترقی کی اس کی
وجہ مذکورہ بالا حالات کے
دیکھنے سے ناظرین پر فوراً
منکشف ہوجاویگی ہندوستان
کی تعداد پیدایش وموت مین
ہمیشہ درجہ علی التواتر کمی وبیشی
اور تغیرات عظیم واقع ہوتے
رہتے ہین یہ ایک خاص علامت
ہے جسے اس ملک کی حالات
حیات وممات کو دوسرے ممالک
کے حالات پیدایش وموت سے
تمیز ہوسکتی ہے ۔ چنانچہ ملک
انگلستان مین شرح پیدایش
وموت مین کل تعداد مین سے
سال بسال فی ہزار بحساب دس کے حساب
فرق ہوتا ہے لیکن ہندوستان
مین یہ فرق سینکڑون کے حد
تک پہونچ جاتا ہے خصوصاً پنجاب
مین اس قسم کا فرق بہت ہی
زیادہ ہوتا ہے مگر یہ تعجب کی بات
نہین جیسا کہ مندرجہ ذیل حالات
کے دیکھنے سے ناظرین پر واضح
ہوجاوے گا صوبہ پنجاب کی آبادی
مین اگر بطور سرسری دیکھا جاوے اس قسم کا اجزا
شامل ہین جنکا جدول ذیل
مین حال درج ہے ۔

جدول	
قسم پیشہ	تعداد فی ہزار آبادی
ملازم سرکاری وغیرہ	۲۷
اہل حرفہ درجہ اعلے	۸
خدا پرست و عابد	۱۶
دوکاندار	۵۹
ملازمت پیشہ	۱۵
مالکان اراضی	۲۰۱
مزارعان	۱۹۱
مزارعان حصہ دار	۱۴
خدمتگاران مزارعان	۱۶
گلہ بان وغیرہ	۱۶
دستکار و کاریگر قصابی	۲۰
دستکار دیہاتی اور کمین لوگ	۱۹۰
بساطی اور پھیرے والے وغیرہ	۴
بار برداری پیشہ	۱۳
طے متفرق محنت پیشہ	۴۶
گدا اور آوارہ گرد جنمین جوگیا اور فال گو وغیرہ داخل ہین	۴۲
میزان	۱۰۰۰

اس جدول کے ملاحظہ سے ناظرین
پر یہ بات واضح ہو جاوے گی کہ منجملہ کل
آبادی کی فیصدی ۱۰ء۵۳ کے
برابر اشخاص کا توحصر معاش خاص
پیداوار زراعت پر ہے اور فیصدی
۱۷ء۳۱ اشخاص ایسے ذریعون
سے اپنی زندگی بسر کرتے ہین جو
نہایت غیر معین اور اتفاقیہ ہین ان
مؤخر الذکر اشخاص مین سے دو ثلث
کے برابر لوگ حصول معاش مین دہقانون
کے محتاج و گرویدہ ہین بس درصورت
امساک بارش باران تین چوتھائی
بہر آبادی کے اسباب معیشت
یک دفعہ منقطع ہو جاتے ہین اور
جبکہ آبادی کا مختصر جو قصبہ جات
مین سکونت پذیر ہے اقل درجہ
کی گرانی غلہ سے تنگی و افلاس مین

پڑ جاتا ہے اور وبائی امراض
کے نتیجہ مین خصوصیت کے ساتھہ مبتلا
ہونے کی قابلیت رکھتا ہے۔
اگر کل آبادی کو بہیئت مجموعی
دکھا یا وے تو یہ واضح ہوگا کہ
اسکا طریق حصول معاش کمال
درجہ کی پست وابتر حالت مین ہے
دولت بلحاظ ان معنون کے جو اہل
یوروپ اس لفظ سے لیتے ہین
اون مقامات مین جو شہرون
کے باہر واقع ہین یا اون شہرون
مین جہان تجارت پیشہ لوگ نہین
رہتے قریب قریب نا معلوم ہے
اور خالی ضروریات زندگی کے
مہیا کرنیکی بعد جو کچھہ کہ ان لوگون
کے پاس باقی بچتا ہے اسکی مقدار
اسقدر قلیل ہوتی ہے

جو قیاس و گمان مین نہین اسکتی پیر
یہ صاف ظاہر ہے کہ پیداوار غلہ مین
ایک اقل درجہ کی کمی
غلہ مین بہت ہی کم درجہ کی گرانی
کا واقع ہونا۔ یا زمینداروں مین
ایک ادنی درجہ کی تنگی وناداری
کا نازل ہونا اس ملک کی آبادی
کی ایک کثیر حصہ کو کلیتاً افلاس
مین ڈالدیتا ہے اور اگر کوئی ایسا
حادثہ واقع ہو جو اصلی خشک سالی
یا قحط کے قریب پہونچتا ہو تو یہہ
لوگون کی ایک کثیر تعداد کو اونکی
موجودہ اسباب معیشت سے
یک لخت محروم کردیتا ہے اور جبکہ
اونکے پاس کوئی سرمایہ اول
سے جمع کیا ہوا موجود نہین ہوتا
جیسے کہ وہ اپنے محتاج کو اسوقت

بقیہ مضمون افعال الاعضا کے

استخوان

استخوان معدنی اور حیوانی
مادہ سے بنی ہوتے ہے۔ معدنی
مادہ تخمیناً ۶۷ فیصدی پایا جاتا
ہے اور حیوانی مادہ تخمیناً ۳۳
فیصدی۔ معدنی حصہ زیادہ
تر کلسی ام فاسفیٹ[1] کا ہوتا ہے۔
لیکن علاوہ اسکے کچھہ تھوڑا حصہ
تخمیناً ۱۱ حصے ۶۷ مین سے
کلسی ام کاربونیٹ[2] اور فلو
رائیڈ[3] و مگنی سئے ام فاسفیٹ[4]
کی پائی جاتی مین

No.1 Calcium-phosphate
No.2 calcium carbonate
No.3 Fluoride
No.4 Magnesium-phosphate

ہڈی کو جوش دینے سے حیوانی
مادہ جلےٹین[1] کی شکل مین پایا
جاتا ہے۔ استخوان کے
ہر دو اقسام کے اجزا باہم
ایسے مخلوط ہین کہ بغیر مدد
کیمیا کے کارندون کے علیحدہ
نہین ہو سکتے۔ مثلاً آگ کی
مدد سے تو حیوانی اجزا علیحدہ
ہو سکتے ہین اور بذریعہ تیزابون
کے جمادی اجزا۔ اور انکی
باہم مخلوط ہونے کا بڑا ثبوت
یہ ہے کہ خواہ ہم جمادی اجزا
کو بذریعہ تیزآب استخوان کے
وجود سے خارج کر دین خواہ بذریعہ
آگ حیوانی مادہ جلادین تاہم استخوان
کے بظاہر ویسی ہی شکل رہیگی۔

1-gelatin

ہر دو متذکرہ بالا اقسام کے اجزا کی مقدار مختلف ہڈیون مین مختلف ہوتا ہے بلکہ ایک ہی ہڈی مین بھی بلحاظ عمر کے تغیر ہوتا رہتا ہے -

ساخت استخوان - بظاہر ہڈیون کی ساخت دو قسم کی دکہائی دیتی ہے - ایک تو نسیج الصلبیہ یعنی ٹھوس[1] اور دوم نسیج المند مجہ یعنی جوف دار جو سپنج[2] کی مانند ہوتی ہے - مثلاً اگر کسی لمبی ہڈی کو آڑے طور پر کاٹا جاوے تو اوسکے سرون پر اوپر اوپر تو ٹھوس قسم کا چھلکا سا پایا جائیگا - اور اوسکے اندر سپنج

No. 1 - Compact
No. 2 Concellano

کی شکل کا - ہڈی کا شہتیر عنقریب بارہ ٹھوس قسم کا ہوتا ہے اور اس نالی کو محیط کیے رہتا ہے جبکو متوسط الجوف یعنی مغز استخوان کی نالی[1] کہتے ہین - کیونکہ اوس مین استخوان کا مغز محفوظ رہتا ہے - جو استخوان کہ چوڑی چپٹی ہوتی ہین مثلاً کاسہ سر کی انمین ٹھوس قسم کی ساخت کی دو تہ کی درمیان سپنجی ساخت ہوتے ہے اور جو ہڈیین کہ چھوٹی اور بے ڈھب سے ہوتی ہین اون کے باہر کی سطح پر ٹھوس قسم کی ساخت نہایت باریک ہوتی ہے اور

No. 1 Medullary canal

اور اندر تمام سپنجی ساخت بھری ہوتی ہے

مغز استخوان

یہ دو اقسام ہوتا ہے سُرخ[۱] اور زرد[۲]۔

(۱) سُرخ تو وہ ہوتا ہے جو ہڈی کی سپنجی ساخت مین پایا جاتا ہے اسمین خون کے رگین بکثرت ہوتی ہین اور انہین کے ذریعہ سے ہڈی کی پرورش ہوتی ہے۔ علاوہ ازین اسمین کچھہ تو چربی کے کیسے ہوتی ہین اور باقی کے مغز استخوان کے کیسے۔ انمین سے بعض نیوکلی اس یعنے داغدار کیسے بھی ہوتی ہین۔ جو خون کے کیسون سے مشابہت رکھتے ہین اور چند ایک کیسے ایسے ہوتے ہین جو اورون کی نسبت بڑی ہوتے ہین اور اُن مین کئی نیوکلی اس[۱] ہوئے ہین۔ اون کو "جائنٹ سلس" کہتے ہین۔

(۲) زرد قسم کا مغز استخوان لمبی ہڈیون کے مڈلری کنال مین پایا جاتا ہے۔ اُس مین بھی خون کی باریک رگین بہت ہوتی ہین اور عنقریبًا تمام کیسی اُس کے چربی کے کیسے ہوتے ہین۔

Giant cells

پی ری آسٹیم[1] یعنے غلاف
استخوان - استخوان سواے
اون حصون کے جہان پر رگڑ کہانے
والے کرتیلگے رہتے ہین ایک
قسم کے مضبوط ریشہ دار جہلی مین
ملفوف ہوتی ہین جسکو غلاف
استخوان کہتے ہین - اور وہ خون
کی باریک رگین جو اس جہلے
مین پائی جاتے ہین اونھین
سے استخوان کے ٹھس حصہ
کے زیادہ تر پرورش ہوتی ہے
غلاف استخوان مین کئی خون کی
باریک رگین اور بہے باریک
شاخون مین منقسم ہوجاتی ہین
اور یہ شاخین استخوان کے
سطح پر بہی ویسی ہی باریک سوراخون

سے داخل ہوکر ہیورشی ان کنال[1] (نام صاحب)
مین - جسکا بیان آگے اویگا پہونچتی
ہین -

لمبی ہڈیون مین پرورش کرنے
والی ایک علیحدہ شریان بہی آتی
ہے جو استخوان کے شہتیر مین
کسی نہ کسی جگہہ سے داخل ہوکر
متوسط الجوف تک پہونچتی ہے -
اور وہان جاکر کئی شاخون مین
منقسم ہوجاتی ہے - علاوہ اسکی
کئی ایک باریک شاخین خون کی
رگون کی ہڈیون کے سرون پر بہی
جہان انکی بناوٹ اسپنج کی سے
ہوتی ہے داخل ہوتی ہین -

ساخت استخوان خوردبین کے
نیچے باوجود ظاہری فرق کے جو

No-1 Periostium

No-1-Hawersian canal

جو اوپر بیان کیا گیا خوردبین کے نیچے تمام ہڈیون کی ساخت ٹھیک ٹھیک یکسان پائی جاتی ہے۔ اگر ایک اعلی طاقت کی خوردبین سے دیکھا جاوے تو استخوان کے وجود مین بڑے سب سی شکل کے خلاف پائی جاتے ہین جنکو چھوٹے چھوٹے حفور کہتے ہین اور انکے ہر جانب سی نہایت باریک نالئین نکلتی ہین جنکو تجاویف الدقیق کہتے ہین اور ویسیہی باریک نالیوں سے جو اور حفور سے نکلتی ہین وصل ہوجاتی ہین۔ استخوان کے تپلے تہ مین تو صرف یہے پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر ٹھیر قسم کے ہڈی مثل استخوان بازو وغیرہ چوڑائی مین سے کاٹ کر دیکھے جاوے تو اوسکے ساخت مین اور ہی ترکیب پائی جاتی ہے۔ یعنے استخوان چھوٹی چھوٹی مدور اضلاع مین منقسم پای جاتی ہے۔ اور ایک حصہ کے وسط مین ایک سوراخ پایا جاتا ہے اور اس سوراخ کے گرد ہموسطے دائرے پایے جاتے ہین اور چھوٹے چھوٹے حفور اور تجاویف الدقیق بھی اونہی درمیان کے سوراخ کے گرد ہموسطی دائرون کی وجہ پر پائی جاتی ہین۔ اور اسے وصل کہتے ہین۔

اگر استخوان کو بنائی مین سے کاٹ کر دیکھا جاوے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وسط کے سوراخ صرف

No. 1 Lacunae
No. 2 Canaliculi

اون چھوٹی چھوٹی نالیون کے
سرے مین جو استخوان کے
بنانے کو طے کرتی چلی جاتی
ہین اور اپنے چپ و راست
کے شاخون کے ذریعہ سے
ایک دوسرے سے ملتی بھی
ہین - ان نالیون کو ہے
ورشی ان کنالس کہتے ہین -
کیونکہ ڈاکٹر کلاپ ٹن ہے
ورس صاحب نے اونہین
اول صحیح طور پر بیان کیا
ہے ان نالیون مین کہ جنکا قطر
انچہ کا ۱/۵۰۰ حصہ ہوتا ہے خون
کی رگین رہتی ہین جنکے
ذریعہ سے خون استخوان
کے ہر ایک حصہ مین پہونچ جاتا
ہے اور حفر اور تجاویف

الدقیق ہے ورشی از
کنالس سے پرورش کرنے
والا مادہ جذب کرکے اور عمدگی
کے ساتھ استخوان کے
باریک سے باریک حصہ تک
پہونچا دیتی ہین ۔
خون کی رگین - ہی ورشی ان
کنالس مین استخوان کی
سطح پر سے یعنے پی غلاف
استخوان کے نیچے داخل ہوتے
ہین -
نیز اندر کیطرف سے یعنے
متوسط الجوف مین سے اور سپنج
کی شکل کے استخوان کے
سوراخون مین سے - بعض
حکماء کا قول ہے کہ شریان و
ورید علیحدہ علیحدہ نالیون

مین رہتی ہین ۔
حفور یہ مین شاخدار کیسے
پائے جاتے ہین جنکو
استخوانی کیسے کہتے ہین ۔
اور کانک ٹیوٹشیو کے کیسون سے
بالکل مشابہت رکھتے
ہین ۔ ان مین سے ہر ایک
اپنے آس پاس کی ہڈی
کی پرورش کرتا ہے ۔ اور
بذریعہ اوس پرورش
کرنے والے مادہ کے جو
تجاویف الدقیق مین بہتا
رہتا ہے ۔ ہر ایک کیسہ دوسرے
کیسہ سے ملا ہوا ہوتا ہے
اور نیز ہے ورشی ان کنال
کی خون کی رگ سے ۔
متذکرہ بالا بیان سے پایا
جاتا ہے کہ استخوان بھی ایک
قسم کا کانک ٹوٹشو ہے
اور چونے کے مرکبات
سے پر ہے ۔
کیونکہ یہ ایک عمدہ قسم
کی کانک ٹوٹشو سے بعینہ
مشابہت رکھتی ہے مثلاً
قرینہ سے ۔ جیسا کہ
استخوان مین حفور اور
تجاویف الدقیق کے
اندر شاخ دار کیسے پائے
جاتے ہین ویسا ہی قرینہ
کے اندر شاخ دار کیسے
پائے جاتے ہین جو
شاخ دار

جو خون مین رہتے ہین - اور استخوان
کی باریک ریشہ دار بناوٹ کے
لے مے لی جنکا بیان ذیل مین بیان
ہوگا - قرینہ کے ریشہ دار بناوٹ
جسمین شاخدار جوف پائے جاتے
ہین مشابہت رکھتی ہین -

لے مے لی آف کمپکٹ بون - یعنی ٹھوس
استخوان کی پچرین - لمبے استخوان
کے شہتیر مین تین اقسام کی پچرین
پائی جاتی ہین -

(۱) جنرل لے مے لی یعنے عام پچرین
جو پیریاسٹیم یعنے غلاف
استخوان کے نیچے پائی جاتی ہین
اور نیز اوسن نالی کے گرد جسمین مغز
استخوان رہتا ہے اور اس نالے
کے گرد اسکے ہموسطے دائرے ہوتی ہین

No. 1 Lamellae

استخوان کی بیرونی واندرونی سطح
سے کچھہ فاصلہ پر اسکے در
میان دوسری قسم کی پچرین
پائی جاتی ہین -

(۲) خاص پچرین جنکو ہیورشین
ان لے مے لی بہی کہتے ہین کیونکہ
ہموسطی دائرون مین ہیورشین ا
کنال کے گرد پائی جاتی ہین اور
ایک نالی کے گرد چہہ سے لیکر د
تک ہوتی ہین -

(۳) درمیانی پچرین - جو ہیورشین ا
لے مے لی کے نظام کو باہم ملاتے ہین
یعنے ہیورشین ان لی می لے کے درمیان
جو خالی جگہہ رہجاتی ہین اون مین
یہ پائے جاتی ہین اور اسے
وجہ سے ان کی تعداد اونکے ریکے
ہوا کرتی ہے یعنے جہان ہے

ان ریشون کی کم ہونگے وہان
درمیانی بچہرین زیادہ ہون گی
اور جہان ہی درشتی ان ریشون کی
زیادہ ہونگے وہان درمیانی
بچہرین کم ہونگی
بچہرون کی باریک ساخت جالی
نما ہوتی ہے - اگر استخوان
کی سطح پر سے ایک پتلا سا
چہلکا اُتار کر کچہہ دیر تک تیز
آب مین رکہا جاوے تاکہ اسمین
سے معدنی اجزا اخراج پا
جاوین اور پہر اوسے ایک اعلی
طاقت کی خوردبین سے دکہا
جاوے تو اوسکی ساخت نہایت باریک
سے جالی کی بنی ہوئی دکہائی
دیگی -
جالی کی ریشی طغایت ہی باریک
دکہائی دیتے ہین اور ایک
دوسرے کو ترچہے طور پر قطع
کرتے ہین اور جس مقام پر
وہ ایک دوسرے کو قطع کرتے
ہین وہان اونکے وصل سے
گانٹھ سی بنجاتی ہے گویا اس
مقام پر ہر دو جانب کے ریشی
باہم مخلوط ہوگئے ہین -
اکثر مقامات پر ان جالی کا
بچہرون کے بیچون بیچ آزاد
ریشے پائے جاتے ہین
جو سفید یا لچکدار ریشون سے
مشابہت رکہتے ہین - یہ
ریشے بچہرون کے باہم پیوست
رکہنے مین کام دیتے ہین اور
اگر بچہرون کو جدا کیا جاوی
تو بیچمین سے نکلتے ہوے اور

اور کھینچتے ہوئے دکھائی دیتے ہین - یہ ریشے استخوان کے غلاف یعنے پے ریاسٹر ٹی ام کی اندر کی سطح سے پیدا ہوتے ہین - اور جوان آدمیون مین اوسسے ملے ہوئے پاے جاتے ہین -

راقم

بخشی ناتک چند اسسٹنٹ سرجن سونیپت

علم کیمیا

کیمیاگری ایک قسم کا مرض ہے ہزارہا سال سے چلا آتا ہے اور کوئی ملک اوس سے خالی نہین - ہندوستان مین خصوصًا اسکا چرچہ بہت عرصہ سے ہے - ہزارہا ذی عقل و ذی فہم احباب اس کوشش مین اب تک مصروف نظر آتے ہین - کہ کسیطرح سے قلب ماہیت ہو جائے - بعض کی راے ہے کہ مادہ گو شکل بدلتا رہتا ہے مگر ماہیت مین تبدل خلاف قانون قدرت ہے - اور بعض حکما کی یہ بھی راے ہے کہ قلب ماہیت ممکن ہے - مگر مشکل ہے یوروپ مین تو اب بہت ہی کم ایسے نظر آتے ہین جو اس خبط مین مبتلا ہون اور وہان جو کمسٹری کے علم کے مشاق ہین وہ تو بالکل کیمیا کے قائل نہین ہے البتہ کمسٹری کی ترقی مین جو تحقیقات کی افزونی مین وقت خرچ ہوتا ہے گو وہ بعض اوقات

سالہا سال تک ضائع جاتا ہو
مگر کسی نہ کسی وقت کوئی نہ کوئی
اچھا تجربہ یا نیا مشاہدہ حاصل ہو
جاتا ہے جو نہایت مفید ہوتا
ہے -
ہمارے ملک مین ہنوز یہ مرض نہین
گیا - لکھپتی امیر بھی اسیطرح
ساعی ہین جیسے بعض غریب
ہین - غریب تو اوس خیال
سے مصروف ہین کہ شاید قسمت
سے کچھ ہاتھ آجائے تو متمول
ہوجائین اور امیر اسوجہ سے کہ
حرص کی انتہا نہین اور بعضے
محض ایک شغل سمجھکر ہر سال
کے سال کچھ پھونک دیتے
ہین
اگر یہ شغل محض اسیطرح سے

جاری رہے کہ آیا واقعی تانبے
سے سونا اور رانگ سے چاندی
بن سکتی ہے یا نہین تو کوئی
ایسا ہرج نہین ہے - بلکہ شاید
کمسٹری کا کوئی مسئلہ حل ہوجائے
مگر خرابی یہ ہے کہ بعضے شریر دغا
باز مصنوعی کیمیاگر بنکر لوگون
کو وہ جھانسے دیتے ہین کہ ناگفتہ
بہ - اس شغل کے شائق صریح جانتے
ہین کہ جس شخص کو کیمیا بنانی آتی
ہو وہ کسیکا محتاج نہین ہوسکتا
تاہم خدا جانے اُنکی آنکھون پر
کیا پٹی بندھجاتی ہے کہ اس
مصنوعی کیمیاگر کے ہتکھنڈون
مین آجاتی ہین - اگر حساب
لگایا جاے تو ایسی ہزارہا نظیرین
ملینگی - جہان بیچارے غریبون

کی بیبیون کا زیور اور مال لیکر
کیمیاگر سونا بنانے کے بہانے
رفو چکر ہوئے ہین اور پہر پتا نہین
لگا - ایسی بھی نظیرین ہین جہان
مہینون امیرون کے یہان قورما
اور پلاؤ اوڑاتے ہین اور کوئی
نہ کوئی شعبدہ دکہا کر ہزارون روپیہ
کا مال لیکر جاتے ہین - اگر کچھہ فائدہ
اس قسم کی اشغال سے ہوا ہی تو یہ ہوا ہے
کہ اسی بہانہ سے کئی طبی نسخے
اتفاقاً بن گیے ہین جو نہایت سریع
التاثیر اور مفید ہین - مگر یہ جزوی
فائدہ اوس نقصان سے جو
مختلف اوقات مین ہوا ہے
کہین کم ہے - البتہ ہم اسکو ایک
معنے مین کیمیاگر کہہ سکتے ہین
جو کچھہ صنعت گری دکہلا سکتا ہو

اور اسی بہانہ سے لوگون کی جیبین
خالی کراتا ہو - مگر یہ محض فریب ہی
شکر ہے کہ جون جون تہذیب
بڑہتی جاتی ہے یہ شغلہ بھی کم
ہوتا جاتا ہے تاہم ابھی بہت کچھہ
ہونا باقی ہے - ہمارے ہم وطنون
کو چاہیے کہ کبھی اس خبط مین مبتلا
نہون - بلکہ ریاضت متعارفہ کی
سچی کیمیا سے اپنی چاندی کرین
اور ان دغا بازون کو بھی اب
مناسب ہی کہ ان ہتکھنڈون سی
باز آئین اور اگر انہین کوئی شعبدہ
کرتا ہو تو بجاے اس قسم کی فریب
کے جائز طور پر استعمال کرکے اپنا
روزگار پیدا کرین - جیسا کہ یورپ
کی میجک پروفیسر آجکل کر رہے
ہین - ہمین اس سے بحث نہین

ہے کہ آیا کیمیا ممکن ہے یا غیر
ممکن مگر اتنا تو ضرور کہین گے
کہ نہایت ہی مشکل ہے اور اسکی
تلاش مین عموماً ناکامی اور ایک
آنچ کی کسر باقی ہے بعض احباب
کا یہ قول ہے کہ زیادہ کیمیا تو نہین
دیکھی مگر اسقدر دیکھا ہے کہ جوڑا
ہنجاتا ہے یعنے ایک روپیہ کی خرچ
سے دو روپیہ پیدا ہوجاتے ہین۔
مجھے تو اسکا بھی پورا یقین نہین
ہے کہ ایسا ہوتا ہو مگر یہ ضرور ہی
کہ ایسی مصنوعی چاندی کا پورا
امتحان کیا جاسے۔ مشہور ہی
کہ صراف ایسی چاندی کو پہچان لیتے
ہین۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ ایک
ایسا حکم نافذ فرماسے کہ صراف کو
جسوقت کسی چاندی پر کیمیای چاندی
کا دہوکا ہو تو صاحب کیمکل ایگزا
مینر کے پاس بھیجدے تاکہ وہ پورا
پورا امتحان کرین۔ اور اگر ہیئت
بدلی ہوئی کہوٹی چاندی نکلے تو فروشندہ
پر فوجداری مقدمہ ہو۔

شمیم از شہر جالندہر

موسمی تپ

آجکل چونکہ موسمی تپ کی اکثر شکایات
سنی جاتی ہے لہذا ہم ناظرین رسالہ
کے ملاحظہ کے لیے اس قسم کے بخار
اور اس کے اسباب اور دفعیہ کی
تدابیر وغیرہ ایک ڈاکٹری رسالہ
سے ذیل مین لکھتے ہین۔
واضح ہو کہ۔ موسمی تپ خراب زمین
کے مرطوب وخراب انجزات سے
پیدا ہوتی ہے اور خراب انجزات

اسوقت پیدا ہوتے ہین جب خراب ہوتے ہین جس طرح

درختون اور پودون سے علیحدہ
شدہ پتے جڑہ پہل پہول بیل
وغیرہ یا جو اشیاء ان سے تیار
ہوتی ہین مثل کپڑا کاغذ روٹی
دال وغیرہ یا مردہ جانور اور اسکی
اعضا مثل گوشت ہڈی بال وغیرہ
یا بدن کی رطوبات مثل بول و
براز تہوک گوبر وغیرہ اشیاء
زمین مین ملجاوین اور وہان تم
یعنے پانی بھی موجود ہو اور پہر اوپر
سے کسیقدر تیز دہوپ بہی لگے
جو زمین مرطوب بہی ہو اور اور
طرحپر خراب نہو اُسکے الجزات
بہی خراب اور تپ کا باعث
ہوتے ہین اور ناپاک زمین کے
الجزات اُس سے بہی زیادہ

خالی پانی سے بہاپ نکلتی ہے
اور جس پانی مین کوئی پہلے بُری
شے ملی ہو اس مین سے اوس
شے کے بو والے الجزات نکلتے
ہین اوسیطرح گیلی زمین مین سے
اسی کے گئے الجزات بھی نکلتے ہین
کہ جو زمین مین سڑ رہی ہو یا جیسا
دودہ مین پانی ملا کر پینے سے دودہ
خالص ہمارے بدن مین کم جاتا ہے
ویسا ہی جب یہ بری الجزی بری زمین
کے ہمارے سانس لینے کو اچھی
ہوا کے ساتھہ ملجاتے ہین تب
اچھی ہوا بھی ہمارے جسم مین جاتی
ہے اچھی ہوا ہمارے بدن کی
پرورش و زندگی ٹھہری اسلیے
اوسکی کمی سے ہمارے بدن کمزور

ہوجاتے ہین ایک تو اچھی ہوا اس
موسم مین کم ملتی ہے دوسرے
بُری اور مرطوب ہوا اندر داخل
ہوئی تیسرے ان ایام مین دنکو
گرمی رات کو سردی ہوتی ہے
جس سے انسان کا بدن جکڑ جاتا
ہے۔
ایک امر اور لایق یادداشت ہی
کہ جس انسان کا بدن پہلے ہی
کمزور ہو اوسپر یہ بُرے سبب
جلد تاثیر کرجاتے ہین اسواسطے
تپ کا زور بچون اور بوڑہون
پر زیادہ پڑتا ہے اور یہ لوگ بہ
نسبت جوانون کے بہت مرتے
ہین جیسے خالی معدہ پر دوا کی تاثیر
جلد ہوتی ہے ویسی ہی خالی پیٹ
پر خراب نہین کے خراب البخرات
مین پہرنے سے اون کی جلد تاثیر
ہوتی ہے بہوک سے زیادہ کہانے
سے تو ہر موسم مین بدن بہاری
و سنگین ہوجاتا ہے لیکن ان
ایام مین ذراسی زیادتی بہی اپنا اثر
کرجاتی ہے اور موسمی تپ کو بلالیتی
ہے ایک یہ سبب بہی بخار کا ہوتا
ہے کہ ان ایام مین برسات اور
دریا کی طغیانی سے کنوونکا پانی سطح
زمین کے نزدیک آجاتا ہے زمین کے
بالائی طبقات مین آلایش اور گندگی
ہوتی ہے خصوصاً قصبون اور اُن
کے قرب وجوار مین زمین کے بالائی
طبقون کی آلایش پانیمین اثر کرجاتی
ہے اور سوا اسکے بُری زمین
کے بُرے بخارات بہی پانی مین جذب
ہوجاتی ہین اور نیز اسوجہ سے بہی

کہ کنوین ان ایام مین کم چلتے ہین
اُنکا پانی خراب ہوجاتا ہے پس برسات
کے بعد جبتک کوؤن کا پانی خوب
نکالا نا جاوے اور کنوین صاف
نکیئے جاوین تب تک اون کا
پانی بُرا اور تپ آور ہوتا ہے اسیطرح
گڈھون کا پانی خراب ہوتا ہے ان
سے وست ہونیکا اندیشہ ہوتا ہی
یہانتک تو موسمی تپ کے اسباب
کا بیان ہوا اب اوسکے روکنے کی
تدبیرین بیان کی جاتی ہین ۔ موسمی
تپ سے بچنے کی دو تدبیرین ہین ایک
وہ جن پر ہمیشہ عمل کرنا چاہیے
دوسرے وہ جنکی پابندی اس موسم
مین ضرور ہے اول وہ چیز ہمیشہ لحاظ
رکھنا چاہیے یعنے بستی کے قریب
پانیکا نہ ٹہرنا گڑھونکا ہموار رکھنا مکان

وگلی کوچونکی صفائی گڑہونکو کوڑے
کرکٹ کی جگہہ صاف مٹی سے
بہرنا رہایش اور آمد و رفت کی
جگہہ مین نمی نہونے دینا ۔ استعمالی
کوؤنکا سال مین دو بار صاف کرانا
بخصوص برسات کے بعد غیر صاف
کنوؤن کا پانی جوش دیکر چہانکر
پینا اگر بستی کے باہر قریب کسیمقام
پر دلدل اور نمی رہتی ہو تو بستی
اور اس دلدل کے مابین درخت
لگانا کیونکہ درختون کے تپی اور
خود درخت خراب ہوا اور نمی کو جذب
کر لیتے ہین ایسے موقع پر گوند کا
درخت اور کیلہ و سورج لکہی کا لگانا
مفید ہے اور غلیظ پانی مین کنول
کا پیڑ لگانا اچھا ہے اسلیے کہ اس
پیڑ کے پتے پانیکو صاف رکھتے ہین

ہین دوم وہ تدابیر جنکی پابندی
خاص موسمی تپ مین لازم ہے یہ
ہے کہ صفائی کیطرف معمول سے
زیادہ متوجہ ہونا خراب کنوئون اور
جوہڑون کا پانی بغیر پکائے ہرگز
استعمال نکرنا گھرون مین پانی نہ گھیر
بلکہ دہوون وغیرہ ایک علیحدہ برتن
مین جمع کرکے مناسب جگہہ پر
دور پہینکدینا مویشی کے رہنے کی
جگہہ سے علیحدہ باندہنا ہر روز گھر
مین گوگل وغیرہ کی دہونی دیتے
رہنا خاصکر مٹی والی جگہہ مین ضرور
دہونی دینی لازم ہے آگ جلانی اور
دہوآن کہانا مفید ہے برہنہ بدن رہنا
اور رات کو شبنم اور نیچے مکانات
مین سونا مطلق نہ چاہیے خالی معدہ
[illegible] ہوا مین نکلنا [illegible]

بلکہ کچھہ کہا کر جانا چاہیے مکئی کے
بھٹون اور جوار کنگنون اور امرود
وپہونٹ وغیرہ سے پرہیز لازم ہے
بلکہ اور جو چیز کسیکو عادتا ناموافق
ہو اُس موسم مین ہرگز نکہائے
جاوے جب موسم تپ عالمگیر ہو
جاوے تو تندرست آدمیون کو ہر روز
ایک رتی کونین کہانی چاہیے بچون
کو چوتہائی رتی کافی ہے جنکو
کونین میسر نہو وہ تین رتی کڑوی
اتیس کا استعمال کریا کرین جنکو
گرمیکا زور نہو اون کے لیے اتیس
کے جوشاندہ مین اجوائن بہی ملالین
تو اچھا ہے - یا اُس نسخہ کا استعمال
رکہین اتیس ۴ ماشہ اجوائن ۲
ماشہ سہاگہ ۱ ماشہ پانی چار چہٹانک
جب جوش [illegible] رہے تین چہٹانک

PREVENTION IS BETTER THAN CURE.

بابت ماہ جولائی ۱۸۸۵ء نمبر ۷ جلد ۶

VOL. 6—Lahore July 1885—No. 7

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں -

(۱) حفظ ما تقدم - طبابت - کیمیا - افعال الاعضاء تشریح وغیرہ کے مسا

(۲) ایسی تدابیر جو عوام الناس کو باخبر کریں اور صحت کے لیے بہتر خیال کی گئی ہیں اور ان اسباب کو دفع کریں جو بہبودی صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات در بارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینوں میں جو نئے نئے تجربے حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہیں انکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت - مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و رؤسا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4) The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy.
For Station Subscribers ...	2 13 0	4 3 6	0 11 0
" Out Station Subscribers	3 6 0	4 8 0	
" Chiefs & Go-			

یہ رسالہ بعض بعض صاحبونکو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرا یا جائین تو درخواست مسدودی کے ساتہہ رقوم بھی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱۰ر زیادہ ارسال فرما دین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ر فی صفحہ ۱۲ر روپیہ زیادہ اشاعۃ کے لئے رعائت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ جولائی ۱۸۸۵ء

مضامین جو صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب کے دفتر سے وصول ہوئے

بقیہ ماہ جون سنہ ۱۸۸۵ء

ٹال سکیں لیکن کل شمالی ہندوستان
میں سے وہ نشیب میدان
جوکہ پنجاب کے مشرق میں واقع
ہیں اور جنمیں منجملہ کل آبادی
صوبہ پنجاب کے فیصدی ۲۸
افراد موجود ہیں ایک ایسا حصہ
ہیں جو عظیم تغیرات واختلاف موسم
کے نتیجہ میں مبتلا رہنے کی قابلیت
اور سخت قسم کے امساک بارش
باران سے ویران وتباہ ہوجانیکی
صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ میدان
اوس قطعہ زمین پر واقع ہیں جو
ایسے دو رقبہ جات کی مابین حد فاصل ہے
جنمیں سے ایک میں تو بارش
بالضرور ہی ہوتی ہے اور امساک
بارش کا شاذ ونادر خطرہ ہوتا
ہے اور دوسری میں خشک
سالی باقاعدہ رہتی اور
بارش کی قلت رہتی ہے مگر
امساک باران کا چنداں لحاظ
نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ اسمیں
کاشت زمین بجز اوس قطعہ کے
جسمیں نہر پڑتی ہے اور جو آبپاشی
کے ذریعہ سے موسموں کی قید سے
آزاد رہتا ہے ناممکن ہوتی ہے
ان میدانوں میں بارش کا اوسط
درجہ پر بھی پڑنا زمینداروں
کی ایک کثیر تعداد کو کھینچ لاتا ہے
لیکن بارش ان لوگوں کی وارد
ہونیکے تھوڑی ہی عرصہ کی بعد مطلقاً

بند ہو جاتی ہے اور کل لوگون کو
افلاس کے پنجہ مین مبتلا کر دیتی ہی
ان مین جس رقبہ زمین کا کہ آبپاشی پر
حصر ہے گو سال بسال اسکو وسعت
دی جاتی ہے مگر وہ بہت ہی کم ہے
اور رقبہ زمین زیر کاشت کا بہی
تک ایک جزوی حصہ ہے۔
علاوہ ان حالات کے حفظ ماتقدم
کی نہایت ہی ابتدائی اصول و
قواعد سے لوگون کا ناواقف
ہونا اور انکی دلون پر اخفا در رازداری
کے جاہلانہ خیالات کا متمکن جاگزین ہونا
جنکے سبب سے اُن قواعد کا بڑے
بڑے شہرون مین بہی نفاذ ناممکن ہو
جاتا ہے اور دیہات کا ایک ایسے
وضع ونقشہ پر بنا ہوا ہونا جس کا
ذکر کہ فصل ۶۲ اور ۶۳ مین کیا گیا
ہے اور جسکی سبب سے اہل دیہات
کی زندگی بلحاظ حالات مخل صحت
اہل شہر کے زندگی کے عین متشابہ
ویکسان ہو جاتی ہے اور فرق
خالی درجہ مین ہو تو ہو قسم مین نہین
ہوتا اور مشرقی ممالک کا ایسی مہلک
امراض کے پنجہ مین مبتلا ہونیکی صلاحیت
رکھنا جیسا کہ وبا ہیضہ و چیچک جنکا
کہ خوش قسمتی سے ملک یورپ
مین نام ونشان تک بہی نہین پایا
جاتا ہے جدا وعلیحدہ حالات مین
جو قابل لحاظ مین اور نتیجہ جو اُن کل حالات
کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے یہہ ہے
کہ پنجاب کی شرح موت و پیدائش میز
ہمیشہ تغیر واختلاف عظیم برپا
رہتا ہے۔
اس صوبہ کے واقعات کا معمولی

وباقاعدہ کچھ نہ کچھ اس قسم
کا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اوّل ایک
نامبارک وغیر مسعود سال کی آمد ہوتی
ہے اسمین بارش نہین ہوتے
اور تنگدستی شروع ہو جاتی ہے
دوسرا برس بھی ایسا ہی ہوتا ہی
اسمین بھی بارش نہین ہوتی اور قحط
تک نوبت پہونچتی ہے جسے ملک
برباد وتباہ ہو جاتا ہے اب لوگ
کم زرخیز وکم فائدہ بخش مقامات
سے نقل کرکے کسیقدر زیادہ زرخیز
وفایدہ بخش مقامات مین جا وارد
ہوتے ہین اور یہان کے رہنے
والون کے اسباب معاش کو جو کہ
ضروریات زندگی کے پورا کرنے
کیلئے پہلے ہی سے کافی نہین ہوتے
ایک زائد دباو مین ڈالدیتے ہین

قحط کے بعد تپ اور ہیضہ کی
مہلک وسخت وبائین ظہور کرتی
ہین اور پیر وجوان سب اس
طور پر ہلاک ہو جاتے ہین جیساکہ
موسم خزان کے درمیان
مکھیون کا حال ہوتا ہے جبکہ اکثر
اشخاص عین عالم شباب ہی مین
راہی ملک بقا ہوتے ہین۔ شرح
موت ایک دہشتناک تعداد
پر پھونچ جاتی ہے اور تعداد پیدائش
بہت کم ہو جاتی ہے اور جب
تنگدستی وتباہی ایک خوفناک
حدتک پہونچ جاتی ہے تو اسکے بعد
خوش وعمدہ موسمون کی نوبت
آتی ہے آبادی اپنی ناتوان اور
درماندہ وکمزور ارکان سے پاک
وصاف ہو جاتی ہے اور اسمین

ایک ایسی عجیب وغریب از سرنو سرسبز وشاداب کرنیوالی قوت وجان آجاتی ہے جیسے گذشتہ سالون کی تنگدستی ومصائب کی عمدہ تلافی ہوجاتی ہے اب اسکے کل ارکان شادان اور فرخندہ وفرحان نظر آتے ہین اور خوشحالی وفارغبالی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگ پڑتے ہین مگران خوش وخرم ایام کا بھی قیام تا بکے۔ کچھہ عرصہ کے بعد پھر واقعات کی گھڑی کا شاقول پلٹا کہاتا ہے اور قحط ووبا کے مصائب کو پھر واپس لاتا ہے اور یہ ملک واقعات کے اسی ہی انقلاب مین ہمیشہ مبتلا رہتا ہے اس ملک مین ان آفات ومصائب کی وقوع ونزول کا بوقت ونوبتی ہونا بیّن وروشن ہی

چنانچہ مشرقی پنجاب مین جن سالون مین کچھہ عرصہ ہوا کہ نوبت بہ نوبت تنگدستی وقحط پڑا تھا اون کا نام مندرجہ ذیل جدول مین درج کیا جاتا ہے۔

جدول

نام برس	قسم قحط	کتنے عرصہ کے بعد
۱۷۸۳ء	مہیب ووہشت انگیز	
۱۸۰۲ء	متوسط	۱۹
۱۸۱۲ء	شدید وسخت	۱۰
۱۸۱۷ء	خفیف وہلکا	۵
۱۸۲۴ء	شدید وسخت	۷
۱۸۳۳ء	مہیب ووہشت انگیز	۹
۱۸۴۲ء	خفیف وہلکا	۹
۱۸۵۱ء	متوسط	۹
۱۸۶۰ء	شدید وسخت	۹
۱۸۶۹ء	مہیب ووہشت انگیز	۹
۱۸۷۷ء	متوسط	۸

۲۹ اب ۱۸۵۵ء کی مردم شماری اُس
عرصہ کے حاق وسط مین کی گئی تہی
جوان ہوقت الوقوع قحطون مین سہی
دو کے ما بین واقع تہا۔ اس مردم
شماری کے صرف چہہ ہی سال
پہلے صوبہ پنجاب کا الحاق سلطنت
انگریزی کے ساتہہ ہوا تہا اور اس
الحاق سے جن عمدہ و مفید نتایج کی کہ
پیدا ہونیکے امید تہی انکا ظہور ابہی ہونے نہین
پایا تہا۔ اس مردم شماری کے بعد
چار سال بڑے امن و چین سہی گذرے
ان مین فصل زراعت عمدہ ہوئی
اور کسی وبا کا ظہور نہ ہوا مگر ان کے
گذرنے پر ۱۸۶۰ء مین ایک قحط
واقع ہوا جو سخت ترین قسم کا نہ تہا
اور صرف ایک ہی سال چند مقامات
مین محدود رہکر بند ہو گیا تہا اسکے

بعد لگاتار سات سال عجیب
خوشحالی و فارغبالی کے ساتہہ گذرے
اور فی الفور جنگکے کہ اختتام پر بتاریخ
۱۰ جنوری ۱۸۶۸ء کو مردم شماری
دفعہ دویم عمل مین آئی تھی اس
مردم شماری کے وقت کی درمیان
تعداد آبادی اعلے درجہ پر تہی مگر
اسکے ایک ہی سال بعد ۱۸۶۹ء
مین ایک سخت ترین و دہشت
انگیز قحط کا قحط نازل ہوا اور پہر
دو سال تک برابر کچہہ فصل نہوئی
اور لوگون کے درمیان بیحد صری
پڑی ان دو مصیبت و سختی کے
سالون کے گذرنے کے بعد سات
اور مبارک و سعید سال کی نوبت
آئی جو بڑی آسائش و آرام کے ساتہہ
گذری گو انکے اخیر پر ۱۸۷۷ء مین پھر

خشک سالی واقع ہوئی جو گو اصلی
قحط کے درجہ پر نہین پہونچی تہی مگر
تین سال جو اسکے بعد
واقع ہوئے تہے ان مین بیماری
جنگ زمیندارون پر تنگدستی اور
غلہ مین گرانی اسقدر رہی تھی جسکے
برابر اُس زمانہ سے کبھی واقع نہ
ہوئی تہی جب سے کہ پنجاب پر ہمارا تسلط
قایم ہوا تہا ارزانی غلہ گو ملک کی
اقبالمندی کی ترقی کی ایک علامت
ہے مگر غریب و محتاج لوگون کی لئے
سخت درجہ کی تنگی و مصیبت کا موجب
ہوتی ہی تا وقتیکہ مزدوری محنت انکو
اسقدر میسر نہو سکی جو ان متغیرہ
حالات کے مقابلہ کرنیکے قابل ہو۔
جب اس تنگدستی و مصیبت کے
بُرے دن ختم ہوئے اور پہلی خوشتر

و خوشتر ایام کا آغاز ہوا تو ۱۸۶۸ء
کی مردم شماری عمل مین آئی تھی
۱۸۵۵ء کی مردم شماری ایک
ایسے وقت مین جبکہ آبادی کا
شاقول متوسط درجہ پر جہول رہاتہا
اور قبل اسکے کہ اس صوبہ کی حالت
بہتر ہونی پائی نہین گئی تہی اور ۱۸۶۸ء
کی مردم شماری اسوقت مین ہوئی
تہی جبکہ آبادی کا شاقول درجہ
اعلی پر حرکت کر رہا تہا مگر ۱۸۸۱ء
کی مردم شماری ایک ایسے وقت
مین عمل مین آئی تہی جب یہ
سب سے نچلے درجہ پر متحرک
تہا۔ مین اس بات پر یقین کرتا
ہون کہ ۱۸۸۱ء شروع ہی آبادی
مین بیحد کمی واقع ہوئی ہے
اور اگر مردم شماری ۱۸۷۶ء ...

ہوتی تو اسمین کچھہ شک نہین کہ شرح بیشی آبادی ۱۸۵۵ء اور ۱۸۶۸ء کی شرح بیشی کے بالکل قریب قریب پہونچ جاتی باشندگان پنجاب کے حالات عمر جنپر کہ مین ابھی بحث کرونگا مجکو اس نتیجہ کے نکالنے پر آمادہ کرتی ہین - اس فرق کمی کے جزوی حصہ کا غالباً یہہ سبب ہے کہ ۱۸۶۸ء کی مردم شمارے ۱۸۸۱ء کی نسبت جسقدر زیادہ ناقص و غیر کمل ہوئی تہی ۱۸۵۵ء کی مردم شماری ۱۸۶۸ء کی نسبت اسسے بہی زیادہ غیر صحیح و ناقص عمل مین آئی تھی اور یہ ایک خاص امر ہے جسکا کہ مین ابھی بیان کرونگا لیکن اسمین کچھہ شک نہین کہ کم درجہ کی بیشی جو تعداد مردمان مین ۱۸۶۸ء کی مردم شماری

کی نسبت ۱۸۸۱ء کی مردم شماری مین پائی جاتی ہے اسکا بڑا سبب اُن وقتون کے خاص خاص اور بد و نیک حالات ہین جنکے درمیان کہ یہہ مردم شماریان عمل مین آئی تہین جو کمی یا بیشی کہ اس ملک کے خاص قطعہ کی آبادی مین اُن ہر سہ مردم شماریون مین سے کسی دو کے مابین وقت کے درمیان واقع ہوئی ہے اور جسکا حال کہ ایک مردم شماری کی رقوم تعداد کی دوسرے مردم شماری کے رقوم کے ساتھہ مقابلہ کرنیسے کہلتا ہے صاحب ممدوح اسپر پیراگراف ۱۷۸ مین کسقدر طوالت کے ساتھہ بحث کرتے ہین اور یہہ ظاہر کرتے ہین کہ وے اس کمی یا بیشی کے

پیدا کرنیکے مندرجہ ذیل اسباب ہین۔
(۱) ایک وقت کی نسبت دوسرے
وقت کی درمیان مردم شماری کا زیادہ
تر صحت کے ساتھ ہونا۔
(۲) اُسوقت کی درمیان جو اُن ہر دو
مردم شماریون مین سے کسی دو کی
مابین حائل ہے لوگون کا کسی
خاص قطعہ ملک مین آکر آباد
ہونا یا اُسے چھوڑکر کسی اَور جگہہ
آباد ہونیکے لئے جانا۔
(۳) کسی دو مردم شماریون
کے وقت مابین کے درمیان
تعداد اموات کی نسبت تعداد پیدائش
کی کم یا زیادہ ہونیکے سبب اُس
خاص قطعہ کی اصلی آبادی مین
بیشی یا کمی کا واقع ہونا۔
چنانچہ اوّل مین یہی بیان کرتا ہون

کہ ان ہر سہ مردم شماریون
مین سے ہر ایک کسقدر صحت
کے ساتھہ کی گئی تہی جن حالات
ملک کی درمیان کہ یہہ مردم شماریان
ہوئی تہین انکے خاص ذات ہی سے
یہ نتیجہ نکلتا ہے جو قریب قریب
ایک لابدی نتیجہ کے معلوم ہوتا ہی
کہ ۱۸۵۵ء کی نسبت ۱۸۶۸ء
کی مردم شماری اور ۱۸۶۸ء کی
نسبت ۱۸۸۱ء کی مردم شماری
زیادہ تر صحت و تحقیق کے ساتھہ
کی گئی تھی۔ ۱۸۵۵ء مین صوبہ
پنجاب کو ہمارے قبضۂ اقتدار
مین آئے کچھہ زیادہ عرصہ نہین
گذرا تہا مگر اس سال کے بعد
آئندہ ۱۳ سال کے عرصہ
مین منتظمان ملک کی تعداد

بہت کچھہ بڑہائی گئی تہی خصوصاً
عملہ مالگذاری کی تعداد مین بہت ایزادی
کی گئی تہی جنکے کہ تحویل مین اس
ملک کی انتظام کا ایک کثیر حصہ
رکہا گیا تہا اور یہی وجہ ہے کہ ۱۸۹۱ء کی مردم
شماری مین زیادہ تر سعی و تحقیق
و موشگافی عمل مین لائی گئی تہی
اور پہلی مردم شماریون کی نسبت اس
مردم شماری مین صحت و باقاعدگی حاصل
کرنیکی غرض سی زیادہ تر احتیاط
کام مین آئی تہی اور سب سے
بڑھکر یہ بات ہے کہ پہلی دو مردم
شماریون مین ہر ایک گہر مین جسقدر
اشخاص رہتی تہا انکے خالی
تعداد ہی تعداد کا مجموعہ درج رجسٹر
ہوا تہا مگر برخلاف اسکی حال کے
مردم شماری مین ہر ایک گہر مین

جسقدر اشخاص رہتی تہے ان کا
جدا جدا نام درج رجسٹر کیا گیا تہا
مردم شماری کی صحت کے ساتہہ
کرنیمین اس تغیر کی کہانتک ضرورت
ہے اسکا اندازہ کرنا مشکل ہے
اسی اثنا مین پنجاب کے
لوگ جو ہر ایک نئی بات سے
ہمیشہ بیخبر رہتی ہین اور جب یہ
داخل ہوتی ہے تو اول اول
اسے بدظنہ و مشتکی ہوجاتے
ہین ان تحقیقات سی جو ملک
کے حالات کی متعلق ہین ہر روز
زیادہ تر مانوس ہوتے چلے جاتے
ہین اور سرکار کے اغراض
و مقاصد سے ہراسان و ترسان
نہوکر اب ہر روز انکی مزاحم کم ہوتے جاتے ہین
اور جبکہ انکا بیجا تعصب و بری

رسمین جوکہ ان واجب الدفع
مشکلات سے کسیطر جسے کم درجہ کے
نہین مین جبکہ ہندوستان
کی مردم شماری کیوقت سابقہ
کرنا پڑتا ہے اغلباً کچھہ درجہ تک
کم ہوگئے ہین۔ خصوصاً علاقہ جات
سرحدی مین جہانکہ کسی نئی بات
کے سننے سے لوگون کی دلون
مین جوش کی آگ زیادہ آسانی کی
ساتھہ شعلہ زن ہوجاتی تھی اور
ہمارے کامون اور فعلون کی
نسبت حال کی نسبت زیادہ تر
بدگمانی ممکن تھی مردم شماری سابق
کی نسبت حال کی مردم شماری مین
خاص اس امر مین بہت کم مشکل درپیش
آئی ہے پس ہم اسے ٹھیک و
واجب طور پر یہ دعوی کرسکتے ہین

کہ اول کی نسبت دوم مردم
شماری اور دوم کی نسبت سوم
مردم شماری زیادہ تر صحت کے
ساتھہ کی گئی ہے چنانچہ اس ہمارے
دعوے کے دیسی وانگریزی حکام
کی پرزور شہادتون سے تائید
ہوتی ہے جوکہ ہر ایک مردم شماری
مین شریک رہے ہے اور ہمارا یہ بھی خیال ہے
کہ ان مقامات کی مردم شماری غالباً
زیادہ تر صحت کے ساتھہ ہوئی
ہے جنمین کہ لوگون کا شمار کرنا
نہائت مشکل تھا۔ اب دیکھنا چاہیے
کہ باوجود اسقدر صحت کے نقص
وغلطیان جو کسی ایک مردم شماری
مین پائی جاتی ہین انکا سبب کیا ہے
ہماری رائے مین انکا سبب بجز کچھہ اور نہین ہے
جہان نہین جیساکہ آجکل دستور ہے

ہے مردم شماری کیوقت ہر ایک
گھر کے ہر ایک رہنیوالے کا نام درج رجسٹر
ہوتا ہے وہان ان نقصون اور
غلطیون کا سرزد ہونا غالباً سہو ہی
کے سبب سی ہوا ہے کیونکہ یہ
بات بعید از قیاس معلوم دیتی ہے اور
ممکن نہین کہ مردم شمار نہین فرضی نام درج رجسٹر
کئے گئے ہونگے مگر جہان جیسا کہ
سابق مین دستور تہا مردم شماری
کیوقت صرف ہر ایک گھر کی اشخاص کی تعداد
ہی تعداد کا مجموعہ درج رجسٹر کیا جاتا ہے
البتہ وہان کی مردم شماری اسقدر
زیادہ وثوق کے قابل نہین ہوسکتی تہی

ہیضہ سی بچنے کی تدبیر

(۱) ایام وبا مین غذا ثقیل دیر ہضم
تہا کی ہنی ہوئی اور میوہ جات خام

خراب سبز تر کاریان بار بار نہ کہائین
اور نہ مسہل تیز لین۔

(۲) اور یہ بہی برا ہے کہ ڈرتے
کہانا چہوڑ دینا ہو کہا پیاسا رہنا
کہاؤ بہوک رکہکر۔ بعد غذا تہوڑا آرام
کرو محنت زیادہ جس سے تہک
جاؤ نہ کرو۔

(۳) مربا۔ لیمون یا چٹنی انار دانہ
پودینہ۔ اچار سرکہ۔ کہانیکے ساتہہ
کہائین۔

(۴) پانی صاف پینا چاہئے میلا پانی
خاصکر تالاب وغیرہ کا نہ پیوین۔ بہتر
ہو کہ پانی کو ایک دو جوش دیکر
گاڑہے کپڑے سے چہانکر گہڑی
مین بہر رکہو اوسی سے کہانا پکاؤ
اور پیؤ۔

(۵) مکان مین صبح حرمل سپند

یا گندہک صندل جلانا چاہئے کہ
ہوا صاف رہے اور مویشیون
مین نہ رہائش رکہین۔
(۶) جس چیز پر مکہیون کی انبوہ ہو
مثل بازاری مٹہائی وغیرہ
نہ کہائین کیونکہ ثابت ہوچکا ہے
کہ متعدی امراض مکہیان ہی
پہیلاتی ہین۔
(۷) خدانخواستہ کوئی مبتلا مرض
ہیضہ ہو تو اسکو بال بچون
سے جدا ہوا ور مکان مین
رکہو اُسکے ارد گرد بہت سے
آدمی نہ جمع رہین۔
(۸) مریض کا بول براز قئے گہر
کے صحن مین اور نہ گہر کے پائخانہ
مین ڈالو ایسا ہی خراب کپڑے کو
دوسرے کپڑون مین نہ رکہو جُدا
برتن مین گرم راکہہ ڈالکر جمع کرکے
باہر جنگل مین کنوئین سے دور
دفن کردو چارپائی اور کپڑون
کو گرم پانی سے دہوکر گندہک
کی دہونی دو۔
(۹) ہیضہ کی لاش کے ساتھ
بہت آدمی نہ جمع ہوا کرین اور نہ
بہت عرصہ تک دہوپ مین
قبر وغیرہ مین ٹہرین ایسا ہی عورتون
کو جمع ہوکر رونے پیٹنے سے
روکین مریض کے گہر اکر کہانا
مت پکاؤ اور کہاؤ۔
(۱۰) اگر پیٹ مین درد یا قراقر
ہو تو فوراً حکیم کو ڈہونڈو جو سرکار
کی مہربانی سے اکثر جگہہ ملسکتے
ہین تاکہ مناسب تدبیر تبلائے
دیر کرنے مین بعضے حالتون مین

موجب سخت ضرر ہے نہ ملے تو
ہینگ۔ اصل السوس۔ پودینہ۔ الائچی سفید
لال مرچ کو سفوف کرکے یا پیسکر استعمال کرو
اگر دست آئین اور پیاس زیادہ
ہو تو۔ انار دانہ ترش۔ پودینہ دیسی تازہ
لال مرچ انکو تہوڑے پانی مین
پیسکر ہمراہ دو دو رتی سوہاگہ خام
سفوف کرکے دئے جائین جبتک
کہ ارام کلی نہو۔
(۱۱) سرد پانی برف اور ترش لسّی
جتنی مریض مانگے دو۔
(۱۲) دیسی قابض ادویہ۔ کتہہ۔
مازو۔ الائچی سفید۔ افیم۔ پوست۔
گٹھلی انبہ۔ جامن۔ پہٹکری۔ بیلگری
وغیرہ انمین سے دست بند
کرنے کے لئے جو ملے دو۔

موسمی اور وبائی بخار

(۱) صبح نہار مونہہ لیمون کو مصری
کے شربت یا نمک یا پانی مین
ملا کر دیا جائے ایسا ہی پانی مین
گندہک کا تیز آب (ایک تولہ پانی
۵ بوند تیزاب) یا ایک رتی کونین
گولی یا ۲ رتی سفوف اتیس یا کٹ
کرنجا یا پانی مین چرائتا یا برگ نیم
جوش دیکر یا سرکہ مین پانی
ملا کر استعمال کرین۔
(۲) قبض کا بہت خیال رکھنا
چاہئے۔ ذرا قبض ہو تو فوراً اسکے
دافع قبض مثل گرم دودہ خمیرہ
بنفشہ مربا ہرڑ سے کام لین۔
(۳) غذا خلاف عادت اور متعدد
ملا کر نہ کھائین ورنہ وباء کے

نون مین میلون اور شادی کے
جمعون مین نہ جائین اور نہ دہوپ
ین ننگے سر پہرین۔
(۴) مکان خوب صاف ستہری
ونچی مین رہین تنگ اور اندہیرے
ور جسکے گرد پانی جمع یا کوڑا ہے
ہون اور مالش روغن زرد کی
رد پانی سے غسل مفید ہے۔
(۵) اگر اعضا شکنی یا اشتہا یا
رد سر پیدا ہو جائے تو فوراً متوجہ
لاج ہون اور سمجھ لین کہ
بخار آنیوالا ہے۔ بخار مین تمر ہندی
لو بخارا۔ گل نیلوفر۔ بنفشہ۔ کشتہ
بگو کر انمین سے کسیکو مفرد مفرد
مرکب کر کے مٹی یا پتہر کے برتن
ین بھگو رکہین اور تہوڑا تہوڑا
قطر کر کے پیتے رہین۔ قلمی شورا

یا۔ نوشادر ایک ماشہ پاؤ سیر
پانیمین حل کر کے بار بار دینا
تشنگی اور اضطراب کو روکتا ہے
اور پسینہ لانیمین مدد دیتا ہے۔
(۶) درد سر ہو تو پانی مین
سرکہ ملا کر کپڑا اتر کر کے سر پر بار بار
رکہین اور پاشویا بھی مفید ہے۔

عورات کا انزال

رسالہ طبیب لاہور مین بعنوان
مندرجہ بالا ایک مضمون شائع
ہوا ہے۔ مگر دراصل راقم مضمون
نے اسمین سخت غلطی کی ہے
اگر کسی اسسٹنٹ سرجن نے
آپکو یہ لکہا ہے کہ عورات کا انزال
نہین ہوتا تو اسکی غلطی ہے یا اسکا
کچھہ اور مطلب ہوگا۔ آپ

کارنیٹرس فزیولوجی لیکر آرگنس آف جنریشن کے بیان مین ملاحظہ فرمائیے۔ جہان فرج کی بناوٹ کا بیان ہے۔ اُس صفحہ کے حاشیہ مین باریک حروف مین صاف لکھا ہے کہ ڈیو و رنیز گلینڈ کی رطوبت جو وقت جماع کی اخراج پاتی ہے عورت کی منی ہے۔

آپکے سوالات کا جواب

سوال اول "اودم یعنی مادہ جنین کا خارج ہونا معمولی اوقات بلا وصل نر کے کیونکر ثابت کیا جاسکتا ہے"

جواب اگر حکما یونان کا یہ قیاس کہ اودم کا اخراج بلا وصل نر کے نہین ہو سکتا تو انگریزی اطبا کے نزدیک غلط ہے۔ کیونکہ اودم کے خارج ہونے کی علامت حیض ہے اور حیض کے آنے کے لئے نر کے وصل کی ضرورت نہین۔

سوال دویم "مادہ جنین کے اُترنے کو یعنی خصیتہ الرحم سے رحم مین آنیکو لذت لازم ہے یا نہین"

جواب ہرگز نہین۔ کیونکہ جماع کی لذت بباعث اخراج رطوبت غددوائے دیگر کے ہوتی ہے۔ کہ مادہ جنین کے اخراج کے باعث جماع کی لذت تو صرف لحظہ بھر مین ختم ہوجاتی ہے مگر مادہ جنین کو خصیتہ الرحم سے رحم تک آنیکو عرصہ چاہئے اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ عرصہ نہین چاہئے تو اسکے

ثبوت مین وہ حالتین نظیر مین جب
حالتون مین خود خصیتہ الرحم مین یا
فلوپی ان ٹیوبس وغیرہ مین حمل رہ
گیا۔ اگر اودم خصیتہ الرحم سی فوراً
رحم مین آجایا کرتا تو رحم سے
کبھی باہر حمل وقوع مین نہ آتا
اور اگر یہ کہا جاوے کہ نہین
لذت صرف اسوقت ہوتی ہے
کہ جب اودم خصیتہ الرحم سے
خارج ہوتا ہے پھر خواہ وہ کتنے
عرصہ کے بعد رحم مین پہونچے
تو یہ درست نہین کیونکہ حیض
کا آنا اودم کے خارج ہونیکی علامت
ہے اور حیض ظاہر ہے کہ بحالت
صحت ماہ بماہ آیا کرتا ہے۔ لیکن
عورت کا انزال ماہ بماہ نہین۔
بلکہ ہر ایک جماع کے ساتھہ ہوتا ہی

تیسرے سوال کا جواب یہ ہی
ہے کہ بیشک جماع بلا انزال
وجماع با انزال کی لذت مین
فرق ہے۔

راقم نانک چند اسسٹنٹ سرجن ریاست سونی

مجربات

طلا مقوی باہ چرک گوشت آدمی۔
شراب دو آتشہ بقدر یکتولہ شراب
لیکر چرک گوشت آدمی کی ساتھہ
کھرل کرین جب شراب جذب
ہو جاوے پھر ایک تولہ ڈالین
حتی کہ سب شراب بطریق مذکورہ
بالا ڈالکر کھرل کرین۔ جب سب
شراب ختم ہوجاوے اسوقت
اسکو کھرل سے نکالکر رکھہ چھوڑین
اور وقت ضرورت کی تھوڑا سا

نکالکر سوائے حشفہ کے استعمال
کرین اُسی روز اسکا فائدہ ظاہر ہوگا۔

سفوف برای قوۃ باہ

پوست بیخ سنگاہولی۔ پوست بیخ اونٹ کٹارہ
آرد ماش ہموزن لیکر علیحدہ علیحدہ
سفوف بناوین بعدہ سکو
ملاکر سات ماشہ روز صبح کیوقت
ہمراہ دودہ گائی کی کہایا کرین۔

حب واسطے طحال کی مفید ہین

عرق لیمون کاغذی شورہ قلمی شورہ کو ۱۰ تولہ
عرق لیمو مین ڈالکر دہوپ مین
رکہین دوپہر تک بعدہ برگ جہاو ۳ تولہ
باریک کرکے چوک دونون کو ۳ تولہ
عرق مین ملاوین جب خوب مخلوط
ہوجاوے بقدر ۶ ماشہ گولیان
بناوین۔ اور ایک گولی وقت صبح
قبل طعام اور ایک وقت خواب
شب استعمال کرین۔

راقم خادم الاطباء بشیر احمد ملازم ریاست پٹیالہ ہورد آباد شہر

ضیق النفس کا حفظ ماتقدم علاج

برطبق اقوال ڈاکٹران ہومیاپاتھیہ
نوبت کے شروع ہونے سے پیشتر
یا افاقہ کی حالت مین ہومیاپاتھیہ
ڈاکٹر (علاج بالمثل کرنیوالے طبیب)
تدابیر ذیل پر عمل کیا کرتے ہین
اور فائدہ ہوتا ہے۔

(۱) ثقیل غذا سے (خصوصاً رات
کیوقت) پرہیز کرایا جاوے اور
موسم کے ناگہانی تغیر سے جسم
کی حفاظت کیجاوے۔

(۲) نمناک کپڑے اور جوتا نہ پہننا
چاہئیے۔ ایسی ریاضت اختیار
کیجاوے جس سے سینہ مین

بالتخصیص طاقت آوے۔

(۳) مرغن غذا اور طرح طرح کے
کہانے نہ کہانے چاہئین رات کا
کہانا سونے سے ۴ گہنٹہ پیشتر کہالیا
جاوے تو بہتر ہے۔ رات کیوقت
منجمد یا خشک غذا نہ کہائی جاوے
تو انسب ہے۔

(۴) غسل ایسی ترکیب سے کیا جاوے
کہ پانی جسم پر دفعتاً پڑے۔
یا پانی مین جسم دفعتاً ڈالدیا جائے۔
اس ترکیب سے سرد و مرطوب ہوا
کا اثر مریض پر کم یا مطلق نہین ہوتا۔

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب
رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور زاد عنایتہ

تسلیم۔ رسالہ مراۃ الطبابت مارچ سنہ ۱۸۹۲ء
مین جناب رائے بہادر ڈاکٹر چیتن شاہ
صاحب نے احمد پور ضلع جہنگ کے
ہاسپٹل اسسٹنٹ کا مضمون
اونٹنی کا دودہ استسقا مین مفید
ہونے کے بارہ مین طبع کراکر ارشاد
فرمایا تہا کہ جس صاحب طبابت
کو اس دودہ کے برتنے کا اتفاق
ہو وہ ایسے مریض کا حال
تاریخوار قلمبند کرکے بغرض شہادت
طبع کرائین اسپر راقم نے ماہ
اگست سنہ الیہ کے اوس ہی
رسالہ مین یہہ مضمون طبع کرایا
تہا کہ اسکی تائید راقم عاجز اُس
وسیع تجربہ اور موقعہ کے روسے
کرتا ہے کہ جو صدر شفاخانہ پٹیالہ
مین ملا اکثر مریضون کو پلوایا آرام
ہوا اور اوسکو یہ مناسب وقت
تشفی طبع مریض کے لئے وہی
[illegible]

قلمبند نہ کرسکے چند مواجب ہین منجملہ اُنکے یہہ کہ چار سو یا کبھی کچھہ کم مریضون کے مطلب اور کل ذمہ داری کی سبب عدیم الفرصتی رہی ہان انشاء اللہ تعالےٰ اب یہان ایسا موقعہ درپیش آیا تو تاریخوار حال مریض حسب الامر درج رسالہ کرایا جائیگا۔ چونکہ مجکو ۱۰ مئی ۱۸۹۴ء مین ایک مریضہ کا علاج کچھہ عرصہ تک کرنیکا اتفاق پڑا اور مریضہ کی کُلی صحت حاصل کرنے تک اس وجہ سے مین علاج نکرسکا کہ مجھے رخصت جانا پڑا لیکن جسقدر حالات لکھے گئے ہین وہ بھی خالی از فائدہ نہین ہین لہذا حوالہ قلم کرکے ایفاء وعدہ کرتا

ہون کہ ۱۷ مئی ۱۸۹۴ء کو مسماۃ راجکور مبتلای مرض استسقاء سکنہ کٹھڑان عرف خان پور علاقہ ریاست پٹیالہ دام اقبالہ سواری کے ذریعہ آکر مبتین ہوئی کہ مجکو اس عارضہ نے بہت تنگ کردیا یہہ مریضہ اکہری بدن کی تھی اب اس سے چلا پھرا ہنہین جاتا تہا دم بدشواری سے لے سکتی تھی ایک روز بعد یعنے ۱۸ مئی سنہ الیہ سے اسکا علاج شروع ہوا جسکا نتیجہ نقشہ ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔

الراقم
سید بندہ علی ہدسرل اول کانگڑہ

تعداد شیر وغیرہ اشیا جو مریضہ کو پلائی گئیں

بیان شیر خوردنی				ناپ شکم مریضہ		
تاریخ و ماہ	شیر شتر	شیر خالص	کیفیت	ناف سے ایک گرہ اوپر	ناف پر	ناف سے ایک گرہ نیچے
۱۸ مئی سنہ ۱۲ء	۶ تولہ	۱۰ تولہ		۵ اگرہ	ایک گز	ایک گز
۱۹ صدر	۶ تولہ	۱۰ تولہ		۵ اگرہ	۱۵ گرہ	۱۵ گرہ
۲۰ صدر	۶ تولہ	۱۰ تولہ	شورہ نمک ۴ تولہ پانی میں ملا کر غسل کرایا گیا	ایک جو کم	ایک جو کم	بدستور
۲۱ صدر	۸ تولہ	۲ تولہ	•	ایک جو کم	•	دو جو کم
۲۲ صدر	۹ تولہ	۲ تولہ	•	ایک جو کم	ایک جو کم	ایک جو کم
۲۳ صدر	دودھ نہ ملنے کے باعث ناغہ ہوا		آج دو تولہ شورہ نمک سے غسل کرایا گیا سنا اور کریم آف ٹارٹر دیا گیا	ایک جو کم	نیم جو کم	ایک جو کم
۲۴ صدر	ایضاً		کریم آف ٹارٹر عرق گلاب سنا کے ساتھ پلایا گیا۔	ایک جو کم	•	دو جو کم
۲۵ صدر	۹ تولہ	۲ تولہ	•	•	نیم جو کم	•
۲۶ صدر	نہ ملنے کے سبب آج پھر ناغہ ہوا		•	ایک جو کم	نیم جو کم	نیم جو کم
۲۷ صدر	۹ تولہ	۲ تولہ	کھانسی کی شکایت تھی اس واسطے عناب سپستان گل بنفشہ ریشہ خطمی اصل السوس تخم خبازی وغیرہ دیا گیا	ایک جو کم	دو جو کم	دو جو کم
۲۸ صدر	۹ تولہ	۲ تولہ	•	ڈیڑھ جو کم	ڈیڑھ جو کم	دو جو کم
۲۹ صدر	۹ تولہ	۲ تولہ	•	ایک جو کم	ایک جو کم	ایک جو کم

نامہ نگارون کی خدمتمین التماس

باوجود پوہچنے رسالہ ماہواری نامہ نگار صاحبان دو دو تین تین ماہ تک مضامین کے بہیجنے مین کوتاہ قلمی فرماتے ہین انکی خدمت مین التماس ہے کہ اپنے کام نامہ نگاری کو پورے طور پر انجام دیا کرین اور جو صاحب اہل طبابت ہین اُن سے بہی درخواست کیجاتی ہے کہ بنظر قومی ہمدردی و ترقی فن طبابت اپنی عمدہ ذاتی تجربہ کو اس رسالہ مین شایع کرنے کے لئے ارسال فرمایا کرین اور اپنی ہموطنونکو مشکور کرین۔

اطلاع ضروری

ان صاحبونکی خدمتمین التماس ہی کہ جنہون نے باوجود تقاضا کے شریفانہ ادای زرچندہ تکمیل الحکمۃ مین التفات نہین کی معلوم نہین کہ باوجود گذر جانے عرصہ کثیر کے نادہندگان حضرات کس دن کے انتظار مین اگر سال ۱۹۰۸ء اور ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۹ء کی بیباقی منظور نہین تو اور کیا ہی۔ براہ مہربانی ملک و قوم کے کام دیکہکر غیرت کو کام مین لانو کی ہمت پر اس قلیل رقم کا عنایت کرنا کچھ نہین۔ ای میری پیاری پائیو بنظر امداد صفائی معاملہ مدنظر رکہو ہمین امید ہی کہ ہماری عرض پر توجہ فرماکر تلافی مافات فرما دینگے۔

اب نام نامی اُن صاحبونکے لکہے جاتے ہین جنہون نے بپاس امداد کارخانہ وقتاً فوقتاً ارسال قیمت واجب الادا فرمایا:

عطیہ ریاست عالیہ بہاولپور للعہ
عطیہ ریاست عالیہ رامپور للعر
جناب منشی دیویت صاحب مصاحب ریاست تہری
جناب مولوی شیخ احمد صاحب راولپنڈی سے
جناب حافظ ولی محمد صاحب طبیب ہاراسون سے
جناب محمد عبدالعزیز صاحب اسسٹنٹ سرو ائر عہ
جناب شیخ شبراتی صاحب ڈاکٹر سے
عطیہ جناب سول سرجن صاحب میڈیکل کالج لاہور للعہ
جناب تہراجیت سنگہ صاحب ڈاکٹر سے
جناب شیخ الٰہی بخش صاحب بیلی سے

PREVENTION IS BETTER THAN CURE

THE TAKMIL-UL-HIKMAT LAHORE.

AN URDU JOURNAL DEVOTED TO THE SCIENCE OF HYGIENE, MEDICINE, CHEMISTRY PHYSIOLOGY ANATOMY &c. PUBLISHED MONTHLY.

تکمیل الحکمت

بابت ماہ جولائی ۱۸۸۵ء جلد ۷

VOL. 7—Lahore—July 1885—No 7

تکمیل الحکمۃ کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہین

(۱) حفظ ماتقدم - طبابت - کیمیا - افعال الاعضا رتشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کیلیے بہتر خیال گئے ہین اور اون اسباب کو دفعیہ مین تر بہبودی جو صحت مین

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت وغیرہ اور اوسکے نتائج کی اشاعت -

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینوں مین جو نئے تجربے فن کے متعلق شائع ہوتے ہین اونکا انتخاب

(۶) قدیم وجدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی
عام خریداران بلامحصول	۳؍	[illegible]
ایضاً مع محصول	۴؍	[illegible]
سرکاری وڈسٹرکٹ [illegible]	[illegible]	[illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Depart Punjab in respect to the sanitary condition of the province (4). The English and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best English scientific Magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance	Yearly in arrears	Single copy
For Station Subscribers.	2 13 0	4 3 8	0 4 0
" Out Station "	3 [illegible] 0	4 [illegible] 0	
" Chiefs and			

یہہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھہ رقوم بھی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم **احمد علی** زبدۃ الحکماء لاہور ایڈیٹر وپروپرائٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجدین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱/ زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲/ فی صفحہ ۷ روپیہ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمۃ بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء

دہلی مین کارروائی ٹیکہ

خیرخواہ عالم مورخہ ۱۶ مارچ ۱۸۸۶ع کی تحریر سے معلوم ہوا کہ امسال دہلی مین بتوجہ حکام وسعی ممبران کمیٹی وغیرہ ٹیکہ کا کام نہایت عمدگی سے ہوا ہر ایک علاقہ مین ممبر صاحب علاقہ وجمعدار و سپرنٹنڈنٹ کمیٹی و ڈاکٹر صاحب نے بہت کچھ کوشش فرمائی اور طرح طرح سے لوگون کو فوائد ٹیکہ کے سمجھا کر اس کارروائی پر راضی کیا بلکہ بعض ممبرون نے تو یہانتک کیا کہ عام طور پر پہلے اپنی ہی بچون کو ٹیکہ لگایا پھر دوسرون کو لگایا۔ چنانچہ صاحب عالم مرزا سلیمان جاہ صاحب بہادر شاہزادہ تیموریہ کی نسبت ہمنے سنا کہ آپنے اپنی علاقہ نمبر ۲ مین جب یہہ کارروائی شروع کی تو اوّل اپنے مکان واقعہ رنگ محل مین اپنی خاندان اور علاقہ کے کل بچون کو جمع کرکے پہلے اپنے دونو صاحبزادیون کو ٹیکہ لگایا بعدہٗ اہل خاندان یعنے عزیز قریبون کے بچّون کو پھر دیگر شرفا علاقہ کے بچون کو غرضکہ اس ترکیب سے کسی نے کان تک نہین ہلایا اور سب لوگ نہایت خوشی خوشی اپنے بچہ کو ٹیکہ لگوا کر چلے گئے۔ صاحب عالم نے لاگ والے بچون کو اپنی پاس سے ایک ایک روپیہ دیا اور جملہ لوگون سے نہایت خوش خلاقی سے پیش آئے۔ ہمنے یہہ بھی سنا کہ اس کارروائی یعنے تیاری فہرست اطفال وغیرہ مین مرزا قمقام الدین صاحب

جمعدار علاقہ نے بہی لایق تحسین کام کیا کیون نہون آخر مین بہی کس خاندان کے یہہ گردش فلکی ہے کہ اس دس روپیہ کی جمعداری پر بسر اوقات کرتے ہین۔ افسوس حکّام سے ایسے لوگون کی ترقی کے لئے کوئی سعی نہین کرتا۔

تکمیل الحکمۃ۔ لاہور کے علاقہ مین ابہی ٹیکا کی کارروائی کا جیسے کہ چاہئے پورے طور پر کما حقہ رواج نہین پایا کیونکہ اسکے مفید عام فوائد سے عوام الناس بالکل بے خبر ہین۔ ظاہری صورت مین تو اس بارہ مین کارروائی کچہہ قابل تحسین ہے۔ چنانچہ ویکسنیٹر کنسٹبل اپنے اپنے علاقہ کے چودہری اور محلہ دار کو چہ بکوچہ پہرتے ہین اور اپنے کام معمولی کو نہایت سرگرمی کے ساتہہ سختی اور نرمی خواہ کسی طور پر کام نکلے سرانجام کو پہونچاتے ہین لیکن سختی اور تشدد خواہ دو تین آدمیون پر کیا جاوے تو عام لوگون کے دلون پر نفرت کی تہین کوٹ کوٹ کر بہر جاتی ہین اور کارپردازان ٹیکہ کو جان لینے والے ملک الموت کی طرح دیکہتے ہین جس سے فوائد ٹیکہ اُنکے دلون سے بالکل ہی نیست و نابود ہو جاتے ہین اور علاوہ ان باتون کے ٹیکہ کے آبلہ سے دوسری دفعہ لاگ کا لینا والدین کے دلون پر سخت صدمہ پہونچتا ہے اگرچہ لاگ لینے سے بچہ کو کچہہ تکلیف نہین ہوتی

بلکہ اس سے انقلا میشن کی شدت
ٹوٹ جاتی ہے اور وہ تکلیف جو
اس سے پیشتر بچہ کی جان پر عائد
تھی تخفیف مین آجاتی ہے لیکن
عام لوگ اسکو عیب سمجھتے ہین اور
اپنے ننھے ننھے بچون کے جسم پر
اس تکلیف کو گوارا نہین کرسکتے
کہ اونکے بچے دوبارہ نشتر کی
تکلیف اوٹھاوین یہ اون
لوگون کی لاعلمی کا باعث ہے
کیونکہ اکثر صاحب جو ٹیکہ کے فوائد
سے واقفیت نہ رکھتے تھے اور
اس عمل مفیدہ کو نفرت کی نگاہ
سے دیکھا کرتے تھے اب وہی
صاحب ہین جو کہ اپنے بچون
کو ڈاکٹرون کے مکان پر لیجاتے
ہین اور ہزار منت اور خوشامد سے

ٹیکہ لگواتے ہین یہہ سب باتین
واقفیت فوائد کی ہین پس ویکسینٹرون
کو ضروری امر ہے کہ جب بہت
سے لوگ ٹیکہ لگوانیکے لئے جمع
ہوجاوین تو معمولی کارروائی کے
پہلے ٹیکہ کے فوائد اور ٹیکہ یافتہ
بچون کے بازون سے مواد لینے
کے مفید باتون پر نہایت دلچسپ
لکچر دیا کرین تاکہ جن جن لوگون
کے دلون مین غلط خیالات اسکی
نسبت جمے ہوئے ہین وہ آہستہ
آہستہ رفع ہوتے جاوین بلکہ اپنے
تصدیق بیان کے لئے دو تین
بچون کو لیکر لوگون کو دکھلائین
اور سمجھاوین کہ دیکھو جس بچہ
کے ٹیکہ کے دانے اچھے نکلے
تھے وہ چیچک کی بیماری سے

بالکل ہی محفوظ رہا ہے اور یہہ بھی
اونہین سمجھاوین کہ جب ایک بچہ
کے بازو سے مواد لیکر دوسرے
بچہ کے بازو پر ٹیکہ لگایا جاتا ہے
تو کل پھپھولون کی جگہہ پر دانے اُٹھہ
آتے ہین اور وہ دانے جلد تر اچھے
ہوجاتے ہین اور ٹیکہ یافتہ چیچک
کی بیماری سے عمدہ طور پر محفوظ
رہتا ہے غرضکہ حتی الامکان لوگون
کو نرم کلامی اور خوش بیانی سے
ٹیکہ کا کام لینا چاہئے سختی اور تشدد
بالکل در کار نہین پس اس کام کے
لئے ویکسینٹر نہایت ہوشیار اور
حلیم الطبع بردبار طب کے قواعد سے
پورا پورا واقفکار ہونا ضروری امر ہے

سوالات متعلق طب

محب من اڈیٹر صاحب رسالہ تحمیل الحکمہ لاہور
تسلیم۔ سوالات ذیل بغرض انطباع
ابلاغ خدمت اقدس ہین۔ انکو درج
رسالہ فرمائیے تاکہ ناظرین صاحبان
رسالہ مسطورین سے کوئی صاحب
انکے جوابات بروئے یورپین
طبابت تحریر فرماکر رسالہ ہذا کے
ذریعہ مشتہر کراکر عند اللہ ماجور
وعند الناس مشکور کے مصداق
ہون والسلام۔

(۱) قولنج سربی اور دوسرے قولنج
کے قسم مین کسطرح فرق کرین۔

(۲) مرض ڈیسنٹری یعنے پیچش
(زحیر) کے مریضون کے جگر مین
بعض دفعہ دنبل کیون ہوجاتے
ہین۔

(۳) سربی فالج اور دوسرے
فالجون کا فرق بیان کرو۔

(۴) افیون اور شراب کی بیہوشی
مین کیا فرق ہے۔

(۵) موت کے قسم کی ہے؟

الراقم

ایک منتظر جواب

ھویلی حلقے کا بیان

یہ شیر دار جانورونکا ایک حلقہ ھے
اور اس حلقے کے کل جانور آبی
ہین انکا جسم مچھلی کا سا ہوتا ہے
اور اونکے اگلے اعضا (ڈھکنا)
باج یعنے پیرنے کے آلے ہین؛
ان مساحو نمین قریب طرف کی ہڈیان
یعنے وہ ہڈیان جنکا ایک طرف جسم
سے جڑا ہوا ہے چھوٹی چھوٹی ہوتی
ہین مگر بعید طرف کی ہڈیان یعنے وہ
ہڈیان جو قریب طرف کی ہڈیون سے
جٹی ہوئی ہین چھوٹی چھوٹی اور
جٹی ہوتی ہین اور یہ ہڈیان نسدار
چمڑے سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہین
اور نسدار چمڑے سے ڈھکی ہوئی
ہونیکے سبب سے انکے اگلے اعضا
(ڈھکنا) پچھلے پیرون کے ایسے
ہوتے ہین اور شکل انکی کشتی
کے ڈونڈونگی سی ہے؛ ان جانورون
مین پچھلے اعضا ہین یعنے ڈھکنے
ہوتے ہین مگر ایک مضبوط افقی
ڈھکنا انکے دم کے پاس ہوتا
ہے اور کبھی کبھی صلبی (پیٹھ کا
ڈھکنے بھی ہوتے ہین؛ ان جانورون
کے جسم مین بال بہت کم ہوتے ہین
اور یہہ بال بھی اکثر جوانی مین نہین
رہتے ہین اور انمین خارجی کان
بھی نہین ہوتا ہے؛ ان جانورون
کی اوتنین بطنی جوف کے اندر ہوتے

گرہن کی میتہ الینی نہین ہوتی ہے ۔ انکے
پستان دو ہوتے ہین اور ہر ایک ایک
جڈ ہے ہین یعنے صلبی ڈھکنی کے جر
مین رہتے ہین ۔ ان جانورون کے
سر جسم کے اعتبار سے بہت بڑے
ہوتے ہین اور سر اور دھڑ کے درمیان
کوئی گردن نہین ہوتی ہے ۔ ان
جانورون مین ہنسلی کی ہڈیان نہین
ہوتی ہین اور بعض انگلیون مین ہر
سے زیادہ پور بھی ہوتے ہین ۔ ان جانورون
مین سے بعض مین جوانی کی حالت
مین دانت نہین رہتے ہین ۔ انمین
سے ایک جانور کے سوا کل جانورونکے
دانت ایک ہی مرتبہ نکلتے ہین یعنے
ایک دفعہ ٹوٹ کے پھر دوسری
مرتبہ نئے دانت نہین نکلتے ہین ۔
جب دانت ہوتے ہین تو ایک کے
سوا جسکا دانت دو بارہ (مکررونذانی)
نکلتا ہے ۔ کل کے دانتون کا عدد بہت
ہوتا ہے اور کل دانت نوکیلے ہوتے
ہین ۔ ہوبلی حلقے کی تقسیم پانچ
خاندانون مین ہوئی ہے اول
استخوانی ہویل ۔ دوئم شحمی ہویل ۔
سوم دولفین اور خنزیر البحر (سوس)
چہارم منقاری ہویل ۔ پنجم مرکب دندانی
ہویل ۔ خاندان اول استخوانی ہویل ۔
استخوانی ہویلون مین جوانی کی حالت
مین دانت نہین ہوتے ہین ۔ دانتون
کی جگہ مین انکے منہہ کے اندر ایک
قسم کی استخوانی پتر ہوتے ہین اور
اسی سبب سے اسکا نام استخوانی ہویل
رکھا گیا ہے اور یہ استخوانی پتر بہت
لچکدار ہوتے ہین اور انسے بہت اچھی
اچھی چیزین بنتی ہین ۔ استخوانی پتر

دنیا کے کل موجودہ جانوروں سے بڑا ہے
اور اسکی تقسیم دو دفعو نمین ہوئی ہے
اول کی جلد چکنی ہوتی ہے اور اسمین
صلبی ڈھکنے نہین ہوتے ہین اور یہہ
مبردہ کے سمندرونمین رہتے ہین اور
یہ گرین لیڈی ہویل۔ کہلاتے ہین *
دوسری دفعہ کی جلد شکندار
ہوتی ہے اور انمین صلبی ڈھکنے ہوتے
ہین اور صلبی ڈھکنا ہونے کے سبب
اسکو ذی سباح الصلبی (صلبی ڈھکنے والا)
بھی کہتے ہین اور یہہ اکثر سمندرونمین
رہتا ہے *

گرین لیڈی ہویل۔ یہہ اس خاندان
کا نمونہ ہے اور اسکا بیان کل کیواسطے
کافی ہوگا * گرین لیڈی ہویل سے
بہت فائدہ مند چیزین بنتی اور اس
واسطے اسکو حقیقی یا اصلی ہویل بھی
کہتے ہین * اسکے شکار مین بڑا
تمام ہوتا ہے اور اسکا شکار جہازون
کے اوپر سے کیا جاتا ہے اور اسکی
لمبائی اکثر چالیس سے ساٹھ فٹ
تک ہوتی ہے اور اس لمبائی کا
ایک ثلث اس جانورونکا سر ہے
اور اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اسکی آنکھین اسکی پیٹھ کے اوپر
واقع ہین اسکا چمڑا بہت چکنا ہوتا
ہے اور اسکے مقدم یعنے اگلے
اعضا ڈانڈون کے ایسے ہوتے
ہین اور اس سے یہہ پیرا کرتے
ہین مگر پیرنے کی زیادہ قوت اسکی
دم سے حاصل ہوتی ہے اور اسکی
دم بیس سے پچیس فٹ تک
لمبی ہوتی ہے * اسکا منہہ بہت
ہی بڑا ہوتا ہے نیچے کی نسبت

اسکے اوپر کا جبڑا چھوٹا ہوتا ہے ٭
جیسا کشتی بناتے ہین ایک بڑی
لکڑی (جسکو فیمونی کہتے ہین) ہوتی
ہے جسکی چوڑائی مین دونو طرف
پھانس لگاتے ہین اور پچھلے تختے
کو پھانسون پر جڑتے ہین اور تختون پر
دوسرے تختون کو جڑتے ہوئے
کشتی بناتے ہین اسیطرح ہویل کے
تالو کی لمبائی مین ایک بڑی موٹی
ہڈی فیمونی واقع ہوتی ہے اور
اُسی ہڈی کے دونو طرف سے پھانس
ہوتے ہین اور اوسی درمیانی ہڈی
یعنے فیمونی کے دونو طرف کے
پھانسون پر استخوانی پتر جڑے ہوئے
ہوتے ہین اور پھران پترون پر سے
دوسرے اور دوسرے سے تیسرے
[illegible]

طرح سے اور پتر بھی جڑے ہوئے
ہوتے ہین اور اُنھی پترون سے
اسکے تالو کے اندر ایک استخوانی
پترونکا چھت بنجاتا ہے اور
اسیواسطے اس ہویل کو پتردار
ہویل بھی کہتے ہین ٭ مگر ان پترون
کے کنارے سے آری کے ایسے
دندانے ہوتے ہین اور دندانون
کے ذریعہ سے جڑے ہوئے ہونے
کے سبب سے جڑنے کے مقام مین
سوراخ رہجاتے ہین ٭ ہویل
کی ہڈیون کی بنی ہوئی کل چیزین
جو بازارون مین بکا کرتی ہین انمین
استخوانی پترون سے بنتی ہین
اور ہویل کے پترون سے اقسام
چیزون کے بننے کے سبب سے
یہ استخوانی موم کہلاتا ہے ـ

پھر پتر اکثر مثلث ہوتے ہین اور ایک
پتر کئی پتروں سے بنتے ہین اس قسم
کے بڑے بڑے پتر آٹھ سے چودہ
فٹ تک لمبے ہوتے ہین اور
تالو کی ہر ایک طرف قریب دوسو
پتر رہتے ہین * کل ہویل آکل
الحیوان ہین مگر دانت نہونیکے
سبب سے اور اونکی مری (موری
مین کھانے کے داخل ہونیکے نالی)
کا سوراخ چھوٹا ہونے کے سبب سے
یہہ چہوٹے چھوٹے جانورونکو کھاتا
ہے یعنے راجل المساج اور
قسری اور رمرجلی اور رڈوساوا ہی
قسم کے اور جانوروں کو جو مبرولکے
سمندروںمین رہتے ہین کھاتا ہے
غذا حاصل کرنیکے واسطے ہویل
اکٹھے بہت سے پانی کو منہہ مین
لیتا ہے اور سوراخون کے ذریعہ
سے پانی کو نکال دیتا ہے مگر جانور
منہہ مین رہجاتے ہین اور جو پانی نکال
دیتا ہے وہ منہہ کی دونو جانبون
سے نکل جاتا ہے اور اسیطرح
سے باربار کرنیکے بعد جب بہت
سے جانور اوسکے منھہ کے اندر
جمع ہو جاتے ہین تو وہ اونکو نگل
جاتا ہے * جب ہویل پانی کے
سطح سے قریب ہوتا ہے تو اسکے
منھہ سے پانی کا فوارہ نکلتا ہے
اور اسی سے ہویل کی موجودگی
دریافت ہوتی ہے * بعض کی
رائے مین یہہ وہی پانی ہے جو غذا
حاصل کرتے وقت منہہ کے اندر
گھستا ہی مگر یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ
اس پانی کے نکلنے کیواسطے ایک

دوسرا راستہ ہی اس فوارہ کے
بہ نسبت یہہ بات ثابت ہوئی ہے
کہ جب ہویل سانس نکلتا ہے تو اوسکے
ساتھہ جو پانی کا بخار اوسکے پھیپھڑے
سے آتا ہے وہ پانی کے سطح پر ہوا
مین پہونچتی ہے ہمبردا کی سرد ہوا
سے پانی کے چھوٹے چھوٹے قطرے
بنجاتے ہین + گرین لیڈی ہویل کے
چمڑے کے نیچے ایک تہہ چربی کا ہوتا ہے
اور یہہ آٹھہ انچ سے پندرہ انچ تک
دبیز ہوتا ہے + چربی بہ نسبت پانیکے
ہلکے ہونیکے سبب سی ہویل کو پانی پر
اوترانے مین مدد دیتی ہے + اس
چربی کا بڑا فائدہ یہہ ہوتا ہے + چونکہ
ہویل ہمبردہ کے سمندرونمین رہتے
ہین اور وہان سردی بہت ہوتی
ہے اسواسطے اس چربی کے سبب

اونپر سردی کا اثر بہت ہی کم ہوتا
ہے یا یون کہو چربی مین ایصال
حرارت کی قوت کم ہونیکے سبب سے
یہہ اونکی حرارت غریزی کو اونکے
جسم کے اندر سے نکلنے نہین دیتا ہے
اوستخوانی ہویل مین کئی انواع شامل
ہین اور مختلف سمندر کے ہویل
مختلف نوع کے ہوتے ہین ۔ کل کی
صراحت بہت طول ہوگی +
بعض قسم کے ہویل بہت بڑے بھی
ہوتے ہین یعنے اونکی لمبائی ستر
فٹ کی ہوتی ہے مگر اس قسم کے
ہویل کے جسم مین اوستخوانی بتر کام
کے لائق نہین ہوتے ہین اسواسطے
اسکا شکار بھی کم کیا جاتا ہے +
باقی آئندہ + الراقم مولوی محمد شائق
اسسٹنٹ سرجن سابق گورکھپور +

ہیضہ

آجکل ملکوں مین ہیضہ کا ظہور تعجبات سے ہے کیونکہ جسقدر فی زماننا صفائی وغیرہ کا لحاظ رہتا ہے شاید کبھی ہوگا اگر غلاظت وکثافت اسکا سبب عظیم قرار پاسکتا ہے جیسا کہ ڈاکٹرونکا خیال ہے تو متفرق مقامات کے ہیضہ نے جو آئی دن کہین نہ کہین موجود ہی رہتا ہے ثابت کردیا ہے کہ صرف وہی مقامات ہیضہ کے ہیڈ کوارٹر نہین ہوسکتے جنمین غلاظت رہتی ہے بلکہ صاف اور پاکیزہ مقامات بھی جیسے کہ یورپ مین کے ہین ہیضہ سے محفوظ نہین رہ سکتے بیشک ہیضہ کے اسباب مین ایک سبب غلاظت کا بھی تسلیم کرنا چاہئیے مگر ان ڈاکٹرونکی راے سے

ہمکو ہرگز اتفاق نہین جنکے خیال مین بجز اس سبب کے اور کوئی باعث ہیضہ کا نہین ہے۔ جرمنی کے کمیشن ہیضہ نے تحقیقات کی ہے کہ جسقدر صفائی سے ہیضہ پھیلتا ہے غلاظت سے نہین غرضکہ قطعی سبب ابھی تک کوئی دریافت نہین ہوا اور نہ امید ہے کہ دریافت ہو۔ غلاظت وصفائی کا اوسکو کچھ خیال نہین یہہ بلا ایسی ہے کہ نہ صفائی اوسکے دفعیہ کا علاج ہوسکتی ہے اور نہ کثافت۔ لوگونکا بیان ہے کہ یورپ مین ہیضہ کا خوف زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ واہمہ خلاق مشہور ہے۔ پس ہیضہ جسکو نہ ہوتا ہو ہو جاتا ہے۔ اور اسوجہ سے اموات کی کثرت ہوجاتی ہے اگرچہ یہہ بیان

صحیح ہے مگر مخلوق کے خوف کا
کیونکر علاج ہو جبکہ وہ سمجھتی ہے
کہ ریل کی سواری ہیضہ کی بیماری
عدالت خفیفہ کی روبکاری کا اور
ہی رنگ ڈہنگ ہے اور امراض مین
تو مریض کو موت کا اندیشہ کم ہوتا
ہے اوسکو علاج کرنیکے واسطے وقفہ
بھی ملتا ہے - مگر یہہ کمبخت ریل ایسی ہے
کہ اسپر سوار ہونیکی دیر ہے اور عدم آباد
پہونچنے مین کچھ دیر نہین اور عدالت
خفیفہ ایسی ہے کہ فوراً مقدمہ کا فیصلہ
کر دیتی ہے اور اوسکی اپیل بھی نہین
ہو سکتی فرمائیے کہ ایسی صورتون
مین انسان کیونکر خوف زدہ نہو۔
انسان عجب مخلوق ہے ایسے خوفناک
حادثون سے وہ گھبرا جاتا ہے ورنہ
جسکی قضا ہی ہے وہ بچ نہین سکتا

اور جسکی قضا نہین اوسکو نہ ہیضہ کی
خارجی اسباب ہلاک کر سکتے ہین اور
نہ وہم اور خوف سے اوسکے جسم مین
ہیضہ پیدا ہو سکتا ہے اور نہ مر سکتا ہے خیر کچھ ہی ہو
مگر جہانتک ہو سکے تدبیرون سے
بھی غفلت نہ کرنا چاہئے خدا ایسی
بلاؤن سے محفوظ رکھے تو بہتر ہے

مشّی

انگریزون کو چاہیے کوئی وحوش
اور بہائم ہی کیون نہ کہے اسمین اصلا
شک نہین کہ اونکے بیشتر افعال
حکمت اور دانائی پر مبنی ہین اوقات
گزرانا پہ کو بہ عنوان پسندیدہ صرف
کرنا اغذیہ مقوی دل و دماغ
استعمال مین لانا صغر سنی مین شادی
سے محترز رہنا مطالعہ کتب کو دل
سے عزیز رکہنا صحت جسمانی کو نعمت

عظے سمجھنا ان سب امور کی آبیاری
سے اونکی دانشمند اور تجربی مترشح
ہوتی ہین منجملہ اور افعال حکیمانہ کے
مشی بھی ایک فعل عاقلانہ ہی جس سے
انواع اقسام کے فوائد حاصل ہوتے
ہین ۔ انگریزی ایک مشہور مثل ہے
کہ صبحکو کھانا کھا کر تھوڑی دیر قیلولہ
کرنا چاہئیے ۔ اور شام کو بعد غذا
ایک میل ضرور مشی کرنا چاہئیے اہل
ہند اسکے بالکل برعکس کرتے ہین
اہلکارون کا قاعدہ ہی کہ صبح کو نو دس
بجے ادہر طعام تناول فرمایا اودہر کمر
کرکے دو کوس کا دہاوا کیا ۔ چتر منزل
یا تارے والی کوٹھی یا حضرت
گنج پہونچے ۔ شام کو آٹھ نو بجے بعد
انفراغ غذا لکے سو رہے یا صبح کو
غذاے مرغن نوش جان فرما کر
قیلولہ جو کیا تو لمبی تان کر چار بجے
تک خواب خرگوش مین رہے ۔
صبح شام دو چار میل مشی کرنا
صحت جسمانی کے لئے اکسیر کی خاصیت
رکہتا ہے ۔ چلنے مین گو ظاہر صرف
ٹانگین ہی حرکت کرتی معلوم ہوتی
ہین مگر اصل مین ہر ایک عضو بدن
متحرک ہوتا ہے ۔ قوت ہاضمہ ترقی
پاتی ہے ۔ جسم مین چستی اور پہرتی
آتی ہے ۔ آنتین بھی کسی قدر ہلتی
خون بھی حرکت پذیر ہوتا ہے ۔
پھیپھڑون پر بھی اثر پہونچتا ہے ۔
ان تمام حرکتون سے جسم گرم ہو
جاتا ہے اور گرمی کے سبب سے
پسینے آتے ہین اور پسینون سے
بدن کی گندگی دور ہو جاتی ہے
جسکے باعث سے ہر نوع کے عوارض

پیدا ہو جاتے ہین - بعض آدمیون
کا قاعدہ ہی کہ ہوا کہانے کیوقت
مُنہ کہول دیتے ہین - گویا ہوا کو
واقعی کہا ہی لیتے ہین - یہہ طریقہ
نہایت ہی مضر ہے - صرف نتہنون
کے ذریعہ سے ہوا اندر جانی چاہیئے
حکمارنے اسکی خوب آزمایش کی
ہے - اور بعد امتحان یہ بات پایۂ
اثبات کو پہونچ گئی کہ ہوا کہانے
کے وقت منہ کہولکر چلنا منافی صحت ہے
ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل
ہے کہ یاران موافق و بذلہ سنج
کے ساتھ ہوا کہانا یکہ و تنہا ہوا کہانے
سے زیادہ مفید ہے - اگر خوش
گپ اور خوش مزاق دوست ہمراہ
ہون اور راہ مین طرح طرح کے
لطیفے ہوتے جائین تو مشی دوچند
منفعت بخشتے اور لطف دو بالا ہو
جاوے اور دل بہلے ✤

علاج سگِ دیوانہ

ایک شخص نے ایم باسیٹور کی
آزمایش علاج دیوانہ سگ گزیدہ
کی بابت دکن ٹیمس کو لکھا ہے کہ
مدت سے مین ایک علاج کو شہرت
دینا چاہتا ہون جب کسی سگ دیوانہ
نے کسی کو کاٹا مین نے علاج کیا
صحت ہوئی اگر دیر مین ہو تو شاید
کافی نہو مگر مین نے اکثر آدمیون کو
دیکہا کہ فوراً علاج ہوا کبھی ناکافی
نہین ہوئی برسون گذرے اور
وہ لوگ اچھے بھلے ہین اس
علاج کی بہت قیمت دیکر حیدرآباد
مین ایک گوسائین سے کسی

رئیس نے خریدا تہا وہ رئیس اب
فوت ہوگیا اور ایک جنٹلمین زندہ
موجود ہے میری کلام کی تصدیق
کرسکتا ہے بعض زخم تیزاب سے
جلا دیئے گئے اور زخمون کے
تیزاب سے جلانے کی ضرورت
نہ تھی علاج یہہ ہے کہ بیمار تین روز
تک تین بار برگ ببول کا عرق
پلائین انگریزی نام مین اسکا نہین
جانتا ہندی مین اسکو تیکرا اور
تلنگو مین مرکی ٹہا تامل مین پی ولام
کہتے ہین یہ درخت حیدرآباد مین
بہت ہوتا ہے اور گہاٹون کے
درمیان ریلوے کے کنارے بہت
ہی اس تین روز کے علاج مین
جب وہ عرق ببول سے کسی شئے
کی ممانعت نہین ہے چاول وہی

کہویا نمک نہ دین اس دوا سے
قی آتی ہے مگر اسکا مضائقہ نہین
ہے اگر شدت سے قی آتی ہے
تب دو ایک چمچہ دہی پلا دین
فورًا موقوف ہوگی چند ہفتے بعد
اگر سگ گزیدہ کے دل مین کچھہ
خوف ہو تو پہر بھی علاج کرنا بہتر
ہے دوبارہ اس دوا کی حاجت
ایک جوان شخص کو ہوئی جسکی
پنڈلی مین کاٹا تہا اور اوسی روز
ایک عورت ایک مرد ایک بیل
ایک بکری کو کاٹا تہا اور مرد کا
حال نہین معلوم عورت بیل
بکری ایک ہی دن مین دیوانہ
ہوکر مرگئے ۔ جسکا مین نے علاج
کیا تہا تیرہ برس سے وہ زندہ اور اچہا
ہے یہ عام فائدہ کی علاج کو مشتہر کیا ہے

دقائق علم زراعت

علم کیمیا کے ذریعہ سے ستر کے
قریب بسیط عناصر دریافت ہوئے
ہین یعنے ایسے عناصر جو خود ایک
جسم ہین اور دو یا زیادہ اجزا سے
مرکب نہین ہین اس زمانے مین
جہان تک تحقیقات کی گئی ہے
ان ستر عناصر مین سے کسی کے
بھی بذریعہ کیمیائی تحلیل کئے کوئی
جز علیحدہ نہین ہو سکتی اور نہ اس
تعداد سے زیادہ اور بسیط اجزا
دریافت ہوئے ہین ممکن ہے
کہ جون جون علم کو ترقی ہو کسی نہ کسی
زمانہ مین یا توان مقررہ بسیط عناصر
کے اجزا معلوم ہو سکین اور وہ مرکب
ثابت ہون یا ادنکے علاوہ کوئی اور
بھی عناصر دریافت ہو جاوین جو
مانند حال کے تسلیم کئے ہوئے ستر
عناصر کے بسیط ہون یعنے اور
کسی دو یا زیادہ اجزا سے مرکب
ہون +

دنیا کی ہر ایک چیز منجملہ ان ستر بسیط
عناصر کے دو یا زیادہ سے بنی
ہے یا یون کہو کہ جو شے دنیا مین
پائی جاتی ہے اوسکے اجزا اگر بذریعہ
کیمیائی تحلیل کے علیحدہ علیحدہ کرین
تو وہ اجزا انہین ستر عناصر مین
سے کوئی ہونگے علے ہذا القیاس
زمین کی مٹی درخت پانی وغیرہ
اون کل عناصر مین سے صرف
چند کا مجموعہ ہین - انمین چھ سات
عناصر تو بمقدار کثیر پائے جاتے
ہین - لیکن انکے علاوہ کچھ اور
بھی اونمین ملتے ہین لیکن اونکی

موجود کی اتفاقیہ ہوتی ہے اور
اونکی مقدار اسقدر قلیل ہوتی اور
زراعت سے اونکا اسقدر خفیف
تعلق ہوتا ہے کہ اونکو معدوم مان
لینے مین چندان ہرج نہین ہے
پس زراعت کے شائق کے لئے
صرف اونہین چند عناصر کی ماہیت
اور خواص سے واقفیت حاصل
کر لینا کافی ہے اور اوسکی تکمیل بہت
کم وقت سے اور تہوڑے دنون
مین ہو سکتی ہے +

زمین کی حالت مجموعی جیسی اب
اوسکو ہم پاتے ہین سیکڑون
ہزارون برس مین پیدا ہوئی ہے
زمین مین بلکہ دنیا کی کل چیزون
مین ہر لحظہ اور ہر ساعت تغیرات
ہوتے رہتے ہین لیکن اونکی

رفتار اسقدر مدہم ہے کہ ہماری
آنکھ کو وہ کسیطرح محسوس نہین
ہو سکتی خاصکر وہ زمین جو اکثر
ہماری نظر کے سامنے رہتی ہے
ہمکو کسیطرح اپنی تبدیل حالت سے
آگاہ نہین کر سکتی - لیکن ایسا
ممکن ہے کہ کسی قطعہ زمین کو ہم
اچھی طرح سے ایک مرتبہ دیکھ لین
اوسکی ہر جگہہ کی اونچائی اور نیچائی
اور اوسکی مٹی کی قسم اور حیثیت
کی یادداشت لکھ لین اور دس
بیس برس کے بعد اوسکی حالت کو
اپنے پیشتر کے مشاہدے سے ملائین
تو ہم اوسمین بہت بڑا فرق پائینگے
ہندوستان مین سب سے زیادہ
مؤثر شئے زمین کیحالت تبدیل
کرنیکی پانی دہوپ اور ہوا ہے -

اور یہ تینوں چیزیں ہر وقت زمین
پر اپنا اثر پہونچانے سے غافل نہیں
ہوتیں - ہوا اور دہوپ زمین سے
کچھہ بخارات اخذ کرتی ہے اور کچھہ
اوسمیں جمع کردیتی ہے - اگر زمین
مرطوب ہو تو اوسکو خشک کرتی ہے
اور بعد اوسکے اوس کی بستگی میں
تفرقہ ڈالتی ہے اور پھر ہوا اوسکی
سطح کی خشک خاک کو ایک جگہہ
سے اوڑاکر دوسری جگہہ پر
پہونچا دیتی ہے پانی اس سے بھی
زیادہ تیزی کرتا ہے یعنے بستہ مٹی
کو کاٹ کر اور اوسکو اور جگہہ لیجا کر اوس
سے نئی زمین بنا دیتا ہے - برف ـ
ہوا - دہوپ اور پانی پہاڑوں کے
پتھروں کو گلاتے ہیں اور اونکے
ریزوں اور باریک اجزار کو بہاکر

کہیں کا کہیں پہونچا دیتے ہیں -
موجودہ زمین کا زیادہ حصہ پانی
کی مدد سے بنا ہے - فرض کرو کہ
ایک بڑے وسیع میدان میں کسی
جگہہ ایک گڑہا ہے - جب بارش
ہوگی پانی سب طرف سے بہکر
اوس گڑہے میں جمع ہوگا اور اپنے
ساتھ چاروں طرف سے مٹی بھی
جو اوسمیں گھل گئی ہو لائے گا اور
مٹی رفتہ رفتہ گڑہے کی تہ میں
بیٹھنا شروع ہوگی - یہہ گھلی ہوئی
مٹی برابر تمام گڑہے کی سطح پر جمع
ہوگی اور پرت کے طور پر جمے
گی اسکے بعد فرض کرو کہ بارش ختم
ہو گئی اور پھر مثل پیشتر کی زمین
کی مٹی خشک ہوکر ادہر اودہر کو
ہوا سے اڑنے لگی یعنے کچھہ تو باہر سے

اوس میدان مین آئی اور کچھہ میدان
مین سے باہر کو گئی اسکے بعد جو بارش
ہوئی اوس کا پانی میدان کی خاک اور
جمی ہوئی مٹی کو کاٹ کر پھر گڑھے مین
لے لیا - گڑھے کی تہ مین یہہ مٹی بھی بیٹھہ
جائیگی - اور پہلی پرت کے اوپر اب
اس مٹی کا دوسرا پرت جمے گا لیکن
یہ ظاہر ہے کہ ان دونون پرتون کی
مٹی باعتبار اپنے اجزار کے ضرور
نہین کہ ایک سی ہو - اسی طرح ہر
بارش مین گڑھے مین مٹی جمع ہوگی
اور ہر مرتبہ کی بارش مین ایک ایک
نیا پرت جمتا جائیگا - اور تھوڑے
دنون مین گڑھا پٹ جائیگا - اب
اسکے بعد جو باقی بچہے گا وہ کل
میدان کی اور نیز اوس مقام کی
مٹی کو جہان پہلے گڑھا تھا بہاکر
کسی دوسری جگہ ڈالے گا اور
وہان بھی یہی کارروائی ہونے
لگی - یہہ ایک مثال زمین کیحالت
تبدیل ہونے کی دی گئی جب کہ
تبدیل پانی کے ذریعہ سے ہو - خلاصہ
یہ کہ زمین کیحالت مین برابر تبدیل
بدل ہوتا رہتا ہے +
جب ہر قطعہ زمین کا اس طرح پر
بننا مان لیا جائے تو صریحا یہ نتیجہ
نکلتا ہے کہ ہر ایک کھیت کی
مٹی اور ایک ہی کھیت کے اوپر
اور نیچے کی مٹی آپس مین یکسان
نہ ہوگی اور اصل مین ہے بھی
ایسی ہی +

آواز

آواز کی تعریف -

کسی تھرتھرانے والے جسم کے اجزا سے جو صدمہ ہوا پر اور ہوا کے ذریعہ ہمارے کانون کے پردون پر پہونچتا ہے اوسے آواز کہتے ہین -

آواز کی رفتار ہوا مین -

آواز کی رفتار جون ۱۸۲۲ء مین رات کے وقت دریافت ہوئی - دو توپین ایک دوسرے سے معلومہ فاصلہ پر رکھی گئین اور ہر ایک مقام پر کچھہ کچھہ عرصہ کے بعد توپ چھوڑی گئی - اور صحیح صحیح اور نازک گھڑیون کے ذریعہ یہہ مشاہدہ کیا گیا کہ زنجک کی چمک دیکھنے سے کتنی دیر بعد توپ کی آواز ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچتی ہے - اور جو نتیجہ مختلف مشاہدون سے نکلا اوسکی اوسط لیگئی جسنے یہ معلوم ہو گیا کہ آواز ایک معلومہ فاصلہ کتنے کتنے عرصہ مین طے کرتی ہے پس اربعہ سے نکل آیا کہ ہوا مین آواز کی رفتار فی ثانیہ ۱۱۰۰ فٹ ہے

آواز کی رفتار پانی مین -

۱۸۲۷ء مین لیک جنیوا مین دو کشتیان ایک دوسرے سے معینہ فاصلہ پر ڈالی گئین - ایک کشتی مین پانی کے اندر ایک گھنٹہ لٹکایا ہوا تھا اور ایسی ترکیب کی ہوئی تھی کہ جسوقت موگری (پانی کے اندر) گھنٹہ پر پڑے - اوسیوقت کشتی مین بارود کو (جو تھوڑا سا ایک پیالے مین رکھا ہوا تھا)

بتی جلا دیتی تھی۔ دوسری کشتی مین
پانی کے اندر ایک ترب لٹکتا تھا۔
جسوقت اس کشتی والے نے
دوسری کشتی پر بارود کی رنجک
دیکھی اُسی وقت ترپ کی سرے
پر کان لگا دیا۔ اور گھڑی کو
دیکھکر یہ دریافت کرلیا کہ رنجک
کی روشنی دکھائی دینے سے کتنی
دیر بعد گھنٹہ کی آواز سنائی دی
اور معلوم کرلیا کہ آواز پانی کے
اندر معینہ رفتار کتنی دیر مین
طے کرتی ہے۔ جس سے پانی
مین آواز کی رفتار قریباً ۴۰۰۰ فٹ
دریافت ہوئی۔

جو آواز ایک ثانیہ مین ۱۶ سے کم
صدمون سے پیدا ہوتی ہے وہ
ہمین سنائی نہین دیگی۔ یا یون
کہو کہ جو آواز ہمین سنائی دیتی
ہے وہ کم سے کم ۱۶ صدمون
سے پیدا ہوتی ہے۔

اسی طرح تیز سے تیز آواز جو
ہمین سنائی دیسکتی ہے ایک ثانیہ
مین (۴۸۰۰۰) صدمون سے پیدا
ہوتی ہے۔ یعنے اِسّے زیادہ
کوئی تیز آواز نہین ہوتی۔

مرد کی دہیمی سے دہیمی آواز فی
ثانیہ (۹۰۱) صدمون سے پیدا
ہوتی ہے اور تیز سے تیز آواز
فی ثانیہ (۶۷۸) صدمون سے۔
عورت کی دہیمی سے آواز فی ثانیہ
(۲۷۵) صدمون سے اور تیز سے
تیز (۱۲۰۶) صدمون سے پیدا ہوتی ہے

گونج کی تعریف۔ جب کوئی آواز
کسی مزاحم چیز سے ٹکراکر واپس

آتی ہے اور ہمکو دوبارہ سنائی دیتی ہے اُسے گونج کہتے ہین۔ گونج اُسیوقت سنائی دیسکتی ہے جبکہ پیدا ہونیکی جگہہ سے ٹکرانے کی جگہہ تک معین فاصلہ ہو

لوکل

صفائی بازار ونین تو عمدہ رہتی ہے مگر گلی کوچون مین خاطر خواہ کوشش نہین ہوتی۔ اور سب سے زیادہ اگر کوئی امر انتظام طلب ہے۔ تو یہہ۔ کہ ہلالخور لوگ مکانونکی ٹٹیان صاف کرکے۔ راستہ مین میلے کے انبار لگا رکہتے ہین۔ جو عموماً نو بجے اور بعض وقات دس بجے دن تک بہی وہ اٹہائی نہین جاتے۔ یہہ عمل سخت ناگوار

حبوب ہالوےصاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی قوت کیلئے ضرور ہے یہہ حبوب مصفی خون ادویہ پر فضیلت رکہتی ہین کبد۔ معدہ۔ گردہ کی امراض کیلئے مفید ہین اُنکی استعمال سے اعضائے رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی مرض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہین اَن تونکی ہر ایک حلق کی شکایت اور تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین جو اور دیگر اخلاط فاسدہ نباتات و حیوانات کی متعفن ہونے کے سبب خون مین داخل ہوتے ہین اُنسی خارج ہوجاتے ہین یہہ گولیان از بس مفید ہین اعضائے تولید کی کمزوری مخصوصہ و امراض عورات کیلئے بہا ہین اور دنیا مین تنگی بار ازم آسایش کرنیکیلئے لاثانی ہین۔

مرہم ہالوےصاحب

اسم ہے مرہم بتعامل و فوراً صحیح حالت مین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد ورحم کیوجہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور ٹانگ خراب ہوگئی زخم کہنہ اور پہوڑی پر آسینہ کا جکڑا رہنا سور بواسیر وغیرہ کے دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلدی مرض اسکی استعمال سے شفا پاتے ہین گولیان اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لنڈن میں تیار کئے جاتے ہین اور تمام عالم دوا فروش صندوقون بیون بیچتے ہین قیمت یہہ ہی ایک شلنگ ۱/۲ پنس ایک شلنگ ۲۹ شلنگ ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ قریب تمام زبانون مین اُنہر ہدایت لکہی ہوئی ہے اسطرح استعمال کرنا چاہئے۔

بابت ماہ اگست ۱۸۸۵ء نمبر ۸ جلد ۶

VOL. 6—Lahore August 1885 No. 8

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں -

(۱) حفظ ما تقدم - طبابت - کیمیا - افعال الاعضا - تشریح وغیرہ کے مسائل

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کے لیے بہتر خیال کیجاتی ہیں اور ان اسباب کو دفعیہ میں جو بہبودی صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینوں میں جو نئے نئے تجربے فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہیں اونکا انتخاب

(۶) قدیم وجدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و رؤسای	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پیشگی ورنہ دو ماہ بعد اسکے ڈیوڑھے

This paper is offered as a means o spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Depart. Panjab in respect to the sanitary condit... of the Province (4). The english and native mode .. .. treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single co[py]
Far Station Subscribers ..	2 13 0	4 3 6	0 4
" Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	
" Chiefs & Government	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرایا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھہ رقوم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم **احمد علی** زبدۃ الحکماء لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱؎ زیادہ ارسال فرماوین۔ اُجرت مضامین خاص فی سطر ۲؍ فی صفحہ ۱؎ روپیہ زیادہ اشاعت کے لئے رعائت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۸۵ع

مضامین جو صاحب کمشنر
حفظان صحت پنجاب کی
دفتر سے وصول ہوئے

بقیہ از ماہ جولائی

اور اسمین اس قسم کی غلطیونکا
سرزد ہونا ممکن ہے کیونکہ یہہ
غالب امر ہے کہ ایک لاپرواہ
آدمی بروقت مردم شماری
اپنے گھر کے لوگون کی اصلی تعداد
نہ بتلاوے اور اسے کم یا زیادہ
ظاہر کرے لیکن وہان پر بھی
مذکر و مونث بچون جوانون اور
بالغون کی تعداد جدا جدا
دکھلائی جاتی تھی اور یہ غالب
امر ہے کہ اس قسم کی مردم
شماری مین جو غلطیان کہ سرزد ہوئی
ہونگی بشرطیکہ مبالغہ آمیز تعداد کے
دکھلانیمین کسی خاص مطلب کا
حصول مدنظر نہ ہوا ہو ان سے
آبادی مین بیشی کی نسبت زیادہ
کمی واقعہ ہوئی ہوگی - پس بیشی یا
جو ایک خاص قطعہ ملک کی
آبادی مین ان مردم شماریون
مین سے کسی دو کے مابین عرصہ
کے درمیان واقع ہوئی اور
جسکا حال کہ ہمارے نقشہ جات
مین درج ہے اسکا کچھ تھوڑا زیادہ
صحت و تحقیق کا نتیجہ ہے جو
ایک وقت کی مردم شماری
کی نسبت دوسرے وقت
کی مردم شماری مین مرعی رکھی
گئی ہے اور یہی وجہ وہی بیشی
ان مقامات مین بالخصوص زیادہ تر
پائی جاتی ہے جنمین کہ مردم شماریکا

کرنا نہائت ہی دشوار تہا چنانچہ
پنجاب کے مشرقی میدانون مین
یہ غالباً بہت ہی کم ہے اور مغربی
میدانون مین کسیقدر زیادہ ہے
اور علاقہ جات کوہی مین زیادہ تر
ہے اور سرحدی اضلاع مین سب
سے زیادہ ہے"

اسوات کی نسبت پیدائش کے زیادہ ہونے اور نقل وطنی سے جو بیشی کہ آبادی مین ہوسکتی ہے اوسپر بحث

(۱۰) اس امر کی بابت تحقیق کرنا کہ نقل وطنی اور اسوات کی نسبت پیدائش کے زیادہ ہونیسے کسقدر سالانہ بیشی ہوسکتی ہے دوسرا اور اخیر امر ہے جو بحث طلب ہے۔ جہانتک کہ نقل وطنی کو آبادی کے بڑہانیمین دخل ہے اسکا حال مسٹر ابٹسن صاحب

کے جدول نمبر ۳۵ سے جو حال
کی رپورٹ مردم شماری جلد اوّل
صفحہ ۸۷ مین داخل ہے اور
جسمین یہ دکھلایا گیا ہے کہ ہر ایک
ضلع مین نقل وطنی سے کسقدر
بیشی یا کمی واقع ہوئی ناظرین پر
کہل جاویگا مگر حالات پیدائش
و اسوات کی نسبت جو کچھہ کہ مین نے
اپنی رپورٹون ۔ در باب حفظ
صحت پنجاب مین وقتاً فوقتاً
ظاہر کیا ہے اوسے مین خاص
مسٹر ابٹسن ہی کے الفاظ مین
یہان پہر ناظرین کے پیش کرتا
ہون چنانچہ صاحب موصوف
اپنی رپورٹ کے پیرگراف ۶۶۷
کے اخیر حصہ مین یون تحریر
فرماتے ہین ۔

"ایک اعلیٰ شرح موت اور ادنیٰ
شرح پیدائش کے درمیان
جو عمیق تعلق ہے اور مرض اور
اسسے بڑہکر تنگدستی و افلاس کو
طبعی قوت نمو اور بار آوری آبادی
کے روکنے مین جو عجیب دخل ہے
اسکی بابت صاحب کمشنر محکمہ حفظان
صحت پنجاب بہت کچھہ لکھہ چکے
ہین اور جنہون نے اپنی رپورٹ
۱۸۹۶ء مین ان کا مفصل و مشرح
حال لکھا ہے اور آبادی کے
تلف شدہ ارکان کی از سر نو بحال
کرنیوالی عجیب و غریب قوت جسکا
ظہور کہ باشندگان ہند سے
ہوتا ہے اسپر اور جس طریق سے
کہ اوسوقت کے درمیان جبکہ
ترقی اور بہتر فصول دیہات مین
زرخیزی پیدا کرتی ہین شرح پیدائش
کو اوسکے پہلے درجہ پر پہونچا
دیتی ہے۔ اور جسطرح کہ مرض
و قحط کے بعد خاص ترقی کیساتہ
زرخیزی شاداب پہر واپس لاتی ہین
شرح پیدائش بڑہتی ہے اور
آبادی مین بیشی ہوتی ہے اور
سال ہا سال کی مرگ و تباہی
سے جو رخنے و درز کہ آبادی
مین پڑ جاتے ہین وہ زائد از
ضرورت پُر ہو جاتے ہین اوسپر
بھی بارہا بحث ہو چکی ہے"
اور جو نسبت کہ بچون کو تعداد مین
بالغون سے ہے اوسکے اعلیٰ
ہونیکے اسباب پر مسٹر ایبٹسن
صاحب اپنی رپورٹ کے
پیراگراف ۷۸، ۷۹ مین کسیقدر
طوالت کے ساتہہ بحث کرتے
ہین اور یہہ لکھتے ہین۔
"چنانچہ نسبت جو بچون کو تعداد
مین بالغون سے ہے اسکا

حصر لشبرطیکہ بچون کی شرح موت
غیر متغیر حالت مین رہی شرح بیشی
آبادی اور موجودہ نسل کی اوسط
عمر پر ہے اور جو نسبت کہ تعداد
مین سالانہ پیدائش کو کل آبادی
سے ہے اسپر لشبرطیکہ بچون کی شرح
موت غیر متغیر حالت پر رہی شرح
بیشی آبادی کا مدار ہے پس نسبت
جو بچون کو تعداد مین بالغون سے
ہے اسکا حصر (۱) تعداد بچون پر
جو خاص قطعہ آبادی مین سال بھر
مین پیدا ہوئے ہین (۲) یا بچون
کی شرح موت پر (۳) یا
موجودہ نسل کے اوسط عمر پر ہے
یا دوسرے الفاظ مین یون کہو
کہ نسبت جو بچون کو تعداد مین
کل آبادی سے ہے اسے تم

تین طریق سے بڑھا سکتے ہو یا تو
بچون کی پیدائش کی تعداد
مین زیادہ تر ہونے سے یا موت
جو بچون کے درمیان ہوتی ہے
اسے کم کردینے سے یا بالغون کو
ابتدائی عمر مین مار ڈالنے سے اب
دیکھنا چاہئے کہ پنجاب کے بچون کو
تعداد مین بالغون سے جو نسبت
ہے اسکے اعلے ہونیکا ان ہر سہ
اسباب مین سے کس سے تعلق
ہے۔ اسمین کچھہ شک نہین
کہ انگلستان کی آبادی کی نسبت
پنجاب کی آبادی کا عرصہ حیات
بہت کم ہوتا ہے اور اگر ایسا
نہو تو فی الواقع یہ بات ایک بڑی
حیرت انگیز ہو۔ پنجاب کے
دیہات کا کسان ایک ایسی محنت

ومشقت کی بہری ہوئی زندگی بسر کرتا ہے جسے اوسے کبہی فرصت ہنین ملتی گویہ محنت ایسی سخت نہ بہی ہو جسقدر کہ انگلستان کے مشقت پیشہ لوگون کواوٹہانی پڑتی ہے یہ غریب ایک کیچڑ کی بنی ہوئی جہونپڑی مین بود وباش کرتا ہے جوایک ایسے گانو کے درمیان واقع ہوتی ہے جسکی آبادی کہ بہت گنجان اور جو متعفن وبدبودار کوڑیون اور آب ایستادہ گندی چہپرون سے محیط ہوتی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ ان ہی گندے ڈابرون سے اوسکو بااوقات پانی پینے کا اتفاق پڑتا ہے اس بیچارہ کی غذا بہی تو عمدہ قسم کی ہنین ہوتی البتہ مقدار مین کثیر ہوتی ہے اور صفاتی نقص جو اسمین پایا جاتا ہے وہ اسے ایک مقداری بدل سے پورا کرتا ہے اوسکی زندگی کے حالات ہمیشہ ایک ہی وضع وڈہنگ پر رہتی ہین اور اونمین ایسی عجیب یکرنگی پائی جاتی ہے جو قیاس سے باہر ہے۔ اوسکو ایک ایسی وحشیانہ خبرگیری وغور پرداخت کے ساتھ جیسے کہ اوسکے جاہل ہمسائہ ورفیق اپنی جہالت کے عالم مین اوسے دیسکتے ہین قریب قریب ایک جنگل کے بہائم کی مانند پیدا ہونے بیمار پڑنے اور مرجانیکا اتفاق ہوتا ہے۔

کسان سے فروتر درجہ پر وہ خارج از ذات اور کمین شخص ہے جسکی زندگی کے حالات کہ پہلے

ہی سے بیان ہو چکے ہین اور اوسی
بزتر درجہ پر سُست و آرام طلب
تجارت پیشہ شخص ہے جو بسا
اوقات عیاشی و بدکاری مین
ڈوبا رہتا ہے پس یہ صاف
عیان ہے کہ انگلستان کے متوسط
درجہ کے لوگونکی صحیح و تندرست
زندگی پنجاب کے لوگون مین قریب
قریب ناپیدا ہے۔
مین اس امر کی بابت کچھہ نہین
کہہ سکتا کہ پنجاب مین موت جو
بچون کے درمیان ہوتی ہے
انگلستان کی نسبت بالغون کی
موت سے آیا تعداد مین بڑھکر
ہوتی ہے یا کم اور اوسکے متعلق
نہ کوئی ایسے حالات موجود ہین
جو قابل وثوق ہون۔ البتہ مین

یہہ کہہ سکتا ہون کہ انگلستان کی
نسبت پنجاب کی آب وہوا
بچون کی زندگی کے لئے بشرطیکہ
اونکی غور و پرداخت واجب طور پر
کیجاوے زیادہ تر مناسب ہے
لیکن مین افسوس کرتا ہون کہ اونکی
غور و پرداخت کا یہ حال ہے
کہ انکو پیدا ہونے ہی کے وقت سے
ایسی جگہون مین پڑے رہنے اور زندگی
و موت کے دن کاٹنے کا اتفاق
پڑتا ہے جو کتون کی ماندون سے بہتر نہین ہوتین
مجکو اسمین بہی شک ہے کہ
بچون کی شرح اموات کو جو
نسبت کہ بالغون کی شرح اموات
سے ہے انگلستان کی نسبت
پنجاب مین آیا یہہ بہی بڑھکر نہین
ہے۔ پس پنجاب کے بچون کو

تعداد مین بالغون سے جو نسبت ہے اسکے بڑہکر ہونیکی مندرجہ بالا ہر سہ اسباب مین سے مین ایک کو معتبر خیال کرتا ہون اور جسمین کہ مجکو کچھہ شک و شبہ نہین یعنے کثیر تعداد پیدائش۔ اب دیکھنا چاہئے کہ کثرت پیدائش کا سبب کیا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ مین پہلے ہی سے یہ ظاہر کرچکا ہون کہ اگر تعداد بچون کی جو ہر ایک عورت سے پیدا ہوتے ہین غیر معتبر حالت پر ہی تو کثرت پیدائش کا سبب جسکا کہ خیال کرنا ممکن ہے ابتدائی عمر کی شادی نہین ہوگا پس میرے نزدیک ہر ایک فرد عورت مین اوسط قوت بار آوری کا زیادہ تر پایا جانا یا منکوحہ عورتین کی تناسب کا غیر منکوحہ سے بڑہکر ہونا خاص اسباب ہین جنپر کہ کثرت پیدائش موقوف ہے۔ (باقی آئندہ)

ہیضہ کا علاج

اخبار انڈین ڈیلی نیوز مین ہیضہ کے علاج کی نسبت ایک صاحب نے اپنے مندرجہ ذیل خیالات ظاہر کئے ہین۔

شکر خدا کا ہے کہ اب تک اس موذی عارضہ سے مجھکو کبھی مقابلہ نہین کرنا پڑا لیکن مجھکو ایک لیڈی کے ذریعہ سے جو بلا مپہوہ مین خیراتی علاج کرنیکے لئے دور دور تک مشہور ہے اس عارضہ کی دوا بہت اچھی معلوم ہوئی ہے۔

لیڈی کا بیان ہے کہ مین نے

مندرجہ ذیل نسخہ سے ہیضہ کے
بیمار مریضون کو اچھا کیا ہے نسخہ یہ ہے
ایک ٹمبلر گلاس مین نصف روغن
زیتون اور نصف عرق لیمون بھر
اوسکو خوب ملاؤ اور جب دونون
چیزین خوب مخلوط ہو جاوین تو انکو
پی لو۔

اس نسخہ کی اجزا ایسے آسان
اور ترکیب اسقدر سہل ہے کہ جو
اشخاص مفصلات مین رہتی ہین
اور ڈاکٹرون کی مدد وقت پر
اونکو نہین پونہچ سکتی اونکے لئے
بالتخصیص یہ دوا نہائت موزون
ہے لیکن میرے نزدیک اسکے
ساتھہ اسقدر ہدایت اور ہونا چاہئے
کہ مریض کو کوئی نہ کوئی غذا جو مقوی
مگر سریع الہضم ہو جیسے لیگ صاحب کا

تیار کیا ہوا شوربا یا چوزون کی
یخنی اور برف کا پانی ایک ایک
چمچہ کر کے برابر دیا جایا کرے۔
برف کو غذا کے ہر چمچہ کے بعد فوراً
مریض کو دینا چاہئے تاکہ غذا شکم مین
ٹھہر سکے ہیضہ کے فیصدی
۹۰ مریضونکو یہی ہوتا ہے کہ مقوی
غذا ہضم نہین ہوتی اور اسوجہ
سے وہ کمزور ہو کر مر جاتے ہین
اس مرض مہلک کا اگر کوئی علاج
ہے تو وہ یہی ہے کہ جہانتک
ہو سکے مریض کا تغذیہ کیا جائے
اور جو غذا اوسکو دیجائے وہ ہر طرح
سے ممکن ہو ہضم کرائی جائے۔
میرے نزدیک پانی ہرگز نہ دینا
چاہئے کیونکہ اس سے بیماری
بڑہجاتی ہے اور مریض قریب

بہ ہلاکت پونہچتا جاتا ہے۔

مین جانتا ہون کہ اسبات کا خیال بہت کم لوگ کرتے ہین کہ اگر مریض کو معقول دوا دیجائے تو کچھہ عرصہ کے بعد ہیضہ کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ یہہ نہین کہ کسی دوا سے اوسکی اصلاح نہو۔

میری نزدیک برف اور وہ عرقیات جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہیضہ کے لئے قدرتی علاج ہین یہ اُس زمانے کے تجربہ کا نسخہ ہے جب ۱۸۴۹ء مین بمقام یوروپ ہیضہ کا خروج ہوا تہا۔ نیر اعظم

طویل القامت لڑکا

ایک لڑکا ساکن چکوال جو اب بہیرہ سکول مین تعلیم پاتا ہے اوسکا قد ناپا گیا آٹھہ فیٹ ایک انچہ ہے کچھہ زیادہ نکلا معلوم نہین کہ وہ قطب صاحب کی لاٹ ہوگا یا زمانہ سابق کے لوگ بڑے آدمیون سے یہ لڑکا ہے۔ خدا ایسا لمبا قد بہی کسیکا نکرے کہ یہ بہی ایک بلا ہے۔

Opening of the Holloway Sanatorium

مسٹر ہالوے کی شفاخانہ کے افتتاح کا جلسہ

۱۶ جون کے لنڈن مارننگ پوسٹ نے اس جلسہ کی مختصر کیفیت یون لکہی ہے۔

۱۵ جون ۱۸۸۵ء کو ایک جلسہ ایک شفاخانہ کے کہولنے کے تقریب مین سفینٹ انیس ہتہیہ دچی آنا واٹر پر منعقد ہوا۔ یہ شفاخانہ پروفیسر ہالوے صاحب نے بنایا ہے اور وچی آنا واٹر سٹیشن سے صرف چند منٹ

رستہ پر ہے۔ اسکا بڑا دروازہ پل
کے پل سے بہت نزدیک ہے
اسکی عمارت پختہ وسیع اور عالیشان
ہے۔ اسکے صحن اور باغ کا رقبہ
۴۳۔ ایکڑ ہے۔ آج باغ کے سرسبز
پتے اور رنگا رنگ کے خوشنما پھول خوب
بہار دکھا رہے ہین۔ سب تختون
مین سیب کے درخت لگے ہوے
ہین۔ روشین نہایت مصفا اور خوشنما
جابجا نہرین دلکش و دلکشا۔ کیسا ہی
دل پژمردہ خاطر افسردہ ہو دو گھڑی
اس زعفران زار کی سیر کرے جان
تازہ اور فرحت بے اندازہ حاصل ہو
کلمہ کی کوٹھیان صحن مین دروازہ کی
سامنے بنی ہوئی ہین۔ عمارت پر نقاشی
اور مصوری کے خوب ہی جوہر دکھائے
ہین تمام عمارت مختلف رنگون سے
رنگین ہے۔ ہر ایک رنگ اپنی اپنی
وضع مین خوشنما ہی دیوارون
پر بڑے بڑے مشہور آدمیون
کی تصویرین منقوش ہین مثلاً
پرنس آف ویلز۔ لارڈ ڈگریول صاحب
پرنسس آف ویلز۔ گلیڈسٹون صاحب
شکسپیر صاحب وغیرہ زندہ آدمیون
کی پورے قد کی تصویرین ہین۔
انکے علاوہ فرضی تصویرین بھی
بہت ہین۔ یہ عمارت بیشک قابل
دید ہے اور ملک کی عمدہ عمارتون
مین سے ایک ہے۔ جو کمرے پاگلون
کے واسطے مخصوص ہین انمین
خاص اسی قسم کے سامان مہیا کیے گئے
ہین۔ جو تفریح طبع و تقویت
دماغ کے موید ہون۔ آلات و
ادویات متعلقہ فن جراحی و علم کیمیا

وغیرہ اس افراط سے ہین۔ کہ شاید
کسی اور ہسپتال مین کم ہون ۔
علے ہذا القیاس ادویات کا ذخیرہ
بہی مکمل ہے۔ غرض بیمارون کے
آرام و آسائیش کیواسطے جن چیزون
کی ضرورت ہے وہ بافراط تمام مہیا ہین
انتظام ایسا عمدہ ہے کہ خود ہی
نکتہ چین کی زبان بند کردیتا ہے
اس جلسہ کے روز کئی ہزار روپیہ صرف
گلدستون اور آرائیش کے پہولون
مین صرف ہوا۔
اس جلسہ مین بڑے بڑے رئیس
وارکان سلطنت مدعو ہوئے تہے
انہین سے بعض کے نام یہ ہین
پرنس اور پرنسس آف ویلز۔ لارڈ
ولیڈی ٹرورڈ۔ لارڈ و لیڈی گلین
ولیم۔ سرجارج کلنر۔ مسٹر ایس مارلی

ایم۔ پی۔ مسٹر لوک ہالڈس۔ لارڈ
ولیڈی لانگمین فورڈ۔ لارڈ و لیڈی برام ول
کرنل وڈلی۔ سر ارٹمپل۔ لارڈ ومبورن
جنرل سپنسر۔ مسٹر ایچ ٹرینس
مسٹر ایچ سیمبورن وغیرہ وغیرہ۔
جب دوپہر کے کہانے سے فراغت
ہوئی اور سب مہمان جلسہ کے کمرے
مین تشریف لائے تو بعد آداے
رسومات کے مسٹر ہالوسے نے مختصر
حال شفاخانہ کا رائل پارٹی کے
روبرو بیان کیا۔ جسکے جواب مین
حضور پرنس آف ویلز نے استادہ
ہوکر یہ مختصر تقریر فرمائی۔
مسٹر مارٹن ہالوسے! مجہے
اجازت ہے کہ پرنسس آف ویلز
اور اپنے بچون کی طرف سے کچہہ
کہون اور وہ مسرت جو مجھکو اس

جلسہ سے حاصل ہوئی ہے بیان کردن ہے آپکے رشتہ دار اور شفاخانہ کے بانی کے لئے بے اندازہ دولت صرف کرنیکا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہ تہا۔ آپنے اپنی قوم پر یہ اور احسان کیا ہے۔ ہم بڑی خوشی سے آج اس شفاخانہ کو کہولتے ہین۔ اور دعا کرتے ہین کہ خدا اسکو کامیابی بخشے"

یہ شفاخانہ اب علاج کیواسطے بالکل تیار ہے اور چند مریض داخل بھی ہوگئے ہین فیس ہر ایک مریض سے بموجب حیثیت لیجاتی ہے اور علاج بہت اچھی طرحسے کیا جاتا ہی پیسہ اخبار

کارستانی ڈرس

مکرم معظم بندہ۔ تسلیم ایک عجیب مریضہ کا دلچسپ حال جوکہ لائق شتہر کرنیکی ہے ارسال خدمت ہے امید ہے کہ کسی جگہہ اپنے پرچہ مین اس عجوبہ حال کو جگہہ دیکر بندہ کو ممنون فرمائینگے کیونکہ ایسے ایسے حال درج اخبار ہونیسے ماسواسے ناموری محکمہ ڈاکٹری کے فائدہ عام مخلوقات بندگان خداوند کریم ہے۔

حال مریضہ

مسمات کشن دیوی عمر تخمینا بیس سال جوکہ عرصہ نوماہ سے مرض اووین ڈراپسی یعنے خصیۃ الرحم مین پانی کا بہر جانا اور اسی کے متعلق تین رسولی بہی شکم کے اندر موجود تہین مبتلا تھی۔ اول مریضہ خاص شہر امرتسر مین چہار دفعہ نیٹو ڈاکٹران سے پانی اپنے شکم کا نکلوا چکی تہی پنجم دفعہ

جسکو کہ قریباً ایک ماہ گذرا ہوگا مسماۃ
مذکورہ داخل صدر شفاخانہ امرتسر
برائے علاج معالجہ ہوئی اوسوقت
ڈاکٹر مول چند صاحب اسسٹنٹ سرجن نے
اوسکا پانی شکم سے قریباً اٹھارہ
پونڈ نکالا ازان بعد مریضہ چند روز
شفاخانہ رہکر اپنے مکان خاص شہر
امرتسر مین چلی گئی اور خاوند اوسکا
ہر روز ادویہ لیجاتا رہا۔ عندالاستفسار
معلوم ہوا کہ مریضہ پھر اپنی سابقہ
حالت پر ہوتی جاتی ہے اور شکم
اوسی طور سے پھر بڑھ گیا ہے لاچار
اوسکا خاوند پھر برائے ملاحظہ جناب
خداوند نعمت جناب ڈاکٹر پینی صاحب
بہادر سول سرجن امرتسر وجناب بابو
صاحب کے لایا بعد ملاحظہ کے صاحب
سول سرجن بہادر نے بابو صاحب کو

یہ صلاح دی کہ اگر مریضہ اور اوسکے
لواحق چاہین تو اوسکا شکم چاک کرکے
مواد فاسدہ معہ رسولی و
پردہ کہ جسمین پانی جمع ہے
حسب دستور بذریعہ جراحی کے
نکالدیا جاوے چونکہ آجتک
ہندوستان مین ایسے سخت مرض
عمل جراحی سے بہت کم بچتے دیکھے
گئے ہین ۔ لہذا بابو صاحب نے
اوسپر عمل جراحی کرنے سے
پہلو تہی کرنا چاہا لیکن ڈاکٹر پینی
صاحب بہادر سول سرجن نے
اپنی عالی حوصلگی سے بابو صاحب
کو عمل کے کرنیکی ہمت دی
اور وعدہ کیا کہ ہم بھی آپکو وقت عمل
بہت مدد دینگے ۔ چنانچہ مریضہ
چونکہ بہت لاچار اور جان سی بیزار ر

ہو چکی تھی اس سبب سے وہ خود اور اوسکے لواحق بھی عمل جراحی کرانے پر راضی ہو گئے لاچار ۱۰ جولائی ۱۸۹۵ء کو بموجودگی جناب ڈاکٹر صاحب بہادر کے مریضہ کے شکم پر عمل جراحی کرنا شروع ہوا جو فی الواقع لائق دید اور حیرت انگیز تھا کیونکہ ایسے بھارے عمل جراحی کے کرنے مین مریضہ کی جان کا غالب اندیشہ تہا مگر فضل الہی سے عمل جراحی ایسا سر انجام ہوا کہ وقت جراحی کوئی حادثہ کہ جس مین مریضہ کی جان کا خطرہ ہو وقوع مین نہین آیا اور قریباً سولہ ۱۶ پونڈ کے مواد موافق کچھہ چاولون کے اور ساڑہے پانچ پونڈ وزن کی تین رسولی شکم سے نکالی گئین خیر اوس روز مریضہ بسبب وارد بیہوشی کے اور بباعث ہونے ایسے بڑے عمل جراحی کے کچھہ کچھہ کم زور اور بدحواس رہی بعد اوسکے علاج معالجہ صرف ادویہ طاقت بخش اور برف و دودہ سے کیا گیا جو کہ آجتک جاری ہے - ۱۴ - تاریخ کو بموجودگی ڈاکٹر صاحب بہادر زخم کہولا گیا زخم عمدہ حالت مین تہا اوسی روز سے مریضہ آجتک عمدہ طور سے روبہ صحت ہے اور دن بدن غذا بھی اوسکی بڑہتی جاتی ہے اور زخم اندمال ہو گیا ہے - ابتک صرف مریضہ بسبب کمزوری کے ہسپتال مین قیام پذیر تھی - جو آج صحت یاب ہوکر اپنے گھر مین چلی گئی - اس عمل جراحی کی

اس سبب سے زیادہ تشریح
بیان کی گئی ہے کہ اکثر ایسے بڑے
عمل جراحیون مین مایوسی ظہور مین
آتی رہتی ہے لیکن فضل الٰہی سے
بابو صاحب جوکہ کامل ہردل عزیز
اور بہمہ صفت موصوف ہین ہمیشہ
ہر ایک عمل جراحی پتھری وغیرہ مین
خاطر خواہ کامیابی حاصل کرتے
رہے ہین جو خداوند کریم ہمیشہ
اونکے نصیب کرے۔

از صدر شفاخانہ امرتسر

تکمیل الحکمت

ہم بابو سول چند صاحب کے مداح
ہین جنہون نے ایسے بڑے ہولناک
اپریشن کے کرنے پر جرأت کی اور
ایک غریب آفت زدہ عورت کو
مہلک جانکاہ مرض کے پنجہ سے
رہائی دی فی الواقع جناب بابو صاحب
نے ایک ایسا عمل کیا جو سین
دین اپریشن سے کم درجہ پر
ہنین جناب موصوف کی دستگاہ
فن جراحی مین عمدہ معلوم
ہوتی ہے اور علم کے علاوہ عمل
پر بھی قادر نظر آتے ہین۔ اگر جناب

پُرانے ردّی آٹے کا نیلام

یہ وہی آٹا ہے جو سرحدی مہم کی فوج کی
استعمال کے لئے خریدا گیا تھا اور کچھ
عرصہ سے نیلام ہو رہا ہے ہمکو اس
آٹے کے امتحان کرنیکا بچشم خود موقع ملا
اور ہمنے بہمہ وجوہ اُسے ناقص اور ناقابل
پرورش پایا بو رنگ وذایقہ مین بدلا
ہوا ہے اور کیڑون نے بھی اُسے
اپنا گھر بنایا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہی
کہ بسبب دیر تک مختلف مرطوب جگہون

مین اور عوامل فی الخارج کے گوناگون
تاثیرات مین پڑے رہنے سے اسکی یہ
ردی حالت ہوگئی ہے۔ گو اس مضر
صحت وردی آٹیکے نقص کی بابت
ہماری شہر کے بعض نامی گرامی اخبار
اُسی روز سے واویلا مچا رہے ہین جس
روز سے کہ اسکا نیلام شروع ہوا اور اُسکی
نیلام کے انسداد کی طرف گورنمنٹ کی
توجہ دلا رہی ہین۔ مگر ابھی تک اسکا
نیلام بدستور جاری ہے سچ ہے کہ نقارخانۂ شاہی
مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے
اسکی ارزانی کا چرچہ شہر لاہور اور اسکے
اردگرد کے دیہات مین گلی بگلی اور
کوچہ بکوچہ اسقدر ہو رہا ہے جو بیان
سے باہر ہے۔ بعض لوگ تو اسکی
ارزان حالت سنکر دور دور سے آتے
اور خرید لیجاتے ہین۔ اور بعض کو
اس خیال کی تو ہی جن نے اسکی خریداری
کیطرف رجوع کیا ہی کہ بجائے آٹیکی تھیلیون کی
بعض اوقات کھانڈ و نمک کی تھیلیان
جیسا کہ بعض اوقات واقع ہوا ہے
مغالطہ سے ہاتھہ لگتی ہین۔ وو کاندار
و نان پز لوگون کے لئے تو اسکی نیلام سے
بہت چاندی ہی اُنکو ایک عجیب موقع
ہاتھہ لگا ہے جسسے یہ لوگ رائگان
نہین جانے دیتے اور بڑی خوبی
کے ساتھہ استعمال مین لاتے ہین
یہ لوگ اس خراب آٹیکو کوڑیون
کی مول لیکر عمدہ آٹے مین ملا دیتے
ہین اور روپیون کی قیمت پہ بیچتے
ہین۔
ہم سُنتے ہین کہ میونسپل کمیٹی لاہور منعقدہ
۲۳- جولائی مین اس آٹے کا ذکر
ہوا تھا اور اسکے نیلام کی انسداد کی نسبت

چند معزز و لائق ممبران نے تحریک کی تھی مگر اس تحریک کا نتیجہ تا حال ظہور میں نہیں آیا اور نیلام بدستور جاری ہے۔ ہماری رائے میں میونسپل کمیٹی لاہور کے معزز ممبران کی توجہ اس ردّی آٹے کی طرف ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جو ناموقع نہیں تھا۔ اور اس تحریک کا نتیجہ اوسوقت نکلیگا جبکہ کُل آٹا نیلام ہو چکیگا مگر این ہم غنیمت است۔ ہم نہیں جانتے کہ میونسپل کمیٹی لاہور نے جسکی نگرانی میں لوکل حفظ صحت و صفائی کا کام بھی گیا ہی کیوں اسکے نیلام کے انسداد کا اوسیوقت کے درمیان تدارک نہ کیا جب یہ لاہور میں اوّل اوّل ہی وارد ہوا تھا۔ اور بڑے تعجب کی بات ہے کہ کمشنر محکمہ حفظان صحت کے نوٹس میں آنے سے بھی یہ ردّی آٹا اب تک بکتا رہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شائد قواعد حفظان صحت کا اس قسم کے معاملہ پر اثر نہیں پڑ سکتا کیونکہ یہ رعیت کا مال نہیں ہے بلکہ گورنمنٹ کا۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف تو گورنمنٹ کا یہ حکم ہے کہ کوئی شخص اشیار خوردنی مضر صحت نہ بیچے اور یہ تاکید ہے کہ دودھ میں خالص ہوں اور بیرائی نہ ہوں بیمار جانوروں کا گوشت فروخت نہو پاسی اور سڑی گلی ترکاریاں پھنکوا دی جاویں ادہر گورنمنٹ اس قسم کا ردّی آٹا نیلام کر رہی ہے۔ ایسی وقت میں جبکہ پنجاب کے کئی ایک حصوں میں ہیضہ پھیل رہا ہے اسکا استعمال نہایت ہی برا نتیجہ پیدا کریگا

ملتان لاہور امرتسر وغیرہ بڑے بڑے
قصبون مین یہہ ردّی آٹا پہونچ رہا ہی
اگر اس ناقص آٹے کے نیلام کی جلدی
ممانعت نہ ہوئی تو ہمکو یقین کلی ہے
کہ بیماری وبا تمام شہرون مین پہیل جاویگی
اور دفعیہ جسکا مشکل ہوگا اور جسکے
انسداد کیواسطے گورنمنٹ کو بہت کچھہ
تردد کرنا پڑیگا اور درصورت پہیلنے
وبا کے جسقدر روپیہ سرکار کا دوا دارو
مین صرف ہوگا اسقدر اس آرد
مضر صحت خلایق کے نیلام سے
وصول نہ ہوگا۔
ہماری خیال مین گورنمنٹ کی اس قسم
کی کارروائی کو دیکھہ کر دکاندارون
کا حوصلہ اشیاء مضر صحت کی فروخت
مین زیادہ تر بڑہ جاویگا۔ ہم امید کرتے
ہین کہ جناب صاحب بہادر کمشنر حفظان

صحت اس بارہ مین ضرور اپنی توجہ
مبذول فرماوین گے اور بذریعہ
لوکل گورنمنٹ اون اضلاع کے میونسپل
کمیٹیون کی ہدائت کے لئے جنمین کہ اس
ردّی آٹے کا نیلام جاری ہے اس
مضمون کا سرکلر جاری فرماوین گے
کہ جہانتک ممکن ہو اسکے نیلام کی جلدی
انسداد کیجاوے اور جس جس شہر مین
کہ اس قسم کا ردّی آٹا سرکاری ذخیرہ
مین موجود ہو وہ اوّل صاحبان سیول
سرجن کو دکہلایا جاوے اور اُن سے
رائے طلب کیجاوے اور دوکانداروںکو
کہ جنہون نے اسکے سیکڑون من خرید کرکے
جمع کر چہوڑے ہین اسکے فروخت
کی سخت ممانعت کیجاوے یہ لوگ بہانہ
مال سرکاری علانیہ سر بازار اس ردّی
آٹے کو بیچ رہے ہین اور کوئی

نہین جوان سے باز پرس کرسکے۔

ڈاکٹر بخشی نانک چند صاحب کی توجہ کے لایق

مندرجہ ذیل حل طلب مسئلہ جوکہ ایک دلچسپ علمی بحث کے متعلق ہے ہمارے پاس ہمارے معزز کرمفرمائے رائے بہادر جناب ڈاکٹر چیتن شاہ صاحب نے جو ہمارے ملک کے لایق ونامی ڈاکٹرون مین سے ہین اشاعت کے لئے بہیجا ہے جسے ہم بہ تشکری تمام درج رسالہ کرتے ہین۔

جناب صاحب ایڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمت سلام۔ تکمیل الحکمت نمبر ۲ جلد ۶ صفحہ ۱۷ پر ڈاکٹر نانک چند صاحب نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر کارپنٹر صاحب کے فزیولوجی کے ایک صفحہ پر صاف لکھا ہے کہ ڈیو ورنیز گلینڈ کی رطوبت جو وقت جماع کے اخراج پاتی ہے عورت کی منی ہے۔"

ازراہ مہربانی ڈاکٹر نانک چند صاحب یہ تحریر فرماوین کہ وہان منی کے بجاء کیا لفظ لکھا ہے۔ منی لفظ انگریزی نہین۔ جس انگریزی لفظ کا ترجمہ جناب نانک چند صاحب منی تحریر فرماتے ہین شاید اوسکے کچھہ اور معنے ہون مرد کی منی وہ رطوبت ہے جسمین آئندہ کے انسان کی بنیاد کا مادہ ہوتا ہے عورت کی ایسی منی خصیتہ الرحم کے سوا اور کہین نہین ہوتی۔

ایڈیٹر۔ ہماری رائے ہین اگر جناب بخشی نانک چند صاحب اوس فقرہ یا لفظ کو جسے اونکے خیال مین تشریح ہے کہ ڈیو ورنیز گلینڈ کی رطوبت جو وقت جماع کے اخراج پاتی ہے عورت کی

منی ہے خاص انگریزی ہی عبارت مین تحریر فرما دین تو بہتر ہوگا۔

صاحبان اسسٹنٹ سرجن۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ نیٹو ڈاکٹر۔ نیٹو سنیٹری انسپکٹر۔ و کمیشن سپرنٹنڈنٹ کی خدمت مین خاص التماس

چونکہ صاحب بہادر کمشنر حفظان صحت پنجاب نے کچھہ عرصہ سے رسالہ تکمیل الحکمت کے اون خدمات پر جو وہ بہت مدت سے اپنے ملک کی اصلاح کے لئے کر رہا ہے اپنی خاص توجہ فرمائی ہے اور ۱۸۹۴ء سے اسے اپنی خاص حمایت و سرپرستی مین رکھنا منظور فرمایا ہے اور یہہ ایک خاص طور پر ماہ بماہ اونکے ملاحظہ سے گذرتا ہے جسسے ہم لوگون کو ایک عمدہ موقع ملا ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً اپنے ملک کی اصلاح و فلاح کے لئے جناب موصوف کو ایسی تدابیر سے باخبر کرتے رہین جو ہمارے ملک کی حفظ صحت کی معاون ہون اور مہلک امراض کو پہیلنے سے روکنے کے لئے مفید ہون اور اون نقصون کی طرف بہی اونکی توجہ دلاوین جو کہ موجودہ سینیٹیشن ایڈمنسٹریشن اوف پنجاب مین پائی جاتی ہون بلکہ اُن اپنی ذاتی تکالیف و شکائیتون کو بہی اونکے ذریعہ سے گورمنٹ پنجاب کی حضور مین لاسکین جو نیٹو ڈاکٹر وغیرہ صاحبان کو اپنے اپنے منصفی

کاموں کی نسبت ہوں اور صاحب
موصوف کے نوٹس میں نہ لائے
جانے کے سبب سے اونکی اصلاح
نہوتی ہو۔ پس ہمکو یقین کلی ہے
کہ صاحبان اسسٹنٹ سرجن۔
نیٹو ڈاکٹر ہاسپیٹل اسسٹنٹ نیٹو
سینیٹری انسپکٹر نیٹو ویکسی نیشن
سپرنٹنڈنٹ ہمکو اس قسم کی
تدابیر و تجاویز سے جو ہمارے
ملک کی صحت کے اصلاح و حفظ
کے لئے بہتر ہوں اور ہر ایک
میونسپل قصبہ کے حالات صفائی
و ٹیکا وغیرہ سے جسمیں کہ وہ صاحب
رہتے ہوں ہمکو براہ راست یا معرفت
محکمہ حفظان صحت پنجاب اطلاع
بخشتے رہینگے لیکن اگر معرفت
محکمہ حفظان صحت پنجاب کسی مضمونکو

بھیجنا منظور ہو تو اوس پر
یہ الفاظ انگریزی زبان مین ضرور لکھدیوین
For Tamil-ul-Hikmat
(واسطے تکمیل الحکمت کے)
بلکہ ہمارا یہ ارادہ ہے کہ اون
باتوں کو کہ جنکا کہ گورنمنٹ کی
حضور مین پیش کرنا نہایت ہی
ضروری ہو خاص انگریزی ہی
زبان مین لکھکر رسالہ ہذا کے
ذریعہ سے شایع کردیا کرین۔

لیمونیڈ کی بنانیکی ترکیب

بائی کاربونیٹ سوڈا ۳۰ گرین مصری
دو تولہ ۸ اونس۔ پانی مین گھول کر
کھیرہ بوتل مین ڈالو اسکے بعد سائی
ترک ایسڈ ڈالکر پھرتی کے ساتھ
منھہ پر کاگ لگاکر تار آہنی سے باندھ
دو گھنٹہ کے بعد تیار ہو جائیگا مصری

اور پانی کے وزن مین اختیار ہے۔

بعض اوقات سو سال تک بھی اونٹ زندہ رہتا ہے۔

بیان ہے کہ جس روز آدمی کو پھانسی دیجاتی ہے اوسکے قبل شبکو خوب نیند آتی ہے۔

ممالک شمال و مغرب مین ۲۳۳ شفاخانے جاری ہین۔

امریکا مین مکانونکی چھتین بالکل لوہے کی بننے لگین۔

گونگے بہرون کی تعلیم

بمبئی ایجوکیشن ریکارڈ لکھتا ہے کہ بشپ میدون کا اسکول قطع مین ہے یہان گونگی بہرونکو جرمن طریقہ سے تعلیم ہوتی ہے لب حرکت سے بات چیت ہوتی ہے

TAKMIL-UL-HIKMAT. LAHORE.

AN

URDU JOURNAL DEVOTED TO THE SCIENCE
OF HYGIENE, MEDICINE, CHEMISTRY,
PHYSIOLOGY, ANATOMY, &c.,
PUBLISHED MONTHLY

بابت ماہ ستمبر ۱۸۸۵ء نمبر ۹ جلد ۶

VOL. 6—Lahore September 1885 N

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں ۔

(۱) حفظ ما تقدم ۔ طبابت ۔ کیمیا ۔ افعال الاعضای تشریح وغیرہ کے مسائل

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کے لیے بہتر خیال کیگئی ہیں اور ان اسباب کو ضمیں میں سے بہدف ہے جو صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات در بارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینوں میں جو نئے نئے تجربے فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہیں انکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
... و رؤسای	[illegible]	[illegible]	[illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy
For Station Subscribers ..	2 13 0	4 8 6	0 4 0
" Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	

یہ رسالہ بعض صاحبون کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھہ رقوم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا۔ معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱۰ / زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ / فی صفحہ ۱۲ / روپیہ زیادہ اشاعت کے رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ ستمبر ۱۸۶۸۵ء

صفائی قصبجات پنجاب

مرسلہ

خداوند تعالے نے ہمکو اسقدر گوناگون
نعمتین عطا کی ہین کہ ہم اونکا شمار
نہین کر سکتے نیک و بد کی تمیز کرنیکو
حواس خمسہ دئے اپنی قدرت کاملہ
کے نشیب و فراز دکھلانے کے
لئے آنکھین بخشین جنکو ہم عبرت مضرات
اور اخذ مفیدات کا آلہ بنا سکتے ہین
ہم لوگون کی آسائش اور آرام کے
لئے گورنمنٹ انگلشیہ کو بہیجا جسکے
زیر سایہ مین ہم طرح طرح کے فوائد اٹھا
رہے ہین اگر سچ پوچھو تو ظل اللہ کا
معزز خطاب خاصکر اسی گورنمنٹ کے
واسطے موزون و زیبا ہے کیونکہ اس
گورنمنٹ عالیہ نے اکثر امورات اور
ضوابط اس قسم کے نکالے ہین
کہ جو سراسر رعایا ہی کے مفید مطلب
ہون چنانچہ مسافرون کے لئے
سرائین اور شاہراہ تیار کردی ہین
رفع تکلیف سفر کے لئے ریلین بنادین
جنگل اجاڑ مین کہ جہان آدمی کا گذر نا
ممکن تہا نہرون کے ذریعہ آب رسانی
کے وسائل بہم پونہچائے جس سے
انسان و حیوانات کو زندگی بسر کرنے
مین کافی مدد مل سکتی ہے اور کسی
زمانہ مین کہ جہان درندون وغیرہ
مضرت رسان جانورون کی رہایش
ہوا کرتی تہی اب وہ جگہ انسانات کی
سکونت سے آباد کردی ہے اور
آرام دہ اشیاء کی پیداوار بکثرت
ہوتی ہے رعایا کو مہذب و شائستہ
بنانے کی لحاظ تعلیمی مدارس مقرر کئے
اور رفع امراض خلائق کے واسطے

جا بجا شفاخانے کہولے اور اُنمین
بڑے بڑے لائق ڈاکٹر تعینات
کئے جنکے تنخواہون کے علاوہ لاکہون
روپیہ ادویات پر ہی صرف ہوجاتا
ہے اور حفظ صحت کے لئے جابجا
محکمجات حفظان صحت قائم کئے اور
میونسپل کمیٹیان مقرر کین صفائی وغیرہ
امور متعلق حفظ صحت جسم کے وسائل
کی بات تو ملین جسقدر ان کمیٹیون نے
کوششین کین اون سے ہر کہ ومہ
بخوبی واقف ہے بیان کرنے کی
کچھہ ضرورت نہین ۔ نمونہ کے
طور پر صرف ٹیکہ کی نظیر ہے ذرہ نظر
ڈالئے کہ اس سے ہملوگون کے
بال بچونکو کسقدر فوائد کثیرہ حاصل ہوئے
ہین ایک زمانہ وہ بہی تہا کہ چیچک
کی بیماری ہمین ملک الموت کیطرح
دکہلائی دیتی تہی اور حقیقت مین
ویسی ہی تہی کیونکہ موسم چیچک مین
ہر ایک والدین کے حواس باختہ
ہوجاتے تہے اور اونکے چہرونپر
ہوائیان اوڑتی نظر آتی تہین اُس
موذی مرض کے ظہور کے پہلے
ہی اپنی اولاد کی زندگی سے ہاتھہ
دہو بیٹھتے تہے اسلئے کہ ہزارہا
ننہے ننہے بچون کی بہولی بہولی
صورتین خاک مین ملتی نظر آتی تہین
اگر کوئی بچہ تقدیراً صحیح وسلامت اوس سے
اٹھا تو اوسکے والدین خوشی کے
باعث اپنے جامہ مین نہ سماتے اور
کئی کئی منتین ادا کرتے تہے کوئی
بہیرون کی پوجا کرتا تہا کوئی ماتا کی
کوئی سونے چاندی کی آنکہین چڑہاتا
تہا کوئی بکرا بہینسا بہینٹ دیتا تہا

اور ننگے پائوں استھان کو پھر جاتا تھا اب وہ
زمانہ ہے کہ چیچک کے فصل کی کسیکو
خبر تک بہی نہین ہوتی اگر کسی کے
بچہ کو نکلتی بہی ہے تو اوسکو ایک
موسمی پہنسیون کی طرح خیال کر
چھوڑتے ہین یہ استغنا فی الاصل ٹیکہ
کی ہی طفیل سے ہے بشرطیکہ باحتیاط
لگوایا جاوے - غرض جو جو تجویزین
میونسپل کمیٹیون نے اس بارہ مین
کی ہین خالی از فائدہ نہین خصوصاً
لاہور کے میونسپل کمیٹی کی کوششین
جو اس بارہ مین نہایت سرگرمی کے
ساتھہ ہو رہی ہین لائق تعریف ہین
ٹیکہ لگانیکی تجویزین ہر سال مین نئی نئی
اس قسم کی ایجاد ہوتی ہین کہ جس سے
لوگون کے دلون مین اس نعمت
عظمے کے فوائد بخوبی موثر ہو جاوین

چنانچہ اب باشندگان لاہور کی خیال
اس قسم کے ہو گئے ہین کہ ٹیکہ کے
لگوانیسے کوئی عذر نہین کرتا بلکہ جو
صاحب اسکے فائدہ سے پوری
پوری واقفیت رکہتے ہین وہ بڑی
خواہش سے باداے فیس ڈاکٹران
اپنے بچونکو ٹیکہ لگواتے ہین اس سے
عوام الناس کی نفرت جو انکے دلون
مین بباعث جہالت پڑی ہوئی تہی
چلی جاتی ہے اگر کچھہ عرصہ تک
یہی دستور رہا تو مجھے امید ہے کہ
چند سالونمین ہی پرانے فیشن کے
خیالات بالکل دور ہو جاوینگے
اور خودبخود اپنے بچونکو والدین بڑی
خواہش اور خوشی سے ٹیکہ لگوائینگے
لاہور کے گلی و کوچہ اور بازار
کی صفائی بہی لائق تعریف کے ہے

شہر کی سڑکیون اور بدرون کی اردگرد
اندر کی آلایشیں صبح و شام بخوبی صاف
کیجاتی ہے۔ پانی کا چھڑکاؤ دونون
وقت برابر ہوتا ہے جھاڑو اسطرح
دیجاتی ہے کہ کوئی تنکا بھی زمین پر
نظر نہین آتا۔ چہ جائے کہ کہین مٹی
کا ڈھیلا رہجائے۔ ہر ایک سبزی فروشکو
اسبات کی ہدایت کی گئی ہے کہ باسی
سڑی ہوئی ترکاری فروخت نکرین
عطارون کو عرق و شربت وغیرہ
ادویات کی عمدگی کی بابت تاکید
کیجاتی ہے۔ سب قصابون کے
لئے ایک جگہ مذبح مقرر کیا گیا ہے
جسکے ملاحظہ کے لئے واقف کار
آدمی مقرر ہین تاکہ بھیڑ بکری وغیرہ
بدون ملاحظہ کے ذبح نہونے پائین
داروغہ وغیرہ ملازمان صفائی شہر اور
اوسکے گرد نواح مین برابر گشت کیا
کرتے ہین اور اپنے کام مفوضہ سے
ایک پل بھی غافل نہین رہتے غرض
میونسپل کمیٹی اپنے کام کی تکمیل مین
بدل و جان ساعی ہے مگر اکثر اوقات
میرے خیال مین یہی آتا تھا کہ باوجود
ہونے اس قسم کی صفائی اور ہر ایک
مضر اشیاء کی احتیاط کے مختلف
امراض کا ایسی عظیم الشان دار السلطنت
مین علے الدوام رہنا کیا باعث
ہے حالانکہ دیہات مین اس قسم
کی صفائی کا عشر عشیر بلکہ نام تک
بھی کوئی نہین جانتا کہ صفائی وغیرہ
امور متعلق حفظ صحت کس جانور کا
نام ہے۔ علے ہذا القیاس ان دیہات
کے لوگون کی غذائین بھی اس قسم کی
ہین کہ اگر ہمارے شہر کے آدمی ایکدن بھی کہائین

لاہور کا واٹر ورکس

منبع آب رسانی لاہور

کل شیٍ حیٍ من الماء - ایک نہایت
درست اور صحیح مقولہ ہے - زمانہ حال
کی علمی تحقیقات اور اجرام فلکی کے
حالات اسکی صداقت پر شہادت دیتے
ہین - چاند کیون اُجاڑ پڑا ہے - اسلئے
کہ اوسمین بوند پانی کی نہین - سورج مین
زندگی کیون ناممکن ہے - اسلئے کہ
اوسمین پانی کا ایک قطرہ بہی نہین رہ سکتا
جملہ حیوانات مین سے انسان کی ضرورتین
بہت بڑہی ہوئی ہین - جسطرح اوسکے
جسم کی ساخت بہت باریک اور پیچ
درپیچ ہے - جسطرح اوسکے اعضا کے
افعال و قوے بہت وسیع اور ترقی پذیر
ہین اسیطرح اوسکی ضروریات بہی بہت
نازک اور کثیر التعداد ہین - اُسکے بقائے
حیات اور قیام صحت کے لئے پانیکی
ضرورت ہے پر نہ صرف پانی کی بلکہ
پاک و صاف پانی کی - غلیظ اور ناپاک
پانی اوسکی صحت کا جانی دشمن ہے
اوسکی زندگی کو تلخ کرنیوالا اوسکی عیش کو
منغص کرنیوالا - اوسکی روحانی اور جسمانی
ترقی کو بند کرنیوالا - اور اُسکے سلسلۂ حیات
کو منقطع کرنیوالا عدو خونخوار ہے -

ہمین گورنمنٹ پنجاب اور میونسپل کمیٹی لاہور
کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اونہون نے
اس شہر کو غلیظ پانی کی سمیت سے
بچانے کی بنیاد رکہدی اور صاف
اور لطیف پانی فراہم کرنیکی غرض سے
واٹر ورکس جاری کیا -

لاہور کے باشندے عرصہ دراز تک
ناپاک پانی کے خون آشام اثرون سے
اذیت اُٹھا چکے ہین - لاغری اور

کمزوری اونکو اسی پانیکی طفیل وراثت مین ملی ہے۔ چہرے کی زردی۔ اور بے رونقی یہان پر ایسی عام ہے کہ پنجاب کے دوسرے شہر والے نہین لاہوریون کی شناخت کے لئے خاص نشانی خیال کیجاتی ہے۔ بدہضمی۔ قبض اسہال۔ زکام اس پانی کی عام عنایتین ہین یہہ حال کسی خاص علاقہ یا محلہ کی پانیکا ہہنین بلکہ قریباً ساری شہر کا یہی حال ہے شہر مین دو ہزار سے زیادہ کنوین تہے جسمین سے کئی ایک سرکاری حکم سے بوجہہ نہایت خراب پانی کے جبراً بند کرائے گئے اور اب جو باقی ہین اونمین کوئی بہی ایسا ہہنین جسمین سے خاطر خواہ طور پر صاف وپاک پانی میسر آسکے۔ افسران طبی نے شہر کے اکثر کنوؤن کا پانی ملاحظہ کیا اور قواعد علم کیمیا کے رُو سے اسکی حل و تفریق کی تو کوئی بہی ایسا نمونہ نہ ملا جسمین نمک۔ چونہ میگنشیا وغیرہ نمکین اجزا نہ پائے جاوین۔ اور ان کے علاوہ زیادہ تر مسموم اجزا مثلاً امونیا۔ نائیرایٹ اور نائیٹریٹ وغیرہ حیوانی اجزا بھی بکثرت پائے گئے۔ چنانچہ صاحب کمشنر حفظان صحت نے اپنی رپورٹ مین صاف لکھدیا کہ "پانی استعمال کے لایق بالکل ہہنین کیونکہ اوسمین نمکین مادہ بافراط تمام موجود ہے جو حیوانات کے اعضا کے اور فضلات کے گلنے سڑنے سے پیدا ہوا ہے" (از رپورٹ ڈاکٹر اے سی سی ڈی ونیری صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب)

اس ناپاک پانی کے بدنتائج سے نجات حاصل کرنے کے لئے دوراندیش اور امور حفظ صحت کے پابند اصحاب چاہات

بیرون شہر سے پینے کے لئے منگوایا کرتے تھے۔ اون کی راے مین چاہات واقع انارکلی و علاقہ موضع مزنگ نہایت مقبول اور پسندیدہ تھے۔ بعض اصحاب جنکی طبیعت مین دور اندیشی کا مادہ ذرا زیادہ تہا اور جو دنیاوی تردد کے ساتہہ حکیمانہ مزاج اور طبابت کا مذاق بہی رکھتے تھے۔ وہ اس سے بہی بہت پرے کا پانی منگوایا کرتے تھے اون کے لئے سنٹرل جیل کے آس پاس سے پانی آیا کرتا تہا اس مین کچھہ شک نہین کہ یہہ پانی شہر کے کنوٴون سے کہین شیرین اور خوشگوار ہے۔ مگر حقیقت یہہ ہے کہ وہ بہی خاطر خواہ طور پر صاف و پاک نہین۔ سرجن میجر جی ہنڈرسن صاحب ایم۔ ڈی سپرنٹنڈنٹ جیل نے اوس پانیکا امتحان کرکے جو رپورٹ کی تہی

اوس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ پانی بہی ان کدورتون سے خالی نہین گو شہر لاہور کے پانی پر اوس سے قطعی فضیلت حاصل ہے پر ان تمام دقتون کا اصلی علاج وہی تہا جو کمیٹی نے تجویز کیا اور جسکا فیضان اب ہر کہ و مہ کے لئے عام ہو رہا ہے۔ یعنی اجرائی واٹر ورکس کہ یہ پانی اون کنوٴون مین سے آتا ہے جو میدان پریٹ مین واقعہ ہین یہ کنوئین شہر سے باہر فاصلہ پر اور آبادی سے بالکل الگ بنائے گئے ہین۔ جس جگھہ یہ کنوئین بنائے گئے ہین وہ کبہی آباد نہین ہوئی۔ اور نہ آیندہ آباد ہونیکی امید ہے۔ کیونکہ دریائی کی طغیانی سے نقصان پونچنے کا احتمال ہے۔ اسلئے اب تک بہی ایک جگھہ ہے جو آلایش و کدورت

سے پہنچ رہی ہے۔ زمانہ قدیم مین
یہان پر آبادی نہ ہونے کی وجہ شاید
یہی تھی کہ اندنون یہ زمین گذرگاہ دریا تھی
غرض اسکام کے لئے اس سے بہتر
اور کوئی جگہ منتخب نہین ہوسکتی تھی۔
پانی جو ان کنوؤن مین سے ہے۔ دریائے
راوی کا پانی ہے جو ریت کے بڑی
بڑی تہون مین سے فلٹر ہو کر صاف اور
شفاف بنکر آتا ہے۔ افسران طبی نے
عندالملاحظہ اس پانیکو نہایت صاف
وپاک پایا۔ اوسمین وہ مسموم اجزا نام کو
بھی نہین۔ جو شہر کے پانی مین اس افراط
سے پائے جاتے ہین۔

ہمکو پمپ کے پانیکے امتحان کیمیاوی
کرنیکا صدہا دفعہ اتفاق ہوا ہے۔
ہمارے نزدیک اس سے زیادہ
لطیف وخالص پانیکا لاہور مین میسر
آنا مشکل ہے۔ کیمیاوی امتحان مین
پمپ کا پانی آب مقطر کے لگ بھگ ہے
صاف وشفاف۔ خوش مزہ وخوشگوار۔
لطیف وپاکیزہ۔ جس پہلو سے دیکھو
اور جسطرح چاہو۔ چنانچہ۔ اس سے
عمدہ پانی لاہور مین نہین ملیگا ؎

آب لگو شیرہ شاخ نبات
در مزہ ہمشیرہ آب حیات

ہمارے ہموطن بزرگون کا قاعدہ ہے
کہ جب کوئی نئی چیز قایم کیجاتی ہے
خواہ وہ کیسی ہی مفید مطلب ہو خواہ
اوس سے کیقدر آسایش عام متصور
بلکہ خواہ وہ خیر محض ہو۔ مگر یہ اونکی مخالفت
کرنے سے نہ چوکین گے۔ واٹرورکس
جیسی مفید عام چیز پر بھی شوشہ لگانے
سے باز نہ رہے۔ یار لوگون نے
اسپر بھی یہ افترا باندھا کہ اوس مین مرے

ہوئے کیڑے پائے گئے ہین جو
قوت ہاضمہ کے جانی دشمن ہین بعض
نے یہ لطیفہ اور اینراد کیا کہ اسمین ایک
ایسا مادہ ہے جو سنگ مثانہ پیدا کرتا ہے۔
پھر تو کیا کہنا تھا۔ پرانے فیشن کے بھولے
بھالے۔ سیدے سادے بزرگون
نے تو اس آب زلال کے استعمال سے
توبہ کرلی کہ تشنہ لبی سے مرجانا اچھا
پر اس آبحیات سے سیراب ہونا منظور
نہین۔
جھوٹ کی عمارت اگر رفعت مین رشک
گنبد گردون ہوجاوے تو بھی اوسکی
بنیاد ریت پر ہی ہوتی ہے اور اوسکے
گرتے دیر نہین لگتی "سانچ کو آنچ
نہین" ایک مشہور ضرب المثل ہے
آہستہ آہستہ اون مقدس بزرگون کو
معلوم ہوگیا کہ یہ ساری بناوٹ کی جادو
گری تھی۔ صرف جھوٹ کا ملمع تھا جو
ایسی چمک دمک اور آن بان سے
دکھایا گیا تھا۔ نہ اس آب زلال مین
سنگ مثانہ پیدا کرنیوالا کوئی مادہ تھا
اور نہ اوسمین مردہ کیڑے تھے یہ
صرف چند اہل غرض کی کارستانی تھی
جو اون کی دھوکا دہی کا موجب ہوئی
تھی۔
پر افسوس صد افسوس یہ امر بھی واٹر ورکس
کے پانیکے خاطر خواہ رواج پانے کا
باعث نہین ہوا مسلمانون کا تنفر تو
اس پانی سے دور ہوگیا مگر صاحبان
ہنود کے تنفر کیحالت الآن کما کان
ذات پات کی بندشون نے اونہین
اس نعمت عظمیٰ سے مستفیض ہونے
سے باز رکھا ؎

کوہ مین مسکن کبھی ہے اور کبھی صحرا کے بیچ

خانہ الفت ہو ویران ہمکو آبادی کہان

اب یہ ایک ایسا مرحلہ ہے جسکا طے کرنا محال بلکہ الحال ناممکن ہے۔اسکی اصلاح کے لئے قومی ریفارمرون کی برسون کی کوشش کی ضرورت ہے۔ملکی خیر خواہ اخبار نویسون کی صدیون کی محنت کی احتیاج ہے۔اب ہم حیران ہین کہ اس لاینحل مشکل کی عقدہ کشائی کیونکر کرین۔گو ہم ذات پات کی بندش کے کسیطرح فیور مین نہین۔اور بدل چاہتے ہین کہ جہان تک ہوسکے ذات پات کی بیجا بندشون کے جکڑبند ڈھیلے کئے جاوین مگر ہ لاچاری پربت سی بھاری اسلئے بنظر خیرخواہی قومی اور بہ خیال ترویج آب زلال واٹر ورکس ہم یہ چاہتے ہین کہ اگر ممکن ہو تو میونسپل کمیٹی شہر اسی تفریق ذات اور تقدس مین ڈوبے ہوئے ہنود و اصحاب کے لئے چند نلکے مخصص کردے۔شاید اسی طرح دامن آرزو گل مراد سے پُر ہو ہ

شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال عنقا گرد

راقم ایک طالب علم اسسٹنٹ سرجن کلاس میڈیکل کالج لاہور کوٹلہ نور

رقیق چیزون مین منجمد جسمون کا تیرنا

جب کوئی منجمد جسم کسی رقیق چیز مین ڈال دیا جاتا ہے تو تین حالتین ہوسکتی ہین (۱) یا تو وہ جسم رقیق چیز کے اتنی ہی مقدار سے بھاری ہو (۲) یا ہلکا یا (۳) وزن مین برابر ہو۔

اگر جسم رقیق چیز سے بھاری ہوگا تو ڈوب جائیگا جسطرح لوہے سیسا یا مٹی کے ٹکڑے پانی مین ڈوب جاتے ہین کیونکہ اگر برابر مقدار انکے اور پانی

کے لیں تو پانی تول مین کم ٹھہریگا
اگر منجمد جسم رقیق چیز سے ہلکا ہو تو تیرتا
رہیگا جیسے لکڑی - کاغذ وغیرہ ہلکی چیزین
پانی مین نہین ڈوب جاتین - لوہا -
تانبا - سیسا وغیرہ دہات جو عموماً
تمام رقیق چیزون مین ڈوب جاتی
ہین - پارے مین نہین ڈوبتین
کیونکہ پارا اِن سب دہاتون سے
بہی بہاری ہوتا ہے - کوئی منجمد
جسم جو کسی رقیق مین تیر سکتا ہے
جب اس رقیق مین ڈالا جاتا ہے
تو کچھہ اوسکا رقیق مین ڈوبا اور کچھہ
باہر نکلتا رہتا ہے - تمام جسم کا وزن
رقیق کے اوس مقدار کے وزن
کے برابر ہوتا ہے جو ڈوبے ہوئے
حصّہ کے مقدار کے برابر ہو -
جب منجمد چیز کا وزن رقیق چیز کے
برابر ہی مقدار کے وزن کے برابر
ہو تو وہ منجمد جسم رقیق کے اندر
ہر شکل اور ہر مقام مین رہ سکتا ہے -
ایک ہی کسی چیز رقیق مین ڈوب
جاتی ہے اور کسی مین نہین - کہارا
پانی بہ نسبت صاف پانی کے وزنی
ہوتا ہے اور انڈا جو صاف پانی
مین ڈوب جاتا ہے - سمندر کے
کہارے پانی مین تیرتا ہے اسی
طرح سمندر کے پانی مین آدمی کو بہی
دریا تالاب کے پانی مین تیرنے کی
بہ نسبت کم تکلیف ہوتی ہے - کوئی
چیز جو ٹہوس ٹکڑے کی حالت مین
ڈوب جاتی ہے اس شکل کی بنائی
جا سکتی ہے کہ مقدار بڑہ جانے سے
تیرتی رہے - جیسے دہات کے
کٹورے یا کہوکہلی مچہلیان وغیرہ تی

کشتیان پانی مین تیرتی ہین۔
انسان کا تمام بدن پانی کے اوتنے ہی مقدار سے بیشک ہلکا ہے جس سے آدمی تیر سکتا ہے صرف قباحت یہ ہے کہ آدمی کا سر بہت بھاری ہوتا ہے اگر آدمی اپنے سر کو سنبھالی رہے اور پانی کے باہر رکھکر ہوا مین سانس لیتا جائے تو ڈوبنے نہ پائے کوئی شخص جو تیرنے نہین جانتا جب پانی مین گر پڑتا ہے تو بجائے اسکے کہ اپنے سر کو باہر نکالے رہنے کی کوشش کرتا رہے وہ ادہر ادہر پانی مین ہاتھہ پھیلاتا ہے گویا یہہ چاہتا ہے کہ کسی چیز کو پکڑ کر اپنے بدن کو نیچے جانے سے روکے اور اوپر آوے مگر سر نیچے جا رہتا ہے اور سانس لینے کے لئے ہوا نہ ملنے کے باعث جلد کام تمام ہو جاتا ہے۔
موٹے آدمیون کا تیرنا بہ نسبت دُبلے آدمیون کے آسان ہے اور اسی بنیاد پر خالی گھڑا یا کونڈا لیکر پانی مین تیرتے وقت سانس لینے مین آسانی رہتی ہے۔ سب کا اصول یہی ہے کہ جتنا ہی کم وزن اور زیادہ مقدار ہوگا تیرنے مین اُتنی زیادہ آسانی ہوگی۔
اور جانورون کے سر بدن کے اَور حصّون سے اور آدمی کے سر سے بھاری نہین ہوتا اور چارپائون کا سر بدن کے پچھلے حصّون سے ہلکا ہوتا ہے اسلئے اون کا تیرنا آسان ہے کیونکہ سر باہر رکھکر بلا تردد سانس لے سکتے ہین۔

مقناطیس کی قوت

لوگون کو مقناطیس کا وجود بہت دنون سے
معلوم ہے مگر اسکی نسبت جو تحقیقات
ہوئی ہے وہ صرف حال ہی کے
زمانہ کی ہے۔ اسکی عجیب و غریب
خاصیت پر ہمیشہ سے تعجب ہوتا رہا۔
اور اسکی پیدایش اور اوس جگہہ کی نسبت
جہان لوگ اسکی کان تصور کرتے تھے
طرح طرح کے خیالی قصّے کہانیان بناتے
رہے ہے۔ قدیم زمانہ سے مقناطیس پر
جہازون کے سفر کا دارومدار چلا آتا
ہے اور گمان کیا جاتا ہے کہ انسان
کے مصرف مین یہ لوہا بیشک اوسی
وقت سے ہے جب سے کہ دریا
کے سفر مین ترقی ہوئی۔ الف لیلا
کی کتاب کو بنے ہوئے بہت عرصہ
گذرا مگر اوسمین بھی عجیب و غریب
کہانیان مقناطیس کے متعلق مشہور
ہین سندباد کا قصہ اکثر لوگون نے
پڑھا یا سنا ہوگا کہ طرح اوسکا جہاز
[illegible]
پہاڑ کے پاس جا پہنچا تھا [illegible]
روکے نہ رکا اور سب سوار [illegible]
آنیوالی آفت کی خبر تھی لوگ نراس
ہو گئے اونہون نے ہی کوشش کی کہ جہاز
کو اور طرف سے لیجائین لیکن فضول
ہوئی آخر مقناطیس کی کشش سے
جہاز پہاڑ ہی کی جانب روانہ ہوگیا
اور جیون جیون نزدیک پہونچتا گیا
اوسکی تیزی بڑھتی گئی۔ جب جہاز
نزدیک آگیا تمام کانٹے اور کیل
لوہے کے جو اوسمین لگے تھے جدا
ہو ہو کر پہاڑ سے جا لپٹے اور جہاز
کا ہر تختہ جدا ہوگیا۔ ایسا ہی

عجیب و غریب ایک قصہ تعجب کا
اُسی کتاب مین ہے۔ غرض قدیم
زمانہ سے لوگ مقناطیس کی قوت
پر تعجب سے نظر کرتے تھے بلکہ اکثر
لوگ اُسے زندہ سمجھتے تھے۔ مغربی
ایشیا کے اکثر عالمون کے اس مسئلہ
کے لئے۔ کہ تمام چیزون مین جان
ہے۔ مقناطیس سے صاف ثبوت تھا
شاعرون کو مقناطیس اور لوہے کی
کشش پر عشق اور محبت کے دلچسپ
مضمون سوجھتے تھے۔

مقناطیس نام اسلئے رکھا گیا ہے
کہ شاید پہلے پہل یہ لوہا میگنشیا
نامی شہر مین ملا ہوگا۔ یہ شہر روم
کی عملداری مین قسطنطنیہ کے
بہت قریب واقع ہے۔ اس شہر کے
آس پاس قدیم زمانہ سے شایستہ
اور ذہین قومین بستی ہین جنہین علم
و ہنر کا بڑا شوق تھا۔ اونہون نے
اس لوہے سے طرح طرح کے کام لئے
اور اسکے باعث بڑی ترقی حاصل
کی اور اُنسے پچھم کی اور قومون نے
اسکا استعمال سیکھا۔

مقناطیس سے جو جو کام نکلتے ہین
اُنمین جہاز رانی کا کمپاس بہت
مشہور ہے۔ مقناطیس کی خاصیت
ہے کہ اگر ایک پتلی سوئی اس لوہے کی
مرکز ثقل (یہ جسم کا وہ نقطہ ہے
جسپر تمام جسم کا بوجھ پڑتا ہے) سے
لٹکائی جائے تو ہمیشہ اسکا رخ ایک
خاص طرف رہیگا جو قریب اوتر
دکھن ہے۔ غرض مقناطیس کی
اس خاصیت کے باعث لوگ
جہان اور جسوقت چاہین اسطرح کی سوئی

... سے اُتر دریافت کر سکتے ہین۔ کمپاس مین سب طرف حساب سے لکھے رہتے ہین اور جب اُتر کے نشان کو گھما کر سوئی کے نیچے لاتے ہین تو سب سمت ظاہر ہوجاتی ہین۔

مقناطیسی لوہے کی ایک یہ بھی صفت ہے کہ اگر کوئی معمولی لوہا اُسکے پاس پڑا ہے تو جب تک پاس رہیگا اوسمین بھی ایسی ہی قوت کشش کی ظاہر ہوگی اور باریک باریک برادے لوہے کے اگر اوسکے پاس لاے جاوینگے تو کشش سے اوس مین جا لپٹین گے۔

کسی معمولی لوہے کو اگر مقناطیس سے رگڑ لین تو لوہے مین بھی مقناطیس کی قوت آجاتی ہے۔ لیکن اگر بہت کم رگڑین تو جلد ضایع ہوجاتی ہے۔

مقناطیس کی نسبت ابھی تک اچھی تحقیقات نہین ہوسکی ہے مگر اسمین کچھ شک نہین کہ اوسکی اور بجلی کی حقیقت ایک ہی ہے اور دونون قوت کی قسمین ہین۔ مقناطیس سے بجلی پیدا ہوتی ہے اور بجلی سے مقناطیس بنایا جاسکتا ہے بلکہ اُس مقناطیس کی جو بجلی سے تیار ہوتا ہے اصلی مقناطیس سے زیادہ قوت ہوتی ہے۔ دونون قوتون کی خاصیتین بہت ملتی ہین اور اونکی کھینچنے اور دور کرنیوالی قوتین یکسان نظر آتی ہین۔

زہریلے درخت

دبدبۂ قیصری بحوالہ نامہ نگار مقطراز ہے کہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور کے علاقہ دیرہ نام مین بارہ نام سی بارہ گانون پہاڑی پر مین جہاڑی درخت

ایسے ہو رہے ہیں کہ خدا کی پناہ کر انکڑ
نام سے ایک درخت ہے جسکی دو شاخون
مین سے انسان کے لگتی ہی ٹانگو نیہر
آتا آجاتا ہے - ایک اور درخت ہے
جسکے سایہ مین انسان اگر کبھی منٹ بھی
بیٹھ جاوے تو سر سے پاؤن تک
مین درد آجاتا ہے پھر معالجہ کرنیسے
بھی نفع نہین ہوتا اس درخت کے
تلے کا ایک دفعہ کا سویا ہوا دو چار
ہی دن بعد ایسا سوتا ہے کہ پھر کروٹ
نہین لیتا کوئی کامل منتری سانپون کا
اگر قسمتون سے ملجاوے اوسکو
جھاڑے پھونکے سے مریض بچ نکلے
تو نادر بات ہے -

علاج مارگزیدہ

کالا سانپ یا کریٹ سانپ کاٹے
اگر فوراً علاج نہو تو گھنٹہ بھر مین آدمی
ہلاک ہو جاتا ہے -
علاج اول - دیکھو کہ سانپ نے کس
مقام پر کاٹا ہے اوسجگہ کے اوپر فوراً
فیتہ یا کپڑے سے بندش کرین
تاکہ اوسکا زہر اور جسم مین نہ پہیلے -
دوم جس جگہ کاٹا ہوا اوسکو نشتر یا چاقو
سے چوپارہ کرین تاکہ اوس سے
خون بہے اور زخم کو سلور کاسٹک سے
جلا دین اگر یہ نہو تو انگارہ سے یا سرخ
کیل سے داغین -
سوم - اوسی کاسٹک کے سولیوشن کے
۲۰ - ۳۰ قطرے آدھ پاؤ پانی مین
ملا کر پلا دین -
چہارم دو مضبوط شخص اس مارگزیدہ
کو پکڑ کر خوب تیز ٹہلائین اگر کاٹنے
کو دیر ہوئی ہے تو اوسکو کہینچنا
پڑیگا تاکہ اوسکی پاؤن مین قوت آئی

اور خود ٹہل سکے وو گہنٹہ اوسکو ٹہلائین

پنجم پہر دوسری معتاد ۱۰ یا ۲۰ قطرہ کی صورت حال دیکھکر دس پندرہ منٹ بعد پلادین اور پہر اتنی ہی دیر کے بعد تیسری معتاد ۱۰ قطرہ اور پلادین بڑا ضروری علاج یہ ہے کہ مسموم کو خوب تیز ٹہلائین وہ تو یہی چاہیگا کہ مین کسیطرح سولون مگر سونے نہ دین اور اوسکو برابر چہل قدمی کرائین کہ وہ سانپ کاٹے کی غنودگی بالکل رفع ہوجاوے۔

ششم۔ قے لانے کی غرض سے دوسری معتاد کے بعد دودہ یا دودہ پانی پلائین قے لانیسے بہی آرام ملیگا اور غشی یا غنودگی دور ہوگی جب اوسکی حواس درست ہون اور دو تین گھنٹے بعد خوب چلنے پہرنے لگے تو گہر جانے دین لیکن اوسکو اور اوسکے ساتہیونکو بہت احتیاط چاہئے کہ جو بندش کی ہے آٹھ دس گھنٹے نہ کہولین اور اوسکے دوست صحت کے بعد کچھہ گہنٹون اوسکو ٹہلائین کسی حالت مین گہر جاکر فوراً سونے نہ پائے اگر اوّل بند سے کسیقدر درد ہوتا ہو تو اوس سے کچھہ ادہر اور بند باندہکر اوّل بند کو کہولدین ہم تو بارہ گھنٹے بعد معمولاً ایک معتاد مسہل روغن بیدانجیر دیتے ہین۔

اگر صحت کے بعد مریض درد گلو کی شکایت کرے تو اوسکی زبان پر شیرہ یا شہد لگادین اور تہوڑا تہوڑا اوسکو دین نورالانوار

کارسپانڈنس

مکرمی معظمی جناب اڈیٹر صاحب تکمیل الحکمت زاد عنایتہٗ

تسلیم - ایک نسخہ عمدہ اور بارہا کا مجرب
ارسال خدمت شریف کرتا ہون براہ
عنایت اسکو طبع فرمائے ان ادویہ
کے بیشمار اور بڑے مبالغہ سے
فائدے بیان کئے گئے ہین مگر جسقدر
فائدہ مین تجربہ کرچکا ہون وہ بھی
عرض کرونگا یہ نسخہ ہمین جناب نواب
لطف اللہ خان صاحب بانی تجہ
سے اور انکو ایک حکیم حاذق عظیم آبادی
سے ملا جسکو نواب صاحب مغفور
نے میری پیدائش کے بعد انول نال
پلا سنڈا کٹوا کر بند کرنیسے پہلے
ناف مین ڈلوایا تہا اس امید پر کہ چیچک
نہ نکلے مرض آور رسہ (کہ جسمین
دم کشی ہوا کرتی - اور پسلی کے نیچے گڑہا
پڑا کرتا ہے) نہ ہو - سرد پانی اور سرد
ہوا سے سُکی نہ آوے - نادین کی

پہنسیان نہ نکلین - غرض نسخہ یہ ہے
مشک خالص ۱ ماشہ زعفران ۱ ماشہ عنبر اشہب
خورد فرماسفتہ ۱۴ اعدد تک خوب باریک پیسکر
ناف مین ڈالکر باندہ دین -
فی الواقع مجکو بچپن سے اب تک
خواہ کتنی ہی سردی لگے یا گرمی
پہونچے ہو ذات الجنب نہین ہوا -
بچپن مین چیچک تو ضرور نکلی مگر بہت
خفیف جو نہایت بے اندیشی کے
ساتہہ اپنا زمانہ گذار گئی - مجھے یاد ہے
کہ سردی اور ٹہنڈے پانی سے
(خواہ سردی ہی مین کیون نہو)
کبہی سکی نہ آئی اور نہ کوئی ایسا مرض
ہوا - بہت عرصہ تک سوتہمی بخار
آنے کے بعد ایک پہوڑا نکلا ورنہ
جسم کے کسی مقام پر پہنسیان کبہی نہین
نکلین - جب بندہ زادے کے

ناف مین یہ چیزین ڈالی گئی ہین خدا
کے فضل سے اوسکو بہی ابتک
بچون والی امراض خوفناک سے
کوئی مرض پیدا نہین ہوا۔ سردی
اور سرد موسم مین ہم اسکی تندرستی سے
بڑے بیفکر رہتے ہین۔ کسی خاص
قسم کی تکلیف سے تو چاہے پہوڑا
وغیرہ نکل آئے ورنہ پہنسیون کو تو ابتک
جانتے ہی نہین۔ اس لڑکے کے
بہائی کی ناف مین غلطی سے یہ چیزین
نہ ڈالی گئین اوسے مرض اورس
ہوا جس سے وہ مرگیا۔ برخوردار عزیز زندہ علی
طولعمرہ اور اوسکی ہمشیرہ کے ناف مین
بہی مجبوری کے سبب یہ چیزین
نہ ڈالی جاسکین برخوردار سطور کی
پیدایش کے دس روز بعد ایسی سخت
چیچک نکلی کہ جان بچنی مشکل ہو گئی
سردی۔ سرد پانی اور سرد امراض
سے ہمیشہ تکلیف پاتا ہے۔ گرمی
بہت ستاتی ہے۔ انواع واقسام
کی پہنسیان نکلتی ہین غرضیکہ اپنی
اوس ہمشیرہ کے مقابلہ کہ جسکی ناف
مین یہ اشیاء ڈالی گئین تہین اسکی
تندرستی اچہی نہین اور نہ ہم اسکے
ہوا خواہون کو اسکی تندرستی سے اوسکے
اوس ہمشیرہ کے مانند بیفکری ہے
افسوس کہ مین اس نسخہ کو اب سے
پہلے قدر کی آنکہہ سے نہین دیکہتا
تہا۔ امید کہ جو صاحب اسکو برتین گے
وہ بہی اسکے فوائد کو ملحوظ رکہکر خلقت
کو فائدہ پہونچائین گے۔

الراقم
خادم طبیبان سید بندہ علی مدرس اول مدرسہ کالرم

ریویو کتاب راجندری پر

جناب ڈاکٹر سید بندہ علی صاحب

مدرس اوّل کانگڑا علاقہ ریاست پٹیالہ ملک پنجاب۔ تسلیم ہمنے کتاب طب راجندری (در علاج) ضعف ولاغری کو جو آپنے تالیف کی ہے اوّل سے آخر تک بغور پڑہا۔ ہمین کچہہ شک نہین کہ یہ کتاب اپنی قسم کی پہلی ہے۔ اپنے مقدمہ مین صحت اور بیماری کی جو تعریف کی ہے اور باب اوّل مین اسباب ضعف و لاغری کا جو بیان کیا ہے۔ اور باب دوم مین ضعف ولاغری کے دفعیہ کیواسطے ادویہ اور اغذیہ کے طیار کرنے اور استعمال کرنیکی جو تدبیر بتلائی ہے وہ کل معتبر اور مستند حکمہ یونانی اور انگریزی سے منتخب ہونے کے سبب سے بہت صحیح ہے اور کل حکماء یونانی اور ڈاکٹران انگریزی کا

مسلمہ ہے۔ آپکی اس کتاب سے یہ بخوبی ظاہر ہے کہ آپنے اپنی کتاب کو مفید عام کرنیکے واسطے کسی امر کو فروگذاشت نہین کیا ہے اور عبارت بہی اسکی عام فہم ہے۔ مجکو یقین ہے کہ اس کتاب کے کل پڑہنے والونکو خصوصاً ہاسپٹل اسسٹنٹونکو نیٹو ڈاکٹرونکو اور ان اطباء یونانی کو جو انگریزی علاج سے واقف ہونیکی خواہش رکہتے ہین بہت بڑا فائدہ پہونچیگا۔ اس کتاب کے مقدمہ مین جو آپنے ڈاکٹرون اور اطباء کی مرضیونکے مذاہب کا لحاظ رکہنے کیطرف توجہ دلائی ہے اوس سے مجکو نہایت خوشی ہوئی ہے کیونکہ مین بہی اس کا بہت لحاظ رکہتا ہون اور جو کوئی اسکے خلاف کرتا ہے مین اوسکو بہت برا سمجہتا ہون

مرضا رکے مذاہب کا لحاظ نہ رکھنے سے
جو کچھہ نقصان ہوتا ہے اوجسکو آپ نے
نہایت صرافت کے ساتھہ بیان کیا ہی
مین بہی بڑے زور سے اوسکی تصدیق کرتاہون
کسی ملک مین یا قوم مین ہرگز ترقی ہنین
ہوسکتی ہے جبتک اوسملک یا قوم کا ہر ایک
فرد خصوصاً امراء اپنے ملک یا قوم کی
ترقی کیواسطے دامی درمی قدمی سخنی
اسباب وسامان کے مہیا کرنیمین کوشش
نکرین اور اوسکو فرض نہ سمجھین۔
علاوہ برین علوم و فنون کی ترقی کے
واسطے مصنفون کا اور کتابون کی خریداری
سے مصنفونکی ہمت بڑہانیوالون کا
ہونا بہی نہایت ضروری ہے خدا کے
فضل سے مصنفونکی تعداد مین تو روز
بروز ترقی ہوتی جاتی ہی مگر خریدارونکی ہی
ایسی ہی کہ ناگفتہ بہ ہے۔

جب مین کوئی نئی علمی کتاب اردو مین دیکھتاہون
تو مجکو خوشی و رنج دونو ہوتے ہین خوشی اس سببسے
ہوتی ہی کہ اردو مین نئی نئی کتابین تصنیف
ہوتی جاتی ہین اور رنج کا باعث یہ ہی کہ ہماری ہموطن
کتابونکی خریداری سے اپنے فرائض ادا نہین کرتے ہین اور
اسواسطے یہ تصنیفات بہت جلد نسیاً منسیاً کی تاریکی مین
پڑی رہا کرتی ہین اب مین خداسے یہ دعا کرتاہون
کہ جیسی اس کتابکی تالیف مین آپکی کوشش مشکور
ہوئی ہی ایسے ہی اس سے خلائق کو بہی نفع پہونچنے
مین آپکی کوشش مشکور ہو۔ آمین ثم آمین
راقم
محمد شائق جی۔ یم۔ سی۔ بی۔ سابق اسسٹنٹ سرجن
از مقام گورکھپور

شکریہ

جناب فضیلت مآب حضرت مولانا محمد شائق صاحب
اسسٹنٹ سرجن دام مجدہ۔ تسلیم بصد تکریم۔
آپ جیسے اولوالعزم اور فاضل اجل نے جو میری کتاب پر
اپنے تنقید کے واقعی ریویو تحریر فرماکر مجہے مشکور فرمایا ہے
اوسکا شکریہ ادا کرتا ہون آپنے جو خریدارونکی عدم توجہ

کے باعث اپنی طبیعت کا رنج ہونا رقم فرمایا ہے
اسواسطے مجھے برفع ملال طبع مبارک کے لئے یہ امر ظاہر کرنا
پڑا کہ یہ کتاب اکہٹی جلد طبع ہوئی تہی قبل از
طبع اشتہار دیا گیا تہا اور بعد مین بہی اشتہار
طبع ہوتا رہا خدا کے فضل - میرے آقا نامدار دام اقبالہ
کی قدردانی اور خریداروں کے وفور شوق کی بدولت
تہوڑے ہی دنون مین میرے پاس سے
کل کتابین نکل گئین چند مخصوصون نے اپنی فائدہ
کی غرض سے کسی قدر کتابین یکمشت لے لی
ہین جنہین سے سنتا ہون کہ صرف
کاکا رام برہمن کاکڑہ کے پاس
گنتی ہی کی کتابین باقی رہ گئی ہین

الراقم
سید بندہ علی مدرس اول کاکڑہ
ریاست پٹیالہ دام اقبالہ

حبوب ہالویصاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کے لئے ضروری ہے پس
یہ حبوب مصفی خون ہونے پر فضیلت رکہتی ہین - کبد معدہ و گردہ
کی امراض کے لئے مفید ہین انکی استعمال سے اعضائے رئیسہ کی کم
طاقتی اور عصبانی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتون کی
ہر ایک طرح کی شکایت اور تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین ہوا
رویہ اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کے متعفن ہونے کے
سبب خون مین داخل ہوتی ہین انسے خارج ہو جاتی ہین گویا ان
ہر بس مفید ہین اعضائے تولید کی کمزوری بالخصوص اور امراض
عورات کے لئے بیبہا ہین دردنیا مین زندگی کا آرام آسایش کرنیکے لئے لاثانی ہین

مرہم ہالویصاحب

اسم ہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالت مین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ
کبد ورحم کیوجہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور ناک خراب
ہوگئی ہو زخم کہنہ اور پہوڑے پہنسے سینہ کا جکڑ رہنا سور بواسیر
وغیرہ کے دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلد ہی امراض اسکے استعمال سے
شفا پاتے ہین گولیان اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ
لنڈن مین بنائے جاتے ہین اور تمام عالم کے دوا فروشون کے صندوقون
ڈبیون بیچتے ہین قیمت یہ ہے ایک شلنگ ۱ پنس ایک شلنگ ۹
شلنگ ۲ شلنگ ۹ پنس ۱۱ شلنگ ۲ شلنگ قریب ہے تمام زبانون میں
انپہ ہدایت لکہی ہوئی ہے اسطرح استعمال کرنا چاہئے -

PREVENTION IS BETTER THAN CURE.

بابت اکتوبر ۱۸۸۹ء نمبر ۱۰ جلد ۶

VOL. 6—Lahore October 1885—No. 10

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں -

(۱) حفظ ما تقدم - طبابت - کیمیا - افعال الاعضای تشریح وغیرہ کی مسائل

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کے بہتر خیال کیجاتی ہیں اور ان اسباب کو دفع کرنے میں جو بہبودی صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینون میں جو نئے نئے تجربے فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہین اونکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
امرا و رؤسای	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Panjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient, or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.			Yearly in arrears.			Single cop.		
Par Station Subscribers ..	2	13	0	4	8	6	0	4	[illegible]
" Out Station Subscribers	3	0	0	4	8	0			
" Chiefs & Government Officials	4	14	0	7	5	6	0	6	6

یہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ دو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتہہ رقوم بھی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا۔ معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم **احمد علی** زبدۃ الحکما، لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱؍ زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲؍ فی صفحہ ۲ روپیہ زیادہ اشاعت کی رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ اکتوبر ۱۸۸۵ء

صفائی قصبجات پنجاب

مرسلہ

بقیہ ماہ ستمبر ۱۸۹۹ء

تو ممکن نہیں ہے کہ صحت مین فرق نہ آئے
اسپر بھی اُنکی صحت کا حال ہمارے
شہر کے لوگون کی صحت کے مقابل
دس گنا عمدہ ہے جسم قوی اور اچھے
تنومند آدمی ہین چہرہ بھی سرخ تر و تازہ
عضلات مضبوط حواس خمسہ صحیح و
تندرست اور قوی ہیکل دکھائی دیتے
ہین اور اُنکے جسم کے اکثر اعضا اپنا
اپنا فعل مقررہ کو باقاعدہ کرتے ہین
اور اُنکی ڈیل ڈول اور طاقت جسمانی
مین بھی کچھ فرق نہین آتا اور
علاوہ ان سب باتون کے اُنکی عمرین
بھی بہ نسبت شہریون کے زیادہ
ہوتی ہین اور ہمارے شہر کے لوگونکا
یہ حال ہے کہ مذکورۃ الصدر علامات
کے برخلاف لاغر۔ کمزور۔ اور زیادہ
تر ضعیف الجسم ہوتے ہین اس خیال
مین کئی دفعہ مینے سوچا کہ قصبات
اور دیہات کہ جہان صفائی وغیرہ امور
حفظ صحت کا ایکدوسرے سے بہت سا
فرق ہے صحت اور وقوع مرض
کیون ایکدوسرے کے برخلاف ہے
اور اس خلاف قاعدہ مسئلہ کو حل کرنی
کیواسطے اکثر صاحبان فن طبابت
کے روبرو پیش کیا مگر اٹکل پچو کے
سوا کسی نے پورا پورا جواب نہ دیا
اب اتنی مدت کے بعد اس مسئلہ لاینحل
کی عقدہ کشائی اتفاقاً پورے پوری
طور پر ہوگئی۔ چنانچہ چند روز کا ذکر ہے
کہ نیاز مند کو تکی دروازہ کے متصل
محلہ ارائیون مین ایکدوست کی عیادت

کے لئے جانا پڑا محلہ مذکور کی حد
سے کسیقدر فاصلہ پر ہی تہا کہ گندگی
کی بدبودار ہوا آنے لگی جس سے
آگے قدم اٹہانا محال ہوگیا مگر چونکہ
دوست کے گہر مین جانا ضروری تہا
اسلئے قہر درویش بر جان درویش
کی مثل مد نظر رکہکر اور سانس بند کرکے
بہار دقت منزل مقصود کیطرف قدم
اٹہایا جب ابتدای کوچہ پر پہنچا کہ جہان
کل اہل محلہ کی آمد رفت ہر وقت ہوا
کرتی تہی دیکہا کہ ایک کونہ مین
بول و براز کی گندگی کا بڑا تودہ اور
ڈہیر جمع اور بیچمین بدررو میلے اور
متعفن گندگی سے اور گندہ پانی
سے بہرا ہوا پایا اور اوسکی دوسری
طرف لوگون کے پیشاب کی جگہ پائی
کہ جہان پیشاب بکثرت جمع تہا۔

اور باوجود ان سب خرابیون کے
اوپر سے کوچہ مسقفہ تہا کہ جسمین سورج کی
دہوپ کو کچھہ بہی دخل نہین تہا۔
پس وہان پر پہنچتے ہی میرے خون
مین تغیرات کی علامتین نمایان ہونے
لگین طبیعت قے کرنے پر آمادہ
ہوئی مگر بصد دقت روکا گیا جب
بصد مشکل اوس تودہ کی گندگی سے
گذر گیا تو آگے جاکر کچھہ اور ہی رنگ
دیکہا قصاب خانہ اور گوجرون کے
مکانات کیطرح جہان کثرت سے مویشی
رہتی ہین میلے اور مویشی کے پیشاب
کے کیچڑ اور انکے گوبر سے پر پایا
آخر مشکل سے اپنے دوست کی مقام
پر پہنچا اس کوچہ کی گندگی اور میلے
متعفن ہوا کے سونگہنے سے طبیعت تو
پہلے ہی سے منغض ہوگئی تہی مگر دوست کیحالت

مرض اور اسکی پژمردگی اور نجربہ تبدیلی دیکھکر کہ طبیعت دوچند مضمحل ہوگئی بعد مزاج پرسی اور تشفی خاطر دوست کو کہا گیا کہ اسمقام کو چھوڑکر کسی دوسرے مقام کی تبدیلی جہانتک ہو سکے جلد کیجئے کیونکہ آپکا مکان اگرچہ نہایت آراستہ ہوادار اور صاف ستھرا ہے مگر گرد نواح کے تودہ گندگی اور ارد گرد کے میلی متعفن بدررو کی بدبودار اور ہوا سے کب محفوظ رہ سکتا ہے بیمار اپنے جدی مکان کو چھوڑکر کہاں جاؤن دوست اس شہر مین بہت سے مکانات خوشنما ہوادار صاف ستھرہ نظر آتے ہین انمین سے کوئی چندروز کے لئے کرایہ پر لے لیجئے بیمار آپ کسطرح جانتے ہین کہ بیرونی نمایش کی مانند اندر سے بھی ویسے ہی

ہونگے دوست یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ اکثر ظاہری صورت اندرونی معنیون پر دال ہوا کرتی ہے علاوہ اسکے بازار اور گذرگاہ کی صفائی کی ملاحظہ سے میونسپل کمیٹی لاہور کی اسطرف خاص توجہ معلوم ہوتی ہے اپنے کوچہ کے موافق اور کوچہ گلی کو خیال نہ کیجئے مقام بدلنے مین بناوٹی دلائل مت پیش کیجئے بیمار آپ سچ جانئین اسمین کچھ بناوٹ کی باتین نہین اگر باور نہین تو اور کوچون کا ملاحظہ کر لیجئے اول تو آپ گوجرون کے مکانات جہان مویشیونکی رہایش ہوا کرتی ہے ذرہ غور سے دیکھین ایک ایک دو دو فٹ کے مقدار اوس جگہ پر جا بجا گڑھے دکھائی دینگے جسمین مویشیونکا پیشاب بکثرت جمع ہوجاتا ہے اور ارد گرد گوبر کے

ڈھیر پڑے ہین دیوارون پر گوبر کے
اوپلے لگائے جاتے ہین اور دیوارین
بھی ایسی ہین کہ جہان ہمیشہ سایہ ہی
پڑتا ہے اور دھوپ اونپر کبھی پڑتی
ہی ہنین کہ جائے عفونت کو خشک
کرے اور علاوہ ان سب باتون
کے مویشیون کی جائے سکونت اور
اُنکے گردنواح کے مکان میلے اور
آلایش گندگی سے پر اور انکی بدررون
کے کنارون پر آلودگی کے ڈھیر انکے
ڈھیر لگے ہوتے ہین اور علاوہ اُن
[illegible] حتو نکے ایک بہاری قباحت یہ
ہے کہ علے الصباح ہی خاکروب
لوگ سب کے سب ہرایک گھر کی گندگی
اور میلا اوتارکر ہرایک کوچہ کے
ابتدا ہی گذر پر کہ جہان عام اور خاص کا
گذر ہوا کرتا ہے تو دو ن کے

تو دے اور ڈھیرون کے ڈھیر جمع
کرچھوڑتے ہین جس سے رہگذرون
کی جائین تنگ آجاتی ہین اگرچہ
دو تین گھنٹہ کے بعد اٹھالیجاتے
ہین مگر کیا فائدہ بعض اوقات ایسا
بھی اتفاق ہوجاتا ہے کہ میلا کی
گاڑی چلی جانے سے کچھہ کچھہ
میلا اور گندگی دوسرے روز کی
صبح تک وہان ہی پڑی رہتی ہے
اور اکثر گھرون کی جائے ضرورت
کا یہ حال ہے کہ جہان لوگ کہانا
پکایا اور سعہ یا کرتے ہین اور اپنی
خاص نشست و برخاست رکھتے
ہین وہان ہی پاءخانہ کی جگہ بنائی
جاتی ہے بال بچے والون کا
تو خدا ہی حافظ ہے پاءخانہ کی جگہ
کے علاوہ جابجا میلا اور پیشاب پڑا ہی

کافور کی خاصیت مرض ہیضہ مین

کافور کی نسبت جو یہہ خاصیت بیان کی جاتی ہے کہ یہ ہیضہ کے لئے نہایت عمدہ علاج اسپر اکثر بحث ہوئی ہے چنانچہ ایک کلکتہ کے ڈاکٹر نے اسی شہر کی اخبار مین پہر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا ہے کہ خود میرے ذاتی تجربہ سے یہ بات نہایت اطمینان بخشی کے ساتھہ ثابت ہوگئی ہے کہ فی الواقع کافور مرض مذکور کا ایک عمدہ علاج ہے اگرچہ غالباً ان علاجات سے خوبی مین کم ہے جو ڈاکٹر روبنیی نے اس عارضہ مین کی ہین اونکا بیان ہے کہ مین نے اکتیس آدمیون کا کافور سے علاج کیا ایک شخص بھی ضایع نہین گیا اونکا بیان ہے کہ جو طریقہ سے اوسکا استعمال کیا جاے تو غالباً ضرور کامیابی ہوگی اگر کافور کی ایک خوراک ہیضہ کے مریض کو پلا دیجائے اور مریض مذکور کو چند گہنٹون کے لئے اوسکے حال پر چھوڑ دیا جای تو کبھی اوسے ہیضہ نہوگا مگر لازم ہے کہ اوسکی خوراکین کم کم مقدار کی بار بار دیجاوین اور ذیل کا طریقہ استعمال اس دوا کا ڈاکٹر مذکور نے اسطور تحریر کیا ہے۔

پہلے ایک چاء کی چمچہ مین تہوڑی شکر لو اور اسکے بعد چھہ قطرے جوہر کافور کے اوسمین ڈالو اور اسی طرح سے دس دس پندرہ پندرہ منٹ کے فاصلہ سے یہ دوا مریض کو پلائے جاؤ یہانتک کہ جب آنتونکی حرکت موقوف ہوجائے تو پھر

دیرکرکے دواے مذکور کا استعمال کرنا چاہیے یہانتک کہ صحت کامل حاصل ہووے

ڈاکٹر مذکور کا یہ بھی بیان ہے کہ کافور سے بڑھکر کوئی عمدہ دوا ہیضہ کی نہین ہے مگر جسقدر عجلت سے اور ابتدا مین اسکا استعمال کیا جائے اوسیقدر جلد اسکا نفع ظاہر ہوگا

باولے کتے کے کاٹے کا علاج

ایک ہمعصر کلکتہ تحطراز ہے کہ مین نے چند آدمیون کو کتے کا کاٹا سنا ہے مین اپنے پانزدہ سالہ تجربہ کو عام فائدہ رسانی کے لئے بیان کرنا مناسب جانتا ہون ۱۸۸۰ء مین مین نے امریکا کے ایک اخبار مین دیکھا کہ جب کتا کاٹے تو صبح وشام چالیس روز ٹنکچر آف بلاڈونا کے چند قطرہ دیتے رہین تاکہ رگ رگ مین اوسکا اثر پہنچے میری یاد اگر درست ہے تو ایک کتے نے پانچ آدمیون کو کاٹا تہا تین کا علاج تو بلاڈونا سے ہوا اچھے ہو گئے اور دو کا زخم تیزاب سے جلا دیا گیا وہ مر گئے بعدہ مینے اس دوا کو چھہ باولے کتون پر آزمایا جنکو ایک نیوفونڈلینڈ کتے نے کاٹا تہا تین کو تو بلاڈونا استعمال کرایا وہ اچھے ہو گئے اور تین کا علاج نکیا تو وہ ایسے باولے ہوئے کہ انکو مارنا پڑا ۱۸۸۲ء مین میرا کتا باولا ہو گیا جب مین باہر جانے لگا تو مہتر سے کہا کہ تو اسکو نہلا دے۔ جب مین واپس آیا تو دیکھا کہ کتا الکو[illegible] پر جھپٹتا ہے اور منہ سے کف گرتا ہے

اور بدحواس سے اپنی مہتر کو بھی کئی
جگہ کاٹا تھا چونکہ چند گھنٹہ گذرے تھے
مین اسکو تیزآب سے جلانا مناسب
نہ جانا مین نے اوسکو چھہ ہفتہ تک چند
قطرہ بلاڈونا کے صبح وشام دئے
وہ اچھا ہو گیا اور پھر کئی سال میرے
پاس ملازم رہا اور شاید وہ اب بھی
زندہ ہے بعد اسکے ایک دیوانے
کتے نے پانچ شخصونکو کاٹا اونکو بھی
مین نے دوادی اچھے ہو گئے
اور باولے کتے نے اور جن کتونکو
کاٹا وہ بھی اس علاج سے اچھے
ہوئے تھے اکثر یہ ہوا ہے کہ دو
تین دن کاٹنے کے بعد بھی علاج
کیا شفا ہوئی جوان کے لئے ایک
قطرہ اور بچہ کے لئے نصف یا
اس سے بھی کم ہے مثلاً ایک
قطرہ چند چمچہ پانی مین نصف یا چہارم
بچہ کو دیا۔ میرا تجربہ کامل ہے۔ عام
فائدہ رسانی کے لئے مشتہر کرتا ہون

گرمی وسردی

گرمی وسردی کے الفاظ ہم لوگون کے
روزمرہ کی بول چال مین آتے ہیں
ہین۔ مگر بہت کم لوگ ہین جو انکی
تعریف کرسکین۔ گرمی کی نسبت بہت
سے مضامین مختلف رسالون مین
درج ہو چکے ہین جنکے پڑھنے سے
اسکا پورا علم ہوسکتا ہے پس اسجگہ
ہم گرمی کی نسبت کوئی علمی تحقیقات
نہین لکھینگے بلکہ صرف اس بات کا
بیان کرینگے کہ روزمرہ کی استعمال
مین ان لفظون کے کیا معنے
ہین جب ہم کہتے ہین کہ یہ چیز
گرم ہے تو اس سے یہ مطلب

ہرگز نہین ہوتا کہ یہ کسی دوسری چیز سے
سرد نہین ہے اوراسیطرح جب یون
کہا جاتا ہے کہ یہ چیز سرد ہے تو یہ
گمان کبھی نہین ہوتا کہ اس سے
سرد اور کوئی چیز نہین۔ کوئی چیز
ایسی حالت مین نہین کہی جاسکتی
جس سے زیادہ گرم ہوجانا اسکا
غیر ممکن ہو اوراسیطرح کوئی چیز سردی
کی اُس حالت مین نہین آسکتی
جس سے وہ اور زیادہ سرد نہوسکے
اب اس بیان پر غور کرنیسے صاف
کہل جائیگا کہ کوئی چیز بذات خاص گرم
یا سرد نہین کہی جاسکتی بلکہ اسکی گرمی
یا سردی اور چیزون کی گرمی یا سردی
کا مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوتی ہے
جب ہم کسی چیز کو ہاتھون سے چہوتے
مین تو یہ کہہ سکتے ہین کہ گرم ہے یا سرد

اب دیکہنا چاہئے کہ یہان گرمی یا
سردی کی تمیز کیونکر ہوئی۔ جب دو
چیزین جنکے گرمی کے درجے مختلف
ہین پاس رکہدی جاتی ہین تو زیادہ
گرم چیز سے کم گرمی والی مین گرمی
آنے لگتی ہے۔ اسیطرح ہاتہہ سے
چہونے مین اگر اس چیز کی گرمی کا
درجہ ہاتہہ کی گرمی کے درجہ سے
زیادہ ہے تو اُس چیز کی گرمی ہاتہہ
مین آنے لگے گی اور ہمکو گرمی کا علم ہوگا
لیکن اگر ہاتہہ کی گرمی چیز کی گرمی
سے زیادہ ہے تو ہاتہہ کی گرمی
نکلکر چیز مین جانے لگے گی اور
اسحالتمین ہم لوگونکو سردی کا علم ہوگا
اس قسم کی مثال ہاتہہ پر برف کا ٹکڑا
رکہہ لینا ہے۔ ہاتہہ کی گرمی برف
مین داخل ہوکر اُسی گلانے لگتی ہے

اور ہم لوگون کا ہاتہہ سرد ہونی لگتا ہی۔
اب ایک تجربہ لکہا جاتا ہے جو بڑا
پُرانا اور نہایت مشہور ہے جس سی
گرمی و سردی کے لفظونکا مطلب
صاف کہل جاویگا۔ اپنا ایک ہاتہہ
۸۰ درجہ کی گرمی والے پانی مین اور
دوسرا ۴۰ درجہ کی گرمی والے پانی
مین تہوڑی دیر تک رکہی رہو اور
پہر دونون کو ساتہہ ہی نکالکر ۶۰ درجہ
والے پانیمین ڈالدو تو اوس ہاتہہ
مین جو پہلے ۸۰ درجہ والے پانی
مین تہا گرمی معلوم ہوگی اور اوسمین
جو پہلے ۴۰ درجہ والے مین تہا۔
سردی۔ ہم ایک اور مثال لکہتے ہین۔
جو لوگ ہمیشہ دیکہا کرتے ہین۔ سب
لوگ جانتے ہین کہ جاڑے مین صبح
کے وقت گہرے کنوؤن کا پانی
گرم رہتا ہے اور گرمی مین سرد۔
کیا یہ بات عجب نہین معلوم ہوتی۔
اور کیا یہہ اس قابل نہین ہے کہ
ہم اسکی وجہ دریافت کرنے کے لئے
تردد کرین۔ کنوین کا پانی ہر موسم
مین قریب قریب ایک ہی درجہ پر
رہتا ہے کیونکہ اسکی گرمی کنوین کی
گہرائی پر منحصر ہے اور زمین کی سطح
کی تبدیلیون سے اسکو بہت ہی کم
تعلق ہے۔ جاڑے مین ہمارے
باہری بدن کی گرمی کا درجہ عموماً
اس پانی کی گرمی کے درجہ سے کم
اور گرمی مین زیادہ رہتا ہے کیونکہ
یہ تو صاف ظاہر ہے کہ جاڑے مین
سطح زمین کی چیزین گرمی کا کم اور
گرمی مین زیادہ درجہ رکہتی ہین۔
پس وہ پانی جاڑے مین گرم اور

گرمی مین سرد معلوم ہوتا ہے۔

اِن مثالون سے صاف ظاہر ہوگیا ہوگا کہ گرمی و سردی سے روزمرہ کے استعمال مین کیا مطلب ہے اور ہم لوگ کسی چیز کو کب گرم اور کب سرد کہتے ہین۔ کوہ نور

لوکل

رفیق ہند ایک نامہ نگار کے ذریعہ سے تحریر کرتا ہے کہ قصبہ باغبانپورہ کی صفائی کے انتظام کا شاکی ہے۔ خصوصاً گلیون کی حالت بہت قابل توجہ ہے۔ کیونکہ وہان تو نہ پختہ فرش ہے اور نہ پکی بدررو ہین اسلئے جو گندہ پانی وغیرہ گلیون مین آتا ہے وہین جمع رہتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ بدبودار ہوکر گانو کی آب و ہوا کو خراب کردیتا ہے۔ بالخصوص بارشون مین اور بھی خرابی ہوتی ہے۔ اور بیماری پھیلنے کا خوف ہے کسی ڈاکٹر سے رپوٹ طلب کرکے پورا انتظام عمل مین آنا چاہئیے۔

حکام شہر کو ہمیشہ عام صحت کا خیال رکھنا چاہئیے

یہ کیا ستم ہے ذرا دل مین خود ہی کر انصاف
خیال قتل ہے ہر دم کہ بیگناہ ملے

ہمارے ایک مہربان (عیاشون کی خیرخواہ) نو محل سے تحریر فرماتے ہین کہ شہر دہلی مین سرکاری اٹیشنون کی افسر اور شہر کے رؤسا رعیت کی صحت اور امن کے ذمہ وار کہلاتے ہین۔ انکو صحت اور امن کے لئے حفظ ماتقدم کا ہر وقت خیال رہنا چاہئیے اور شہر کے بازارون اور

گلی کوچون کو ہر ایک ایسی چیز سے جس سے امراض مہلک کے پھیلنے کا اندیشہ ہو صاف اور مصفا رکھنا چاہئے بعض شہرون مین آتشک مجسم رنڈیان آجاتی ہین جنکے ہاتھہ سے ہاتھہ ملا نیسے یہ موذی مرض پھیل جاتا ہے اور بدقسمت عیاش لوگ اپنی جوانی کے گھمنڈ مین گرہ سے زر خرچ کر ہمیشہ کے لئے گلٹ ہو جاتے ہین۔ ہزارون توکیا لاکھون ہی اس نہنگ کے لقمہ ہو چکے ہین۔ اور جن حضرات کی کچھہ زندگی باقی ہے وہ چیخ چیخ کر دن کٹی کر رہے ہین۔ ہم حکام کو اسکے حفظ کی طرف توجہ دلاتے ہین اور یہ توقف عیاشون کے سر پہ مٹھی بھر خاک ڈالتے ہین اور ہر ایک شہر کے حاکم وقت کو اسکا قرار واقعی پہلے ہی سے انتظام فرما رکھنا چاہئے ؎

درختے کہ اکنون گرفتست پائے
بہ نیروی شخصے برآید ز جائے

جب کوئی اس قسم کا جسم شہر مین وارد ہو تو انکو بسر اجلاس طلب کر کے حکم دینا چاہئے کہ وہ ضلع کے سول سرجن صاحب سے اپنی صحت جسمانی کا سارٹیفکٹ حاصل کر کے پیش کرے۔ یا رفوچکر ہو جائے (کیونکہ یہ عام قاعدہ ہے کہ جب نیا آدمی کسی صیغہ مین بھرتی ہوتا ہے تو صحت کا سارٹیفکٹ پیش کرتا ہے اور صحت کا سارٹیفکٹ جس عمر مین چاہو مل سکتا ہے) ہر دو حکم کی عدم تعمیل مین انکو شہر مین رہنے کی ہرگز ہرگز اجازت نہین دینی چاہئے

اور اگر کسی کو بحصول سند رہنے کا
اتفاق ہی ہو جاوے تو پہر بہی انکی
نگرانی صحت رہنی چاہئے۔ ہم نے
اکثر دیکھا ہے کہ بعض نیک بخت اور
عقلمند اور بڑے بڑے لائق فائق
اور بیدار مغز رئیسون کو جو نصیحات
سنتے سنتے جہنم واصل ہو جاتے
ہین اور ذاتی طاقت کو عمر بہر کے
واسطے سر بہ مہر کر جاتے ہین ہمین
امید ہے کہ حکام مقامی لکہنو کے
رنڈیون کی طرح ہماری درخواست کو
عام نظر ہی ڈالکر نامنظور نہین
فرماوینگے۔

مرض تہائسیس

اخبار برٹش میڈیکل جرنیل مین لکھا ہی
کہ انسان سے پالتو جانورون مین
اس مرض کا اثر سرایت کر جاتا ہے چنانچہ

ایک شخص جو مرض سل مین مبتلا تہا
اور بوجہہ نہایت کمزوری کے
کوئی طاقت کا کام نہین کر سکتا تہا
اوسکے آقا نے مرغی خانہ کا نگہبان
کر دیا۔ یہ شخص دن بدن کمزور ہوتا
جاتا تہا اور بار بار بلغم تہوکتا تہا جسکو
مرغیان وغیرہ کہا جاتی تہین چند
ہفتہ بعد مرغیون مین موت
پہیلی۔ آقا نے ایک مرغی کو لیکر
اسکول معالجہ حیوانات مین بہیجدیا
ڈاکٹر نوکرڈ صاحب نے معلوم کیا
کہ پہپہڑے اور جگر مین بہت سی غدہ بہ کل
مٹر کے دانہ کے برابر ہو گئے ہین
جنکا رنگ تہوڑا زردی مائل تہا
خوردبین مین دیکہنے سے معلوم
ہوا کہ اسمین بہت سے کرم موجود
ہین اسبات کو سنکر آقا نے تمام

مرغیان ذبح کرادین اور مرغیخانہ
مین واقع عفونت اود بدبو چھڑک
دھی آفرین ایسے شخص کی ہمت
پر کہ خلق اللہ کا نقصان گوارا
نکر کے اپنا نقصان کیا ورنہ اور
آدمی ایسی مرغیون کو ضرور بازار
مین بیچڈالتا جس سے اکثر آدمی
بیمار ہوجاتے تکمیل الحکمت
ہمارے نزدیک میونسپل کمشنرون
کو بڑا خیال رکھنا چاہئے کہ مویشی
جسقدر ذبح کئے جاتے ہین بیمار
نہون اور یہ کام اوس صورت
مین بدرجہ احسن ممکن ہے
جبکہ میونسپل کمشنر ہاسپٹل اسسٹنٹ
ذبح ہونے والی مویشی کا ملاحظہ
کرلیا کرین اور گوالے اور حلوائی
وغیرہ جو دودہ وغیرہ فروخت کرتے
ہین اونکو بھی چاہئے کہ مبتلاء مرض
جانورون کے دودہ بیچنے مین
احتیاط کرین اور اگر کوئی شخص
مرتکب کسی بے احتیاطی کا
ہوتو اوس کو سزا دیجاوے
کہ آئندہ کا انسداد ہوجاوے۔
مذکورہ بالا شکایت کے علاوہ ان لوگون
مین یہ ایک بڑی بھاری قباحت ہے
کہ جسروز دودہ کی بکری کم ہوتی ہے تو اوس
باسی شیر کو دوسری روز تازہ دودہ مین ملاکر
بیچنا شروع کرتے ہین یا وہی جاکر کم قیمت پر
بیچدیتے ہین غریب لوگ ارزان سمجھکر خرید کرکے
استعمال کرتے ہین اور مرض مین مبتلا ہوتے ہین

ٹیکہ نہ لگوانا اور اسکا نتیجہ

میڈیکل رفارمر بحوالہ ایک نامہ نگار
لکھتا ہے کہ چند سال کا ذکر ہے کہ

ایک شخص نے اپنی لڑکے کو ٹیکہ لگوایا لیکن لمف خراب استعمال ہونیکی وجہہ سے اوس لڑکے کو مرض پیدا ہوگیا جس سے اوسکو سخت تکلیف ہوئی اور اوسکے باپ کو اس عمل کی نسبت بڑی بدگمانی پیدا ہوگئی پس اوس نے عہد کرلیا کہ اب کبھی اپنی کسی بچہ کو ٹیکہ نہ لگواونگا۔ چنانچہ پانچ مرتبہ حاکم کے روبرو اسی جرم مین طلب کیا گیا اور پانچون مرتبہ جرمانہ دیا لیکن ٹیکہ لگوانے پر راضی نہ ہوا۔ تھوڑے روز بعد وہ اپنا گانو چھوڑکر دوسرے گانو مین جا بسا اور وہان بعد قیام چند ہفتہ کے اوسکے گھر مین چیچک پھیلی۔ اور تمام گھر اوسمین مبتلا ہوا سوا اوس بچہ کے جسکو پہلے ٹیکہ لگ چکا تھا۔ چنانچہ دو لڑکے ما اور تھوڑے روز بعد حضرت خود بھی اسی مرض مین تلف ہوگئے۔

سپین مین جن لوگون کو ہیضہ ہوتا ہے اونہین ٹیکہ لگا دیتے ہین وہ اس تدبیر سے اچھے ہوجاتی ہین یہ اس قسم کی تدبیر ہے کہ جس کا ہندوستان مین شاید کبھی استعمال نہین ہوا۔

پہولونکو ہمیشہ تازہ رکھہ سکتے ہو

اگر پہول کو ایک عرصہ تک رکہنا چاہو تو پہول توڑکر اوسکی ڈنڈی کو اوس پانی مین ترکرو جسمین ۲۵- گرین سلیمونیاک ملا ہو۔ اس عمل سے ۱۸- ۲۰ روز تک پہول تروتازہ رہتا ہے۔ اور اگر ہمیشہ کو پہولکو تازہ رکہنا چاہو تو پہولون کی پہکریون اور ڈنڈیون کو گوند کے پانی مین

تر کرکے ہوا مین خشک کرلو تو پہولو نمبر وہی قدرتی جوبن رہیگا۔ اتفاق

پنجاب مین ریشم کی پیداوار

لاہور کے قریب مقام چہنگا منگا مین ریشم کے کیڑے بخوبی پرورش پائے غذا اور آب و ہوا کے باعث کیڑے عمدہ پلے۔ دو جہونپڑیان اُنکے لئے بنائی گئین جو ایک ہزار ۶ سو ۱۸ فیٹ لمبی اور ۲۰ فیٹ چوڑی تہی۔ اُسمین خانون کی دو قطارین بنائی گئی جب اُنمین تمام کیڑے بہر گئے۔ تو ۳۲ ہزار ۳ سو ۶۰ مربع فیٹ کیڑون کے کوئے ہوئے۔ فنون

دودہ بڑہنی کا نسخہ

گائے کو اگر دن مین تین بار گرم کیا ہوا پانی ٹہنڈا کرکے پلایا جایا کرے تو وہ خوب دودہ دیتی ہے لیکن دوسرا پانی سرد نہ پلانا چاہئے۔ منہ

لکڑی کو ہمیشہ کے لئے مضبوط

کرنے کی یہ ترکیب ہے۔ کہ اول لکڑی کو سلوشن (مائع) آف زنک وِٹریل مین ترکرو۔ پہر کلورائیڈ آف کلکیم مین ترکرو۔ لکڑی پر وارنش سا اس ترکیب سے ہو جائیگا۔ جو اوسکو ہمیشہ کے لئے بچا سکیگا۔ منہ

نارنگی کا درخت میوہ کے سب درختون مین بہت دیرپا ہوتا ہے۔ جتنے کہ اسکے ۳ سو برس تک درخت رہتے ثابت ہوئے ہین اور ایک سو برس تک برابر میوے دیتے رہتے ہین۔ اور کسی میوہ کا درخت بغیر اتنی بیخبری اور ہمیشہ صالحہ پہل نہین دیتا جتنے یہ دیتا ہے

اسکا درخت تیسرے برس کلیان لاتا ہے۔ اور پانچوین برس خوب پہلتا ہے۔ اوائل مین بہت جلد بڑہتا ہے۔ دسوین سال اتنا بڑہتا ہی کہ آیندہ ۵۰ برس تک اِتنا نہ بڑہ سکیگا۔ منہ

کروسن آئیل یا مٹی کا تیل

نہایت بدبو دینے والا ہوتا ہے جب ہاتہہ کو لگ جاتا ہے تو اوسکی بدبو بڑی دقت سے جاتی ہے۔ بس اگر اوسکی بدبو رفع کرنے کے لئے اگر روغن گنجد لگایا جاوے تو اوسکی بدبو بالکل زایل ہوجاتی ہے۔

لوہے سی زیادہ مضبوط لکڑی طیار کرنیکی یہ ترکیب ہے

کہ السی کا تہوڑا سا تیل لو۔ اور خوب اوٹا ؤ اسمین کوئلے ڈالکر ملاؤ جب خوب سیاہ ہوجاوے۔ تو اوسکو خشک کرکے اوس سے لکڑی رنگو۔ اور لکڑی کو اپنے کام مین لاؤ یہ طیار شدہ لکڑی نہایت مضبوط اور کیڑے کے نقصان سے محفوظ رہیگی۔

آسٹریلیا مین ایک گولی کی گاے کا دودہ کم ہوگیا تہا۔ جسکو کہتے کا دبا ہوا چارہ کہلایا۔ جسکے باعث دودہ بڑہ گیا۔ اور اتنا بڑہا۔ کہ جتنا بچہ جننے کیوقت تہا۔ حالانکہ اسکو بچہ جنے ہوئے آٹہوان مہینا ہوگیا تہا۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ چارہ دودہیلی گایون کو بہت مفید ہی۔

کہتے کا مصالحہ

چونہ ایک حصہ۔ کنکرملی مٹی ۲ حصے گریول اس سے دیوار بناؤ اسپر

گھاس و دیگر سبز چارہ کو زیر زمین دفن کر کے محفوظ رکھنے کی ترکیب
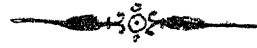
حکام انگریزی نے جہاں اور تدبیرین آبپاشی وغیرہ کی قحط سالی اور خشکسالی کے مصائب اور سختیان دور کرنے کے واسطے کی ہین ان مین ایک نئی قسم کی ایجاد چارہ کے محفوظ رکھنے کی اپنی ذہانت طبع سے پیدا کی ہے اس ترکیب سے دو خاص اور نہایت بڑے فائدے پیدا ہوئے ہین۔ اوّل یہ کہ دیگر موسم مین علاوہ برسات کے مویشیون کے واسطے ایسا اچھا اور طاقتور چارہ مل سکتا ہے کہ جیسے برسات کے موسم مین ملتا ہی اور اس چارہ کی تاثیر یہ ہے کہ گائی اس سے بہت زیادہ دودہ دین اور ایسا دودہ دین کہ جسمین گھی بکثرت اور بہت اچھا ہو۔ دوم۔ یہ کہ اگر بارش کی قلت سے کسی سال گھاس و چارہ وغیرہ کمیاب ہو وے تو ہر زمیندار کے پاس اسقدر ذخیرہ گھاس اور چارہ کا موجود ہو کہ اوسکے دواب کے لئے اچھی طرح کارآمد ہوسکے اور پھر لطف یہ کہ اس ذخیرہ کے رکھنے کے واسطے نہ مکان کی ضرورت نہ اسکے آگ سے جلنے کا خوف نہ پانی سے سڑنے کا اندیشہ صرف ایک گول یا مربع غار کھلی ہوئی زمین مین چاہئے جسجگہ کھود لیا جائے واقعی کیمیا اسی قسم کے ایجاد کا نام ہے کہ اس سے گھاس پات کی چاندی اور سونا بنتا ہے اور وہ کیمیا کہ جسکے تلاش اکثر ضعیف العقل اہل ہند کو رہتی ہے کہ پارہ کی

چاندی اور رانبہ کا سونا بن جائے صرف دہوکے بازون کا ڈہکوسلا ہے۔ پس مین اس ایجاد کا مفصل حال اس مراد سے لکھتا ہون کہ ہمارے ہندوستانی بہائی اس ترکیب کی آزمایش کرکے اس سے فائدہ اوٹہاوین اور بجای اسکے کہ اپنے اوقات صرف خیالی حقوق کے حاصل کرنے اور بیہودہ مزمنون متعصبانہ خیالات کے اُلجہاو مین خراب کرین۔ ذرا ایسے امور کیطرف بہی متوجہ ہون کہ جسپر خاص بہبودی اور ترقی اور خوشحالی ہمارے ملک کی فی زمانہ منحصر ہے ریاست الور مین حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی توجہ خاص سے اسکا تجربہ ہورہا ہے کاش اور ریاستون کو بہی اسطرف خیال ہو اور نیز انگریزی علاقہ مین بہی اسکی طرف زیادہ توجہ کیجائے تاکہ اس بے بہا تجویز کا فائدہ رعایا کو جلد پہنچے ہر جگہ صدر مقام پر ایک پختہ کہتا بنادین اور اپنے علاقہ کے زمینداروں کے رو برو اسکو بہروادین اور اونکو ہدایت کرین کہ اپنے دیہات مین کچے کہتے بناکر اسیطرح چارہ جمع کیا کرین اس ایجاد کا تجربہ برگیڈیر جنرل وکنسن صاحب نے بمقام کلکتہ اور جنرل میکفرسن صاحب نے بمقام الہ آباد گنگا اور جمنا کے بیچ مین کیا ہے ان دونون جگہ مین آب ہوا نہایت نمدار ہے اور اس سبب سے اچہے نتیجہ کی امید نہ تہی لیکن یہ دونون تجربہ نہایت کامیابی کے ساتہہ اختتام کو پہنچے۔ چنانچہ اُنکا مختصر حال ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

(۱) یہ کھتے دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو
وہ عمدہ قسم کے کھتے جو اینٹ اور چونہ سے
پختہ بنائے جائین یا بہ بنائے پختہ
سنگین مکان اسکام مین لائے جاوین
دوسرے وہ سادہ کھتے جو صرف زمین
مین گول یا مربع گڑہا کھود کر بنائے جاوین
و نیز پرانے جھیرہ جنمین پانی کی سوت
بند ہو گئے ہون اسکام مین آسکتے
ہین کیونکہ انکے عمق کے لئے صرف یہی
شرط ہے کہ سطح پانی تک نہ پہونچے۔

(۲) کلکتہ کے کھتون مین تین تین ماہ
تک اور الہ آباد کے کھتون مین سات
ماہ تک سبز چارہ رکھا گیا تھا۔ پس جسقدر
زیادہ وہ اکبر کھتا بھر گیا اوسیقدر زیادہ
عمدہ چارہ اُنمین سے نکلا چارہ کی
عمدگی بعد بند ہونے کھتے کے وزندار
پتھرون سے دبانے پر اور اُسکو دابکی
بھرنے پر منحصر ہے اور کھتے کے اوپر
فی مربع فٹ پر کم از کم ڈہائی من بوجھ
ہونا چاہیئے منشا ان کھتون کے بنانیکا
یہ ہے کہ شروع برسات مین جو روئیدگی
بکثرت ہو جاتی ہے اور اُسکا بڑا حصہ
بوجہ نہ آنے کام کے ضایع ہوتا ہے
اسکو اس ترکیب سے اُس موسم کے
لئے جمع کیا جائے کہ جب چارہ
کی قلت ہوتی ہے اسیلئے ان کھتون
مین گھاس بھری اور ہر طرح کی روئیدگی
دبائی جاتی ہے کہ جسکو مویشی کھاتے
ہین اور جو چارہ اسکام کے لئے
اخیر جولائی یا شروع اگست مین کٹ
جاتا ہے وہ برسات کے اخیر مہینون
کی بارش سے پھر پیدا ہو جاتا ہے
اس دوسری دفعہ کے پیدا ہوئے
چارہ کو سبز کام مین لانا چاہیئے اور

اسکے ختم ہونے پر کہتون کو کہودنا لازم ہے۔
(۳) ہر قسم کا سبز چارہ اسطرح سے
محفوظ رکہا جا سکتا ہے لیکن کڑبی
وغیرہ کو جب اسطرح رکہین تو اسکے
آدہ آدہ انچ کے ٹکڑے کر ڈالین
چارہ کے کہتون مین جمع کرنیکا سب سے
اچہا موسم برسات کا ہے کیونکہ یہ ضرور ہے
کہ جب چارہ رکہا جاوے تو وہ سبز ہو اور
نم دار ہو اور برسات مین ایک اور بڑا
فائدہ یہ ہے کہ چارہ سستا ملتا ہے۔
(۴) ایک پختہ کہتہ چونے اینٹ یا پتھر کا
مربع حوض کی شکل کا کہ جو کم از کم آٹھ یا
دس فٹ لنبا چوڑا اور اتنا ہی گہرا ہو
بنوایا جاوے اسکی دیوارین بالکل سیدہی
ہون اور اچہی طرح سے انپر لپائی کرائی جاوے
(۵) جب یہ کہتا خشک ہو جائے تو
اُسمین سبز اور تر چارہ بہر دیا جاوے لیکن
بہرتے وقت یہ خیال رکہین کہ ہموار
بہرا جائے اونچا نیچا نہ بہرا جاوے۔
(۶) جسقدر مزدور اُس کہتہ مین اسکین
اُن سب سے اُس چارہ کو ہر طرف سے
خوب دبوادین اسکی سب سے عمدہ ترکیب
یہ ہے کہ اوّل دس پانچ منٹ تک
مزدور چارہ بہرین اور پہر سب ملکر
تین چار منٹ تک اُسے خوب کہوندین
اور جبتک کہتا بہر رہے یہی عمل کرتے رہین
(۷) خواہ کہتا ایکدن مین بہرے خواہ
آہستہ آہستہ دو تین روز مین بہرے
لیکن ہر روز کام کے اختتام پر یہ ضرور
چاہئے کہ چارہ کے اوپر بوری بچہادی
جائین اور انکے اوپر ایک یا دو انچ تر مٹی
ڈالدیجائے۔
(۸) جب دوسرے روز بہرائی کا کام
شروع ہو تو یہ مٹی اور بوری اٹہالی جائین

لیکن آخر روز جب یہ کہتا بالکل بھر جاے
اور ضرور اسکو خوب دبا دیوین تو
چٹایان اسپر ڈالدی جائین اور چٹائیون
پر پھر انچ چکنی مٹی ڈالین کہ جسکا وزن
فی مربع فٹ کہتے پر قریب پچیس سیر کے ہوگا۔
(۹) باقی پچیس سیر کی داب فی مربع فٹ
بذریعہ بھاری بھاری پتھرون کے
دینی چاہیئے اور اوپر سے کہتے کے
منہہ کو ایسا گاؤدم بنانا چاہیے کہ اگر بارش
ہو تو پانی ادہر اودہر ڈہل جائے۔
(۱۰) دوسرے روز اس لیپی ہوئی مٹی
مین بیشک ہر طرف درازین ہوجاوینگی
اور مٹی بہی نیچی ہوجاویگی ان درازونکو
گیلی مٹی سے بند کردینا چاہیے۔
(۱۱) کچا کہتا بنانے کی ترکیب یہ ہے
کہ ایک گول یا مربع غار زمین مین کہودا
جائے کہ جو چھہ فٹ سے زیادہ لمبا
چوڑا نہو اور گہرائی اسقدر ہو کہ پانی نہ نکل آوے
(۱۲) اگر کل کہتا زیر زمین ہو تو اسکی کل
دیوارین خوب مضبوط اور سخت اور
صاف ہون اور بالکل سیدہی ہون
مٹی اور گوبر سے اونکو خوب لیپ دیا جاے
(۱۳) بہت سی صورتونمین یہ بہتر ہوگا کہ نصف
تو زیر زمین ہو اور کسیقدر زمین سے
اوپر ہو اور اوپر کے حصہ کے گرد ایک
مضبوط گول دیوار مٹی کی بنائی جاے
اس دیوار کی مٹی کو اول خوب روندین
اور اسمین توڑا ملادین اور تہوڑی تہوڑی
کرکے بناوین تاکہ خوب مضبوط ہوجاے
(۱۴) جب یہہ کہتا تیار ہوجاے تو اسمین
بہت سا کوڑا بہر کے آگ لگا دین اور
آگ جلانیکے بعد جو درازین اسمین
پڑ جائین انکو بند کردین اور مٹی اور
گوبر سے اوس کہتے کو لیپ دین۔

(۱۵) اچھے کہتے کے بہرنیکا طریق یہی ہے جو کہ کہتے کے بہرنیکا ہے۔

(۱۶) ان کہتوں مین نمک ڈالنا کچھہ ضرور نہین ہے اگر جانور کو نمک دینا منظور ہو تو کہا تے وقت علیحدہ دیدیا جاوے۔

(۱۷) جب کہتا کہولا جاسے تو ایکطرفسے تہوڑا سا اوسکی اوپر کا بوجھہ اوٹہا دین ایکدفعہ ہی سارا نہ اٹہاوین اور چارہ تہوڑا تہوڑا کاٹکر نکالا جائے۔

(۱۸) جب یہ کہتا اوّل کہولا جائیگا تو اُسمین ایک تیز اور ناگوار بُو نکلے گی لیکن تہوڑی دیر ہوا مین رکہنے سے بُو جاتی رہیگی۔

حبوب ہالوےصاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی وقوت کیلئے ضروری ہے پس حبوب مصفّی خون اپنے ویسے فضیلت رکہتی ہین کیونکہ معدہ گردہ کے امراض کیلئے مفید ہین انکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی مرض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتوں کی ہر ایکطرحکی شکایت اور تپ لرزہ پیچش کو رفع کرتی ہین سوا اسکے یہ اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کی متعفن ہونے کے سبب خون مین داخل ہوتے ہین اُنسے خارج ہوجاتی ہین یہہ گولیان بیشک مفید ہین اعضاے تولید کی کمزوری مخصوصہ اور امراض عورات کیلئے لاجواب ہین اور دنیا مین زندگی آرام و آسایش کرنیکے لاتی ہین۔

مرہم ہالوےصاحب

اس مرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالت مین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد و رحم کیوجہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور ٹانگ خراب ہوگئی ہو زخم کہنہ اور پہوڑے پرانی سینہ کا جکڑا رہنا ناسور بواسیر وغیرہ کے دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلدی امراض اسکے استعمال سے شفا پاتی ہین گولیان اور مرہم فقط ۵۳۳ آکسفورڈ سٹریٹ لندن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم دوا فروش صندوقون مین بھیجتے ہین قیمت یہ ہے ایک شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین انپر ہدایت لکھی ہوئی ہے اسطرح استعمال کرنا چاہیے۔

THE TAKMIL-UL-HIKMAT, LAHORE.

AN

URDU JOURNAL DEVOTED TO THE SCIENCE OF HYGIENE, MEDICINE, CHEMISTRY, PHYSIOLOGY, ANATOMY &c., PUBLISHED MONTHLY.

تکمیل الحکمت

بابت ماہ نومبر ۱۸۸۵ء [illegible] جلد ۶

VOL. 6—*Lahore* NOVR 1885—*No. 11.*

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں

(۱) حفظ ما تقدم ـ طبابت ـ کیمیا ـ افعال الاعضا ـ تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کا ذریعہ خیال کئے گئے ہیں اور ان اسباب کے دفعیہ میں تدبیر بتانا جو صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی حکمی میگزینوں میں جو نئے نئے تجربے فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہیں انکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر دلائل گفتگو

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]
سرکار و رؤسا	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	*Yearly in arrears.*	*Single copy.*
For Station Subscribers ...	2 13 0	4 8 6	0 [illegible] 0
Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	
Chiefs & Government officials ...	4 14 0	7 8 0	0 4 6

یہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ دو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھہ رقوم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا۔

مراسلات نذر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم **احمد علی** زبدۃ الحکما لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین ورصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱ زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ فی صفحہ سے ۱ روپیہ زیادہ اشاعت کی رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ نومبر ۱۸۸۵ء

صفائی قصبجات پنجاب

مرسلہ

بقیہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء

صفائی کا کچھہ ہی خیال نہین دیوارونکو
پھوڑ ہوئے پرنالے جنکے راہ گہرونکے
اوپر کا میلا گندہ پانی نیچے کو آتا ہے
انکہین اسقدر میلا اور گندگی جم جاتی ہے
کہ بعض اوقات نالی بالکل مسدود ہوجاتی
ہے جب شہر کے گہرون اور کوچون کا
یہ حال ہے تو فرمائیے کہ اپنے جلدی
مکان کو چہوڑ کر کس مکان کی تلاش
کرون فرض کیا کہ آپکے خیال کے مطابق
تلاش سے کوئی مکان صاف ستہرا
ہوادار گرمی وسردی اور رطوبت
و یبوست مین معتدل مل ہی گیا جسکی گرد
نواح کی ہوا مختلف نہرون کے اثر
سے محفوظ ہو اور خاک دہول سنگریزہ
کارخانجات کی دہوئین اور دہاتی
ذرات کی آمیزش سے پاک وصاف
ہو تو کیا فائدہ دیگا آخر دوا تو بہرحال
بازار سے ہی خریدنی پڑیگی کہ بازار کے
عطارون کا یہ حال ہے کہ خواہ کوئی
شربت اونسے مانگو ایک نظر کے ہین
ایک ہی بوتل مین سے سبکے سب
شربت نکال کر دیتے جاتے جنکے دوسری
بوتل کی کچھہ ضرورت ہی نہین
رکہتے شربت کیا وہ یہی شیرہ قوام
کیا ہوا ہوگا عرقیات کا حال سنئے تو
وہ صرف پانی ہی ہوگا اگر اعتبار نہین
تو دیکھہ لیجئے ابہی بازار سے عرق
گاؤزبان منگایا گیا ہے اگر خشک
دواؤن سے خریدو تو وہ بہی
پرانی بوسیدہ کئی سالون کی پڑی
ہوئی نکالینگے۔ ان جو فروش گندم نما

عطارون کے لئے سرکار کیطرف سے
کچھہ بھی مواخذہ نہین جو کہ سر بازار روز
روشن مین خلق خدا کو لوٹ رہے ہین
دوست آپ جو کہتے ہین سچ ہی ہوگا
مگر میونسپل کمیٹی لاہور کیا کرتی ہے اور
داروغہ وغیرہ ملازمان صفائی سے
کیا کام لیتی ہے۔ مجھے تو اس سے
پہلے بازارون اور عام گذرگاہون
کے ملاحظہ سے صفائی کیطرف کمیٹی
مذکور کی خاص توجہ معلوم ہوتی تھی
مگر آپکے اعتراض مذکورہ کے سننے سے
میرے خیالات بدل گئے ہین۔
بیمار آپکے خیال مین جو کمیٹی مذکور کی خاص
توجہ صفائی کیطرف زیادہ مبذول ہے بیشک
ویسا ہی ہے بلکہ کمیٹی کے خیالات
اسطرف روز افزون ترقی پر ہین۔
[illegible] گورنمنٹ [illegible] جناب اور میونسپل کمیٹی لاہور

کا از حد شکریہ ادا کرنا چاہیئے جو کہ
اپنے زیر سایہ رعایا کی بھلائی کیطرف
ہمیشہ خیال رکھتی ہے اور ہماری
بہتری کے لئے نئی تجویزین نکالتی ہے
اور ہمارے پرانے فیشن کے موروثی
خیالات کو جو ماد رشیر کی طرح ہمارے
رگ و ریشہ مین سرایت کئے ہوئے تھے
نکالنا چاہتی ہے مگر ہماری جہالی عادتین
ہماری جہالت کے باعث جاتی ہی
جائینگی ہمارے حفظان صحت کے
معاونون نے تو ہماری ہی آسایش
کے لئے قصابون کی ذبحگاہ منڈیون
مین جانورون کے ملاحظہ کے لئے
ڈاکٹر مقرر کر دئے کہ کوئی بیمار و دبلا
جانور ذبح نہونے پاوے گوشت
صاف ستھرا فروخت ہو مگر ہمارے
بخت کے معاملہ سے معاونان مذکورہ

کو کیا خبر اسکا تو ہمین خیال چاہئیے چنانچہ
قوم قصاب کا دستور ہے کہ طمع دنیوی
کے باعث منڈی سے گوشت بکثرت
لاتے ہین جب تک وہ گوشت صاف
وستہرا ہوتا ہے دو تین آنہ فی سیر
بیچتے ہین جب باسی ہو کر تعفن پر
آتا ہے تو ٹوکرے مین رکھکر کوچہ بکوچہ
گلی بگلی لیکر پہرتے ہین اور فی آنہ سیر کے
حساب بیچ جاتے ہین غریب غربا بلکہ
اکثر صاحب ثروت بہی ارزان خرید کر
اپنے استعمال مین لاتے ہین آخر اس سے
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکیمون اور ڈاکٹرون کے
نازوادا کی برداشت ضرور ہی کرنی
پڑتی ہے دوست کیا اسکو
میونسپل کمیٹی نہین روک سکتی بیمار
کیون نہین ۔ صرف اسقدر فروگذاشت
ہے کہ وہ پولیس کے ذریعہ سے ایسی

قباحتون کا انسداد نہین کرتی علاوہ
اسکے اسکی نگرانی داروغہ صفائی کے
ذمہ بہی ہونی چاہئیے ۔ ہم یہ کہتے
ہین کہ بالفعل کوئی داروغہ ایسا
موجود نہین جو ایسی چیزون کے
حسن وقبح کو جانچ پڑتال کرسکے
اور یہ بہی چاہئیے کہ ذبحگاہون کے
حسن وقبح معلوم کرنیکے واسطے کمیٹی کا
کوئی ممبر یا اعلے حاکم کبھی کبھی
امتحاناً گشت کیا کرین اگر کسی امر
مین فروگذاشت اور کوتاہی اور عدم
تعمیل حکم کی معلوم ہو تو ماتحت ملازم
کی گوشمالی اور سرزنش بخوبی کیجاوے
اور علاوہ ملازم کے خاص قصابون
کے چودہری کو بہی حسب ضابطہ
آنکہین دکہلائی جاوین جس سے
یہ لوگ ہمیشہ ہوشیار رہین ۔

دوست یہ تجویزین جو انہی بتائی ہین
عام صفائی کیواسطی تو بہت عمدہ اور
نہایت سنجیدہ ہین کیونکہ کمیٹی کا جب
کوئی ممبر یا حاکم اعلیٰ قصاب خانہ مین
ملاحظہ کے لئے تشریف لے گیا تو بدون
ظاہری نمایش اور مصنوعی ٹوپ ٹاپ کے
کیا ملاحظہ فرماوین گے۔ بیشک وے ہر
مکانات اور اونکے ارد گرد کی جگہ میلا او
گندگی سے تو داروغہ صفائی کی توجہ
سے صاف ستہرے ہی ہونگے جسپر
صاحب دورہ دیکھتے ہی خوش ہوجاوینگے
اور اوس جگہ کے کارپردازون کو
عمدہ کارگزاری کا محسن بتاوینگے۔ لیکن
صاحب مذکور کو پوشیدہ حالات
او خفیہ بے احتیاطیون کی کب خبر
ہوسکتی ہے جبتک کہ وے واضح طور پر
پورے پورے بیان اور گوش گزار

نہ کئے جاوین چنانچہ جب داروغہ
قصاب خانہ (جو خاص اس مطلب کے
لئے مقرر کیا گیا ہے کہ کوئی دبلا اور
بیمار جانور ذبح نہونا پاوے) ایک
وقت معینہ پر ذبح ہونے والے
جانورون کو بخوبی دیکھہ بہال لیا اور
بدون کسی نشان یادداشت کے
حکم دیدیا کہ فلان فلان جانور کو علی
الصباح ذبح کیا جاوے اور فلان
فلان جانور جنکو کسی نہ کسی عیب کے
باعث علیحدہ کیا گیا ہے مت ذبح
کرو تو یہ بات قرین قیاس ہوسکتی ہے
کہ اون قصابون نے خاصکر اونہین
صحیحہ جانورونکو ذبح کیا ہو جو داروغہ
قصاب خانہ نے مقرر کردی ہین
اور جانورون معیوب مین سے کسی کو
ذبح نہ کیا ہو۔ اگر ان معیوبہ جانورونمین سے

حیدرآباد مین زنانہ علاج پر ایک لیڈی کی خیالات

ایک لیڈی ڈاکٹر مقام حیدرآباد سے اپنے ایک ہمعصر کو زنانہ مریضون کے معالجے اور ملاحظہ کا حال مختصر طور پر اسطرحسے لکھتی ہے تواضع- اور عنایت جس سے غریب سے غریب آدمی بہی ہمارے ساتھہ پیش آتے ہین- اور دلی خوشی جسکے ساتھہ ہمارا استقبال کرتے ہین- ہمارے پیشے کے سخت اور بہارے کام کو ہلکا کردیتے ہین- ورنہ واقعی ویسی زنانہ مریضون کا ملاحظہ کرنا کسطرح پر مسرت بخش نہین ہے- حیدرآباد کے گلی کوچے اسقدر کثیف اور میلے کچیلے ہین کہ ناگفتنی بہ- اور عموماً گاڑی مین سے اُترکر تہوڑی دور پیدل اکثر ایسے کوچون مین سے گذر ہوتا ہے- جو نہایت ہی خراب جگہ واقع ہین اور جہان کی آب وہوا صحت کیواسطے بہت مضر ہے- یہان پر مریض ہر چہار طرف سے ایسے اسباب سے گہیرا ہوتا ہے جسکی سبب سے پورا پورا علاج اطمینان کے قابل ہونا نہایت ہی مشکل معلوم ہوتا ہے-

ازحد درجہ کا اخلاق اور اعتقاد جو سب لوگ انگریزی علاج کے بارہ مین ظاہر کرتے ہین اُس سے دلکو گونہ تسکین ہوتی ہے اور مریض کو اس بیکسی کیحالت مین دیکہہ کر خود بخود رحم پیدا ہوتا ہے- انوکہی شکل کی نصف درجن مرد رشتہ دار میم صاحبہ کا استقبال کرتے ہین- اول دہلیز مین سے تنگ صحن مین لیجاتے ہین اور پہر دالان مین یہانپر کرسی بچہا

دیتی ہین جسپر میسم صاحبہ کروفر سے
بیٹھہ جاتے ہین اور ایک کثیر تعداد
عورتون اور بچون کی ارد گرد جمع ہوجاتی
ہے۔ اور میم صاحبہ کے لباس انداز
شکل اور وضع کو نیک نیتی سے کٹور کٹور
کے دیکھتی ہین۔ تہوڑی دیر بعد میم صاحبہ
سے کوٹہری مین جہان اکثر زنانہ مریض
ہوتا ہے تشریف لیجانے کیواسطے
کہاجاتا ہے۔ اس تنگ و تاریک
ہوابند مکان مین میسم صاحبہ مریض
کی رقت انگیز کہانی سنتے ہین اور
جہانتک بن پڑتا ہے۔ تکلیف کو کم
کرنیمین کوشش کرتے ہین۔ اکثر
عورتون کو یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ اُنپر
کسی بُہوت یا پری کا سایہ یا کسی
آسیب کا خلل ہے۔ اور میری سے
اکثر دریافت کیا کرتی ہین کہ آیا انگریزون کے
یہان بہی اِس کا کوئی مجرب علاج ہے
نفی مین جواب دینے اور اُنکو یہ امر
سمجہانے سے کہ انگریز ایسی واہیات
باتون پر اعتقاد نہین رکہتے اور یہ
تمکو جسمانی مرض کے باعث تکلیف ہے
ہمیشہ مجکو خیال گذرتا ہے کہ مین اپنے
مریضون کی نظر سے گرگئی ہون۔ لیکن
جب مین یہ سمجہاتی ہون۔ کہ اگر تم
میرے ہدایات کے موافق علاج
کروگے تو یقین ہے کہ شفا کلی حاصل
ہوجاویگی۔ مریض اسپر فوراً راضی ہوجاتے
ہین۔ اور جب اسکا نیک نتیجہ ظہور مین
آتا ہے۔ تو اسے نہایت احسانمندی
کے ساتہہ یاد رکہتے ہین صحت
ہوجانے کے بعد اکثر عورتین میرے
پاس آتی ہین۔ مجہی کلمہ خیر سے یاد
کرتی ہین۔ اور دُعا دیتی ہین۔ کہ خدا تعالیٰ

تمکو سوا سو برس تک زندہ رکہے۔

اُن حالتون مین جہان میرے علاج سے کچہہ فائدہ حاصل نہین ہوا۔ میری سعی اور کوشش کو احسانمندی کے سا تہہ یاد رکہا۔ اوپر کا بیان صرف غریب آدمیون کا ہے۔ متوسط درجہ کے آدمیون مین جب کبھی مجھے جانے کا اتفاق ہوتا ہے۔ تو انمین تعلیم وتہذیب کا کچہہ نشان پایاجاتا ہے۔ بعض کے یہان اکثر ہندوستانی اور انگریزی کتب دیکہنے مین آتی ہین اور اکثر ہوشیار لڑکیان اون وغیرہ کے کوئی بناتی ہین اور کشیدہ کا کام کرتی ہین۔ اور حفظ صحت کی تدابیر جو اونکو سمجہائی جاتی ہین۔ انہین نہایت خوشی سے سنتی ہین۔

امرا اور اعلیٰ درجہ کے خاندانون مین تہذیب اور شائستگی کے تمام سامان پائے جاتے ہین اور اس کام کی بجا آوری مین سرموفرق نہین ہوتا لیکن اُن گھرون مین جہان بڈہی عورتون کا اختیار رہوتا ہے۔ علاج مین بڑی وقت پیش آتی ہے۔

بچون کی مصیبتین سدا ہی شروع ہوجاتی ہین اور اُن کے علاج مین سب سے زیادہ وقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ گھر کی تمام عورتین کوئی نئی تدبیر عمل مین نہین لانے دیتین۔[۲] اوسی بارہ مین ترقی کی سب سے زیادہ ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ صدہا

---

۱ جیسا مین گلوبند وغیرہ اشیاء ۲ اور خصوصاً پنجاب کی عورتین اپنی اٹکل بچو باتون کو پیش کرتی ہین بلکہ ڈاکٹر اور حکیم کے تجویز کی نسخہ پر اپنی رائین دیتی ہین بعض اوقات اپنی ہی راؤن کو عمل مین لاتی ہین۔

غریب معصوم بچہ توہمات کے باعث جان بحق ہوجاتے ہین۔ پیدائش بچہ کی بھی ایک عجیب صورت سے ہوتی ہے کہ بچہ پیدا ہوتی ہی دائی عجب بیرحمی سے اسکو گھسیٹتی ہے۔ بچہ کے سر کو عجب طور سے دباتی ہے۔ اور ناک کو انگلیون سے سڈول کرتی ہے غرضیکہ ہر طرح خدا کی خدائی ہین یہ جہلا عورتین اصلاح دیتی ہین سلاتے اٹھاتے وقت بچہ کے اعضاؤن کو عجیب عجیب طور سے حرکت دیتی ہین۔ اور اکثر دفعہ حیرت ہوتی ہے کہ بچہ کے اعضا اتر کیون نہین جاتے ہر گھنٹہ کے بعد انکو ارنڈی کا تیل اور گڑتی دیتی جاتی ہین چھٹی تک خواہ کیسا ہی موسم کیون نہو برہنہ رکھتی ہین اور کپڑا نہین پہناتی اور صرف پرانے گدڑون سے ڈھکی رکھتی ہین جو عموماً خاندان مین سے کسی ضعیف آدمی کے کپڑون مین سے ہوتی ہین یہ فعل اسلئے کیا جاتا ہے۔ کہ بچہ بھی بڑی عمر تک زندہ رہے چھٹی تک بچہ کو کوئی نہین چھوتا۔ اور مہینون زچہ خانہ سے باہر نکلنا نصیب نہین ہوتا۔ اول پیدائش کے روز غسل دیتی ہین اور پھر چار سال کے بعد جب بسم اللہ کی رسم ادا ہوتی ہے میری اسبات پر اصرار کرنیسے کہ بچہ کو روز غسل دینا چاہیئے ایک بیوی نے نہایت فخر سے کہا کہ اسکے باپ نے چار سال مین صرف ایکدفعہ ہی غسل کیا تھا۔ اور بیٹے کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے لیکن مین اسبات کی قائل ہون کہ انکے خاوند نے اس وہم کو نہ مانا اور عورت کے کہنے پر نہ گیا۔

کارسپانڈنس

مکرمی معظمی اڈیٹر صاحب رسالہ
تکمیل الحکمۃ لاہور زاد عنایتہ

تسلیم۔ عرصہ بعید گذرا کہ رسالہ طبیب لاہور
مین مضمون ذیل (کہ جو تعجب انگیز اور حیرت
خیز ہے) پڑہا تہا اوسوقت سے مجکو یہ
خیال ہوا کہ جسقدر میرے معلومات ہین
مین اونکی رو سے یہ ظاہر کرون کہ اَور
محققون نے اسبارہ مین کیا لکہا ہے
مین کہہ سکتا ہون کہ اس قسم کا مضمون
شاید سارے جہان مین سب سی اول
یہی ہے کیونکہ بڑے بڑے محققین
اور مصنفین نے اپنی وسیع تحقیقات
کے رو سے مرد و عورت کا بالغ ہونا اور
حیض آنے وغیرہ کا حال خوب صراحت سے
لکہا ہے مگر ایک سال سے پیشتر حیض
آنا کسی نے رقم نہین کیا اور نہ اس
مضمون کی رپوٹ سے معلوم ہوتا ہی
کہ انہون نے چار ماہ کی عمر مین حیض آنے کو
تسلیم کر لیا بلکہ جسوقت کی بابت وہ رپوٹ
کرتے ہین وہ ناوقت تو ایسا ہے کہ اسوقت
کیا بلکہ اوس سے ڈیڑہ برس پیشتر سے
حیض آنے کے اکثر ڈاکٹر قائل ہین اور
میڈیکل جورسپروڈنس مین چند نقلین
لکہی ہین مگر چار ماہ کی عمر مین حیض آنا
ابتک کسی نے نہین لکہا لہذا مضمون
رسالہ بہ جنسہ نقل کر کے محققین کی رائے کا
خلاصہ لکہتا ہون۔

نقل مضمون مندرجہ رسالہ طبیب لاہور

صاحب رسالہ لینسٹ بحوالہ ایک اور رسالہ
کے لکہتے ہین کہ ایک چار ماہ کی لڑکی کو
حیض باقاعدہ آنا شروع ہوا اور ڈاکٹر
ڈرویر صاحب جنہون نے اُس لڑکی کو
بغور دیکہا جبکہ وہ دو سال اور سات مہینہ
کی تہی یون رپوٹ کرتے ہین کہ اُسوقت

اس معصومہ کا وزن ۸۰ پاؤنڈ تھا اسکی
چہرہ اور جسمی قویٰ سے معلوم ہوتا تھا
کہ دس یا بارہ (۱۲) برس کی عمر مین ہوگی۔
چھاتیان چھوٹی نارنگی کے برابر تھین
اور موئے زہار بھی پیدا ہو گئے تھے
لڑکی بڑی ہوشیار تھی مگر اسکا مزاج
چڑچڑا تھا خصوصاً ایام کیوقت چڑچڑا پن
بڑھ جاتا تھا ایام حسب قاعدہ چار (۴) ہفتہ
کے بعد شروع ہوتے تھے اور چار (۴)
پانچ دن تک رہتے تھے لیکن ایک
موقعہ پر تین (۳) ماہ تک بند رہے اوسوقت
لڑکی کا مزاج بہت بگڑ گیا تھا مگر جب ادرار طمث
شروع ہوگیا تو وہ بہت جلد تندرست
ہوگئی۔

اب مین اپنی واقفیت کے موافق ظاہر کرتا ہون
کہ ڈاکٹرون کے نزدیک حیض کا آنا
کس بات کی نشانی اور یہ کیا شئی ہے
اور اسکی متعلق اور کیا علامات ہے

معلوم رہے کہ اڈوینس Advance
یا پیوبرٹی Puberty کو ہم
اپنی زبان مین زمانہ بلوغ کہتے ہین الفاظ
مسطورہ سے ڈاکٹرون کے نزدیک
بھی زمانہ بلوغ یعنی چودہ (۱۴) بیس (۲۰) یا پچیس (۲۵)
برس تک کی عمر مراد ہے۔

حیض آنے کو (جو بالغہ عورت کو آتا ہے)
انگریزی زبان مین منتھلی کورس کہتے ہین۔

حیض ایک رطوبت ہے جو ہر بالغ عورت
کے رحم کی لعاب دار جھلی سے ہر اٹھائیس (۲۸)
دن کے بعد بحساب اوسط چار کم از کم
تین زیادہ سے زیادہ سات دن تک
رستی رہتی ہے

اس رقیق رطوبت کا ہلکا سرخ یا سیاہ
یا سرخ سیاہی مائل رنگ ہوتا ہے جسمین
سے خاص طرح کی بو آتی ہے۔

اس رطوبت کا وزن قوت و مزاج حائضہ
کے اعتبار سے مختلف مگر بحساب اوسط
دو چھٹانک سے پانچ چھٹانک تک ہوتا ہے یہ رطوبت
کہاری ہوتی ہے وہ کھار گندگاہ کے
تیزاب سے ملنے کے بعد زائل ہوجاتا ہے۔
جس سے منجمد ہونیکی قوت جاتی رہتی ہے۔
عورت کو حیض آنا۔ پستان اُبہرنا اور سکے
قابل الجماع ہونیکی علامات سے ہے۔
اکثر محقق ڈاکٹر اس بات پر متفق ہین کہ سرد
ممالک مین سترہ یا اٹھارہ اور گرم ممالک کے
درمیان بارہ سال کی عمر مین عورت بالغ
ہوجاتی ہے۔ جسکا ثبوت حیض آنا ہے
اگر برس چھہ مہینے کی کمی و بیشی واقع ہو
تو وہ خصوصیت مزاج۔ طاقت او حیثیت
حائضہ کے باعث ایک مستثنی امر ہے۔
ڈاکٹر گنی صاحب اور ڈاکٹر ڈاہ صاحب نے
ولایت جیسے سرد ملک کی چند نقلین لکھکر
یہ ظاہر کیا ہے کہ پانچ۔ چھہ۔ آٹھہ۔ نو۔
برس کی لڑکی کو حیض آیا۔ اور پستان اُبھر
آئے ڈاکٹر گنی صاحب نے لکھا ہے کہ ایک
برس کی لڑکی کو بھی حیض آتے ہوئے دیکھا
گیا ہے ۱۸۸۱ء کے رسالہ النیسٹ مین
تحریر تہا کہ ڈاکٹر ڈاہ صاحب نے ایک ایسی
عورت کو بچہ جنایا کہ جسکو ایکسال کی
عمر سے حیض آنا شروع ہوا تہا اور
وہ آٹھوین برس حاملہ ہوئی تہی۔ آٹھہ
برس دس ماہ کی عمر مین (۷) پونڈ (ساڑہے
تین سیر) کا وزنی لڑکا جنا یا لڑکا کچھہ
عرصہ بعد مرگیا۔

اگرچہ گرم ممالک مین جلد اور ممالک سرد
مین دیر مین مرد و عورت بالغ ہوتے
ہین جیسا کہ ملک ہند مین بارہ برس کی
عورت اور چودہ برس کا مرد بالغ گنا جاتا
ہے لیکن ملک کی سردی اور گرمی کے

علاوہ رنج ـ خوشی ـ تکلیف ـ آرام ـ افلاس ـ
فارغ البالی وغیرہ کا بہی بلوغت سے بہت
کچھہ تعلق ہے ـ کیا معنی کہ جو اچھی غذا
کھاتے اور عیش و آرام سے بسر کرتے
ہین ـ وہ غریب مفلس مصیبت زدہ
اور فاقہ کش لوگون کی نسبت جلد بالغ
ہوجاتے ہین اگرچہ بارہ برس کی عورت
اور چودہ برس کے مرد کو بالغ سمجہا جاتا
ہے مگر کامل بلوغت انداز اً بیس (۲۰) یا
پچیس (۲۵) سال کی عمر مین ہوتی ہے اور
انگریزی زبان کے پیوبرٹی یا اڈولسینس لفظ
سے بہی یہی زمانہ مراد ہے ـ
اب مین ناظرین سے ملتجی ہون کہ
اسبات پر غور فرما کر بذریعہ رسالہ تکمیل الحکمت
مطلع فرمائین کہ چار (۴) مہینے کی عمر مین حیض
آسکتا ہے یا نہین ـ اگر نہین آسکتا
تو اس لڑکی کو کس قسم کا خون آیا اور
پہر اٹھائیس دن کے بعد کیون آتا رہا
اور کوئی صاحب اس قسم کی نظیر اسماک
کی بہی دے سکتے ہین یا نہین جناب
ڈاکٹر حسین شاہ صاحب اور جناب مولوی
محمد شایق صاحب اور جناب ڈاکٹر لالہ
نانک چند صاحب بخشی سے گذارش ہے
کہ آپ صاحبان اس مضمون کو نظر انداز
نہ فرمائین بلکہ اپنی اپنی رائے والا سے
یہ امر ظاہر فرمائین کہ حیض آنکی بروئے
تحقیق کونسی عمر ہے اور اس لڑکی کو
کس قسم کا خون آتا تہا یقیناً یہ امر مجہہ
نیاز کیش اور دوسرے شخصون کی ممنونیت
کا باعث ہوگا ـ

الراقم
سید بندہ علی مدرس اول مدرسہ کالڑہ
ریاست عالیہ پٹیالہ دام اقبالہ و اجلالہ

سنگ مقناطیس کے فوائد

رسالہ تکمیل الحکمت ستمبر ۱۸۸۵ع مین ایک مضمون

مقناطیس کے متعلق دیکھکر میرے دلمین
یہ آیا کہ متقدمین کی تحقیق کچھ فوائد ظاہر کرون
تا کہ معلوم ہو کہ قدما اسکے فوائد سے
کسقدر واقف تھے۔ لکھتے ہین کہ مقناطیس
یونانی یا رومی زبان مین سنگ آہن ربا
یعنے چمک پتھر کو کہتے ہین۔
یہ پتھر سرخی مائل سیاہ تیرہ انتہائی عمان
اور حوالی بحر ہند سے لایا جاتا ہے۔ اسکی
وہ قسم بہتر ہے کہ جو رنگ مین لاجوردی
اور صاف ہو۔ لوہے کو خوب جذب کرے
بعد جذب خوب چسپان ہو جائے۔
سیاہ او خصوصاً اوسکو جو لوہے کے جذب
کی قوت کم رکھتا ہو بدترین قسم لکھا ہے۔
لوہے کے ساتھہ کچھہ مدت تک اکٹھا رکھنے پر
مقناطیس کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔
لہسن اور لہسن کے پانی۔ پسینہ اور روزہ دار
کے لعاب دہن لگانیسے قوت مین
فرق آجاتا ہے۔
بکری اور دوسرے حیوان کے خون
مین ڈال لینے سے اور اسپر ہر روز دودھ
گرانیسے اصلی قوت عود کر آتی ہے۔
اسکی طبیعت کو پہلے درجہ مین
گرم اور تیسرے مین خشک لکھا ہے۔
اسکا پینا مرض فالج۔ اوجاع مفاصل۔
عرق النسا۔ نقرس۔ تقویت جگر و
طحال۔ ازالہ الحصاۃ اور عسر ولادت کے
واسطے نافع ہے۔ ماء العسل کے ساتھہ
پینا اخلاط غلیظ کے لئے اور قابضات
کے ساتھہ پینا قطع اسہال کیواسطے مفید ہے۔
لوہے کے زہر آلودہ آلات کے زخم کیواسطے
نیز قطع جریان خون اور التیام زخمون
کے لئے مجرب اور عجیب الاثر ہے
ریشمی کپڑے مین لپیٹ کر بائین طرف
رکھنا عسر ولادت اور درد زہ کی تکلیف کو

نافع گنا جاتا ہے۔

نرم میسکر تہوڑا تہوڑا آگ کی چنگاری پر ڈالنا اور نے کے ذریعہ اوسکی بخار کو زخم مین پہنچانا سیلان رحم کو بہت مفید اور مجرب ہے اگرچہ زخم مزمن ہو۔

صاحب مخزن قلزم نے لکہا ہے کہ مقناطیس کا گردن مین لٹکانا ذہن کو ایسا تیز کرتا ہے کہ وہ شخص کسی چیز کو نہین بہولتا۔ کمر کے درد کو بھی نفع بخشتا ہے۔ اگر ہاتھ پیر دکہین تو اسی طرح درد نقرس کو آرام پہنچاتا ہے۔

اب مین تہوری ڈاکٹرونکی تحقیق حوالۂ قلم کرتا ہون سنگ مقناطیس یعنی چمک پتھر کو میگنٹک اوکسائڈ اف ایرن لکھتے ہین اس پتھر کا رنگ سیاہ ہوتا ہے جو قدرتی ملتا ہے اسکی روسے ہشت پہل ہوتے ہین۔ لوہے اور اسپات کو اپنی طرف کہینچ لیتا ہے

کیمیاگرون یعنی اہل کمسٹری کے نزدیک

یہ پتھر پرٹوکسائڈ اور پرکسائڈ اف ایرن سے مرکب ہے۔ اگر بنانا چاہین تو دو حصہ ہیرا کسیس کو پانی مین حل کرکے نیٹرک ایسڈ ملا کر جوش دین تو اسطریق سے پرسلفیٹ اف ایرن بن جائیگا بعدہ اس گرم عرق مین ایک حصہ عمدہ ہیرا کسیس ملا کر امونیا ڈالین اس سبب سے سبز رنگ کا منجمد تہ نشین ہوگا جسکو دہوکر خشک کرلینا چاہئے۔

دوسرے قسم کی مقناطیس کو جو زنگت مین سیاہ ہوتا ہے اسیطرح بناتے ہین فقط اسقدر فرق کیا جاتا ہے کہ اسمین ایکحصہ ہیرا کسیس کے عوض دو حصہ پڑتا ہے

راقم سید بندہ علی مدرس اول مدرسہ کاکرہ
ضلع متنعہد مدیکل افسر

یہ نہایت خوشی کی بات ہے اور ہندوستانیون

کی خوش قسمتی ایک دلیل ہے کہ لارڈ رپن
سابق ویسرائے و گورنر جنرل ہند نے
ہندوستانیون کی تالیف قلوب کا جو مستحسن
طریق اختیار کیا تہا ہمارے ویسرائے
حال لارڈ ڈفرن بہی اوسی طریقہ پر کاربند ہوئے
ہین۔ فے الحقیقہ یہی طریقہ ہے جو ملک
کے اندرونی انتظام مین نہایت مفید
ہے۔ حضور ممدوح کا دلی منشا ہے کہ
ہندوستانیون کو اعلےٰ عہدے دیکر
اونکو مشکور فرماوین اور وہ شکایت کہ
کالے گورون کی تمیز کبہی رفع ہونے
والی نہین یک لخت دور کردین چیف
کورٹ پنجاب مین دیسی جج کا تقرر ابہی ناظرین
سن چکے ہین۔ یہ مژدہ بہی کچہہ کم مسرت
کا باعث نہین کہ آئندہ سے اسسٹنٹ
سرجن بہی سول سرجن کے عہدہ پر ممتاز
ہوسکین گے۔ سول سرجن کا ایسا عہدہ ہے
کہ آجتک انگریزون ہی کے ساتہہ
مخصوص تہا اور ولایت مین
جاکر امتحان پاس کرنا بہی اسکے ساتہہ
شرط تہا۔ اگر طبی صیغہ مین ہندوستانی
کامل العیار نکلے تو امید ہے کہ سول لائن
مین بہی انکے حقوق پر لحاظ ہوگا
ذیل مین ہم صادق الاخبار سے وہ
قواعد درج کرتے ہین جنکے روسے
ایک اسسٹنٹ سرجن سول سرجن کے
عہدہ پر ترقی پاسکتا ہے۔

غیر متعہد میڈیکل افسرون کے قواعد

قواعد مندرجہ ذیل گورنمنٹ آف انڈیا
ہوم ڈپارٹمنٹ نے نمبر ۱۔۱۷ مرقومہ
۱۷ مارچ مین احاطہ بنگال کے غیر متعہد
میڈیکل افسرون کی نسبت تجویز فرمائے ہین۔
اول غیر متعہد میڈیکل افسر حسب موقع اون

عہدونپر مقرر کئے جاوین گے جو گورنمنٹ
کے رزولیوشن ۱۰۰۰ مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۸۴ء
مین مخصوص کئے گئے ہین اور جو دوبارہ
مئی کے میڈیکل گزٹ مین مشتہر ہو چکے ہین
دوم اسیدوارون کو جو سروس ہذا مین
شمولیت کے خواہان ہون چاہئے کہ اپنا
نام سرجن جنرل بہمراہی گورنمنٹ آف انڈیا
کے دفتر مین بہر اندراج رجسٹر بھیجدین جہانپر
ایک رجسٹر اسی مطلب کے لئے رکہا جاویگا۔
سوم اسیدواران خواہ کسی قوم کے ہون
بشرطیکہ میڈیسن اور سرجری کی لیسنشیٹ
یا ڈگری یافتہ ہون اور وہ اپنی نیک چلنی
اور صحت بدنی کا قابل اطمینان سارٹیفکٹ
پیش کرسکین تو انکا نام فہرست اسیدواران
مین درج ہو سکتا ہے۔
چہارم عموماً اسیدوار کی عمر ۳۲ سال سے زیادہ نہو
پنجم اسسٹنٹ سرجن انتخاب سے غیر متعہد میڈیکل
افسرون کی ایک فہرست رکہی جاویگی اور
اس فہرست مین ایزادی ملازمان اور
اونکی خاص صوبجات مین تقسیم گورنمنٹ
ہند کرے گی جبکہ اونکے اپنے صوبہ کی
سرجن جنرل اونکی سفارش کرینگے۔
ہفتم غیر متعہد میڈیکل افسرون کی تبدیلی اوسی
صوبہ کے اندر ایک اسامی سے دوسری
اسامی پر لوکل گورنمنٹ کے اختیار ہوگی
لیکن غیر متعہد میڈیکل افسر بغیر حکم گورنمنٹ ہند

(نوٹ) حسب منشاء اس نئے رزولیوشن کے وہ احکامات جو فنانشل ڈیپارٹمنٹ رزولیوشن نمبر ۲۳۔۸۳۰ مورخہ ۱۳۔ مئی ۱۸۸۰ء مین تھے منسوخ کئے گئے ہین اور احاطہ بنگال مین کل اسامیان سول سرجنون مین سے قریب ۱۱۵ اسامیان مخصوص کی گئی ہین جنپر غیر متعہد میڈیکل افسر تعینات ہوسکین گے اور ان اسامیون مین بڑے بڑے اضلاع کے سول سٹیشنون کے عہدے شامل ہونگے غیر متعہد میڈیکل افسرون کی حیثیت و لیاقت وہی ہوگی جو ڈگری یافتہ لیسنشیٹ آف میڈیسن اینڈ سرجری کی ہوا کرتی ہے اور جو درجہ عموماً اسسٹنٹ سرجن پاس کیا کرتے ہین قبل ازین اسسٹنٹ سرجن بطور قایممقام یا ایکٹنگ سول سرجنون کے سول سٹیشنون کے طبی عہدونپر عارضی طور پر مقرر کئے جاتے تھے اور انکو اپنا اصلی عہدہ اسسٹنٹ سرجنی پر صرف کچھ عارضی الاونس ملا کرتا تہا اور عہدہ اسسٹنٹ سرجن ہی گنا جاتا تہا لیکن اب بموجب اس نئے رزولیوشن کے وہ سول سٹیشنون کے طبی عہدونپر مستقل طور سے بحیثیت غیر متعہد میڈیکل افسر بہ ترقی تنخواہ پنشن و الاونس وغیرہ (حسب منشاء رزولیوشن) تعینات ہوا کرینگے۔ احاطہ بنگال مین بنگال خاص۔ ممالک مغربی و شمالی۔ اودہ۔ پنجاب۔ ممالک متوسط۔ برٹش برہما۔ کورگ۔

ایک صوبہ سے دوسرے کو تبدیل نہین ہوسکیگا۔

ہشتم غیر متعہد میڈیکل افسرون کی تنخواہ جو سول سٹیشنون پر میڈیکل چارج مین ہونگے مندرجہ ذیل حساب پر ہوگی۔

زیر ملازمت ۵ سال ساصہ

زاید از ۵ سال و زیر ۱۰ سال اساصہ

زاید از ۱۰ سال و زیر ۱۵ سال ساصہ

زاید از ۱۵ سال معما۔

ان تنخواہون پر غیر متعہد میڈیکل افسرون کو فرایض طبی و حفظان صحت مع کاروائی متعلقہ پولیس و ڈسپنسریون کی ادا کرنے ہونگے لیکن ان تنخواہون پر طبی فرایض متعلقہ پاگل خانہ یا کالج اور جیل کی انتظامی کاروائی کا ادا کرنا فرض نہوگا۔

ان کاروائیون کے صلہ مین غیر متعہد افسرون کو ویسا ہی الونس دیا جاوے گا جیسا کہ متعہد میڈیکل افسرون کو ملتا ہے۔ اسکے علاوہ سفرخرچ بھی مطابق اونہی قواعد کے جو سول ٹریولنگ الونس کوڈ مین درج ہین دیا جاویگا۔

نہم غیر متعہد میڈیکل افسر اگر وہ ایسے سول سٹیشن کے میڈیکل چارج پر تعینات کیا جاویگا کہ جہان غیر متعہد میڈیکل افسر مقرر ہوسکتا ہے تو اسکو ایکٹنگ الونس ساصہ ماہوار ملیگا۔

فنانشل ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۴۱۷ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۶۸ء اور نمبر ۲۶۲۹ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۶۸ء

دہم غیر متعہد میڈیکل افسر کی مدت ملازمت کا شمار اس غرض سے کہ اوسکو مقرر ترقی تنخواہ دی جاوے اوسی تاریخ سے کیا جاوے گا جبکہ وہ ایک سول سٹیشن پر مستقل کیا گیا ہے۔

فنانشل ڈیپارٹمنٹ نمبر ۲۵۹۹ ۱۱ ستمبر ۱۸۶۷ء

فنانشل ڈیپارٹمنٹ نمبر ۲۶۸ مورخہ ۵ افروری ۱۸۶۳ء

یازدہم غیر متعہد میڈیکل افسر جب سول سٹیشن کے مستقل میڈیکل چارج مین ہون تو اوسکو اجازت ہے کہ وہ اپنی ترقی تنخواہ کے لئے مدت ملازمت شمار کرنے مین اوسوقت کو مجرا لین جو اونہون نے ایک گورنمنٹ اسٹیمر کے مدت ملازمت مین گزارا ہو۔

دوازدہم بلحاظ رخصت اور پنشن کے غیر متعہد میڈیکل افسرون سے اونہین قواعد کے بموجب سلوک ہوگا جو گورنمنٹ کی غیر متعہد ملازمون کے لئے عام طور پر کیا جاتا ہے۔

پودے کی غذا

کُل پودے ہوا اور زمین دونون سی اپنی استعمال کے اجزا حاصل کرتے ہین۔ ہوا کے اجزا دو ذریعون سے پودے کو حاصل ہوتے ہین۔ اوّل انکی پتے اُنکو جذب کرتے ہین دوم گوڑی ہوئی یا مسام دار زمین مین سے جب ہوا اُسمین اپنا دخل کرتی ہے اُسکے اجزا کو اُسمین سے اخذ کرلیتی ہے یا اجزا بذریعہ بارش کے ہوا سے منتقل ہوکر زمین مین داخل ہوتے ہین اور پودے کی پرورش کرتے ہین۔ ہر قسم کی مٹی ایک عرصہ دراز تک پانی۔ ہوا اور برف کی اثر سے پتھر کٹکر بنی ہے۔ لہذا ہر قسم کی زمین کی مٹی کی خاصیت اُس پتھر کے مطابق ہوگی جس سی اُسنے اپنی اجزا حاصل کئی ہین۔ پودا اپنی پرورش کیواسطے زمین کے اجزا صرف مین لاتا ہے اور متواتر اُس زمین پر وہی یا دوسرے فصل بونیسے زمین پودے کی پرورش

کرنیوالی غذا سے خالی ہوجاتے ہے۔
اور آخر کار کچھہ بہی پیدا نہین کرتی
اس نقصان سے محفوظ رہنے کیواسطے
کہاو کا استعمال کیا جاتا ہے۔

جنگلون مین پودے خود رو ہوتے
ہین اور اپنی زندگی ختم کرکے اُس
جگہ خشک ہوکر مٹی مین مل جاتے ہین
اسی وجہ سے زمین کی طاقت صلب
ہونے نہین پاتی۔ ایسے مقامات
مین زمین سے نباتاتی اجزاء دور نہین
ہونے پاتے اگر بالفرض اونکو صحرائی
جانور اپنی غذا کرین تو بہی کچھہ نقصان
اس سے نہین ہوتا کیونکہ انکا گوبر اور
پیشاب پانس کا کام دیتے ہین اور
پہر وہ جانور خود بھی مرکے اُسی زمین کا
جزو ہوجاتے ہین بلکہ جنگلات کی اراضی
کی طاقت سال بسال زیادہ ہوتی
جاتی ہے کیونکہ جو اجزا پودے ہوا
سے حاصل کرتے ہین وہ پلٹ کر
پہر زمین مین داخل ہوتے ہین اور
نیز پودے گہرائی سے بذریعہ اپنی
جڑون کے اپنی غذا کہینچکر سطح زمین
پر جمع کردیتے ہین۔

اس قسم کی نئی زمین مین کثرت سے
نباتات کی غذا جمع ہوتی ہے اور اُس
سے عمدہ فصلین بلا مدد کہاد کے کچھہ
عرصہ تک حاصل ہوسکتی ہین۔

زمین کیواسطے سب سے عمدہ کہاو
بول و براز انسان و جانورون کا ہے
جو زمین کی پیداوار کو صرف مین لاتی
ہین۔ کسی قدر اسکا انتظام گوبر وغیرہ
سے ہوجاتا ہے۔ لیکن چونکہ انسان
زیادہ تر شہرون اور قصبون مین
بود و باش رکہتے ہین انکا بول و براز

بہت وقت اور صرف سے زراعت
کے کام مین آسکتا ہے۔ اگر بالفرض
اسکا التزام کیا بہی جاوے تو آمدنی
سے زیادہ صرف ہوگا۔ لہذا کاشتکار
اور قسم کی کہاد خرید کرکے استعمال کرتے
ہین۔

بہت کمزور اراضی مین بذریعہ
کہاد کے اُس سے زیادہ غذا داخل
کرنا چاہئے جتنی کہ پودے نے اُس سے
کہینچ لی ہے لیکن بعض زمین قدرتی
ایسی طاقت دار ہوتی ہے کہ اُسمین
صرف تہوڑا ہی کہاد ڈالنا کافی ہوتا ہے۔

مفید الزارعین

علاج عقرب گزیدہ

شاید عموماً یہ معلوم نہوگا کہ نیش عقرب
لگے یا شہد کاٹے تو وہان نمک اور پیازہ
ملین تو زہر کا اثر نہو جبکہ شخص لکہتا ہے

دعوے سے کہتا ہے کہ جسقدر اسکی
آزمایش کی کامیاب ہوئے۔

نزلہ کی نسوار

جند بید ستر (۲ ماشہ) جلوتری (یکتولہ) جائفل (یکتولہ) ناک کیسر (یکتولہ)
کشمیری بٹہ (۳ ماشہ) ان سب اشیاء کو سفوف
کرکے تہوڑا سا بطور نسوار دو دفعہ مین
استعمال کراوین۔

حب السعال

کہانسی کو مفید ہے ص گوند ببول کا
نشاستہ کتیرا ہر ایک ساڑہے دس ماشہ مغز بہدانہ
مغز خیارین مغز تخم کدو ہر ایک سات ماشہ مغز بادام
مقشر خشخاش سفید ہر ایک چودہ ماشہ
شکر طبرزد تباشیر ہر ایک دو تولہ کوٹ کر
چہانکر لعاب اسبغول مین گولیان بناوین اور جو
کہانسی بلغمی ہو تو پوست ملٹہی کا اور منقی
ہر ایک چودہ ماشہ زعفران ساڑہے
تین ماشہ اضافہ کرین۔ خوراک ایکتولہ

صبح ایک شام پانی سونف کی ساتھہ کہاتے ہین

اشتہارات

عورتون بچونکا علاج

کتاب تدبیر حسن

اس کتاب مین جملہ کتب عربی و فارسی یونانی ڈاکٹری سے جسقدر امراض عورتون بچونکو لاحق ہوتی ہین اُن سبکا بیان علاج اوحاملہ و مرضعہ کی متعلق ہر ایک فن کے مجرب نسخہ و تشریح رحم و ہیئت و مضرت جماع وغیرہ نہایت تفصیل کے ساتھہ اردو مین لکھی ہین جس صاحب کو ضرورت ہو بذریعہ ویلیو پی ایبل [illegible] قیمت بنام سید میر حسن مالک اخبار خیرخواہ عالم دہلی بہیجکر [illegible] ہو سکتے ہین ہر دو زبان قیمت فی جلد ۱۲ محصول ۲؍

دیگر کتب

نمبر	نام ضلع	
۵	حصار	بترغیب شادی بیوگان - فضیحی کا بیوہ ہونا آہ و زاری - منو خان - گورے کا دلیر خان
[illegible]	کرنال	شادی بیوگان ہی سبکا علاج - دہرم سبہا کی مخالفت
[illegible]	انبالہ	ہمدردی شاستر وغیرہ نہایت دلچسپ پیرایہ

[illegible] کاغذ ولایتی ۲ سرسیمی ۲ر

سوانح عمری نوشیروان - بادشاہ نوشیروان اور اسکی وزیر بزرجمہر کی تاریخی حالت قیمت ... ۴ر

فتوحات فیروز شاہی - سلطان فیروز شاہ جو پیشتر محمد بن تغلق کا جانشین ہوا اور خود اس نے اپنی سلطنت کے احکام و کارنامے قابل تذکرہ کو قلمبند کیا ہے ۳

مرقعہ شریف اوراد و خاندان چشتیہ کی مشہور مستند کتاب عملیات مین مصنفہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ

مکتوبات کلیمی المکتوب الکتبہ مکتوب حضرت شیخ موصوف کے علم سلوک و تصوف مین بنام حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرہ

اردو زبان کی تاریخ اسمین عموماً کل ہندوستانی زبانوں اور خصوصاً اردو کے تاریخی حالات مفید طلباء نہایت تحقیق کے ساتھہ لکھی ہے قیمت ۸

حمیات ذخیرہ خوارزمشاہی جملہ اقسام تپ کا ذکر اور انکا علاج

المشتہر

محمد میر حسن مہتمم مطبع رضوی و اخبار خیرخواہ عالم واقع دہلی علاقہ چتلی قبر

پائیخانہ

اس نام کا ایک لطیف اخبار ہفتہ وار آٹھہ صفحی کا ہفتہ جیسی تقطیع پر شروع جنوری ۱۸۹۷ سے لاہور سے جاری ہونے والا ہے جسکے مالک و مہتمم منشی عبدالرحمن صاحب ہین جنہون نے اس اخبار کو ظرافت مین سحر سامری اور [illegible] بہی اپنے طرز سخن کی بہ [illegible] جاری کیا [illegible]

وفات حسرت آیات

اگر قسمت مین گریہ دکھہ لکھا تھا ہے تو یارب کیون ہمین پیدا کیا تھا ؟ اس فلک کجرفتار کی کج ادائیونسے دلمین یہی آتا ہے کہ زندہ در گور اس جہان فانی سے روپوش ہوجائین۔ مگر یہ ہونا محال ہے۔ ایک زخم کو تو یہ فلک کجرو مرہم حسرت سے اچھی طرح درست ہونے ہی نہین دیتا جو دوسرا زخم آن موجود ہوتا ہے۔ ہم اس خبر وحشت اثر کو درج رسالہ کرکے اپنے ناظرین یا تمکین کیخدمتمین گزارش کرتے ہین کہ لائق فائق ہمارے دوست یکتا جناب بابو ابو عبید اللہ صاحب معروف غلام نبی جوائنٹ ایڈیٹر وحصہ دار رسالہ ہذا کے تھے ۲۶۔ اکتوبر ۱۸۸۵ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرما ملک جاودانی کو چل بسے۔ اس غم والم کی خبر سے قلم کو طاقت نہین کہ کچھہ لکھے زبان کو قوت گفتار نہین کہ کچھہ بیان کرے بقول اسکی کسیصورت سے کل آتی نہین ہے آہی کیون اجل آتی نہین ہے آنکھون سے ہر دم خون جاری ہے غم کیحالت قلب پر طاری ہے۔ خداوند کریم انکو مغفرت کرے۔ ایڈیٹر صاحب موصوف عرصہ سے مرض سل مین مبتلا تھے۔ ہر چند معالجہ مین مبالغہ کیا مگر امر اجل کے سامنے ندوائے کچھہ کام دیا نہ دعا نے۔ خداوند کریم انکے وارثانکو صبر جمیل عطا فرماوے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن کے سوا کچھہ چارہ نہین

مجوب ہالویصاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کیلئے ضروری ہے لیس یہ حبوب مصفی خون اور دیہ پر فضیلت رکھتی ہین کبد۔ معدہ۔ گردہ کے امراض کیلئے مفید ہین انکے استعمال سے اعضائے رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی امراضکا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتونکی ہر ایک طرحکی شکایت اور تپ لرزہ پیچش کو روکتی ہین مواد ردی اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کی متعفن ہونیکے سبب خون مین داخل ہوتی ہین انسے خارج ہوجاتے ہین یہ گولیان از بس مفید ہین اعضائے تولید کی کمزوری بالخصوص اور امراض عورتون کیلئے بے بہا ہین اور دنیا مین زندگی تا بام و آسایش کیلئے لاثانی ہین

مرہم ہالویصاحب

اس مرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالتمین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد ورحم کیلئے بہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور ٹانگ خراب ہوگئی ہو زخم کہنہ اور پھوڑے پرانے سینہ کا جلد ابھنا سور ہو اسیر وغیرہ کے دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلدی امراض اسکے استعمال سے شفا پاتی ہین گولیان اور مرہم فقط ۵۳۳ آکسفورڈ سٹریٹ لندن مین بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کو روانہ ہوکر صندوقون مین بکتی ہین قیمت یہ ہے ایک شلنگ ½ ۱ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ قریب قریب تمام زبانونمین انپر ہدایت لکھی ہوئی ہے کہ اسطرح استعمال کرنا چاہئے۔

AN

URDU JOURNAL DEVOTED TO THE SCIENCE OF HYGIENE, MEDICINE, CHEMISTRY, PHYSIOLOGY, ANATOMY &c., PUBLISHED MONTHLY.

تکمیل الحکمت

بابت ماہ دسمبر ۱۸۸۵ء نمبر ۱۱ جلد ۶

VOL. 6—Lahore Decr. 1885 No. 12

تکمیل الحکمة کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہین

(۱) حفظ التقدم۔ طبابت۔ کیمیا۔ افعال الاعضا۔ تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کی بہتر خیال کئے گئے ہین اور ان اسباب کے دفعیہ مین تدبیر بتانے جو صحت مین خلل انداز ہوتے ہین۔

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینون مین جو نئے نئے تجربے فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہین انکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و رؤسا سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ بعد اسکے ڈیوڑھی

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy.
For Station Subscribers ...	2 13 0	4 3 6	0 4 0
Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	
Chiefs & Government officials ..	4 14 0	7 5 0	0 6 6

یہہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرمادین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرایا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتہہ رقوم بھی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما، لاہور متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۰ زیادہ ارسال فرمادین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ر فی صفحہ ۲ روپیہ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ ڈسمبر ۱۸۸۵ء

صفائی قصبجات پنجاب

مرسلہ

بقیہ

قصابخانہ کی ظاہری صفائی ہے
ہو جیسے پڑھتا عیبوں کی
اصلاح نہیں ہوسکتی

تو کیا داروغہ اس عیب دار جانور کے گوشت کو شناخت کرسکتا ہے ہرگز نہیں اوّل تو مینے سنا ہے کہ قصاب خانہ مین کمیٹی کی طرف سے کوئی داروغہ مقرر ہی نہیں جو قصابون کی مذکورۃ الصدر کارگزاری کو جانچے اور صحیح و مریض جانور مذبوحہ کی شناخت کرے البتہ محرر کو ذبح کے وقت قصابخانہ مین ایک محرر نمونہ کے طور پر جا بیٹھتا ہے شاید جو سواے تحریر اسماے جانوران مذبوحہ کے کچھہ اور نہ جانتا ہوگا اور نہ سواے اسکے کچھہ اور کام کرتا ہوگا) خواہ جانور کیسا ہی ذبح کیا جائے اسکی بازپرس ہی نہیں کرتا سچ ہے مُردہ دوزخ جائے خواہ بہشت ملّا کو حلوا مانڈہ سے کام ہے سو اس مثال کے مطابق محرر قصابخانہ کو سواے نقشہ بھری اور اپنے مقررہ ٹایم کے کچھہ ہی خیال نہیں خواہ لوگ دُبلے بیمار جانورونکے گوشت کہانے سے جہنم کو جائین اسکو اپنے ٹکے سیدھے کرنے مدنظر ہونگے - مجھے پورا پورا یقین ہے کہ جو یہان کے گوشت مین بد احتیاطی پائی جاتی ہے شاید کہین ہوگی کیونکہ بعض کم سرمایہ قصاب لوگ دن بھر ٹوکری مین گوشت ڈالکر یا دس بارہ سیر گوشت سیر سیر کے علیحدہ علیحدہ پوٹلے کپڑے مین باندہکر گلی اور کوچہ کوچہ مین لیکر پھرتے ہین اور آٹھہ سیر بیچ جاتے ہین اصل مین یہہ اندان گوشت زیادہ تر انہین دبلے اور بیمار جانورونکا ہوتا ہے - اکثر اوقات اس قسم کا گوشت میرے

دیکھنے مین آیا ہے جو بالکل چھچھڑے ہوتے ہین اور کہانے کے قابل اصلاً نہین ہوتا مگر غریب اور تنگدست لوگ گوشت کی صورت دیکھکر بہول جاتے ہین خواہ پیچھے سے بیمار ہی ہونا پڑے مثل مشہور ہے کہ گوشت کہائیے خواہ کتے کا ہے۔ کیون نہو۔

بیمار دُبلا جانور کا گوشت ہانڈی مین کیون دیر سے پختگی پاتا ہے

اس گوشت کی یہہ بہی خوبی ہے کہ ہانڈی نگل جائے اور گوشت نہ گلے اسکا باعث یہ ہی کہ بوڑہے جانور کے ساخت جسم مین البیومن فائبرین اور جلاٹین وغیرہ اجزا بہت ہی کم ہوجاتی ہین۔ دُبلا اور بیمار جانور کے جسم مین نمک فولاد سوڈا وغیرہ اجزا کہاریت گہٹ جاتی ہین اور یہی مذکورۃ الصدر اجزا ہین جو آگ کے فعل کو گوشت کے گلا دینے مین معاون ہوا کرتی ہین اور جیساکہ یہہ اجزا آگ کی فعل کو معاون ہوا کرتی ہین اسی طور پر ہضم مین بہی گیاسٹرک جوس کے ہمراہ معاون ہضم غذا ہوا کرتی ہین۔ پس جب پختگی مین قصور رہا تو ہضم مین بہی ضرور فتور ہوجائیگا جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ ایسی غذا کے کہانیوالے اصحاب حسب اشتعال طبیعت مرض کے پنجہ مین مبتلا ہوئے دیکہائی دینگے۔ بہلا صاحب اب ان قباحتون کے رفع کرنے مین کمیٹی کو کیا کرنا چاہئے جس سے یہ مذکورۃ الصدر شکائتین بخوبی دور ہوجاوین تاکہ عوام الناس اس قسم کے گوشت کہانے سے محفوظ رہے اور کمیٹی کے ممنون احسان ہون بیمار۔ اس سے پیشتر (حالت تندرستی مین) اکثر اوقات میرے خیال مین آتا تہا کہ قوم قصاب کی دغابازی

اور پیشہ عطاری کی چالاکی کے حالات
سب کے سب اپنی معلومات کے موافق
قلم بند کر کے کمیٹی کے پیش کئے جاوین
مگر چونکہ آپ بخوبی جانتے ہین کہ مین سخت
بیمار ہون ہاتہہ مین کچہہ طاقت نہین کہ
لکہہ سکون اور یہہ بہی نہین ہو سکتا کہ چپ
چاپ رہنے مین عامہ خلائق کا نقصان ہو
اس خیال کے باہم پہونچانیکو سوچ رہا
تہا کہ آپ تشریف لے آئے اور اتفاقاً
آپنے تذکرہ بہی وہی شروع کر دیا اب جسکے
بدون کہے رکا نہین جا سکتا مگر آپ بہی
اس کار خیر مین کسیقدر مدد دیجئے اور
وہ یہہ ہے کہ جو کچہہ میری زبان سے نکلے
اسکو قلم بند کرتے جائیے جب میری
تقریر کی تحریر ختم ہو جائے تو رسالہ تکمیل الحکمت
مین درج کرا دیجئے اسلئے کہ یہہ رسالہ
کمیٹیون مین بسر پرستی جناب صاحب

سنٹری کمشنر بہادر پنجاب جابجا [illegible]
لاہور کی کمیٹی بہی اسکو دیکہتی ہے شاید
کمیٹی کے ممبرون کی نظر اسپر پڑ جائے
اور ان قباحتون کے رفع کرنیکی طرف
توجہ فرمائین

صحت جسمانی اور ازالہ مرض کا قوم قصاب اور پیشہ عطاری پر زیادہ مدار ہے

اس بات کو سب لوگ
جانتے ہین کہ تندرستی
اور صحت جسمانی ایک
نہایت عمدہ چیز ہے
اور خدا داد نعمتون مین سے یہہ ایک
نعمت عظمی شمار کی گئی ہے پس جب
دنیا مین صحت جسم عمدہ طور پر مانی گئی ہے
تو اسکا حفظ تا مقدم ہر ایک فرد بشر پر
ضروری ہے حتی الامکان اسکی حفاظت
مین ایک بال بہر کی کوتاہی نہ کرنی چاہئے
لیکن جنکا حفظ صحت کے متعلق امور پر
ہر ایک شخصکو اختیار ہے اگر انکو دیدہ

دانستہ عمل مین نہ لاوے اور اس بے بہا
صحت کی کچھہ قدر نکرے تو اسکی سراسر
نادانی ہے مگر بعض امور متعلق صحت
اس قسم کے ہین کہ بدون اجماع است
انکا حصول ناممکن ہے چنانچہ بعض ان
امورون مین سے پیشہ عطاری اور قصابون کی
دوکانداری ہے یہہ دونو پیشہ اس قسم کے
ہین کہ عام لوگونکو انکی طرف رجوع لانا ضروری پڑتا
ہے گویا زندگی کا مدار انہین پر موقوف ہے
بہرحال انسان کے لئے عمدہ اور لطیف غذا
کا بہم پہونچانا ضروری امر ہے چونکہ گوشت
بہی غذاؤن مین ایک نہایت طاقتور غذا ہے
اسلئے اسکی نگرانی کمیٹی پر عین فرض ہے۔
علی ہذا القیاس ازالہ اسباب مرض کا
ادویات کی عمدگی پر حصر رکہتا ہے انکا
عمدہ اور ناقص ہونا عطارونکی ایمانداری
پر موقوف ہے اسلئے اس پیشہ کی نگرانی بہی
کمیٹی کو ضروری ہے اور ان دونون
پیشون کی نگرانی چنداں تکلیف نہین ذرہ
سی توجہ کمیٹی کی درکار ہے جس سے ان لوگونکے
کام مین بخوبی اصلاح ہو جاتی ہے۔ تقریباً
۱۲ برس کا عرصہ گذرا ہوگا کہ کمیٹی کیطرف سے
ایک ڈاکٹر واقفکار قصابخانہ کے جانورونکے
ملاحظہ کے لئے مقرر کیا گیا تہا جسکو یہہ
ہدایت کی گئی تہی کہ صحیح اور تندرست جانور
جو لایق کہانیکے ہوں انکے کسی عضو پر
آہن تاب نشان دیا جاوے اور دبلے
بیمار جانور کو ذبح ہونے سے روکا جاوے چنانچہ کچھہ عرصہ تک
برابر یہہ عمل جاری رہا اور شہر مین نہایت
عمدہ گوشت بکتا رہا لیکن تہوڑے دنون مین قصاب
لوگونکی بکری پر اثر پہونچ گیا اور خسارہ
ہونے لگا تو سب قصاب ہوشیار ہو گئے اور اس مضمون
کی ایک درخواست کمیٹی مین پیش کی کہ اس
قسم کا فعل (آہن تاب) کیجے کہ جانور بوجہ پرداغ

جلسہ تقسیم انعام طلبا میڈیکل کالج لاہور

۱۶ - ماہ حال کو ۳ بجے شام کے جو میڈیکل ہال لاہور مین بتقریب تقسیم انعام طلبا مڈیکل کالج کے جلسہ عام بہ تشریف جناب کرنیل ڈیوس صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب کے منعقد ہوا جسکی کیفیت سیر ناظرین رسالہ کیواسطے درج ذیل کیجاتی ہے -

واضح ہو کہ نشست صدر کے محاذ مین جملہ طلبا نیچون پر تکلف پر بٹھلائے گئے اور یمین ویسار مین روسا اور امرا دیسی اور صاحبان عالیشان ولیڈیان عالی دودمان بہت سی کرسیون پر رونق افروز ہوئے اور ٹھیک ۳ بجے دن کے سواری جناب معلے القاب کرنیل ڈیوس صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب پریزیڈنٹ جلسہ آئی جنکو جناب ڈاکٹر براون صاحب بہادر پرنسپل مڈیکل کالج - اور خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب اور رائے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب اور چند دیگر صاحبان نے رسم پیشوائی لب سواری ادا کرکے سواری سے اوتارے اور ہمراہ ہوکر بہت شکریہ کے ساتھہ جلسہ گاہ مین لائے جن داخل ہوتی ہی جملہ حاضرین نے سروقد اٹھکر تعظیم دی اور جب حضور ممدوح رونق افروز اجلاس گاہ ہوگئے - تو جناب ڈاکٹر براون صاحب بہادر ممدوح نے بحصول اجازت ریپورٹ ترقی تعلیم و ترتیب کمال فصاحت سے بزبان انگریزی پڑھکر سنائی - ترجمہ جسکا اسیوقت خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب نے کمال بلاغت سے جملہ حاضرین جلسہ کو بشرح ذیل سنایا - جسکے ختم ہونے پر ہی جناب کرنیل صاحب بہادر نے بڑی خوشی سے طلبا پاس شدہ کو انعامات تقسیم فرمائے -

ترجمہ رپورٹ
میڈیکل اسکول لاہور

حضور کرنیل ڈیوس بہادر و لیڈی صاحبات وصاحبان۔ ڈاکٹر استھہ صاحب مرحوم و مغفور کی صلاح سے گورنمنٹ پنجاب نے ۱۸۶۰ء مین اس مدرسہ کو قایم کیا اور صاحب موصوف کے ہمراہ ڈاکٹر اسکرون صاحب بہادر اور بین ابتدا سے اس مدرسہ کی تعلیم و تعلّم مین شامل رہا۔

غرض اوس تاریخ سے آجتک یہہ چوبیسواں جلسہ انعام کی تقسیم کا ہے۔ سال گذشتہ کے حالات کے ذکر مین یہہ ایک بڑی خوشی کی بات قابل ذکر ہے کہ لیڈی ڈاکٹر بلبی صاحبہ جو اپنے فن مین نہایت لایق و فایق ہین لاہور مین تشریف لائین اور آجکل روز اس موقعہ پر تشریف فرما ہین۔ لیڈی صاحبہ موصوفہ کو لاہور کی میونسپل کمیٹی اور گورنمنٹ نے اسغرض سے مقرر فرمایا ہے۔ کہ وہ زچہ خانہ کی نگرانی کرین اور نیز اس مدرسہ کی زنانہ طلبا کو فن قابلہ اور امراض النسوان پڑہا دین چنانچہ ان مطالب کے پورا کرنیکے لئے ایک عارضی شفاخانہ بھی جاری کیا گیا ہے۔ ایسی لایقہ لیڈی صاحبہ کے علاج و معالجہ سے اس شہر کی مستورات کو کسقدر فائدہ پونہچیگا۔ اسکے بیان کرنیکی کچھہ حاجت نہین۔ بقول شخصے عیان را چہ بیان۔ خاصکر جبکہ وہ عورات مرد طبیبون سے رجوع نہین لاسکتین مین اُمید کرتا ہون کہ دیسی صاحبان مین سے چند صاحب توفیق اپنے ملک کی مستورات کی بہبودی کے لئے ایک مناسب شفاخانہ قایم کردینگے اور اسکے خرچ اخراجات کا بھی ایسا بندوبست کردینگے۔ جس سے وہ شفاخانہ جاری رہ سکے

کیونکہ خاصکر عورتون ہی کی بیماریون کی
معالجہ کے لئے ایک خاص شفاخانہ
کی اشد ضرورت ہے۔
دوسری ایک اور بات ہے جسکا
ذکر مین آپ صاحبون سے نہایت
خوشی سے کرنا چاہتا ہون وہ یہہ ہے کہ
پنجاب گورنمنٹ نے اس مدرسہ کے
لئے دو اور معلمون کے مقرر کرنے کی
تجویز فرمائی ہے اور اوس تجویز مین
جو کچھہ صرف آئیگا اوسکا نصف پنجاب
کی میونسپل کمیٹیون نے عطا کرنے کا
اقرار کیا ہے۔ جب یہہ تجویز عمل مین
آجائیگی تب ہم اپنے طالبعلمون کی
تعلیم کا نصاب اسقدر بڑہا سکین گے۔
جس سے وہ لوگ ایم بی اور ایم ڈی کا
درجہ حاصل کر سکین گے۔ جن درجون کو
پنجاب یونیورسٹی نے ابتک عطا نہین کیا۔

اس سال پنجاب یونیورسٹی کے لائیسن
شئیٹ اوف میڈیسن کے درجہ کا امتحان
۱۱ طلبا نے پاس کر لیا ہے۔ انمین سے
اکثر یا تو اضلاع شمال مغربی یا صوبہ پنجاب
مین بطور اسسٹنٹ کے سرکاری نوکری مین
داخل ہوگئے ہین پچیس اور طلبا نے
ہسپتال اسسٹنٹی کا ضروری امتحان پاس
کر لیا ہے۔ پس اس سال کل ۳۶ طالب علم
اخیر امتحان مین کامیاب ہوئے ہین۔ بارہ
اور طالب علم ایسے ہین جنہون نے پنجاب
یونیورسٹی کے درجہ لائیسن شئیٹ اوف
میڈیسن کا اونے امتحان پاس کر لیا ہے۔
بالفعل اس مدرسہ مین کل طلبا کی تعداد
۲۲۰ ہے جنمین سے ۱۲۴ تو ہندوستانی
جماعت مین ہین۔ اور اردو زبان مین
تعلیم پاتے ہین اور ۹۶ طالب علم انگریزی
جماعت مین پڑہتے ہین۔

زنانہ جماعت مین ۳۰ طالب علم پڑہتی
ہین اور بارہ لیڈی صاحبات دائیون
کا کام سیکہتی ہین اور مجہے معلوم ہے کہ
ان زنانہ جماعتون کو ڈاکٹر بلبی صاحبہ کے
درس وتدریس سے بہت فائدہ پہونچتا ہے
اس تقریر کے ختم کرنے سے پہلے مین
طالب علمون کو چند نصیحت آمیز باتین کہنا
چاہتا ہون۔
پس سنو جی طالب علمون۔سرکار کی نہایت
فیاضی سے تم سارے ایک ایسا شریف
پیشہ مفت حاصل کرتے ہو کہ جس سی اورونکو
اور نیز تمکو بہی نہایت فائدہ پہونچ سکتا ہے
بشرطیکہ اوس پیشہ کو تم وجہی طور پر کام مین لاؤ۔
پہلے تو تم اسبات کو یاد رکہو کہ طب کا علم
ایسا وسیع ہے کہ جسکے حاصل کرنیکے لئے
اگر ہم ساری عمر طالب علمی مین صرف کرین
تو بہی انتہا کو نہین پہونچ سکتے اور اس جگہہ
امراض کی تشخیص اور علاج کا ایسا موقع
ملسکتا ہے کہ آئندہ کبہی ہاتہہ نہین آئیگا
پس اے طالب علمون اسموقع کو غنیمت
جانو۔ اور اس سے فائدہ اُٹہانیکے لئے
کمر ہمت چست باندہکر ہمہ تن مصروف رہو۔
دوم اسبات کو کبہی نہ بہولن کہ ہماری
سرکار ابد پایدار نے تمہارے فائدہ
کے لئے زر کثیر صرف کیا ہے اور تمکو
یہہ علم مفت ہاتہہ آیا ہے کہ جسکے سیکہنے
کے لئے اور ملکون مین بڑی بڑی فیس
ادا کرنی پڑتی ہین۔ اور تب انکو یہہ علم
حاصل ہوتا ہے۔پس اے طالبعلمون
تمپر فرض ہے کہ تم سرکار کی ایسی فیاضی
کا شکریہ دل وجان سے ادا کرو اور
اوس شکریہ کے ادا کرنیکے لئے صرف
اسی بات کو مکتفی نہ سمجہو کہ جو جو نصیحت آمیز
باتین مین نے تمکو تبلائی ہین صرف

انہین پر حتی المقدور عمل کرنیکو کافی سمجھو
نہین نہین بلکہ ایسے غربا اور مفلسون کا بھی
علاج تم نہایت تن دہی اور توجہ کے ساتھہ
کرو جنکو تمہاری فیس ادا کرنیکی توفیق
نہین ہے - لیکن اس بات پر مجھکو
شک بھی نہین ہے کہ تم مین سے بہتیرے
ایسا ہی کیا کرین گے - اب مین اپنی تقریرکو
حضور کرنیل ڈیوس صاحب بہادر اور نیز
آپ سب صاحبون کی مگر خاصکر دیسی صاحبون
کے شکریہ پر ختم کرتا ہون کہ آپ صاحبان
آج کے روز اس جلسہ مین تشریف لائے -
اب مین اُن طلبا کو پیش کرتا ہون جنکو آج
کے جلسہ مین انعام دئے جائینگے -
ان انعامات کے تقسیم کیوقت جب
سلسلہ طلبا مین دو لیڈیان ولایتی
اور ایک دیسی بھی سامنے آئین تو چارون
طرف سے چیرز ہوئی خصوصاً دیسی لیڈی کے
آنے کے وقت تو بہت ہی زور سے چیرز
ہوئی -
اسکے بعد جناب کرنیل صاحب بہادر نے
بڑی مسرت اور کمال فصاحت سے ایک
دلاویز سپیچ انگریزی زبان مین فرمائی جسکا
ترجمہ بھی ذیل مین لکھا جاتا ہے -

ترجمہ تقریر دل پذیر حضور فیض گنجور کرنیل ڈیوس صاحب بہادر سی - ایس آئی

اس سال کے جلسہ تقسیم انعام مین چونکہ
حضور لاٹ صاحب بہادر کرسی میر مجلسی پر
رونق افروز نہو سکے اسواسطے جناب ڈاکٹر
پراؤن صاحب بہادر نے مجھسے درخواست
کی کہ حضور ممدوح کی بجائے مین میر مجلس
اس جلسہ کا ہون - پس مین نے اُس درخواست
کو نہایت خوشی سے منظور کیا کیونکہ ہمیشہ
سے مین اس مدرسہ کا ترقی خواہ رہا -

اور غالب ہے کہ آپ جانتے ہونگے کہ
میرے بہنوئی ڈاکٹر مسٹر سمتھہ صاحب مرحوم
و مغفور نے اس مدرسہ کو ۱۸۶۰ء مین
قایم کیا تہا اور وہی اسکے پہلے معلمون مین سے
بہی تہے۔ غرض اوسی زمانہ سے مین اس
مدرسہ کا ممد و مددگار رہا۔

پہلے پہل جب یہہ مدرسہ قایم ہوا تہا
بڑی بڑی دقتین اسکی ترقی کی سد راہ ہوئی
تہین۔ چنانچہ ایک بڑی بہاری دقت یہہ تہی
کہ اسکی نسبت لوگون کو قومی تعصبات بہت
تہے۔ مین اوس زمانہ مین شاہپور کا ڈپٹی کمشنر تہا
اور جہانتک میرے اختیار مین تہا مین اُن
تعصبات کے دور کرنیمین کوشش کرتا رہا۔
جو لاش چیر کر تشریح سیکہنے کی نسبت لوگون کے
دلون مین تہی نتیجہ اوس کوشش کا یہہ ہوا کہ
اس مدرسہ مین پہلے پہل جتنے طلباء داخل
ہوئے تہے وہ میرے ہی ضلع کے ہندو تہے۔

اور میرے دوست جناب کپتان پارک صاحب
بہادر جو اب جیرنیلی عہدہ پر ممتاز ہین انہون
نے بہی گجرات مین اسی امر مین کوشش
کی اور انکی بہی کوششون کا نتیجہ اسیطور پر
کامیاب ہوا۔ اُس زمانہ سے اب تک
اپنے پُرانے ضلع شاہپور کے لڑکے
چیتن شاہ اور رادہا کشن اور صاحب دتا
سے جو اس مدرسے کے پہلے پہل پاس شدہ
اور نہایت کامیاب طلباء مین سے ہین ملتا
رہا۔ یہہ لوگ میرے دل وجان سے
شکرگزار ہین کیونکہ مین نے ہی انکے والدین
اور رشتہ دارون کے دلون سے تعصبات
کو دور کیا تہا۔

یہہ مدرسہ ابتدا ہی سے عزیز ہر خاص و عام ہوا
اسنے اسملک کو کسقدر فائدہ پہونچایا
مین اور اس صوبہ کے لوگ اُن فائدون کے
کسقدر شکرگزار ہین ان باتونکا ثبوت

یہہ ہے کہ اسمین داخل ہونیکے لئے طلبا کی
تعداد ہر سال بڑہتی جاتی ہے - اور میرے
دوست جناب ڈاکٹر براؤن صاحب
بہادر سے سنتا ہون کہ جب سے یہہ مدرسہ ۱۸۸۶ء
مین قایم ہوا تہا تب سے ۱۱۹ تو اسسٹنٹ
سرجن اور ۲۰۴ ہاسپتال اسسٹنٹ اس
مدرسہ سے پڑہکر کامیاب ہوئے ہین اور
یہہ کہ صوبہ پنجاب کے ہر شہر اور شمال مغربی کے
بہتیرے شہرونمین ایسے مدرسہ کی تعلیم یافتہ
اسسٹنٹ سرجن اور ہاسپتال اسسٹنٹ
مقرر ہین - اوپر بتلا چکا ہون کہ اسمدرسہ کے
قایم ہونیکے بعد بہتیری دقتین اسکی ترقی کی
سدراہ ہوئی تہین - مگر باوجود اُن ساری
دقتون کے بہی جو اسنے اسقدر ترقی کی ہے
اسسے صاف ظاہر ہے کہ تعلیم کی اس شاخ
کی بابت سرکار نے جسقدر مبلغ صرف کیا ہے
اسکا نفع حسب دلخواہ حاصل ہو گیا ہے -

حضور لاٹ صاحب بہادر نے اپنی سال
گزشتہ کی تقریر مین یہہ فرمایا تہا کہ اگر عورتین
پڑہکر طبابت کیا کرین تو اپنے ہمجنسون کو بہت
فائدہ پہنچا سکتی ہین اور یہہ کہ خاصکر اسملک مین
تعلیم یافتہ طبیبون کی نہایت ضرورت ہے
کیونکہ یہان کے لوگون کے مدنی اور مذہبی
عقائد کے سبب سے عورتین بیچاریان تعلیم یافتہ
طبیبون کے علاج و معالجہ سے بالکل محروم رہتی
ہین - مین اسبات کو خوشی سے بیان کرتا ہون
کہ اس حاجت کی رفع کرنیکے لئے تہوڑی
بہت کوشش کی گئی ہے - چنانچہ اسی
غرض سے لاہور کے میونسپل کمیٹی نے سال
گذشتہ مین یہہ عمدہ بندوبست کیا ہے کہ
ایک نہایت لایق لیڈی صاحبہ کو زچہ خانہ
کے اہتمام کے لئے اور نیز زنانہ طلبا کو
فن قابلہ پڑہانیکے واسطے مقرر کیا ہے -
نام ان لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کا انی رتہم تلبی صاحبہ ہے

یہہ ایک نہایت خوشی کی بات ہی کہ زنانہ
طلباء کی تعداد بڑہتی جاتی ہے کیونکہ ۱۸۸۴ء
اور ۱۸۸۵ء کی چہپی ہوئی رپورٹ کے ملاحظہ
سے مین یہہ ایک نادر بات دیکہتا ہون کہ
اُس سال اس مدرسہ کی انگریزی جماعت مین
ایک زنانہ طالب علم اسسٹنٹ سرجن کے
فریق مین داخل کیا گیا اور یہہ کہ ہندوستانی
جماعت مین بہی سات طالب علم داخل ہین
کہ جنمین سے پانچ ہندو ہین - ان باتون سے
ظاہر ہے کہ اس امر مین آئندہ ترقی کی بہت
امید ہے اور اسنے یہہ بہی پایا جاتا ہے
کہ ہمارا سرکاری طریقہ انتظام ملکی کا ایسا آب
تاب بخشنے والا ہے کہ جس سے مذہبی اور نہ بہی
تعصبات رفتہ رفتہ دور ہوتے جاتے ہین - ہان
گفت و گوکے اس اثنا مین اس بات کو
بہی ضرور بتلانا چاہتا ہون کہ کل خاتونان
ہند سے ایک افضل اور بہتر خاتون نے

زنانہ طبیبون کی تعلیم کی بابت جسکا ذکر مین
اب کر رہا ہون نہایت دردمندی سے
کوشش فرمائی ہے - اور اس کوشش
کی کامیابی کے لئے انہون نے لوگون سے
جو درخواست کی ہے اگرچہ اسکی مدد اور
مقامات کے لوگون نے بہی کی ہے
تاہم اسی صوبہ مین سب سے بڑہکر اسکی مدد
ہوئی ہے یعنی کاؤنٹس آف ڈفرن کے سرمایہ
کی تعداد روز بروز بڑہتی جاتی ہے -
اگر یہہ سرمایہ مناسب طور پر لگایا جائے
تو اسکے وسیلہ سے عمدہ طور پر تعلیم یافتہ
زنانہ طبیب اس صوبہ کے ہر ایک جگہ
بہم پہونچائے جا سکتے ہین کہ جنسے عوام
کے زنانہ حصہ کا دردو دکہہ بہت سا کچہہ
رفع ہو سکتا ہے -

حضور لاٹ صاحب بہادر نے
اپنی تقریر مین یہہ بہی فرمایا تہا کہ اس

مدرسہ کا کام جو ہر سال بڑہتا جاتا ہے اسکو
انجام دینے کے لئے مدرسون کی تعداد
بہی بڑہنی چاہیے تاکہ طلباء کو طب کی
ڈگریون کے نصاب تک تعلیم دیجا سکے
مگر مدرسون کے بڑہانے مین خرچ بہی
بڑہ جائیگا۔ پس وہ مبلغ بہم پہونچ سکیگا
یا نہین اس امر مین حضور ممدوح نے کیقدر
ناامیدی ظاہر فرمائی تہی۔ لیکن یہہ بڑی
خوشی کی بات ہے کہ جب اپریل گزشتہ
مین حضور ممدوح نے پنجاب کے ڈسٹرکٹ
بورڈ اور میونسپل کمیٹیون سے اس امر کی
درخواست کی تہی کہ وہ اسمین مدد دین
تو نتیجہ اسکا ایسا عمدہ ظہور مین آیا کہ
اب اس مدرسکے لئے دو اور معلم
مقرر ہوجانیوالے ہین۔ ڈاکٹر براؤن صاحب
بہادر نے جو نصیحت آمیز باتین طلباء کو
مخاطب کر کے فرمائی ہین۔ اس سے
زیادہ میرے کچہہ اور کہنے کی ضرورت
نہین ہے مگر مین اپنی تقریر کو اس
اعلان پر ختم کرنا چاہتا ہون کہ جسکے
سننے سے مجہے اُمید ہے کہ وہ سارے
صاحبان نہایت خوش ہونگے جو اس
مدرسہکے ترقی خواہ ہین وہ یہہ ہے کہ
ڈاکٹر براؤن صاحب بہادر نے جو
تقریر ابہی کی تہی اور جسکو آپنے سنا ہے
اسمین صاحب موصوف نے یہہ امید ظاہر
کی تہی کہ اس شہر کے باشندون مین سے
کوئی صاحب ایسے فیاض پیشقدمی
کرین گے اور اپنے شہر کی عورتون
کے واسطے ایک مناسب شفاخانہ کی
تعمیر کے لئے چندہ عطا فرمائین گے
پس مین نہایت خوشی سے اعلان
کرتا ہون کہ بہت کچہہ وہ امید برآئی
ہے۔ چنانچہ مین اس بات کو جانتا تہا

کہ ہمارے سپیچ مین ایک ایسے صاحب
راے میلارام صاحب ہین جنہون
نے نہ صرف یہان بلکہ اور اور مقامات
مین بہی کار خیر اور رفاہ عام کے لئے
بہت سا کچہہ عطا فرمایا ہے۔ غرض
آج صبح کے وقت جب وہ میری
ملاقات کے لئے تشریف لائے تہے
اُسوقت مینے اُنسے اشارتاً یہہ ذکر
کیا تہا کہ آپکو شفاخانہ مذکور کے لئے
کسیقدر مدد دینی چاہئے۔ اسکے سنتے
ہی صاحب موصوف نے اُسوقت
ایک کثیر مبلغ پندرہ ہزار روپیہ
عطا فرمانیکا اقرار فرمایا (بڑے زور
سے چیرز) پس مین اس عمدہ عطیہ کا
اعلان نہایت خوشی سے عام طور پر
کرتا ہون اور مین یقین کرتا ہون
کہ راے صاحب موصوف کے اور

اور بہت سے عطیات [illegible]
جو اُنہون نے رفاہ عام [illegible]
عطا فرمائے ہین ہماری سرکار
انکے اس عطیہ کا بہی مناسب طور پر
لحاظ فرمائے گی۔

بعد ختم ہونے اس دلاویز سپیچ کے
جلسہ مذکور بعد ادائے شکریہ جناب
پریزیڈنٹ صاحب کے برخاست
ہو گیا اور ساتہہ ہی عنایت الٰہی سے
ترشح رحمت الٰہی کا شروع ہو گیا
جسکو فال نیک اور موقع میمون سمجہکر
جملہ حاضرین جلسہ راے بہادر راے
میلارام کی فیاضی کی مداحی ہین۔

خنک آنکس کہ گوی نیکی برد

کہتے ہوئے بکمال مسرت اپنے اپنے
دولتخانون کو تشریف لے گئے۔

نسخہ جات

بواسیر یہہ دواہبت موقعون پر دی گئی اکثر نفع بخشی ہے اور ارزان بہی ہے صبح و شام ایک پہل سبز نیم کا ثابت نگل جانا چاہئے۔ سبز نہ ملے تو خشک شدہ کو تر کرکے جب نرم ہو جائے نگل لین چند روز کے استعمال سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے قبض جاتا رہتا ہے۔

بال بڑہانیکی ترکیب

جہان بال نہون تازہ پیاز لیکر وہان خوب ملکر تہوڑا سا شہد لگا دے پہر عرصہ ہم گہنٹہ بعد گرم پانی سے دہو کر تہوڑا سا کسٹرائیل لگا دے دس پندرہ روز مین ضرور فائدہ دکہلائی دیتا ہے۔

کان کے درد کا علاج

اگر سردی کے باعث ہو تو دو عدد لونگ اور بیج تماکو کو لیکر پانی مین خوب کہرل کرین جو پانی نکلے اوسکو کان مین دو

تین قطرہ ڈالکر اوپر روئی کا مدہ دین تاکہ ہوا سرد نہ لگے۔

ایضاً رائی کا تیل اور لہسن کو آنچ پر لگا دو جوش دیکر شیشے مین بہر رکہین عند الضرورت کان مین دو تین قطرہ ٹپکا دین

شراب کہینچنے والونکے واسطے عمدہ نسخہ

اگر سرخ یا سفید شراب کی خوشبو ڑہانا منظور ہو تو سیب کے چہلکے کا شراب کے ظرف پر عرق کہینچو اور اوسکو کم و بیش جیسا منظور ہو خوشبو ڑہانیکے واسطے شراب مین شامل کرو یہہ خوشبو بہ نسبت دیگر خوشبویات کے عمدہ ہوتی ہے۔

فولاد جوڑنے کی ترکیب

سوہاگہ ۱۰ حصہ اور نوسادر ایک حصہ خوب پیسکر سفوف طیار کرو فولاد کے ٹکرون کو اسقدر گرم کرو کہ سرخ ہو جائین پہر دونون ٹکرون کو ملاکر سفوف طیار شدہ

اوسپر چہڑ کو اس ترکیب سے دونون ایسے جُڑ جائین گے کہ جوڑ کا نام ونشان نرہے گا۔

مہوگنی لکڑی رنگنے کی ترکیب

پاوسیر مجیٹہہ اور چہٹانک بہر تلبگ (نام لکڑی) ایک گیلن پانی مین جوش دو جب خوب جوش کہا جائے گا ایک زردی مایل رنگ طیار ہوگا اس رنگ کو برش کے ذریعہ سے گرم گرم مہوگنی لکڑی کے اشیا پر لگاؤ جب خشک ہوجائے تو پرل آش (یعنی موتی کی خاک) سلیوشن یعنی عرق سے پالش کرو اس ترکیب سے مہوگنی لکڑی پر ایسا خوشنما رنگ ہوجائیگا کہ نئی چیز اور اوسمین کچھہ فرق نہ معلوم ہوگا۔

انگریزی درخت

اٹرد کری لن کو کا ایک انگریزی درخت ہے اسکے پتون سے ایک مرکب بنایا جاتا ہے جسکے لگانیسے بیمار کو وقت شگاف دینے زخم کے کوئی تکلیف معلوم نہین ہوتی کلوروفارم کے استعمال کرنے سے بیمار کو خطرہ رہتا تہا۔ کوشین یعنی وہ مرکب جو اس درخت کے پتون سے طیار ہوتا ہے کمال بے عیب ہے بیمار کو کسی طرح کی تکلیف نہین دیتا اسکے صرف لیپ کرنے سے زخم یا اور عضو جسپر لیپ کیا جاتا ہے بحس ہوجاتا ہے۔ یقین ہے کہ رفتہ رفتہ اس مرکب کے رواج سے کلوروفارم کا استعمال جاتا رہے گا۔ ہندوستان مین اگر اس درخت کی کاشت کی توجہ ہوئی تو نہایت ہی عمدہ بات ہے۔

نسخہ ہیضہ

پہلے ایک بوتل مین کسی قدر کافور ڈالکے

پانی بہروے کہ بتدریج کافور گہل جائے گا وقت ضرورت تہوڑا پانی مین ۳۰ قطرے اسپرٹ کلورفارم ملاکر دیوین من بعد چند بار دست و قے موقوف ہونے تک تہوڑی تہوڑی دیر بعد پانچ پانچ قطرے اسپرٹ کلور فارم اسی کافور کے پانی کے ساتہہ دیوین اگر مریض تیسرے درجہ مین یعنی سرد پسینے اور تشنج وغیرہ کی حالت مین ہو تو پہلے خوراک مین ۳۰ گرین کلورل ہیڈریٹ ملاکر دیوین۔

مہاسہ کا علاج

گندہک ایک حصہ۔ گلیسرن دو حصہ۔ پانی تین حصہ ان سب کے ملانے سے جو مرکب تیار ہوگا وہ مہاسون کے واسطے نہایت عمدہ اور حکمی دوا ہے اس مرکب کے لگانے سے بہت ہی جلد تمام کیلین دور ہو جاتی ہین تین ہی روز کے استعمال سے چہرہ صاف اور شفاف ہو جاتا ہے۔

لُو کا علاج

جس کسی شخص کو لُو لگ جاسے تو سَر کے بال کترو یا منڈوا دین بعدہ سرد مقام مین لٹاکر سرد پانی لوٹے کے ذریعہ سے سر اور بدن پر ڈالین شربت کہلائین اور برف کا پانی پلائین۔ کپڑے کی تہ مین برف رکہکر سر پر رکہین اور ایک تہیلی مین برف بہر کر تمام بدن پر پہیرین اس ترکیب سے جسم کی گرمی کم ہو جاتی ہے نظام عصبی کو تحریک ہوتی ہے جبتک جسم گرم و خشک رہے اور نبض جلد جلد بہری ہوئی چلے تب تک اس عمل کو جاری رکہین اور جب جسم سرد ہونے لگے

اور شدید علامتین رفع ہونے لگین یا مرض ہی خفیف ہو تو دودہ کی برف کہلائین - سوڈا واٹر - برف - شربت انار - شربت لیمون - املی کا شربت گنڈیریان کہلائین - چاے ٹہنڈی کر کے پلائین - آم کو بہوبل مین دباوین جب وہ بہلس جاوے تو اُسکو نکال کر چہلکا علیحدہ کر کے تہوڑے سرد پانی مین ملین بعد ازان چہانکر برف کے پانیمین ماحصل اور مصری ملائین اور دو گہنٹہ بعد مریض کو پلائین اور ہتہیلی اور پاؤن کو بہلسے ہوئے آمون سے خوب سہلاوین -

نسخہ مجرب

جس شخص کے گلے مین خشکی کے سبب کانٹے پڑ گئے ہون اور تشنگی کا غلبہ رہتا ہو تو اُسکا یہہ مجرب علاج ہے کہ دو تولہ خالص خمیرہ گاؤزبان چاندی کے ورق مین لپیٹ کر جوان آدمی بقدر ۱۲ گرین یا ماشہ بہر کے بائی کاربونیٹ اوف سوڈا کے ساتہہ دو وقتہ چاٹ لیا کرے بہت جلد آرام ہو جاے گا -

نقلی شمع کو اصلی شمع کر دکہانا

مچہلی کی چربی کی بتیان جنکی روشنی عمدہ اور صاف ہوتی ہے - اسکے جواب مین معمولی چربی سے ویسی ہی سخت اور صاف بتیون کے بنانیکی ترکیب یہہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو پہلے چربی کو تاکرا اور آہستگی میل نکالکر سخت اور سفید کرین بعدہ اندر کا سوت روغن تارپن ٹائین مین ترکر کے اندر دین اس ترکیب سے یہہ نقلی شمع بمنزلہ اصلی شمع کے صاف وشفاف اور روشنی مین عمدہ ہوگی -

مہال سے شہد نکالنے کا آسان طریق

اگر چاہین کہ مکہیون کو ضائع کرنے بغیر
شہد مہال سے نکل آئے تو چاہئے کہ وہان
سے قریب تر فاصلہ پر ویسی ہی شکل کی
ایک مصنوعی مہال کسی کاریگر سے بنوا کر
اُسی موقع اور ترکیب کے ساتہہ آویزان
کرین اور ہر روز کسی طریقہ سے مہال
کو حرکت دیکر مکہیان اُڑاتے رہین
اور کوشش کرین کہ جسقدر اُڑجائین
وہ مکرر نہ بیٹہین۔ اسصورتمین تہوڑے
دن بعد مکہیان اس مہال کو چہوڑ کر
مصنوعی مہال پر جا بیٹہین گی اور شہد
بلا دقت نکل سکیگا۔

کالے سانپ کے کاٹے کا علاج

سینکڑون باتین ہمارے کہن سال آدمیون
کو نہایت مفید یاد ہوتی ہین لیکن ان
اشخاص کی باتون پر نہ تو کوئی ڈاکٹر توجہ
کرتا ہے اور نہ کوئی سوسائٹی ان لوگونکی
باتون کو وقعت کے قابل خیال کرتی
ہے۔ اگر کوئی یورپین صاحب انہی
دیہاتیون یا کسی خانہ بدوش قوم سے
کوئی ایسی بات سنکر جو انکو نئی معلوم
ہوتی ہے اپنے نام سے مشہور کرتا ہے
تو ہر شخص اُسپر اعتبار کرنا ضروری سمجہتا ہے
فی الحقیقت یورپین صاحبان کی تحقیقات
اُنکو اسی اعتبار اور عزت کے لئے مستحق
کرتی ہے۔ اس خیال کی تصدیق مین
ہم میجر جونسٹن صاحب کے اُس علاج کو
درج کرتے ہین جو ہمارے دیہات کے
اکثر اشخاص کے لئے کوئی نئی بات نہین
اور اکثر اخبارون نے اُسکو نہایت
استعجاب کے ساتہہ درج کیا ہے۔ صاحب
اخبار انڈین اگریکلچرسٹ ارقام فرماتے
ہین کہ میجر جونسٹن ساکن مٹاپولیم نے
درخت مدار یعنے آکہ کے بیجون کا

ایک پیکٹ انگریزی ہومیوپیتھک سوسائٹی آف انڈیا کو بہیجکر تحریر کیا ہے کہ اس درخت مدار (یعنی آکھ) کا عرق (دودھ) کالے سانپ کے کاٹہے کے زخم پر لگانا سب سے بہتر علاج ہے جو آجتک دریافت ہوا ہے اور اگر اس علاج مین کامیابی نہین ہوتی تو کوئی نقصان بہی نہین ہوتا یہ علاج عموماً لوگونکو معلوم نہین ہے۔ مینے یہ علاج کو ایک کہوسٹال دیسی پادری سے معلوم کیا ہے جو بڑا حکیم بہی ہے اور اُس پادری یا اُسکے باپ نے ایک خانہ بدوش قوم سے کسطرح یہ معلوم کیا تہا اور اس قوم نے یہ بات کئی نسلون تک پوشیدہ رکہی تھی۔ اس پادری نے بہت سی اشخاص کا علاج کیا ہے اور جب وقت پر علاج کیا ہی تو ہمیشہ کامیاب ہوا ہے۔

انگریزی جوتون پر نہایت عمدہ سیاہی پہیرنے کا نسخہ

بوٹ پر جو سیاہی پہیری جاتی ہے اور عموماً جسکو لگ کہتے ہین اُسکے بنانیکی یہہ ترکیب ہے۔ عمدہ سرکہ خالص ۱۸ تار اور صاف پانی ۸ تار ان دونون کو ملاکر اسمین عمدہ سریش ۸ تار ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈالو بعدہ لکڑی کا چورا جو آرہ کشی سے نکلتا ہے ۸ تار نیل کا باریک سفوف ۷ ماشہ۔ ایسنگ گلاس یعنی مچہلیا سریش ۷ ماشہ نرم صابون کے ٹکڑے ۷ ماشہ یہہ سب ملاؤ اور آگ پر رکہکر پاؤ گہنٹہ تک یا اس سے زیادہ دیر تک جوش دو اور ایک لکڑی سے ہلاتے جاؤ۔ پہر آگ سے اُتار کر ٹہنڈا کرو اور شیشی مین بہر کر کاگ سے بند کرکے رکہہ چہوڑ دو وقت ضرورت اسفنج اور برش کے ذریعہ سے جوتون پر ملو نہایت چمکدار اور خوشرنگ

مرض چیچک کے مجرب نسخے

جسکو مقصود ہو کہ چیچک نکلنے سے محفوظ
رہے تو چاہئے کہ لاجورد مغسول اور
مروارید ناسفتہ محلول - شہد خالص مین
تین گولیان بنائے ایک صبح ایک دوپہر ایک شام
عرق گاوزبان سے کہاوے مہینے مین تین تین روز
تا بشدت اس مرض کی استعمال کرے یہ نہایت مجرب دوا ہے
دیگر تربد ریوند چینی گلسرخ نمک سیاہ یہہ بہی
تین خوراک ہے بدستور سابق استعمال کرنا چاہئے
دیگر عصارہ ریوند سبز صابون ولایتی گولی
بناکر سکو تین روز مہینہ مین گرم پانی سے کہایا کرے
دیگر ٹیکا تو مفید یقینی ہے جسکو ٹیکا نہ لگا ہو
اور احتمال چیچک نکلنے کا ہو - دواے ذیل
استعمال کرے - دودہ گدہے کا تین
چمچے اور موتی بے بندہے تین عدد تین روز
برابر استعمال کرے یہہ پورا نسخہ
ایکدن کا ہے -

اشتہار

ترتیب نامہ

اردو زبان کی تسہیل تعلیم کیلئے بڑی خوبی سے ترتیب نامی کا سلسلہ
پانچ حصوں مین مرتب ہوئے ہے - رسم خط اور علامات وقف و سکون کے
(جنکی نوآموزونکو ازحد ضرورت ہے) پورا پورا خیال کیا گیا ہے
سررشتہ تعلیم بمبئی کے مختار کل نے اس اعلام کی اردو مدارس کیلئے
منظور فرماکر اعلام دیدیا ہے - سابق گورنر بمبئی نے بہی بنظر اشاعت
اسکو قبول فرمائی ہے - علاوہ اسکے اور کئی نامور شہرونمین اچہی طرح
رائج ہوگیا ہے قیمت حصہ اول ۱ر یا بیس نسخونکا ایک روپیہ
وحصہ دوم ۲ر یا دس نسخونکا ایک روپیہ -

قطعات نستعلیق

۱۲۰۰

چشم بد دور - اس نئی طرز کی مشق نے تو وہ غضب ڈہایا ہے کہ
آجتک خوشنویسی کے جتنے رسالے ہندوستان بہر مین طبع ہوئے ہین
سبکو مات دیدی ہے - اس مشق کا رنگ ڈہنگ اور طرز جدید دیکہنے
سے علاقہ رکہتی ہے - اسکی تو نسبت مین جناب مولانا محمد عظیم صاحب
مالک ومہتمم پنجابی اخبار رقمطراز ہین کہ فن خوشنویسی کا استاد ہی اور
استاد ہی ایسے دئیے شفقت کے ہر صفحہ مین نظر آوین سے

اے ہمارے ناظرین والا تمکین

سال ۱۸۹۵ء ختم ہوگیا ہے سب صاحب نہ صرف اپنے پچھلے حساب کے بیباق فرمانے کی طرف توجہ فرماویں بلکہ اسکے ہمراہ ۱۸۹۶ء کی پیشگی قیمت بھی عنایت فرماویں امید کہ سب صاحب بار بار تقاضا کرنیکا ہمیں موقع نہ دینگے۔

ہم اپنے اُن نامہربان خریدارونکی شکایت سے بھی باز نہیں رہ سکتے جنہوں نے باوجود دو تین تقاضا کے زر واجب الادا نہیں دیا نہیں کی نہایت شرم اور افسوس کی بات ہے کہ انکے لئے جو تقاضا کے خطوط [illegible] بھی نہیں دیتے اگر نا دہند اصحاب اب بھی بدمعاملگی کو مدنظر رکھینگے تو انکی نام رسالے میں مشتہر کر دینے پر ہم مجبور ہو جاوینگے۔

حبوب ہالوے صاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کے لئے ضروری ہیں حبوب مصفی خون دیہ پر فضیلت رکھتی ہیں۔ کبد۔ معدہ۔ گردہ کے امراض کے لئے مفید ہیں انکو استعمال سے اعضائے رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے و دافع قبض ہیں آنتونکی ہر ایک طرح کی شکایات درد پیٹ و پیچش کو روکتی ہیں معہ اور دیہ اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کی متعفن ہونے کے سبب خون میں داخل ہوتی ہیں انکو خارج ہو جاتی ہیں یہ گولیاں از بس مفید ہیں اعضائے تولید کی کمزوری خصوصاً امراض عورات کیلئے ہیں اور دنیا میں زندگی کی آرام و آسایش کیلئے انکی لا ثانی ہیں۔

مرہم ہالوے صاحب

اسکے سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالت میں آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کہنیہ ورحم کی وجہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور ٹانگ خراب ہوگئی ہو و زخم کہنہ اور پھوڑے پھنسیاں سینہ کا جکڑا رہنا سوزاک وغیرہ کے دفعیہ میں تیر بہدف ہے جلدی مرض اسکی استعمال سے شفا پاتے ہیں گولیاں اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لندن میں بنائے جاتی ہیں اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقوں و ڈبیوں میں بیچتے ہیں قیمت یہ ہے ایک شلنگ ۱/۲ پنس ایک شلنگ ۲ شلنگ ۹ شلنگ و پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ تقریباً سب تمام زبانوں میں ہدایات لکھی ہوئی ہے اسطرح استعمال کرنا چاہئے۔

کتاب اکسیر اعظم ـ اس کتاب پر اگست ۱۸۹۴ء مین ریویو لکھا گیا تھا اوسپر ہمارے مہربان ڈاکٹر محمد شائق صاحب مصنف کتاب مذکور نے تقریظ لکھی پھر اوس تقریظ پر ہمارے ایڈیٹر کیطرفسے بہی تقریظ لکھی گئی تھی ـ پھر ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک تقریظ اور لکھی جو ایک عرصے ہمارے پاس رکہی تھی اور بابو ... صاحب کی بیماری اور انکی دردناک وفات کے سبب سے شائع نہین ہوسکی تھی اب ہم ... تمام ... شائع کرتے ہین ـ (ھ ۱)

جناب اڈیٹر صاحب ـ تسلیم ـ آپنے جو زبان اردو کو ایک مخلوط زبان تسلیم کرکے ... فرمایا ہے کہ ... ان کے الفاظ سے اسکی لٹریچر کو بہر دینا اور اوسکی دیگر ارکان کا کچھہ خیال نہ کرنا اسکی مخلوط پنت کو بگاڑ نہین سکتا ـ اسکے جواب مین مین یہہ عرض کرتا ہون کہ اکسیر الاعظم مین جو مصطلحات قائم کی گئی ہین وہ کل عربی نہین ہین بلکہ ... فارسی بلکہ اردو ہے اور بعض مصطلحات مثلاً گندہگی لوہا ـ گندہگی سیسا ـ گندہک ... ـ لوہیا پتھر ـ گہوڑا ـ ... ـ دورس ... ـ دورس مینار ـ دورس بلوا ـ دورس چنوا ـ وغیرہ ہندی ہین (۱) کسی مخلوط زبان مین کتاب لکھنے کیواسطے اگر ایک کی جگہ جو زیادہ تر مناسب ہے مصطلحات قائم کیجائین تو اوس سے اوس مخلوط زبان کے کل لٹریچر کو ادسی رکن سے بھر دینا کیونکر ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ علمی کتاب مین کل لفظون کے مقابلہ مین صرف مصطلحات بہت کم ہوتی ہین (۲) آپنے یہہ جو لکہا ہے کہ ایک خاص زبان کے لغات سے ایکدوسری زبان کو بہر دینے سے کیا وہی زبان نہین بن جائیگی کہ جسکے الفاظ سے اوسکی لغات کو بہر دیا گیا ہے ـ اگر آپکا یہہ کہنا صحیح ہے تو میری مصطلحات سے کہ جسکا صرف ایک حصہ عربی ہے اگر وہ کل عربی بنجائیگی تو آپکی رائے کے مطابق کہ جسپر آپکا حد سے زیادہ اصرار ہے اگر کل انگریزی لفظ داخل کئے جائین تو اوس سے اردو بہت جلد انگریزی بنجائیگی تو آپکی تمنا جیسا کہ آپنے اپنی تقریظ مین ظاہر کیا ہے کہ ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ اردو زبان کا اون زبانون سے کچھہ کم درجہ نہین ہوگا جو آجکل علمی زبانین کہلاتی ہین اور اسکی لائبریری ہر ایک قسم کے علوم فنون مین مختلف کتابین مہیا کرسکیگی کیونکر پوری ہوگی اور جب اردو اردو ہی باقی نہین رہیگی انگریزی بنجائیگی ـ علاوہ برین آپنے جو اپنی تقریظ مین یہہ تحریر فرمایا ہے کہ اردو ابھی تک اپنی شیرخواری کی حالت مین ہے اسکو مین بھی تسلیم کرتا ہون چونکہ شیرخواری کیحالت مین ـ قوت ماسکہ ـ قوت ہاضمہ ـ قوت جاذبہ ـ اور قوات دافعہ کل قوتین کمزور ہوتی ہین تو ایسی حالت مین اگر اردو کا شکم غیر معمولی غذا یعنی انگریزی سے کہ جسکی یہہ بخوبی عادی نہین ہے اور عادی نہونیکے سبب سے اسکے واسطے یہہ ثقیل اور بطیئۃ الہضم ہے کثیر مقدار مین بہر دینے سے یہہ بیچاری فوراً قولنج کی بیماری مین مبتلا ہوکر ملک عدم کا راستہ لیگی اور جب اردو باقی ہی نہین رہیگی تو ہم لوگ سب کے سب گونگے بن جائینگے تو پھر آپ ہی بتلائے کہ ہم لوگ کیونکر گفتگو کرینگے بموجب **شعر** تو ان بحلق فرو بردن استخوان درشت + ولے شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف + (۳) آپنے یہہ جو تحریر فرمایا ہے کہ ہمنے عربی کو اردو کا جزو اعظم قرار دیا ہے اور اسکی کوئی دلیل نہین دی ہے یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ ہمنے عربی کے جزو اعظم ہونیکی یہہ دلیل دیا ہے کہ اردو زبان مین جو کتابین علوم جدیدہ مین لکھی گئی ہین یعنی تالیف ہوئی ہین اونکے قریب قریب کل مصطلحات عربی ہین اسواسطے عربی اردو کا جزو اعظم ہے (۴) آپ جو یہہ

تحریر فرماتے ہین کہ تعلیم یافتہ ہندوؤنکی ایک کثیر جماعت یہہ دعوے پیش کرتی ہی کہ ہندی یا شاستری زبان اردو کا جزو اعظم ہے۔ مینے ابتک کسی تعلیم یافتہ ہندو سے یہہ نہین سنا ہے بلکہ وہ یہہ کہتے ہین کہ ہندوستان کی باشندون مین ایک کثیر حصہ کی زبان ہندی ہے اسواسطے سرکاری دفترون مین بجای اردو ہندی جاری ہونی چاہئے اسلئے جب ہندوستان کے طریق تعلیم کی اصلاح کیواسطے ایک کمیشن مقرر ہوا تہا اوسوقت اکثر اضلاع سے ہندوون نے عدالتونمین ہندی جاری ہونے کیواسطے اہالیان کمیشن کی خدمت مین عرضیان بہیجی تہین **۵** آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ ہندی زبان اردو کی اصل اور بنیاد ہے اسپر میرا کچہہ اعتراض نہین ہی مگر مینے عربی کو اردو کی اصل و بنیاد قرار نہین دی ہے بلکہ عربی کو اردو کا جزو اعظم لکہا ہے۔ اگر آپ اصل و بنیاد و جزو اعظم کے معنے اور محاورے پر غور کرتے تو ہرگز یہہ نہ کہتے کہ عربی اردو کا جزو اعظم نہین ہے۔ کیونکہ کسی زبان مین وہ زبان اوسکا جزو اعظم ہے کہ جس زبان کی لفظون سے اوسکو زیادہ رونق ہوتی ہے اور جسکی تعبیر اوس زبان سی کار برآری نہین ہوسکتی ہی مثلاً الفاظ مفصلہ ذیل۔ کاغذ۔ قلم۔ عدالت۔ دفتر۔ مثل۔ عملہ۔ وکیل۔ موکل۔ مدعی۔ مدعاعلیہ۔ ناظر۔ منشی۔ محرر۔ محافظدفتر۔ منصرم۔ منصف۔ صدر الصدور وغیرہ وغیرہ اگر اردو زبان سی نکال دئے جائین۔ تو اونکی جگہہ مین ہندی قایم ہوسکتی ہے یا نہین۔ مین کہتا ہون نہین کیونکہ ہندی زبان کی حیثیت پہلے جوکچہہ ہی ہو مگر اسوقت ہندی کی وہ حیثیت باقی نہین ہے کہ ان لفظونکے مقابلے کے الفاظ ہندی زبان مین موجود ہون اگر نئے نئے الفاظ گڑہی جائین اور پرانے الفاظ تلاش کرکے عربی کے قائم مقام کئے جائین تو شاید ہو۔ تب بہی غیر مشہور لفظون سی آشنا ہونے کیواسطے ایک دراز مدت کی ضرورت پڑیگی اور اسوقت تک عدالت کی کارروائی مین بڑا ہرج واقع ہوگا **۶** آپ جو یہہ تحریر فرماتے ہین کہ کسی مخلوط زبان سی اوسکے ایک رکن کو نکالنے سی اوسمین ہرج واقع نہو تو وہ اوسکا جزو اعظم نہین ہوگا۔ اگر کسی زبان کے نکلنے سے اوسمین ہرج واقع ہو تو وہ اوسکا جزو اعظم ہی لہذا اگر اردو زبان سی عربی الفاظ نکالدینے سے اردو مین کچہہ ہرج واقع ہو تو عربی اردو کا جزو اعظم نہین ہوگا۔

جواب جب کسی زبان مین ایک دوسری زبان کی ملنے سی ایک نئی زبان بنتی ہے تو اوس مخلوط زبان مین اصلی زبان کے حروف رابطہ اور افعال کا ہونا[۴] باقی لفظونمین اکثر عربی اور فارسی خصوصاً عربی بہت کثرت سے ہین۔ اگر آپ اپنی ہی تحریر سے حروف رابطہ اور افعال کو چہوڑکر دوسرے لفظونکا شمار کیجیگا تو اغلب کہ عربی لفظونکا شمار زیادہ ہوگا۔ علاوہ برین جو افعال بہی اردو مین مستعمل ہین اونکا اکثر حصہ عربی۔ فارسی اور ہندی لفظون کی ترکیب سی بنا ہے مثلاً حکم دو۔ طلب کرو۔ قتل کرو۔ خبر دو۔ انصاف کرو۔ فیصلہ کرو۔ تجویز کرو۔ تنقیح کرو۔ تصفیہ کرو۔ یہہ کل ترکیبی یعنی جعلی مصدر سے مشتق ہوئے ہین۔ **۷** آپ جو یہہ تحریر فرماتے ہین کہ اسجملہ سے کہ وہ شخص بڑا فصیح ہے اگر عربی الفاظ کو نکال کر اوسکی جگہہ مین فارسی الفاظ قائم کئے جائین تو جملہ بدستور قائم رہے گا۔ اسلئے

[۴] جو دوسری [illegible] حروف رابطہ اور افعال ہین۔

برخلاف اگر ہندی الفاظ نکال کر اوسکی جگہہ مین فارسی قائم کئے جائین تو جملہ فارسی کا بنجائیگا اسواسطے عربی اردو کا جزو اعظم نہین ہوسکتا ہے میری دانست مین یہہ خلاف عقل ہے۔ کیونکہ ایک موتی کا ہار سونے کی تار کے ذریعہ سے گوندہا جائے تو ہار کا جزو اعظم موتی ہوگا۔ ہرچند کہ تار کو جو ربط کا ذریعہ ہے نکال لینے سے ہار باقی نہین رہیگا تاہم سونے کا تار ہار کا جزو اعظم نہین کہلائیگا۔ اسیطرح اگر ایک کمیٹی کا ایک ممبر بڑا عالم و فاضل ہو اور اوس کمیٹی کی ترقی مین وہ بڑا کوشش کرنیوالا ہو تو وہ ممبر اوس کمیٹی کا جزو اعظم کہلائیگا حالانکہ اگر وہ ممبر اس کمیٹی سے نکل جائے تو کمیٹی قائم رہیگی۔ اکثر درختون کے ساق یعنی زمین کے اوپر کا حصہ باعتبار فائدہ جزو اعظم ہے ہرچند کہ درختون کی ساقون کے کاٹنے سے جڑین اپنی جگہہ مین قائم رہینگی مگر جڑون کے کاٹنے سے درخت قائم نہین رہیگا تو اس سے جڑ درخت کا جزو اعظم نہین ہوگا۔ اسمین کچھہ شک نہین کہ اردو زبان کی اصل و بنیاد ہندی ہے کیونکہ اسکے نکال ڈالنے سے اردو باقی نہین رہیگی مگر عربی لفظونکو نکال ڈالنے سے جو اوسکا جزو اعظم ہے اردو جڑ کی سے بے مصرف باقی رہجائیگی۔ اسیطرح اگر ایک اردو جملے سے (اضلاع مغربی و شمالی کی کل حکام بڑے منصف ہین) کل عربی لفظون کو نکال ڈالا جائے تو کے بڑے ہین۔ جڑ کا سا بے مصرف رہجائیگا۔ الا اگر عربی لفظون کی جگہہ مین ہندی لفظ قائم کئے جائین تو اولاً اونکا ہونا قریب قریب غیر ممکن ہے اگر ہو بھی تو جملہ اردو باقی نہین رہیگا ہندی بنجائیگا۔ **ک** آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ جغرافیہ اور دوسرے علمونکی ترجمے مین عربی الفاظ قائم کرنیکا سبب یہہ ہے کہ جس زمانے مین انگریز لوگ اس ملک مین آئے اوس زمانے مین عربی زبان کو ہندی کی بہ نسبت زیادہ غلبہ تہا اور ہندو مسلمان سب کے سب اسی کی طرف توجہ رکھتے تہے۔ پس جو ترجمہ اوس زمانے مین انگریزی سے اردو مین ہوا اوسمین عربی الفاظ داخل کئے گئے اور ہندی وغیرہ کا کچھہ خیال نہ کیا گیا یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ اوائل مین چالیس برس تک کوئی کتاب اردو مین نہین لکھی گئی تہی البتہ ۱۷۹۵ء سے ۱۸۱۰ء تک چند کتابین مثلاً نوطرز مرصع۔ باغ اردو۔ آرایش محفل۔ باغ و بہار۔ پریم ساگر۔ وغیرہ اردو مین لکھی گئی تہین مگر ۱۸۱۳ء مین کچھہ انگریزی کتابین اردو مین ترجمہ ہوئین۔ چونکہ اسکے پیشتر ۱۸۳۵ء مین سرکاری دفتر کی زبان اردو ہوگئی تہی اور سرکاری عملداری کی مدت کو پچاسی برس ہوچکا تہا اسواسطے ۱۸۴۳ء مین عربی کا غلبہ باقی نہین رہا۔ اگر مان لیا جائے کہ تہا تب بہی جو کتابین اس دس برس کے اندر ترجمہ ہوئی ہین اونکی بہی قریب قریب کل مصطلحات عربی سے قائم کی گئی ہین۔ علاوہ بہین مرزا قتیل نے اور نواب سعادت علی خان کے زمانے مین سید انشاء اللہ خان نے اردو مین صرف و نحو عروض اور منطق کے لکہنے مین جو مصطلحات قائم کی ہین اونمین سے چند کی ایک فہرست دیتا ہون جس سے یہہ بخوبی ظاہر ہوگا کہ ہندی مین اصطلاح قائم کرنے کی صلاحیت کہان تک ہے۔

فہرست نمبر (۱)

مصطلاحات قدیم	مصطلاحات جدید
تصدیق	جیونکا ٹنٹیون
موضوع	بُول
محمول	بھرپُور
موجبہ	پُوراجوڑ
سالبہ	پورا توڑ
عموم خصوص مطلق	اکہری اونچ نیچ
عموم خصوص من وجہہ	دوہری اونچ نیچ
تسلسل	اولجہا سوت
دور	ہیر پہیر

۸ آپ جو یہ تحریر فرماتی ہین کہ عربی الفاظ جو اردو مین قائم کئے گئے ہین وہ چند صدیون سی اہل عرب و فارس کے لٹریچر مین مستعمل ہین اگر مصطلاحات سے معمولی الفاظ مراد ہین تو ہمنے بہی کوئی نیا لفظ نہین گڑہا ہے اور اگر الفاظ سے مصطلاحات مراد ہین تو یہہ آپکا بیان قابل تسلیم نہین ہے۔ کیونکہ جو مصطلاحات اس زمانے مین عربی سے قائم کی گئی ہین اونمین صرف بعض پہلے سے (بہت کم) عربی لٹریچر مین تہین اور اکثر اس زمانہ مین قائم کی گئی ہین۔ اس زمانے کی کتابون مین قائم گئی ہوئی مصطلاحات مین سی چند کی ایک فہرست دیتا ہون اگر یہ سابق سے عربی۔ فارسی لٹریچر مین موجود ہین جیساکہ آپکا دعوی ہے تو آپ از راہ مہربانی اونکا پتہ ٹہکانا یعنی اوس کتاب کا نام او صفحہ کا نمبر جسمین وہ ملین اپنے رسالہ کے ذریعہ سی مشتہر فرما کر مجھکو اور میرے ایسے اور نا دانون کو اگر کوئی ہون گمراہی سے باز رکہئے۔

فہرست نمبر (۲)

مقیاس الحر۔ مقیاس الرطب۔ مقیاس الثقل۔ مقیاس المطر۔ مفراغ الہوا۔ وزن متناسب۔ تثلیث القوہ تربیع القوہ۔ تخمیس القوہ۔ تکبیس الماء۔ تسقیط الماء۔ مخراج الہوا۔ متفرق المیاہ۔ مجتمع المیاہ — واضح ہو کہ ان لفظون سی کوئی میرے قائم کئے ہوئے نہین ہین۔ **۹** آپ جو یہہ تحریر فرماتے ہین کہ عربی مصطلاحات اردو لٹریچر مین بہ نسبت حکومت اہل اسلام کے مدت دراز سے مروج تہی۔ اسکے جواب مین مین یہہ کہتا ہون کہ عہد سلطنت اسلام مین کسی علم کی کتاب اردو مین نہین لکہی گئی تہی اور نثر مین بہی **دہ مجلس اور مثنوی** میر تقی کی نثر اور میر جعفر زٹل کی **زٹل** کے سوا اور کوئی کتاب نہین لکہی گئی تہی۔ آپکی دانست مین اگر کتابین تہین تو مین نہایت عاجزی سے درخواست کرتا ہون کہ آپ اون کتابون سی جنمین یہہ مصطلاحات موجود ہون اور اون کے مصنفون کے نام سی اور وہ کہان ملین گی اونکی پتہ سے مجھکو مطلع فرما کر ممنون فرمائیے۔ **۱۰** آپ جو یہہ تحریر فرماتے ہین کہ کوئی نئی گڑہت کا لفظ جو کسی ہند کے باشندہ کی تجویز کردہ ہو اور جسکو ابہی تک اصطلاح کا درجہ حاصل نہین ہوا ہو اور قوم عرب کے اتفاق سے وضع نہوا ہو ان علوم مین داخل نہین کیا گیا ہے

آپکے اس بیان سے ظاہر ہے کہ جب کسی دوسرے ملک کا باشندہ عربی سے مصطلحات قائم کرے تو اوسپر المعرب سے
اتفاق کرنا فرض ہے۔ **اولاً** اہل عرب مین سے کوئی ابہی تک علم ادب اور علم ادیان کے سوا کسی علم مین ایسا عالم نہین ہوا ہے
اور کسی نے علم ادب اور علم ادیان کے سوا اور کسی علم مین کتاب ہی نہین لکہی ہے۔ اور اسوقت علم ادب مین بہی نہ کوئی سحبان
ہے اور نہ کوئی امراؤ القیس ہے۔ **ثانیاً** جب کسی امر مین یہہ دعوہ دو شخص کا اتفاق ہونا مشکل ہے تو ایسی حالتمین قوم عرب کے
کل یا اکثر افراد سے اتفاق کرانا (خصوصاً ہندوستانیون کیواسطے) دوسرے موانعات کے علاوہ بین المشرقین کی دوری بہی سد
سکندری سے کم مانع نہین ہے تو ایسی حالتمین المعرب سے اتفاق کرانا کیونکر ممکن ہوسکتا ہے **ثالثاً** جب المعرب مین سے کسی نے کوئی
علوم جدیدہ کو خواب مین بہی نہین دیکہا ہے اور نہ کوئی اردو زبان کو بخوبی سمجہتا ہے تو ایسی حالتمین علوم جدیدہ کی کتاب
اردو مین لکہنے کیواسطے المعرب سے اتفاق کرانا کسقدر خلاف عقل ہوگا۔ یہہ سبب بر نیّر اعظم سے بہی زیادہ روشن ہے۔ علاوہ برین
جسوقت **ابوالقلیم** باشندہ دمشق نے پہلے پہل یونانی سے کتب حکمیہ کا ترجمہ عربی مین کیا تہا اور اوسوقت اونہون نے
جو نئی مصطلحات قائم کی تہین تو المعرب سے اتفاق کرایا تہا یا نہین جیساکہ آپکی رائے کے مطابق کرانا ضروری ہے تو اسکا
آپکے پاس کیا ثبوت ہے۔ اگر آپکی دانست مین المعرب سے اتفاق کرانا صرف اہل ہند پر فرض ہے اور دوسرے کسی عجمی پر نہین ہے
تو اس سے یہہ ثابت ہوگا کہ اہل ہند کل ملکون کے باشندون کی بہ نسبت کم عقل۔ کودن۔ اور غبی ہین تو جو آپکی اس رائے سے
اتفاق کرے وہ المعرب کا اتباع کرے اور اونسے اتفاق کرائے۔ مین تو اہل ہند کو نہ اپنے کو کسی المعرب کے مقابلے مین کم عقل اور
غبی سمجہتا ہون بلکہ موجودہ المعرب سے موجودہ اہل ہند کو زیادہ فاضل اور لائق سمجہتا ہون اور اگر موجودہ المعرب کو موجودہ
اہل ہند کے مقابلے مین جاہل کہا جائے تو خلاف نہین ہوگا۔ ہان البتہ کہجور کے جہنڈ اور خار مغیلان اور بحکم **النظر الی الابل کیف خلقت** ایک عجیب جانور اونٹ کا اہل عرب جسقدر چاہین اپنا فخر کرلین کیونکہ انہین کوئی اہل ہند
اونکا مقابلہ نہین کرسکتا ہے۔ **۱۱** میری مصطلحات کی بابت آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ ابہی تک اصطلاحکا درجہ
حاصل نہین ہوا ہے اور میرے سوا کوئی دوسرا نہین سمجہہ سکتا ہے۔ اسکے جواب مین مین یہہ کہتا ہون کہ اگر نئی ہونیکے سبب سے
میری اصطلاحونکو ابہی تک درجہ اصطلاحکا نہین حاصل ہوا ہے تو قدیم اصطلاحون کے واسطے بہی یہی بات تہی جب وہ
نئی تہین اور قدیم اصطلاحونکو جیساکہ لوگ اونکی تعریف سے سمجہتے ہین ویسی ہی میری اصطلاحونکو بہی اونکی تعریف سے
سمجہتے ہین آپ اگر تنہا نہین سمجہتے ہین تو اس سے میری قائم کی ہوئی مصطلحات مہمل نہین ہوجائینگی۔ علاوہ برین پہلے
آپنے اپنی تقریظ مین تسمیہ کیمیائی کی بڑی تعریف لکہی ہے اور اب اوسکو برا کہتے ہین مگر مین نہین جانتا ہون کہ آپکی
ان دونون تحریر دن مین سے کون سچ ہے (یا باہم شورہ شورہٹی یا باہم بڑکی) **۱۲** آپ جو یہہ کہتے ہین کہ آپکی
مصطلحات ابہی تک آپکی کتاب مین بند ہین تو یہی کیفیت معلم اول ابو الحکما شیخ الرئیس کی مصطلحات کی تہی جب تک
انہون نے کتابین لکہی تہین۔ **۱۳** آپ جو یہہ تحریر فرماتے ہین کہ ابہی اسبات پر ایک قوم کا اتفاق نہین ہوا ہے

کہ فلان چیز کو فلان نام سے پکارا جائیگا تو اسصورت مین ایک شخص کے نو ایجاد لفظ کے پڑہنے یا نہ پڑہنے سے جو اوس چیز
کیواسطے اوسنے لکہا ہے کیا ہرج آ رہی ہوسکتی ہے - اسکے جواب مین میری التماس ہے کہ جسوقت مالک بن انس نے علم
حدیث قائم کیا تہا تو اونہون نے اقسام حدیث کیواسطے معضل - موضوع - مرفوع - حسن - غریب - صحیح - اور
سنوانہ وغیرہ الفاظ قائم کیا تہا اوسوقت یہہ الفاظ کسی عربی لغت مین نہ تہے اور نہ یہہ قوم کے اتفاق سے قائم
کئے گئے تہے تو ان مصطلحات پر بہی وہی اعتراض قائم ہوسکتا ہے جیساکہ میری اصطلاحات پر آپنے کیا ہے - اسمین کچہہ
شک نہین کہ انگریزی لفظونکو ہندی یا معرب کرنیکے بعد اونکا لکہنا پڑہنا ویسا ہی آسان ہوگا جیساکہ میری مصطلحات
کا ہے لگر سمجہنا اور یاد کرنا اوسقدر آسان نہین ہوگا - مثلاً جب ایک شخص قتل کے معنی جانتا ہے تو اوسکی وسطے قاتل - مقتول - مقتل
قتال - قتّال - وغیرہ کا سمجہنا اور پڑہنا آسان ہوگا - اسکے برخلاف اگر یہہ کل الفاظ انگریزی لفظون سے معرب
ہوتے تو انکی ہر ایک کو علیحدہ پڑہنا اور یاد کرنا پڑتا **۱۴** آپ جو یہہ تحریر فرماتی ہین کہ اردو حروف ہماری اپنی
زبان کی حروف ہین پس انگریزی الفاظ کو اون حروف سے لکہنا پڑہنا اور یاد کرنا ایسا ہی آسان ہے جیساکہ اون
عربی الفاظ کا ہے جو ہماری اردو لٹریچر اور لغات مین مستعمل ہین - اسکو بہی مین نہین تسلیم کرسکتا ہون کیونکہ اردو مین بہی
سب وہی حروف ہین جو عربی اور فارسی مین ہین اسواسطے عربی اور فارسی الفاظ جو اردو مین لکہی جاتی ہین وہ اونہون
حرفونسے لکہی جاتی ہین جو عربی اور فارسی کتابون مین لکہی جاتے ہین - اسواسطے انگریزی لفظونکا پڑہنا اردو حرفون سے
آسان نہین ہوسکتا ہے جیساکہ عربی - فارسی کا ہے انگریزی لفظ **گاس** - کو ہمنے **گیس - گیاس - گاس**
مختلف طور پر لکہا ہوا دیکہا ہے آپکو انگریزی لٹریچر مین نہایت درجہ کا تبحر ہونیکے سبب سے انگریزی لفظونکو اردو حرفون
سے پڑہنا مشکل نہین ہوتا ہوگا - مگر اس سے یہہ قیاس نہین کرنا چاہیے کہ کسیکو ایسا نہین ہوتا ہے - مین ہمیشہ سے چند لوگون کو
پڑہایا کرتا ہون اور اونمین سے بعض انگریزی طبی کتابونکو جو اردو مین ترجمہ ہوئی ہین پڑہتے ہین اور اونمین جو انگریزی الفاظ
اردو حرفونسے لکہے ہین اونکو کوئی کسیطرح اور کوئی کسیطرح پڑہتا ہے مگر مین اون لفظونکا صحیح تلفظ زبانی یاد کرا دیتا ہون
مگر بعض انگریزی لفظونکا تلفظ اردو حرفونسے ایسا بگڑ جاتا ہے کہ مین بہی اوسکا پتہ نہین لگا سکتا ہون کہ وہ کون
لفظ ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ میری ایسی کم استعداد والونکو اس قسم کی دقتین ضرور پیش آتی ہونگی اور چونکہ اکثر کم استعداد
ہین للاکثر حکم الکل ہے - تو اس سے آپکا یہہ کہنا کہ انگریزی لفظونکو اردو مین لکہنا پڑہنا ویسی ہی آسان ہے
جیساکہ عربی - فارسی لفظونکا ہے یہہ صحیح نہین ہوسکتا ہے **۱۵** آپنے جو یہہ لکہا ہے کہ حموضیہ سے کوئی ہرگز نہین
سمجہیگا کہ اسکے معنی حامض بنانی والا ہے اور اسکے برخلاف آکسیجن کے معنے حامض بنانیوالا ہوتی ہین کچہہ شک نہین ہے
یہہ بہت صحیح ہے - مگر آکسیجن - ہائیڈروجن - اور نیٹروجن کے سوا کل عنصرونکے انگریزی نامون کی وہی کیفیت ہے
جو سب سے رکہی ہوئی نامون کی ہے اسواسطے مینے ان تینونکا جواب جدا آپکی تقریظ پر لکہا تہا مستثنے کیا تہا اور اسواسطے

ہماری لفظ حمو نینیہ سی اسیجن کا مقابلہ کرنا فضول تہا - اور ہماری باقی اصطلاحونکی بابت آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہی
کہ انکو صرف معنی دار ہونیسے وہ معنی نہین سمجھی جاتے ہین کہ جنکے واسطی وہ قایم کیے گئے ہین یہہ بہی نہایت صحیح ہے مگر مین کہتا
ہون کہ کل زبان کی علمی کتابون مین قریب قریب کل مصطلحات کی کیفیت یہی ہے مثلاً لفظ طب (جسکے معنی نرمی اور حرکی
ہے) یا لفظ صرف (جسکے معنی سب پر ظاہر ہے) لفظ نحو (جسکے معنی سوے اور راہ ہی) یا لفظ فقہ (جسکے معنی ...
ہی) یا لفظ عروض (جو کہ مکہ کا ایک دوسرا نام ہی) اور لفظ فلسفہ (جسکے معنی حب العلم ہے) کوئی نہین سمجہیگا کہ یہہ علوم کیا
ہین جنکے یہہ نام ہین - اب مین چند انگریزی لفظونکی بہی مثال دیتا ہون جس سے یہہ ظاہر ہوگا کہ اصطلاحونکی کیا کیفیت
مثلاً بے پہول والے درختونکو کرپٹوگیمس Cryptogamous کہتے ہین کرپٹو کے معنی پوشیدہ اور
گیمو کے معنی نکاح ہی - پہول والے درختونکو فنروگیمس Phanerogamous کہتے ہین - فنرو کے معنی ظاہر اور
گیمس بدستور نکاح ہی - پہول کی رنگین یا سفید پتون کو پٹل Petal کہتے ہین اور پہولون کو جنکے
پٹل ایکدوسرے سے جڑے ہوئے ہوتے ہین گیموپٹلس Gamopetalous کہتے ہین گیمو کی معنی نکاح
اور پٹلس کے معنے پٹل والا - اس سے اکثر لوگ واقف ہین کہ پہول مین بہی نر و مادہ ہوتی ہین اور ان اجزا کو جنکے سبب سے
پہول نر کہلاتی ہین انڈریشیم Andraecium کہتے ہین اور معنے اسکے میل ہیبی ٹیشن -
Male Habitation یعنے مردانہ مکان اور ان اجزا کو جنکے سبب سے پہول مادہ کہلاتے ہین
گائینیشیم Gynaecium کہتے ہین اور اسکے معنے فی میل ہیبی ٹیشن
Female Habitation یعنے زنانہ مکان ہی - شیر دار جانورون مین ایک قسم کے جانورون کو
جنکے اکثر مین صرف کاٹنے والے دانت نہین ہوتے ہین ایڈنٹیٹا Edentata یعنے بے دانت والا
کہتے ہین - کیچوئونکو (خراطین) جنکے بعض اقسام کے جسم پر بہت ہی چہوٹی چہوٹی ... ہوتے ہین اور جنکا محسوس
ہونا بالا خوردبین کے مشکل ہی ہو انکے سبب سے آلی گوچیٹا Oligochaeta یعنے چند بال والا کہتے ہین
ان ناموں سے مسمی کی کیفیت کہانتک ظاہر ہوسکتی ہی اور کہانتک جامع الصفات ہین غور کرنیوالے پر پوشیدہ نہین ہیگا
ایک قسم کے ہاتہی کو جو انسانی زمانے کے پیشتر قطعی ہلکو نہین رہتا تہا اور جسکے نسبت یہہ چہوٹا قصہ مشہور ہی کہ یہہ
مٹی کے اندر رہتا تہا میمتہ Mammoth کہتے ہین اور میمتہ ایک کہ کی لفظ ہی جسکے معنے
زمین کے نیچے ارض ہی - ایک دوسرے قسم کے ہاتہی کو جسکا دانت آکل جانور دنکا سا نوکیلا ہو انکے سبب سے میسٹوڈن
Mastodon یعنے نوکیلا دانت والا کہتے ہین - کیا یہہ بات کسی اور کوئی مٹی کے اندر رہنے والا اور یہہ
مسٹوڈن کے سوا اور کوئی نوکیلا دانت والا جانور یہ نہین ہی - شیوالک کے پہاڑ سے ایک ہرن کی لاش نکلی ہی جو ہاتہی
سا بڑا اور سونڈ والا تہا مگر شیوالک کے پہاڑ سے نکلنے کے سبب سے اوسکو سیوا تھیریم کہتے ہین - شیوالک صرف سیوا

سیو اکو لیکر اور اوسکی ساتہہ تھیریم جسکے معنی چارپایہ جانور ہی۔ ملا دیا ہے۔ ان دونون لفظونمین کسی قسم کی ترکیب
نہین ہی اگر ترکیب بہی فرض کر لیجاے تو اسکے معنی سیوالک کا چارپایہ جانور ہوگا۔ کیا اس زمانے مین سیوالک
کے پہاڑ و نپر کوئی چارپایہ جانور نہین ہی کہ جسسے ہزارہا برس پیشتر کے ایک مفقود جانور کو اس نام کی ساتہہ موسوم کیاہے
اگر ضرورت ہوگی تو اس قسم کی مثالین اور بہی دیجائینگی۔ مین علم کمسٹری کا مترجم ہون مجکو مصنف ہونیکا دعوی
نہین ہی اور نہ اہل یورپ مین سے کسی بڑے کمسٹ کو یہہ دعوی ہو سکتا ہی کہ وہ علم کیمیا کا مصنف ہے کیونکہ موجودہ علم کیمیا
صدہا آدمیونکی کوشش سے قائم ہوا ہی **۱۶** آپ جو میرے ترجمہ کی نسبت یہہ فرماتی ہین کہ اصل سے تعلق بہت کم
رکہتا ہی غلط ہے اسواسطے مین نہایت اصرار سے آپسے عرض کرتا ہون کہ آپ ازراہ مہربانی میری غلطیونکو انگریزی سے
مقابلہ کرکے ثابت کیجئے مگر اس ثبوت مین آپ آکسیجن۔ ہیڈروجن۔ اور نیٹروجن کو نہ لیجیگا کیونکہ مین نے خود ان
نامونکو معنے کی اعتبار سے اپنی رکہی ہوئے نامون سے اچہا ہونا تسلیم کیا ہی اور جو نامونکا پورا پورا ترجمہ نہین کیا ہی اوسکا
سبب یہہ ہی کہ مرکبات کی نام رکہنے مین اکثر عنصرونکے نامونکو جو مرکب کرنیمین ایک ساتہہ ملاکر نام قائم کرتی ہین مثلاً جب
آکسیجن کو دوسرونکی ساتہہ مرکب کرتے ہین تو مرکب کو **آکسایڈ Oxyde** کہتے ہین جیساکہ **آیرن**
آکسایڈ Iron oxyde کاپر آکسایڈ Copper oxyde وغیرہ ہین تو اس سے ظاہر ہی
کہ مرکبات کی نام رکہنے مین عنصرونکے نامونکو ایکجا ملا دیتی ہین مگر ایکجا کرنیمین آکسیجن کے دو لفظون سے صرف ایک لفظ
آکسیس کو بہی پورا نہین لیا ہی صرف آکس لیا ہی اور اوسکی ساتہہ آیڈ ملایا ہی۔ چونکہ انگریزی
مین جب دو لفظون سے ایک مرکب لفظ بناتی ہین تو اوسکو اسطرحپر بناتی ہین کہ ایک مفرد لفظ کا سا بنجاے تو ایسی حالتمین
اوسکو ایک تیسری سے مرکب کرتے وقت آخر سے کچہہ حرف ترخیم کر دیتی ہین تو اس سے اوسکی اصلیت مٹ نہین جاتی ہی اسکے
برخلاف اگر مین آکسیجن کا نام مولد الحامض رکہتا تو مرکب کرتے وقت اگر مولد الحامض کی دو لفظون سے
پورا ایک لفظ بہی لیتا تب بہی مجکو بجاے حدید محوض آمیز اور مس محوض آمیز کے حدید مولد آمیز یا حامض آمیز
اور مس مولد آمیز حامض آمیز کہنا پڑتا اسواسطے ہمنے نسبتی حرفونسے نام قائم کیا ہی تاکہ دوسری کی ساتہہ ملانیمین
آسانی ہو۔ اسیطرح جب یونانی کتابونکا ترجمہ عربی مین قائم کیا گیا تہا اوسوقت بہی بعض نام نسبتی حرفونسے
قائم کئے گئے تہے مثلاً آنکہہ کی رطوبتونکا نام جلیدیّہ۔ بیضیّہ۔ زجاجیّہ۔ اور پردونکا نام قرنیّہ۔ عنبیّہ۔ شبکیّہ۔
زطنیّہ۔ وغیرہ نسبتی حرفونسے قائم کئے گئے تہے کسی جنس یا نوع کا نام بہت شاذ ایسا ہو سکتا ہی کہ جامع الافراد و
مانع الغیر ہو۔ اسواسطے کل علمی کتابونمین جو نام یا مصطلاحات قائم کرتے ہین اون کی تعریف کیجاتی ہی۔ جب نام سے
پوری ماہیت ظاہر کرنا غیر ممکن ہی اور تعریف کی ضرورت پڑتی ہی تو حتی الوسع یہہ کوشش کرنی چاہئے کہ نام مختصر اور
فصیح ہون۔ **۱۷** جب آپ خود تسلیم کرتے ہین کہ کل مصطلاحات علمی ناقص ہین تو ایسی حالتمین اگر ہمنی بہی

نسبتی حرفونسے نام قائم کیا ہی جس سے مسمی کی پوری تعریف نہین ہوتی ہی تو یہہ کیونکر قابل اعتراض ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر بلن ٹین صاحب۔ یل یل ڈی جو انگریزی اور عربی مین ایک علامہ مشہور تھے اور ایک دراز مدت تک بنارس کالج کے پرنسپل تھے۔ اکسیجن کا ترجمہ ہوا محی کیا تھا اور بابو لکشمی شنکر مصر یم ڈی جو بنارس کالج کے پروفیسر تھے اور جنہوں نے کئی کتابین ہندی اور اردو مین تالیف کی ہین اور جنکا ایک اخبار کاشی پتر کا اردو اور ہندی مین جاری ہی اکسیجن کا ترجمہ پران پت بایو کیا ہی۔ بابو کنہی لال رای بہادر اسسٹنٹ پروفیسر کمسٹری میڈیکل کالج کلکتہ نے اکسیجن کا ترجمہ انل جان کیا ہی۔ اور پٹنہ دویزن کے ایک مدرس نے جنکا نام اسوقت مجھے یاد نہین ہی اکسیجن کا ترجمہ جنانی ہوا کیا ہے۔ اور جناب اڈیٹر صاحب تکمیل الحکمت نے اکسیجن کا ترجمہ حموضت پیدا کرنا کیا ہی۔ ان ناموںسے بخوبی ظاہر ہی کہ کہانتک یہہ دوسرے عنصرونکے ناموں کے ساتہہ مرکب ہو سکتے ہین۔ مگر جن صاحبوں نے اکسیجن کا ترجمہ کیا ہی ناموں کے ساتہہ صرف اکسیجن کا بیان کیا ہی اگر مرکبات کے نام قائم کرتے تو اون لوگونپر یہہ بخوبی ظاہر ہوتا کہ مرکبات کا نام قائم کرنا ان ناموں سے کیونکر ممکن ہوتا۔ جناب اڈیٹر صاحب تکمیل الحکمت سے میری یہہ عرض ہی کہ وہ اپنے رکہے ہوئے نام حموضت پیدا کرنا سے مفصلہ ذیل انگریزی لفظونکا ہم معنی لفظ مشتق کر کے اپنے رسالہ لاثانی کے ذریعہ سے مشتہر فرما دین تاکہ آئندہ علم کمسٹری کے مترجمونکو ایسی فاش غلطی کرنیکی نوبت نہ آوے کہ جیسی ہمنے کی ہے اور وہ الفاظ جو اکسیجن سے مشتق ہوئے ہین یہہ ہین۔

فہرست نمبر (۳)

آکسی ڈائز	Oxydize	آکسی جی نیشن	Oxygenation
آکسی ڈایزر	Oxydizer	آکسی جی نیٹ	Oxygenate
آکسی ڈیٹ	Oxydate	آکسی ڈیٹڈ	Oxydated
آکسی ڈیشن	Oxydation	آکسی جی نیٹڈ	Oxygenated

ہر چند کہ جناب اڈیٹر صاحب کیواسطے ان لفظونکا انگریزی حرفونسے لکہنا کچہہ ضرورت نہین ہی کیونکہ وہ خود ان لفظونسے واقف ہین اور انکو اردو حرفونمین انگریزی الفاظ پڑہنے مین کچہہ دقت نہین ہوتی ہی تاہم اور لوگونکے واسطے جو میری ایسا کل انگریزی لفظونکو اردو خطونسے پڑہ نہین سکتے ہین ان لفظونکو انگریزی حرفونسے لکہدیا ہے۔ نسبتی حرفونسے عنصرونکے نام کی بابت جو۔ نونیتہ۔ ہمیتہ اور سندورتہ وغیرہ ہندی لفظونکو بطور مثال کے اس غرض سے پیش کیا تہا کہ اول نونیتہ کے معنے نمک کا ذائقہ رکہنے والا دوسرے نونیتہ کے معنے نمک بنانیوالا اور سندوریہ سرخ رنگ رکہنے والے آم کو کہتے ہین اور ہمیتہ ایک قسم کا جنگلی درخت ہی جو آب ایستادہ مقامونمین پیدا ہوتا ہے۔ آپنے ان معنونکو تسلیم تو کیا ہی مگر سیدہی طور پر نہین بلکہ کچہہ فضول الفاظ بڑہا کر انمین زبردستی آپنے معنے نسبت کا لگایا ہی۔ حالانکہ نسبت مین دو چیز ہوتی ہین۔ منسوب الیہ اور منسوب یعنے مضاف الیہ اور مضاف اور یہہ دونون ایک نہین بلکہ ایکدوسرے کے غیر ہوتے ہین مثلاً کابلی انار

اسمین کابل اور کابلی اثار ایک چیز نہین ہی بلکہ ایکدوسرے کی غیر ہین اور آپ جو یہہ فرماتی ہین کہ پنیۃ کے معنے بانی کا ہوگا تو اس سے عموماً کل پانیکی درخت مراد ہونگی حالانکہ پنیۃ ایک قسم کی درخت کا نام ہی - لفظ نونینہ مین جسکے معنے نمک بنانیوالا ہی اگر نسبت کی معنی لگا جاے تو نونیہ کی معنی نون یعنی نمک کا ہوگا تو اس سے یہہ جو ایک قوم کا نام ہی اور وہ نمک بناتی ہین تو نون کا رشتہ دار یعنی بہائی یا لٹرکا بنجائیگا **۱۸** آپنے جو اکسیجن کی معنے حموضت پیدا کرنا رکھا ہے تو اس سے یہہ ظاہر ہی کہ اکسیجن کا ترجمہ مولد الحامض کو غلط سمجہا ہے میرا ترجمہ اگر فرض کیا جاے کہ غلط ہی تو آپکا ترجمہ بہی پورا صحیح نہین ہوسکتا ہی کیونکہ **جینو** کی معنے پیدا کرنا ہی مگر **اکسیس** کے معنی حموضت نہین بلکہ حامض ہی مگر مرکب کی حالتمین ان دونو کی معنی الکیمائی حامض پیدا کرنیوالا یعنے مولد الحامض ہوگا جیسے ہمارے زبانمین بہی قلم کش اور قلم تراش کے معنی علیحدہ علیحدہ قلم کہینچ اور قلم کاٹ ہی مگر مرکب حالتمین قلم کہینچنے والا اور قلم کاٹنے کا آلہ ہوگا اور ایسی ہی انگریزی مین بہی ہوتا ہی اگر ایسا نہو تو اکسیجن کی بہی معنی حموضت پیدا کرنا نام کی قابل نہین باقی رہیگا **۱۹** آپنے جو میرے قائم کئی ہوئی مرکبات اور کل مصطلحات کو باعتبار ترجمہ کی غلط اور باعتبار معنی کی ناقص ٹہرایا ہی اور یہہ بہی لکہا ہے کہ لفظ حموضیہ کو بطور نمونہ کی پیش کیا ہی جیساکہ حموضیہ مین غلطی ہی ایسے ہی کل لفظونمین غلطی ہی - مینے آپسے یہہ درخواست کی تہی کہ میری قائم کئی ہوئی کم سی کم میٹس لفظونکو انگریزی لفظونسے مقابلہ کرکے انگریزی ناموںکو میری رکہی ہوئی ناموںسے بہتر ہونا ثابت کیجئے - مگر بڑی ہی افسوس کی بات ہی کہ آپنے ایسا سخت الزام مجہپر لگایا ہی اور باوجود میری درخواست کے بہی آپنے چند انگریزی لفظونکو بہی میری لفظونسے مقابلہ کرکے میری لفظونکا بُرا ہونا ثابت نہین کیا ہی **۲۰** آپ جو یہہ فرماتی ہین کہ جسزمانی مین حکماء نی اصطلاحات قائم کیا تہا اسوقت کل نام صفاتی تہی مگر اس زمانی مین اشیا کی حقیقت زیادہ منکشوف ہونیکی سبب سے وہ نام صفاتی باقی نہین ہین اسکو مین نہین تسلیم کرسکتا ہون - کیونکہ علوم جدیدہ کے اور دوسری علمونکی متعلق اصطلاحونمین اور ناموںمین بہت کچہہ ردّ و بدل ہوا ہی اور ہوتا جاتا ہی اور جب ہر وقت ردّو بدل ہورہا ہی تو آپکا یہہ کہنا کیونکر صحیح ہوسکتا ہی کہ جو نام پہلی صفاتی تہی وہ اسوقت اشیاء کی حقیقت زیادہ منکشوف ہونیکی سبب سے صفاتی نہین ہین اگر ناموںمین ردّ و بدل نہوا کرتا تو شاید آپکا یہہ کہنا درست ہوتا اور ناموںمین و اصطلاحونمین ردّ و بدل ہونیکا سبب اکثر مصنفین مین اختلاف آرا ہے - اسواسطی ایک ہی مطلب کے اظہار کیواسطے کئی لفظ قائم کئے گئے ہین - مثال کیواسطے چند لفظون کی ایک فہرست دیتا ہون -

فہرست نمبر (۴)

(۱) میٹافزک Meta Physis (۲) گیموسپلس Gamosepalous

مینٹل فلاسفی Mental Philosophy

مونوسپلس Monosepalous

...کالوجی

(۳) اکیوا فارٹس Aqua Fortis ہیڈروکلورایڈ Hydrochloric Acid

نایٹرک ایسڈ Nitric Acid ہیڈروجن کلورائیڈ Hydrogen Chloride

(۵) ازوئک Hydrogen Nitrate ہیڈروجن نائیٹریٹ Azoic

(۴) میوریٹک ایسڈ Muriatic Acid ہائی پوزوئک Hypozoic

۲۱ آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہی کہ کل مصطلاحات کل حکما کی اتفاق سی قائم ہوئی ہین یہہ بہی قابل تسلیم نہین ہی کیونکہ جیالوجی کی سوا اور کسی علم مین کل مصطلاحات کل حکما کی رای سی نہین قائم ہوئی ہین۔ بلکہ جیالوجی مین بہی کل مصطلحات کل حکما کی رای سی نہین کمیٹیون کے ذریعہ سی جسمین کل حکما نہین بعض حکما شریک تہے قائم کی گئی ہین۔ اگر کل حکما کی اتفاق سی مصطلحات قائم ہوا کرتین تو کیون اسقدر ردّوبدل ہوا کرتا جیسا کہ فہرست سی ظاہر ہے۔ چونکہ آپکی دانست مین مصطلحات کل حکما کی رای سے قائم ہوئی ہین مگر آپنے اسکی کوئی دلیل نہین دی ہی اسواسطے مین آپسے یہہ عرض کرتا ہون کہ آپکی پاس اسکی سند ہی اوسکو آپ تکمیل الحکمت کی ذریعہ سی مشتہر فرمائیے تاکہ کل ناظرین کو اوسسے واقفیت حاصل ہو۔

۲۲ آپنے جو آکسیجن کا نام صفاتی ہونیکی بابت لواسیر صاحب کی مقولہ کی نقل لکہا ہی اسکو مین تسلیم کرتا ہون مگر آکسیجن کی بابت جو ہمنی بحث کیا ہی وہ اس غرض سی نہین تہی کہ آکسیجن کا نام برا ہی بلکہ آپنی جو میری رکہی ہوئی نامون پر اعتراض کیا سب نامون پر ہو سکتا ہی اور آکسیجن پر بہی ہو سکتا ہی اور وہ اب بہی رفع نہین ہوا ہی کیونکہ جسوقت لواسیر صاحب نے آکسیجن کا نام آکسیجن رکہا تہا اوسوقت اگر کوئی دوسرا عنصر حامض بنانیوالا معلوم نہین تہا تاہم جیسا کہ آکسیجن اکثر عنصرون کے ساتہہ ملکر حامض بناتا ہی ویسا ہی اکثر عنصرونسے مرکب ہوکر نمک کی زمین بناتا ہی اور اسسے لواسیر صاحب ناواقف بہی نہین تہے تو کیون اسکا نام نمک کی زمین بنانیوالا نہین رکہا۔ علاوہ برین حموضیہ کی سب سے بڑی ایک معتبر خاصیت یہہ ہی کہ اسکے ذریعہ سی کل نباتات اور حیوانات کی زندگی قائم رہتی ہی جو اور کسی دوسری چیز سے نہین ہو سکتی ہی اسکا نام ایک ایسی عمدہ خاصیت کی ساتہہ زندگی قائم رکہنی والا کیون نہین رکہا۔ ۲۳ آپنے جو یہہ لکہا ہی کہ مروجہ موجودہ طریقہ تسمیہ کیمیائی کی موجد لواسیر صاحب ہین یہہ صحیح نہین ہی۔ کیونکہ لواسیر صاحب کی رکہی ہوئی اکثر مرکبون کے نام منسوخ ہوگئی ہین اور منسوخ شدہ نامونسے بعض بالکل متروک الاستعمال ہین اور بعض نئی نامون کے ساتہہ اور بعض علیحدہ بہی لکہی جاتی ہین۔ بہرحال مرکبات کی نام جو اسوقت مروج ہین وہ راسکو صاحب اور میلر صاحب کے قائم کئی ہوئے ہین ۲۴ آپنے جو لفظ سیولیزیشن پر بحث کیا ہی مین نہین سمجہتا ہون کہ کس فائدہ کیواسطے ہی میری دانست مین یہہ بالکل خارج از بحث ہی۔ اگر آپکو یہہ ثابت کرنا منظور رہتا کہ عموماً انگریزی لفظونکی معنے مین زیادہ وسعت ہوتی ہی تو یہہ ہمارے آپکے اندر مادہ بحث نہین ہی۔ ہر چند کہ سیولیزیشن کی لفظی معنی تہذیب کے معنے سے زیادہ وسیع ہین مگر محاورہ کی مطابق جناب سید احمد خانصاحب نے جو اسکی صراحت کی ہی اور جسکو مینے بہی دیکہا ہی

وہ بہت صحیح ہی مگر سیولیزشن کی مقابلہ مین جب سے تہذیب کا لفظ قائم کیا گیا ہی اوسوقت سی لفظ تہذیب سے علاوہ اُن
معنون کے جو پہلے سی سمجھی جاتے تھی کل وہ معنی بہی سمجھے جاتے ہین جو سیولیزشن سی سمجھی جاتی ہین۔ انہین دنون مین ایک شخص نے گورکھپور
لٹریری سوسائٹی مین تہذیب پر ایک لکچر دیا ہی۔ چونکہ یہہ لکچر لکھا ہوا نہین تہا اس سے مین ٹہیک نہین کہہ سکتا ہون
کہ وہ کتنے صفحہ پر لکھا جاتا مگر پینتالیس ۴۵ منٹ تک بیان کیا گیا تہا اور اغلب کہ آٹہہ صفحہ سی کم نہوتا مگر یہہ لکچر تہذیب کا
سیولیزشن کی معنے ہونی پر نہین تہا بلکہ تہذیب کے معمولی معنے پر تہا **۲۵** آپ جو مجہسے یہہ کہتے ہین کہ آپ اپنی
تحقیقات سی کوئی ایسا لفظ مقرر فرماتے کہ جو اس عنصر کی کل صفات کو اپنے مفہوم مین گہیر لیتا۔ اسکے جواب مین یہہ عرض ہی
کہ کوئی کیمیائی نام یا کسی علم کی کوئی اصطلاح ابہی تک ایسی قائم نہین ہوئی ہی اور نہ یہہ ممکن ہی کہ آئندہ زمانے مین ہو
کہ وہ اپنی کل صفات پر حاوی ہو۔ پیرائی گراف نمبر ۱۵ سے اسکی تصدیق ہوسکتی ہی۔ علاوہ برین عنصرونکے انگریزی نام
مثلاً آکسیجن۔ کلورین اور آیوڈین کیا کل صفات کو اپنے مفہوم مین گہیر لیتا ہی۔ کیا آکسیجن سے آکسیجن مین حامض بنانے
کی خاصیت کی سوا کیا کلورین سے کلورین کا رنگ سبز ہونا اور کیا آیوڈین سی آیوڈین کا رنگ بنفشی ہونیکے سوا انسے اور بہی
کچہہ معلوم ہوسکتا ہی کیا ان نامونسے ان عنصرونکا ثقل نوعی۔ وزن جوہری۔ وزن ذراتی اور کل خواص دریافت
ہوسکتی ہین اگر ہوسکتی ہین تو جیسا کہ ایڈیٹر صاحب چاہتے ہین یا سمجہتے ہین از راہ مہربانی اسکی صراحت فرمادین کہ ان
نامونسے کیونکر یہہ کل باتین دریافت ہوسکتی ہین کیونکہ اسکی صراحت سی کل ساکنان دنیا کو بڑا فائدہ پہونچیگا اور آئندہ
کتابونکی لکہنے مین بیان کی جگہہ مین صرف نام لکہدینا کافی ہوگا۔ اور اس سے جناب ایڈیٹر صاحب کو دنیا مین نیکنامی کہ جس سے
زیادہ ہونا ممکن نہین ہی اور عاقبت کیواسطے ثواب حاصل ہوگا۔ مین اب بہی یہی کہتا ہون کہ کیمیائی نامونمین صرف
چند عنصرونکے نام صفاتی ہین مگر ان مین سے بہی کوئی نام ایسا نہین ہی کہ جو اپنی کل صفات پر حاوی ہو بلکہ صرف ایک ہی صفت
پر نام رکہا گیا ہی ہمنے جو یہہ لکہا تہا کہ صفات کی اعتبار سی آکسیجن کا نام ہیڈروجن اور ہیڈروجن کا نام آکسیجن ہونا
مناسب ہوتا۔ اسپر آپ جو یہہ تحریر فرماتے ہین کہ آپنے کیون اپنی تسمیہ کیمیائی مین ایسا نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی کہ
اول مین مترجم ہون اور یہہ پہلی کتاب علم کیمیا کی ہی کہ جسمین تسمیہ کیمیای قائم کیا گیا ہی اسواسطے مینے اسکو مناسب نہین
سمجہا کہ نامونمین تبادلہ کیا جاے۔ علاوہ برین کوئی نام ایسا نہین ہوسکتا ہی جسپر اعتراض کی گنجایش نہو۔ مثلاً ہمنے آکسیجن کے
نام کی بابت جو یہہ لکہا تہا کہ پانیمین وزن کے اعتبار سی آٹہہ حصہ آکسیجن اور ایک حصہ ہیڈروجن اسواسطے ہیڈروجن کا نام
آکسیجن ہونا چاہئے تہا اسپر بہی اعتراض ہوسکتا ہی کہ کیمیای ترکیب مین وزن کا کچہہ اعتبار نہین ہوتا ہی بلکہ ایٹم یعنی جوہر ونکا
اعتبار کیا جاتا ہی اور پانی کی ترکیب مین دو جوہر ہیڈروجن اور ایک جوہر آکسیجن ہی اسواسطے ہیڈروجن کی نام کا مستحق
ہیڈروجن ہی نہ آکسیجن۔ ہمنے آپکی تقریظ کی جواب مین یہہ کہین نہین لکہا ہی کہ وسعت معنی کی اعتبار سے ہمارے رکہے
ہوی نام انگریزی نامونسی اچہے ہین۔ بلکہ ہمنے یہہ لکہا ہی کہ انگریزی مین مرکبات کی نام اکثر معنے دار نہین ہین۔ اسکی جواب مین

آپنے یہہ لکھا ہی کہ ایٹ - آیٹ اور آیڈ جو سلفر کے ساتہہ لگائی جاتی ہین وہ لاطینی ہین اور معنی دار ہین اور اونسے نسبت کے معنے پیدا ہوتی - اسکے جواب مین مین یہہ عرض کرتا ہون کہ مینے اول کو معنی دار لکھا تہا صرف دوسری اور تیسری کی نسبت یہہ لکھا تہا کہ یہہ معنی دار نہین ہین - آیڈ لاطینی لفظ نہین ہی بلکہ یہہ ایک لفظ لاطینی اِڈو کے مقابلی کا فرینچ لفظ ہی - اور جب یہہ کسی صفت کی اخیر مین لگایا جاتا ہی تو اس سے اسم کی معنے پیدا ہوتی ہین - جیسے کلورس کی معنے سبز اور کلورائیڈ کے معنی سبزی اور اسیطرح اکسیس کی معنے حامض اور اکسڈ کی معنے حموضت - جو جاننا چاہئی تو ایسی حالتمین آکسائیڈ آف کاپر کے معنی جو کاپر اور آکسیجن کا ایک مرکب ہے کاپر کی اسیڈیٹی یعنی مس کی ترشی ہوگی - میرا لفظ آکسائیڈ آف کاپر کا ہمعنے مس حموض آمیز ہے اور معنے اسکے مس حموضیہ ملا ہوا ہے - اب بنظر انصاف دیکہنا چاہئی کہ کون لفظ زیادہ معنے دار ہے - مگر سلفر کے ساتہہ جو ایک اسم ہے ایڈ لگا کر جو سلفائیڈ بنایا گیا ہے تو ایسی حالت مین سلفائیڈ آف آیرن - کا جو سلفر اور آیرن کا ایک مرکب ہے کیا معنے ہونگی میری عقل ناقص مین نہین آتا ہی آپ ہی اس مرکب لفظ کی معنے بیان فرماکر مجہے ممنون فرمائیے اور لفظ کبریت آمیز کے ساتہہ جب حدید ملایا جائیگا تو یہہ حدید کبریت آمیز ہوگا اور معنی اسکے گندہک ملا ہوا لوہا صاف ظاہر ہے تو ایسی حالت مین اگر ہمنے یہہ لکہا ہے کہ سلفائیڈ کے کچہہ معنے نہین ہین تو آپ ہی اسکو تصفیہ کرکے درج رسالہ فرمائیگا کہ سلفائیڈ کے کیا معنے ہین - آیٹ ایک لاطینی لفظ ہی یہہ لفظ جب کسی اسم کے ساتہہ لگایا جاتا ہی تو اس سے اوسکا لڑکا اولاد - بلک یا ساتہی مفہوم ہوگا اور اسکے ساتہہ جب ایک دوسرا عنصر ملاکر ایک مرکب نام بنایا جاے گا جیساکہ سلفایٹ آف آیرن ہے تو اسکے کیا معنے ہونگے - میرے خیال مین نہین آتا ہی آپ ہی اسکا تصفیہ فرمائیے سلفایٹ آف آیرن - کے مقابلے کا میرا لفظ کبریت آمود ہے اور اسکے معنے کیا ہونگے سب پر ظاہر ہے تو ایسی حالتمین اگر ہمنے اپنی لفظ کبریت آمود کو انگریزی لفظ سلفایٹ کی مقابلے مین اچہا سمجہا ہے تو کیا بیجا کیا ہی الا جب آپکے ذریعہ سے ان لفظون کے معنے کا تصفیہ ہوجائیگا اور میرا لفظ انگریزی لفظ کے مقابلی مین برا ٹہریگا تو مین آپکا ممنون ہونگا - مینے آپکی تقریظ کی جواب مین یہہ لکہا تہا کہ کل کو کل سے مقابلہ کرنے پر معنے کی اعتبار سے میرے اکثر اور انگریزی کے بعض نام اچہے ہونگے - میرا دعوی اب بہی یہی ہی حالانکہ اس سے میری ہرگز یہہ غرض نہین ہی کہ مصطلاحات انگریزی برے ہین بلکہ مین اونکو نہایت عزت کی آنکہون سے دیکہتا ہون اور اونکی بڑی قدر کرتا ہون کیونکہ اپنی طور پر وہ بہت اچہی ہین ۲۶ آپ جو میری کل مصطلاحات کو ناقص کہتی ہین تو خالی زبانی کہنا کافی نہین ہی شعر نگفتہ ندلعد کسے با تو گلہ + ولیکن چو گفتی دلیلش بیار اگر صرف زبانی کہنا کافی ہو تو ایک بہیک منگا فقیر اگر یہہ کہے کہ مین سلطان روم سے بہی بڑا ہون تو وہ بہی سچا ہو جائیگا - اچہا اور برا ہونا اعتباری یعنی نسبتی ہی - مثلاً عمر زید سے اچہا ہے اور خالد عمر سے اچہا ہی

تو اس سی یہہ ثابت ہے کہ عمر جو زید سی اچھا ہے وہ خالد سے برا ہی - اگر کوئی کسی کی ترجمہ یا تصنیف کو برا کہے تو یہہ کہنا اوسیکو زیبا ہے کہ جو اوس سے اچھا کرکے دکھلاوے ۲۷ آپنے جو میرے ترجمہ کو غلط اور ناقص کہا ہے اگر آپکو اپنی بات کی پچ ہے اور پروا تو بطور مثال کے چند الفاظ مفصلہ ذیل کا ترجمہ کرکے میرے ترجمون سے اچھا ہونا ثابت کیجئے - ترجمہ کرنے مین اگر آپ کل عربی اور عجمی سے مدد لیجئیگا تو مجھکو اس سے کچھہ عذر نہین ہی کسیطرحپر اچھا کرکے دکھلائے اور یہہ بہی مین نہین چاہتا ہون کہ آپ چند روز ہی مین ان لفظونکا ترجمہ کیجئے بلکہ آپ ایک برس کی مدت مین بہی کیجئیگا تو مین اسکی کچھہ شکایت نہین کرونگا - واضح ہو کہ لفظون کی ترجمہ کرنے مین اسکا لحاظ بہی ہونا چاہئے کہ ہر ترجمہ اگر عربی مین ہے تو عربی مین اور فارسی مین ہے تو فارسی مین اور اگر ہندی مین ہے تو ہندی مین ہونا چاہئے کیونکہ ایک زبانکے لفظونکا مقابلہ دوسری زبانکے لفظون سے نہین ہوسکتا ہے اگر آپ یہہ کہتے ہین کہ ترجمہ مین پسند نہین کرتا ہون بلکہ معرّب کرنا چاہتا ہون تو آپکو ترجمہ کی ہرگز شکایت کرنی نہین چاہئے تہا جب کوئی ایک زبان کا ترجمہ دوسری زبان مین کرتا ہے اور یہہ کوشش کرتا ہے کہ ہر لفظونکا ترجمہ باعتبار معنے کی صحیح ہو تو ہرگز ترجمہ بامحاورہ صحیح نہین ہوگا اسواسطے ہمنے کہین کہین انگریزی لفظونکا ترجمہ دیدہ و دانستہ بلفظہ نہین کیا ہے اور کل اچھے اور قابل مترجمونکا یہی طریقہ ہے - مثلاً چراغ بجھاؤ کی انگریزی پُٹ آوٹ دی لایٹ ہے - اگر اسکا ترجمہ کوئی بلفظہ یہہ کرے کہ روشنی باہر رکہدو تو اس سے کوئی نہین یہہ سمجھیگا کہ اسکے معنے چراغ بجھاؤ ہے - اسیطرح اگر کوئی شمع بکُش کا یہہ ترجمہ کرے کہ موم کو یا موم بتی کو مارڈالو تو اس سے کوئی نہین یہہ سمجھیگا کہ اسکی معنے چراغ بجھاؤ ہے اور اگر اسیطرح - سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور کا ترجمہ کوئی یہہ کرے کہ سپیدی کی وقت ہمنے شعور کی موم بتی کو آستین سے جب ماردیا تو مین نہین جانتا ہون کہ جناب اڈیٹر صاحب جو یکتای زمانہ ہین اسکو کیا کہین گے -

فہرست نمبر (۵)

Bleaching Powder	بلیچنگ پوڈر	Hydrate	ہیڈریٹ
Boiling Point	بوائلنگ پائنٹ	Hydrated	ہیڈریٹڈ
Freezing Point	فریزنگ پائنٹ	Hydrous	ہیڈرس
Centigrade	سنٹی گریڈ	Anhydrous	آن ہیڈرس
Hydrochloric Acid	ہیڈروکلورک ایڈ	Hydride	ہیڈرآیڈ
		Anhydride	آن ہیڈرآیڈ

پرکلورک ایسڈ	Perchloride	کلورایٹ	Chlorite
کلورک ایسڈ	Chloric Acid	ٹیلوریم	Tellurium
کلورس ایسڈ	Chlorous Acid	سلینیم	Selenium
ہائیپوکلورس ایسڈ	Hypochlorous Acid	روبیڈیم	Rubidium
کلورائڈ	Chloride.	اسٹرانشیم	Strontium
کلوریٹ	Chlorate.	کلشیم	Calcium

۲۸ آپ جو کہتے ہین کہ آپکی مصطلاحات کو کوئی عالم بہی نہین سمجہتا ہے تو اس سے یہہ ظاہر ہے کہ آپنے دنیا کے کل علما سے یا بمصداق **للاکثر حکم الکل** - اکثر علما سے جنچوا نے کے بعد ایسی راے دی ہوگی - چونکہ اکثر مین نصف سے زائد شامل ہونا چاہئیے اسواسطے اگر دنیا کے کل علما کم سے کم دس ہزار ہی تصوّر کیئے جائین تو ضرور ہے کہ آپنے چہہ ہزار سے تو جنچوایا ہوگا - مین ہرگز یہہ نہین کہہ سکتا ہون کہ آپنے ایسا نہین کیا ہوگا مگر میری عقل ناقص مین یہہ بات نہین آسکتی ہے کہ چار مہینے کے عرصے مین یہہ کیونکر ممکن ہوا کہ دنیا کی نصف سے زائد علما لاہور مین تشریف لاے اور آپسے ملاقات ہوئی اور اتنی فرصت بہی تہی کہ اون علمانے میری کتاب کو اوّل سے آخر تک بغور دیکہکر آپکی راے کے ساتہہ اتفاق کیا - بہرحال مین آپسے یہہ التماس کرتا ہون کہ آپ اونمین سے سَو پچاس مشہور عالمونکو اونکے نام اور نشان اور وجہہ شہرت کو اپنی رسالہ کے ذریعہ سے مشتہر فرمائیے تو اس سے آپکی راے کی عظمت بہی بڑہ جاویگی اور مجہکو بہی زیادہ تر تشفی کیواسطے دریافت کرنیکا موقع ملیگا - اکسیر الاعظم چہپوانیکے پیشتر مینے چند ذی استعداد شخصونکو اسغرض سے دکہلایا کہ وہ بہہ اعتراض کرین اور جب کوئی کچہہ اعتراض کرتا تہا ہمارے اور معترض کی اندر تصفیہ نہین ہوتا تہا تو کمیٹیون کے ذریعہ سے تصفیہ کیا جاتا تہا - ہرچند کہ کل صاحبون نے میری کتاب کو اوّل سے آخر تک نہین دیکہا ہے مگر مولوی محمد صادق علی صاحب اور مولوی بلاغت علی صاحب نے اول سے آخر تک میری کتاب کو بغور دیکہا ہے علاوہ برین جب آپکا جواب الجواب پہونچا اوسوقت سے ابتک ہمنے اس کتاب کو خصوصاً تسمیہ کیمیای کو جو اس کتاب مین سب سے مشکل ہے بہتکم استعداد والون سے بہی پڑہایا اور اون لوگونمین سے نہ سمجہنے کی شکایت کسی نے نہین کیا بلکہ زیادہ تر تشفی کیواسطے مینے اون لوگون سے پوچہا کہ اسکا مطلب کیا ہے اور اون لوگونے مطلب صحیح بیان کیا اگر ضرورت ہوگی تو اون لوگون سے میں سبات کی تصدیق کرا سکتا ہون - تو ایسی حالت مین نہین جانتا ہون کہ جن صاحبون کو آپ میری کتاب دکہلاتے ہین وہ کیون نہین سمجہتے ہین - علاوہ برین اسبات کی تصدیق کیواسطے کہ میری کتاب عام فہم ہے - مین جناب منشی گنگاسرن صاحب آی ای کی

(جو اسوقت سہارنپور مین منصف ہین اور جنکی عربی فارسی اور اردو کی استعداد اکثر بی اے درجہ والونسے اچھی ہے) جنہی کی نقل بھیجتا ہون جس سے آپ پر یہہ بخوبی ظاہر ہوگا کہ جناب منصف صاحب ممدوح کی راے اس کتاب کی بابت کیا ہے ۔ مینے جو یہہ لکھا تہا کہ جناب سید احمد خانصاحب بہادر سی ۔ ایس آئی اور جناب سید امیر علیصاحب بر سٹرایٹ لا ۔ نے میری کتاب کی تعریف کی ہے اور آپنے اِن صاحبون کی تحریر کو بلا دیکھے جو یہہ لکھا ہے کہ شاید اون لوگون نے آپکی عالی ہمتی کی تعریف کی ہے جیسا کہ مینے بہی آپکی عالی ہمتی کی تعریف کی ہے ۔ آپکی اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ آپنے اپنے کو عالم الغیب اور مجھکو جہوٹہا سمجھا ہے ۔ کیا اڈیٹر صاحبون کی تہذیب ایسی ہی ہوتی ہے کہ کسی بہلے مانس کو جہوٹہا کہدینا کہ جس سے بڑھکر کوئی دوسری گالی نہین ہے **۲۹** یہہ اصول سبکا مسلمہ ہے کہ جب کوئی ایسی چیز ہو کہ اوس سے بہتر کوئی دوسری نہو تو اوسوقت تک وہ سب سے اچھی کہلائیگی ۔ اگر کوئی اوس سے اچھی بنانیکی کوشش کرے اور نہ بنے تو اوسکو ماننا پڑیگا کہ اس سے بہتر ہونی غیر ممکن ہے ۔ اس اصول کے مطابق جب تک میری مصطلاحات سے کوئی اچھی مصطلاحات قائم نہ کریگا اوسوقت تک میری مصطلاحات سب سے بلا شک و شبہہ اچھی ہونگی ۔ **۳۰** مینے جو یہہ لکھا ہے کہ مُہند یا معرب کرنیکے واسطے کوئی خاص قاعدہ مقرر نہین ہوسکتا ہے اور اسپر آپکا اصرار ہے کہ ہوسکتا ہے اور جیسا لفظ تنجستن پر بحث تہی اوسوقت بہی آپنے بڑے زور ولنسے مہند اور معرب ہونیکا قاعدہ مقرر ہونے پر زور دیا تہا اوسوقت بہی مینے آپسے یہہ درخواست کی تہی کہ گورکہپور ایک دیہات ہے لہور لاہور بڑا شہر اور صدر ہے وہان بہت سے علما اکہٹے جمع ہوسکتے ہین آپ از راہ مہربانی ایک کمیٹی کی ذریعہ سے اس قسم کے قواعد مقرر کرکے اوسکے مطابق چند مشکل لفظونکو مہند یا معرب کر دکہلائین کہ سب کیواسطے آسانی ہو مگر آپنے اسکا کچھہ خیال نہین کیا **۳۱** آپنے جو لفظ ٹوٹ ۔ فٹ ۔ بٹ ۔ اور پُٹ پر بحث کیا ہے یہہ فضول ہے کیونکہ مینے یہہ لکھا تہا کہ ان لفظون کا اُردو حرفون سے تلفظ کرنا آسان ہے اور آپنے جو شاٹ اور لانگ ساونڈ پر بہت سی بحث کیا ہے یہہ بہی بیفایدہ ہے کیونکہ یہہ علامتین لغات کی سوا اور کسی کتاب پر نہین لگائی جاتی ہین اور اِن علامتونسے بہی کوئی اون لفظونکو صحیح تلفظ نہین کرسکتا ہے جب تک کہ وہ اپنے اوستاد کے مُنہہ سے نہ سن لے ۔ ہمنے جو یہہ لکھا تہا کہ انگریزی زبان سے مصطلاحات قائم نہین ہوسکتی ہین ۔ اور اوسکے جواب مین آپ جو یہہ لکہتے ہین کہ کل زبان کا یہی حال ہے یہہ سچ نہین ہے کیونکہ انگریزی مصطلاحات قائم کرنے کیواسطے یونانی اور لاطینی زبان نہایت موزون ہے ۔ اسوقت انگریزی زبان مین جو مصطلاحات ہین اور جو دو لاکہہ سے کم نہین ہین قریب قریب کل لاطینی اور یونانی لفظونسے قائم کی گئی ہین ۔ **۳۲** آپ

جو یہہ تحریر فرماتے ہین کہ علم کیمیا کی اصطلاح کے آخر مین ایٹ - آئیٹ - اور آئیڈ لگانیسے ان لفظون سے خاص خاص معنی پیدا ہوتی ہین چنانچہ جب غیر فلزاتی عناصر مثلاً آکسیجن - کلورین - آیوڈین وغیرہ ایکدوسرے کے ساتہہ یا کسی فلزاتی عنصر کیساتہہ ایسی مقادیر مین ملتے ہین کہ اونکی ملنے سے حامض پیدا نہین ہوتا ہے تو جو مرکب چیز اونکی ملنے سے پیدا ہوتی ہے اوسکی آخر مین ایڈ لگایا جاتا ہے اور جو حامض اِک یا آس مین ختم ہوجاتا ہے اور جب یہہ کسی بیس یا زمین سے ملتا ہے تو جو نمک کہ اونکی ملنے سے پیدا ہوتا ہے اوس نمک کی آخر مین ایٹ یا آئیٹ لگایا جاتا ہے - یہہ سچ ہے مگر آپ نے اسکی کچھہ صراحت نہین کی ہے کہ آئیڈ سے کون ایسے معنی پیدا ہوتے ہین کہ جس سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ جن مرکبات کے ساتہہ یہہ لگایا جاتا ہے اوسمین حموضت نہین ہوتی ہے بلکہ حامضات سے مرکب ہوکر نمک بنانیکی صلاحیت رکھتی ہین - ایٹ اور آئیٹ سے بہی کون ایسے معنی سمجھے جاتے ہین کہ جس سے یہہ دریافت ہو کہ جن مرکبات کے ساتہہ یہہ لگائے جاتے ہین وہ نمک ہین اور اس قسم کے نمک ہین کہ جو اون حامضات سے مرکب ہوکر بنتے ہین کہ جنکے آخر مین اِک یا آس ہو ۳۳ معنی جو یہہ لکھا تہا کہ انگریزی مین طبرطن کا کوئی عام قاعدہ مقرر نہین ہے - اسکے جواب مین آپنے یہہ لکھا ہے کہ ٹرانس لٹریشن کا قاعدہ سرکاری مدرسون مین جاری ہے اور عیسائی کی لڑکے اسیکے ذریعہ سے آپسمین خط کتابت کرتی ہین اور آپ کسی انگریزی لغت یا گرامر مین دیکھتے تو ایسا نہ کہتے - مین اب بہی ایسا ہی کہتا ہون کہ انگریزیمین طبرطن کا کوئی عام قاعدہ مقرر نہین ہے - بڑی افسوس کی بات ہے کہ آپکی اس انگریزی دانی کی دعوے کے ساتہہ جو آپکی تحریر سے ظاہر ہے ٹرانس لٹریشن کو طبرطن کا ہم معنے سمجہا اور سوال از آسمان وجواب از ریسمان دیا - ٹرانس لٹریشن کی معنی ایک زبان کے لفظونکو دوسری زبان کی حرفونسے بلا تغیر لکہنا ہے اور یہی انگریزی اسکولونمین اور عیسائیون مین مروج ہے - جب کسی زبان کی لفظونمین اس قسم کا تغیر کیا جاتا ہے کہ وہ عربی کا سا بن جاے تو اوسکو تعریب کہتے ہین جیسا اوستاد سے اوستاذ اور زندا سے زندیق - ہندسے ہندسہ - کوارنٹاین سے قرنطینیا بنایا گیا ہے اور یہہ معرب ہے اور جب کسی زبان کے لفظونمین اوس قسم کا تصرف کیا جاتا ہے کہ وہ انگریزی کا سا بنجاے تو اوسکو طبرطن کہتے ہین جیسے سمت الراس سے - زینت - نضیر سے نادر - انبیق سے الم بیک - قنب یا کنب سے کینوس بنایا گیا ہے اور یہہ مبرطن ہے - یہی طبرطن کا عام قاعدہ مقرر ہونیکی مثال مین جو لفظ اڈمیرل لکہا تہا اوسکی جواب مین چاہیے تہا کہ طبرطن کی عام قاعدہ کی ساتہہ جسکی موجودگی آپ خود تسلیم کرتی ہین اڈمیرل کی لفظ کو مقابلہ کر دکہلاتی ایسا نہ کرکی اسکی جو یہمین آپنے اس لفظ کو یورپ کی زبانمین داخل ہونیکی تاریخ اور یورپ کے اقوام مختلف کیا کہتی ہین اسکا بیان بلا ضرورت کیا ہے (پانچے گوشت دہ روٹی ہو نکہ انگریزی لغتونمین اور گرامرونمین مثلاً (ویسٹر صاحب کی ڈکشنری مین) اسکا اصلی لفظ امیر البحر لکہا ہے خواہ انگریزونے عرب سے بلاواسطہ یا دوسری قوم سے بالواسطہ لیا ہو یہہ مانہ بحث نہین ہے مادہ بحث یہہ ہے کہ انگریزیمین طبرطن کا عام قاعدہ نہین ہے البتہ اگر آپکو یہہ جتانا منظور تہا کہ مین بڑا موتزم ہون اور یورپ کی کل زبانونکو

جانتا ہون تو اسکی بہی کوئی ضرورت نہین تہی کیونکہ مینے اسکا انکار نہین کیا تہا کہ آپ ایسے نہین ہین مگر مین یہہ ضرور کہونگا کہ مختلف نے بانون کے لفظونکو جو آپنے لکہا ہے یہہ کسی انگریزی معتبر لغت سے نکالکر کوئی لکہہ سکتا ہے ہمنے جو یہہ لکہا تہا کہ اکسیر الاعظم کی تالیف مین ہمنے راجہ شیو پرشاد وغیرہ صاحبون سے رائے لیا تہا یہہ نہ زبانی تہین نہ تحریری اور تحریری بہی ہوتی تو اغلب کہ مین اوسکو اپنی کتاب مین نہ چہپواتا کیونکہ میرا مسلک یہہ ہے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید **۳۴** آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ راجہ شیو پرشاد صاحب وغیرہ کی رائے آپکی واسطے حکم وحی کا رکہتی ہے یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ میرا اعتقاد یہہ ہے کہ جب سے میرے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا ہے اوسوقت سے کسی پر وحی نہین اوتری ہے اور نہ آئندہ اوتریگی مگر آپ جیسا دوسری کی نسبت ایسا کہتے ہین تو اس سے یہہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ آپ اغلب کہ یہہ سمجہتے ہین کہ اب بہی وحی اوترتی ہے۔ آپنے جو یہہ تحریر فرمایا ہے کہ چند بڑے بڑے لوگ میری رائے سے متفق ہین اغلب کہ یہہ وہی لوگ ہونگے کہ آپکی دانست مین جنپر وحی اوترتی ہے اور اسواسطے خلاف اونکے سمجہکر اونکا نام بہی نہین لکہا ہے **۳۵** آپ جو یہہ تحریر فرماتے ہین کہ بالفرض وہ اصحاب آپسے اس بات مین ہمخیال ہون تو اس سے یہہ لازم نہین آتا ہے کہ چونکہ وہ آپکی ہمخیال ہین اسواسطے آپکی خیال کے برخلاف دوسری گنجایش ہی نہین ہے۔ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کسیکے اعتراض کی گنجایش باقی نہو۔ باقی جبکہ **ما نجا اللہ والرسول معاً من اللسان الورا فکیف انا** ۔ اِلّا اگر ایسے اشخاص مستند اور محقق کی رائے سے میری کتاب اچہی نہوگی تو آپکی تنہا رائے سے کیا میری کتاب بُری ہو جائیگی ہرگز نہین کبہی نہین **الحق یعلو** ۔ علاوہ برین ہمنے تقریظ لکہنے کیواسطے کتاب آپکے پاس نہین بہیجا تہا بلکہ آپنے طلب کیا تہا اور ہمنے بطور تحفہ کے آپکے پاس بہیجا تہا جب آپنے میری اکسیر الاعظم پر تقریظ لکہی تہی اور جو نئے مصطلحات قائم کرنیکی بابت شکایت کی تہی اور یہہ لکہا تہا کہ اگر انگریزی مین مصطلحات قائم کیجاتین تو زیادہ تر مناسب ہوتا۔ میری دانست مین یہہ نیک نیتی سے تہا اسکے برخلاف اس جواب الجواب کی طرز تحریر سے بخوبی ظاہر ہے کہ آپنے مولف کو غیر مستند یا تو نسنا لائق ثابت کرنیکے واسطے کوئی دقیقہ اٹہا نہین رکہا ہے اور چند صاحبونکو جنہین بعض دکلا بہی ہین مینے آپکی تحریر دکہلایا ہے اون سب نے اس امر مین میری رائے سے اتفاق کیا ہے شعر بہر طوریکہ خواہی گفتگو کن ٭ من از طرز کلامت می شناسم ٭ آپنے جو بلا دلیل غیر مستند یا تو نسنے مجہپر الزام لگایا ہے اگر اسکو بدلائل سطر حپر جیسا کہ میری درخواست ہے ثابت کیجئیگا تو مین بہی آپکی کوئی شکایت نہین کرونگا اور انصاف بہی اسیکا مقتضی ہے اگر انصاف منظور ہو تو جو چاہئے لکہیئے کیونکہ آپ اڈیٹر ہین اور آپکے اختیار مین پرچہ ہے مین اسکی کچہہ پروا نہین کرونگا مصرعہ دریا بفراوانی نشود تیرہ بسنگ ٭

ناظرین تمکین کی خدمت عالی ہین مولف کی عرض

خلاصہ تقریظ کا جو اڈیٹر صاحب تکمیل الحکمت نے اکسیر الاعظم کی تعریف مین لکہا ہے اور خلاصہ جواب الجواب کا جو اکسیر الاعظم کی بُرا ثابت کرنیکے واسطے تحریر فرمایا ہے دونونکو ایکساتہہ ناظرین کے ملاحظہ کیواسطے پیش کرتا ہون تاکہ اس سے ناظرین منصف مزاج پر یہہ بخوبی ثابت ہو کہ آیا یہہ دونو مخالف تحریرین نیک نیتی سے ہین یا نہین اگر کسی صاحب کو اسمین شک ہو کہ ہمنے انتخاب مین کچہہ کمی بیشی کی ہے تو وہ اصل سے ملالین۔

تقریظ کا خلاصہ

سلہ کوئی زبان ایک علمی زبان نہین بن سکتی ہی جبتک اسمین ایک قسم کی علمی و عقلی خیالات کی اظہار کی قابلیت نہو جائے جو حالت اردو زبان کی چند ہی
روز پیشتر تھی اور جو حالت اب ہے اس سے ہم پیشگوئی کر سکتے ہین کہ ایک نہ ایسا آنیوالا ہے کہ اردو زبان کو وہ وسعت حاصل ہوگی کہ اسکا لیٹریچر ان زبانوں سے کچھہ کم درجہ کا نہ ہوگا
جو آجکل علمی زبانین کہلاتی ہین اور اسکی لائبریری ہر ایک قسم کی علوم و فنون مین مختلف کتب مہیا کر سکیگی سلے ہم بڑی خوشی سے ظاہر کرتے ہین کہ ہمارے ملک کے
تعلیم یافتہ جماعت کا علمی مضامین کی تالیف و ترجمہ کی طرف ہر روز زیادہ شوق و خیال بڑھتا جاتا ہے اور مختلف علوم و فنون مین ہر ایک مختلف
تالیفات ترتیب پاتی ہین۔ گو یہہ تالیفات اور ترجمہ کل کی کل ایسے نہین ہین کہ جس سے حسب دلخواہ فوائد حاصل ہو سکین مگر بعض ایسی مفید کتابین بھی دیکھنے
مین آئی ہین جن سے ہمکو کامل یقین ہوتا جاتا ہے کہ چند ہی سال کی بعد اردو کی لائبریری ایک علمی لائبریری کا درجہ حاصل کریگی۔ چنانچہ اکسیر اعظم ہمارے خیال
کی تائید کرتی ہی۔ اسکی مترجم اور مولف مولوی محمد شایق صاحب اسسٹنٹ سرجن ہین جو اردو و انگریزی ہر دو زبان کا پورا علم رکھتی ہین سلہ گو
قبل اسکی بھی چند کتب خاص اس فن مین اردو مین ترجمہ کی ہوئی ہمارے دیکھنے مین آئی ہین مگر چونکہ اسکی مترجم اور مولف الیسے صاحب نظر آتی ہین جنکو دونون زبان سے
پوری واقفیت معلوم نہین دیتی ہی اور اسوجہہ سے انکی ترتیب مین اونہون نے اون انگریزی مصطلحات کا بھی ترجمہ نہین فرمایا ہے جنکے بسطے ہماری زبان مین بہت اصطلاحات
مل سکتی ہین اور نہ انگریزی اصطلاحات کی ہندیانے یا معرب کرنے کی طرف توجہ کی ہی بلکہ ان انگریزی الفاظ کو اور نامونکو ساتھہ ایسا بیڈھنگا کر دیا ہے کہ اردو خوانونکا تو کچھہ ذکر
ہی نہین ایک انگریزی خوان بھی اوسکو اچھی طرح نہین سمجھہ سکتا ہی جیسا کہ وہ کیمیائی مسائل کو انگریزی مین سمجھہ سکتا ہی غرض اسمین کوئی کتاب ایسی نہین ہے
جسکو پڑھکر بقول مولف کوئی اردو خوان اصول کیمیائی الہ اپنا تو اپنین مستحضر کو جو کیمیائی عملپر متسلط مین سیکھہ سکے یا اصلی غرض کیمیا کی پہنچا سکی چنانچہ اس نادر
کتاب (اکسیر الاعظم) کی ترتیب دینے مین اسکی لایق مولف نے ان سورت کو نظر انداز نہین کیا ہی کہ جسکا ایک علمی و عقلی کتاب کی ترتیب دینے مین ملحوظ رکھنا ضروری ہے
چنانچہ باب اول مین مقدمات و بعض متعلقات علم کیمیا کا صاف اور بہت سہل اردو مین ذکر درج ہے اور دوسرے باب کا بیان حسب ضرورت مضمون علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہی مقیاس الحرارت
مقیاس الثقل۔ ثقل نوعی۔ انتشار اور انتشار رطوبات وغیرہ کا بیان بڑی خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھہ درج ہی غرضکہ ترتیب اس کتاب کی مولف صاحب نے بڑی دانشمندی
اور عمدگی کے ساتھہ کی ہی۔ تقریر علامات کیمیائی مین بھی مولف صاحب نے کچھہ کم درجہ کی لیاقت ظاہر نہین فرمائی ہی اور انکی تقریر کی مین بھی سمجھہ و بچار کو کام فرمایا ہی مگر وہ
جو ہماری سمجھہ کے لایق ہی وہ اشیا کی تسمیہ کیمیائی ہی۔ اکثر انگریزی کیمیائی الفاظ کی جا بجا اردو زبان مین یا سنسکرت یا عربی انگریزی مصطلحات کی ہی اردو مین جہان الفاظ
قایم کرنا انکو مشکل معلوم ہوا ہی وہان انکو بذریعہ تعریب ایسا بنا دیا ہے کہ گویا وہ اردو ہی کے الفاظ ہین۔ **جواب الجواب کا خلاصہ** جواب الجواب بہت
طول ہی اسوجہ سے اسکا خلاصہ بھی بہت طول ہوگا لہذا صرف چند فقرونکا خلاصہ بطور نمونہ کی ناظرین کی ملاحظہ کیواسطی پیش کیا ہی جاتا ہے۔ جناب اڈیٹر صاحب نے
کہین یہہ لکھا ہی کہ اکسیر الاعظم کی کل لفظ ناقص ہین اور کہین یہہ لکھا ہے کہ کل عنصرونکے نام اور مرکبونکے نام باعتبار معنے ناقص و باعتبار ترجمہ کی غلط ہین اور کہین
یہہ لکھا ہی کہ اکسیر الاعظم کو کوئی نہین سمجھتا ہی اور کہین یہہ لکھا ہے کہ کوئی عالم بھی اسکو نہین سمجھتا ہی۔ اڈیٹر صاحب نے اپنی تقریظ کے اول یہہ تحریر فرمایا ہے
کہ اس زمانہ مین جو کتابین لکھی گئی ہین وہ کل اچھی نہین ہین مگر چند کہ جسمین اکسیر الاعظم بھی شامل ہی مفید و نفع مند ہی مگر اسکے برخلاف جواب الجواب مین
اڈیٹر صاحب نے یہہ تحریر فرمایا ہی کہ اکسیر الاعظم مین جو نئے بیجا الفاظ قائم کئے گئی ہین انکو پڑھنے سی کچھہ مطلب آسانی سے نہین حاصل ہو سکتی ہی۔ جناب اڈیٹر صاحب کی تقریظ
اور جواب الجواب سے یہہ بخوبی ظاہر ہی کہ جناب اڈیٹر صاحب نے ایک شی یعنی اکسیر الاعظم کو اچھا اور برا دونون ٹھہرایا ہی جس سے اجتماع نقیضین لازم آتا ہی اور یہہ
محال یعنی غیر ممکن ہی مگر اس سے مین یہہ گمان نہین کر سکتا ہون کہ اڈیٹر صاحب اس سے ناواقف ہین کہ نقیضین کا اجتماع محال ہی اسکی ساتھہ ہی جو ناقص کا

لحاظ نہین کیا تو اسکا سبب کیا ہے۔ اسپر مین یہہ قیاس کرسکتا ہون کہ اڈیٹر صاحب نے یہہ سوچا ہوگا کہ تناقض کیواسطے آٹہہ وحدت کی شرط ہی انمین سے اگر کسی ایک کا مٹانا ممکن ہو تو تناقض رفع ہوجائیگا اور آٹہہ وحدتونمین ایک وحدت زمان ہی اور اُسکا مٹانا آسان ہی اغلب کہ اسیواسطے انہون نے جواب جو اڈیٹر صاحب نے تقریظ پر لکہا تہا میری بار بار اصرار کے ساتہہ ہی چار پانچ مہینے تک نہین چہپوایا کیونکہ جواب کے ساتہہ اوسکی تردید بہی چہپوانا اڈیٹر صاحب ضروری سمجہتے تہے مگر چند مہینون کے بعد جسمین برسات بہی شامل تہی مشتہر فرمایا تاکہ اڈیٹر صاحب کو یہہ فائدہ حاصل ہو کہ وحدت زمان باقی نہ رہے کہ سبب سے تناقض رفع ہوگیا اور جسطرح سے کل چیزین برسات مین سڑ گلتی ہین اسیطرح اکسیر الاعظم کا مضمون بہی جو بہت اچہا تہا اب سڑ گل گیا ہے۔ اڈیٹر صاحب کی تحریر مین اس قسم کے تناقض اور بہی بہت ملینگے کہ جنکا مٹانا غیر ممکن ہی مثلاً میری کہی ہوئی بات غلط ثابت کرنیکے واسطے اڈیٹر صاحب نے یہہ لکہا ہی کہ نسبتی حرفونسے نسبت کے سوا اور کوئی معنے نہین نکلتے ہین مگر انگریزی نامونکو اچہا ثابت کرنیکے واسطے یہہ لکہا ہی کہ نسبتی حرفونسے جدا جدا اور خاص خاص معنی نکلتے ہین مگر یہہ کہین نہین لکہا ہی کہ انسے کیا معنے نکلتے ہین۔ جناب اڈیٹر صاحب نے یہہ بہی لکہا ہی کہ کسی انگریزی علمی کتاب کے ترجمہ کرنیمین اگر وہ الفاظ جو عربی فارسی اور اردو کے لٹریچر مین پہلے سے موجود ہین لیلئے جائین تو کچہہ عیب نہین ہی (دیکہو صفحہ نمبر ۳۲ مین)۔ مین اپنی نادانی سے ابہی تک یہی جانتا تہا کہ چوری کرنا۔ رشوت لینا۔ جہوٹی گواہی دینا اور کسی قسم کا گناہ کرنا۔ یا اندہا۔ بہرا۔ لنگڑا یا اور کسی قسم کے نقص مین مبتلا ہونا عیب مین داخل ہی مگر اب جناب اڈیٹر صاحب کی بدولت یہہ عقدہ لاینحل کہل گیا جیسا کہ انکی طرز تحریر سے صاف ظاہر ہی کہ کسی علمی کتاب مین نئے مصطلحات کا قائم کرنا بہی عیب مین داخل ہی اور طرفہ یہہ ہی کہ اپنے بیان کے ثابت کرنیکے واسطے یہہ دلیل پیش کیا ہی کہ دیکہو میری ریویو نمبر مین۔ خود مدعی بننا اور خود گواہی دینا اس سے بڑہکر اور کیا عمدہ دلیل ہوسکتی ہی مصرعہ خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ۔ جناب اڈیٹر صاحب کے جواب الجواب تقریظ سے بہی یہہ بخوبی ظاہر ہی کہ جناب اڈیٹر صاحب عربی مین کسی شئے کا نام یا اصطلاح قائم کرنیکو کسقدر ناپسند کرتے ہین بلکہ معیوب سمجہتے ہین۔ اسکے ساتہہ ہی مینے لیک ٹک ایسڈ کا ترجمہ یعنی حامض کیا تہا اوسکو غلط ٹہراکر لیکٹک ایسڈ کا ترجمہ حامض اللبن کیا ہے (دیکہو تکمیل الحکمت بابت ماہ فروری کے صفحہ ۹ کو) حالانکہ لیکٹک ایسڈ کا ترجمہ جیسا کہ ناظرین پر بخوبی ظاہر ہی یعنی حامض اور حامض اللبن دونو صحیح ہی اور معنے کے اعتبار سے بہی ان دونو مین کسیطرح کا فرق نہین ہی البتہ اول کی ترکیب اردو اور دوم کی عربی ہی۔ مثلاً اگر کوئی یہہ کہے کہ لیمپ۔ نب۔ پن۔ رول۔ پنسل کمپاس بکس۔ گلاس وغیرہ کو میز پر رکہدو تو اس جملے مین ہر چند کہ آٹہہ لفظ انگریزی اور چار اردو لفظ مین تاہم اس جملہ کو کوئی انگریزی نہین کہیگا اردو ہی کہیگا۔ چونکہ اڈیٹر صاحب نے نئی مصطلحات یا نامونکو عربی لفظونسے قائم کرنا غایت درجہ ناپسند کرتے ہین بلکہ انگریزی کی تعریب یا ہندی چاہتے ہین تو ایسی حالت مین جناب اڈیٹر صاحب کو چاہنا تہا کہ لیکٹک ایسڈ کا ترجمہ ہندی مین دودہ کا کہٹا یا دودہ کی کہٹائی کرتے تو اونکے قول و فعلمین مطابقت ہوتی۔ علاوہ برین علم کیمیا مین ایک ہی قسم کے مرکبات کا نام ایک ہی طرز پر ہونا ضروری ہے کیونکہ یہی علم کیمیا ہی اور اسیواسطے سلفرس ایسڈ کا ترجمہ کیا ہونا چاہئے اسکو اڈیٹر صاحب ازراہ مہربانی تصفیہ فرمائین مگر بلحاظ اس امر کا رکہنا چاہئے کہ جن حامضات کے انگریزی نام مین اس ہی اونکے کل ترجمہ ایک ہی طرز پر ہوسکے۔ کیونکہ اسکے بغیر علم کیمیا کے درجہ مین باقی نہین رہے گا۔

بابت ماہ جنوری ۸۷ء جلد ۸ نمبر اول

VOL. 8 —Lahore January 1887—No. 1

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں

(۱) حفظ ما تقدم - طبابت کیمیا - فعال الاعضاء
کے مسائل کی اشاعت۔

(۲) عوام الناس کو صحت کی حفاظت اور ان سے خبردار کرنا جو صحت
کے خلل انداز ہیں [illegible]

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض (۵) [illegible]
[illegible] نئے تجربات فن حکمت کو انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق [illegible]

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران ماہوار [illegible]
عام خریداران باصول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دیکھو

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the canditions which lower the standard of public health (3) The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy
For Station Subscribers ...	2 12 0	4 3 0	0 4 0
" Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	
" Chiefs & Government officials	[illegible]	[illegible] 8 0	0 6 0

پیہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھ رقوم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما لاہور واڈیٹر وپروپرائٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجاین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۰ر زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ر فی صفحہ ۲ر زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمہ بابت ماہ جنوری ۱۸۸۷ء

۱۸۸۷ء

الحمدللہ کہ ۱۸۸۶ء خیر و عافیت سے گذر گیا اور ۱۸۸۷ء آج سے شروع ہوا۔ ہم اپنے ناظرین معاونین کو اس سال نو کی مبارکباد دیتے ہین رسالہ تکمیل الحکمت نے جو کچھ خدمتین کین اُسکا ثبوت یہی کافی ہے کہ آج فضل الٰہی سے اُسکو آٹھوان سال شروع ہوا۔ درحقیقت ہمکو اپنے معاونان عالی فطرت و مشتریان بلند ہمت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جنہون نے اس ناچیز رسالہ کو ہر طرح سے اعانت پہونچائی اور تکمیل الحکمت کو ملک کا ایک سچا خدمتگار سمجھکر اوسکی دستگیری کی اور اوسکو ایسے عالی رتبہ پر پہونچایا کہ اب وہ آفتاب نصف النہار کی طرح زمانہ مین روشن ہوا اور ہر دلعزیزی اور عام پسندی کے باعث لوگون نے اسکو آنکھون پر اُٹھا کر دلمین جگہہ دی۔ مشتریان مشتری خصال نے کارخانہ تکمیل الحکمت کو اپنا کارخانہ سمجھکر جسقدر امداد اسکو دی ہم اُسکے تہ دل سے مشکور ہین۔ ان اصحاب نے نہ تنہا ہمکو مشکور کیا بلکہ اُن لوگون کو بھی جنہین اس مفید عام رسالہ سے کچھ فایدہ پہونچا۔ اسیطرح ہم اون معاونین کا شکریہ ادا کرنا بھی لازم ہے جنہون نے اپنے طبعزاد مضامین سے ہمارے رسالہ کے ذریعہ سے ملک کو فائدہ پہونچایا اور اپنے ہموطنون کو قواعد حفظ صحت و تدابیر مفیدہ سے آگاہ کیا۔

اصحاب مندرجہ ذیل بالتخصیص ہماری
شکریہ کے مستحق ہین فلاطون فطرت
ارسطو حکمت فخر ہندوستان مولوی فاضل
ڈاکٹر محمد شایق صاحب اسسٹنٹ
سرجن شفیق بدل رفیق حکیم حاذق
طبیب فایق جناب مولوی سید
بندہ علی صاحب عزیز دلی محبت
قلبی سقراط زمان بقراط دوران
جناب حکیم حاذق نور محمد صاحب
کرم گستر عنایت پرور منبع اکرام
جناب ڈاکٹر سرت رام صاحب
ان اصحاب نے ہمکو ہمارے مقاصد و
مطالب مین کافی مدد دی۔ امید ہے
کہ آیندہ بھی اپنی توجہات سے
اس ناچیز پرچہ کی امداد سے
دریغ نہ فرماوین گے۔ اخیر مین سب سے
اول اور سب سے بڑھکر عالی جناب
دولت مآب سر آمد حکماے انگلستان
و برگزیدہ ڈاکٹران یونان
جناب ڈاکٹر اے سٹیفن صاحب
بہادر کمشنر حفظان صحت پنجاب
کا شکریہ ادا کرنا بھی ہمپر لازم
و واجب ہے جنکی حمایت و
سرپرستی مین اس ناچیز رسالہ
نے عروج حاصل کیا۔ جو آج
مشاہدہ مین آرہا ہے۔ جناب
ممدوح کے نائب ہیڈ کلرک
خلیق الطبع حلیم المزاج امیر باتوقیر
فخامت مآب جناب ڈبلیو ڈی وزیرو
صاحب بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہین
جنکے ذریعہ سے ہمکو سرکاری
مضامین کی امداد حاصل ہوتی
ہے اور جنکو اس رسالہ کے
نیک و بد کا ہر وقت تہ دل سے

خیال رہتا ہے۔ خداوند تعالی
ان دونون کو تا دیرگاہ سلامت
رکھے۔

اپنے نہایت مہربان رفیق شفیق
بابو ابو عبید اللہ غلام نبی صاحب
مرحوم اڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمت کی
وفات کا رنج اسقدر نہین کہ
کبھی ہمارے دل سے فراموش
ہو سکے گر کیا کیا جاوے دنیا گزشتنی
و گزاشتنی ہے اس رستہ سے
کسیکو چارہ نہین۔ سنہ ۱۸۹۸ع کے
اخیر مین اونکے ورثار سے بہی
معاملہ شراکت کی بابت تصفیہ ہوگیا
اب رسالہ کا اہتمام و انتظام بلاشراکت
غیرے اس ناچیز کے ہاتھ مین ہوا
دیکہنا چاہیے کل کو کیا ہو۔
جہان ہمنے اپنے مشتریان خصال
جو روپیہ سے اس کارخانہ کو مدد
پہونچاتے ہین شکریہ ادا کیا ہے
اگر اون اصحاب کی شکایت بہی
کرین تو کچھ بیجا نہو گا جنہون نے
زر واجب الادا کے دینے سے
بہی پہلوتہی کی اور اونکے
ذمے ایک رقم گران ہو گئی ہے
بعض اصحاب تو ایسے نادہند مین
کہ کبہی بہولے سے بہی خط کا
جواب نہین دیتے بہت سے
کارخانے ایسے ہی اشخاص کی
بد معاملگی کی بدولت زیر بار ہو جاتے
ہین ایسے اصحاب کو یاد رکھنا
چاہیے کہ تکمیل الحکمت کی قیمت
شیر مادر نہین کہ حلال سمجھ لیجائے
چرب نوالہ نہین کہ منہہ مین رکھتے
ہی پیٹ مین اتر جائے اسکے

ذرا انہین ڈھی کہیرے ہے۔

اخیر مین ہم جمیع اصحاب و احباب کے لئے دعا کرتے ہین کہ یہہ سال نو ہی فرخندگی و شادمانی و خوشی کے ساتھہ بسر ہو۔

بچون کے زیادہ فوت ہونے کا سبب اور اسکا تدارک

از

جارج کلنٹن جیفری صاحب ایم۔ ڈی یرکرین

سرکاری کاغذات کے رو سے دنیا مین جسقدر بچے پیدا ہوتے ہین انمین سے پانچ برس کی عمر کو نہین پہونچتے کہ وہ فیصدی ۲۵ مرجاتے ہین۔ ڈاکٹر وسینٹ صاحب (متعلقہ شفاخانہ ڈبلن) کا قول ہے کہ اونکے ضایع ہو جانیکا اکثر کرکے سبب دریافت ہوا ہے کہ دو برس سے کم عمر کے بچے انتڑیون کی بہت سی تکلیف کی صورتون مین سے کسی نہ کسی صورت مین ضرور ہی مبتلا رہا کرتے ہین اور افسوس کی بات ہے کہ نوع انسان کی پیدائش مین سے ایک چوتہائی حصہ چند مہینون کے بعد ہی فنا ہو جانے کو مقدر ہو جائے ہے۔ زندگی مین فتور ڈالنے والے اسباب مین سے ایک سبب کم طاقت تسلیم کیا گیا ہے اور بیماری کی زہریلی صورتین اور کمزور اور نازک جسم کی ضرورتون کیطرف جیسی کہ چاہئے توجہ اور احتیاط کا نہونا بھی بہت بڑے وجوہ ہین۔ لیکن کئی اور بواعث کیون نہون ان خوفناک امور کی طرف کوئی توجہ نہین کرتا۔ او

نہ ہی کوئی اسکو روکتا ہے جو دہنت
نکالنے کے پہلے بچے کی جان پر
واقعہ ہوا کرتی ہین سب سے
بڑی تعداد جو تشنجات سے ظاہر
ہوتی ہے جریان شکم پیچش اور
زحیر مین اور علاوہ اسکے اکثر
صورتون مین والدہ کی جہالت
اور طبیب کی لاپروائی سے خوراک
کا ناقص طور پر بہم پہنچنا بچے کا
جان بحق ہونا بڑا بھاری سبب ہے
بچہ ننہا ننہا نہ رحم سے باہر روشنی
مین قدم رکھتے ہی روتا ہے۔
لیکن دایہ بجائے اسکے کہ اس
بڑے قانون کو سمجھے کہ نومولود
بچہ مین یہ آواز کا اظہار
بجز اسکے اور کچھ نہین ہے کہ ہوا
کی نلیون مین یکا یک ایکدم بھری

تبدیل ہوتی ہین۔ خون اور آکسیجن کے
ملنے کا ابتدائی زمانہ ہے کہ جسپر
تمام عملون کے آغاز اور مداومت
کا حصر کیا گیا ہے اور یہہ سمجھکر
اُسکے اندرونی کل پرزون کو
استقدر مہلت دے کہ بذریعہ اُن
وسایل کے جو کبہی غلطی نہ کرنیوالی
فطرت نے پہلے سے اُنکو مہیا
کر دیا ہے وہ اپنے تئین آئندہ
عمل کرنے کے لایق کرین۔ وہ
دایہ اپنی نافہمی کے باعث سے
بچے کے رونے کو بہوکھ پر محمول
کر لیتی ہے۔ اور اسوقت تہوڑی
شکر پانی مین گہولکر اُس بچے کے
مُنہہ مین ڈالتی ہے جو فوراً چُپ
ہو جاتا ہے اور اسی سے تمام
خرابی شروع ہوتی ہے

اب بجاے اسکے کہ قدرتی دودہ
کی روانیگی کا انتظار کیا جائے
چاہ شیرہ۔ پانی اور اسی قسم کی
اور اشیا جسقدر کہ وہ نومولود
بچہ جسمین مزاحمت کی طاقت نہین
ہے سہار سکتا ہے یا جسقدر اسکی
خبرگیر دایہ کی فیاض طبع تقاضا
کرتی ہے اسکے اندر کیجاتی ہین
لیکن تنہا دایہ ہی قصوروار نہین
ہے۔ مینے طبیبون کو بہی اس قسم
کی صلاحین دیتے دیکہا ہے
لیکن کیا کوئی شخص تبلا سکتا ہے
کہ اُسنے فطرت کے مقرر کئے ہوئے
قواعد اور مقاصد مین کبہی کوئی
غلطی دریافت کی ہے؟ اور میرا
دل تو یہہ کہتا ہے اور بڑے زور
سے کہتا ہے کہ اگر بچہ کے فایدہ
کے لئے یہہ ضروری ہوتا کہ اسکو
پیدا ہونے کے پہلے گہنٹہ مین غذا
پہونچائی جاتی تو صرف اسکے سر کے
ہی باہر نکلنے پر دودہ کے فوارے
جاری ہو جایا کرتے۔ اسی کے
متعلق ایک اور ضروری سوال
ہے جو بہت غور اور توجہ چاہتا
ہے اور وہ یہہ ہے کہ کیا محض
اسوجہ سے کہ بچہ کی والدہ کے
پستانون مین ایک باقاعدہ
اور کافی رسد دودہ کی موجود ہے
بچہ کی پرورش اسی پر موقوف
رکہی جاے۔ بہت سی صورتون
مین تو مین یہہ کہونگا کہ ہرگز
نہین۔

بہت عورات مین پیدایش سے
ہی ایسے نقص موجود ہوتے ہین

که وه مقوی دوده جیسا که بچه
کی روز افزون طاقتین چاہتین
ہین حاصل نہین کرسکتین حالانکه
بچه مین عمده ہڈی اور عصبی ماده
کا بڑہنا اور پیدا ہونا عمده غذا
کے بہم پہونچنے پر ہی موقوف ہے
لیکن تاہم قاعده کلیّه یه ہے
که جب وضع حمل کے بعد ہی پستان
مادری مین شیر نمودار ہوتا ہے
تو اس قیاس کی تصدیق کرتا ہی
که بچه مناسب اور کافی طور پر غذا
حاصل کریگا اور کسی اَور ذریعه
کو کام مین لانے کی ضرورت
نه رہیگی لیکن بہت سی صورتون
مین جب ایک بڑی تعداد بچون کی قوت
نامیه کی وجه سے تلف ہوجاتی
ہے تو اسکو کافی طور پر غذا بہم

نه پہونچنے کا نتیجه خیال کرنا چاہئے
حیوانات کی صورت مین مناسب
یا غیر مناسب ہونے کا سوال کبہی
پیدا نہین ہوتا کیونکه اُنکا دوده
مضر غذا اور عادات کے خراب
اثر سے مؤثر اور مبتذل نہین
ہوتا اور وه آج ویسا ہی خالص
اور باقاعده ہے جیسا که پہلے
برابر چلا آیا ہے اگر اسباب
کو مان بہی لیا جائے که بہت
سی صورتون مین کبہی ایسا ہی
ہوسکتا ہے که پستان والده
سے پورے طور پر
دوده کی مناسب مقدار نه پہونچے
کے باعث جسّے کما حقه پرورش
پاسکین موت کا منهه دیکهنا پڑتا ہے
تو بہی راقم کا فرض اہم بچون کی خدمت [illegible]

مصنوعی غذا سے پرورش کرنے پر بحث کرنا ہے جسکو عام جہالت کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ پس ایسی حسرت بخش اور درد انگیز صورتوں مین انسان کی جان کا خوردسالی مین ضایع ہونے کا سب سے بڑا سبب مانا گیا ہے۔ جب شیر مادر مقدار مین کافی نہین ہے جستے بچہ کی نشو ونما قوتون کی ترقی کو جاری رکھا جائے تو اُسکے بدل کے لئے فطرت کے کارخانہ مین جستجو کیجاتی ہے تو عام طور پر گائے کا دودہ پسند کیا جاتا ہے۔ لیکن کیسا دھوکا ہے! نوع انسان مین بچہ کے لئے دودہ اور غذا کی رسد کا کہین انتظام ہے۔ اور کیساوہی طور پر

ہی دونون غیر مشابہ ہین۔ لیکن چونکہ گائے کا دودہ بکثرت اور ارزان ملتا ہے اسلئے اسکو مان کے دودہ کا بدل ٹھہرایا جاتا ہے۔ **کونگ** صاحب کا قول ہے کہ گائے اور عورت کا دودہ پانی چربی اور کُل منجمد اجزا مین قریباً مساوی ہے لیکن اب دیکھئے دونون مین کیسا اہم فرق ہے۔ گائے کے دودہ مین کیسین (Caseine) (پنیر کا اصل) ۰۸،۲ ہے اور عورات کے دودہ مین ۰۹،۱ ہے اور شوگر (Sugar) (شکر) کی مقدار جو گائے کے دودہ مین پائی جاتی ہے اسکے دوچند زیادہ مقدار مان کے دودہ مین ملتی ہے۔ باقی آئندہ

چائی کا ذکر اور اسکے فواید

مخدوم بندہ جناب حکیم احمد علی صاحب
مینجر رسالہ تکمیل الحکمۃ دام افضالہ
تسلیم۔ مزاج مبارک۔ مضمون ذیل
درج رسالہ فرما کر ممنون فرماوین
چونکہ ماہ اگست سنہ ۹۶ء کے
پرچہ تکمیل الحکمۃ لاہور مین کثرت
چائے نوشی کے نقصان مندرج
تھے اسلئے بندہ کے دل مین
خیال آیا کہ چائے پر اطلاع پانیکا
حال اور اوسکے فوائد بہی مشتہر
کئے جائین تو خالی از افادہ
نہین پس واضح ہو کہ بعض ماہرین
علم النباتات نے اسپر اول اول
مطلع ہونے کا حال اسطرح لکھا ہے
کہ قدیم زمانہ مین شاہان چین
سے ایک پادشاہ نے اپنے
ایک معتمد خاص پر عتاب فرما کر
اسکو اپنے ملک سے نکال دیا
وہ شخص جنگلون اور پہاڑون
مین پہرنے لگا بسبب سابقہ بیماری
کے زرد و لاغر تہا مگر گرسنگی نے
اور بہی بد حال کر دیا ایک دن
شدت گرسنگی کی حالت مین
وہ پہاڑ کے اطراف مین پہرتا
تہا کہ ناگاہ ایک گہاس خوشنما
منظر دیکہا اوسکو اپنی غذا مقرر
کرکے کہانے لگا اور چند روز
کی خوراک مین بدن کو صحیح و
تندرست و بارونق پایا اور
طاقت بہی بدن مین کامل فی
خفیہ شہر مین آیا اور پادشاہ
کے ایک مقرب کی خدمت مین

سب حال بیان کیا اوس شخص نے
پادشاہ سے تمام حقیقت عرض کی
پادشاہ نے اوس معتوب کو سامنے
منگا کر دیکھا اور نہایت متعجب ہوا
کہ یہہ رونق اور تازگی اسے
کسطرح حاصل ہوئی اطباء کاملین کو
امر کیا کہ اوس گہاس کو جسے
یہہ کہایا کرتا تہا منگوا کر تجربہ کرو
اور اوسکے فوایدکا امتحان کرو
تب اونہون تجربہ کرکے اوسکے
خواص ثبت کئے دوسری روایت
اسطرح ہے کہ ملک خطا سے چند
آدمی جنگل کو بطور سیر گئے۔ اونکے
پاس ایک برتن مین کہانا پکا ہوا
تہا جسکو ہمراہ لے گئے تہے اوسکو
ایک گہاس کے پربرگ شاخون سے
ڈہانک کر کہیل کود یاکسی کام مین
مشغول ہوئے۔ تہوڑی دیر مین فارغ
ہوکر کہانے کا ارادہ کیا دیکہتے ہین
تو تمام کہانا مضمحل ہوکر گہل گیا ہی
واپس آکر اس امر کی اطباء
کو اطلاع دی اونہون نے جستجو کے
بعد قیاس و حدس سے یہہ نتیجہ
نکالا کہ اسکو ہضم طعام مین تاثیر
کامل ہے اور درپے تجربہ ہوئے
بہترین طریق اوسکے پکانے کا
یہہ ہے کہ نہایت گرم جوشدادہ
پانی مین ڈالکر رکہدین تاکہ سرد
ہو جائے اور پانی مین چائے
کی رنگت اور بو اور مزہ آجائے
اوسوقت صاف کرکے دودہ
ڈالدین اور پہر جوش دیکر
اوتارین اور میٹہی کرکے پی
لین۔ جب اسکو باعتدال

استعمال مین لائین تو مفید فواید ذیل ہے (۱) ضرر شراب اسکے استعمال سے رفو چکر ہوتا ہے اسلئے اسکو تریاق الخمر کہنا بجا ہے (۲) تسکین حرارت و التہاب باطن و معدہ کو تسکین دیتی ہے اور پیاس کو بجہاتی ہی (۳) تعب اور تکان کے دفع کرنے مین بینظیر ہے (۴) رطوبی مزاج آدمیون کے معدہ و روح و بدن و باہ کو قوت قوی بخشتی ہے (۵) البتہ تصفیہ خون مین بہی معتد بہ فایدہ دیتی ہے (۶) منہہ کی بدبو اصلی و عرضی دونون قسم کے دور کرنیمین بہت مفید ہے اصلی بو سے مراد یہ ہے کہ جو بوجہ اخلاط فاسدہ

منہہ مین پیدا ہو جائے جیسے بخر وغیرہ اور عرضی سے یہ مراد ہے کہ جو ماکولات ذی رائحہ کے سبب تا انہضام منہہ مین پیدا ہو کر رہے جیسے پیاز و خمر وغیرہ سے ہوتی ہی (۷) کثرت نیند کو دور کرتی ہی اور بدن کو چست و چالاک و محنت کش بناتی ہے طلبا کو اسکا یہ فایدہ غنیمت ہے مگر اسکی بیہودگیوں کے رفع کرنے سے غافل نرہین۔ (۸) امراض قلب و خفقان وغیرہ مین بہی مفید ہے مگر طبیب بہ ہوشیاری تمام مزاج مریض دیکھکر استعمال کا حکم دے (۹) سوء القنیہ و استسقاء مین بہی اسکے استعمال سے فایدہ ہوتا ہے (۱۰) قطیر البول بارد

و ضعف گروہ کو بہی بہت مفید ہی
فتلکۓ عشرۃ کاملۃ انہین پر
اکتفا کرتا ہون۔ اگرچہ اسکی
کثرت استعمال کے نقصان بہی
بہت ہین مگر تاہم چاۓ نوشی
شراب نوشی کی نسبت بہرحال
بہتر ہے۔ چاہیے کہ لوگ شرب
شراب سے پرہیز کرین اور چاے
کو پیا کرین کہ عمدہ چیز ہے۔

الراقم

خوشہ چین ہر حاذق حکیم نور محمد اوصلہ اللہ تعالی
الے کل ما یرید طبیب قصبہ بوکل

استفتاء

کیا فرماتے ہین حذاق حکماء
عالی تبار و مشاق اطباء ذوی
الاعتبار اس مسئلہ مین کہ اجباد
سبعہ وغیرہ معدنیات کے
کشتجات کو کہانا اور اُن کو
استعمال مین لانا جائز ہے یا نہین
اس سوال کا جواب با صواب و
با دلیل بذریعہ رسالہ التکمیل الحکمت
ارشاد فرماوین دیر نہ لگاوین
خاکسار ممنون منت و مرہون سماحت
ہوگا۔

المستفتی

حکیم نور محمد اوصلہ اللہ تعالی طبیب بوکل

حفظ صحت

انسان کو قواعد تندرستی سے
واقف ہونا ضروری امر ہے
کہ تندرستی کسے کہتے ہین اور
قیام تندرستی کن امور پر منحصر ہے
کیونکہ کل امور مثلاً چلنا۔ پہرنا
دیکہنا۔ بہالنا وغیرہ و حصول
علم و صنعت و سرانجام امور دنیوی

وعقبی اسی صحت بدنی پر حصر رکھتے
ہین پس یہہ تندرستی انسان کے
لئے ایک نہایت ضروری اور
عمدہ چیز ہے بقول شخصے تندرستی
ہزار نعمت ہے لہذا ضروری امور
متعلقہ صحت بیان کرتا ہون
(تعریف صحت) جب جسم کے
کل اعضاء اپنا اپنا کام باقاعدہ
کرتے ہین تو اوسے صحت کہتے
ہین اور قیام تندرستی ان
امور پر بنیاد رکھتا ہے اول ہوا
دویم پانی سویم غذا چہارم
پوشاک پنجم ریاضت ششم
فضلات ہفتم خواب جبتک
یہہ اشیاء مذکورہ بالا انسان کو
بدرجہ اعتدال ملتی رہتی ہین تب تک
صحت بھی عمدہ رہتی ہے اور جب
انمین سے کوئی چیز کم و بیش
ہو جاتی ہے تو صحت مین بھی
فرق آ جاتا ہے مگر اشیاء
مذکورہ بالا مین ہوا سب سے مقدم
سمجھی جاتی ہے کیونکہ پانی یا غذا کے
بغیر آدمی کچھ دن جی بھی سکتا ہے
لیکن بغیر ہوا کے آدمی چند منٹ
کے ہی اندر مر جا سکتا ہے بقول
شخصے کہ قیام جسم خاکی ہی نفس پر
ہوا پر ہی بنا اپنی ہے کانگے + لیس اسوجہ
سے ہوا کا صاف اور عمدہ ہونا
تندرستی کے لئے فرض ہے لہذا
ہوا کی ماہیت بیان کرتا ہون
چنانچہ باہر کی ہوا مرکب ہے
اشیاء مفصلہ ذیل سے یعنے
سنو حصہ ہوا مین ۲۱ حصہ آکسیجن
یعنے صحت بخش انسان ہے

ستتر حصے نائٹروجن ستات
حصے ہیڈروجن تین حصے کاربان ہی
جبتک ہوا مین یہہ مقدار اکسیجن
اسی درجہ تک رہتی ہے تب تک
صحت بھی عمدہ رہتی ہے لیکن جب
کسی مقام کی ہوا مین فیصدی
دس حصے اکسیجن کم ہوجاتی ہے
اور کاربان دس حصے فیصدی
زیادہ ہوجاتی ہے تو صحت
مین بھی عموماً خرق آجاتا ہے
اسلئے ہوا کے کثیف ہوجانیکے
اسباب ظاہر کرتا ہون اوّل
حرکات تنفس جس سے تنفس کے
کاربانک اسڈگیس ہوا مین شامل
ہوکر اوسکو کثیف کردیتی ہے
دوم نباتی یا حیوانی مادہ کا
سڑجانا اور متعفن گیس کا پیدا ہونا

سوم حیوانی فضلات مثلاً بول
وبراز چہارم نباتی وحیوانی
مادہ کا جلانا بعض دفعہ مین سی
ہی بخارات نکلکر باعث کثافت
ہوا ہوتے ہین پس انہین دلائل کے
بموجب ان امورات سے محترز رہنا
چاہئے اوّل نچلی اور سیلاب
زمین کہ جہان زمین ہر وقت
مرطوب رہتی ہے اور نباتی اور
حیوانی مادہ مرطوب ہوکر متعفن گیس
پیدا کرے دوم تنگ اور بند مکان
مین بہت سے آدمیون کا جمع ہونا
اور اوسمین روشنی اور بیرونی
ہوا کا گذر نہونا چہارم منہہ
سربند کرکے سونا یا چارون
طرفسے مکان کو بند کرکے آگ یا
چراغ کا جلانا باعث خلل اندازی

صحت ہے مثلاً اگر ایک مکان کو
چارون طرفسے بند کردیا جاوے
اور کل کمرہ کو آدمیون سے بھردیا
جاوے توچند عرصہ مین تنفس کے
کاربانک اسڈگیس اوس مکان کی
ہوا کو کثیف کردیگی جس سے اوّل
تو دم بند ہونیکی صورت واقع ہوگی
پھر اگر چند عرصہ تک یہی حال رہے
تو کاربانک اسڈ پائیزن ہوکر
باعث ہلاکت مردمان مذکورہ بالا کا
ہوسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ بڑے
وسیع شہرون مین کہ جہان تنگ اور
بند مکانات ہوتے ہین اور گلی
کوچہ وغیرہ بہی متعفن رہتے ہین
جس سے ہوا اوس مکان کی
کثیف ہوجاتی ہے اسیوجہ سے
وہان کے آدمی اکثر کمزور اور پست ہمت

دبلے۔ پتلے اور مریض رہتے
ہین اور باہر کے دیہاتی اور جنگلی
آدمی کہ جہان چند متعدد اور کشادہ
مکانات ہوتے ہین اور آدمی بہی
گنتی کے رہتے ہین جس سے ہوا
اوس مکان کی کثیف ہونے نہین
پاتی جسکی وجہ سے آدمی اوس
مقام کے توانا اور قوی ہیکل
چست چالاک اور اکثر تندرست
رہتے ہین پس یہ فرق شہری
اور دیہاتی انسانون مین اسیوجہ
سے ہے چنانچہ اگر یہی اسباب
کثافت ہوا کے جاری رہتے
اور کوئی قدرتی سبب صفائی
ہوا کا نہوتا تو تندرستی بہی
عنقا صفت ہوجاتی مگر اللہ جلشانہ
نے دفعیہ کی صورت بہی ساتھ ہی

بنا دی ہے ہندا دہ اسباب
قدرتی جنسے ہوا صاف ہو جاتی
ہے یہہ ہین اوّل تیز و تند
ہوا کا چلنا جسے ہوا تبدیل ہو جاتی
ہے دوم مختلف گیسون کا منتشر
ہونا سوم ہرے سبز پودے کا
ہونا یہہ بڑا معتبر سبب صفا کنندہ
ہوا فایدہ بخش انسان ہے یعنے جو
زندہ حیوانونمین کاربانک اسڈ گیس
مضر صحت انسان پیدا ہوتی ہین
اوسکو ہرے سبز پودے جذب
کر لیتے ہین اور اسیجن صحت بخش ہوا
انسان اپنے مین سے خارج کر دیتے
ہین ماسوا اسکے سبز پودہ سے
بینائی کو طاقت آتی ہے اور مختلف
نباتی پہلون اور پھولون سے
انسان کو مختلف قسم کے فوائد
حاصل ہوتے ہین پس یہی وجہ ہے
کہ جب شہر اور مجمع آدمیون سے
طبیعت گھبرا جاتی ہے تو کسی
جنگل یا باغ مین جا کر طبیعت بشاش
ہو جاتی ہے۔ باقی آئیندہ

الراقم
خاکسار حسرت رائم متو ڈاکٹر بنچور علاقہ ریاست پٹیالہ

یونانیون کی طبابت کا بیان

یونان کے باشندے مصر اور فنشیا
سے علم طبابت حاصل کر کے
مدت تک قیاس اور تجربہ سے اُس
مین ترقی کرتے رہے اور ایسی کامل
سعی کی کہ باوجود گذرنے ہزار دن
برس کے ابتک اونکے مقرر کیئے ہوئے
قواعد پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ یونانی
حکما مین بقول ڈاکٹر اسمتھ صاحب بہادر
سب سے اول اس قلیدس اسقدمہ

مشہور ہوا کہ اوسکا چرچا دور دور ہوا کہتے ہین کہ یہ شاگرد ہرمس کا تھا اور اس کے ایک ہزار شاگرد تھے جب وہ مرگیا تو یونانیون نے اسکو اپنا خدا ٹہرایا اور جابجا اوسکے نام کابت اور بتخانہ بنایا۔ سُنا ہے کہ اس کی قبر پر ہزار قندیلین روشن ہوتی تھین۔ اس حکیم کے دو بیٹے تھے وہ دونوا اپنے باپ کے نام کے بتخانون مین بطور پوجاریون کے رہے اور مریضونکا علاج کرتے تھے چنانچہ اونکی طبابت اور جراحی کی تعریف ہومر نامی شاعر نے کی جو سنہ تین ہزار ایکسو ساٹھ دنیاوی یعنے حضرت عیسی علیہ السلام سے سات سو چونسٹھ برس پہلے گذرا ہیان کی ہے۔ اونہون نے ایسا دستور مقرر کیا تھا کہ علاج سے

جو بیمار صحت پاتا اور بعد صحت پانے کے اپنے کل مرض کی کیفیت سونے اور چاندی کی تختیون پر لکھکر اُنکے بتخانون مین لٹکا جاتا جب بقراط کا زمانہ آیا تو وہ اون اوراق کے لکھے ہوئے حالات کو دیکھکر بہت کام مین لایا۔ ان دونون طبیبون کے بعد قینوسی نے مثل استقلیدس کے تجربہ اور قیاس سے طبابت کو ترقی دی۔ پھر مسمی برماپنداس نے علم مذکور کے بڑہانے اور ظاہر کرنے مین کوشش بلیغ کی مگر اس طبیب کے مرنے کے بعد اطباے کی رائے مین بڑا اختلاف پڑگیا۔

رپورٹ شفاخانجات پنجاب

شفاخانجات پنجاب کی سالانہ رپورٹ انگریزی بابت ۱۸۸۵ء سے معلوم ہوا کہ اس سال ۵ شفاخانے بند ہوئے اور ۲ نئے جاری ہوئے اسّی لاکھ مریض کا معالجہ اور دس ہزار ساڑھے پانچسو پرعمل جراحی ہوی۔ شفاخانون کی آمدنی ۳ لاکھ ۸۸ ہزار سے کچھ اوپر اور خرچ ۳ لاکھ ۸۲ ہزار ہوا۔

جدا مین شفاخانجات ۲ ہین۔ مریض ۷۳۵ اور خرچ گزشتہ سال ۲۰ ہزار۔

بارش کی نسبت جاننے کے قابل باتین

بقیہ مضمون رسالہ اکتوبر ۱۸۸۶ء

۶۔ جو ملک کہ منطقہ محرقہ کے باہر ہین اُنمین زیادہ تر بارش جاڑے مین ہوتی ہے مگر جو مقام کہ اس منطقہ کے اندر ہین وہان گرمی مین زیادہ پانی برستا ہے۔ معتدل ملکون مین برسات کا کوئی معین قاعدہ نہین ہے بلکہ سال مین جب چاہے بادل برستا رہے یوروپ مین میڈیٹرینین کے کنارے جو مقام ہین وہان بارش جاڑو نمین خوب ہوتی ہے مگر یورپ کے پچھم کے حصہ مین زیادہ پانی خزان مین برستا ہے۔

۷۔ وہ مقامات جہان پانی برستاہی نہین۔ افریقہ اور ایشیا کے براعظمون مین ایک وسیع سلسلہ ایسی زمین کا چلا گیا ہے جہان

بہت کم پانی برستا ہے۔ یہ سلسلہ افریقہ مین صحرا کے ریگستان سے شروع ہوتا ہے اور مصر کا شمالی حصہ عرب کے دکھن کے حصہ فارس کا ریگستان شامل کرتا ہوا وسط ایشیا مین مغلستان تک پہونچتا ہے ان ملکون مین پانی نہ برسنے کا باعث یہ ہے کہ ملک کے از حد گرم ہونے سے تمام نمی اور رطوبت جو ہوا اَور جگہون سے یہان لائی ہر اور یہی بہاپ ہو جاتی ہے۔

نئی دنیا مین پیرو اور بولیویا کے اُس حصہ مین جو انڈیز پہاڑ اور پاسفک سمندر کے درمیان واقع ہے پانی نہین برستا۔

۸۔ چونکہ پہاڑ بادلون روکتے اور انہین مینہ کی صورت مین لا سکتے ہین اسلئے یہ باتین ضرور ہوئین۔

(۱) یہ کہ اُن مقامات مین جہانکی زمین بہت اونچی ہے برابر میدانون اور وسیع زمین کی بہ نسبت زیادہ بارش ہو۔

(۲) یہ کہ کسی پہاڑ کے سلسلہ کی اُس جانب جو سمندر کی طرف ہے زیادہ پانی برسے اور دوسری جانب کم۔

انہین وجہون سے کمبرلنڈ کے پہاڑی حصہ پر قریب ہی کی نیچی زمین کے مقابلے مین زیادہ پانی برستا ہے اور ناروے ملک کے پچھم کے حصے مین یورپ کی بہ نسبت چوگنا پانی برستا ہے۔

۹۔ نیچی زمین سے جیون جیون

اونچی زمین کی طرف بلند ہوتے
جاوین۔ پانی کا برسنا کم ہوتا جائیگا
وجہ اسکی یہہ ہے کہ اونچی زمین اپنے
مقابل کی ہوا سے کہین زیادہ
گرم ہوتی ہے اسلئے جو رطوبت
یہہ ہوا لاتی ہے زمین کی گرمی
اُسے اور بہی بہاپ بنا دیتی ہے
اور برسنے کی نوبت کم آنے دیتی
ہے اور زمین کی بلندی کے
باعث سمندر سے بہاپ کا زیادہ حصہ ہی
وہان نہین پہونچ سکتا۔

۱۰۔ عام طور پر یہہ بات کہی جاسکتی
ہے کہ سمندر کے کنارے سے
زمین کی طرف جیون جیون ہٹتے
جاوین پانی کم برستا پایا جائیگا۔

۱۱۔ جو ملک کہ منطقہ محروقہ مین ہین
اُنہین سمندر کی طرف کے پوربی حصے
پچہم کے حصہ کی بہ نسبت زیادہ
رطوبت حاصل کرنے والے ہوتے
ہین کیونکہ ان ملکون مین ٹریڈ ونڈ
اپنے اپنے موسم مین چلکر پورب
واتر اور پورب ودکہن کے کنونون
سے بہاپ کا زیادہ حصہ لاتی
ہے۔ معتدل ملکون کے پچہم کی
کی طرف کے سمندر کے کنارے
کے حصے پچہم کی ہوا کے مقابل
پڑنے کے باعث زیادہ رطوبت
رکہتے ہین۔

نسخہ بخار

نشادر ۳۰ ماشہ۔ کلوریٹ پوٹاش
۳۰ ماشہ۔ اکسٹراکٹ بلاڈونا آدہ
گرین۔ ٹنکچر سٹیل ۳۰ ماشہ۔ دارچینی کا
پانی ۵ تولہ۔ پانی ۵ تولہ استعمال بخار مین
تیس تیس قطرہ تین تین گہنٹہ بعد۔

شکریہ و شکایت

مہتمم رسالہ تکمیل الحکمۃ مشکور ہے اُن اصحاب باالطاف اور جواہر شناسان باانصاف کا کہ جنہوں نے از راہ دریا دلی و نظر امداد کارخانہ زر چندہ واجب الادا کے ارسال میں دریغ توجہ نہیں فرمایا اور کمال شکایت اُن صاحبوں کی کم توجہ پر جو رسالہ ماہوار لیلیا کرتے ہیں لیکن زر چندہ یا واجب کی ادا فرمانے کو کبھی مزاج عالی میں خیال نہیں گذرتا باوصفیکہ کئی دفعہ خطوط کے ذریعہ سے اور رسالہ کی وساطت سے تقاضا ہوچکا ہے اب نامی صفائی معاملہ اصحاب کے معہ زر عنایتی رسیداً درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

جناب سردار بکرمان سنگھ صاحب رئیس اعظم ے/

جناب مولوی محمد قائم علی صاحب وکیل ے/

از ریاست عالیہ بہاولپور للعہ

عالیجناب دولت مآب صاحب بہادر سینئیر کمشنر پنجاب للعہ

جناب موتی لعل صاحب ے

جناب سردار گنور ہی سنگھ صاحب رئیس اعظم ے

جناب بخشی سوکچند صاحب مختار ے/

جناب شیخ حشمت علی صاحب ڈاکٹر ے

جناب لوڑ نیدا ل صاحب ڈاکٹر ے

جناب عبد السلام صاحب بادشاہ کمیٹی صہ

جناب نواب سید محمد زین العابدین صاحب خان بہادر ے

جناب ڈاکٹر ستر اجیت سنگھ صاحب ے

جناب حامد شاہ صاحب رئیس اعظم ے/

جناب میان پیر محمد صاحب وکیل صہ/

جناب چھوٹے لعل صاحب ڈاکٹر ے

جناب پنڈت بہاری لعل صاحب ے

از میڈیکل کالج لاہور للعہ

جناب مسٹر خوشی رام صاحب وکیل ۸

از ریاست عالیہ خیرپور سندہ للعہ

از کمیٹیہائے حصار للعہ

جناب حکیم نراین سنگھ صاحب ۸

باقی آئندہ

باغبان پنجاب پر ریویو

یہہ رسالہ بغرض ترقی زرعت حکیم رحیم بخش کے اہتمام سے ماہوار شایع ہوتا ہے اسکے دو نمبر ہماری پاس پہنچ گئے ہین ہماری خیال مین یہہ رسالہ زراعت پیشہ لوگون کے لیے ازبس مفید ہے کیونکہ اسمین ترقی زراعت فن باغبانی علاج بہایم پر بخوبی بحث کرتا ہی غرضیکہ یہہ رسالہ ہمہ صفت موصوف ہے۔ اگر زمیندار لوگ اسکی قدر کرین تو بجا ہی کہ جس سی مہتمم کی ہمت بڑہے۔ اور اگر گورنمنٹ رعایا پروری کے لحاظ سے خرید کر زمیندارون مین مفت تقسیم کرے تو کمال فیاضی سرکار کے ہے۔ قیمت گورنمنٹ ع و والیان ریاست سے چھ روپیہ عام سے ۱۲/ رکھی گئی ہے حکیم رحیم بخش اڈیٹر رسالہ لاہوری دروازہ سے ملسکتا ہے۔

جوب ہالو یصاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی کیلیے ضرور ہے پس یہہ جوب مصفی خون ادویہ پر فضیلت رکہتی ہین۔ کبد معدہ گردہ کی امراض کیلیے مفید ہین انکی استعمال سے اعضا رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہی دافع قبض ہین آنتون کی ہر ایک طرحکی شکایت اور تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین مواد ردیہ اخلاط فاسدہ نباتات و حیوانات کے متعفن ہونیکے سبب خون مین داخل ہوتی ہین انسے خارج ہو جاتے ہین ہے گویا ازبس مفید ہین اعضاے تولید کی کمزوری بخصوصہ امراض عورات کیلیے بیبہا ہین و دنیا مین زندگی تا دم آسایش کرنیکی لیے لاثانی ہین

مرہم ہالو یصاحب

اسمین یہہ مقام ہا وف قوت صحیح حالتمین آجاتا ہی جسم سینہ معدہ کبد ورحم کیوجہہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہی اور ناگہ خراب ہوگئی ہو زخم کہنہ اور پہوڑے پہنسی سینہ کا جکڑ اہنا سو دبول وغیرہ وغیرہ مین تیر بہدف ہی جلدی امراض اسکی استعمال شفا پاتے ہین گویا اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائے جاتی ہین او تمام عالم کے دوا فروش صندوقون اور ڈبیون مین بیچتے ہین قیمت ہے ایک شلنگ ۱/۲ اپنس ایک شلنگ ۹ شلنگ ۴ شلنگ ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین انہر ہدایت لکہی ہی کہ اسطرح استعمال کرنا چاہیے۔

PREVENTION IS BETTER THAN CURE.

THE TAKMIL-UL-HIKMAT, LAHORE.

AN

URDU JOURNAL DEVOTED TO THE SCIENCE OF HYGIENE, MEDICINE, CHEMISTRY, PHYSIOLOGY, ANATOMY &c., PUBLISHED MONTHLY.

تکمیل الحکمت

بابت ماہ فروری سنہ ۱۸۸۶ء نمبر ۲ جلد

VOL. 6—Lahore 1886—No 2.

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں

(۱) حفظ ماتقدم۔ طبابت۔ کیمیا۔ افعال الاعضا۔ تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کی بہتر خیال کئے گئے ہیں اور اسباب کے دفعیہ میں تدبیر ہدف ہے جو صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں۔

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت دستانی وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینون مین جو نئے نئے تجربے فن حکمت سے متعلق شائع ہوتے ہین انکا انتخاب

(۶) قدیم وجدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
خریداران بلامحصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] و رؤساے	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بمعاد پیشگی دو ماہ بعد اسکے ڈیوڑھی

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy.
For Station Subscribers ...	2 13 0	4 3 6	0 4 0
Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	
Chiefs & Government officials ...	4 14 0	7 5 0	0 4 6

یہہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ
ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصوّر ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو
درخواست مسدودی کے ساتھہ رقوم بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور
قایم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم **احمد علی** زبدۃ الحکما
لاہور پروپرائٹر وایڈیٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت
ٹکٹ فی روپیہ ۱ر زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ر
فی صفحہ ے ر زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ فروری ۱۸۸۶ء

لکچر ٹیکا

یہہ مفید عام پر اثر تقریر چیچک کے ٹیکا کی نسبت جسکو فاضل عصر و عالم متبحر حکیم جسمانی و روحانی جناب ڈاکٹر بیلیو صاحب بہادر سنیٹری کمشنر پنجاب نے ۵ فروری ۱۸۶۸ء کے جلسہ انجمن پنجاب مین اپنی زبان دُرفشان سے فرماکر حاضرین صاحبان جلسہ کو محفوظ کیا اب ہم بغرض فاہ عام اوسکو بجنسہ درج رسالہ تکمیل الحکمۃ کرتے ہین وہو ہذا

"گذشتہ دو سال سے مرض چیچک بڑی زور و شور سے ہوگئی ہے اور پانچسو سے زیادہ اطفال مرچکے ہین۔ اور لوگ کہتے ہین کہ ٹیکا اچھا نہین لگایا جاتا ہے۔ تہوڑے دنون سے جو کمیٹی دہلی دروازہ پر ہوئی اونکی گفتگو سے پایا جاتا ہے کہ مستورات اسکی مانع ہین۔ پس مین نے سوچا کہ انجمن پنجاب کی معرفت اسکے فوائد پہیلائے جائین۔ پس اسیواسطے مینے آپ صاحبان کو تکلیف دی ہے۔ اور مین چاہتا ہون کہ اصل اصول جسپر عمل کرنا ضرور ہے وہ بیان کرون جاننا چاہئے کہ ویکسینیشن انگریزی اور ہندی ٹیکا کیا ہے۔ یہہ ٹیکا قدیمی علاج ہندوستان کا ہے۔ یہان سے شام کو اور پہر چین کو اور پہر انگلینڈ وغیرہ مین آیا اور پہر یہان آیا۔ اور ابتدا اسکا چین سے ہے۔ کہ وہان کے حکیمون نے بروے تجربہ دیکہہ لیا کہ چیچک ضرور ہی ایک دفعہ نکلتا ہے۔ جسکو ایکدفعہ نکل چکا تو پہر گویا عمر تک وہ بچ رہا۔ اگر بڑی عمر مین نکلا تو اوس کی شکل بگڑ جائیگی۔ پس اسواسطے چھوٹی عمر مین ٹیکا لگانا رائج ہوگیا۔ اور چونکہ یہہ مرض متعدی ہے اسواسطے آس پاس کے

گہرون مین نکلنا شروع ہوتا ہے - اسواسطے
ٹیکا لگانا شروع کردیا اور اکثر غریب کم
استطاعت مرتے رہے امیر ٹیکا لگاتی
رہے - ہماری ولایت مین ڈیڑہ سال
سے ٹیکہ شروع ہے اور تجربہ یہہ ظاہر ہے
کہ جس نے لگایا اوسکو آرام ہوا ہے -
دوسرون کو چیچک نکلتی ہے - کیونکہ متعدی
ہے - پس ولایت مین اسی اندیشہ سے
لوگ سرکار مین فریادی ہوے کہ ٹیکا لگانا
بند کیا جائے - اکثر دودہ دوہنے والی
اس سے بچے رہتے ہین تو ڈاکٹر جینر
نے سوچا کہ دودہ دوہنے کے باعث
یہہ تندرست رہتی ہین اور ہاتہون پر چیچک
نکل جانے سے بچ رہتے ہین - پہر گائے
کے پستان اور گہوڑے کے سم کی
جاگ لیکر اسکا امتحان کیا جب تجربہ ہوچکا
تو اوس نے مشتہر کردیا - لوگون نے
اسپر شور کیا - یہان تک کہ اسکا علاج
چہوڑ دیا - حتی کہ وہ غریب مرگیا
اور جب بعد مین دیکہا گیا تو اسکا تجربہ
بہت صحیح تہا - اب اسکو یاد کرتے
ہین - ظاہر ہے کہ اس نے بڑا کام
نکالا تہا - اب یہہ ٹیکا لگانا حکم سے چلتا
ہے - آپ خیال کرسکتے ہین کہ اگر بچہ
کو ٹیکا لگایا جائے تو وہ تمام عمر تندرست
رہیگا - ایک دفعہ گائے سے لیا جاتا ہے
اور پہر بچہ سے نیز گائے سے - اور اسمین
نقصان بہی ہے کیونکہ ہر ایک عامل قابل
نہین ہے بعضے قابل بعضے ناقابل -
اگر جاگ اصلی ہو تو اچہا ہوگا - کیونکہ زمیندار
اگر تخم ناقص بوئیگا تو کیا پہل پائے گا
ہماری ولایت مین دو فرقہ ہین بعض اسکو
برا کہتے ہین اور اکثر اچہا کہتے ہین -
اس ملک مین سرکار بمشکل کام چلاتی ہے

اکثر سمجھتے ہین کہ اس سے نقصان ہے البتہ تعلیم یافتہ اچھا جانتے ہین۔ آپ صاحبان کو مین اسواسطے سُناتا ہون کہ ٹیکا کیا چیز ہے۔ اوّل تو ٹیکا لگانے والے پہلے سے آب اچھے واقف ہو گئے ہین۔ اس مین کئی طریقے لگانے کے ہین۔ اچھا سب سے یہہ ہے کہ ایک بازو سے جاگ لیکر دوسرے کو لگا دیا جائے۔ اَور کئی طریقے لگانے کے ہین۔ مثلاً شیشہ پر ہڈی پر وغیرہ۔ مگر قیاس کرنا چاہئے کہ لاگ جاندار ہے فوراً خراب ہو جانے کا احتمال ہی۔ جیسا کہ اکثر دودہ وغیرہ خراب ہو جاتا ہے غرض ہوا لگنے سے۔ دوسرے بدن پر رکھنے سے یا سر پر رکھنے سے ضرور لاگ بگڑ جاتی ہے۔ اور اسی وجہ سے مناسب ہے کہ بازو سے جاگ لیکر اسی وقت لگا دو۔ اگر اسی طرح سے لگاؤ گے۔ تو فائدہ ہوگا۔

اور کوئی بھی ناکامیاب نہ رہے گا۔ اسی طرح ہم ویکسینیٹر دن کو سمجھاتی رہتے ہین۔ مگر ہماری رائے مین اسپر بچہ کے والدین کو نگرانی کرنی چاہئے۔ مطلب یہہ ہے کہ آپکی طرف سے ٹیکا لگانیمین مدد چاہئے اگر آپ توجہ نہین کرینگے تو جیسا اونکی مرضی ہوگی لگا وینگے۔ چند روز ہوئے کہ میونسپل کے جلسہ مین اکثر چودہریان محلہ داران نے عذر کیا کہ عورات انکاری ہین کہ ہم نہین لگاتین۔ چونکہ یہہ بہت مفید ہے پس آپ صاحبان اون کو یقین دلائین کہ یہہ بہت مفید ہی۔ اگر تازہ بتازہ لگایا جائے تو فقط ایک دانہ نکلتا ہے۔ ہم نے جب لگایا ہے تو ایک ہی دانہ نکلیگا ورنہ زیادہ دانہ نکلینگے پس والدین بچہ کو یہہ بات سمجھانی چاہئے کہ اسکی یہہ فوائد ہین۔ جب وہ جان جاینگے

کہ ٹیکا یہہ چیز ہے تو وہ مانع نہونگی۔ اور ٹیکا
صرف ہلکی قسم کی چیچک کی بیماری ہے۔ بعض
ہندو لوگ شیشہ اور ہڈی کو بہ نسبت بازو
سے جاگ لینے کے لئے پسند کرتے ہین۔ کیونکہ
بازو بازو کے ٹیکا سے کمذات اور شریف
مین تمیز نہین کی جاتی۔ پس ہم چاہتے ہین
کہ کمذات سے نہ لیا جاوے اسبات کا
علاج وہ خود کرسکتے ہین۔ شریف کا شریف سے
اور رزیل کا رزیل کیو اسطے۔ ہماری ولایت
کا یہی دستور ہے۔ اگر آپ لوگ اپنی بہتری
آپ نکرینگی تو اور کون کریگا۔ ہماری دانست
مین اگر آپ لوگ اس مین ایک دفعہ توجہ
کرینگی تو دیکہینگے کہ بہت فائدہ ہوگا جب
بچہ تندرست اور خوب ہو تو اسکی بازو
سے جاگ لیکر ضرور لگانا چاہئے۔ ایک
بچہ سے تین چار کو جاگ لگ سکتی ہے۔
بعض لوگ جب ٹیکا لگاتے ہین اور دانہ اسکا
دانہ اچھا نکل آتا ہے تو پہر جاگ دینے سے
انکاری ہوتے ہین کہ ہمارے بچہ کو تکلیف
ہوگی حالانکہ یہہ غلط ہے۔ بچہ کو مطلق تکلیف
نہین ہوتی۔ کیونکہ چہالا کو چیرنے سے تکلیف
نہین ہوتی کیونکہ وہ چہالا بہت خانہ دار ہے
اور چیچک کو خشک کرکے لگانے سے بہت
تکلیف ہوتی ہے اور عورات کا یہہ عذر انکی
کم فہمی کا باعث ہے۔ وہ اسکی فوائد کو
نہین جانتین۔ ہماری ولایت مین اسکے
سب تدارک ہوتے ہین۔ اس ملک مین
آپ اسمین توجہ کرین۔ عورات جب
سمجہہ جاوین گی تو خوب ہوگا۔ ایسی ہی
ایک شخص ہمارے پاس آیا وہ ٹیکہ نہین
لگاتا تہا۔ اور دو بچہ اسکے مرگئے۔ ابکی
وہ آیا کہ بچہ کو ٹیکا لگادو۔ امید ہے کہ وہ
بچہ بچ گیا ہوگا۔ میری التماس کو نامنظور
نہ کرنا چاہئے اور عورات کو سمجہانا چاہئے

بعض ہندو کہتے ہین کہ ہم دیوی ماتا کے مانع
ہوتے ہین یہہ غلط ہے بلکہ ہم تو ماتا کو لاتے
ہین حسب معمول یہہ بیماری تین سال کے
بعد وبائی ہوجاتی ہے - چنانچہ ۱۸۶۹ع
اور نیز ۱۸۷۲ع و ۱۸۷۹ع و ۱۸۸۲ع
و ۱۸۸۵ع مین وبا ہوئی - آپ جب کوشش
کرینگے تو آیندہ ۱۸۸۸ع مین امن رہیگا -
مین تجربہ سے کہتا ہون کہ اگر ۵۰۰ بچہ
جو جنوری ۱۸۸۶ع تک مرگیا - اگر ٹیکا لگایا
جاتا تو کبھی اسقدر نہ مرتے مگر ٹیکا اچھا لگایا
جاوے - عمدہ لاگ سے چاہئے - اور چھالا
عمدہ نکل آئے - پھر بالکل آرام رہیگا - اور
یہہ صرف آپ دو بات یاد رکھین ایک
تو ٹیکا کا استعمال چیچک کو روکتا ہے دوسرا
لگانا باقاعدہ ہو - ایک اَور بات یہہ ہے
کہ گھرون مین اور اپنے محلہ کی عورتون کو
ضرور آپ سمجھاوینگے کہ اسکے فوائد یہہ ہین
اور دستور دیرینہ ہے - اَور اس مین
بہت فائدے ہین - دیرینہ قاعدہ
مین یہہ فوائد ہین - اگر خراب مواد لگایا گیا
تو ضرور نقصان ہوگا - ایک تو بچہ کو چار
مہینے مین لگانا - اور دوسرا ٹیکا بازو سے
لیکر بازو کو لگانا تیسرا اپنے بچہ کی لاگ سے
اَورون کو بھی فائدہ دینا چاہئے - امید ہے
کہ آپ صاحبان اس معاملہ کی طرف متوجہ
ہونگے -

صاحب پریذیڈنٹ نے جلسہ کیطرفسے
ڈاکٹر بیلیو صاحب کا شکریہ ادا کیا -

— لکچر کے اختتام کے بعد حاضرین جلسہ نے
ڈاکٹر بیلیو صاحب سے چند سوالات ٹیکہ کے
متعلق کئے جنکا ڈاکٹر صاحب موصوف
نے جواب دیا اور دیگر سوالات کی جواب دینے اور
اس بارے مین مباحثہ کرنیکی غرض سے انہون
نے دوسرے جلسہ مین تشریف لانے کا وعدہ کیا -

لکچر بالا کی تائید مین ایک مختصر تقریر پرتاثیر
مفید عام جناب منشی ہرسکھ رائے صاحب مالک
مطبع کوہ نور نے دوسرے موقع جلسہ مین بیان کی جو کہ
کچھہ بھی فائدہ سے خالی نہین تھی اسلئے اسکا بھی رسالہ مین
درج کرنا مناسب سمجھا گیا وھو ھذا

واضح ہو کہ جناب ڈاکٹر بیلیو صاحب
بہادر نے اپنے نہایت بلیغ اور بیمیر تجربہ
اور علم کے بموجب اس سخت موذی مرض
چیچک کے روکنے کو عمل ٹیکے کا بہت مفید
ظاہر فرمایا ہے وبائی طور پر لاحق ہونیسے
ہر دوسرے تیسرے سال ہزاروں بندگان
خدا کے لخت جگر بلاتمیز نیک بد وخورد
وبزرگ کے ضائع ہو جاتے ہین جسکے
رنج اور غم کی کیفیت اُنہین کے دلون سے
پوچھنا چاہئے جنپر یہہ مصیبت تقدیر الہی سے
نازل ہوتی ہے میری دانست مین
جو کچھہ صاحب موصوف نے اسبارہ مین فرمایا ہے
وہ بالکل صحیح اور درست فرمایا ہے جو
عین ہمدردی اور غمخواری انسانی مین
داخل ہے اوسکا شکریہ ہم جہانتک ادا
کرین تھوڑا ہے۔

جناب ڈاکٹر بیلیو صاحب بہادر تو اپنی دلی
توجہ اور بکمال رغبت سے ابتداء عمر سے
انسانون کے جسمون کو اُن جمیع آفات سے
محفوظ رکہتے ہین جو فوج فوج انواع واقسام کے
امراض کے بنی نوع انسانون پر نازل
ہوتے ہین اور اونکی مساعی بلیغہ کا نتیجہ
صریح یہہ ظاہر ہے کہ بجلدوے اُنہین
اعلے دلنوازیون اور کوششون کے وہ
گورنمنٹ عالیہ کی قدردانی سے تمام پنجاب
کے افسر اعلے حفظان صحت مقرر ہوے
ہین ہ اب میرے خیال مین بعض قباحتین
بعض بعض صورتون مین جو متصور ہین
بدون اُنکے نہین رہ سکتا یہہ بات ہر جگہہ

کب ممکن ہے کہ برہمن یا کہتری یا چہتری
کے بچہ کو ٹیکہ لگانیکے لئے اُسی قوم کا بچہ
ہمیشہ مل سکے اور بر تقدیر مل ہی سکے تو اُنکے
والدین کو یہہ بات گوارا ہو کہ وہ اپنے لخت جگر
کو اس کام کے لئے جا بجا بہیجنا اور ہر دفعہ
نشتر کی نوک اوسکے آبلہ مین چبہانا گوارا کرین
اور فرض کیا کہ ایسا ممکن بہی ہو تاہم
اصلاح اِس امر کی کیا ہے کہ اگر کسی بچہ کے
جسم مین اوسکے والدین کی طرف سے کوئی متعدی
مادہ آتشک یا سوزاک یا برص یا جذام وغیرہ
امراضکا موجود ہے تو اُس بچہ کے مادہ
متعدی سے اِن دوسرے بچون کی محفوظ
رہنے کی کیا تدبیر ہو گی جو میری سمجھہ مین
کچھہ نہین آتی ہے۔

دوم مین خیال کرتا ہون کہ اصلی مادہ
چیچک بہی کسی جسم مین زیادہ ہوتا ہے
اور کسی مین کم کیونکہ کتنے ہی لوگ ایسے نظر آتے
ہین کہ اونکو چیچک ہوتی ہی نہین ہے
اور بہ تقدیر ہوتی بہی ہے تو بہت
خفیف قسم کی ہوتی ہے جس سے اوس
بچہ کو کچھہ بہی تکلیف نہین ہوتی اور
کتنون کو ایسے زور سے پہوٹ پہوٹ کر
چیچک نکلتی ہے کہ اُس سے اوسکی جان
بری محال ہو پڑتی ہے۔ اگر خراب مادہ کے
بچہ کا مادہ اُس سے اچھے یا کمزور مادہ کے
بچہ کے جسم مین داخل کیا جاویگا تو ضرور
ہے کہ اوسکا اچھا مادہ بہی خراب ہو کر
وہی زیان پہونچاویگا جو خراب مادہ والے
بچہ کو پہونچتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ
اُسصورت مین بہتر یہہ ہے کہ جو مادہ
شیشے یا کسی اور چیز مین گودہنے کا ہوتا
ہے اُسکو برتا جاوے جسکی متبرک ہونیکی
بابت بہی جناب ڈاکٹر لینیظر صاحب بہادر
نے اپنی تقریر مین تائید فرمائی تہی

اور کچھہ عرصہ ہوا کہ میونسپل کمیٹی لاہور نے
بھی اُسکی تائید فرمائی تھی اور ایک زبردست
طبیب ایران نے بھی اُسکی بدرجہ غایت
تعریف کی ہے جسکو مینے اپنے اخبار کوہ نور
مطبوعہ ۳۰ جنوری مین چھاپا ہے جسکو
توضیحاً بھی مین پیش کرونگا۔
سوئم اس موقعہ مین مین یہہ بات بھی
کہے بدون نہین رہ سکتا مین نے کئی
ویدک پستکون مین لکھا ہوا سُنا ہے کہ اس
ملک کے پچھلے قدیم ویدون نے اپنے گرنتھون
مین کتنی ہی ترکیبین ایسی لکھی ہین کہ اگر
اُن تدبیرونکو بچہ کے حمل مین ہونے کے
وقت عملمین لایا جاوے تو چیچک کا مرض
اوس بچہ کو عمر بھر نہین ہوتا اور اگر ہوتا
بھی ہے تو کسی طرحکا نقصان نہین
پہونچتا۔ شہادت جسکی اس شہر کے
نامی گرامی وید پنڈت جنادھن خلف پنڈت
سر رب سکھہ ممبر میونسپل کمیٹی امرتسر نبیرہ پنڈت
دہرنی دہر راج وید ہز پنجاب مہاراجہ
رنجیت سنگھ بہادر پادشاہ سابق پنجاب سے
ہو سکتی ہے جسکو اُنہون نے اپنی مصنفہ
ایک رسالہ مین بھی کئی برس ہوی مشتہر کرکے
بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سابق
پنجاب کے پیش کیا تہا اور پیشگاہ نواب
محتشم الیہ سے مورد تحسین و آفرین ہوئی
تہے۔ کیا خوب ہو کہ ڈاکٹران کامل فن
خاص خاص موقعون مین اونکا امتحان بھی
فرماوین اور اگر وہ کچھہ بھی بہتر اور مُوثر
معلوم ہون تو اونکا استعمال بھی فرماوین
میری راے مین اگر ایسا کیا جاوے
تو یہہ امر خالی از فائدہ نہین اور جبکہ
جناب ممدوح خود یہہ فرماتے ہین کہ
یہہ مرض اور ولایتون مین ہندوستان
یا چین سے گیا اور علاج ٹیکا بھی اُنہین ملکون سے

لیا گیا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ
جیسا ایک علاج کا امتحان کیا گیا ہے ویسا
ہی اور علاجون کا بہی امتحان کیا جاوے
چہارم۔ ڈاکٹر صاحب ممدوح نے جو فرمایا
ہے کہ اس بارہ مین زیادہ تر مستورات
متنفر ہین انکی تنفر کی اصلاح مین مردون
کو کوشش کرنی چاہئے۔ میری رائے مین
یہہ خیال ڈاکٹر صاحب کا نہایت درست ہے
اور امید ہے کہ جو تقریر اس بارہ مین ڈاکٹر
صاحب نے فرمائی ہے اوسکا اثر خاطر
خواہ ہوا ہے مگر بہتر ہے کہ عمل ٹیکے کے
فائدے عمدہ عبارت اور دلچسپ ترتیب
سے بہت سی جلدون اردو ہندی
اور گورمکہی وغیرہ مین چہاپ کر سرکاری
خرچ سے اسطرح بانٹے جاوین جسطرح پادری
صاحبان مذہبی کتابین بانٹتے ہین تاکہ
جس جس زبان مین جس جس شخص کو مہارت
ہے فائدون سے وہ فائز ہوکر اپنے اپنے
گہرون مین وسیلون اور نظیرون کے ساتہہ
تائید کرین اور مستورات کی نفرتون
اور تعصبون کو ہٹا سکین اور اس عمل کا
فائدہ خاطر خواہ اوٹہا سکین۔
دوم۔ ویکسینیٹران اچہے لائق اور بہت
خلیق اور رحمدل مقرر کئے جاوین جو حاکمانہ
طریقہ کو برکنار رکہکر اور مہذبانہ طریق
کو عمل مین لاکر مستوراتون اور نیز مردون
کو اپنی طرف راغب کرین اور دکہلاوین
کہ اس ٹیکے کے لگانے سے یہہ فائدہ
حاصل ہوتا ہے سوم۔ چودہریون اور
محلہ دارون سے اس عمل کی تائید مین
امداد لین اور جو لوگ اچہا کام کرین اونکو
انعامات اور اسناد وغیرہ سے دیئے
جاوین۔ چہارم۔ ممبران میونسپل کمیٹی
بہی مہذبانہ طریق برتین اور جو شخص

اس کام مین زیادہ ہمدردی دکہلاے
اوسکو صاحبان ڈپٹی کمشنر وغیرہ حکام
تحسین اور آفرین کہین - اور بہیر ونجات
مین تحصیلداران معرفت ذیلداران و نمبرداران
کے کوشش کرین مگر صرف اخلاق اور
اشفاق سے - کیونکہ ایسے کامون مین جتنی زیادہ
نرمی اور محبت اور دلآویزی عمل مین
لائی جاتی ہے اُتنا زیادہ اوسکا اثر ہوتا
ہے سختگیری اور زور آوری مضر ہوتی
ہے جیسا کہ ہماری رحمدل اور منصف
گورنمنٹ کا اصول ہے - مجہے یقین ہے
کہ جو بچے اس مرض مُہلک سے مرجاتے
ہین اُنکی نظیرین صحیح دلائل سے لوگون
پر ظاہر کرنی بہی مفید ہونگی - اور جو کچہہ
نتائج ویکسی نیشن کے سالانہ ظاہر ہوتی
ہین اونکا شائع کرنا بہی بہت عمدہ
اثر پیدا کریگا - یعنے یہہ کہ اس سال مین
اتنے بچون کو ٹیکا لگایا گیا جن مین سے
اتنے لڑکے سلامت رہے اور اتنے
لڑکے بدون ٹیکا لگنے والے اس
مرض مین مبتلا ہوئے تہے جن مین
اتنے محفوظ رہے اور اتنے مر گئے -
مین نے سُنا ہے کہ کماؤن اور کانگڑہ
پہاڑون مین سابق مین بچون کو ٹیکا لگانے
کا طریقہ یہہ تہا کہ ٹیکا مذکور اُنکے
بچون کو اُنکے پروہت برہمن چیچک کے
آبلہ کے کہرنڈ یا کسی اَور بوٹی سے
لگاتے تہے اور یہہ امر مثل مونڈن
اور کن چہیدن اور ختنہ وغیرہ کی
رسمون کے ہوتا تہا اور اوسکو ماتا کا ٹیکا
کہا جاتا تہا جسکے صلہ مین بچہ کی غسل صحت
ہونے کے وقت پروہت مذکور کچہہ
انعام لیتے تہے جو والدین بچہ کے بڑی
خوشی سے دیتے تہے اور اَور بہی بہت

سی خوشیان کرتے تھے اور ٹانکے کی مندر
پر جاکر بہیٹ چڑہاتے تھے او برادری
مین بہی بہاجی بانٹتے تھے۔ مین نے سُنا ہی
کہ اب حسب تحریک ڈاکٹران کی وہ رسم
گورنمنٹ کے حکم سے مسدود ہو گئی
ہے۔ میری راے مین اگر ایسا ہی ہوا ہے
تو بہت بیجا ہوا ہے۔ گورنمنٹ یا ڈاکٹران
مذکورہ بالا طریق سے ٹیکا لگنے مین اگر
کچہہ نقص متصور تہا تو لازم یہہ تہا کہ اُس
نقص کی اصلاح کرتے یعنے ترکیب مفید
کی تائید کرتے اور کچہہ فائدہ اپنی محنت
اور کوشش کا اونکے پروہت اپنی
ججمانون سے اوٹہاتے تھے بدستور اوٹہانے
دیتے تاکہ جو مطلب گورنمنٹ کا تہا وہ خاطرخواہ
حاصل ہوتا۔ اور عجب نہین کہ رفتہ رفتہ
یہہ طریقہ تمام ملک مین مرغوب ہو کر
یہہ تمام تردد جو اسوقت حکام اور عہدہ داران

اور ڈاکٹرون کو لاحق ہے خود بخود
دفعہ اور دور ہو جاتا۔ جناب ڈاکٹر
بیلو صاحب بہادر کیخدمت مین
عرض ہے کہ جو کچہہ مین نے اس تحریر
مین بجا خواہ بیجا عرض کیا ہے اُس
سے ناراض نہو کر مجہے معاف فرماوینگے
اور جو کچہہ میرا بیان واجبی معلوم ہو
اُسپر توجہ خاص مبذول فرماکر احسانمند
اور شکرگذار فرماینگے۔

کارسپانڈنس

میرے پیارے دوست حکیم احمد علی صاحب
زبدۃ الحکما لاہور۔ آپکا رسالہ التکمیل الحکمۃ
بابت ماہ اگست ۸۵ء جو صاحب
سول سرجن بہادر ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان کے
دفتر مین موصول ہوا اوسکو مطالعہ کا
موقعہ مجکو نصیب ہوا۔ مین کمال مشکور
ہون کہ آپکا رسالہ حفظان صحت پنجاب کا

پورا پورا خیر خواہ اور ممد ہو رہا ہے - آپکا
ریمارک در باب فروگذاشت امورات سنٹری
حدود ہاے میونسپل و علاقجات دیہات
مین جو وقوع ہوتے ہین - اونکی اصلاح اور
اُن تدابیر اور تجاویز سے عوام الناس کو
باخبر کرنا کہ جو ملک کی صحت اور حفظ کے لئے
بہتر ہون تا کہ ہر ایک میونسپلٹی کی حالات
صفائی اور ٹیکہ چیچک اور مہلک امراض کے
پہیلاؤ سے نجات حاصل ہو - درج پایا -
چونکہ پہلی ہی سے ہمارے آقاے نامدار
ہر دلعزیز حکمت مآب ارسطو زمان بیدار مغز
سی ایس آئی ڈپٹی سرجن جنرل جناب ڈاکٹر
بیلو صاحب بہادر کمشنر حفظان صحت پنجاب
اپنے منصبی کام مفوضہ گورنمنٹ عالیہ کو
نہایت جانفشانی اور عرقریزی سے
شب و روز انجام دینے مین کمربستہ ہین
اور اُن نقائص کے رفع کرنے مین ایک اپنا

بیش بہا وقت صرف فرما رہے ہین
جنکا ثبوت رعایا اور گورنمنٹ عالیہ
پر اونکی ذات مبارک کی تالیف شدہ
کتابون از قسم بول چال اور رسالہ
حفظ صحت سے بخوبی ظاہر ہو رہا ہے
جس سے ہم لوگ امید کر سکتے ہین کہ اب
بہت نزدیک ایسا وقت آجاویگا کہ ہم
لوگ فرائض حفظ صحت کو مد نظر رکہکر
اوسکے پابند ہو جاوینگے بلکہ ہوتے جاتی
ہین دن بدن ترقی روز افزون ہے -
جسکا بہارا ثبوت یہہ ہے کہ بنسبت
پہلے زمانہ کے اوسط اموات کم ہے
اور پیدائش زیادہ ہے جب یہہ حال ہے
تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ تمام
ذریعہ ما تقدم حفظ صحت کا ہے جس سے
ملک کی آبادی بڑہتی چلی جاتی ہین -
بیماری ہر قسم عموماً بہ نسبت سابق زمانہ کے

تنزل کی حالت پر ہے - عمدہ عمدہ غذائین
ہم لوگون کے واسطے طیار اور ایجاد
ہوتی جاتی ہین بلکہ بعض بعض غذائین
غیر ممالک سے بہی آکر ہماری خوراک
روزمرّہ مین داخل ہو گئی ہین جیساکہ آلو
یا گوبہی جو کہ کسی زمانہ مین ہمارے ملک
ہندوستان مین بالکل نہ تہے - ملک
افریقہ سے آئین - کیا عمدہ نعمتین ہین -
بعض ملک ایسے ہین جہان پر آلو بکثرت
بجائے گندم کے کہائے جاتے ہین -
آپنے اکثر دیکہا ہوگا کہ بہ نسبت دیسی لوگون
کے یورپین لوگ کم بیمار ہوتے ہین - وہ
کیون بیمار ہوتے ہین - غذا وقت مقرّرہ
پر اور حسب اشتہا کہاتی - برتنون کو
صفا رکہنا - پاکیزہ لباس پہننا - مکانات
ہوادار اور وسیع ہوتے ہین - صفائی
عمدہ طور سے باطریقہ کی جاتی ہے -

یعنی تا تقدم حفظ صحت کے پورے پورے
پابند ہین - ورزش جسمانی کو مدنظر رکہتے
ہین - میوہ جات باسی کے کہانے سے
پرہیز کرتے ہین - برخلاف اسکے ہمارے
دیسی بہائیون کا یہہ حال ہے - کہ عموماً
ماسواے دو وقت روٹی مقرّرہ صبح اور شام
کے ۳ پہر دن کو جسکو قریب ۳ یا ۴
بجے کہہ سکتے ہین ضرور ہی باسی روٹی
صبح کیوقت کی پکّی ہوئی کہاتے ہین -
برتنون کا یہہ حال ہے کہ جہان پر کہایا
وہان ہی پڑا رہا تاوقتیکہ مستورات
کو کارخانگی سے فرصت ملی صاف کیے گیے
ورنہ بدستور رکہیون کی بہجو مین گرد
نواح جمع ہین جس سے خواہ مخواہ دوسرے
شخص کو اندیشہ بیماری ہیضہ کا ہے
مکانات کا یہہ حال ہے کہ جہان
باد رچیخانہ ہے بالمقابل ہی اوسکے

اکثر پاخانہ ہوتے ہین یا باورچی خانہ
چھت پر جس سے ایک قسم کی کراہت کی
سوائے دیگر قسم کی بیماریون کے
ہوجانیکا اندیشہ رہتا ہے اور مالکان
مکان کو ہر وقت کثیف ہوا آتی رہتی ہے
ڈیوڑھی مین بہنیس یا گائین شیردار
موجود ہے جو ہر وقت پیشاب اور
گوبر سے پر عفونت رکھتی ہین۔ پرنالونکا
یہہ حال ہے کہ جب بارش ہی ہو تب
ہی صاف ہوتے ہین ورنہ سال
بھر کے خس وخاشاک پڑا ہوا موجود ہوتا
ہے پھر کیا وجہ ہے کہ مالکان مکانات
پنجہ بیماری مین نہ ہسین۔ ورزش جسمانی
کا نام تک خیال نہین ہے۔ جہان
کہانا کہایا پلنگ پر لیٹ گئے۔ غرضکہ
ما تقدم حفظ صحت کا ہمارے دیسی
بھائیون کو قطعی خیال نہین جس باعث

سے ہمارے ملک کی حالت تا حال
ما تقدم حفظ صحت کی قواعد اور پابندی
کی محتاج ہے یہہ نیاز مند محرر سنٹری
دفتر سول سرجن صاحب ڈیرہ اسمعیلخان
مین مقرر ہے۔ چونکہ یکم جنوری ۱۸۹۴ء
سے ضلع ڈیرہ اسمعیلخان مین رہتا ہے۔
پس اکثر موقعہ موسم گرما مین ہمراہ
گورسہاے مل ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور ڈیک چند
وگنپت راے ویکسی نیٹران
انسپکشن صفائی شہر ڈیرہ اسمیل خان اور
اشیاے خوردنی کے ملاحظہ کا موقعہ
ہوتا رہا ہے جنکا مختصر احال تحت مین
عرض کرتا ہون۔ شہر ڈیرہ اسمعیل خان
کی اکثر گلیون مین ابتک فرش پختہ
نہین بنا۔ ہسلئے کیچڑ ہنگام بارش عوام
الناس کا دم ناک مین کر دیتا ہے
خاص شہر ڈیرہ اسمعیلخان کی آبادی مین

چند ایسے باغ ہین کہ جنکی سطح زمین ملحقہ
سے نشیب پر ہے - بارش ہونے پر
کئی روز تک پانی قیام کرکے بدبو پیدا
کر دیتا ہے جس سے اندیشہ بیماری
ہوتا ہے - کوچون مین باوجود موجود
ہونے برتن پیشاب والون کی باہر
پیشاب کر دیتے ہین - اکثر مستورات
اپنے اپنے بچون کو کوچون کے درمیان
پاخانہ اور پیشاب کرا دیتی ہین - بلکہ خود
بھی پیشاب ابین نالی جو بالمقابل اونکے
گھر کے ہوتی ہے کر دیتی ہین - نانوائی
لوگ عین بازار کے درمیان ہڈیان
پھینک دیتے ہین - رنگریز لوگ اپنے اپنے
دوکانون کے نزدیک رنگ آمیز پانی
بیٹھتے ہین جو سخت عفونت پیدا کرتا ہے
دوکاندارون کا یہہ حال ہے کہ
اپنے اپنے دوکانون پر پاخانہ عام
طور پر کر دیتے ہین خاص جگہہ پاخانہ
کرنیکی بہت کم طیار ہین - اور طرفہ یہہ
کہ یہان کے لوگ بلا تمیز مذہب ہر روز
اپنے دوکانون کے چہت سے پاخانہ
صاف نہین کراتے بلکہ ایک مہینے
مین ایک دفعہ یا دو دفعہ پاخانہ
صاف کراتے ہین اور اجرت اوسکی
خاکروب کو قریب ایک پیسہ کی ایک
ہی دفعہ ادا کرتے ہین - جس سے
ہر ایک قسم کی بیماری پیدا ہونے کا
احتمال ہر وقت موجود رہتا ہے - ماسوائے
بیماری کے مذہب ہندو مسلمانون مین
بھی بڑا بھاری نقص ہے کیونکہ
بارش ہونے پر وہ تمام پاخانہ
مکانات مین فرو کش ہوتا ہے -
یا سوکھ کر آندہی کے ساتھہ ہر ایک قوم
کے باورچیخانہ مین وہ اوڑکر گرتا ہے -

بعہد جناب ڈاکٹر ہوم صاحب بہادر
سول سرجن نانک چند کلرک صاحب
سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات نے اس امر کی
رپوٹ کی تہی تو ڈاکٹر صاحب بہادر
ممدوح نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر
ضلع ڈیرہ اسمعیلخان کو تحریر کیا تہا
کہ یہی باعث اُن تمام بیماریون کا ہے
جوکہ میونسپل کمٹی ڈیرہ اسمعیلخان کے
اندر عائد ہوتی ہین فی الفور یہہ رسم
بند کی جاوے تو اوس روز سے شاید
اِبتک کسی قدر اس رسم مین اصلاح
ہوئی ہو تو تعجب نہین مگر جبلّی عادت
باشندگان ڈیرہ اسمعیلخان کی یہی
ہے کہ مہینے مین ایک دو دفعہ اپنے
چہتون کو صاف کرانا جوکہ پاخانہ سے
پر ہوتے ہین۔ اس بارہ مین داروغہ
صفائی و دیگر عملہ صفائی تو بیشک کوشش

رکاوٹ کی کرتا ہے اِلّا خاص توجہ
میونسپل کمیٹی کی ضرورت ہے۔ ضلع
ڈیرہ اسمعیلخان کی زمین دو قسم پر
منقسم ہے اوّل وہ زمین جو متصل
دریاے سندہ کے ہے۔ دویم تہل یعنے
ریگستان یا دامان۔ پس جو زمین متصل
دریاے سندہ کے ہے وہان پر سبزی
ہر قسم پیدا ہوتی ہے اور تہل اور
دامان عموماً بارانی ہے وہان پر
سبزی بہت ہی کم پیدا ہوتی ہے
پس سکناے تہل اور دامان شہر
ڈیرہ اسمعیلخان سے سبزی خرید کر کے
دیہات مین لیجاتے ہین جو قریب ایک
ایک ہفتہ کے فروخت کرتے ہین
جو نہایت ہی باسی ہوکر صحت انسان
کے لئے مضر ہو جاتی ہے۔ موسم
گرما مین میوہ سبز کہجور یہان پر عموماً

قصبہ پنیالہ سے جو یہان سے قریب
۲۷ میل کے ہے آکر فروخت ہوتاہے
جو اکثر دوکاندار لوگ تین ڈہائی ماہ تک
متواتر خرید کرکے فروخت کرتے رہتے
ہین - ۲۴ گہنٹہ کے بعد سبز کہجور بو
چہوڑدیتی ہے ترشی مایل ہوجاتی ہے
جس کے کہانے سے ہی اندیشہ بیماری
کا ہوتاہے - داروغہ صفائی اور نیٹو سپرنٹنڈنٹ
بڑی کوشش سے دوکانداروں کو بامداد
ممبران میونسپل کمیٹی ایسی ایسی نقصان
رسان اشیاء کو جو سڑے ہوئے
میوے یا گلے ہوے ہوتے ہین فروخت
کرنے سے روکتے ہین الّا کون سُنتا
ہے جب تک کہ اپنے وجود مین مادہ
حفظ صحت انسان کا پیدا نہو -
دوکاندار لوگ تو پیسہ کے طمع پر ادن
سڑے اور گلے ہوے میوون کو عمدہ

چیزون پر ترجیح دیتے ہین - روبروی
ممبران کمیٹی اور داروغہ صفائی اور
نیٹو سپرنٹنڈنٹ ٹوکرا اوٹہالیا
کہ ہم لوگ فروخت نہین کرینگے پیچہے
وہی ٹکی کا دہڑا ہونے لگا - اب ہر وقت
ہر ساعت ناصح بنکہ ممبران کمیٹی
یا ملازمان سرکاری کا موجود ہونا تو
ممکن ہی نہین پس جیسا اونکی دلمین
آیا ویسا ہی کیا - خربوزہ کو لاچی سے
جو یہان سے قریب ۲۶ میل کے
ہے فروخت کیواسطے آتے ہین -
ٹوٹے پہوٹے سڑے گلے ہوئے
ارزان قیمت پر فروخت کرتے ہین -
نیشکر پونا خام اکثر فروخت ہوتا ہے
جس سے اندیشہ پہیلاؤ بخار کا ہوتا
ہے - عطار لوگ شربت پورا نے
فروخت کرتے ہین چنانچہ مسمیان

لکایا رام اور گنیشداس عطارون کی سات
بوتلین شربت پورانہ کی واقعہ ۱۰ ستمبر
۱۹۰۵ء کو اجلاس کمیٹی مین پیش ہوئین
جو وہان سے واسطے تفتیش اور تشخیص
صاحب سول سرجن بہادر کے پاس
آئین - صاحب سول سرجن بہادر
نے تصدیق کیا کہ دراصل شربت
اچھا نہین ہے بلکہ پورانہ اور سڑا
ہوا ہے مگر عطار لوگ صاف اجلاس
کمیٹی سے بری ہو گئے - آخر الامر
میری التماس برادران ہند کی خدمت
مین یہہ ہے کہ نیک و بد کی تمیز کا مادہ
اپنی وجود مین پیدا کرکے ماتقدم حفظ
صحت کا پابند ہو کر آپ بیماریون سے
بچو اور دیگرون کو بچاؤ دیکھو ہماری
گورنمنٹ عالیہ کا کتنا بڑا بہاری
خرچ اور انتظام صفائی رکہا ہوا ہے

بڑے بڑے حکام شب و روز ہمارے
ملک کی حفظ صحت کے معاون بن رہے
ہین محکمہ جات صفائی مقرر ہین کتابین
متعلقہ حفظ صحت مرتب ہو کر عوام
الناس کو دستیاب ہو رہی ہین -
بلکہ تعلیم مین بہی داخل کی گئی ہین -
پہر بڑے افسوس کی بات ہے
کہ ایسی بیش بہا وقت کو اپنی ہاتہہ
سے کہو کر ماتقدم حفظ صحت کے
اصول سے بے بہرہ رہکر اپنی آپ کو
بیماریون کے پنجہ مین ڈالکر اپنا سرمایہ
جو کہ تمنے ایک حصہ زندگی کا صرف
کرکے حاصل کیا ہے اوسکو خرچ
کرنے مین دریغ نہین کرتے ہو -
برخلاف اسکے اگر اول ہی ماتقدم
حفظ صحت کے پابند ہو جاؤ
تو کیونکر اسقدر سختی تمکو اور تمہارے

لواحقون کو اٹھانی پڑے جو کہ آخرالامر تمہاری غفلت تمہاری عدم توجہگی سے تمہاری حالت پر پڑی یعنے تم بیمار ہو گئے۔

الراقم
لکھراہر برکت علی سوڈہی محرر دفتر
سول سرجن صاحب ڈیرہ اسمعیلخان

چند روزمرّہ کی کارآمد نسخہ جات

ادویات دافع ترشی معدہ

اسونیا کاربوناس - ۵ - گرین عرق پوست سنگترا - ۱ - ڈرام خساندہ چرائتہ نصف چھٹانک اسکو ملاکر صبح وشام پینا چاہئے - جب مریضون کو بدہضمی ہو اور ترش ڈکار آتی ہون یہہ دوا فائدہ رکھتی ہے -

ادویات دافع مدامی قبض

ٹنکچر کچلا ۵ قطرہ - ربسنیکونہ - ۸۰ - قطرہ کو ایکم کسیچر ۶ چھٹانک ان سبکو ملادین اچھی دو مرتبہ دینین پینے سے ان آدمیونکو جو دائمی قبض کے شاکی ہون فائدہ ہوتا ہے -

بچون کے لئے نہایت عمدہ کارگر نسخہ

ہائیدرارجرای کم کرٹیا - ۲ - گرین سفوف ریوندچینی - ۴ - گرین - سوڈا بائی کاربوناس ۴۰ گرین ان سبکی چار پڑیان بنائین اور ہر روز رات کی وقت یا ایک رات ناغہ کرکے بچونکو کہلائین - بچون کو جب دست آتے ہون یا دانت نکلنے کی عمر مین بخار ہو تو یہہ بہت عمدہ نسخہ مجرّب وازمودہ ہے -

ککر کہانسی کا مجرب علاج

اسونی برومائیڈ - ۴ - گرین پانی ایک چھٹانک بچونکو ککر کہانسی مین اس نسخہ سے ایک ڈرام خساندہ چائے کے ساتھہ تین دفعہ دینے مین فائدہ ہوتا ہے -

ادویات دافع عفونت

کاربالک ایسڈ - اسونیا - خشک کرملا - لوبان گندہک - کافور کلورین - یہہ تمام ادویات

دافع عفونت ہین۔

سرفہ شدید

ایسڈ نائٹرک ڈایلوٹ۔ ۱۲۔ ڈرام مرکب عرق الایچی ۳ ڈرام۔ شربت بنفشہ۔ ۲۔ چھٹانک پانی نصف چھٹانک۔ ان سبکو ملا وین اس نسخہ سی ایک پاؤ ڈرام دو دو گھنٹے بعد پلانا چاہیئے۔ ڈاکٹر کپ صاحب اس نسخہ کو کالی کہانسی کے لئے مفید لکھتے ہین اور اپنا تجربہ بیان کرتے ہین کہ دو دن سی ۵ اونکے عرصہ مین اس نسخہ سی مریض کو شفائے کامل ہوتی ہے

دیگر

پھٹکری۔ ۴۔ گرین۔ ڈیلوٹ سلیفورک ایسڈ ۱۲ قطرہ۔ شربت کوکنار۔ ۴۔ ڈرام۔ پانی ۲۔ تولہ۔ ان سبکو ملا وین اسمین سے ۴ ڈرام چھہ گھنٹے بعد پینا چاہئیے لگر کہانسی مین جب بلغم بکثرت ہوتا ہی اس سے فائدہ ہوتا ہے

علاج مسلول

بستھ کاربوناس۔ ۲۔ گرین۔ شربت کوکنار ۴۔ ڈرام۔ لعاب گوند کتیرہ۔ ۲۵۔ چھٹانک پانی ان سبکو ملاکر بوتل مین رکھین اسکا ۸ آٹھہ آٹھہ گھنٹے بعد پئیین۔ مسلول کی اسہال روکنے کیواسطے یہہ نسخہ مفید ہے۔

پرانی دوا کا نیا تجربہ

سنکونہ جو ایک انگریزی دوا معروف ہے ایک ماسہ اور محلول سوتی ۴ رتی گوند ببول حسب ضرورت ایک گولی ۲۔ ۳۔ گولی روزانہ پانی سی کہائے غذا۔ گوشت کا قورمہ گندم کی روٹی ۱۲ روز تک ضعف ہضم ضعف قلب اور ضعف دماغ وضعف معدہ کو یقینی مفید ہے۔ ضعف باہ وجسم یان جیسے ہونکی کمزوری کو دو تین روز مین نفع کافی بخشتا ہے اور ضعف باہ اور ضعف و لاغری کے واسطے سنکونہ

کو شہد خالص مین ملا کر لیپ بین اور پان باندہین
تو بہت مفید ہی بلکہ گولی کی کہانیکی ساتہہ اسکا استعمال ضروری ہے

ملک کی بہتری چاہنے والونکی خدمتمین
خاص التماس

چونکہ صاحب بہادر کمشنر حفظان صحت پنجاب نے کچھہ
عرصہ سی رسالہ تکمیل الحکمۃ کے اون خدمات پر جو وہ بہت
مدت سی اپنی ملک کی صلاح کیلئی کر رہا ہے اپنی خاص توجہ
فرمائی ہی اور سنہ ۱۹۰۵ع سی اسے اپنی خاص حمایت و سرپرستی
مین رکہنا منظور فرمایا ہی اور یہہ ایک خاص طور پر ماہ
بماہ اونکی ملاحظہ سی گزرتا ہے جسسے ہم لوگون کو ایک عمدہ
موقع ملا ہی کہ ہم وقتاً فوقتاً اپنی ملک کی اصلاح و فلاح کیلئی
جناب موصوف کو ایسی تدابیر سی مطلع کرتی رہین
جو ہمارے ملک کی حفظ صحت کی معاون ہون اور مہلک
امراض کو پہیلنے سی روکنے کیلئے مفید ہون اور ان نقصونکی
طرف بہی اونکی توجہ دلاوین جو کہ موجودہ انتظام حفظ
صحت پنجاب مین پائی جاتی ہون بلکہ ان اپنی ذاتی
تکالیف و شکایتون کو بہی اونکی ذریعہ سی گورنمنٹ
پنجاب کی حضور مین لاسکین جو ہیلتہ آفیسر و ڈاکٹر وغیرہ صاحبانکو
اپنی اپنی مفوضہ کامونکی نسبت ہون اور صاحب موصوف کے
نوٹس مین نہ لائی جانیکے سبب سے اونکی اصلاح نہوتی ہو۔
پس ہمکو یقین کلی ہی کہ صاحبان اسسٹنٹ سرجن ہیلتہ
ڈاکٹر ہاسپٹل اسسٹنٹ ہیلتہ سینٹری انسپکٹر ہیلتہ و ویکسی
نیشن سپرنٹنڈنٹ ہمکو اس قسم کی تدابیر و تجاویز سے جو
ہمارے ملک کی صحت کی اصلاح و حفظ کیلئی بہتر ہون اور
ہر ایک میونسپل قصبہ کے حالات صفائی ٹیکا وغیرہ سے
جسمین کہ وہ صاحب رہتی ہون ہمکو براہ راست یا معرفت
محکمہ حفظان صحت پنجاب اطلاع بخشتے رہین گے
لیکن اگر معرفت محکمہ حفظان صحت کسی مضمون کو
بہیجنا منظور ہو تو اوسپر یہہ الفاظ انگریزی زبان
مین ضرور لکھدیوین

For Takmil-ul-Hikmat
(واسطی تکمیل الحکمت کے)

بلکہ ہمارا یہہ ارادہ ہے کہ اون باتونکو کہ جنکا گورنمنٹ
کی حضور مین پیش کرنا نہایت ہی ضروری ہو خاص

انگریزی ہی زبان مین لکھکر رسالہ ہذا کے ذریعہ
سے شائع کر دیا کرین۔

اشتہار دریائی و گلبدن

رنگ سرخ پختہ کرمزی آجکل عنقا صفت ہوگیا ہے دغا
فریب کا بازار رونق مین ہے اکثر خریدار نفع کی عوض سراسر
نقصان اوٹہاتے ہین و زر داد و درد سر خرید کے مصداق
بنجاتے ہین اب ہمنے سرخ دریائی و سرخ گلبدن کرمزی پختہ بنوایا ہے
قیمت بہی بہ نسبت بازار کے بارعایت ہے معاملہ کی
صفائی معاملہ کیوقت معاونین اور قدرشناس خود ہی معلوم
کر سکینگے اگر کوئی صاحب ہماری معرفت اس رنگ کی علاوہ
دونون اشیاء بالا کو بازار سے خرید کرین تو برعایت اور فائدہ
مندی سے کمیشن مبلغ ۶ فی صدی پر دلا سکتے
ہین۔

المشتہر
عبد السبحان دریائی باف لاہوری موچی دروازہ کوچہ دریائی باف

حبوب ہالوے صاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کیلیے ضروری ہے پس حبوب
مصفی خون دیہ پر فضیلت رکہتی ہین کبد۔ معدہ۔ گردہ کی
امراض کیلئے مفید ہین انکی استعمال سے اعضاء رئیسہ کی کم طاقتی
اور عصبانی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض مین آنتون کی ہر ایک
طرح کی شکایت اور تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین مواد ردیہ
اخلاط فاسدہ بناتا اور جو آنتون کے متعفن ہونیکے سبب خون
مین داخل ہوتی ہین انکو خارج ہو جاتا ہین یہہ گولیان ازبس مفید
ہین اعضاء تولید کی کمزوری مخصوصہ و امراض عورات کیلئے بے بہا ہین
اور دنیا مین زندگی بارام آسایش کرنیکے لیے لاثانی ہین۔

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم سے تمام اوف فوراً صحیح حالت مین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد
و رحم کیوجہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور ٹانگ خراب
ہوگئی ہو زخم کہنہ اور پہوڑے پورنے سینہ کا جکڑا رہنا سو ربواسیر
وغیرہ کی دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلدی امراض اسکے استعمال سے شفا
پاتے ہین گولیان اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائے
جاتی ہین اور تمام عالم کی دوا فروش صندوقون مین ہوکر بہیجی رہین
قیمت یہہ ہے ایک شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ
۲۲ شلنگ ۳۳ شلنگ ہر ڈبیہ پر تمام زبانون مین ہدایت
لکھی ہوئی ہے اسطرح استعمال کرنا چاہیے۔

بابت ماہ مارچ ۱۸۸۶ء نمبر ۳ جلد ۷

VOL. 7—Lahore March 1886 No. 3

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکی اغراض یہ ہین

(۱) حفظ التقدم طبابت۔ کیمیا۔ افعال الاعضا۔ تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کی بہتر خیال کئے گئے ہین اور ان اسباب کے دفعیہ مین تدبیر ہدف ہے جو صحت مین خلل انداز ہوتے ہین۔

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینون مین جو نئے نئے تجربے فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہین انکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و رؤساسے	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بیعانہ قیمت کی مدد ماہ بعد اسکے ڈیوڑھی

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy.
For Station Subscribers ...	2 13 0	4 3 6	0 4 0
Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	
Chiefs & Government officials ...	4 14 0	7 5 0	0 6 6

یہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو پسند منظور نہو وہ دو ہفتے کے اندر مطلع فرما دین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھہ رقوم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما لاہور پرپرائٹر وایڈیٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین در صورت ٹکٹ فی روپیہ ۰ زیادہ ارسال فرما دین ۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۱ر فی صفحہ ہے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی ۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ مارچ ۱۸۹۶ء

لکچر ٹیکا

(بقیہ ماہ فروری ۱۹۰۶ء)

اسکی بعد ڈاکٹر **بیلو** صاحب نے ایستادہ ہوکر (جناب منشی ہرسکھ رائے صاحب) کی اُن الفاظ کا شکریہ ادا کیا جو اُنہون نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات کی نسبت اپنے مضمون مین استعمال کئے تہے۔ اور پہر اُن اعتراضات کا جواب دینا شروع کیا جو منشی صاحب نے ٹیکہ کی نسبت کئی تہے لازمی ٹیکہ لگائے جانے کی نسبت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میری دانست مین ابہی وہ وقت نہین کہ لوگون کو ٹیکہ لگانے پر مجبور کیا جائے۔ انگلستان مین ٹیکہ اس لئے لازمی کیا گیا ہے کہ غریب لوگ ایسے امور کی طرف کافی توجہ نہین کرتے۔ اگرچہ یہان کے غربا کی نسبت بہی کہا جاسکتا ہے۔ مگر اس ملک کے حالات کے لحاظ سے ٹیکہ کو لازمی کرنا مناسب نہ ہوگا۔

منشی صاحب کے اس اعتراض کی نسبت کہ اگر کسی ایسے بچہ سے لاگ لیجائے جسنے اپنے والدین سے کوئی مرض متعدی بطور میراث کے حاصل کی ہو تو اس صورت مین خطرہ ہے کہ جن بچون کو ایسے لاگ سے ٹیکا لگایا جائیگا وہ بہی اوسی مرض مین مبتلا ہوجائین۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔ مگر جس صورت مین کہ لاگ تندرست بچون سے لیجاتی ہے تو اوسکا کوئی خطرہ نہین۔ منشی صاحب کی اس رائے کے بارے مین کہ لاگ گاے سے لیجائے ڈاکٹر صاحب نے کہا اسپر دو اعتراض عائد ہوتے ہین۔ اول یہہ کہ جس بچہ کو اس سے ٹیکا لگایا جائے اوسکو بہت سوزش ہوتی ہے۔ اور دوسرا یہہ کہ اسپر خرچ بہت ہوتا ہے۔

غیر ذات کے لڑکون سے لاگ لینے کی
نسبت ہندؤن کا جو اعتراض ہے اسکا
وہ خود ہی تدارک اسطرحپر کر سکتے ہین کہ آپ
انتظام کرین کہ اپنی ہی ذات کی بچون سی
لاگ لیکر ٹیکہ لگوائین۔ منشی صاحب کی یہہ
رای نہایت ہی صائب ہی کہ دیسی زبانون
مین مختصر رسالے متضمن بہ فوائد ٹیکہ مشتہر
کرائے جائین۔ اور مین نہایت خوشی
سے بیان کرتا ہون کہ ۲۰ ہزار اس قسم
کے رسالے چھپوا کر نمبرداران وغیرہ کی
معرفت تمام اضلاع پنجاب مین تقسیم کرائے
گئے ہین ٹیکا لگانیوالون کی نسبت جو
شکایات کی جاتی ہین اسمین راستی کو بہت
کچھہ دخل ہے۔ مگر امید ہے کہ جب
ڈسٹرکٹ بورڈ خود اپنے آدمی نوکر رکھینگے تو
یہہ شکایات رفع ہو جائینگی۔

لالہ رام کشن صاحب نے بیان کیا کہ
ٹیکہ کے ہر دلعزیز ہونے کے دو باعث
ہین بیشک تعلیم یافتہ اشخاص کو تو کوئی
اعتراض نہین اور اہل ہنود اہل اسلام
کی نسبت زیادہ معترض ہین۔ پہلی وجہ
یہہ ہے کہ اہل ہنود گائی سے لاگ لیا جانا
نہایت معیوب خیال کرتے ہین۔ اور
اسلئے اگر گھوڑے سے لاگ لیجائی تو
مناسب ہی۔ دوسرا یہہ کہ وہ دوسرے
بچون سے لاگ لیکر ٹیکا لگانے پر وہ معترض
ہین۔ لالہ صاحب نے رای دی کہ بادلی
صاحب و دیگر مقامات مین جلسہ کرکے
عوام پر ٹیکہ کی فوائد ظاہر کئے جائین۔

بھائی میہان سنگہ صاحب نے ٹیکہ کی نسبت
اپنا تجربہ بیان فرمایا اور ظاہر کیا کہ سابق
مین لوگون کو نہایت مہربانی کے ساتھہ
ٹیکا لگانیکی فہمایش کیجاتی تھی۔ اور اس طریق
کو ہر دلعزیز کرنے کے لئے بھائی صاحب نے

فرمایا کہ یہی مناسب ہی - نیز زیادہ تر لوگون
کو اپنے بچون کی لاگ دینے پر اعتراض تہا -
پریزیڈنٹ صاحب کی فرمایش پر ڈاکٹر
بیلو صاحب نے بیان کیا کہ کوہ کماؤن کے
طریق ٹیکہ سے اُس شخص کو فائدہ ہوتا تہا
جسکو ٹیکا لگایا جاتا تہا مگر اس سے بیماری پہیل
جاتی ہی -

بعد اسکے پریزیڈنٹ صاحب نے
منشی ہرسکہراے صاحب کا شکریہ ادا کیا
کہ انہون نے ایسا نادر مضمون جلسہ مین
پڑہکر سنایا اور نیز اس بات کا شکریہ ادا
کیا کہ منشی صاحب نے اُن خدمات کا تذکرہ
کیا جو ڈاکٹر صاحب نے اس صوبہ مین
کی ہین - مگر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میری
خدمات ہرگز کامیاب نہ ہوتین - اگر منشی
ہرسکہراے جیسے لائق فائق اصحاب
اُنکی مدد و معاون نہ ہوتے -

پہر صاحب پریزیڈنٹ نے فرمایا کہ
اگر با دلی صاحب اور دیگر مقامات مین
ٹیکہ کے ہر دلعزیز کرنے کے لئے جلسے
منعقد کئے جائین تو وہ خوش ہونگے - اخیر
مین اُنہون نے جلسہ کو اطلاع دی کہ آیندہ
جلسہ مین خصوصاً اس غرض سے اس
معاملہ پر نیز بحث کی جائیگی کہ ٹیکہ کو ہر دلعزیز
کرنے کے لئے تدابیر سوچی جائین اسکے بعد
جلسہ برخاست ہوا -

کیفیت ٹیکا از روے طب قدیم و جدید

فارسی کے اخبار (اطلاع) مطبوعہ
طہران مین ایک آرٹکل ابوالخیر رونی
نامی ایک ایرانی عالم و فاضل نے چہپوایا ہی
اوّل حصہ آرٹکل مین اُنہون نے چیچک
کی بابت بحث کی ہے - انہون نے
ثابت کیا ہے کہ ٹیکہ کا رواج زمانہ سابق
مین مشرقی ممالک مین تہا - بعدہ متروک ہوگیا

تہا۔ اب یورپ مین پہر طبی ترقیون کی
ساتہہ اسکو بہی رواج دیا گیا۔ اور تقریباً
تین سو برس سے اسکا رواج ہی۔ زمانہ
ماضیہ مین چیچک کی مادہ سے ٹیکا دیا جاتا
تہا۔ مگر اس طریق سی لڑکون کی حفاظت
چیچک سی کیا ہوتی تہی۔ یہہ طریق زیادہ
اونکی ہلاکت کا سبب تہا۔ لہذا تین سو
برس سے زیادہ زمانہ گذرتا ہے کہ ایک
انگریز ڈاکٹر ژنر صاحب نے بجای اُس مہلک
قاعدہ کے از روی تحقیق اس صنعت کی
تکمیل اس طور پر کی کہ اطفال کو ٹیکہ گاؤ
مادہ سے لگایا جائے۔ اسمین بڑی
کامیابی ہوئی۔ اور یہی قاعدہ جاری ہی
علاوہ اس کی ہسپانیہ مین ایک ڈاکٹر
صاحب نے دعوے کیا کہ مین وبائی مادہ
سے یعنی جو شخص کسی وبائی امراض
مین مبتلا ہو گیا ہو اوسکی مادہ وبائی سی
صحیح و سالم آدمی کے جسم مین بہ مثل ٹیکہ
چیچک لگا دونگا۔ غیر ممکن ہے کہ وبا کا
اثر اسپر پہر ہو۔ اسنے اسپر عمل بہی کیا تہا۔
جب اُسکے اس عمل کی شہرت ہوئی تو
اطباے ہسپانیہ بلکہ تمام بلاد فرنگ کے
طبیبون نے اس مسئلہ پر غور کیا۔ انکو
اس عمل پر شک ہوا۔ اور شاہ ہسپانیہ
نے ایسے عمل مشکوک فیہ کے ارتکاب کی
ممانعت کر دی۔ زوزنی کہتے ہین کہ اس
قاعدہ کا یہہ ڈاکٹر موجد تہا۔ اسکا موجد
ایک فرانسیسی ڈاکٹر ہوا۔ وہ اسطرح کا
عمل جانورون پر کرتا ہے۔ وبائی امراض
انسان اور حیوان کیواسطے مخصوص ہین
ہم دیکہتے ہین کہ بعض موسمون مین ایک
وبا ایسی پہیلتی ہے کہ گویا وہ ایک ہی
قسم کے جانورون کی ہلاکت کا سبب
ہوتی ہے۔ انسان اور دوسرے

چرندو پرند اس مرض سے محفوظ رہتے
ہین - دوسری وبا انسانی ہے کہ اُس سے
انسانی خلقت کو ضرر پہونچتا ہے - اور
جانورون پر کچھہ اثر نہین ہوتا مثلاً ہندوستان
مین مویشی کی وبا مشہور ہے اور اسی کے
مقابل مین وبائے ہیضہ ہے جس سے
صرف انسان ہی ہلاک ہوتا ہے - ابتک
کوئی ایسی تحقیقات نہین ہوئی کہ اُس سے
قطعی طور پر دریافت ہوجاتا کہ یہہ وبائی
خصوصیات کن اسباب سے ہین - ایک
ہی موسم کا کل جاندار خلقت پر اثر ہے -
ایک ہی آب وہوا کی اوپر سب کی زندگی ہے
بیشک امزجہ مختلف ہین - اور ممکن ہے کہ
موسمی حالتون اور آب وہوا کی خاصیات
سے من حیث المزاج جانور اور انسان
اثر قبول کرتے ہین - اور مزاج مختلفہ کی
اعتبار سے وبائی امراض خصوصیت

کے ساتھہ انسانون اور جانورون مین
ساری ہوتے ہین - اس سبب سے یا
دیگر اسباب سے یہہ خصوصیت ہوتی ہے
مگر ابہی تک کسی طرح کی تحقیقات سے یہہ
ظاہر نہین ہوا کہ یہہ کیا اسرار ہین - ابوالخیر
زورنی نے بہی اپنے مضمون مین فصلون
کی امتزاجی حالت سے ایک نتیجہ پیدا
کیا ہے - اور وہ جانورون مین وبا
پہیلنے کا ایک سبب قرار پاسکتا ہے
لیکن انہون نے اس فرق کے اسباب
کو مکمل بیان نہین کیا - ہم کہتے ہین کہ
فصلون کا امتزاج مورث امراض
وبائی انسان اور حیوان دونون کے
واسطے ہے - الغرض زورنی کا بیان
ہے کہ فرانسیسی ڈاکٹر نے مردہ بکری
کا جو وبا سے مری تہی خون لیا اور اپنے
طبی صنعت سے اوسکا تجربہ اور تصفیہ کیا

یعنی سمی مادہ اس کا خارج کر دیا اور باقیماندہ دموی مادہ سے چیچک کی ٹیکہ کیطرف صحیح وسالم بکری کے ٹیکہ دیدیا یعنی بکریون پر انہون نے یہہ عمل کیا اُن سب کی اوّل اوّل تو یہہ کیفیت ہوگئی تھی کہ اُنکی حالتون مین ایک ہیجان اور گھبراہٹ سے پیدا ہوگئی تھی مگر اُن مین سے پھر کوئی بکری دباء سے نہین مری - بلکہ انہون نے اُن ٹیکا دی ہوئی بکریون مین جو امراض دبار مین مبتلا نہین رکھا - گر ان کی سمیت نے بھی انپر اثر نہ کیا - انہون نے اپنی مزید اطمینان اور پختہ تجربہ ہو جانے کے واسطے یہہ بھی کیا کہ مسموم اور بیمار بکریون کے مادہ سے ان ٹیکا دی ہوئی بکریون پر کئی مرتبہ عمل کیا - گر مادہ سمی وبائی پھر نہ مہلک ہوا - اور نہ اُن بکریون کو ضرر پہونچا - ز وزنی کہتے ہین

کہ یہہ طریقہ فرانس و جرمنی اور انگلستان اور اٹلی وغیرہ مین جاری ہے اور ہر سال کئی کروڑ بکریان مرض وبائی سے محفوظ رہتی ہین -

ابوالخیر یہہ بھی لکھتے ہین کہ فرنگستان مین عموماً گوشت سور کا استعمال ہوتا ہے اور چونکہ شریعت مسیحی مین لحم خنزیر کا استعمال ممنوع و حرام نہین ہے لہذا عموماً باشندے اسکو صرف مین لاتے ہین - ان سورون مین بھی ایک قسم کی وبا پھیل جاتی ہے - لیکن فرانسیسی ڈاکٹر کے ایک شاگرد رشید نے بھی عمل کیا اور سور بھی وبا سے محفوظ رہے -

فرانسیسی ڈاکٹر نے یہہ بھی عمل کیا کہ ہر دو کتے کا لعاب دہن اور مغز دماغ اور کلہ کا لیا کہ ان ہر سہ اجزاء مین سمیت ہوتی ہے - اور جو کتا باولہ

نہین تہا اُسکی ان اجزا سے بعد تصفیہ و تدبیر ٹیکا لگایا و کتا دیوانہ نہین ہوا۔

ابوالخیر بیان کرتے ہین کہ بلاد فرنگستان مین کتون کی کثرت ہے۔ ایران مین کتے بہت ہی کم ہین اور النادر کالمعدوم کا حکم رکہتے ہین۔ پہر وہ کہتے ہین کہ اگر سوال کیا جائے کہ فرانسیسی ڈاکٹر نے انسان پر ایسا عمل ابہی تک کیون نہ کیا۔ او رجواب اسکا یہی دیتے ہین کہ انسان اشرف المخلوقات ہے بوجہ اندیشون کے اُسپر عمل نہین ہوا۔ آیندہ امید ہے کہ رفتہ رفتہ انسان پر بہی عمل شروع ہو۔

بعد اظہار اس عمل طبی کے ابوالخیر زوزنی ایک عمدہ اور زبردست محاکمہ قدیم و جدید طب کی حالت پر کرتے ہین۔ انکا بیان ہے کہ کلدانی اور یونانی اور عربی اور پارسی اور چینی اطبا قدیم سے نے منشا ادر

سبب امراض کا حرارت اور برودت اور معدہ کے خلا و ملا پر بستا منحصر رکہا تہا لیکن موجودہ زمانہ مین اطبار فرنگ نے تجربہ سے ثابت کیا کہ بہت سے آور امراض مثلاً باد سرخ اور وبا طاعون وسل وغیرہ مذکورہ بالا اسباب سے پیدا نہین ہوتے۔ بلکہ مخصوص سمیات جن سے بامداد حواس ظاہری انسان موثر ہوتا ہے۔ یہہ امراض پیدا ہوجاتے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ جو طب ایران و عرب مین مروج ہے اس طب کا نشو ونما نہین کتابون کے ترجمہ سے ہوا جو خلفائے بنی عباس خصوصاً ہارون رشید و مامون رشید کیوقت مین ہوا۔ بختیشون اور اوسکے لڑکے جبرئیل نے یونانی عربی مین ترجمہ کیا تہا۔ اور وہی طب جالینوس کی مشہور ہے

شیخ بوعلی سینا اور دیگر اطبای عظام اسی
جالینوس کی طب کے شارح و پیرو ہین -
جالینوس نے امراض کا سبب اخلاط
اربعہ کو قرار دیا تہا - اور اخلاط کی تغیر
یعنی کیفیت و کمیت کا باعث ماکولات
و مشروبات اور حرارت و برودت
کو بیان کیا تہا - لیکن انصاف سے چشم پوشی
مناسب نہین - اُنکا یہی عقیدہ تہا کہ
بعض وبائی امراض آب و ہوا اور اغذیہ
کی سمیت سے بہی پیدا ہوتی ہین - مگر اُنہون
نے اپنی راے کو متعدی امراض وبائیہ
تک محدود رکہا تہا - مگر زوزنی کی راے
ہے کہ وہ گویا اول موجد تہے اس
سبب سے وہ بہی تعریف و فوقیت کے
لائق ہین - پہر راقم مضمون نے یورپ
کی ڈاکٹری ترقی اور خوردبین سے جو
جو باتین دریافت ہوئی ہین اُنکا ذکر
کیا ہے اور لکہا ہے کہ یورپ مین
یہہ فن اسوجہ سے روز بروز ترقی پارہا
ہے کہ وہان کے باشندے قیاس
پر تجربہ اور مشاہدہ کو مقدم رکہتے ہین
اخیر مین سمیات پر مختصر بحث کرکے
اُنہون نے اپنے مضمون کو ختم کردیا ہے -
ہمارا خیال ہے کہ اگر ہندوستان مین
بہی فن بیطاری مین وہ طریق عمل شامل
کردیا جائے یا سرکار اس طریق کے
رواج دینے پر توجہ کرے جو مذکورہ بالا
فرانسیسی ڈاکٹر اختراع کیا ہے اور جس
سے کہ جانورون کی وبا کے زمانہ مین
فرنگستان مین کروڑہا بکریان اور لاکہو کہا
سور محفوظ رہتے ہین تو وہ ہندوستان
مین مویشیون کی وباکیواسطے اکسیر اعظم ہو
ہم زوزنی کی اس راے سے کامل
اتفاق کرتے ہین کہ یورپ مین جہان

کسی علم مین کسیکی تقلید نہین ہے وہان
بلحاظ طب بھی تقلید نہین کیجاتی ہے
وہان کے باشندون نے تحقیقات کا
دورہ کہولدیا ہے۔ اور اس سبب سے
ہر علم و فن مین وہان ترقی ہو رہی ہے
وہان بخلاف اُسکے مشرقی ملکون مین
تحقیقات کا دروازہ ایک زمانہ سے
بند کردیا گیا ہے۔ ان ملکون مین ایک
ہندوستان بھی ہے۔ بیدک تقلید سے
قبل آنے مسلمانون کے مردہ ہوگئی تھی
مسلمان طبیبون نے اپنے عروج اور
ترقی پیشہ کیواسطے اسکو آور بھی فنا کی
درجہ پر پہونچا دیا۔ مگر جب تیسری
قوم آئی تو بجاے آلو بخارا اور دیگر ترکستانی
دواؤن کے جنکو مسلمان ساتھہ لاے
تھے حکومت کی ساتھہ کونین وغیرہ لائی
اب بید اور یونانی طبیبون کی ایک سی

حالت پائی جاتی ہے اور ڈاکٹری کو
عروج ہے۔ ڈاکٹرون نے بھی اپنے
پیشہ کی ترقی کیواسطے یونانی اور بیدک
کو بُرا کہنا اور ثابت کرنے مین کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہین کیا۔ گورنمنٹ بھی
اسی ڈاکٹری کی سرپرست ہے اور
افسوس ہے کہ ہماری مقلدانہ بداستعدادیون
اور حکومت کی ناقدردانی اور ڈاکٹرون
کے کردار و گفتار سے بیدک اور یونانی
طبابت نہ زندہ کیا ہے بلکہ زندہ درگور
ہو رہی ہے ہم نے تقلید سے بزرگون کا
سب سرمایہ معدوم کر رکہا ہے اول
تقلید سے توبہ کرنا اور تحقیقات کا دروازہ
کہولنا چاہئے۔ چند ہندوستانی طبیبون
نے اس جانب غور کیا ہے۔ اُنکی
راے ہے کہ بیدک اور ڈاکٹری اور
یونانی طبابت کو مقابلہ کرکے عمدہ

اصول علاج ومعالجہ قایم کرنے چا
ہئین یہہ رای نہایت قدر و منزلت
کی لایق ہے - ایک ڈاکٹر جو بیدک اور
یونانی طب کی اصول سے نا بلد ہی
وہ ہرگز ہندوستانیون کا علاج
نہین کرسکتا - اور اُسی قیاس پر
ایک یونانی اور بیدک اپنی معلومات
کی محدود علمی کو لہو سے نہین کر
سکتا ہے آج ہندوستان مین یہ
ہو رہا ہے - کہ ڈاکٹر صاحب تو یونانی
اور بیدک سی کچہ لینے کو گناہ عظیم
سمجہتے ہین علی ہذا القیاس یونانی اوربید
صاحبان ڈاکٹری کو نظر نفرت سے
دیکہتے ہین - اسمین شبہ نہین کہ ڈاکٹری
اصول جہانتک تشریح کے متعلق ہین
قابل تعریف ہین اور ترقی تشریح نے
نسل انسان کو بہت بڑا فائدہ پہونچایا

ہے - کسی نے ایسی تشریح پہلے
نہین کی تہی - مگر حمیات کے علاج
وغیرہ اور اوسکے اسباب کے جانچنے
اور دواکی مزاج پہچاننے کے جیسے
اصول یونانی اور بیدک مین ہین ڈاکٹری
کی کتابون مین نہین ہین اور اسیوجہ
سے یہہ مشہور ہوگیا ہے کہ ڈاکٹر
چیر پہاڑ کے واسطے اچہے ہین -
اور کسی مرض کا علاج ایسا نہین کرسکتے
جیسے یونانی اور بیدک کرسکتے ہین
خیر ڈاکٹری فن مین کیسے ہی عیب
کیون نہون اور گو اسکا علاج ویسیون
کے مزاج کے مخالف ہو مگر ہم مین
جو عیب ہین کہ لکیر کے فقیر ہو رہے
ہین اور جدید تحقیقات نہین کرتے
اُنکا کیا علاج ہے - اُسکا علاج بجز اسکے
اور کیا ہے کہ تحقیقات کا سلسلہ جاری

رکھا جائے - اور جو غلطیان ہماری
طب کی کتابون مین ہین انکی فرنگستانی
جدید طبی تحقیقات سے اصلاح کرنی
چاہئے - اور اگر یہہ کچھہ نہو گا اور
یون ہی تقلیدی حالت مین طبی کتابین
رہین گی تو بیدک اور طب یونانی یون
ہی سڑتے سڑتے فنا ہو جائیگی - اور
ہم ایک دوسرے کا منہہ تکتے رہجائینگے -

بجلی کی ماہیت

اکثر آدمی اس بات سے واقف
ہین کہ جب لاکھہ - گندہک - موم - اور
کہربا انسمین رگڑ کہاتی ہین تو اونمین
ہلکی چیزون کو کہینچنے کی قوت پیدا ہوجاتی
ہے - سب سی اول یہہ قوت کہربا مین
دریافت ہوئی تہی اسواسطے اسکو کہربائی
یا کہربائیہ قوت کہتے ہین - جسکو سارا
جہان بجلی کہتا ہے وہ بہی یہی قوت ہی
کسی چیز کے رگڑنیسے جو بجلی پیدا ہوتی
ہے - وہ جلد زائل ہوجاتی ہے
اور جو کیمیائی عمل کے ذریعہ سے پیدا کی
جاتی ہے وہ دیر تک قایم رہسکتی ہی
بجلی کی لہر کو پہلے پہل **گلوانی صاحب**
نے ظاہر کیا تہا - بجلی ایک ایسی لطیف
شئے ہے کہ جسکو کوئی نہ چہوسکتا ہے
اور نہ دیکہنے کی طاقت رکہتا ہے -
اوسکی اثر سے وقت کا ثبوت ہوتا
ہے بعض تو اسکو سیال اور سبک
جسم جانتے ہین اور بعض کچہہ شئے
نہین جانتے غرضکہ اسکی ماہیت سے
ابہی تک کما حقہ واقفیت نہین ہوئی
مگر جسطرح اور نامعلوم چیزون کا نام
رکہہ لیتے ہین اسی طرح اسکا بہی رکہ
جسکے عجیب وغریب آثار دیکھے جاتے
ہین) نام انگریزی مین الکٹری سٹی

عربی مین کہربائیہ اور ہندی مین بجلی
رکہا گیا ہے۔ اس ہی کو تمام خلقت
بجلی کہتی ہے۔ کہ جو چہڑی ہوئی الکڑی
سٹی مین بجلی ابر اور زمین کی درمیان
دوڑتی اور شعلہ کی مانند چمکتی ہے۔
اگرچہ کل جسام مین بجلی موجود ہے مگر
بغیر چہیڑنی ظاہر نہین ہوتی۔ مثلاً گلاس
مین بہی بجلی موجود ہے مگر محسوس نہین
ہوتی پس اگر ایک ریشمی کپڑے یا اون سے
خوب رگڑین تو گلاس کی بجلی کی دو حصے
ہوجاینگے جسمین سے ایک حصہ کو ریشم کا
ٹکڑا کھینچیگا حصہ دوم ہوا کے مانع کی وجہ
سے گلاس مین رہیگا اب یہہ دونون
نصف ٹکڑے باہم ملنے کے لئے
کوشش کرتے رہینگے اور اس سعی کیوقت
جو آثار نمایان ہونگی وہی بجلی کی موجودگی
کا ثبوت ہین کیا معنے کہ جسوقت بجلی
کا نصف حصہ گلاس سے جدا ہو جاتا ہے
اُسوقت اگر ہلکی چیز کاغذ کے ذرا سے
ٹکڑے اور پر وغیرہ کی مانند اوسکے
پاس لائے تو اوس سے سٹ جائینگے۔
ایسی قوت ہے کہ پہلے بدون رگڑے
ہوئے گلاس مین نہ تہی اگر لاکہہ کی بتی
سے یہہ عمل کیا جائے تب بہی یہی نتیجہ
حاصل ہوگا لیکن جب تانبے یا پیتل کے
تار کا ٹکڑا گلاس اور ریشم کے بیچمین رکہدیا
جاوے تو اس تار کے ٹکڑے کی رسید سے
کہ جو علیحدہ شدہ بجلی کے ملانیکا عمدہ
کنڈکٹر ہے) بجلی کے دونون حصہ
ملکر اپنی اصلی حالت اختیار کرکے ساکت
ہوجاینگے اور کاغذ و پر وغیرہ کی جذب
کرنیکی قوت گلاس سے جاتی رہیگی اگر وہی
تار گلاس مین لگا کر زمین پر لگا دیا جائے
تو وہ آدہی بجلی زمین مین جا کر باقی آدہی بجلی سے

ملجائیگی۔ معلوم رہے کہ تمام اجسام کی بجلی
کا معدن زمین ہے اگرچہ حرکت مین
لائی ہوئی بجلی گلاس مین سے یا ہوا
کی بڑی مسافت مین گو نہین جا سکتی
مگر ہوا کی مسافت کم ہو تو اوسکی اجزاء
کو علیحدہ کر کے شعلہ کی مانند چلکتی ہوئی
چلی جاتی ہے۔ جب اجزاء ہوا علیحدہ شدہ
(بجلی نکلجانیکے بعد) ملتے ہین کہ جو ہماری
زبان مین بجلی کی کڑک کہلاتی ہے جب
ہوا کے اندر نفوذ کرتی ہے تو چمک و
کڑک وغیرہ پیدا ہوتی ہے لیکن دہاتون
مین فوراً اور آسانی سے گذر جاتی ہے
شعلہ نمایان ہوتا ہے نہ کڑک پیدا ہوتی
ہے چونکہ ہوا مین بھی بجلی موجود ہے
اس سبب سے ہوا چلتی ہوئی ٹکراتی ہے
تو ٹکر کی رگڑ کے باعث ہوا کی بجلی دو حصون
مین تقسیم ہو جاتی ہے جسکا ایک حصہ
زمین کی طرف اور دوسرا بادلونکی اوپر
چڑھ جاتا ہے پھر دونون نصف حصہ
ملنے کے لئے کوشش کرتی ہین
اگر وہ کمزور ہوتے ہین تو ہوا کا بعد
مسافت دونون کے ملنے کو مانع
ہوتا ہے لیکن اکثر اوقات یہہ منقسمہ
بجلی تیز ہوتی ہے کہ ہوا کے پار ہو کر
دوسرے نصف سے مل ہی جاتی ہے۔
تیز آندہی اور طوفان مین جو بجلی اور
کڑک ظاہر ہوتی ہے اوسکا بہی سبب ہے
کہ ٹھنڈی اور گرم ہوا ملنے کے باعث
طلاطم پیدا ہوتا ہے اور اس وجہ سے
ہوا مین ٹکراتی ہین اور ٹکرانے کے
سبب بجلی متحرک ہوتی ہے۔

اب اگر اس متحرک بجلی کا نصف حصہ کسی
طرف کو جاتا ہے اور راستہ مین کوئی
شئے مزاحمت کرتی ہے تو بجلی اوسکو

ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ لیکن جب
بجلی کو اچھا۔ رہگذر۔ (کنڈکٹر) مل جاتا ہے
تو مزاحمت والے رستہ سے بچکر آسان
رستہ سے جاتی ہے۔ اس ہی سبب
نیچائی کی نسبت اونچائی اوسکا عمدہ
رہگذر ہے مکان۔ درخت وغیرہ کی
نسبت تانبہ یا لوہے کا تار (بجلی کا)
عمدہ کنڈکٹر ہے چنانچہ اس ہی فائدہ کے
لئے دانا لوگ عمارتوں کے انتہا پر کچھ
اونچی تانبے کی سیخ ایک انچ موٹی لگا
دیتے ہین تاکہ بجلی تار کے رستہ سے
زمین مین چلی جائے اور عمارت صدمہ
سے محفوظ رہے۔ جیسا کہ متحرک بجلی
کے گذرنیکے واسطے دہاتی اشیاء عمدہ
رہ گذر ہین ایسے ہی بدن انسان مین۔ بدین
نروا اور اسپائنل کارڈ خصوصیت
سے بہت اچھا کنڈکٹر ہین۔ پس اسی

باعث آندہی وغیرہ کیوقت اونچے مکان
یا درخت کے نیچے جانیسے نقصان خیال
کیا جاتا ہے۔ اور اس قسم کے نقصان کی
صدہا حکایتین مشہور ہین چنانچہ ایک عورت
آندہی اور طوفان کیوقت ایک درخت
کے نیچے پہول چنتی تہی کہ اتنی مین بجلی گری
تو اوسی حالت مین رہکر مر گئی۔ اگر بجلی
اسپات کے نزدیک کو گذر کرے تو
اسمین مقناطیسی خاصیت یعنی میگنٹ
پیدا کر دیتی ہے۔ چاندی سونے کا تو
کیا ذکر ہے پلاٹینم جیسی سخت دہات
بہی اسکے اثر سے گل جاتی ہے سوتی
کپڑا تو جلجاتا ہے لیکن ریشمی نہین جلتا
عام لوگ کہتے ہین کہ بجلی جہان گرتی ہے
وہین رہجاتی ہے کہ جو سراسر غلط ہے
کہتے ہین کہ بجلی سے مرنیوالے صدمہ سے
یا جلکر مرتے ہین۔ ڈاکٹر رچرڈسن صاحب

سول میڈیکل افسر بالاسور نے ایک برق
زدہ کا حال انڈین میڈیکل گزٹ مین
طبع کرایا تہا کہ ایک عورت اور اوسکے
شیر خوار بچہ پر بجلی گری جسکی وجہ سے
اونکے بدن کا بڑا حصہ جلگیا اور عورت
کو تو کچہہ عرصہ تک بیہوشی بہی رہی
مگر کچہہ دیر کے بعد ہوشیار ہوکر مرتے
دم تک ہوشیار رہے - گزٹ مسطور
مین **برکلی صاحب** سرجن نے
برق زدونکا حال چہپوایا تہا کہ ایک کہلے میدان
مین دو آدمی تقریباً تین سو (۳۰۰) قدم کے فاصلہ
سے جاتے تہے اور تخمیناً انسی اتنے ہی
فاصلہ پر دو ٹو بہی چرتے تہے - ایک
شخص کے ایک ہاتہہ مین پیتل کا لوٹا اور دوسرے
ہاتہہ مین لوہے کی خالی ڈنڈی والی چہتری
تہی دوسرے شخص کی ایک ہاتہہ مین لاٹہی
اور دوسرے ہاتہہ مین لوٹا تہا کہ اتنے
مین بجلی چہتری کی نوک پر گری ڈنڈی
کے راہ سے ہاتہہ مین ہوتی ہوئی کندہے پر
پہونچی اور وہان پہونچکر ایک بڑا زخم
کردیا - داہنا ہاتہہ سیاہ ہوگیا اور اسی
طرف کا چہرہ چہاتی کمر جہلس گئی - بہوئین
پلکین - اور گل بہی جلکر زخم ہوگئے
چہالے پڑ گئے - جلد کا بیرونی طبق اوڑ گیا
کولپس غیرہ ہوکر بیالیس گہنٹہ مین
مریض گذر گیا - دوسرے شخص کے
بدن پر بیرونی صدمہ کی کوئی علامت نہ
تہی لیکن صدمہ کے سبب بیہوش ہوکر
مونہہ کے مونہہ گر پڑا جس سے لب
کٹ گیا - ہوش آنیکے بعد گہر پہونچا
تب فقط دردسر - اور بہرے پن کے
شکایت کرتا تہا - دائین کانسے کسی قدر
خون جاری تہا جسکے بند ہونے کے بعد
آبی مواد نکلتا رہا پیشاب تکلیف سے اور

بار بار آتا رہا اسکے سوا اور علامتین نہین
غرضکہ چار پانچ روز بعد تندرست ہو گیا
دونو ٹوہی شخص متوفی سے اس تندرست
ہونیوالے آدمی ہی جنتو دور ہتے جو فقط
شاک (صدمہ) کے سبب مر گئے تعجب
ہے کہ اونکے بدن پر جلنے یا اور طرحکی بیرونی کوئی
علامت نہتہی جیسا کہ اوس زندہ رہنیوالے
شخص کے بدن پر کسی طرحکا کوئی نشان
نہ تہا ڈاکٹر صاحب موصوف رقمطراز ہین
کہ ڈاکٹر ہوم صاحب نے اپنی سرجری
مین لکہا ہے کہ اگرچہ بجلی کے صدمہ سے
بعض وقت انسان جلجاتا ہے لیکن یہہ
بڑی علامت نہین ہے - اپنی تہوڑی
دنون کا ذکر ہے کہ موضع بیدل مین
تین شخصون پر (کہ جو ایک ہی جا تہے) بجلی
گری جسمین سے ایک تو جلکر مر گیا اور دونکو
کچہہ بہی دکہہ نہین پہونچا -

سید بندہ علی سابق ملازم محکمہ ڈاکٹری حال مدرس ڈل کالگرہ ریاست عالیہ پٹیالہ دام اقبالہ

آرسنک یعنی سنکہیا کی ماہیت

آرسنک کو سنکہیا سفید سنکہیا کو انگریزی
زبان مین وائٹ آرسنک اور کیمیائی
اصطلاح مین آرسنی اس اوکسائڈ یا
آرسنس ایسڈ بولتے ہین یہہ تین
حصہ اوکسیجن اور ایک حصہ آرسنک
دہات سے مرکب ہے اور دوسرا اوکسیجن
کا مرکب آرسنک ایسڈ ہے اوسمین پانچ
حصہ اوکسیجن اور ایک حصہ آرسنک
بتاتے ہین اس دہات کو سنہ ۱۸۳۳ع
مین ڈاکٹر برانڈ صاحب نے دریافت کیا
تہا یہہ دہات ملک عرب سے لائی جاتی ہے
اسکے چند مرکب مستعمل ہین اور چند
غیر مستعمل اونمین سے ارسینوریٹڈ
ہیڈروجن بہی ہے کہ جو ایک حصہ
آرسنک اور تین حصہ ہیڈروجن سے

مرکب ہی اور سنکھیا کی اس مرکب ہوا
کی بو لہسن کی مانند اور ایسی تیز زہر ہے
کہ اسکی سے جبکہ جیلین صاحب ایک حباب
کی ہوا سونگھنے سے مرگئے تھے یہہ مشہور
ہے کہ سنکھیا جمیع قوی اور خصوصاً باہ کو
زیادہ کرتا ہے بیچارہ ناواقف ونا تجربہ
کار نوجوان طالب باہ ایسے لوگون کی زٹلیات
پر عمل کر کے اسکو مختلف طریق سے
بہت کم کم مقدار مین کہانا شروع کر دیتے
ہین جب کبہی مقدار مین زیادہ ہوجاتا ہے
تو زہر کی علامتین ظاہر ہو کر ہلاکت کی
درجہ کو پہونچاتا ہے اور ایسے چند کس
راقم کے زیر علاج آچکے ہین کہ جن سے
بعد صحت دریافت ہوا اور اس بیان
کی تصدیق اس عبارت مندرجہ رسالہ
آئینہ طبابت سنہ ۱۸۸۰ع سے بخوبی ہوتی
ہے لکہا تہا کہ میڈیکل اسکول آگرہ کی ایک
طالب علم نے یہہ عادت اختیار کی کہ
دو چار گرین سنکہیا کی ڈلی منہہ مین لمحہ
دو لمحہ رکہکر تہوک دیا کرتا پہر رفتہ
رفتہ ایسا عادی ہو گیا کہ دس پندرہ منٹ
تک منہہ مین رکہکر گہولتا رہتا جسکا
نتیجہ یہہ ہوا کہ چہرہ و ہاتہہ پر پہنسیان
نکل آئین مگر جلد خبر ہو جانے اور ایک بڑے
حکیم کے علاج کرنیسے جلد صحتیاب ہو گیا اسکو
چوہے مارنیکے لئے بہی عام خلقت مختلف
طریقون سے برتتی ہے اور یہہ طریقہ
ضرر سے خالی نہین چنانچہ سنہ ۷۸ء
مین ایک شخص نے چوہے مارنے کیلئے
سنکہیا پیسکر خشک آٹے مین
ملا کر رکابی مین رکہدیا اور گہر مین سبکو
خبر کردی اسبات کو کچہہ عرصہ گزر گیا
تہا ایک روز کہانا پکانیوالی اوسمکان
مین خشکی (پلیتہن) لانے کے لئے

آٹا لینے گئی اور وہان جاکر اوس سنکھیا
آمیز آٹے کی رکابی کو دیکھکر یہہ سمجھی
کہ مین نے برتن مین سے آٹا نکال تو
لیا شاید لیجانا یاد نہ رہا تہا اب لیجاؤن
وہ اٹھا لائی اور اس آٹے کا پلیتھن لگا کر
روٹی پکائی جس سے سارے آدمیون کو
زہر کی تاثیر نے گھیر لیا مگر جلدی خبر ہو
جانے اور علاج سے اونکو محض تکلیف
ہی پہونچی مگر جانین سب کی بچگئین۔
دوسرے شخص نے خشک آٹے مین سنکھیا
کے علاوہ کسی قدر مٹھائی بھی ملا دی
تھی تاکہ چوہے مٹھائی کے لالچ سے اوسکو
جلد کہا کر مر جائین ایکدن لڑکی سے کہا
کہ اس شکل کی رکابی اندر جاکر لے آ۔
جب لڑکی اندر آئی تو اوس شکل وشباہت
کی وہ رکابی پائی کہ جسمین سنکھیا آمیز آٹا رکہا
تہا چونکہ رکابی لیجانی منظور تہی اسواسطے
خالی کرنیکے لئے اوسنے شے موجودہ کو
چکہا تو اوسکا ذائقہ میٹھا معلوم ہوا جسکو
اوسنے پہینکنا مناسب نہ جانکر تمام و
کمال پہانک لیا اور رکابی لے آئی
گہر کے آدمیون مین سے اتفاقاً ایک
شخص کو اوس رکابی مین سنکھیا کا
رکہنا یاد آگیا عند الدریافت معلوم ہوا
کہ کہا لیا جسپر بہت جلد اور مستعدی
سے علاج کیا گیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ کئی
روز تکلیف پاکر جان بچگئی۔ ایک صاحب کا
ذکر ہے کہ اونہون نے آٹے مین
سنکھیا کی گولیان بناکر طاق مین رکہدین
اور طاق کے نیچے ایک روز ایک
من رس کی کہیر پکائی معلوم نہین کسوقت
کسی جانور نے اون گولیون مین سے
ایک گولی لیجانی چاہی جس وجہ سے وہ
گولی گرگئی پس جس نے اوس کہیر کو کہایا

ـتے ودست اور آور تکلیفون مین مبتلا
ہوا بڑے تجسس کے بعد معلوم ہوا کہ
اوسمین سنکھیا کی ایک گولی گرگئی تہی
غرضکہ یہہ طریقہ سنکھیا سے چوہے
مارنیکا خطرناک ہے اور اوسکا دہوان
بہی بینائی کو نقصان پہونچاتا ہے۔
راقم ۔ سید بندہ علی مدرس کلکڑہ ریاست پٹیالہ

ہندوستانی کاغذ بنانیکی ترکیب

پرانے گودڑ۔سن اور ٹاٹ وغیرہ کا
کاغذ بناتے ہین ترکیب یہہ ہے کہ
اشیاء مذکورہ بالا کو ریزہ ریزہ کرکے
اور صبح شام تک جندر مین کوٹکر پہر
پانی سے دہوتے ہین بعد ازان سجی
اور آہک آب نارسیدہ باریک پیسکر اوراوسمین
ملاکر پہر کئی روز تک برابر کوٹتے ہین اور
بطریق گذشتہ دہوتے ہین اس عمل سے اوس مادہ کی
اجزا سفید اور باریک ہوجاتی ہین اوسوقت
سجی اور چونہ کے عوض انکا تیزاب
ملاکر پہر چندروز کوٹتے ہین۔جب
یہہ مادہ مثل میدہ کے سفید اور باریک
ہوجاوے تو اوسوقت حوض مین ڈالکر
اور خمیر درست کرکے چاولی سے تختہ
کاغذ کے بناتے ہین اور خشک ہونے
کے بعد اہار اور مہرہ کرکے فروخت
کرتے ہین۔پانچ من مصالحہ مین سے بعد
تیار ہوجانے کے ڈہائی من رہجاتا
ہے۔اگر دو ہفتہ تک کوٹین اور دہوئین
اور یہہ بہی واضح رہے کہ ہر گڈی
وزن مین پانچ سیر کی ہوتی ہے اور ہر
گڈی مین دس دستہ اور ہر دستہ
مین چوبیس تختے ہوتے ہین۔اور
قیمت گڈی کی لطافت کاغذ پر حصر ہے

سانپ کے کاٹے کا علاج

مندرجہ ذیل سانپ کے کاٹے کا علاج

بھی قابل آزمایش ہے - آک کی ملایم
کو پلون کو ہاتہہ سے ملین - اور اوسمین
اُسکا تہوڑا سا دودہ ملاکر ایک بڑی
گولی بنالین اور اس گولی کو پان مین
یا کسی اور پتّے مین لپیٹ کر مارگزیدہ
کو کہلادین - آدہے گہنٹہ کے
بعد یہہ گولی دینی چاہئے اور جب
جسم کا آماس کم ہونے لگے تو گہنٹے
بعد تا آنکہ جسم اصلی رنگت پر آجاوے
تو گولیون تک کی حد ہے اور یہہ
مقدار نہایت زہریلے سانپ
کیواسطے مقرر ہوئی ہے اگر مریض
بیہوش ہو تو گولی گہول کر پلائین -
غذا سریع الہضم دین - مثلاً چاول اور
پانی یا روٹی اور چاء - گولی دینے سے
اگر مریض کو استفراغ ہو جائے
تو جلد آرام ہونے کی علامت ہے -

افاقہ کے بعد ایک مسہل بہی دینا
چاہیئے

ٹوٹے پہوٹے شیشہ کے جوڑنیکا مصالحہ

سوا پانچ سیر خوب مہین پسے ہوئے
پتہر اور شیشے کو لیکر اوسمین دو سیر
اور ڈیڑہ پاؤ گندہک ملاؤ اب
اس مرکب کو آگ پر جسکی گرمی انداز
کے موافق ہووے رکہکر پکاؤ
یہانتک کہ گندہک پگہل جائے
اوسوقت اوسے کسی چیز سے خوب
ہلاؤ تاکہ گندہک پتہر اور شیشہ سب
ملکر یکدل ہو جائین - تب اوسکو
سانچون مین ڈہالکر بتیان بناکر
رکہہ چہوڑو جب ضرورت ہو
تو ایک بتی کو آگ مین گلاکر اپنے
کام مین لاؤ - اس مصالحہ پر تیزاب

یا کھولتے پانی کا کچھہ اثر نہین ہوتا
اور نہ ہوا کے باعث سے اوسمین
کسی طرحکی تبدیل ہوتی ہے اور پھر
وہ پتھر کی طرح سے سخت ہوجاتا ہی

نیا علاج مارگزیدہ

جیسے سانپ کاٹے اوسے آملی کا شربت
پلا دینے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے
اور اگر مریض نہ پی سکے تو اوسکے ملنے
سے بھی وہی نفع ہوگا جو پلا دینے سے
ہوتا ہے اور اس شربت مین نہ
مٹھائی چاہیے اور نہ نمک ڈالنا چاہیے

حب زحیر

پرانے دستون اور پیچش کو نافع ہی اسوقت
کہ حرارت ہو۔ چند بید ستر۔ تگر۔ سلارس
اجواین خراسانی۔ کندر ہا ہموزن پانی مین
گولیان بنا دین خوراک (۲)
ماشہ

اشتہار کتاب جدید

(جو مسافر کو سفر اور مقیم کو حضر مین اپنے ساتھہ رکھنی چاہیے)

کتاب کا نام انگریزی
ہیومن پوائزنس اینڈ ہیومن اکسیڈنٹس
کتاب کا اردو نام
علاج التسمیات والحادثات

تفصیل پائزنس یعنی سمیات
منرل یا معدنی ۱۳۸۔ وجیٹیبل نباتی ۱۵۰۔ انیمل
۸۴
(حیوانی ۱۴۷۔ گیسز (ہوائی) ۵۔
تفصیل اکسیڈنٹس (حادثات)
ناگہانی اموات ۱۰۰۔ اقسام طرح جسم کا جلنا ۱۵۔ نبات
کا چھونا ۱۔ اسی کتاب مین تخمیناً سو نامی گرامی
یورپین ڈاکٹرون اور اندازاً اسی قدر متقدمین و
متاخرین حکما یونانی و دیسی کے اقوال تجربہ اور اپنی مشاہدات
و تجربات شامل کرکے تین سو تین زہرون اور ناگہانی حادثون کا معالجہ
ایسی سلیس اردو زبان مین ایک طبابت کو دوسرے کی شناسی لکھا ہی
کہ جسکو ہر اردو خوان پڑھ اور سمجھکر بلا مدد طبیب اپنا کام چلا سکتا
ہی اور یہہ کتاب زیر طبع ہی جسکے بیس یا بائیس جزو ہونگے کل
پانچو جلدین طبع ہوتی ہین اسکا اشتہار پیشتر دیا جا چکا ہے۔
درخواستین چلی آتی ہین جو صاحب منگانا چاہین وہ بہت جلدی
بطور پیشگی ڈیڑھ روپیہ ارسال فرماوین رسید فی الفور

ہا بہیجدیجائیگی اور انشاء اللہ عنقریب کتاب روانہ ہوگی جو صاحب بعد طبع خریدینگی انکو دو چند یا شاید زیادہ قیمت دینی پڑیگی جالینوس ہی کہ ۲۸ کروڑ آبادی سے اسقدر کتابونکو کیا نسبت ہی یعنی پانچ لاکھ ۶۰ ہزار آدمیون کے حصہ مین صرف ایک کتاب آتی ہی جو صاحب جلدی منگائینگی اونکو ملجائیگی باقیونکو جواب ملیگا علاج و معالجہ کی علاوہ زہرونکی ماہیت اکثرون کی دریافت کنندہ کا نام سنہ دریافت اور اونکی متعلق حکایات۔ کل تریاقون کے نسخہ۔ تین قسم کے ہاسٹر

کی موجدون کا نام اور اونکی باہمی مساوات۔ سانپونکی اقسام انکی دانتونکی وسعت اور اونکی اذیت سے بچنے کا طریقہ۔ اوکسیجن امونیا اور کلورین وغیرہ ہوائین پیدا کرنیکا قاعدہ زہر دار اقسام شیشہ مین ہر کی تعداد۔ تقریباً کل شربتونکی مقدار الکحال۔ سٹمک پمپ کی داخل کرنی مصنوعی تنفس کے قواعد۔ خالی دبہری گلاس یعنی پہوکی وسنگی لگانی۔ اینما حقنہ کرنی وغیرہ کا طور۔ تجویز خوراک دوا کی بابت ڈاکٹرون اور حکماء کی قواعد۔ چہوٹون کے

حبوب ہالوےصاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کیلئے ضروری ہی یہ حبوب مصفی خون اوروںپر فضیلت رکھتی ہین۔ کہد۔ معدہ۔ گردہ کی امراض کیلئے مفید ہین انکی استعمال سے اعضا رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہی اور قبض مین انتونکی حرکت کی شکایت اور تپ لرزہ پیچش کو روکتی ہین۔ مواد ردیہ اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کی متعفن ہونیکے سبب خون مین داخل ہوتی ہین انکی خارج ہوجانیمین یہ گولیان نہایت مفید ہین اعضائی تولید کی کمزوری بالخصوص مستورات کے امراض کیلئے نہایت اور دنیا مین زندگی بارام و آسایش کرنیکیلئے لاثانی ہین

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالت مین آجاتا ہی جسم سینہ معدہ کیا ورم کیونکہ مفاصل وغیرہ کی کل تکالیف کو دور کرتی ہی ورنا تک خراب ہوگئی ہو زخم کہنہ اور پہوڑے پہوڑیان سینہ کا جکڑا رہنا اسکو اور دمہ وغیرہ کی دفعیہ مین تیر بہدف ہی جلدی امراض اسکی استعمال سے شفا پاتی ہین گولیان اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لندن مین بنائی جاتی مین اور تمام عالم دوا فروش مشہور قوتون کے یہان بکتی ہین قیمت پہیر ایک شلنگ ۱½ پنس ایک شلنگ ۹ شلنگ ۲ شلنگ ۶ پنس ۴ شلنگ ۶ شلنگ ۱۱ شلنگ ۲۲ قریب قریب تمام زبانون مین ہدایت لکہی ہوئی ہی اسطرح استعمال کرنا چاہیے

۴ بیماریون کی مطابقت۔ ڈاکٹری۔ یونانی وہندی ہر سہ اور ان کی تطبیق۔ جلد دو اکٹون کی اسپیل اور کتاب کی بیماریون کی انگریزی وررومن اور بیشمار قسم کی کارآمد باتین رقم کی گئی ہین۔ جو صاحب کم قیمت پر لینا چاہین وہ جلدی ڈیڑہ روپیہ بہیجدین ورنہ بہت جلد قیمت بڑہ جائیگی۔ جو صاحب رسالہ طبابت یا صاحب اخبار اس اشتہار کو دوبارہ طبع فرما کر اپنا اخبار میری پاس بہیجدینگے مین اونکا شکریہ مین ایک کتاب دونگا۔ المشتہر خادم الاطبا سید بندہ علی عفی عنہ ساکن ملازم محکمۂ ڈاکٹری حال مدرس اول کاکڑہ علاقہ ریاست عالیہ پٹیالہ دام اقبالہ۔

بابت ماہ اپریل ۱۸۸۶ء نمبر ۴ جلد ۶

VOL. 7 —Lahore, April 1886 —No. 4

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہین

(۱) حفظ ما تقدم طبابت کیمیا۔ افعال الاعضاء تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدبیرین عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کی بہتر حالت کے لئے گئے ہین اون اسباب کے دفعیہ مین تدبیرین جو صحت مین خلل انداز ہوتے ہین

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اسکے نتائج کی اشاعت

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینون مین جو نئے تجربے فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہین انکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر دلائل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بالمحصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible]	[illegible]
سرکاری عہدہ داران		[illegible]	[illegible]

[illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy.
For Station Subscribers ...	2 12 0	4 3 6	0 4 0
Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	
Chiefs & Government officials ...	4 14 0	7 5 0	0 6 6

یہہ رسالہ بعض بعض صاحبوں کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر اطلاع فرما دین۔ ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھہ رقوم بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء لاہور پروپرائٹر و ایڈیٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین وصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱ر زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ر فی صفحہ ۳ر زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ اپریل ۱۸۹۶ء

لکچر ٹیکا

(بقیہ ماہ مارچ ۱۸۸۶ء)

۱۴ فروری ۱۸۸۶ء کی جلسہ مین مضمون ٹیکہ پر مباحثہ شروع ہوا منشی ہرسکھرائے صاحب نے رائے دی کہ ٹیکہ کو ہردلعزیز کرنے کے لئے مولوی اور پنڈت صاحبان سے امداد لیجائے۔ مولوی عبدالحکیم صاحب نے بیان کیا کہ دیہاتی لوگون مین ٹیکہ کے ناپسند ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ اکثر اوقات لاگ کی خاطر ایک گانون سے دوسرے گانون مین ٹیکہ لگانیوالے لڑکون کو لیجاتے ہین۔ مناسب ہے کہ اسکے انسداد کی کوئی تدبیر کیجائے۔ مولوی صاحب نے منشی ہرسکھرائے صاحب کی اس رائے سے اتفاق ظاہر کیا کہ مولویون اور پنڈتون سے اسبارہ مین امداد لینی چاہئے

ڈاکٹر بیلو صاحب نے فرمایا کہ مین ایک جلسہ مین پریزیڈنٹ ہوکر نہایت خوشی سے ٹیکہ کو مروج کرنے کی تدابیر پر بحث کرونگا۔ بعد ازان چند کاپیان رسالہ ٹیکہ کی ڈاکٹر بیلو صاحب نے جلسہ کو عنایت فرمائین جنکے لئے انکا شکریہ ادا کیا گیا۔

بخار سے محفوظ رہنے کی تدبیر بتا	پریزیڈنٹ صاحب نے ۱۸ فروری کی جلسہ مین ڈاکٹر بیلو صاحب سے

بخار پر لکچر دینے کے واسطے درخواست کی اور فاضل ڈاکٹر نے ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک حاضرین جلسہ کے روبرو بخار کی نسبت یون بیان کیا کہ صاحبان کیفیت نقشجات حفظان صحت پنجاب کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس ملک مین اور بیماریون کی نسبت مرض بخار سے زیادہ تر

اموات ہوتی ہین۔ اس لئے یہہ نہایت
ضرور ہے کہ لوگ اسباب وماہیت
بخار سے واقف ہوکر اسکی دفعیہ کے
وسائل اور علاج وغیرہ کے جاننے سے
مستفید ہون۔ بخار کے کئی اقسام ہین
جنکی ماہیت کی نسبت ڈاکٹرون کی
راے مختلف ہی۔ مگر اسوقت اس اختلاف
راے اور اقسام بخار کے متعلق مین کچہہ
بیان نہین کرنا چاہتا۔ بلکہ مین عموماً موسمی
بخار کی نسبت اپنے خیالات ظاہر
کرونگا۔ پس اگر ہم بڑے غور سے جسم
انسان کی ساخت کی طرف جو پیچ درپیچ
نارون وغیرہ کے ہونے سے مثل
ایک کل کے کام کر رہا ہے دیکھین
تو بآسانی معلوم کر سکینگے کہ اسکی حرکات
پر گرمی وسردی کا کس طرح اور کیونکر اثر
پیدا ہوتا ہے۔ موسمی بخار ہونے کا
بڑا سبب موسم تری کا ہوتا ہے
جبکہ انسان کے جسم کے مسام ہوا کی
لگنے سے اپنا معمولی کام کرنے کے
ناقابل ہوجاتے ہین اس مین کچہہ شک
نہین کہ تعلیم یافتہ ہندوستانی اپنی
صحت کی بڑی حفاظت رکھتے ہین
مگر جاہل اور غریب لوگ بباعث لاپروائی
کے موسمی بخار سے نقصان اوٹھاتے
ہین۔ کئی لوگ اپنے اجسام کو ہوا مین
برہنہ رکھنے سے خیال کرتے ہین
کہ بخار کا کچہہ اثر نہین ہوتا۔ کیونکہ وہ کم
کپڑا پہننے اور جسم کو ننگا رکہنے کے
عادی ہوتے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ
سکھون کے عہد حکومت مین کبھی
موسمی بخار نہین ہوا کرتا تھا۔ اور اونکا
یہہ کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ صوبہ پنجاب
مین سلطنت انگریزی مین شامل ہونے پیشتر

بڑی کثرت سے آبادی نہ تھی۔ شعبہ آبپاشی
مطلق نہ تھا۔ اور کاشتکاری وغیرہ
بھی حال کی طرح نہ تھی۔ الغرض موسم خشک
ہونے کے باعث صحت عمدہ تھی
مگر اب آبادی کے بڑھنے اور تمام
صوبون مین نہرون کے جاری ہونیسے
اسملک کی حالت بالکل بدل گئی ہے
اور سابق کی نسبت نمی بہت بڑھگئی
ہے۔ اس لئے یہہ نہایت مفید ہوگا
کہ لوگ ننگے رہنے کی عادت کو بالکل ترک
کردین اور جبکہ موسم گرما اختتام پر ہو تو
ضرور ہی اسکا خیال رکھنا چاہئے۔
خاصکر بچون کے لئے تو اسکی بڑی احتیاط
ہونی لازم ہے۔ کیونکہ نوجوان آدمیون
کی نسبت انپر موسمی بخار کی زیادہ تر
تاثیر ہوسکتی ہے۔ بعض اوقات تو ہی الجسم
لوگ بخار سے بچے رہنے کے باعث

یہہ نتیجہ نکال لیتے ہین کہ ننگا رہنا مین
رہنے سے بخار کا کچھہ اثر نہین ہوتا ہے
پس یہہ انکی بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ ننگا رہ
ہوا مین رہنے سے کسی نہ کسی طرح سے
جسم انسان کو ضرور ضرر پہونچتا ہے
اس لئے جہانتک کہ ممکن ہونی سے
بچنا چاہئے۔ گذشتہ برسون مین
جب دریائے چناب مین طغیانی
آنے سے سیلابہ ہوگیا تو ان کاشتکارون
مین جو موسم گرما مین ننگا رہنے کے
عادی تھے موسمی بخار کا اثر پھیلا
ڈاکٹر بیلو صاحب نے اپنی تقریر کے اخیر
مین بیان کیا کہ ہمکو تعلیم یافتہ ہندوستانیون
سے یہہ امید رکھنی چاہئے کہ وہ لوگون
مین ان علمی خیالات کی پھیلانیکی کوشش
کرینگے اور وہ انکی دلون مین منقش
کردینگے کہ اجسام کو ننگا رکھنے کی عادت

کو چہوڑنے کی کسقدر ضرورت ہے
جس سے وہ موسمی بخار سے بچ سکتے
ہین۔ اور نیز اسکی دفعیہ کے لئے ایک
اور تدبیر بہی ہوسکتی ہے کہ انجمن پنجاب
جیسی سوسائٹیان غربا کو کپڑے تقسیم
کرین اور اگر فی کپڑا ہر لاگت آئے
تو اُنسی ایک آنہ وصول کیا جائے۔

پانی صاف کرنیکی ترکیب

جس باولی یا کنوئین کے پانی مین شدت
سے بو آگئی ہو اور جسکا پانی پی نہ سکتے
ہون اگر کوئی چاہے کہ یہہ بدبو بہت
جلد دفع ہو جائے تو اگر باولی یا کنوئین
مین پانی زیادہ ہو ایک سیر یا سوا سیر
لسیس اُسمین ڈالدو تہوڑے ہی عرصہ
مین اُس پانی کی بدبو دفع ہو جائیگی اور
پانی بہت صاف پینے کے قابل ہو جائیگا
اور یہہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ کسیس
کوئی مضر شئے ہے بلکہ حکما انگریزی
واسطے دفع کرنے بدبو کے اس دوا
کو بہت مفید خیال کرتے ہین اسواسطے
کہ قیمت تہوڑی اور فائدے بہت ہین

ایک واجبی شکایت

ہمارے شہری ہمعصر آفتاب پنجاب نے
اپنے پرچہ مطبوعہ ۸ مارچ مین شکایت
کی ہے کہ چہوٹے چہوٹے شہرون
اور قصبہ جات مین خاطرخواہ انتظام انسداد
فروخت اشیائے ناقص کیاجاتا ہے
لیکن بدقسمتی باشندگان سے لاہور
ایسا نامور شہر اس انتظام سے محروم ہے
اور تمام دنیا کی ردّ خلائق اور سڑی گلی
ہوئی چیزین عام سربازار فروخت ہو
رہی ہین۔ ہمارے ہمعصر کے پاس
اِس دو ہفتہ کے عرصہ مین متعدد معتبر
شکائتین اسکی نسبت پہونچی ہین

مگر اونکی علاوہ انہون نے ایک اپنا چشم دیدہ مشاہدہ یہہ بیان کیا ہے کہ بازار سے انہون نے دو پٹاریان انگور کی منگائین مگر ایسی خراب اور ناقص تہین کہ ناچار انکو واپس کرنی پڑین۔ اِسکے بعد ایک اور میوہ فروش سی ایک پٹاری منگائی مگر وہ اُن دو سے بہی بڑہکر تہی اور غضب یہہ کہ جب اسکو واپس کردینے کے لئے بہیجا تو میوہ فروش نے واپس لینے سے انکار کیا اور ایک ناقص اور سڑی پٹاری کے عوض بہر ہضم کرگیا۔ ہمارا یہہ کہنا فضول ہے کہ ہم اپنے ہمعصر سے پوری ہمدردی رکہتے ہین اور امید کرتے ہین کہ میونسپلٹی لاہور ضرور انکی شکایت پر توجہ فرمائیگی۔

حب مقل قابض

خون بواسیر کو باز رکہتی ہے ص کابلی ہڑ پوست کابلی ہڑ کا پوست بہیڑہ کا آملہ چہیلا ہوا گوگل ہر ایک سات ماشہ مونگرہ کی جڑ کہربا دمِ خ سوختہ ہر ایک ساڑہے تین ماشہ گوگل کو کہارے پانی مین گہولکر باقی اور سب دوائیان پیسکر گوندہین اور گولیان بنا دین مقدار شربت سات ماشہ۔

دیگر

کہ یہی خاصیت رکہتی ہے ص کابلی ہڑ بہنی ہوئی روغن گاؤ مین آٹہہ تولہ نو ماشہ کہربا تین تولہ نو ماشہ گوگل برابر وزن گندنا کی پانی مین گہولین اور سب دوائیان کوٹکر چہانکر اسمین گوندہین اور گولیان بنا دین مقدار شربت سات ماشہ۔

ماہیت و نتائج شراب مجربانہ خراب از حواشی کتاب

کتاب کا ڈاکٹری نام	کتاب کا یونانی نام
ہیومن پوائزنس اینڈ ہیومن اکسیڈنس	علاج السمیات والحادثات
ماہیت بروے ڈاکٹری	ماہیت بروے طب یونانی
شراب تخمیر سے بنتی ہے جس کا	شراب کو عربی مین خمر کہتے ہین
انگریزی نام فرمنٹ ہے معلوم رہے کہ بعض	اور شراب انگوری مراد رکھتے ہین
اشیاء نباتی و حیوانی اپنی ماہیت ایک	شراب کی بہت انواع ہین اہل
بیرونی شی کے سبب ایسی تبدیلی قبول	تحقیق نے لکھا ہے کہ شراب چھہ
کرتی ہین کہ انمین خمیر اوٹھہ آتا ہے جس سے	سو قسم کے قریب ہوتی ہے منجملہ
دوسری شی مین تبدیل ہوجاتی ہین	اقسام مسطورہ کے شراب طلا ہے
جیساکہ شکر، نشاستہ اور گوندوالی	کہ جسکی استعمال کی کتاب ہذا مین
اشیاء شراب مین تبدیل ہوجاتی ہین	اکثر جگہہ ہدایت کی گئی ہے اور طلا کو
جن چیزون مین کاربون ہیڈروجن	اسطرح تیار کرتے ہین کہ انگور کے پانی کو
اور اوکسیجن ہوتی ہین اونمین خمیر	یہانتک جوش دین کہ تہائی یا کچھہ کم
اوٹھتا ہے۔ جوشی کو جوش اور اوبال	جلجائے اس قسم کو بعض منفخج اور عرب
پیدا کرتی ہے اوسکا نام خمیر ہے	خمر بولتے ہین بعض کہتے ہین کہ انگور کے
اور خمیر اکثر چیزون سے بنتا ہے۔	پانی کو جوش دیکر نصف یا اس سے زیادہ

ڈاکٹری

لیکن آٹے کا خمیر بہتر ہے۔ اور خمیر
مین ہائیڈروجن کا ہونا ضروری امر
ہے۔ اگر شکر کو پانی مین گھولکر
ساٹھہ یا اسّی درجہ کی حرارت مین
رکھین۔ اور خمیر ملائین تو ایک
تیز حرکت پیدا ہوکر جوش آنے
لگیگا۔ نیز کاربونک ایسڈ گیس بر
کثرت سے نکلیگی۔ اور وہ پانی
بہت میلا اور گدلا ہو جائیگا۔
مگر تمام دُرد برتن کے پیندے
مین بیٹھکر شکر شراب مین
تبدیل ہو جائیگی۔ ملک ہندمین
گڑ اور نیشکر کی رس سے شراب
بنتی ہے۔ مگر فرنگستانی ملک
مین انگور۔ چانول۔ آلو اور جو وغیرہ
سے بناتے ہین۔ تخمیر کے بعد جو

یونانی

جلا ڈالین خواہ کم جلائین غرضکہ غلیظ
اور مائل بسیاہی ہو جائے طلاء خمر
اور مثلث طبّی کی طبیعت۔ افعال اور
خواص قریب قریب یکسان ہوتے
ہین شراب مثلث طبّی اکثر شخصون
نے کہا ہے کہ وہ انگور کا پانی ہے
جو بطبخت دو تہائی جل جائے
شیخ الرئیس رحمۃ اللہ علیہ صاحب
کلیات قانون کی قول اور محمد ابن احمد صاحب
کی شرح کلیات ایلاقی کی کلام سے
مثلث کی یہہ مراد معلوم ہوتی ہے
کہ آب انگور تین جزو اور آب خالص ایک
جزو کو یہانتک جوش کرین کہ اُسمین
ایک تہائی جلجائے مثلث فقہی
صاحب مخزن کے نزدیک اسطرح
ہے کہ شراب انگوری کو جوش دیکر

ڈاکٹری	یونانی
شراب ملتی ہے وہ بہت ہلکی اور	دو تہائی جلائین اور ایک تہائی باقی
بہت سی پانی کے ساتھہ ملی ہوئی ہوتی	رہنے دین. شاہ محمد ارزانی صاحب
ہے اسلئے اسکو شراب خام کہتے ہین	مبرور نے بجائے شراب کے لفظ شیرہ
مگر اسکو کشید کرنیسے تیز شراب حاصل	اور صاحب ناصر المعالجین نے آب
ہوتی ہے کہ جسکا انگریزی نام اسپرٹ	انگور رقم فرمایا ہے شراب کے
اف وائن یا رکٹی فائڈ اسپرٹ	منافع سے اطباء واقف ہین
یعنی شراب مقطر ہے اسمین ۸۴ حصہ	اور وقت مناسب پر اخذ فوائد
الکحال اور سولہ حصہ پانی ہوتا ہے	کے لئے برتنا اونکا کام ہے مولف
الکحال کہ جو انگریزی مین اب سیولیوٹ	تو اس اُم الخبائث کے وہ نقصان
الکحال اور ہندی مین شراب مطلق	ظاہر کرنے چاہتا ہے کہ جو یہہ
مشہور ہے (اسمین پانی بالکل نہین	اپنے شارب کو پہونچاکر قبل از وقت
ہوتا) اسپرٹ اف وائن کو ساتھہ	ورطۂ ہلاکت مین پہنساتی ہے اگر
کاربونیٹ اف پٹاش اور تازہ	کسی کو قمار بازی نفع پہونچاتی ہو تو یہہ
بجھا ہوا چونہ ملاکر کشید کرنے سی حاصل	ام الخبائث بہی نفع پہونچائے اسی
ہوتی ہے - پروف اسپرٹ یا اسپرٹ	واسطے باری تعالی عزاسمہ نے اس
ٹی نیوار یعنی شراب رقیق مین (۴۹ حصہ	نفس مبارک مین دونونکو جمع فرمایا ہے

ڈاکٹری	یونانی
الکحال اور (۱۵) حصہ پانی ہے اور	انہما اکبر من نفعہما یعنی شراب اور جوئے
کہتے ہین کہ (۵۸) حصہ الکحال اور	دونون مین نفع سے نقصان زیادہ
(۴۲) حصہ پانی ہے برانڈی جسکو	ہین صاحب مخزن الادویہ نے رقم
انگریزی مین اسپرٹ اف فرنچ وائن	فرمایا ہے کہ شراب سے خناق۔ دماغی
اور لاٹن مین وائی نائی گیلی سائی کہتے	امراض۔ مرگی۔ سکتہ۔ لقوہ۔ فالج
ہین انگور سے بنائی جاتی ہے اسمین	رعشہ۔ سرسام اور جنون وغیرہ
(۸۴) سے (۲۵) حصہ تک الکحال	ضعف قوتہائے دماغی۔ حیوانی۔ طبعی
اور باقی پانی ہے رم شراب گڑ	اور اعصاب۔ درد آنکھہ۔ امراض
سے بنتی ہے اسمین (۵۴) الکحال	گوش۔ خیشوم۔ منہہ۔ دندان۔ زبان
اور باقی پانی ہوتا ہے۔ ہندوستان مین	ضیق النفس۔ خفقان۔ فساد ہضم۔ سہال
گڑ۔ تاڑی کے عرق اور چاولون سے	دموی۔ ورم جگر و طحال۔ استسقاء
شراب بنائی جاتی ہے گڑ کی اعلیٰ قسم	غیر قابل العلاج۔ بطلان شہوت۔
شراب مین (۷۵) دوسری قسم مین	اورام خطرناک۔ اکلہ۔ جوششہا پتہائے
(۵۰) الکحال اور باقی پانی ہے اقسام	مرکبہ و محرقہ و غشیہ۔ تولید سنگ
اسپرٹ کہ جو الکحال کی زیادتی کے سبب	گردہ و مثانہ اور سوزش پیشاب
بہت تیز ہین اونکی پینے سے باعتبار	وغیرہ پیدا کرتی ہے حکماء کہتے ہین

ڈاکٹری	یونانی
الغرض اسطرح تین درجہ کی علامات پیدا	لانہ یاسکر یکدر الرّوح والحواس و ظلم
ہوتی ہین اوّل نبض تیز چہرہ اور آنکھین	العقل ویخرب البدن اذا افرط فیہ
لال ہوجاتی ہین حواس باطنی نہایت	بل یہلک یعنی نشہ روح اور حواس
متحرک ہوجاتے ہین دونون جہان سے	کو گدلا کرتا ہے اور عقل کی تاریکی
بے غم اور خوش افکاری گھیرتی ہے	اور زیادتی کے وقت بدنکی خرابی
دوم مخمور بہکتا اور چلتے ہوئے لڑکھڑاتا	کا باعث ہوتا ہے بلکہ نوبت ہلاکت
ہے دوران خون بشدت - متلی و	پہونچاتا ہے - حدیث رسول کریم صلعم
استفراغ اسکے بعد نیند آتی ہے کہ	سے ثابت ہے - الخمر لیست بدواء
جسکے سبب مخمور کچھہ عرصہ تک خوب	لکنّہا داءٌ یعنی شراب دوا نہین ہے
سورہتا ہے - تمام بدن پسینے سے	بلکہ بیماری ہے - فی الحقیقت یہہ
معرق - بیداری کے بعد درد سر کی	ام الخبائث اس قابل ہے کہ اگر
شکایت بھوک ندارد لیکن پیاس	عقلاء دہر اسکو جہان سے معدوم
ضرور ہوتی ہے مُنہہ مین لیس	کردین تو یقیناً جملہ جرائم مین نصف
زبان میلی اور مخمور ازحد کمزور رہتا ہے	کے قریب تخفیف ہوجائے اسکے
سوم مخمور بیہوشی (مرض کوما یعنی اپو	پینے کے بعد بڑے بڑے پرہیزگاران
پلکسی) مین مبتلا ہوجاتا ہے اور	اور عاقلون سے ایسی حرکتین ہوتی

ڈاکٹری

ایسا کوما اکثر اوقات تھوڑی دیر مین
اسپرٹ شراب زیادہ پینے سے ہوتا
ہے ایسے وقت مین نبض سُست
پتلیان پھیلی ہوئی مین تنفس آہستہ
اور عضلات تنفس کے مفلوج یا گلاٹس
کی بندش کے سبب مخمور مر جاتا ہے
(اسپرٹ اور افیون کے کوما کا فرق
افیون کے حاشیہ مین دیکھنا
چاہئے) وائنیم یعنی شراب شیری
وائن مین کہ جسکا وائنیم زری کم لاطینی
نام ہے (جو انگورون کے سڑنے
سے بنتی ہے چونکہ انگور کا چھلکا
خمیر کا کام دیتا ہے اسلئے انگور
سڑا دینے کیواسطے کسی خمیر کی ضرورت
نہین پڑتی) (۲۲) حصہ الکحال -
اور باقی پانی ہے پورٹ وائن

یونانی

ہین اور ہوتی ہین کہ جنکی وجہ سے
بدمستی کی حالت کے بعد وہ [illegible]
افسوس کی حالت مین رہتے اور
رہتی ہین زمانہ گذشتہ کی ایک
عابد کی اسطرح حکایت بیان کرتے
ہین کہ رحمت اللہ بن عبداللہ ایک
درویش کوہ اولمپس کے غار مین
رہتا تھا وہ درویش ایسا روشن ضمیر
تھا کہ اگر اپنے دروازہ سے نظر
کرتا تو وہ روم کی تمام اسلامی
سلطنت کو (جیسی کہ وہ اپنے
بانی عثمان پادشاہ کے وقت
مین تھی دیکھ سکتا تھا پنجگانہ نماز
کے بعد عظیم الشان سلطان سلیمان
کے لئے جو اوسوقت روم کا
پادشاہ تھا) دعا مانگا کرتا تھا -

ڈاکٹری

مین (۳۴) حصہ الکحال اور باقی پانی
بتاتے ہین اور بہت ہلکی پورٹ
مین (۱۵) حصہ اور تیز مین (۱۷) حصہ
الکحال ہے۔ **کلارٹ وائن**
مین صرف (۶، ۱۰، ۶) الکحال ہے
شمپین مین (۱۳) حصہ الکحال
لکھی ہے۔ بیر مین (۹۹، ۷) حصہ
الکحال شامل ہے **پورٹر یا کالی بیر**
مین (۶، ۷، ۲) حصہ الکحال ہے۔ **جن**
شراب جَو سے بنائی جاتی ہے اور
جونیپر کے پھل بھی پڑتے ہین اسمین
(۳۹) حصہ الکحال ہے۔ **تیسری
قسم بازاری شراب** مین (۲۵)
حصہ الکحال ہوتی ہے۔ اگرچہ اسپرٹ
اور وائن شراب کے اثر مین بہت
مطابقت ہے مگر انکا باہمی فرق

یونانی

اس جوان درویش رحمت اللہ کی
آس پاس کے شہرونمین بڑی
تعریف ہوتی تھی اسکے پاس اسکا
بڈھا باپ اسّی برس کا ناموردرویش
رہتا تھا۔ ان دونون متبرک شخصون
کی زیارت کرنے کو لوگ اپنا فخر
سمجھتے تھے۔ ایک روز رحمت اللہ
صبح کیوقت پہاڑ کے درختون
مین تفریحاً سیر کر رہا تھا کہ اتنے
مین ایک ہیبت ناک شکل کا آدمی
نظر پڑا۔ اوس نے اوس درویش
سے کہا کہ مین تجکو یہان آنے کی
پاداش مین مار ڈالونگا درویش
نے ہراسان ہوکر پوچھا مجکو آپ
کسی طرح بھی چھوڑین تب اوسنے
جواب دیا کہ اگر تو میرے بیان

ڈاکٹری

تاثیر امور ذیل سے ظاہر ہوتا ہے اول یہہ
کہ وائن کی بنسبت اسپرٹ سے جلد تر نظام
دموی و عصبی متحرک ہوتے ہین کہ
جسکا اثر تھوڑی سی دیر بعد جاتا رہتا
ہے اسکے بعد یا تو بری حالت پیدا
ہوتی ہے یا مخمور بہت ڈھال اور
کمزور ہوجاتا ہے نیز جسوقت اسپرٹ
کے پینے سے بہت نشہ ہوتا ہے
تو اکثر مخمور جان بحق تسلیم کرتا ہے جو
لوگ شراب کے عادی ہوتے ہین وہ
آلات ہضم کی خرابی سے دست و
قے۔ جگر کی خرابی کے سبب یرقان
گردہ کی خرابی سے البیومنیریا۔ ذیابطیس
دماغ کے اجتماع خون سے مرکز اعصاب
پر خرابی ہوکر ڈلیریم ٹریمنس۔ دیوانگی
فالج۔ تشنج اور رعشہ وغیرہ بیماریون مین

یونانی

کئے ہوئے تین گناہون مین سے
(جو لنا تیرے نزدیک سہل ہو)
ایک کو اختیار کرے اور مرتکب
ہوگا تو بچ جائیگا ورنہ پھر مارا جائیگا
اوس فقیر نے یہہ بات سنکر پوچھا کہ
وہ گناہ کونسے ہین اوس شخص نے
بیان کیا۔ پہلا گناہ یہہ ہے کہ تو
خدا برتر کے شان مین کفر کے کلمے
بک۔ (۲) یا رسولؐ کے حکم کے برخلاف
تین پیالے شراب کے پی۔ (۳) یا اپنے
بڈھے باپ کو مار ڈال یہ سنکر
فقیر بہت غمگین ہوکر زار زار اسواسطے
روتا تھا کہ اس شخص کا دل نرم ہو
اور مجھے گناہ کرنے پر مجبور نکرے
اور میری جان بخشے مگر وہ سنگدل
نہ مانا تا چار درویش نے دلمین سوچا

یونانی	ڈاکٹری
کہ اگر مین کفر کے کلمے بکونگا تو نجائے	مبتلا ہو جاتے ہین۔ اسکے تھوڑی
بہشت سے محروم رہونگا۔ اگر باپ	مقدار مین پینے سے مزہ تیز لگتے ہین
کو مارونگا تو توبہ تائب سے یہ گناہ	گرمی اور تنگی معلوم دیتی ہے۔ اور
بخشا نہین جائیگا۔ اسوائے اسکے	اس سے ہی شراب کی مانند سرور اور
عدالت سزا دیگی۔ اگر بعض شراب	جوش اور زیادہ پینے سے بالکل شرابیہ
پیکر متوالا ہوجاؤنگا تو نفس کشی توبہ	جیسا اثر ہوتا ہے کلوروفارم سرخ
وغیرہ سے اس گناہ کو خدا سے	چیونٹیوں یعنی فارمیکا روفا کو کشید کرنے
معاف کرالونگا غرض بہت سوچ	سے فارمک ایسڈ حاصل ہوتا ہے
بچار کے بعد جواب دیا کہ اے ظالم اگر	اور کہتے ہین اگر اسمین اکسیجن کے
گناہ کے عوض میری جان بخشتا ہے	عوض تین حصہ کلورین ملائین تو کلورو
تو مین شراب پیکر متوالا ہونا پسند کرتا ہون	فارم ہو جاتا ہے لیکن کلورنیڈ لائم
کیونکہ یہ گناہ سب مین چھوٹا ہے	وغیرہ سے کلوروفارم بنایا جاتا ہے
القصہ اس شخص نے رحمت اللہ کو	جب اسکے موجد ڈاکٹر سمسن صاحب نے
چھوڑ دیا اپنے یہان آکر شب کو جب	ظاہر کیا تو جراحون نے اسکو اپریشن کے
اسکا باپ بڑی محبت سے بغلگیر ہوکر	وقت برتنے مین بہت ڈھیل کی
اپنی کوٹھری مین چلا گیا اور سو رہا	اور اکثروں نے اس دوا کی برتنے کو برا جانا

ڈاکٹری

مگر اس سبب سے کہ اسکو سونگہکر بیمار آرام
پاتا ہے نیز اس عمل کے بے خطر ہونے
سے آجکل سارے جہان کے جراح
اپنے مریضونکو کلوروفارم سنگہاتے
ہین اور بعض تو اسقدر افراط سے
اسکو برتتے ہین کہ ادنے سی ضرورت
کیواسطے مریض کو کلوروفارم سنگہاتے
ہین مگر یہہ امر اسوجہ سے نامناسب ہے
کہ جسقدر علیل کلوروفارم سونگہکر مرتے
ہین اونمین زیادہ تعداد اون
لوگونکی ہے جنکو ادنے سی ضرورت
کے لئے کلوروفارم سنگہایا گیا
تہا اور خالص کلوروفارم کا سنجارہ[1] بکثرت

یونانی

تب وعدہ کے موافق شراب پی گئی
پہلا پیالہ پیا تو وہ بہت تازہ ہوا
دوسرا پینے سے [illegible]
تیسرا پیالہ پینے سے تو وہ بالکل
متوالا ہو گیا اور اسیحالت مین شراب
کا مٹکا اوٹہایا اور غار کے باہر جا کر
پہاڑ کے نیچے پہینکدیا مٹکے کو گرتے
دیکہکر بہت زور سے ہنسا جسکے
اوسکے باپ نے خلاف معمول جاگنے او
ہنسنے کا باعث دریافت کرنیکے
لئے اپنی کوٹہری سے باہر آکر کہا اے بیٹے
تمہارے شور سے اوٹہا ہون افسوس کہ
مین تمکو شراب مین متوالا دیکہتا ہون

حاشیہ درحاشیہ[1] اسکی نہایت معقول وجہ اخبار لینسٹ مین نظر سے گذری کہ اوسنے امر مین کلوروفارم
اکثر کامل طور پر سنگہایا نہین جاتا اور بدرجہ سوم مریض کیحالت نہ پہونچنے سے فی الجملہ حس قائم رہتی ہے اور جب بحالت
قیام حس عمل جراحی شروع کیا جائے خواہ بقدر ایک خط نشتر ہی ہو تو پہلے شاک یعنی صدمہ اعصاب کو ہوتا ہے اور شاک یعنی صدمہ بذریعہ انفلکشن کے
دل تک فی الفور پہونچتا ہے اور چونکہ بہ سبب نشہ کلوروفارم قوت دافعہ شاک کی جسم مین کم ہوتی ہے لہذا اسکا ماننا جائز ہی تسلیم کرنا پڑتا ہے ڈاکٹر فیض محمد خان

ڈاکٹری

سنگہانیسے نوبت ہلاکت پہونچتی
ہے اور جب بیرونی ہوا کے ساتھہ
سونگہایا جاتا ہے تو بیہوشی ہوتی ہے۔
آٹھہ دس منٹ مین مریض کا سارا
جسم ڈہیلا پڑجاتا ہے اب اس
حالت مین اگر سونگہانا بند کردیا جائے
تو فی الفور ہوش بجا ہوجاتے ہین
اس چیز کو کم مقدار مین بیرونی
ہوا ملائے بدون خالص سونگہانے
سے مریض جلد ہلاکت کے درجہ کو
پہونچتا ہے اس لئے اسکے ہلاک
اثر کیواسطے زیادہ مقدار کی ضرورت
نہین۔ لازم ہے کہ اسکے سنگہانے
کے وقت بخار کی مقدار بتدریج
بڑہائین اور پوری مقدار اور بہت دیر
کے خلو مقدار کیحالت مین علیل کو بٹہاکر

یونانی

کیا تم ہر روز رات کو اسیطرح کیا کرتے ہو
کہ جو آج اتفاقاً مجکو معلوم ہوگیا ای وائے
مسبر حال پر کہ تمنے میری عظمت خاک مین
ملائی اور بڑہاپے مین آبرو بگاڑی ایسی
باتین سنکر درویش خفا ہوا اور باپ کی
اس بدگمانیکی برداشت نکرسکا کہ وہ ہر رات
اوسکا شراب پینا سمجھ گیا غصہ ہوکر باپسے
بولا کہ ای بیعقل یہان سے دور ہو اور اپنے
بستر پر جا پڑ۔ اسپر اوسکے باپنے کچہہ اور کہا
جسپر درویش نے اپنے باپ کو زبردستی سے
غار کے اندر دہکیل دیا اوس ضعیف العمر
نے منہہ پہیر کر اپنے بیٹے کو سمجہانا چاہا
چونکہ اوسکے بیٹے کی شرابنے عقل زائل
کردی تھی اوسکے دلمین یہہ خیال گذرا
کہ میرا باپ مجھسے بدگمان ہوگیا اور میری
بے عزتی کریگا جس سے مین خلقت کروبرو

ڈاکٹری

یا کہاڑا کر کے نہ سنگہائین مقدار سے
زیادہ پینے مین یہہ بہی شراب کی
طرح اثر کرتی ہے مگر جب اسکو عرق
کی طرح پر کوئی کسی وجہ غلطی وغیرہ
سے پی لیتا ہے تو جلد اثر کرنے
والی دواؤن کی مانند اسکا بہی اثر ہوتا
ہے کہتے ہین کہ ایک شخص کلوروفارم
چار اونس کے مقدار پیکر کچہہ دور تک پاپیادہ
چلا گیا۔ انجام کار بیہوشی طاری
ہوگئی۔ پتلیان پہیل گئین۔ دم خراٹے
کے ساتہہ۔ نبض غیر محسوس۔ جسم سرد
اور سارے بدن مین تشنج ہوتا رہا
لیکن پانچ یوم کے بعد صحت پائی اور
ماہ اگست ۱۸۷۲ء کے رسالہ
آئینہ طبابت مین انڈین میڈیکل گزٹ
کے حوالہ سے مرقوم ہے کہ ایک شخص

یونانی

شرمندہ ہونگا اسوجہ سے بڑی سختی کے
ساتہہ دیوانونکی طرح باپ پر حملہ کرکے اوسی
غار کی پتہرونسے دے مارا۔ اوس ضعیف العمر کے
ہاتہہ مین ایک پتہر ایسا لگا کہ جس سے کچہہ آہ و
زاری کی نوبت پر پہونچکر جان نکل گئی۔
رحمت اللہ باپ کو بیجان دیکہکر ڈرا گہبرایا
اپنے گناہ کو یاد کرکے غم اور افسوس کیحالت مین
بدحواسی سے دیوانونکی طرح بیہودہ بولنے لگا اور
خدا برتر کے شان مین کلمات کفر بکتا تہا
کہ اتنے مین وہی شخص اوسے نظر پڑا۔ درویش
سے گویا ہوا کہ اے بیوقوف تو نے اپنے نزدیک
اوس گناہ کو اختیار کیا کہ جسکو تو نے چہوٹا
جانتا تہا مگر بنظر غور سے دیکہہ کہ اوس گناہ کی
بدولت وہ خطائین تجہسے سرزد ہوئین کہ جنکو
کرنا تو پسند نہین کرتا تہا۔ ابہی یہہ کلام تمام
ہی ہوا تہا کہ وہ بدبخت رحمت اللہ تہرتہرا

ڈاکٹری

چہمبوت نامی نے بہ نیت خودکشی ایک
اونس کلوروفارم پی لیا تھا اور اطلاع
ہونے کی وجہ سے اسسٹنٹ
سرجن نے علاج کیا مسمی مذکور بچگیا۔
ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۸ع کے لینسٹ مین
ڈاکٹر ایڈلینچ پیکی صاحب ایک مریض
کا حال اسطرح درج کراتے ہین کہ جب
پیرس مین تھا تو مجھے ڈاکٹر
بی بی صاحب اپنے خانگی دارالشفار
مین ایک عمل مین امداد لینے کیلئے
یاد فرمایا۔ مین حسب الطلب پہونچا
مریضہ کو کلوروفارم سنگھایا گیا
جب بیہوشی کامل طور پر طاری ہوئی
تو ڈاکٹر موصوف نے لینا البینار اس
نقطے کے معنے خط سفید مین لیکن اصطلاح
تشریح مین وہ خط مراد ہے جو کہ

یونانی

مین گر کر چکنا چور ہو گیا۔ احمد شاہ
رنگیلے کی مے نوشی نے نادر شاہ کو
ہندوستان مین آنیکی تکلیف دی۔ اس
ام الخبائث نے ارسطو کے شاگرد سکندر
اعظم سے حکمت کی تاثیر گنوائی اور
ایسے قبیح فعل کا مرتکب کیا کہ اوسکے بعد
جتنی عمر جیا افسوس ہی کیا۔ اس زمانہ
مین ہزارون ایسی ہی وارداتین شب و
روز ظہور مین آتی ہین کہ فلان کو فلان
شخص نے نشہ کے عالم مین بیعزت کیا یا
مار ڈالا یا صاحب نشہ مستی کے عالم
مین خود ہی کہین سے کود کر چکنا
چور ہوئے۔ عقلمندونکو ایسی مضرت رسان
شے سے اجتناب ہی کرنا اولی ہے **شعر**
ازین بہ نصیحت نگوید کست ✱ اگر عاقلی یک اشارت
بست ✱ صاحب مفرح القلوب قمطراز

ڈاکٹری

شکم کی اگلی دیوار و نیچے درمیان ٹہیک
واقع ہی) کے مقام پر جلد اور جھلی مین
شگاف دیا۔ حرکت تنفس اور جنبش قلب یکا
یک ساکت ہو گئین (جو کہ زخم کے کنارونپ
سی خون نہ نکلنی اور نہ رہنی سے صاف
عیان تہا) مریضہ کے منہہ سی لعاب
دہن صاف کر کے زبان باہر نکالی گئی
اور سر پشت کیجانب نیچا کیا گیا پہر کال ویلر
لمحہ تک مصنوعی ترکیب سے تنفس کرلیا گیا مگر کچھہ
فائدہ نہوا۔ بلکہ مایوسی بڑہتی گئی ڈاکٹر پی ای نے
کہولتی ہوئی پانی مین بڑا سا کپڑا بہگو کر ٹوئیک
رسیجن یعنی جای قلب پر رکہا کپڑا رکہتی ہی جنبش
قلب اور تنفس جاری ہو گیا کہ جس سی مریضہ
کی جان بچی جو کپڑا اہتمام قلب پر رکہا گیا
تہا وہ ایسا گرم تہا کہ اوس مقام
پر آبلہ پڑ گیا۔

یونانی

ہین کہ اگر شراب شیراز کے سرکہ ہو [illegible] معدہ [illegible]
نوع معلوم ہو تو ترش انار کو [illegible] مین [illegible]
گلاب ضائع کرین تو بہتر ہے کہ وہ معدہ کو طاقت
بخشیگا اور بعض ہی ترش انار کی ہو [illegible] والو نکو
چبا کر نگلنا معدہ کو طاقت پہونچاتا ہے زیادہ
چبائین۔ نقصان کا خوف ہے شربت افسنتین [illegible]
پانی کے ہمراہ ایک ایک گہونٹ پلائین۔ غذا
مناسب تہوڑی مقدار مین کہلانا اور حمام
کرانا نافع ہے جسنے بہت شراب پی ہو اوسکو خالص
پانی یا ماء العسل سے قے کرا کر حمام گرم مین بدن
پر روغن بکثرت ملین اور سلانیکی کوشش کرین جس وقت
بیہوشی کی نوبت پہونچے اوس وقت جلد ہوشمین لانیکی
یہہ تدبیر کرین کہ ٹہنڈا پانی اور سرکہ گہی [illegible]
یا پانی اور شراب ترش [illegible] پلائین صندل
اور کافور سونگہائین [illegible]
گل [illegible] کے سرکہ کو سر پر لگائین

شراب کے بے شمار نتائج مین سے بیحیائی سب سے بڑا اور بُرا نتیجہ ہے اور اسبات سے حکماء حال کی نسبت حکمائے سابق زیادہ آگاہ تھے

چنانچہ حکیم حارث بن کلاہ ثقفی کے زمانہ کا ذکر ہے (یہہ حکیم عرب کے حکیمون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمعصر تھے انکو نوشیروان عادل نے انکی حذاقت کا قائل ہوکر بڑی آبرو سے اپنے ہان بارياب کیا تھا) حکایت شہر طائف مین دو بھائی تھے ایک بھائی کو سفر جانے کا اتفاق ہوا دوسرا بھائی اوسکی بیوی کو دیکھکر عاشق ہوگیا اور عشق نے اوسکو ایسا کردیا کہ چلنے پھرنے اور اوٹھنے بیٹھنے کی طاقت بھی جاتی رہی۔ کچھہ عرصہ کے بعد لڑکا بھائی آگیا۔ اوسنے یہہ حال دیکھکر پوچھا۔ بیمار عشق نے بیان کیا کہ بھائی مجھے تو ضعف کی سوائے اور کوئی مرض معلوم نہین ہوتا اوسنے فوراً حارث کو بلایا حارث نے خوب تحقیق کی مگر اوسکو کسی مرض مین مبتلا نہ پایا۔ لیکن سوال وجواب کرتے ہوئے مریض کی آنکھین شرمگین دیکھکر یہہ خیال کیا کہ اسکو عشق کی آفت نے گھیرا ہے پس یہہ خیال کرکے کہ یہہ صاحب شرم حیا کے سبب مرض عشق کا بیان نہین کرتا اسکو شراب پلانی چاہئے چونکہ شراب حیا کے مٹانیوالی ہے یہہ اوس عالم بیحیائی مین صاف بیان کردیگا اوسیوقت شراب منگاکر اوسمین

روٹی کا ٹکڑہ بہلو کر (مریض کو) کہلایا
اور پانی مین شراب ملا کر پلایا اوس بیمار
عشق کو جب کچھہ سرور اور طاقت
حاصل ہوئی تو اوسنے عاشقانہ ایک شعر
پڑھا - حارث نے اوسکو کسی پر عاشق
ہونیکا یقین کرکے - پہر بالکل شرم حجاب
اٹھانیکے لئے اور شراب پلائی اسپر مریض
کہل کہلا یعنی صاف صاف بیان کیا
جب بہائی نے معلوم کیا کہ یہہ میری
ہی بیوی پر عاشق ہی تو اوسنے چاہا کہ
اوسکو طلاق دیکر بیمار بہائی سے کدخدا
کردی مگر مریض عشق نے اسبات کو
نامنظور کیا - اور کسی قدر افاقہ کے بعد
مارے حجاب کے ایسے جنگل کی راہ لی کہ پہر
اوسکا پتہ نملا - بہائیو ایسی مضرت سان
شئے سے پرہیز کرو اپنے ہمعمروں اور خوردوں
کو بہی اسسے اجتناب کی تعلیم دو اور
دوسرو مین اسکے بدنتائج موجود پاکر
خود عبرت پکڑو فقط ہمارا کام کہدینا
ہم بار وہ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

الراقم
خادم الاطبا سید بندہ علی عفی عنہ سابق ناظم تعلیم
محکمہ ڈاکٹری حال مدرس اول کالج آگرہ نظارت ریاست پٹیالہ

ریویو رسالہ عطار

حکیم محمد عبد الغنی صاحب مہتمم پرچہ عطار
کانپور رسیا گہاٹ کا شکر گذار ہو کر یہہ
عرض کیا جاتا ہے کہ اس پرچہ کی جسقدر تعریف
کیجائے بجا ہے ایک عرصہ سے یہہ مثل سننے مین آتی تہی جسکا
اب عقدہ کہلا ہی مثل - مشک آنست کہ خود ببوید
نہ کہ عطار بگوید راقم کیا بلکہ جن صاحب بصیر وہوش
علم دوست کی نظر سے ایک دفعہ بہی یہہ پرچہ گذر چکا
یا گذریگا یقین ہی کہ پسند خاطر اور ہر دلعزیز ہوا ہوگا
راقم اسطور نے ماہ جنوری و فروری و مارچ سنہ حال کے
پرچے دیکہی اگر سچ پوچہئے تو زبان تعریف سے
قاصر ہے کیونکہ مسائل طبی کو بہ وزن ترہ کی باتون

اور زمانہ کی سچی نظیر دنیمن دکھاتا ۔ یا بعض علوم مثل
کیمیا گری ۔ موسیقی ۔ نجوم وغیرہ سے اوسکا ثبوت جتانا
مضامین با مذاق سے طبیعت پریشان نہیں بلکہ وحشت و
پریشانی کو کہونا ۔ آیت ۔ حدیث ۔ شعر ۔ رباعی ۔ اشلوک
دوہرہ ۔ وغیرہ سے مضامین کو زینت بخشنا جس سے مضمون
من پسند ہوتا ہے اور کوئی بات قابل اعتراض پیدا نہیں
ہوتی ۔ خدا کرے یہہ ابر گوہر بار سب جگہہ برسے ۔ اور یہہ باد
بہاری سب طرف چلے ۔ کہ جس سے خاص عام فائدہ پائیں
اور یہہ بات بہی ظاہر کرنی ضروری ہے کہ جیسا ہر پرچہ کے
آخر مین ہر دوا کا نام کو سات زبانون ۔ فارسی
عربی یونانی سنسکرت ۔ ڈاکٹری ۔ وانگریزی
وغیرہ سے ہر دوا کی صحت کی ہے ۔ اگر اسیطرح صنعت
اور حرفت کے حصہ ۔ یا تجربہ ہومیوپیتہک ڈاکٹری
کے حصہ مین بہی انتظام کیا جائے ۔ تو بہت انسب ہے

حبوب ہالوے صاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کیلئے ضروری ہے یہہ
حبوب مصفی خون فی دوریہ فضیلت رکھتی ہین کبد ۔ معدہ ۔ گردہ کی
امراض کیلئے مفید ہین انکے استعمال سے اعضاے رئیسہ کو طاقت
اور اعصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتونکی
ہر ایک طرح کی شکایات و تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین
سوادویہ اخلاط فاسدہ و نباتات اور حیوانات کی متعفن بو
کے سبب خون مین داخل ہوتی ہین انسے خارج ہو جاتی ہین
یہہ گولیان از بس مفید ہین اعضا تولید کی کمزوری بالخصوص
امراض عورات کیلئے یہہ ایسی دنیا نعمت ہین کہ آرام آسایش کرنیکی لاثانی ہین

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم سے مقام ماؤف پر فوراً صحیح طاقت آجاتی ہے جسم سینہ معدہ کبد
ورحم کیوجہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور ناک حلق
ہوگئی ہو زخم کہنہ دبہوڑے پرانے سینہ کا جکڑا رہنا سوزاک و آتشک
وغیرہ کے دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلدی امراض اسکے استعمال سے شفا پاتے
ہین گولیان اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائے
جاتی ہین اور تمام عالم کو دوا فروش صندوقون اور ڈبیون مین بیچتے ہین
قیمت یہ ہے ایک شلنگ ۱½ پنس ایک شلنگ ۹ شلنگ ۴ شلنگ
۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ قریب تمام زبانون مین انپر ہدایت
لکہی ہوئی ہے اسطرح استعمال کرنا چاہئے

بابت ماہ مئی سنہ ۱۸۸۶ء نمبر ۵ جلد

VOL. 7 — Lahore May 1886 No. 5

تکمیل الحکمۃ کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں
(۱) حفظ ماتقدم۔ طبابت۔ کیمیا۔ افعال الاعضا تشریح وغیرہ کے مسائل کی
(۲) ایسی تدبیروں سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کے لیے بہتر خیال کیجاتی ہیں اور
اسباب کے دفعیہ میں تدبیر ہیں جو صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں۔
(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی
اور اسکے نتائج کی اشاعت۔
(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض
(۵) مستند انگریزی حکمی میگزینوں میں جو نئے نئے تجربہ فن حکمت
متعلق شائع ہوتے ہیں انکا انتخاب
(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر گفتگو۔

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و روساء	۱۴	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ بعد کے پوری

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance	Yearly in arrears.	Single copy
For Station Subscribers ...	2 13 0	4 3 6	0 4 0
" Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	•
Chiefs & Government officials ...	4 14 0	7 8 0	0 6 6

یہہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو ود ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین۔ ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتہہ رقوم بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات بابت رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکمار لاہوری پروپرائٹر وایڈیٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۲ زیادہ ارسال فرمادین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ فی صفحہ ۳ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ مئی ۱۸۸۶ء

ماتا یا چیچک

آپنے رپورٹ حفظ صحت دیکھی ہوگی ہر سال کی پیدائش و اموات کا حال ضرور معلوم ہوا ہوگا۔ اور مین تمثیلاً آپکو رپورٹ ۱۸۸۳ء کی طرف متوجہ کرتا ہون۔ دیکھئے ۱۸۸۳ء مین ۲۷۲۱ کل بچہ پیدا ہوئے اور ۱۰۱۹ مرے مختلف بیماریون سے جنمین سے ۹۹ صرف بیماری چیچک سے لقمۂ نہنگ اجل ہوئے۔

پیدائش کا سرچشمہ ایک ہی۔ مگر مرنے کے واسطے بہت سے راستے ہین۔ اوّل تو صغرسنی کی شادی جسّے تخم پختہ نہین ہونے پاتا مانع ترقی ہو رہی ہے اور پھر اُسکے ساتھ دیگر قدرتی عوارض اور حادثات جو طبعاً ہر چیز اور ہر انسان کو لاحق ہونی لازمی اور لابدی ہین جسّے کسی کو چارہ نہین کہ وہ محفوظ او مصئون رہے۔ مگر اُس قادر مطلق کا یہہ بڑا شکر ہے کہ اُس نے ساتھہ ہی ساتھہ جسطرح ہر شئے کو پیدا کیا اور گردشِ فلکی سے عوارضات کا لاحق ہونا لازمی کیا۔ اُسی طرح ہر شئے اور ہر انسان کیواسطے ہر چیز مایوب بالطبع جسّے ترقی و نشو و نما و بقا اسکی منحصر ہے پیدا کی۔ اگر پیشتر سے ایسے اُور سامان مہیا نکرتا تو ضرور جابر اور ظالم ہوتا۔ اور کوئی چیز بھی کسیطرح اپنی حالت اصلی مین نہ رہ سکتی۔ اور نہ یہہ گل و بوٹا اور یہہ چاند سے مکھڑے اور رستم سے پہلوان اور ارسطو جیسے حکیم صفحۂ ہستی پر نظر آتے۔

عوارض اور اشیائے رفع عوارض تو قدرت نے ایک ساتھہ ہی پیدا کرکے ہستی کو نیستی کے داغ سے چھوڑا یا مگر انہین تمیز کرنا اور انکا عمدہ استعمال ہر روز تر

ضروریات مین رکہنا یہہ عقل کا کام بنایا۔ دیکھو جسطرح ہمکو چلتے پہرتے گرم ہوا یا طپش آفتاب لگنی ضرور ہے اُسیطرح سرد ہوا بہی۔ مگر گرم و سرد ہوا سے بچنا اور معتدل طور پر کام اِنسے لینا یہہ عقل کا کام ہے۔ مثلاً اشد سردی سے آدمی مرجاتا ہے۔ اسیطرح اشد گرمی سے بہی۔ لیکن اگر گرم موسم مین کیسی ہی گرمی یا طپش آفتاب کیون نہو انسان سایہ مین بیٹہکر کام کرے تو نہ اسکا وجود بیکار رہوتا ہے اور نہ موسم اسکو ستاتا ہے۔ یہہ عقل کا کام ہے اسی طرح سرد موسم مین معتدل حرارت کو کام مین لانا دانش کا سبق ہے۔ پس ہر چیز کے فوائد اور نقصان جاننے کے واسطے عقل اور بہت سا وقت اور محنت درکار ہے۔ اور انسان

وہی ہے جوان۔ یا تو نکی ماہیت کو جانے ورنہ اسکی ہستی نیستی سے بدتر ہے۔

جسطرح مین نے گرمی و سردی کی تمثیل دیکر آپکو دکہلایا ہے کہ گرمی اور سردی بعض حالات مین مضر صحت ہین اُسیطرح بہی گرمی و سردی مفید اور باعث زندگی بہی ہوسکتی ہین۔ جب گرم موسم آتا ہے تو ہم گرم موسم کو ہٹا نہین سکتے کیونکہ وہ قدرتاً دنیا کی بقا کے ساتہہ ملحق ہے۔ اور ساتہہ ہی ہمکو وہ نقصان بہی پہونچاتا ہے مگر ہمنے دیکہا ہے کہ اگر کسی قدر گرمی کو گرم موسم مین کم کردین تو البتہ ہم اچہی حالت مین رہ سکتے ہین۔ پس ہمکو پہلا خیال گزریگا تو یہہ خیال ہوگا کہ ہوا کو ڈہونڈہین۔ اب ہم ہوا کی تلاش مین دوڑے۔ معلوم ہوا کہ ہوا زیادہ بلند جگہہ پر ہمکو ملتی ہے۔

وہان موسم گرم مین گرمی سے آرام
ملسکتا ہے ہوا پانی کے تئین بہت دنون
جگہہ ہمارے مفید اور ہماری زیست
کی بقا کا باعث موسم گرم مین خیال کی گئی
ہین ۔ لیکن ساتہہ ہی اسکے یہہ ہرج ہوا
کہ اگر ہم پہاڑ پر یا کسی بلند جگہہ پر گئے تو ہمارا
بہت سا وقت اُسمین صرف ہوگیا
اور ہمکو آرام صرف صحت جسم کا ملا ۔
اور تکلیف جانے اور آنے مین ہوئی
اور جسطرح ہم ہوا کو اپنے کام مین لانے
اور قدرت کی دیگر نعمتون کے کام مین لانے
سے معذور ہے ۔ پہر بہی نقص رہا ۔
دوسرا خیال جو پیدا ہوا وہ یہہ کہ اپنے
مکان مین کوئی سامان گرم موسم
کے واسطے ہوا اور پانی کا ایسا بنایا
جائے کہ جتنے ہماری روح کو تمازت
آفتاب اثر نہ کرسکے اور ہم دنیا کی تمتعات
سے متمتع ہوتے رہین ۔ ہم اس خیال
کے فکر مین غلطان ہوئے اور قدرت
کو اپنا اُستاد بنا کر بار بار کے تجربہ اور
مشاہدہ قدرت سے ہمنے ایک آلہ
بادکش بنایا اور اسسے ہم اپنے ہی مکان
مین بیٹہکر مستفیض ہوئے ۔ اب ہم
اسکو اپنی طبع کے موافق ہر وقت اور
ہر طرح کام لانے کے واسطے مجاز ہوگئے
یہہ آلہ قدرت نے تو بنایا تہا مگر ساتہہ
قدرت اور رسائی عقل نے بنایا ۔ اگر
ہم اس آلہ کو تحقیقات کرکے نہ بناتے
تو ہم گرمی سے مرتے یا بیکار ہو جاتے
اسی طرح بچون کیواسطے تا چیچک کا مرض بہی
بالطبع لازمی ہے اور براہمین وید کے پستکون
مین اس مرض کی ماہیت کو اچھی طرح لکہا ہے*

* ہم ایک رسالہ لکہہ رہے ہین جسمین اس مرض کا حال اور علاج اور
قدیمی طریق جو پہلے دن پر رائج تہا واضح طور پر درج
کیا ہے اور جو عنقریب چہپکر ہدیہ ناظرین کیا جاویگا ۔

اور اُنہین کتابون کے موافق اُسوقت
مین علاج ہوا کرتا تہا۔ مگر وہ علاج کسیقدر
زیادہ ناگوار خاطر تہا۔ مثلاً سیسون سے
جلد کا چہیلنا اور سیسون کا کہبونا۔ یا پہونچہ
کے قریب رگ پر نشتر لگا کر گہرا گہاؤ کرنا
یا ہاتہے پر سیسون سے جلد کو خراش کر ایک
مرہم جسمین خشک ہوئے سیتلا کے چہلکے ملے
ہوئے ہوتے تہے بہرنا۔ اور ایسے ہی
اَور طریقے۔ مگر زمانہ دراز سے یہہ علاج
بوجوہات چند در چند متروک ہو گئے۔
اور اس مرض نے ایسا زور پکڑا کہ
اس پچہلے زمانہ کے حکماء نے اسکے علاج
کرنے سے ہاتہہ اُٹہایا۔ اور ہزارون
بچے ضائع ہونے لگے۔ ہزارون ماؤن
کی گودین نرم نرم بچون کے پہلون
سے خالی ہوگئین۔ بہت سے ماباپ
حسرت اور غم مفارقت طفل مین جان
بلب آئے۔ کیا ہمکو قیام دنیا کے واسطے
یہہ ضرور نہین ہے کہ ہمارے بچے
زندہ رہین۔ کیا ہمکو دنیا مین بچہ سے
زیادہ کوئی اَور چیز عزیز دکہائی دیتی ہے
کیا ہمکو ایسے عزیز بچہ کے جسم کو اور گلاب
سے مکہڑہ کو دیکہکر یہہ رحم نہین آتا
کہ ہم اسکو ماتا کی مرض کے خاردار کانٹون
سے محفوظ رکہین۔

اے ناظرین اور اے اپنے بچون کے
پیار کرنیوالے ماباپ تمکو بیشک اپنا بچہ
پیارا ہونا چاہیے۔ تمکو ضرور مرض کے
کانٹے کی تکلیف کی برداشت بچہ کو بچانا
چاہیے۔ مگر یہہ بہی تو ضرور رہے کہ تم
اپنی نادانی کی وجہ سے انکی پیاری جان
پر صدمات مترقبہ نہ آنے دو۔ مثلاً
ماتا کی مرض مین آنکہہ کا جاتا رہنا۔ اندہا
ہوجانا کچہہ بڑی بات نہین۔ یا کسی عضو کا

کا بیکار ہو جانا۔ مثلاً لنگڑہ ہو جانا یا ہاتہہ
کا شل ہو جانا یا آدہے بدن کا رہجانا
کیا یہہ تکلیفین برداشت کرنے کی
لائق ہین ؟ کیا ہم بچون کو ان تکالیف
مین دیکھہ سکتے ہین۔ جب آپکے گہرمین
اکلوتا بچہ ہو (جسکی مثال اس شہر مین
ایک نہین بلکہ بہت سے موجود ہین)
اور اُسکو ماتا کا مرض لاحق ہوا اور وہ
مرض سے ماہی بے آب کیطرح حالت
بے زبانی مین تمہارے سامہنے تڑپے
اور تم صرف کف دست ملکر حسرت
کی انگلیون کو دانتون مین دبا کر اشک
حسرت بہاؤ۔ اور نادان بہگتون سے
ڈر ڈرا کر شفا کے طلبگار ہو اور ماتا کو جسکو
تم اپنا دیوتا سمجہکر اُسکو پرستش کا لوگ
سمجہتے ہو۔ کلمات شنیعہ سے اُسکو مخاطب
کرو بچہ کو روز ماتا کی آبلہ ہونٹ اُڑ

زبان پر نمودار ہو کر اسکو بے نمود کرین
یا اُسکے آنکہہ کو کہو دین یا اُسکے ہاتہہ
اور پانو کو بیکار کر دین اور تم اپنی جہالت
اپنی نادانی سے چورستہ مین جاکر ماتہا
اوسمین نواؤ جبکا مستحق صرف وہ ایک
پرمیشر ہے۔ ان باتون سے کیا تم انسان
ہونے کا دعوے کر سکتے ہو؟ کیا تم باپ
کہلانے کے مستحق ہو؟ نہین ہرگز نہین
آجکل جو عام لوگ ٹیکا لگانیکے دستور کو
کسیقدر بُرا سمجہتے ہین۔ اُسکے کئی سبب
ہین۔ ان باتونکو مین دوسرے مضمون
مین ادا کرونگا۔ مگر یہہ خیال رہے کہ
ٹیکہ لگانے مین کچھ بہی تکلیف نہین ہوتی
اور ایک سکنڈ مین اوپر کی جلد کو خراش
کرکے مادہ چیچک اُسمین بہر دیا جاتا ہے
ساتوین یا پانچوین دن وہ دانے اُبہر
آتے ہین اور مثل چنے کے دانے کے

ساتوین یا نوین دن خشک ہوکر خودہی
گر پڑتے ہین۔ بچہ کو کوئی ایذا یا صدمہ
نہین پہونچتا۔ صرف چوتھے یا ساتوین
روز اسکو بخار ہوجاتا ہے۔ اور یہہ علامت
اس امر کی ہے کہ ٹیکہ کارگر ہوا اور بچہ
سیتلا سے بچگیا۔ بچہ کل عیوب مذکورہ
بالا سے بچکر دنیا کی نعمتون سے مستفید
ہوتا ہے۔ شایستہ قومون کو دیکھکر
وہ بھی اُنکیطرح اپنے ماباپ کا ثناخوان ہوتا ہے
آپنے رپورٹ ٹیکا ۱۸۸۸ع کے پڑہی ہوگی
اور اُسمین دیکھا ہوگا کہ دہلی۔ گوڑگانوہ
کرنال۔ حصار۔ رہتک۔ سرسہ۔ انبالہ
لودہیانہ۔ شملہ مین کسقدر بچے مرض چیچک
سے ضائع ہوئے۔ آپکو اُس رپورٹ
سے یہہ ضرور تعجب ہوا ہوگا کہ شملہ پر
ایک بچہ بھی چیچک سے لقمہ نہنگ اجل
نہوا۔ اور دہلی مین سیتلا ماتا نے بہت
سے بچے اپنے بہت لئے۔ جہان اس
ماتا کی اصلی ماتا سے زیادہ عزت ہوتی
ہے۔ اسکا سبب آپ کچھہ اور نہین
بتلا سکتے۔ بجز اسکے کہ آپ یہہ کہین کہ
شملہ پر سردی ہے اسواسطے یہہ مرض
وہان زور نہین کرتا۔ نہین یہہ خیال
مت کرو۔ بلکہ یہہ دیکھو کہ شملہ کی باشندگان
آجکل اہل یوروپ ہین۔ جنکو لیاقت
اور علم کا شعار قدرت نے ازل سے
دیا ہے۔ یوروپ والی مائین اپنے بچون کو
تم سے زیادہ پیار کرتی ہین۔ تمسے زیادہ
اپنی جان نثار کرتی ہین۔ مگر بیجا محبت
کو وہ کام مین نہین لاتین۔ بچہ کی
اولوالعزمی کے میدان کو وہ اپنی ناقص
محبت سے نہین روکتین وہ اُن
امور کی خواہش کرتی ہین اور اُنکے
واسطے مہیا کرتی ہین جو اُنکے بچون

کی ترقی علم - طاقت اور دولت کا باعث
ہو نہ کہ ظاہری آرائش کے واسطے
وہ اپنی جان کو اسپر نثار کرین - اگر آپ
اپنے تئین ذی شعور یا اشرف المخلوقات
کہتے ہو - تو جہانتک ہو سکے رواج ٹیکہ
کو اُن لوگون مین جو اُسکے فوائد سے
بے بہرہ ہین پھیلاؤ - اور تعلیم یافتہ گروہ
مین جو اُنکی عورتین مانع اس علاج کی
ہوتی ہین مُصر ہوکر اُنکو سمجھاؤ اور
ملکی ریفارمر اور قومی ہمدرد کا
خطاب حاصل کرو -

راقم

مہتاب رائے وکیل
وسپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی دہلی

طب یونانی

اسے کون نہین جانتا کہ منصف مزاج
سلطنت پر جیسے اپنی رعیت کا
اُن امور سے بچانا فرض ہے جو مضرت
پہونچانیوالی شمار کیجاتی ہون خصوصاً
جنمین جان کا خوف ہو یہی اُسکے اتفاقات
مین جسپر تمدن اخلت یکجہتی کارروائی
کے ساتھہ تعبیر کیجاسکتی ہے - اور
ہر انسان بلکہ حیوانات تک کے ساتھہ صحت حالت
و مرض دونون لگی ہوئی ہین اور حالت
مرض مین باستثناء بعض تمام
جہان شافی مطلق اللہ تعالی کو جانتا
ہے مگر فطرتی طور پر خواہش کہتا ہے
کہ جس قسم کی طب کو وہ اچھا جانتا ہو
اوسکے ماہرین کیطرف اُسکا علاج جو
کیا جائے اگر کوئی شئے اسکی مانع ہو
ہوتی ہے اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے
ابتک اس ہندوستان مین جو مختلف الخیال
قومون سے آباد ہے جسکے اکثر اضلاع
ہمنے اپنے عالم سیاحی مین دیکھے ہین

بہت سی جماعتین طب یونانی کو نظر رغبت سے دیکہنے والی موجود ہین بعض اسوجہ سے کہ ڈاکٹری دوائین بہت تیز اور سریع التاثیر ہوتی ہین ڈاکٹر ذرا بہی چوکا کہ مریض نے عدم آباد کا رستہ لیا پہر ہزار تدبیرین کیجئے بے سود۔ چنانچہ بڑے بڑے نامی ڈاکٹر روساء عالیقدر کے علاج مین ناخوش ہوکر علاج کرنے سے ممنوع ہوچکے ہین غربا بیچارون کے معاملے کو تو کوئی پوچہتا بہی نہین۔

بعض اسوجہ سے کہ فیس زائد پہر تقاضا ایسا کہ ہمنے بارہا دیکہا ہے کہ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے ہنوز دوا نہین دی ہے کہ مریض نے دم توڑ دیا اب اسکے تجہیز و تکفین سے پہلے اسکے ورثہ پر فیس کا تقاضا ہورہا ہے۔ ذرا دیر ہوئی

اور نالش دہر دائر۔ جب طبیب کی خود مطلبی کا یہہ رنگ ہو تو وائے بر حال مریض۔

بعض اس سبب سے کہ ڈاکٹری دوا کولی دشمرولی غیر قوم کے ہاتہہ کی بنی ہوئی ہوتی ہین انکا استعمال مذہبی اصول کے خلاف ہے۔

ہماری آنکہون کے سامنے یہہ معاملہ گذرا ہے کہ بعض مریضون کے علاج انکے آخر وقت مین جب زبان بند ہوچکی ڈاکٹر کے تفویض ہوئے اور ڈاکٹر نے اپنے ہاتہہ سے دوا دی مریض کی زبان شدت مرض سے بند تہی ڈاکٹر کیصورت دیکہکر ہر چند کوشش کیگئی مگر دوا نہ پی ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ اس قسم کے خیالات عاقلانہ ہین یا جاہلانہ۔ مگر جنکے دماغون مین جم گئی ہین

نکل نہین سکتی۔
بعض اس باعث سے کہ جبتک علاج کا
سلسلہ یونانیون کے ہاتھہ مین رہا نہ
وبائین آئین اور نہ اسقدر اہل ہند پر
ضعف طاری ہوا۔
بعض کہتے ہین کہ جس دوا کی اصل
ہمین نہ معلوم ہو کیونکر کہائین ہم
نہین جانتے کہ زہر ہے یا تریاق۔
غرض مریضون کے خیالات کا تو یہہ رنگ
ہے۔ ادہر اطبائے یونانی کی یہہ
صورت ہے کہ ناقدردانی سلطنت
کی وجہ سے تکمیل کا حوصلہ کسی کو نرہا
یہانتک کہ نہ صرف قصبات بلکہ شہرون
مین بہی کامل طبیب نہین ملتا مجبور
ہوکر قوم کو ان نیم پڑا طباء کیطرف
رجوع کرنا پڑتا ہے جو سوا اپنے
لنگڑے اور ناتمام تجربہ کے کچہہ نہین
جانتے۔ پہر دوا فروشون کی کیفیت
یہہ ہے کہ ایک قرابہ مین سی سب
قسم کا عرق اور ایک بوتل مین سی
پانچ قسم کا شربت دیتے ہین۔ مفردات
ادویہ مین سے جسکا نام نہ پڑہا گیا
یا دوا دوکان پر موجود نہوئی اوسکے
مشابہ اَور دوا دیدی۔
ملاحظہ فرمائیے جب طبیب کا وہ حال
دوائی کی یہہ صورت ہو تو ازالہ مرض
کیسا جانبری مشکل پڑجاتی ہے اور
یہہ فساد غیر محدود ہوکر ایک بہت
بڑے حصہ رعیت کی جانونپر اپنا
زہریلا اثر ڈالتا ہے اور رعایا
کو ایک قوی شکایت کا موقع ملتا ہی
رہی قوم اُسمین اتنی سکت کہان ہے
کہ ہر کار کو الگ چندہ دے اور اطباء
کی دستگیری جدا کرے اور ظاہر ہے

کہ طبیب کو جبتک اپنی احتیاج سے
بیغمی نہوگی اُس سے فن طب کی جو
ایک مشکل کام ہے کیونکر تکمیل ہوسکتی
ہے؟ ہم اِسموقع پر سرکار کو توجہ
دلانا ضروری سمجھتے ہین کہ اگر محکمہ
چھنگی مین سے جیسے سرکار نے
بعض اضلاع رہیلکھنڈ اور آگرہ وغیرہ
مین ایک ایک یونانی طبیب مقرر کردیا
ہے ہر ایک ضلع مین ایک ایک یونانی
طبیب مقرر کردیا جائے جسکا کوئی بار
سرکاری خزانہ پر بہی نہ پڑے اور
رعیت کی بہی جان بچے تو عین رعایا پروری
ہے۔ ہنسے ماناکہ سرکار کے نزدیک یونانی
طب محض ایک بیکار چیز مگر اُس رعیت
کا کیا علاج جو موت کو ڈاکٹری علاج پر
سبقت دیتی ہے۔ اِسکے ساتھہ وہ نیم چڑھے
طبیب جو ملک الموت کے نائب شمار
کیے جاتے ہین۔ ڈاکٹری علاج سے ممنوع
کیوجا مین ہم اپنے اِس قول کی صداقت کیواسطے صرف
اسقدر کہدینا کافی تصور کرتے ہین کہ باوجودیکہ
ہسپتالونمین دوا مفت دیجاتی ہے تاہم یونانیون کے
دروازونپر صبح شام ایک جماعت کثیر فراہم ہوجاتی
ہے یہانتک کہ اگر شمار کیا جائے تو نصف حصے سے
کچھہ ہی کم مریض ایسے ہونگے جو ہسپتالون سے
باہر علاج کراتے ہون۔ پہر صفائی وغیرہ
مین اسقدر جانکاہی کرنا اور ان اطبا
اور عطارون کی خبر نہ لینا محض غفلت
سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

ہمارے بعض معاصر لکھنوی۔ اور دہلوی۔ لاہوری اور
میرٹھہ والے جس کوشش کے ساتھہ سرکار مین
عرض کررہے ہین اگر باقی حضرات
بہی اونکے ساتھہ اتفاق رائے کرین
توکیا عجب ہے کہ اس فن شریف
کی کچھہ دیکھہ بہال ہوجائے۔

چند حیوانات کی کاٹنے کا علاج اور انکی ماہیت وغیرہ از کتاب جدید

کتاب کا انگریزی نام	کتاب کا اردو نام
ہیومن پوائزنس اینڈ ہیومن ایکسیڈنٹس	علاج السمیات و الحادثات
بروے ڈاکٹری	بروے طب یونانی
پائیزنز اینیمز آف چ بائیٹ	سمیات حیوانات گزندہ

مین	سمٹمس (علامات) زخم درد وغیرہ انفلامیشن کی ظاہر ہوجاتی ہین ٹریٹمنٹ (علاج) بقول ڈاکٹر جانسن صاحب اگر تندرست یا دیوانہ آدمی نے کاٹا ہو تو زخم کا معمولی علاج کرین کیونکہ اس سے چندان خوف نہین ہے اور اگر ہڑک کے مریض نے کاٹا ہو تو کتے کی ہڑک کے مانند علاج کرنا مناسب ہے	آدمی	(علامات) تندرست آدمیکا کاٹنا بہت بُرا ہے زہردار کے کاٹنے سے عوارض ردیہ پیدا ہوتے ہین (علاج) روغن زیتون اور موم پگہلا کر لگائین خاکستر چوب انگور سرکہ مین ملا کر لگانا مفید ہے ایرسا کو سرکہ مین ملا کر اور پوست بیخ بادیان کی راکہہ شہد مین آمیز کرکے استعمال کرنا فائدہ مند ہے دیگر مرہم اسود جو روغن زیتون یا موم اور مرغ کی چربی سے بنائی گئی ہو لگائین دیگر آرد باقلا۔ پانی سرکہ دور روغن گل کا استعمال بہی مفید ہو پیاز۔ نمک اور شہد کو بہی لگایا کرتے ہین غرضکہ جو دوائی

یونانی	ڈاکٹری
مذکورہ مین بیشتر آتے ضماد کرین اگر ورم ہوجائے تو مرداسنگ کا طلا کرنا یا تخم شبت جلا کر باریک کرکے یا خاکستر کرنب اور روغن زیت یا روغن کنجد کا طلا کرنا سودمند ہے	
بچھو عربی مین عقرب اور فارسی مین کژدم نام ہے یہہ چند قسم اور کئی نام کا ہوتا ہے دم اٹھا کر چلنے والی کو نسیالہ اور پیٹ رگڑ کر چلنے والیکو جرارہ کہتے ہین جرارہ قد و قامت مین نسیالہ سے پست قامت اور چھوٹا ہوتا ہی مگر زہریلی تاثیر ایسی تیز رکھتا ہے کہ جسے کاٹے اوسے ہلاکت کے درجہ کو پہونچاتا ہے نیز اوسکے مادہ مین نر سے زیادہ سمیت ہے **صاحب مخزن** کہتے ہین کہ یہہ بچھو شہر اہواز مین اس کثرت سے ہوتا ہے کہ وہان کے لوگون نے	**اسکا بیان** ڈاکٹر جانولسن صاحب لکھتے ہین کہ بچھو کی مادہ ہمیشہ بچے دیتی اور ہمیشہ پیٹھ پر لیکر پہرتی ہے بعدہ وہ آپ چلنے لگ جاتے ہین جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے تون تون زہر بھی زیادہ ہوتا جاتا ہے بچھو دو برس تک بالغ ہوتا ہے اور اکثر گرم ملک مین رہتا ہے بچھو کے دم مین زہر ہوتا ہے اور یہہ مادہ تاکسی کو نہین کاٹتا دو بچھو باہم لڑکر مر جاتے ہین بچے اور بہورے رنگ والے سے چندان خوف نہین مگر جب پرانا اور کالا ہوجاتا ہے تو اوسکا نیش بہی بہت

ڈاکٹری

شدت سے درد ہوتا ہے نیش زدہ
جگہہ سرخ اور متورم ہو جاتی ہی
کاہی متلی۔ تپ اور پسینے کے
اسباب نمایان ہوتے ہین اور
گرم ملک مین بہت ہی درد و تکلیف
پہونچتی ہے کبہی تپ اور گاہ ذرا سا
زخم بہی ہو جاتا ہے۔ مصر اور
حبش کے ملک مین کالے رنگ
کا بچہو ہوتا ہے اوسکے کاٹنے
سے تپ اور النس ہتیپا ہو جاتا
ہے یعنی حس جاتی رہتی ہے اور
دو تین دن تک اچہی طرح دکہائی
نہین دیتا اور اتنا بڑا زخم
ہو جاتا ہے کہ اکثر عضو کاٹنی کی
حاجت پڑتی ہے۔ ڈاکٹر مور
صاحب کا بیان ہے کہ یہ ہندی

یونانی

اُس شہر کا رہنا چہوڑ دیا ہی مولف
مینی چند دفعہ مشاہدہ کیا کہ زرد
قسم کے بچہو پر خانگی چہپکلی جست
کرکے آتی ہے اور ایک آواز کرکے
اوسکو نگل جاتی ہے اسکی سیاہ قسم
سب اقسام مین سے بد ہے خصوصاً
بڑا بزرگ جثہ اور سیاہ رنگ کا
پر دار ان سے بہی برا ہے جو بچہو عسکر
مین پیدا ہوتا ہے اسکو بہی ویسا
ہی شمار کرتے ہین عقرب بحری
کو ہندی مین سینگی مچہلی کہتی ہین یہ
صدفی مچہلی کی ایک نوع ہی اسکا
سر بڑا اور پیٹہہ پر ایک سفید خار
بمنزلہ نیش کی رکہتی ہی اسکی نیش سے
درد شدید اور سوزش ہوتی ہے
(علامات شیالہ) نیش زدہ مقام پر ورم

ڈاکٹری

ہندوستان کے اکثر حصوں میں ہوتا ہے جسکی
پڑتی ہے کہ پرانی کوڑے فرشوں اور
پتھروں کے نیچے یا مکان کے ملبہ میں ہوتے
ہونگے بچھو کے کاٹنے سے تین
شخصوں کا مرجانا ہمارے یہاں درج ہے
لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ جو انسان
تندرستی کیحالت میں ہو اسکو اس سے
خوفناک ایذا نہوگی۔
(علاج) کاسٹک سے مقام ماؤف کو
جلائیں کسٹر ایل لگانیسے بھی فائدہ
ہوتا ہے ڈاکٹر ہال صاحب بہادر
اس نسخہ کو مفید بتاتے ہیں۔لیکوار
ایمونیا اسٹرانگ ایک ڈرام لیکوار
مارفیا ہیڈروکلوراس ایک ڈرام
واٹر (پانی) ایک ڈرام سکو ملائیں
اور اسمیں سے پانچ بوند۔ہائپوڈرمک سرنج

یونانی

سرخی۔صلابت۔دردشدت اگر نیش
شریان پرلگتا ہے تو غشی اور عرق سرد آ جاتا
ہے تو مرگی۔دردسر گاہ پریشانی عقل کرزہ
کرب۔استرخاء اعضاء۔اضطراب اور
سرد پسینا وغیرہ عوارض پیدا ہوجاتے ہیں
(علاج) مقام ملدوغ کو کسیقدر اوپر سے
فی الفور کس کر باندھ دیں اور زہر کو منہ یا
محاجم سے کھینچیں۔گرم پانی یا بوریہ سے کو
گندم برنجاسف اور سداب کے طبیخ سے اسکو
کو دھوئیں بندق ہندی چبائیں اور رگڑ
کر جائے ماؤف پر لگائیں۔پودینہ۔آردجو
سداب کے پانی میں یا گندھک۔السی نمک
ملک البطم باریک کرکے روغن زیتون میں
ملاکر لیپ کریں۔جند بیدستر یا ہینگ کو
کوٹکر روغن زیتون میں ملاکر لگائیں ورنہ
انمیں سے جو چیز میسر ہو کام میں لائیں

ڈاکٹری

کے ذریعہ نیش کی جگہہ مین داخل کرین
روغن تارپین لگانیسے ورم اور سوزش
نہین ہوتی اور جانسین صاحب بہادر
فرماتے ہین کہ اگر مٹی کا تیل کروسین آئل
تیس بوندکے قریب نیش زدہ مقام پر
لگایا جاوے - توآرام ہوجاتا ہے ڈاکٹر
مور صاحب نیش نکالنے کے بعد
اپیکاک پانا اور اوپر ہیم کالیپ کرنا مفید
خیال کرتے ہین ٹارٹرک ایسڈ کو جبتک
پانی مین حل ہوتا رہے حل کر کے
پھریا ہو کر جائے نیش پر باندھنا
نافع بتاتا ہین سرکہ ورلیکوار امونیا مین
کپڑا ترکے اوسجگہہ پر لگانا سودمند ہے
سمجھتے ہین - خالص نمک اور بہت سے
پانی کو ملا کر لگانیسے بھی فائدہ ہونا لکھا ہے
صاحب معروف کے نزدیک زخمی اور متورم

یونانی

روغن زیتون اور روغن زنبق نیش کی
جگہہ پر ملین - لہسن - ہینگ اور عاقرقرحا
شراب مین مناسب مقدار ملا کر کہلائین
ایک مثقال بہنگ ایک وقیہ شراب کے ہمراہ
تریاق اربعہ - سنجرنیا (انکی طیاری کے طریقے
ہین پہیرا اور افیون کے حواشی کتاب ہذا مین
دیکھی جائین) لہسن اور اوسکے برابر
رب جوز یا کسیقدر شراب مین ملا کر دینا
مفید ہے - عرق لانا اور حمام مین جانا
نفع کرتا ہے نمک لاہوری کہانا نافع ہے
کہتے ہین جس بچہو کا کاٹا ہوا اوسکو کوٹ کر
جائے نیش پر باندھنے سے فوراً زہر دفع ہوتا
ہے شہتوت کے پتے اور چونا باہم پیسکر
روغن دنبہ مین ملا کر ضماد کرنا مفید ہے
چونا انڈے کی زردی کے ہمراہ باندھنے سے درد کو تسکین
ہوتی ہے - باقلے کو شراب مین کوٹ پیسکر

ڈاکٹری

جگھہ پر سنکھیا لگانا نفع کرتا ہے اور بصورت مناسب جلاب دینے کی ہدائت فرماتے ہین اور اوستاد مکرمی جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب رقمطراز ہین کہ بچھو یا زنبور کے کاٹے ہوئے پر ٹنکچر آیوڈین یا لینمنٹ آف آیوڈین کا پھا دو تین دفعہ لگانا یا اسطرح کلوروفارم کا لگانا ہمارے مجربات مین مفید ترین اور سریع الاثر علاج ہے۔

سنٹیپڈ اسکی ماہیت کی بابت ڈاکٹر جانولسن صاحب لکھتے ہین کہ اس ملک مین چھوٹا ہوتا ہے مگر مصر مین پانچ فٹ لمبا اور پانچ انچ چوڑا۔ اسکا زہر جبڑے مین رہتا ہے صاحب موصوف لو صاحب کے حوالہ سے رقمطراز ہین کہ ایسے کنکھجورے کے کاٹنے سے آدمی مرجاتا ہے ڈاکٹر موصاحب

یونانی

باندھنے سے درد فوراً ساکن ہوتا ہے چوہے کا شکم چاک کرکے نیش پر رکھنے سے آرام ہوجاتا ہے

فائدہ بعض لکھتے ہین کہ اگر ترب اور بادروج کھایا جاوے تو بچھو کے کاٹنے سے ضرر نہین ہوتا تخم کرفس نشاستہ از خرما یاقوت وغیرہ اس قسم کی دوائین کہ مسام کو کھولین قطعی پرہیز کرین۔

(بچھو سم جرارہ) کا زہر گرم ہوتا ہے جب کسیکو کاٹتا ہے تو پہلے روز درد بہت خفیف برائے نام ہوتا ہے دوسرے تیسرے روز درد کی وہ شدت کہ خدایا تیری پناہ زبان پھیلی متورم ہر بن مو سے خون جاری اضطراب بدرجہ کمال غشی طاری خفقان کا زور یرقان سے تمام جسم زرد باوجود اسکے پیشاب بالکل لہوہان قبض کمال اور اکثر اوقات اسکا کاٹا ہوا مریض ہلاک ہوجاتا ہے

ڈاکٹری

اسکی پیدائش وغیرہ کا حال بالکل بچھو کی مانند لکھتے ہین سمٹس درد جلن ورم وغیرہ علامات نیش کی ظاہر ہوتی ہین

(علاج) ڈاکٹر مور صاحب اور ڈاکٹر جانولسن صاحب اسکا علاج بچھو کے علاج کے موافق بتاتے ہین۔

مسکی ٹور ڈاکٹر مور صاحب کا بیان ہے کہ خوردبین کے ذریعہ سے یہہ امر پایہ ثبوت کو پہونچگیا ہے کہ جب مچھر کسی انسان یا حیوان مبتلائے مرض فلیریا (جس بیماری مین خون کے اندر کیڑے زیادہ ہوجاتے ہین) کے جسم سے خون پیکر پیٹ بھر لیتا ہے اور سیری شکم مین ہی مستعملہ پانی مین مرجاتا ہے اور اس قسم کا مشکوک پانی پینے مین آتا ہے یا مریض مذکور کے خون کو چوسکر

یونانی

(علاج) پہلے معاجم سی جائے نیش کو چوسین* بعدازان داغ دین پھر فصد کہولین اگر داغ نہ دیا جائے تو فرفیون اور جند بیدستر ملاکر اوس جگہہ پر لگائین۔ گل ارمنی اور سرکہ ملاکر گرداگرد طلا کرین تازہ دودہ رب سیب۔ رب بہی۔ شیرہ کاہو شیرہ خیارین۔ شیرہ کاسنی۔ شیرہ کدو۔ آب جو۔ آب طخشیقون۔ پست سیب اور قرص کافور کہلانا مفید ہے۔ آدہا مثقال کافور۔ پست سیب ترش کے ہمراہ بہت ہی نافع ہے۔ اگر درد شدید ہو تو آب فواکہ۔ دوغ ترش خوب سرد کرکے پلائین طخشیقون اور حیرچھہ کی جڑ گہسکر لگانا نفع کرتی ہے

* محمد ارزانی تحریر کرتے ہین کہ مجھکے اندر دہنی ہوئی روئی کہ چوسین بعد دواسکی زہر قاتل ہی اور زہر کا چوسنا کسی وجہ مناسب نہین ہے

ڈاکٹری

تندرست شخص کے جسم کو کاٹتا ہے
تو نیش زدہ آدمی اور مشکوک پانی پینے والا
فوراً ہی مرض مذکورہ کے پنجہ مین پکڑا جاتا
ہے پس اسیطرح یہہ بیماری متعدی ہوتی
چلی جاتی ہے کیونکہ مرض مذکورہ کے
کیڑے مچھر کے پیٹ مین خون کے
ساتھہ بحالت چوسنے کے چلے جاتے
ہین گو مچھر پانی مین ڈوبکر مرہی جاے
لیکن کیڑے مذکورہ اندر رہتے ہین
اور خوردبین کے ذریعہ مچھر کے پیٹ
مین رینگتے ہوئے دکھائی دیتے ہین
پس اسصورت مین پانی مذکور پیاجاتا
ہے یا وہ مچھر تندرست آدمی کو کاٹتا
ہے تو وہ کیڑے جسم انسان مین داخل
ہوکر موجب مرض کا ہوجاتے
ہین مگر ابھی تک یہہ تحقیق نہین ہوا

یونانی

کہنکجورا - اسکو فارسی مین ہزارپا عربی
مین اربع اربعین بولتے ہین لکھا ہے
کہ جس پانی مین کہنکجورا اگر کر مرجاوے
اسکے استعمال سے خارش ورم اور اعضا
مین تہوڑی سی سوزش پیدا ہوجاتی
ہے کہتے ہین جو چیزین اسکے نیش زدہ
مقام پر لگانی نافع ہین وہی ایسے
اعضا پر لگانی نفع بخشتی ہین -
(علامات) اسکے کاٹنے سے درد شدید
وسواس کیحالت خوف کی صورت مریض
پر غالب آتی ہے ضیق النفس سے
تنگ آجاتا ہے طبیعت مٹھائی کہانیکی
طرف رغبت کرتی ہے -
(علاج) کہنکجورا کو کوٹ کر اوسجگہہ پر باندہنا
سودمند بتاتی ہین دیگر زراوند طویل
جنطیانا - پوست بیخ کبر اور آرد کرسنہ

ڈاکٹری

کہ یہہ کیڑے آدمی یا حیوان کے جسم مین
کیا اثر کرتے ہین شاید یہہ کیڑے
کسی خاص بیماری سے تعلق رکھتے
ہین پس اس ذکر سے ہماری یہہ مراد
ہے کہ گرمی موسم مین حتی المقدور
مچھرون سے بچین اور پانی کے پینے
مین صفائی کا زیادہ خیال رکھین
(علامات) نیش زدہ مقام پر درد و جلن اور بسبب
خارش ہوتی ہے ڈاکٹر مور صاحب نے لکھا ہے کہ
دموی مزاج یا کمزور آدمی کے بدن پر سخت زخم ہو جاتے ہین
(علاج) ڈاکٹر چارلس ڈیچلس صاحب اپنے اسطریق علاج کو
مجرب و مفید بتاتے ہین کہ اول مقام ماوف پر صابون لگا
کر چند منٹ تک خوب ملین پھر اوسجگہہ پر ٹھنڈے
پانی کا تراڑہ چار یا پانچ منٹ تک دیتے رہین
مور صاحب لیکوار پوٹاسی یا لیکوار امونیا
پانی مین ملاکر لگانا یا سرکہ اور پانی برتنا مفید ہے

یونانی

مساوی الوزن پیسکر شراب یا ماء العسل کے
ساتھہ کھلائین تریاق اربعہ۔ دوالمسک
اور سنجرینیا حسب ضرورت کھلانا مفید ہے
نمک اور سرکہ کا جاہے ماوف پر طلا کرنا
نفع کرتا ہے اور مولسری کے پھول نیش زدہ
جگہہ پر ملنے مفید ہین۔

مچھر عربی مین اسکو بق ۔ ناموس اور
فارسی مین پشہ کہتے ہین جب کسی کو
کاٹتا ہے تو اوسمقام پر خارش اور
کسیقدر ورم ہو جاتی ہے۔
(علاج) عرق لیمون اور روغن
ملاکر ملنا فائدہ کرتا ہے۔

الراقم

خادم الاطبا سید بندہ علی عفی عنہ سابق
ملازم محکمہ ڈاکٹری حال مدرس اول
کالج علاقہ ریاست پٹیالہ دام اقبالہ

ڈاکٹر بیلو صاحب بہادر

ڈپٹی سرجن جنرل ڈاکٹر بیلو صاحب سی ایس سینٹری
کمشنر پنجاب ہندوستان سے فرلو پر انگلینڈ کو تشریف لے گئے ہین
اور انکی قایم مقام جناب سرجن جنرل ای سٹیفن صاحب
کمشنر حفظان صحت پنجاب مقرر ہوے ہین ہمین امید نہین کہ
صاحب موصوف پہر ولایت سے پنجاب مین تشریف لاوین۔ صاحب
ممدوح کا عین توقعہ محبت و فائدہ رسانی مین صوبہ پنجاب سے
اپنے وجود باجود کو بے تعلق کرنا ہمارے لیے کچھ تہوڑے غم کی
بات نہین سچ ہے آشنائی با مسافر کردن دل خوب
نیست او بملک خویش رفت و داغ بر سینہ بماند۔ انکی اوصاف
جمیلہ اور ہر دلعزیزی کے وصف اگر احاطہ تحریر مین لاے جاوین
تو ایک دفتر بنجاوے جسطرح صاحب ممدوح کی عمدہ کارآمد تصنیفات نے
یہان لوگونکے دلونپر حفظ صحت وغیرہ تدابیر متعلق جسم کی بابت ایک بڑا
بھاری اثر پیدا کر دیا ہے اور اپنی یادگاری نیک بنیاد زمانہ مین قایم
کر گئی ہین اسیطور پر انکی شیرین بانی نرم و لطیف بیانی کے
بہرے ہوے لکچر صوبہ پنجاب کے ہر ایک فرقہ کے لوگونکو کئی مدت تک
یاد رہینگے۔ انکی رطب اللسانی کا لطف یہہ ہے کہ دیہات کی دہ دہ مین

زمینداران کے ساتھہ ایسی باتین کرتے تہے جیسے ایک دہقان
اپنے مطلب کو سادہ زبان مین ادا کرتا ہے۔ امیر اور عالم صاحب لیاقت
کے ساتھہ اُس قسم کی گفتگو کیا کرتے تہے جیسے کوئی عالم فاضل اہل زبان
کیا کرتے ہین غرض ہر ایک فرقہ ہندوستانیون کے ساتھہ نہایت خوش
خلقی و تپاک و محبت سے ملتے تہے اور حفظ صحت کی تدبیرین جسطور
پر کوئی سمجھے اُسی ڈہنگ سے سمجہاتے تہے ہمارے اس بیان کی تصدیق کیلئے
(یکم جولائی ۱۸۸۳ع تا مارچ ۱۸۸۴ع) کے رسالہ تکمیل الحکمت مین جو لکچر یعنی مکالمہ
معاملات حفظ صحت مابین کمشنر حفظان صحت پنجاب (جناب بیلو صاحب بہادر)
اور نمبرداران چہپے ہین دیکہنے چاہئین کہ کسطرح اپنے مطلب کو
سلیس زبان مین ادا کیا گیا۔ اور علی ہذا القیاس وہ لکچر جو
انجمن پنجاب مین صاحب موصوف نے دئے ملاحظہ فرمائے جو رسالہ
تکمیل الحکمہ کے تین نمبرون مین (از فروری ۱۸۸۶ع تا اپریل ۱۸۸۶ع)
مین دیا گیا ہے کس خوش اسلوبی سے اپنی منشاء کو پورا کیا ہے
خلاصہ کلام یہہ کہ صاحب موصوف کی خوش خلقی حلیم الطبعی
کشادہ پیشانی دوسرے انگلو انڈین کے لئے خصوصاً جو اسی
پیشہ طب مین ملازم سرکار ہین تبلا رہی ہین کہ آپ بہی سب
ایسی قسم کے سلوک سے ہندوستانیون کے ساتھہ پیش آوین جس سے

اتحاد محبت بڑہی اور باہمی میل جول کی ترقی ہو یہ ہم دعا کرتی ہین کہ خداوند تعالے ہمارے مربی مہربان اگرم شرکو ہمیشہ خوش رکہے سینٹری کی نسبت پولیٹکل معاملات مین صاحب ممدوح کی خدمات زیادہ ہین۔ انکے والد کیپٹن بلو صاحب بہادر افغانستان کی پہلی جنگ مین مارے گئے تہے کوئی تیس برس کا عرصہ ہوا کہ یہہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ مین داخل ہو کر کارپس گائیڈ کے اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔ تہوڑے عرصہ کے بعد گورنمنٹ نے کرنیل ہنری لمسڈن کے ماتحت سفر قندہار پر جانے کے واسطے منتخب کیا۔ ڈاکٹر صاحب بلو نعاہ ہندوستان کے زمانہ مین قندہار مین تہے ڈاکٹر بلو صاحب نے اپنے تجربات افغانستان پر ایک کتاب لکہی ہے۔ سفر سے واپس آکر یہہ پہر اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے اس عہدہ مین انکو پاتندگان کی زبان واوضاع واطوار پر وقوف حاصل کرنے کا خوب موقع مل گیا۔ انہون نے پشتو زبان کی گرامر اور ڈکشنری لکہی ہے اور یوسف زئی فرقہ کی بابت انگریزی مین لکہی ہین انسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پشتو زبان مین مہارت کلی رکہتے تہے۔

۱۸۶۸ء مین ڈاکٹر بلو صاحب پشاور کے سول سرجن مقرر ہوئے۔ ۱۸۷۲ء مین سیستان کے سفر کے واسطے میڈیکل افسر منتخب ہوئے انکی پارٹی افغانستان کے درمیان سے گذر کر سرحد فارس تک گئی تہی۔

اس سفر کی بابت بہی انہون نے ایک کتاب لکہی ہے جسکا نام "فرام دی انڈس ٹو دی ٹگرس" ہے ۱۸۷۳ء مین یہہ یارقند کو گئے۔ یہان انہون نے مشرقی زبان مین پوری واقفیت حاصل کی جو رپورٹ انہون نے سفر کی بابت لکہی ہین وہ معلومات کی کان ہین۔

کابل مین کوگیزی مشن کی خونریزی کے بعد ڈاکٹر بلو صاحب جنرل رابرٹس کے ساتہ پولیٹیکل افسر مقرر ہو کر گئے۔ وہان سے واپس آکر پہر سول ڈیوٹی پر مقرر ہوئے۔ اور چند سال کے بعد پنجاب گورنمنٹ کے سینیٹری کمشنر

مقرر ہوئے۔

سول ملٹری گزٹ سفارش کرتا ہے کہ چونکہ ڈاکٹر بلو صاحب بڑے تجربہ کار اور لائق آدمی تھے احوالات مشرقی ممالک سے بہت عمدہ واقفیت رکھتے تھے اسواسطے مناسب تھا کہ یہہ ہندوستان سے سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب لیکر جاتے۔ سفارش تو بہت معقول ہے

آگ یا گرم پانی وغیرہ سے جلی ہوئی کا علاج

ایک صاحب فرماتے ہین جب ایسا شخص تمہارے پاس آئے تو روئی کے ساتھہ روغن پودینہ (پیپرمنٹ) جلد پر لگائین تو بغیر کھرنڈ کے اندمال پاتا ہے خالص لگائین۔ یا نصف گلاب مین ملاکر لگائین

خشک کھانسی

ایک عدد چھوہارا لیکر تخم نکالکر اسمین لونگ اور [illegible]

حبوب ہالووے صاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کیلئے ضرور ہے پس یہہ حبوب مصفی خون اوروں پر فضیلت رکھتی ہین۔ کبد معدہ گردہ کی امراض کیلئے مفید ہین انکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتونکی ہر ایک طرح کی شکایات و تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین مواد ردیہ اخلاط فاسد و نباتات اور حیوانات کے متعفن ہونے سبب خون مین داخل ہوتی ہین اُنسے خارج ہوجاتے ہین یہہ گولیاں از بس مفید ہین اعضاء تولید کی کمزوری خصوصاً اور امراض عورات کیلئے بیبہا ہین اور دنیا مین زندگی بآرام [illegible] لاثانی

مرہم ہالووے صاحب

اس مرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالت مین آجاتا ہے جسم سینہ گردہ و رحم کیواسطے مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور [illegible] ہوگئی ہو زخم کہنہ و پھوڑے پھنسی سینہ کا جکڑا رہنا سوز بواسیر وغیرہ کے دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلد ہی امراض اسکے استعمال سے شفا پاتے ہین گویا [illegible] یہہ مرہم فقط (۵۳۳) اکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائے جاتے ہین اور تمام عالم کے دوافروش صندوقون مین بیچتے ہین قیمت یہہ ہے ایک شلنگ ½۱ انس ایک شلنگ [illegible] شلنگ [illegible] شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین ہدایت لکھی ہوئی ہے اسطرح استعمال کرنا چاہئے۔

PREVENTION IS BETTER THAN CURE.

THE TAKMIL-UL-HIKMAT, LAHORE.

AN

URDU JOURNAL DEVOTED TO THE SCIENCE OF HYGIENE MEDICINE, CHEMISTRY, PHYSIOLOGY, ANATOMY &c, PUBLISHED MONTHLY

تکمیل الحکمۃ

بابت ماہ جون سنہ ۱۸۸۶ء نمبر ۶ جلد ۲

VOL. 2 —Lahore June 1886—No. 6

تکمیل الحکمۃ کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں

(۱) حفظ ما تقدم - طبابت - کیمیا - افعال الاعضا - تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدبیروں سے عام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کے لیے بہتر خیال کیجاتی ہیں اسباب و ذرائع میں تدبیر ہدف ہے جو صحت میں خلل انداز ہوتے ہیں۔

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی اور اسکے نتائج کی اشاعت۔

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی طبی میگزینوں میں جو نئے نئے تجربے فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہیں انکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]
ایضاً معہ محصول	[illegible]	[illegible]
سرکار دربار	[illegible]	[illegible]

میعاد ششماہی دو ماہ بعد سے لیجائیگی

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancients or that followed by the modern physicians

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance			Yearly in arrears			Single copy		
For Station Subscribers ...	2	13	0	4	3	6	0	4	0
" Out Station Subscribers	3	0	0	4	8	6			
Chiefs & Government officials ...	4	14	0	7	8	0	0	0	6

یہہ رسالہ بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور
نہو وہ ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا
چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھ رقوم بھی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور
مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت
حکیم احمد علی زبدۃ الحکما لاہور پروپرائٹر وایڈیٹر متصل کوتوالی کے نام کرین
روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۲ زیادہ ارسال فرماوین
اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ فی صفحہ ۱۲ زیادہ اشاعت کے لئی رعائت ہوگی

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمۃ بابت ماہ جون ۱۸۹۶ء

حفظ صحت کے مسائل

یہہ امر صاف و ضح ہے کہ آجکل باوجود عام تعلیم اور شائستگی کی اس ملک مین مسائل حفظ صحت پر کم خیال کیا جاتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے براہ رعایا پروری ہر ایک صوبہ مین بصرف کثیر کے ایک محکمہ حفظان صحت قائم کر رکھا ہے جس سے وقتاً فوقتاً حسب حالات موسم کے ہدایات عام بنابر حفظ صحت اور قیام تندرستی کے اجرا ئے ہوتی رہتی ہے اِلّا عام لوگون کی اسطرف کم توجہی ہے اور صرف محکمہ حفظان صحت کی باقاعدہ ہدایات تمام شہرون اور قصبہ جات اور دیہات مین پورے طور پر مشتہر نہین ہوسکتین۔ اسلئے ہم مناسب سمجھتے ہین کہ بذریعہ اخبار کے ایک عمدہ سلسلہ مضامین حفظ صحت کا معتبر اور سندی کتب طب انگریزی اور یونانی اور ہندی سے بنابر آگاہی پبلک کے ہمیشہ شایع کیا کرین جس سے علاوہ خاص اشخاص کے عوام بھی مستفید ہون۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مضمون جو ایک نہایت معتبر اور بسیط کتاب طب سے اخذ کیا گیا ہے ہدیہ ناظرین والاتمکین کیا جاتا ہے۔ وھو ھذا

جاننا چاہئے کہ علمائے متاخرین نے علم حفظ صحت کو دو باتون پر تقسیم کیا ہے۔ ایک حفظ صحت سے یعنی ایسی تدبیر کہ جس سے کوئی مرض معین جسکے ہونیکا اندیشہ ہے پیدا نہو مثلاً کسی کو سکتہ کا

اندیشہ ہو۔ تو ایسی تدبیر کرنا کہ جس
سے سکتہ نہو سکے۔ اور اگر چیچک یا
ہیچش یا بخار وغیرہ کا اندیشہ
ہو۔ تو ایسی تدبیر کرنا۔ کہ جس سے
امراض مذکورہ پیدا نہوں اس
قسم کی حفظ صحت کو پرانی لیاکس
کہتے ہین اسلاح کی حفظ صحت کا بیان
اسجگہہ نہین کیا جاتا ہے
دوسری مطلق حفظ صحت یعنے
ایسی تدبیر کہ جس سے صحت باقی رہے
اور کوئی مرض پیدا نہ ہو۔ اور جسمی
اور ذہنی افعال حالت صحت پر رہین
اسکو اصطلاح مین جیبانکس کہتے ہین یعنے
حفظ صحت یعنے ایسی تدبیر کرنا کہ مرض پیدا نہو
بہ نسبت مرض لاحق ہونیکے بعد اسکا علاج کرنیکے
بہتر ہے۔ کیونکہ اکثر اس سے تندرستی رہتی
ہے۔ اور مرض پیدا نہین
ہوتا۔ اور سوائے اسکے اور ایک
امر ہے۔ کہ مرض وارد ہوئے
بعد اکثر اسکا انجام مشکوک رہتا ہے
اور اگرچہ کتنا ہی درستی سے علاج
کرین اور کیسی عمدہ دوا دیوین مگر
بالیقین نہین کہہ سکتے۔ کہ مریض اس
سے درست ہوگا۔ کیونکہ اکثر امراض
علاج کرنے اور دوا دینے سے دفع
نہین ہوتین۔ بلکہ طبیعت کی تدبیر اور
اور اصلاح سے دفعہ ہوتی ہین اور
یہہ دونو یعنے علاج اور دوا طبیعت
کی تائید کرتے ہین پس وہ اصلاح
اور تدبیر طبیعت کے اگر برابر ہو۔
تو مرض دفعہ ہوتا ہے اور نہین تو
نہین۔ اسلئے حتی المقدور ایسی
کوشش کرنا۔ کہ جس سے مرض
پیدا نہو۔ بہ نسبت مرض ہونیکے بعد

علاج کرنے کے بہتر ہے۔ اور حفظ
صحت ہر وقت کام آتا اور اوسپر
عمل کرنا مفید ہوتا ہے۔ خصوصاً
جب کہ کوئی مرض مثلاً بخار یا پیچش
وغیرہ عام اور اکثر لوگون کو ہوتی
ہو۔ اور خصوص سفر مین بہی۔ کیونکہ
بہ سبب چلنے اور سفر کی محنت کے
اکثر لوگ بیمار ہو جاتے ہین اور خصوصاً
جبکہ جنگ کا سفر ہو۔ معلوم کیا چاہئے
کہ جو امور زندگی کے واسطے ضرور
ہین۔ جیسا کہ غذا اور ہوا اور لباس
وغیرہ اونکو موافق ہر ایک
ملک اور فصل اور مزاج اور عادت
وغیرہ کے ایک اعتدال اور انداز
پر رکھنے سے حفظ صحت حاصل ہوتا
ہے اور یہہ حفظ صحت کچھ خاص
علم نہین۔ بلکہ اوسکے قواعد علم

فزیالوجی اور پتہالوجی اور تجربے
وغیرہ سے معلوم ہوئے ہین۔
اسلئے اُن امور ضروریہ سے بہ
حساب دس امر ذکر کئے جاتے
ہین۔ پہلا غذا۔ دوسرا لباس
تیسرا ہوا۔ چوتہا رہنے کی جائے
کی سردی اور گرمی۔ پانچوان
حرکت وسکون بدنی چہٹا ذہنی
محنت ساتوان نیند۔ اٹہوان استفراغات
مثلاً بول براز وغیرہ۔ نوان
عادات۔ دسوان امور نفسانی
امور مذکورہ اگرچہ ہر ایک شخص
کے واسطے ضرور ہین۔ مگر انہین
موافق ہر ایک ملک کے سردی
اور گرمی کے اور اُس ملک مین
میسر ہونے اشیاء کے مثلاً حیوانات
اور نباتات وغیرہ کے از قسم غذا

طبیعت سے بغیر کچھہ ارادے اور قصد کے کچھہ ایک فرق ہوتا ہے۔ اس سبب سے ہر ایک ملک کے رسومات اور عادات بہ نسبت دوسرے ملک کے علیحدہ ہوتے ہین مثلاً بعضے ملک کے لوگ گوشت اور حیوانی غذا زیادہ کہاتے ہین اور بعضے ملک کے اناج اور نباتی غذائین زیادہ کہاتے اور بعض ملک کے لوگ ہاتھ سے کہانا کہاتے۔ اور بعضے ملک کے چمچی اور چہری اور کانٹے سے اور بعضے ملک مین مکانات کہلے ہوئے بناتے ہین اور بعضے ملکون کے بند بطور حجرون کے بناتے۔ اور بعضے ملکون مین لباس زیادہ اور ریشمی پہنتے۔ اور بعضے ملکون مین کم اور سوتی۔ اور بعضے ملکون کے آدمی

جلد اور دوڑکے چلتے اور بعضے ملکون کے آہستہ چلتے اور بعضے ملکون کے ایک جاے بیٹہنے کو بہتر سمجہتے۔ اور پسند کرتے اور بعضے ملکون مین اوسکے برخلاف دوڑنے اور پہرنے کو بہتر سمجہتے ہین اور پسند کرتے ہین اور بعضے ملکون مین سر کہلا ہوا رکہتے اور بعضے ملکون مین سر پر ہمیشہ کلاہ یا دستار وغیرہ رکہتے اور بعضے ملکون مین جوتا پاون مین رکہتے اور بعضے ملکون مین نہین۔ اور بعضے ملکون مین بلندی پر مثلاً کرسی اور تخت وغیرہ پر بیٹہتے اور بعضے ملکون مین زمین پر بیٹہتے ہین اسیطرح ظاہر مین ہر ایک ملک کا رسم و رواج علیحدہ معلوم ہوتا ہے مگر ہر ایک کیواسطے ایک اصلی سبب ہے اور یہہ فرق از خود فعل طبیعت سے ہوتا ہے نہ کہ طبیعت از خود ایسے امور کیطرف رغبت کرتی ہے۔ اور اسمین کچھہ سمجہہ اور ارادے کو دخل نہین

فن کیمیا

فن کیمیا فی زمانناہمارے دیار
مین وہ فن سمجہا جاتا ہے جسکی وجہ
سے تکمیل معدنیات ناقصہ و تغیر
صورت خسیسہ بصورت شریفہ ہوجائے
اور غایت اوسکی صرف اسی قدر سمجہی
جاتی ہے کہ تانبہ کو چاندی یا چاندی
کو سونا بناکر بازار مین بیچ لیجئے اور
بعیش وعشرت بسر کیجئے۔ اسی سمجہہ سے
یہہ فن بالکل ہم لوگون سے متروک
ہوگیا حتی کہ اگر کوئی صاحب اسکے شوق
مین مبتلا ہین توسب لوگ مضحکہ کرتے
ہین۔ حالانکہ اس فن کی صرف اتنی
ہی غایت نہین۔ بلکہ کیمیا جسکو صناعت
ہرمسیہ اور بہر کہنہ بہی کہتے ہین ایک
لفظ یونانی ہے اوراصل اوسکی خیمیا
ہے معنے اوسکے تحلیل اور تفریق مین

ابتدا اس فن کو ہرمس مثلث مصری
نے کاہنون سے حاصل کرکے
اختراع کیا اور شائع کیا یہانتک
کہ یونان مین پہونچا اور کتابین
اور رسائل اس فن مین تصنیف
ہوئے بعد اوسکے مسلمانون مین
رائج ہوا اور اون لوگون نے
بہی تصانیف کثیرہ اس فن مین
کین۔ اوسوقت تک مقصود اصلی
اس فن کا اصلاح معدنیات اور
تغیر معدنیات سمجہا جاتا تہا پہر جب
زمانہ براکلسوس جرمانی ہوا اوسوقت
یہہ فن اقسام صناعت طب مین
داخل کیا گیا اور اسکا نام اساغریا
رکہا گیا جسکے معنے جمع مختلفات
وتفریق مختلفات ہین اور صناعت
طبیہ کیمیایہی کہنے لگے موضوع

اسکا اجسام معدنیہ قرار پائی اور حد
اوسکی صناعة یعرف بہا کیفیتہ تحلیل
المعدنیات واصلاحہا یعنے کیمیا وہ
صناعت ہے جسکی وجہ سے کیفیت
تحلیل معدنیات اور اصلاح معدنیات
معلوم ہو۔ غایت اوسکی تحلیل معدنیات
تنقیہ معدنیات ترکیب معدنیات
تفریق معدنیات تکمیل معدنیات۔
تاقصہ تغیر ہو خسیسہ معدنیات بصورت
شریفہ واسطے حفاظت صحت بدن
انسان اور ازالہ مرض کی قرار
پائی میری اس سمع خراشی سے
یہ بات ضرور ذہن نشین طبائع عالیہ
ہوگئی ہوگی کہ ایسی حالت مین یہ فن
کسقدر ضرور واسطے طبیب کے ہے
اسلئے کہ جسوقت تک طبیب کیفیت
تحلیل وتقطیر وتلطیف وکثیف وثقیل

کمیت جسم معہ بقاء قوت موثرہ نجانتا
ہوگا ہرگز یہ قدرت نہوگی کہ قوت
ایک جسم کثیف کی عضو کثیف مین بطور نفوذ
کرادے کہ جیسی روح جسم مین نفوذ کرتی
ہے یا مقدار دوا کم کرکے اوتنی
ہی قوت دوا مین باقی رکھکر کام لے
اور یہ بہی ظاہر ہوگیا ہوگا کہ بغیر اس
فن کی تکملہ کے تکمیل صناعت طبیہ
نہین ہوتی اور وہ خیالات جو عام
طور پر لوگ خیال کرتے ہین محض خیال
ہی خیال ہین اور یہ اعتراض عام
کہ علاج معدنیات سے ہرگز جائز
نہین اسلئے کہ معدنیات منفعل طبیعت
سے نہین ہوتی اگر ہوتی ہین تو بوجہ
اپنی سمیت کے موجب ہلاکت ہوتی
ہین بالکل نیست ونابود ہوگیا اسلئے
کہ اس فن کامل ضرور بالضرور جسم

کثیف کو لطیف کرسکیگا اور جو کچھہ
اجزاء سمیہ اوسمین ہوگئے اونکو دفع
کرسکیگا پھر کیا وجہ ہے کہ طبیعت
ایسی دوائین اثر نکرسکیگی اور دوا ضرر
بدن مین کیون کریگی بلکہ فی الحقیقت
اس قسم کی چیزین جسقدر بدن انسان
مین ضرر پہونچتا ہے یا اثر دوا محسوس
نہین ہوتا ہے صرف وجہ اوسکی
یہی ہے کہ ہم بوجہ اپنی قصور صناعت
کے اوسکی اجزاء سمیہ دفع نہین کرسکتے
اور نہ جسم کثیف کو لطیف کرسکتے ہین
اور اسوجہ سے یہ خیال بیان واقع
آئی ہین یا اسوجہ سے کہ ہم اون
دواؤن کو محل وموقع پر استعمال نہین
کراتے یعنے امراض خفیفہ مین ایسی
دواؤن قویہ سے کام لیتے ہین۔
جیسا کہ حقیر نے بہی چند ایسے مریضونکا
علاج کیا کہ جنکو شکایت معمولی بخار
درد سر تہی مین نے کشتہ راسنگ وغیرہ
استعمال کرادیا تہا اور اوس سے
اونکو ضرر عظیم لاحق ہوا۔ بلکہ ایسی دوائین
استعمال کے لائق وہ امراض ہین
جنکے واسطے ابو البقراط نے کتاب
داخلہ مین لکہا ہے کہ ان المرض
القوی یحتاج الی الدواء القوی

یونانی طب

آپکے مئی کے پرچہ مین مندرجہ
بالاعنوان پر جو نفیس خیالات ظاہر
کئے گئے ہین واقعی وہ ہمکو اسبات
کی طرف متوجہ کرتے ہین۔ کہ جیسے
ہمکو اپنی ملک کی اور اشیاء کی قدر
کرنی چاہئے ویسے ہی یونانی طب
پر قناعت لازم ہے۔ دیسیون کو
اسبارہ مین غور کرکے اپنی اور

یورپ مین لوگون کی طبائع کا موازنہ اور مقابلہ کرنا چاہئے اور ساتھ ہی یہہ دیکھنا چاہئے کہ یورپ کی طبابت کا عام اصول کیا ہے اور وہ اصول ہندوستان مین اپنا کیا اثر ظاہر کرتا ہے۔ جب ہم ان ساری باتون پر خیال کرینگے تو صاف نتیجہ نکالینگے کہ ہمارے واسطے یونانی طب بہت ہی مفید ہے۔ انگریزی ڈاکٹری ہماری طبائع اور ہندوستان کی آب وہوا کے واسطے مفید نہین کیونکہ (مین کوئی ڈاکٹر نہین اور نہ دعوے کرسکتا ہون) ہماری طبائع انگریزون سے بہت مختلف ہین۔ انسان کی تقویت زندگی اور عام صحت کی دوا غذا ہے۔ اوّل اسپر غور کرنا چاہئے کہ ہماری اور انگریزونکی

روزانہ مقررہ دوا (غذا) مین کتنا فرق ہے۔ اس بات کو شاید ہر ایک ہندوستانی جانتا ہوگا کہ انگریزون کی خوراک ہماری خورش سے بالکل نرالی ہے ہم اگر دو مہینے تک بھی اُس خوراک کا استعمال کرین تو اپنی زندگی پر بہت کچھ صدمہ لائین اور کبھی ہماری مزاج اُس غذا سے موافقت نکرے جب ابتدائی اور روزانہ دوائی کا یہہ حال ہے تو خاص خاص موقع پر جو دوائیان استعمال کیجاتی ہین اُنمین کیونکر اتفاق ہوسکتا ہے انسان کی معمولی غذا خاص بیماریونکے علاج مین اپنا بہت کچھ اثر دکھایا کرتی ہے۔ اور صحت کے لئے غذا اور دوا اُلٹکر ہمیشہ کوشش کیا کرتی ہین جب غذا مین اسقدر ناموافقت اور

کوسون کا فرق ہے تو دوا دونون
طبیعتون کو کسطرح فائدہ یکسان پہونچا
سکیگی۔ جن لوگونکو ڈاکٹری علاج
دیکھتے رہنے کا موقع ملتا رہا ہے یا
جنہون نے کبھی اس علاج پر غور کیا
ہے وہ خوب سوچ سکتے ہین کہ ہمارے
ملک کو اس سے کہانتک فائدہ پہونچ
سکتا ہے۔ یورپ اور ہندوستان
کی غذا اور آب وہوا بہت مختلف
ہے۔ اسوجہ سے طبائع بھی بہت کچھ
متضاد ہین کیونکہ طبیعت کا انحصار
غذا پر ہوتا ہے

ہمنے یہانتک مجملاً اس بات کو
ثابت کیا ہے کہ ہماری اور اہل یورپ
کی طبائع مختلف ہین۔ اب خیال
کرنا چاہئے کہ اگر بالفرض طبائع
موافق بھی ہون تو آب وہوا کا
بہرگونہ فرق ہے اسواسطے ہم اس
علاج سے کافی فائدہ نہین اُٹھا سکتے
بلکہ بعض بیماریون مین آب وہوا
کا بھی اثر ضروری ہوتا ہے۔ اور
وہان آب وہوا کی مخالفت سخت نقصان
پہونچا دیتی ہے اسواسطے ان دونون
صورتون مین انگریزی علاج ہمکو کچھہ
فائدہ نہین پہونچا سکتا۔ اب
یوروپ کی طبابت کے عام اصول
پر غور کرنا چاہئے۔ یوروپ کی طبابت
کا عام اصول معمولی حرارت غریزی
کا قائم رکھنا ہے اور یہی اوُر طبون کا
ہے مگر طریقون مین فرق ہے بعض
انگریزی ڈاکٹرون کا خیال ہے
کہ مزاج کی گرمی سردی کچھہ چیز نہین
اسواسطے گرمی وسردی کا کچھ خیال
نہین کرنا چاہئے گر یونانیون کو

ہر جگہہ ان دو باتون پر خیال رہتا ہے
اور وہ سردی گرمی کو ہمیشہ مد نظر
رکھکر علاج کرتے ہین انگریزی علاج
کی گرم سرد سے آزادی ویسی طبائع
کو اکثر نقصان پہونچاتی ہے یہہ
دوسری دلیل ہے جس سے ظاہر
ہے کہ انگریزی علاج ہمارے مخالف
ہے اسکے علاوہ ہماری موجودہ
حالت انگریزی علاج کے قابل نہین
اگر ہمکو انگریزی علاج سے فائدہ بہی
ہو تو واقعات اور اتفاقات ہمکو
انگریزی علاج سے روکتے ہین چنانچہ
ڈاکٹرون کی فیس اور اور بعض شرائط
عام کو اس سے فائدہ نہین اٹھانے
دیتے۔ اور ڈاکٹر عموماً بے توجہی سے
علاج کرتے ہین اسواسطے اکثر ہماری
بیماری کی دوا مرگ کی معاون

ہوتی ہے۔ برخلاف اسکے اگر
یونانی طب پر غور کرین تو ہمکو معلوم
ہوسکتا ہے کہ ہم اسکے ذریعہ سے
اپنی حاجات اچھی طرح سے رفع
کرسکتے ہین کیونکہ یونانی ڈاکٹر
ہماری طبائع سے خوب واقف
ہوتے ہین اور آب وہوا اور
غذا کی اثر اچھی طرح سے سمجھتے ہین
اسواسطے وہ بہت کچھہ مفید مطلب
علاج کرسکتے ہین اور اس سے عام
کو بہی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔
بلکہ پہونچ رہا ہے۔ ہندوستان
مین عموماً غریب ٹوٹے انگریزی
شفاخانون کے علاج پر رہتے
ہین اور وہین جان بحق تسلیم
ہوتے ہین اعلے درجہ کے متمول
لوگ ڈاکٹرون کو بلا لیتے ہین۔

خیر پہر تو عمدہ علاج ہوگا ہی کیونکہ
نقدہٗ وحرمتہ کا معاملہ ہے اور ڈاکٹر
حتی المقدور عمدہ علاج کریگا لیکن
متوسط درجہ کے لوگ اکثر دیسی
طبابت سے بہت کچہہ فائدہ اُٹہاتے
ہین مگر افسوس ہے کہ ملک کی غفلت
اور ناقدر دانی نے دیسی طبابت
کو برباد کر دیا ہے اگر ملک کی طرف
سے کچہہ اوسکو ملے تو بہت ترقی
ہوسکتی ہے اور ملک کو بہت
فائدہ ہوسکتا ہے ورنہ ایسی حالت
مین "جبکہ دیسی لوگ یونانی طبابت
کی قدر نہین کرتے دیسی طبیبون
کی مدد نہین کرتے" ہم یونانی
سے پورا فائدہ نہین اُٹہا سکتے

آگ یا گرم پانی وغیرہ سے جلے ہوئے کا علاج

ایک صاحب فرماتے ہین جب
ایسا شخص تمہارے پاس آئے
تو روئی کے ساتہہ روغن پودینہ
(پیپرمنٹ) جلد پر لگائین تو عجب
کہرنڈ کے اندمال پاتا ہے۔ خالص
لگائین یا نصف گلاسرین ملا کر لگائین

مچہر اور زنبور گزیدہ کیلئے مجرب دوا

جب کوئی مچہر یا زنبور گزیدہ آئے
تو جہان کاٹا ہو ذرا سوئی یا نشتر سے
کہولکر ۲ رتی مندرجہ ذیل دوائی
کو ۲ ماشہ پانی مین حل کر کے
لگائین تو فوراً درد دفع ہوجاتا ہے
نسخہ۔ مٹہا تیلہ ۳ ماشہ۔ افیون ۳
ماشہ۔ تل سیاہ ۲ تولہ۔ ترکیب
ان سب کو علیحدہ علیحدہ کوٹکر ایک
تنگ برتن گلی مین ڈالین اور اوپر

آدھ چھٹانک مدار کا دودھ ڈالکر
خوب باہم ملادین اور اُس برتن
کو گلحکمت کرکے آگ مین جبتک کہ نیچے
کہ برتن سرخ ہوجاوے - بعدہ نکالکر
ایک بوتل سیاہ مین رکھین عندالضرورت
کام مین لادین -

خشک کھانسی

ایک عدد چھوہارا لیکر تخم نکالکر
اوسمین لونگ اور مرچ سیاہ بھرکر
آٹے سے گلحکمت کرکے آگ مین
پکائین اور پھر پیسکر ہمراہ شہد
کے تھوڑا سا بمقدار ۲ نخود چاٹ
لینے سے کھانسی دور ہوجاتی ہے -

بچھو کاٹے کا علاج

(مجربہ ڈاکٹر شہاب الدین صاحب)

ٹنکچر آئیوڈین مین ایک کپڑا ترکرکے
ڈنگ کی جگہہ پر لگادین پہلے اس
جگہہ کو گرم پانی سے خوب صاف
کرکے پونچھ دین اور کپڑے کو
خوب ملین غالباً پہلے پھاہے سے
درد موقوف ہوجاوے گا - ورنہ
مکرر کرر لگاکر سینکنا چاہئے -

دیگر

تیز کاربالک ایسڈ مین روئی ترکرکے
اوسکو روغن کنجد مین ڈبوکر مقام
ملدوغ پر دس منٹ مالش کرین درد
موقوف ہوجاتا ہے -

علاج مارگزیدہ

مرچ سیاہ ۲۰ ٹانک، مغز جمالگوٹہ ۱۰ ٹانک، کافور ۱ ٹانک
زعفران ۱ ٹانک سبکو کوٹکر لیموں کے پانیمین کھرل
کرکے ایکسو دس حب تیار کرین بوقت ضرورت
مارگزیدہ کو تین گولی کھلائین
اور اگر ایک دو حب کو پانیمین گھسکر جائے
لدغ پر لگائین تو بہت ہی مناسب ہے -

طیور کا بیان

انکی پوشش مختلف طور کی ہے
اور لطف یہ ہے کہ گرم اور ملائم بہی
ہے۔ انکا جسم مضبوط مگر سبک ہوتا ہے
اور انکی سبکی بہی ہوا مین پرواز
کرنے کی مؤید ہوتی ہے۔ وجہ
یہہ ہے کہ قاعدہ کی بات ہے کہ
وزنی شے ہلکی چیز پر ٹھہر نہین سکتی
بلکہ نیچے آجاتی ہے۔
انکے پر۔ دن کا حصّہ پولا ہوتا ہے اور
علے ہذا انکی وہ ہڈیان جو بڑی ہوتی ہین تو
باعتبار اپنی عادات کے چڑیون کے
بعض بدن کے حصّون مین بہی اختلاف
پایا جاتا ہے۔ اوّلاً شکاری پرندون
کی مضبوط خمدار چونچین ہوتی ہین
اور پنچے ہوتی ہین جسکے ذریعہ سے وہ
اپنی خوراک توڑ سکتے ہین۔ عقاب۔ الّو
گدّہ۔ باز۔ چیل۔ اسی شمار مین ہین۔
ثانیاً۔ اڈے پر بیٹھنے والے پرندون
پر ایسے جڑے ہوئے ہوتے ہین
کہ انہین تنکا اٹہانے اور تہامنے
مین ذرا بہی دقت نہین پڑتی بہیرے
گانے والی چڑیون کے پیر ایسی وضع
پر بنے ہین۔ مثال کے طور پر ہم گوریا
مینا۔ میگپتا ئی کا نام لے سکتے ہین۔
ثالثاً وہ جانور جو درخت پر چڑہتے
ہین جنکی مثال طوطے۔ کٹ بہوڑا
اور کاکاتوا ہین۔ انکے پیر مین
دو انگلیان آگے اور دو پیچھے
رہتی ہین۔ باہر والی انگلیان آگے
اور پیچھے ہر دو جانب پیچھے کیطرف مڑتا
ہوتا ہے کہ وہ بعینہ انگوٹہو سے
مشابہ ہے۔
رابعاً۔ خانگی پرند جنہین زمین پر

چلنا پڑتا ہے انکی دو انگلیان آگے اور
ایک پیچھے رہتی ہین۔ مور۔ مرغ۔ انہین کی
مثالین ہین۔ انکے بازؤن مین کلائی
اور مضبوط نہین ہوتی۔

خامساً۔ وہ فرقہ جسے آبی مرغ کہہ سکتے
ہین جنکی خورش پانی مین دستیاب
ہوسکتی ہے۔ اکثر انہین سے دوڑنے
مین مضبوط ہوتے ہین اور بہت سے
پانی پر اتراتے رہتے ہین مشہور ہی کہ
انکی پیٹ مین ایک روغن کی تھیلی ہوتی ہی جس سے
یہہ اپنے پرونپر لگالیتے ہین جس سے انکی پر بھیگنے سے
محفوظ رہتے ہین۔ علی العموم انکی ٹانگین
دراز اور بازو بھی بڑے ہوتی ہین جیسے
بگلا بھی اسی قسم سے ہے۔ عام قسم کا
بگلا پانی کے کنارون سنسان جگھون
مین ایک پیر سے کھڑا ہوکر صبر کے
ساتھ مچھلیون مینڈکون اور دوسرے

آبی جانورون کی تاک مین رہتا ہے
اور اس تیزی اور پھرتی سے کام لیتا
ہے کہ اسکی تیلی چونچ سے دیکھا ہوا شکار
نہ بچے۔ اور مجال کیا ہی کہ وار خالی جاوے
کیونکہ یہہ ہوبہو بجلی کیطرح ٹوٹ پڑتا ہے
اس قسم مین وہ مرغابیان بھی شامل
ہین جو اپنا گھونسلا جھاڑیون اور کلکون
مین بناتے ہین جو پانی کے قریب اگتی
ہین۔ ایک بوڑھے پرند کو آگے آگے
اور اسکے پیچھے نئی امت والون کا
گروہ تیرتے ہوے دیکھکر دل کو کسقدر حظ حاصل
اگر ننھے بچے ڈر جاتے ہین تو وہ گھاس یا
آبی پودون کے بڑی بڑی پتونمین گھس جاتے ہین
سادساً۔ وصل پا پرند ہین جنکی مثال
ہنس۔ بط۔ اور راج ہنس ہی۔ بہت
سے ایسے پرند ہین جو ساحل پر رہتے
ہین اور مچھلیون سے اوقات بسر کرتے ہین

انہین سی ایک گینٹ ہی جو بڑا بہاری
سفید پرند ہے۔ یہہ آپسین بہت اتفاق
رکہتے ہین۔ اور ایکدوسرے سی اتحاد
اور ارتباط سے پیش آتے ہین۔ مادہ
جب انڈے سیتی ہے اُسکا نر اُسکی
پرورش کرتا ہے وہ سمندر مین غوطہ
مارکر ایک چوٹ مین چار پانچ مچھلیان
مارلاتا ہے اور اپنا موںہہ کہولدیتا ہی
تاکہ اُسکا جوڑا اُسکے موںہہ سی کہینچ کر نکال لے۔
چڑیان اپنے پرانے پرون کو بہی بدلتی ہین۔
گرمی اور جاڑے کی پوشش یکسان
نہین ہوتی۔ اسی کریز کہتے ہین۔
بعض اوقات نئے پر جمتے ہین پرانے بہی
شمول مین دوسری حالتون مین موجود
پرونین سے بہی گرجاتے ہین اور
بعض اوقات نئے پرون سے پرانونکا
مبادلہ ہوتا ہے۔ چڑیون کی قوت
سامعہ بہت تیز ہے۔ باوجودیکہ کان
نمایان نہین ہوتے ایک شگاف
سا بالون سی چہپا ہوا ہوتا ہے۔ مگر الو
کے کان دکہائی دیتے ہین۔ بعض طیور
برسون جیتے ہین۔ یہہ مشہور ہے کہ عقاب
الو۔ راج ہنس۔ گدہ وغیرہ سو برس سے
بہی تجاوز کرجاتے ہین۔ بیشک یہہ
طویل العمر ہوتے ہین۔

بہت پرند نقل مکان بہی کرتے ہین
ہمیشہ ایک ملک مین نہین رہتے۔
بلکہ آب وہوا یا خورش انکو مجبور کرتی
ہے کہ اوقات مقررہ پر اپنے وطن
کو چہوڑین۔ بعض ایسے ممالک مین
انکا گذر ہوتا ہے جہان انکی موافق
آب وہوا اور دوسرون مین موافق
خوراک ملسکتی ہے مگر وہ اپنی عقل
حیوانی کے رو سے ایسے ہی ممالک

مین بسر کر لیتے ہین جہان دونون فائدہ حاصل ہون۔ اونہین ہم لوگون مین سے کاہلی نے گہر نہین کیا ہے کہ تقدیر کے بہروسے پر ہاتہہ پیر توڑ کر بیٹہہ رہین۔ بلکہ بالآخر اپنی منزل مقصود ڈہونڈہی نکالتے ہین سچ ہے

بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد ۞ اگر خارے بود گلدستہ گردد

جانورون مین گو ناطقہ نہین ہے انسان اسی کی بدولت منصوبے باندہکر اپنی آرام کے لئے کلین وغیرہ ایجاد کرتا ہے۔ اور یہہ بیچارے کولہو کے بیل کی مانند اوسی دائرے مین سرگردان رہتے ہین منعم حقیقی نے کیسا بندوبست کیا ہے۔ کہ ذرا ذرا سی مخلوق کو بہی ضروری سامان سے محروم نہین رکہا ہے۔ اور ساخت روائی کے واسطے عقل بہی عنائت فرمائی ہے جسکی بدولت وہ اپنے نیک و بد اور فائدہ نقصان کی تمیز کر سکتے ہین اپنے دشمنون سے ہر نوع پر بچے رہتے ہین۔

ہوا کے صاف کرنیکے طریقے

حکما نے علم وعقل کے زور سے دریافت کیا ہے کہ ہوا کو ادویہ ذیل کثافت سے صاف کرتی ہین۔ چنانچہ

اوّل کوئلہ۔ یہہ عمدہ وارزان مصفی ہوا ہے۔ اسمین اسقدر طاقت ہے کہ ایک انچہ ملسر کوئلہ سو فٹ مربع ہوا کو صاف کر سکتا ہے زندگی بخش (آکسیجن) ہوا کو اپنی مسامات کے ذریعہ سے جذب کر لیتا ہے اور بودار ہوا زہریلی کو خارج کرتا ہے اسکو ٹوکرون مین یا رسّی کے تہیلون مین بہر کر کان یا پاخانہ مین لٹکا

دینا چاہیے یا پیسکر پاخانہ و بدررو وغیرہ بدبو دار جگہہ پر چہڑکین

دوم چونہ و مٹی و راکھہ یہ مام ہر شہر وگانون مین بآسانی دستیاب ہوتے ہین یہہ بہی زہریلی ہوا (کاربانک ایسڈ) کو جذب کرتے ہین اور بو کو منتشر نہین ہونے دیتے خاصکر جب راکھہ کو قدرے گرم گرم ڈالا جائے۔

سوم کاربالک ایسڈ انگریزی دوکانون مین تہوڑی قیمت پر مل سکتا ہے۔ اس روغن دافع عفونت کو ناٹ وغیرہ یا گرم پانی مین ملاکر رہایش کی جگہہ ٹاٹ کو چہت پر لٹکاوین یا پانیکو چہڑکین۔

چہارم مگڈو گلس پوڈر بسبحان اللہ اسے بہتر کوئی دافع ... ادہر چہڑکا او...

پاخانہ و نالیون مین چہڑکنا چاہیے

مصلحات ہوا

ادویہ ذیل کو جلانے سے ہوا صاف ہوتی ہے

اوّل گندہک۔ تمام دنیا کے طبیب اسکو مانتے ہین کہ گندہک جہان جلائی جائے خراب ہوا کے سم کو زائل کردیتی ہے۔ گندہک کا علاج ۱۸۴۹ء مین ڈاکٹر بلاک صاحب نے تجویز فرمایا تہا کہ ایام وبا مین گندہک کہانا مانع ہیضہ ہے بلکہ ایسی غذا کہانی جسمین سلفیوریٹڈ اشیاء ہون مفید ہوتی ہے۔

دوم ضروری توجہ اندلون نی چاہیے کہ دل و دماغ ...ت دین اور عفونت دور کرین ...الرطوبت مین جلدانا ...

اسلئے مرطوب ہوا اور ہوا سی پرہیز
چاہیئے اور ادویہ عطریہ کا گھر مین
جلانا نہایت مفید ہوتا ہے کیونکہ
بخور ادویہ خوشبودار کا مصلح ہوا
ہے اور مجفف محلل رطوبات اور
مفرح روح مزیل عفونت عود۔ لوبان
صندل۔ حرمل سبز و خشک۔ کافور
جلانے سے اور کپڑون مین رکہنے
سے عنبر۔ پوست انار۔ جہاؤ۔ موم
گوگل۔ لونگ۔ ہینگ و سرکہ ملاکر
مکان مین چہڑکنے سے مصفی ہوا
ہین۔ کل عطریات پہول وغیرہ رکہنے
بہی مفید ہوتے ہین پیاز کا رکہنا
اور کہانا مزیل سم وبا ہے اور
حافظ صحت و مصلح آب [illegible]
سرکہ مین پیاز اور لہسو[illegible]
[illegible] مین دو و[illegible]

اور حافظ صحت ہے

تندرستی قائم رکہنے کی تدبیرین

انسان کو تندرستی قائم رکہنے کے لئے
ہر حالت مین جسم اور لباس کی صفائی
کا ہمیشہ لحاظ رکہنا چاہیئے خام اور
سخت غذا مین جو بدیر ہضم ہوتی
ہے احتراز لازم ہے۔ اتنا زیادہ
کبہی نہ کہانا چاہیئے کہ نفخ پیدا ہو جائے
بلکہ جب کسیقدر اشتہا باقی رہے
کہانے سے دستکش ہو ایک مرتبہ
زیادہ کہاجانے سے دو بار مین
تہوڑا تہوڑا کہانا بہتر ہے۔ بقدر
امکان تبدل غذا کا خیال رہے
[illegible]انا ہمیشہ اوقات معین پر کہانا چاہیئے
[illegible]سی مناسب قطع کا ہونا
[illegible]ا جسم بخوبی ڈہکا رہے

یورپین وضع کا تنگ و چست لباس
ہمارے گرم ملک کے واسطے مضر ہے
علاوہ خلاف وضع ہونے کے جسمی
تندرستی مین خلل انداز ہوتا ہے۔
ایام گرما مین کپڑون پر کلپ دلوانا
مناسب نہین کیونکہ وہ بخارات
جسم کو روکتا ہے ہر شخص کو حسب
حیثیت پاک صاف لباس پہننا
چاہئے میلے کچیلے کپڑون کی وجہ سے
آدمی بیمار ہو جاتا ہے۔
مکان سکونت پختہ ہو یا خام ہوادار
روشن اور صاف ہونا چاہئے۔ اور
اگر اسپر چونے کی سفیدی کرادی
جائے تو بہت مناسب ہے۔ کیونکہ
چونہ کاربونک ایسڈ گاس (ناقص ہوا)
کو جذب کرلیتا ہے۔ مکان کے
آس پاس اگر درخت ہون تو بہتر ہے
کیونکہ حکیم مطلق نے انکو ایک
ایسی قوت دی ہے جسکے ذریعہ سے
یہ ناقص و زہریلی ہوا کو جذب
کر لیتے ہین اور آکسیجن لطیف ہوا
کو چھوڑ دیتے ہین۔
مکان کو نمی سے محفوظ رکھنا چاہئے۔
ورزش بھی تندرستی کے لئے ایک
اعلے درجے کا نسخہ ہے۔ اس سے
اشتہا ایک حد مناسب تک بڑھجاتی
ہے۔ نیند بخوبی آتی ہے۔ بدن مین
چستی و چالاکی لاتی ہے۔
جسمی ناقص مواد پسینہ ہو کر نکل جاتا
ہے۔ جو لوگ پابند ورزش ہین
وہ بہت سے امراض سے محفوظ
رہتے ہین۔
اسکے علاوہ دل کو بحال رکھنا
چاہئے اور فکر و تشویش سے

بچنا

اسکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر نہین کرسکتے۔ لیکن اتنا ضرور کہہ سکتے ہین کہ انسان کا دل نیک اعمال سے ہمیشہ خوشحال رہ سکتے ہین۔ اور جس حالت مین کہ ہوا کی کثافت یا کسی اور سبب سے کسی قسم کی وبا کا زور ہوا وسوقت مین تو امور متذکرہ بالا پر زیادہ تر لحاظ کرنا لازم ہے اور حتی الامکان دل کو بحال اور طبیعت کو خوشحال رکہنا مقدم ہے۔ اونچے اور ہوادار مکان مثلاً بالاخانہ وغیرہ مین رہنا صحت جسمانی کے لئے مفید خیال کیا جاتا ہے صاف اور تازہ پانی سے روزانہ غسل کرنا چاہئے۔ سفید کپڑے پہنین۔ سانپھڑہ وغیرہ کا عطر لگائین بہی وغیرہ پہل اور نیز ترکاریون کا استعمال نہ کرین۔ چونے اور کوئلے کا ڈہیر گھر مین رکہین کافور اور لوبان گندہک وغیرہ کو بار بار آگ پر جلائین اور اگر پانی بہی پینے کے لئے کوئلے سے صاف کرلیا جائے تو بہت خوب ہو۔

شکر اور شکایت

اپنی کرمفرما معاملہ صفا معاونین کا تہ دل سے شکریہ کیا جاتا ہے اور اون نامہربان نادہندگان خریدارونکی شکایت سے باز نہین رہ سکتے جو باوجود پے درپے تقاضا کے زرواجب الادا کا ادا کرنا کیا بلکہ خطوط کی جواب سے بہی صاف جواب ہے پس ایسے ناعاقبت اندیش کو ڈبل اطلاع دیتے ہین کہ اگر اب بہی بیباقی کیطرف توجہ نفرمادین تو ہم انکے نام رسالہ مین مشتہر کردینگے اور پہر عدالت سے چارہ جوئی کرینگے۔

اشتہار کتاب جدید

(جو مسافر کو سفر اور مقیم کو حضر مین اپنی ساتھ رکھنی چاہئیں)

کتاب کا انگریزی نام	کتاب کا اردو نام
ہیومن پوائزنس اینڈ ہیومن اکسیڈنٹس	علاج السمیات والحادثات

تفصیل	تفصیل
پائیزنس یعنی سمیات	اکسیڈنٹس یعنی حادثات

منزل یعنی معدنی	دبقیل نباتی	انیل حیوانی	گیس یعنی ہوائی	ناگہانی اموات	اقسام طرح جسم کا جلنا	نبات کا چھونا
۸۴	۱۵۰	۶۴	۵	۱۰	۱۸	۱

اس کتاب مین تخمیناً سو نامی گرامی یورپین ڈاکٹرون اور اندازاً اسیقدر متقدمین متاخرین حکماء یونانی و دیسی اقوال و تجربہ اور اپنی مشاہدات و تجربات شامل کرکے تین سو تین زہرون اور ناگہانی حادثون کا معالجہ السی سلیس اردو زبان مین ایک طبیب کو دوسری ساتھی لکھا ہے کہ جسکو ہر ذرہ خواندہ آدمی سمجھکر بلا مدد طبیب اپنا کام چلا سکتا ہے اب یہ کتاب زیر طبع ہے جسکی بڑی بنیاں یا مین جزو ہونگی۔ کل پانچسو جلدین طبع ہوتی ہین اسکا اشتہار دیا جا چکا ہے دو تہائی جلدین نکل آئی ہیں جو صاحب منگانا چاہیں وہ بہت جلدی بعد پیشگی ڈیڑہ روپیہ ارسال فرماوین رسید فی الفور بہیجدیجائیگی اور انشاء اللہ عنقریب کتاب روانہ ہوگی۔ جو صاحب بعد طبع خریدینگے دو چند یا شاید زیادہ قیمت دینی پڑیگی جائے غور ہے کہ ۲۰ کروڑ آبادی سے اسقدر کتاب کو کیا نسبت یعنی پانچ لکھ ہزار آدمیون کے حصہ مین صرف ایک کتاب آتی ہے جو صاحب جلدی منگائینگے اونکو مل جائیگی باقیون کو صاف جواب ملیگا۔ علاج و معالجہ کے علاوہ زہرون کی ماہیت اور اونکی دریافت کنندون کا نام سنہ دریافت اور اونکی متعلق حکایات۔ کل تریاقون کے نسخہ۔ تین قسم کی تریاموں کے موجدون کا نام اور اونکی باہمی مساوات۔ سانپونکی اقسام۔ انکے دانتون کی وسعت اور اونکی اذیت سے بچنے کی

آکسیجن - ایمونیا اور کلورین وغیرہ ہوائین پیدا کرنیکا قاعدہ ہر ایک شیشہ مین ہر کی تعداد - تقریباً کل شراب کی مقدار الکحال - اسٹمک پمپ کے داخل کرنے مصنوعی تنفس کے قواعد - خالی بہری گلاس یعنی ہوکی وسینگی لگانی اینیما - حقنہ کرنے وغیرہ کا طور تجویز خوراک و اکی بابت ڈاکٹرون و حکماء کے قواعد چہوٹے پیمانون کی مطابقت ڈاکٹری - یونانی وہندی ہر قسم اوزان کی تطبیق - جملہ دواؤن کی اسپیل اور کتاب کی پیشانیون کی درون اور بیشمار قسم کی کارآمد باتین رقم کیگئی ہین ٭ جو صاحب کم قیمت پر لینا چاہین جلدی ڈیڑہ روپیہ بہیجدین ورنہ بہت جلدی قیمت بڑہجائیگی جو صاحب اہل اخبار میرے اشتہار کو دو مرتبہ طبع فرماکر میرے پاس اپنا اخبار یا رسالہ بہیجینگے انکو معاوضہ مین ایک کتاب دونگا فقط **المشتہر خادم الاطبا سید بندہ علی عفی عنہ**

حبوب ہالوی صاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کیلئے ضروری ہین حبوب مصفی خون اپنی فضیلت رکہتی ہین کبد - معدہ گردہ کی امراض کیلئے مفید ہین انکی استعمال سے اعضائے رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے رفع قبض مین آنتونکی ہر ایک طرح کی شکایت تپ لرزہ و پیچش کو کہوتی ہین مواد ردیہ اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کے متعفن ہونے کے سبب خون مین داخل ہوتی ہین انسے خارج ہوجاتی ہین یہ گولیان ازبس مفید ہین اعضائے تولید کی کمزوری خصوصاً اور امراض عورات کیلئے بہا سالہا دنیا مین زندگی با آرام آسائش بسر کرنیکے لیئے لاثانی ہین -

مرہم ہالوی صاحب

اسمرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالت مین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد ورحم کیواسطے مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور نا گہانی خراب ہوگئی ہو زخم کہنہ اور پہوڑے پہنسی سینہ کا جکڑا رہنا سوزش وغیرہ کے دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلدی امراض اسکی استعمال سے شفا پاتے ہین کچی لیا اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لندن مین بنائے جاتی ہین اور تمام عالم کو دوافروش صندوقون مین بہیجتے ہین قیمت یہ ہے ایک شلنگ ۱½ پنس ۲ شلنگ ۹ پنس ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ قریب تمام زبانون مین انپر ہدایت لکہی ہوئی ہے اسطرح استعمال کرنا چاہیئے -

PREVENTION IS BETTER THAN CURE

بابت ماہ اگست ۱۸۹۶ء جلد ۲ نمبر ۸

VOL. 2—Lahore—August 1896—No 8

تحمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں

(۱) حفظ ماتقدم۔ نباتات۔ کیمیا۔ افعال الاعضا۔ تشریح و تشخیص کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کیلیے بہتر خیال کیے گئے ہیں اور اون اسباب کو دفعیہ میں تدبیر بتانا جو صحت میں خلل انداز ہیں

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات در بارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اوسکے نتائج کی اشاعت۔

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینوں میں جو نئے تجربے حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہیں اونکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Depart Punjab in respect to the sanitary condition of the province (4). The English and native mode of treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best English scientific Magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern.

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
نام خریداران طالمحصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و روسا رسی	[illegible]	[illegible]	[illegible]

میعاد چندہ دو ماہ بعد اسکے ڈیوڑھی

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance	Yearly in arrears	Single copy
For Station Subscribers.	2 12 0	4 3 6	0 4 0
„ Out Station	3 8 0	4 6 0.	
„ Chiefs and Government officials	4 14 0	7 5 0	0 6 6

مطبع کوہ نور پریس لاہور

یہہ رسالہ بعض بعض صاحبونکو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ ہفتہ
کے اندر مطلع فرما دین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو درخواست
مسدودی کے ساتھ رقوم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم
رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط و کتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما
لاہور و پروپرائٹر و ایڈیٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر
بھیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱۰ زیادہ ارسال فرما دین۔ اجرت مضامین
خاص فی سطر ۲ فی صفحہ ۳ روپیہ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمۃ بابت اگست ۱۸۹۴ء

صفائی

حکماء اور اطباء کا مقولہ ہے کہ
بدن اور مکان مسکونہ کی صفائی اور
مہذب تزئین و زیبائش انسان کے
روحی خیالات اور صحت قوائے مین
پوری پوری دخیل ہے وہ کہتے ہین
کہ یہہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے
کہ جب انسان اپنے بدن اور مکان
کو مصفا اور شستہ نہین رکھتا تو وقت
اسکے روحی اور قلبی خیالات پر ایک برا
اثر پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ رفتہ
رفتہ انسان کسی مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے
برخلاف اسکے جو لوگ اپنے بدن اور
مکان کو صفا اور لطیف رکھنے کے
خوگیر اور عادی ہین وہ تخوف امراض
اور برے خیالات سے مصئون اور
محفوظ رہتے ہین اگر کوئی کہے کہ تکدر
اور کثافت بدن اور مکان سے روحی
خیالات مین کیونکر فرق آجاتا ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ خداوند کریم نے
روح کو نہایت لطیف اور صاف
پیدا کیا ہے اس لطافت اور صفائی
کے باعث روح پر کثافت بدنی
اور مکانی کا اثر ہو جاتا ہے روح
کی مثال مصفا آئینہ کی ہے آئینہ
مین اگر کوئی حبشی اپنا منہہ دیکھیگا
تو اسمین حبشی کا ہی عکس پڑیگا نہ کہ
سفید آدمی کا اسیطرح پر مکان اور
بدن کی تکدر اور کثافت سے روحی
آئینہ مین برے خیالات کا عکس
پڑتا ہے اگر کوئی کہے کہ روح بذاتہ
اور بنفسہ عمدہ اور پاکیزہ خیالات پیدا
کرنیکی قوت رکھتی ہے تو پھر ایک
ظاہری نقص اور کثافت سے

اُسکی ذاتی جوہر اور قوت مین کیا فرق آسکتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ گو ظاہری کثافت اور تکدر سے روحی جوہر اور لطافت مین فرق نہین آتا اور نہ اس تکدر اور کثافت سے اُسکی قوت معلوم ہوتی ہے مگر تب بہی اسکی لطافت اور صفائی سے ضرور ہی کچہہ نہ کچہہ اثر ہوتا ہے جیسے آئینہ پر گرد اور مٹی ڈالنے سے اُسکی ذاتی جوہر مین کوئی فرق نہین آتا مگر تب بہی گرد کے پڑنے سے اُسکی حالت اور حیثیت مین فرق آجاتا ہے اسیطرح پر روح کا حال ہے بدن اور مکان کے کثیف اور میلا ہونے سے قوی نفسانیہ متاذی اور ماوف ہوجاتے ہین اور صورت تاذی اور آفت رسیدہ ہونے قویٰ کے دماغ

اور روح متاذی اور ماوف ہوجاتے ہین اور بُرے بُرے خیالات پیدا ہونے لگتے ہین بدن اور مکان کی کثافت اور غلاظت سے دماغ اور روح کا متاذی ہونا ایک ظاہر اور بدیہی امر ہے۔ دیکھیئے جب کبہی انسان کسی غلیظ اور کثیف جگہہ مین کہڑا ہوتا ہے تو اُس غلاظت اور بدبو سے دماغ کو ایک ایسی حرکت اور لغزش پیدا ہوتی ہے کہ جسسے انسان کی صحت اور حواس مین فرق آجاتا ہے حکما کا قول ہے کہ روح ایک نہایت لطیف اور نازک چیز ہے اُسکو اگر ذرا بہی اذیت اور چشم زخم پہونچ جاوے تو فوراً متاذی اور ماؤف ہوجاتا ہے اور بدبو سے قوے دماغی اور روح کو کمال اذیت

پہونچتی ہے اور یہی اذیت اور تکلیف
موجب حدوث امراض و عوارض
ہو جاتی ہے کثافت اور غلاظت ایسی
امر کا نام نہین ہے کہ کسی جگہہ پر گویا
نجاست پڑی ہوئی ہو بلکہ کسی میلی
اور تکدّر شے کو ہی غلیظ اور کثیف کہہ
سکتے ہین یہی نہین کہ روح اور قوی
دماغی نجاست وغیرہ سے ہی متاذی
ہوتے ہین - نہین بلکہ بدن کے کثیف
اور میلا ہونے سے ہی تجربے سے معلوم ہوا ہے
کہ جب کبھی کثیف اور میلے کپڑے بدن
سے اُتار کر نئی اور صاف پوشاک
پہنی گئی ہے تو اُسوقت روحی اور
قلبی خیالات اور رفتار کی کوئی اور
ہی طرز نکل آتی ہے اس امر پر ہر ایک
دانا اور عقیل کا اتفاق ہے کہ ظاہری
کثافت اور غلاظت کا روح اور قوی پر
ضرور ہی اثر ہوتا ہے - جیسا کہ کثافت
اور تکدّر کا باطنی طور پر اثر ہوتا ہے
اسی طرح چہر ظاہری حالات پر تاثر
ہے اگر کوئی شخص باوجود ایک
بڑے متمول اور تونگر ہونے کے
اپنے مکان اور بدن کو تکدر اور
کثیف اور میلا رکھیگا تو اسکی وقعت
اور عزت عام لوگون کی نظرون
مین وزن دار نہین خیال کیجا سکتی
انسان کی بزرگی اور عزت اُسی
صورت مین ہے کہ جب اُسکی ظاہری
اور باطنی حالات مصفا اور لطیف
ہون - ملک ہندوستان مین بالعموم
بدن کی صفائی اور مہذب تزئین
اور زیبائش کیطرف کم خیال ہے
بڑے امیرون اور دولتمندون
کے خاص کمرے تو ضرور ہی صفا

ہوتے ہین مگر زنانہ مکانات عموماً
گندے اور کثیف پائے جاتے
ہین جسم کی صفائی اور لطافت کا
یہہ حال ہے کہ عموماً ہندوستانیون
کے چھوٹے چھوٹے لڑکے ۱۲-۱۲
سال تک ایسے کثیف اور غلیظ رہتے
ہین کہ انکی صورت دیکھنے کو دل
نہین چاہتا۔ ہمارے ملک کے
لوگون کا یہہ مقولہ ہے کہ لڑکے لڑکیان
خود سن بلوغت اور تمیز کو پہونچکر
صفائی کر لیا کرینگے چھوٹی عمر مین
انکو لطافت اور صفائی کی کیا ضرورت
ہے۔ یہہ مقولہ سراسر باطل اور
موجب ناشائستگی کا ہے لڑکون
اور لڑکیون کو ابتدا مین نیک
اور بد کی عادت پڑتی ہے اگر والدین
انکو عمدہ اور مہذب عادات اور
طریقون کا خوگیر اور عادی
بنا دینگے تو وہ سن بلوغت اور
تمیز کو پہونچکر اُس پہلی ابتدائی
تعلیم کو کمال پر پہونچا کر کامل
مہذب اور شائستہ بنجاوینگے
اگر اُن کو ابتدا ہی مین ناشائستہ
طریق اور عادات کا عادی
اور خوگیر بنایا گیا تو بڑی عمر
مین بہی وہ ایک مشکل سے ہی مہذب
اور شائستہ بنینگے مناسب اور ضروری
امر یہی ہے کہ ابتدا مین اولاد کو
شائستہ اور مہذب بنانا شروع ہو
ورنہ جوان ہوکر کیا کیا جاسکتا ہے
بہرحال عام لوگون کو مکان اور
بدن مصفا اور لطیف رکہنا چاہئے
تاکہ امراض اور عوارض مخالفانہ
سے بچے رہین۔

پار اسی ٹک ڈیزیز یعنے وہ امراض جو کرم و کائی سے پیدا ہوتی ہین

سرخی مندرجہ بالا کے متعلق امراض کی ماہیت و علاج وغیرہ ڈاکٹر انگن صاحب ڈاکٹر وارٹن صاحب ڈاکٹر ہکنل صاحب اور ڈاکٹر جانولسن کی تحقیق کے بموجب لکھے جاتے ہین اور موقع مناسب پر بنظر سہولیت یونانی (دیسی) علاج بہی لکھا جاتا ہے تاکہ ہر قسم ناظرین بآسانی فائدہ اٹھاوین

وھوھذا

اس سرخی سے وہ امراض متعلق ہین کہ جو کرم اور کائی کے سبب لاحق ہوتے ہین وہ اشیاء مذکورہ بالا (کرم اور کائی) جسم مین کسی جگہہ پر رہتے ہین جو دو قسم پر منقسم ہین اوّل اینل (حیوانی) دوئیم۔ وجیٹبل (نباتی)

اور حیوانی کے پہر دو قسم کئے گئے ہین ایک انٹی زوئیا جسم کے اندر رہنے والے دوسرے اپی زوئیا (چمڑے سے متعلق یا جسم پر باہر کیطرف رہنے والے)۔

نباتی بہی دو قسم پر ہین ایک ان ٹوفائیٹ بدن کے اندر رہنے والے دوسرے اپی فائیٹ جسم پر باہر کیطرف رہنے والے (چمڑے سے متعلق)

کرم اور کائی کے امراض انسان اور حیوان کے سوا درخت وغیرہ کو بہی ہوجاتے ہین جیسا کہ دیکہنے مین آتا ہے کہ ماجو کو کرم کہاتا ہے یا باندا بعض جو چند قسم درختون پر ہوتا ہے۔ اناج کے کل اقسام مرض آرگٹ مین مبتلا ہوجاتے ہین مگر رائی (کہ جو گیہون

اور جو کی جنس سے ایک اناج ہے
اور کہانیکے کام آتا ہے) خاصکر اس
بیماری مین مبتلا ہوتی ہے اور اس
بیماری مین مبتلا ہوئی رائی کو آرگٹ آف
رائی بولتے ہین۔
جو کرم آدمی مین رہتے ہین وہ خاص
قسم کے ہوا کرتے ہین۔ بعضے کیڑے
ایک جاندار مین پیدا ہوتے ہین اور
دوسرے مین جاکر بڑہتے ہین یا ایک
عضو مین انڈے دیتے ہین اور دوسرے
اعضا مین جاکر نشو ونما پاتے ہین۔
اور کہانے پینے مین یہہ کیڑے ہوجاتے
ہین اور ان کیڑون کی قیام گاہ پہیپڑا یا
ہاضمہ کی نالی ہے جو ہمیشہ ایک طرف
مین لپٹے ہوئے رہتے ہین۔ جیسے
آنکہہ۔ خونی اور دوسرین اوراعضا کی
ریشون مین مثلاً سور کے۔ جب تک

پہر کرم ان مقامون سے دوسری جگہہ
یعنے پہیپڑے یا ہاضمہ کی نالی مین
نہ جائین تب تک بڑہ نہین سکتے یہہ
کرم گہوڑے اور بہیڑ وغیرہ جانورونکے
اکثر مغز مین ہوجایا کرتے ہین اس سبب
دوران سر ہوکر وہ گر پڑتے ہین۔ آدمی
کے درونی اعضا مین انکے بکثرت
جمع ہونے سے بخار۔ مرض سوزش
تشنج۔ مرگی۔ اختلاج۔ سکتہ وغیرہ
جیسے امراض اور جب آنکہہ مین ہوتے ہین
تو اموروسس یعنے ذہاب البصر ہوجایا
کرتے ہین۔ جو کرم جسم انسان مین ہوتے
ہین ان مین سے اوّل کدو دانہ ہین
یہہ کیڑے چپٹے اور زنجیر کی شکل مین مسلسل
ہر جوڑ مین نر اور مادہ ہوا کرتے ہین
انکے انڈے اطراف بدن مین پہیلتے
رہتے ہین مرتے نہین یہانتک کہ پانی

مین چلے جاتے ہین اور سور (خنزیر)
کے گوشت مین یہہ کرم بہت ہوا کرتے
ہین اور اسبات کے معلوم کرنیکا طور
یہہ ہے کہ اسکے گوشت کو پتلے ٹکڑے
کرکے دیکہنا چاہئے کہ اوس گوشت
مین خسرہ کی مانند داغ نظر آئینگے
پس اگر کوئی جانور مثلاً یہی سور اپنی
خوراک مین اس کیڑے کے انڈے کہا
جائے تو اوسکے پیٹ مین پہونچکر فعل
انہضام سے (یہہ انڈے) مرتے نہین
بلکہ جب غذا قوت جاذبہ کے وسیلہ سے
جسم مین پہیلتی ہے تب یہہ انڈے بہی
اوسکے ساتہ خون کی گردش مین پہونچ جاتے ہین
یہہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ ہر قسم کے
کرم ایک خاص عضو مین رہا کرتے ہین
پس اسی قاعدہ کے رو سے کدو دانہ کے
انڈے گردش خون مین چہلکر سور کے عضلات
پہونچتے ہین چونکہ یہان پر ہوا کا گذر
نہین ہوتا اسواسطے انڈون کی کامل
نشو ونما نہین ہوتی جب کوئی آدمی
یا جانور اس سور کے گوشت کو کہالیوے
تو یہہ چہوٹے کیڑے (جو سور کے
عضلات مین تہے) اونکے پیٹ مین
پہونچکر پورے کدو دانہ ہو جاتے
ہین۔ اگر یہہ کدو دانہ آدمی سے خارج
ہون (کہ جنمین ہمیشہ انڈے ہوا کرتے ہین)
اور اونکو کوئی کہالے تو اوسکے جسم
مین بہی یہہ کرم ہو جاتے ہین اور اسیطرح
ایک سے دوسرے جاندار کو ہوتے
رہتے ہین۔

انسان کے کیڑون کی مثال بالکل ریشم
کے کیڑے جیسی ہے کہ اوس سے بہی
انڈا ہوتا ہے اگر اوس انڈے کو
اچہی جگہہ ملے اور مناسب گرمی پہونچے

تو چند روز مین اوس سے کیڑا ہو جاتا
ہے اور آخر کو یہہ کیڑا ریشم کا ایک
خول بنا کر اوسمین رہتا ہے اور چند
روز بعد اوس خول سے باہر نکل آتا ہی
اور کامل کیڑا بنجاتا ہے۔

اسیطرح کدو دانہ کے کیڑے بھی
انڈے دیتے ہین اور جب اونکو بھی
محفوظ جگہہ ملجاتی ہے مثلاً۔ عضلات
وغیرہ مین پہونچکر تو یہہ بھی کیڑے
بنجاتے ہین۔

اور جب یہہ کرم آدمی وغیرہ کے
ہاضمہ کی نالی مین پہونچتے ہین تو اوس وقت
پورے کدو دانہ ہو جاتے ہین۔
جنہین ٹینا سولیم کہتے ہین۔ ان کا
طول پانچ فٹ سے دس فٹ تک
ہوتا ہے اور انکے رہنے کی جگہہ
امعاء علیا ہین۔ اور یہہ کرم بہت قسم کے
ہوا کرتے ہین جنکی فقط شکلون مین
ذرا سا فرق ہوتا ہے۔ اور بعض
زیادہ چوڑے اور بعض کم چوڑی
ہوتے ہین۔

علامات۔ کسیقدر کہچاوٹ کی ساتہہ
پیٹ مین درد ہوا کرتا ہے کبہی قبض
اور گاہ دست جاری ہوتے ہین۔
ان دستونکا رنگ سیاہ یا سفید
ہوتا ہے۔ کبہی تو بہوکہ مطلق نہین
ہوتی اور کبہی بہت زیادہ ہوتی
ہے۔ نیند اچہی طرح نہین آتی۔
طبیعت مغموم رہتی ہے اور گرم
ملک مین کبہی اسکے ساتھ بخار بہی ہوتا
ہے۔ اور کبہی انہین سے کوئی بہی
علامت معلوم نہین ہوتی۔ ملک
پنجاب مین پشاور تک یہہ مرض
بہت دیکہا گیا ہے اور یہہ مرض اکثر

اون لوگون کو ہوتا ہے جو کچا گوشت
کہاتے ہین اور اچھی طرح پکا کر
نہین کہاتے۔
دوسرے قسم کے حیوانات مثلاً
مرغ۔ بطخ۔ کبوتر۔ بہیڑ اور بکری
وغیرہ بہی اگر کسی طرح سے ان کیڑون
کے انڈے کہالیوین تو اونکے گوشت
کا بہی وہی حال ہوتا ہے جیساکہ
سور کے باب مین ذکر ہوا لیکن
انکا گوشت اگر بخوبی پکایا جاوے
تو وہ کیڑے مرجاتے ہین اور ہضم ہوکر
پاخانہ کے ساتہہ خارج ہوجایا کرتے
ہین اسوجہ سے کچہہ خوف نہین رہتا۔
ملک حبش کے علاقہ مین جسکو ابوسینا
کہتے ہین (اور تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہی
کہ جسکو ہماری سرکار قیصرہ دام سلطنتہا
نے جنگ کے بعد فتح کیا ہے)

وہان کے باشندے اکثر خام گوشت
کہاتے ہین اور اونکو یہہ مرض
بہت ہوتا ہے۔ مگر اونکے پیر اور
مجتہد کسی قسم کا گوشت نہین کہاتے
اس سبب سے اونکو یہہ مرض نہین ہوتا۔
یہہ مرض سب سے زیادہ قوم قصاب
اور باورچی لوگون کو ہوا کرتا ہے
شاید اسکا یہہ سبب ہوگا کہ وہ لوگ
کچا گوشت کہاتے ہونگے۔
احتیاط۔ جسملک مین یہہ مرض ہو
وہان کے جانداروں کے پاخانہ
کو پہینکنا نہ چاہیے۔ بلکہ جلاکر خاک
کردینا چاہیے۔ اور ترکاریان
خوب صاف اور شستہ کہانی چاہیئن
ڈاکٹری علاج۔ ڈاکٹر لوگ کمیلہ کو
اسطرح استعمال کرنا مفید بتاتے ہین
وتل چہٹانک شراب مین دو چہٹانک

کمیلہ کو بھگو کر تین چھٹانک اوسین سے
چھان لین۔ اس عرق کو چار ماشہ
سے ایک تولہ تک بقدر عمر و طاقت
مریض۔ پیپرمنٹ واٹر (عرق پودینہ)
کے ساتھ فجر کے وقت دین۔ اس کمیلہ
والی شراب سے پہلے کسٹر ائیل
(روغن بید انجیر) اکثر نہین پلاتے ہین۔
بعض ڈاکٹر کیلومل یعنے کشتۂ
سیماب (زیبق اخضر آمیز اوّل) تین
رتی اور اسی قدر پاسکاموفی کمپونڈ
یعنے سقمونیا مرکب کھلا کر اسکے بعد
ڈھائی تولہ ایپسم سالٹ (ملح فرنگی)
یعنے نمک جلاب اور بعض آئیل آف
ٹرپن ٹین (روغن تارپین) دیتے
ہین۔
اہل مصر پیٹرولیم یعنے کانی روغن
تیس تیس بوند فی خوراک کے حساب سے
دیا کرتے ہین۔
اور ملک حبش کے علاقہ ابو سینا
مین کوسو (جو وہان ہی ہوتا ہے)
کو اس ترکیب سے برتا کرتے ہین کہ
پاؤ چھٹانک کسو کو پانچ چھٹانک پانی
مین رات کو بھگو کر علے الصباح چھانکر
نہار منہ پلاتے ہین۔
اسکے بعد اگر پاخانہ آنیمین دیر
ہوتی ہے تو پرگٹیو (جلاب) دیا کرتے
ہین۔
یونانی علاج۔ شب کو بقدر مناسب
روغن بید انجیر پلاکر علے الصباح
افسنتین رومی۔ اسپند تین تین ماشہ
اور کمیلہ ایک تولہ ملاکر کھلایا کرین۔
رائے مولف۔ اگرچہ ان جملہ تدبیرون
سے کدو دانہ نکلتے ہین مگر راے
ناقص مین انکے اخراج کے لئے کمیلہ

اور خصوصاً یونانی قاعدہ سے دینا
نہایت مفید ہے۔

دوسرے قسم کے کیڑے یہہ چپٹے
گول۔ رنگ مین زرد اور نرم ہوتے
ہین۔ انہین کوئی جوڑ نہین ہوتا انکے
دو سرے ہوتے ہین اوپر کے سرے
سے ایک نلی چپکرا ونکے ہاضمہ کی
نلی مین پہونچکر دو حصو نمین تقسیم ہوجاتی
ہے۔ ان کیڑون مین مقعد نہین
ہوتا اور نیچے کی جانب (کہ جو سرا پیٹ
کیطرف ہوتا ہے) کوئی سوراخ نہین
ہوتا ہے۔

یہہ کرم نر و مادہ ہوتے ہین اور آدمی کے
ہر عضو مین ہوسکتے ہین۔

علامات۔ انکی خاص کوئی علامت
معتبر نہین ہے بلکہ یہہ جیسے اعضا
مین ہوتے ہین ویسی ہی علامتین ظہور

مین آتی ہین۔ بعد مرگ تشریح کرنے سے
اکثر لور (جگر) مین ملا کرتے ہین۔

ملک مصر مین ایک خاص مرض دستوری
(پیچش) ہوا تہا اسکے ساتھہ ہمی چو دیا
(بول الدم) یعنے خونی پیشاب بہی
آتا تہا۔ ایسی مریضون کی بعد وفات
تشریح کرنے سے یہہ کرم امعا مین
(جہان زخم ہوگئے تہے) اور مثانہ مین
(جسجگہہ سے خون آتا تہا) پائے گئے تہے۔
یہہ کرم کبہی جگر مین اسقدر کثرت سے
ہوجاتے ہین کہ رگون کے دبنے کے
سبب مرض انا رسارکا (آبی آماس)
ہوجاتا ہے۔

یہہ کیڑے اکثر غلاف مین رہا کرتے
ہین جب انکے بچہ ہوتے ہین تو وہ
غلاف پہٹ جاتا ہے اور بچہ اپنی
چپک سے اعضا کو پکڑے رہتی ہین

غرضکہ یہہ کرم آدمی کی زندگی بہر اور نسلاً بعد نسل پیدا ہوتے رہتے ہین۔ ان کرمون کے انڈے جب بہت چہوٹے ہوتے ہین توخون کی گردش مین چلے جاتے ہین۔ یا اعضا مین پہونچکر اپنی چسکی کے ذریعہ سے رہتے ہین۔ یا ہاضمہ کی نالی مین جاکر وہان رہتے ہین جیسا کہ ملک مصر کی مرض پیچش مین ذکر ہوچکا ہے۔ اور کبہی پاخانہ کے راہ سے خارج بھی ہوتے ہین۔

علاج ڈاکٹری۔ اکثر انتلمتھک (قاتل الدود) یعنے کرم کش دوئین اور جلاب برتا کرتے ہین مگر یہہ مرض ڈاکٹرون کے نزدیک اکثر علاج پذیر نہین ہے تیسرے قسم کے کیڑے یہہ ذرا لمبے پتلے۔ گول اور ڈنڈی کے مانند ہوتے ہین۔ انکے منہہ۔ ہاضمہ کی نالی اور مقعد

ہوتے ہین انمین نر اور مادہ جدا جدا ہوا کرتے ہین پہیپڑہ۔ ہاضمہ کی نالی اور ریشہ دار جہلی مین اکثر رہتے ہین آدمی کے سوا جانور مین بہی یہہ کیڑے ہوجایا کرتے ہین۔ اور ان کیڑون کے بچہ بہی انڈے سے پیدا ہوتے ہین اور یہہ کئی نوع کے ہوتے ہین پہلی نوع کو اسکیریس نمبری کائیڈیس کہتے ہین یہہ کیڑے (کیچوی) امعا مین سے کبہی پت کی نالی کے راہ جگر مین پہونچ جاتے ہین اور انکے پہونچنے کی سبب جگر مین دنبل ہوجاتا ہے۔ گاہ امعا کے اوپر کے غلاف مین چلے جاتے ہین۔ انمین نر کی دم تو ذرا ٹیڑہی ہوا کرتی ہے مگر مادہ کی دم سیدہی اور موٹی ہوتی ہے نیز مادہ مین جہانیر اوسمین اوپر اور درمیان کا حصہ آپسمین ملتی ہین

تنگی ہوتی ہے اور اوسی جگہہ پر اوسکی
اندام نہانی ہی قائم ہوتی ہے۔ اور دونو
کے منہہ پر ارد گرد چھوٹے چھوٹے دانے
ہوا کرتے ہین ✠ باقی آئندہ

الراقم خادم الاطبا

سید بندہ علی عفی عنہ سابق ملازم محکمہ ڈاکٹری
حال مدرس کاکڑہ

حفظان صحت

صاحب سنیٹری کمشنر پنجاب کی سفارش
پر سر چارلس ایچیسن صاحب لفٹنٹ گورنر
پنجاب نے ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۳ء کے
بموجب لاہور میونسپلٹی کی حدود مین
کاشت چاول نہونے کا حکم جاری
فرمایا ہے جسکی وجہ یہہ ہے کہ اس سے
موسمی بخار زیادہ ہوتا ہے اور امراض
وبائیہ کے پہیلنے کا از بس خطرہ کیا جاتا
ہے جس سے عام صحت کو ضرر پہنچتا ہے
پہلے بہی کئی دفعہ ایسا ہی حکم ہو چکا
ہے اور ہمنے اکثر زمینداروں کو اس
امر کا شاکی پایا ہے کہ انکا نقصان
بہت ہوا ہے۔ فی الحقیقت غریبون
کا نقصان ہوتا ہے اگر گورنمنٹ کو
ایسا ہی حکم جاری کرنا اور اسکا بحال
رکہنا منظور ہے تو غریبون کو ادنکے
نقصان کا معاوضہ ضروری امر ہے
جب ہم غور کرکے دیکہتے ہین تو اس
حکم سے کوئی معتدبہ فائدہ نظر نہین
آتا کیونکہ آخر تمام ضلع مین کاشت
شالی کی موقوف نہین کردیجاتی اور
یہہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ شالی کی
کاشت سے بیماری پیدا ہوتی ہے
جب تمام ضلع مین بیماری پہیل گئی
تو صرف اوس حصہ کا محفوظ رکہنا
جو میونسپلٹی کی حدود کے اندر ہے نا ممکن ہے

ناروکا علاج

ابتک اس سے زیادہ مفید تجربہ مین نہین
آیا کہ مریض کو ۹ ماشہ بہروزہ اور
۲ تولہ روغن گاؤ گرم کرکے اور اچھی طرح
باہم ملاکر پلادو۔ اسی وقت تکلیف
جاتی رہیگی۔ اور اگر تین روز تک
یہہ دونون چیزین اسے مقدار مین
علے الاتصال پلاتے رہو تو (خدا اچاہے)
پہر اس مرض کا ظہور نہ ہو۔

غذا کا بیان

غذا کا فائدہ یہہ ہے کہ اس سے
جسم کی پرورش ہوتی ہے۔ اور حرارت
غریزی جاری رہتی ہے۔ پس جبکہ
غذا اسطرح کی ہو کہ اس سے دونو
فائدے موافق اس شخص کی مزاج
اور ملک اور موسم وغیرہ کے برابر
حاصل ہون تو صحت باقی رہتی ہے۔
اور نہین تو مرض پیدا ہوتا ہے
جاننا چاہئے کہ غذا کے ہضم ہونے کا
بیان علم فزیالوجی مین مفصل مندرج
ہے لیکن اسموقع پر بہی بطور اختصار
لکہا جاتا ہے۔

تمام قسم کی غذائین خواہ حیوانی ہون
جیساکہ گوشت اور دودہ اور انڈے
اور گہی اور چربی وغیرہ یا نباتی
ہون جیساکہ گندم اور برنج اور طرح
طرح کی دالین اور مغز اور تخم اور
ترکاریان وغیرہ یا معدنی ہون
جیساکہ پانی اور طرح طرح کے نمک وغیرہ
انکے عناصر یعنے جن اجزا سے کہ یہہ
غذائین مرکب ہین اہل فزیالوجی ان
اجزا کو تین بسیط اور بڑے اقسام پر
تقسیم کرتے ہین۔ پہلے معدنی اجزا
جیساکہ پانی اور طرح طرح کے نمک اور کہانے

وغیرہ - دویم کاربن دار یعنے جنکے اندر
کاربن بہ نسبت دوسری کیمیائی اشیاء
کے زیادہ رہتا ہے جیسا کہ شکر اور
نشاستہ اور روغن اور چربی وغیرہ
سوم نیٹروجن دار اجزاء یعنے جنکے اندر
نیٹروجن شریک رہتا ہے جیسا کہ
ال بیومن - فیبرون - کھیسولین وغیرہ
تینون طرحکی اجزاء غذا مین شریک
رہنا ضرور ہے - چنانچہ پانی دار اجزاء
اگرچہ جسم کی پرورش کے واسطے
کافی ہین مگر پرورش مین شریک رہنے
کے واسطے ضرور ہین - کیونکہ جسم سیال
اور منجمد دونون طرحکی اجزا سے مرکب
ہین بلکہ جسم مین سیال اجزاء بہ نسبت
منجمد مادون کے زیادہ رہتے اور
سوا اسکے کہ وہ اجزا خون کو سیال
رکہتے اور غذا کے منجمد اجزا کو باریک

اور تنگ مجاری مین پہونچانے کے
واسطے بہی ضرور ہوتے اور طرح طرح
کے کہار اور نمک بہی ضرور ہین -
کیونکہ یہہ نمک وغیرہ بافیون کی
پرورش مین شریک ہوتے ہین جیسا
کہ ہڈی اور عصب اور دماغ کی پرورش
مین فاسفٹ آف لائم اور گوشت مین
فارلونت اف پوٹاس اور خون مین
کلوریداف سوڈا اور کاربن دار اجزا
حرارت غریزی پیدا ہونے کے
واسطے ضرورت ہین کیونکہ کاربن
عمدہ چیز حرارت غریزی پیدا کرنیکی اور نیٹروجن
دار اجزاء بہی جسم کی پرورش کے
واسطے ضرور ہین کیونکہ نیٹروجن
عمدہ چیز پرورش کی ہے - اس بیان
سے معلوم ہوتا ہے کہ غذا پرورش
کے قابل ہونے کے واسطے اہین

شحم دہن دار اجزا شریک رہنا
ضرور ہے۔ اور یہہ پرورش موافق
اس شحم دہن کے اندازہ کی ہوتی ہی
اور حرارت عزیزی پیدا کرنے کے
قابل ہونے کے لئے اسمین کاربن دار
اجزا شریک رہنا ضرور ہے۔
اور حرارت عزیزی بہی موافق
اُس کاربن کے اندازہ کے پیدا
ہوتی۔ چنانچہ روغن اور چربی وغیرہ
زیادہ پیدا ہوتی۔ بسبب روغن
کاربن دار اجزاے زیادہ ہونیکے
اور گوشت اور دودہ وغیرہ سے
بہ نسبت روغن وغیرہ کے کم پیدا
ہوتے بسبب اُنمین کاربن دار
اجزاے بہ نسبت اُنکے کم ہونے کے
اور شکر اور نشاستہ وغیرہ سے اور
کم پیدا ہوتے۔ بسبب انمین کاربن دار
کم ہونے کے۔ مگر بعض اشیاء ایسی
ہین کہ اگرچہ انمین شحم دہن دار اجزا
نہین رہتین جیسا کہ شکر اور مچہلی کا
تیل وغیرہ مگر اُنسے بہی پرورش
زیادہ ہوتی ہی بسبب انمین کاربن دار
کم ہونے کے۔

جاننا چاہئے کہ حیوانی غذاؤن سے
بہ نسبت نباتی غذاؤن کے پرورش
بہی زیادہ ہوتی ہے اور حرارت
عزیزی بہی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔
پس صحت جاری رہتی ہے بلکہ زندگی
باقی رہنے کے واسطے ضرور ہے
کہ اسطرح کی غذا ہو کہ جسمین سب طرح کی
اشیاء مذکورہ شریک ہون تاکہ
اس سے جسم کی بہی پرورش ہو
اور حرارت عزیزی پیدا ہو۔ چنانچہ
خود طبیعت بچے کے پرورش کیواسطے

جو غذا تیار کرتی ہے یعنے دودہ اسمین سب طرحکی اشیا نذکو رموجود رہتی ہین جیساکہ پانی اور نمک جو کہ معدنی ہین۔

زمین کے مادّون کی شناخت

زمیندار یا کاشتکار کو لازم ہے کہ زمین کے لینے سے پہلے اوسکے خواص اور مادون کو دیکہہ لے اگرچہ اقسام اراضی اور قوت پیداوار وغیرہ کا دریافت کرنا دشوار تر ہے مگر جو لوگ مندرجہ ذیل طریقے کو اپنا دستور العمل بنائینگے ضرور فائز المرام ہونگے۔

(۱) زمین مین پانی اور خشک مٹی کی مقدار معلوم کرنیکا طریقہ ہے کہ اول ایک گز یا دو گز کہراگڑہا کہود دا وسمین سے تلے کی مٹی اور درمیان کی مٹی ایک حصہ اور ایک حصہ اوپرلی تہ کی مٹی تینون مٹیون کو ایک جا ملاکر تولو اور پہر دہوپ مین خوب سکہا ؤ اب پہر تولو وزن اوّل و دوم مین جو کمی پڑے وہ پانی کی مقدار ہے کیونکہ پانی خشک کرنے سے اُڑجاتا ہی۔

(۲) بناتاتی مادہ دریافت کرنیکا یہہ طریقہ ہے کہ تہوڑی سی مٹی حسب مذکورہ بالا خشک کرکے وزن کرو اور اوسکو چہلنی (غربال) وغیرہ سوراخدار برتن مین رکہکر کشادہ ہوا مین اسقدر گرم کرو کہ مٹی لال ہوجائے اوسکو سرد کرکے پہر تولو۔ اب جسقدر کمی ہوگی وہ بناتاتی مادہ سمجہنا چاہیئے اسطرح گرم کرنے سے بناتاتی مادہ جلجاتا ہے۔ فقط معدنی مادہ ہی

باقی رہ جاتا ہے مگر اول و دوم
وزن مین بہت کم فرق پڑے
گا کیونکہ نباتاتی مادہ زمین مین اکثر
کم ہوتا ہے یون کہنا چاہیئے کہ
۳ فیصدی ہوتا ہے -

(۳) اگر زمین کی نباتاتی مادہ کی
خاصیت تیزابی (ایسڈ) معلوم کرنی
ہے تو آدہ سیر خشک مٹی کا چہارم
حصہ لیکر اوسمین آدہ سیر پانی ملاؤ
اور پانی کو خوب پکاؤ - جبکہ اُبال آئی
اور مٹی پانی مین بخوبی آمیز ہو جائے
تو اسپر ایک ٹکڑا نیلگون لٹمس کاغذ کا
رکھو اگر یہہ کاغذ سرخ ہو جائے تو
سمجہنا چاہیئے کہ نباتاتی مادہ کی
خاصیت ایسڈ کی ہے لہذا اس
مین چونہ کی پانس دکہاو دینا نہایت
نفع بخش ہے -

(۴) اگر چکنی مٹی اور ریت کی مقدار
معلوم کرنا ہے تو آدہ پاؤ مٹی کو
لیکر پانی مین خوب گہولدو اور نہترنے
کو چہوڑ دو - چونکہ ریت بہاری ہوتی
ہے لہذا تہ نشین ہو جائے گی - پہر
پانی کو آہستہ آہستہ علیحدہ کرو - جو
ریت تہ نشین ہو اوسمین پہر پانی ملاکر اوسی طرح
نہترنے کو چہوڑ دو - اور پہر پانی کو
بدستور علیحدہ کرو تین چار بار اسیطرح
کرنے سے خاص ریت گلاس کے
نیچے رہ جائیگی - پہر ریت کو خشک
کرکے تولو اوس آدہ سیر مٹی مین یہ
مقدار ریت کا ہوگا اور باقیماندہ
چکنی مٹی ہوگی -

(۵) جو پانی حسب مذکورہ بالا ریت
سے علیحدہ کیا گیا ہو اوسکو ایک
برتن مین ڈالکر نہترنے رکہہ دو

تہوڑی دیر مین چکنی مٹی تہ نشین
ہوجایگی تب پانی کو خشک کرکے
اوس مٹی کا وزن کرنا چاہئے یہہ
مقدار چکنی مٹی کی ہوگی۔
(۶) چونہ دریافت کرنے کا یہہ طریقہ
ہے کہ ایک اونس یعنے نصف چہٹانک
مٹی مین آدہ سیر پانی اور نصف
چہٹانک ہیڈرڈ کلورک ایسڈ ملاؤ اور
گرم جگہہ پر رکہو پہر مایع امونیا
(سلوشن آف امونیا) ملاؤ اور پانی
اور مٹی کو خوب ہلاؤ جب تک اوسمین
ایک خاص قسم کی تیز بو نہ آنے لگے
پہر سفید کاغذ جاذب (بلاٹنگ پیپر)
کی ۵۔ یا ۶ تہ ڈالکر چہانو خاص
مٹی اوپر جم جائے گی۔ اور چونہ ملاہوا
پانی نیچے چلا جائے گا اس پانی مین
مایع پوٹاس ملاؤ جسکے ملانے سے

چونہ اوگزیلیٹ یا سفوف کے طور پر
تہ نشین ہوجائے گی اور پانی
علیحدہ ہوجائے گا۔ پانی کو خشک
کرکے اوس چونے کو تولکر زمین مین
چونے کا مقدار معلوم کرلو۔
(۷) اگر زمین کے معدنی اجزا مین
کہار کا مادہ دریافت کرنا ہے تو
پانی مین تہوڑی سی مٹی ملاکر اور اوسمین
قدرے مٹی تولکر ڈالو دونون کو
بخوبی کہولکر اوٹاؤ پہر اوسکو ایک
برتن مین ڈالکر تہار و جب غلیظ مادہ
تہ نشین ہوجائے تو رقیق رنگ دار
مادے کو دوسرے برتن مین ڈالو
اگر اسمین سرکہ یا تیزاب شورہ اور
نوشادر کا ملا دیا جائے تو بہورا
رنگ ہوجائے گا۔ یہی کہار دار
مادہ ہے جو کالی مٹی ہوتی ہے

اوسمین یہہ زیادہ ہوتا ہے۔

(۸) زمین کے حیوانی مادے کی دریافت کرنیکا یہہ طریقہ ہے کہ نصف چہٹانک مٹی مین نصف چہٹانک شورہ اور نوشادر کا عرق ملاکر دونون کو خوب ملاؤ۔ پہر ۳۰ گہنٹہ تک چہوڑدو پہر ۳ چہٹانک پانی ملاؤ ان تینون کو خوب ملاکر اس چہنے ہوئے پانی مین قدرے نوشادر ملاؤ اب اسکا رنگ زرد ہوجائیگا اور پانی کے اوپر نیل سا آجائیگا یہی زمین کا حیوانی مادہ ہے۔

(۹) آہنی مادے کے دریافت کرنے کا یہہ طریقہ ہے حسب مذکورہ فقرہ ۸ بجائے عرق کے تیزاب ملاؤ اور پہر اوسکو چہانو۔ اس چہنے ہوئے پانی مین ایک یا اوہ رتی کے قریب کوئی کہار دار چیز ملاکر ہلاؤ تہوڑی دیر کے بعد پانی نیلا سا ہوجائے گا۔ آہنی مادے کی یہی شناخت ہے۔

(۱۰) اگر کسی زمین مین نوشادر یا شورہ معلوم کرنا ہے تو ایک چہٹانک مٹی مین آدہ پاؤ گرم پانی ڈالکر پکاؤ سرد ہونے کے بعد اوسکو چہانو جب سب بخارات نکلجائین تو اسمین ایک کاغذ کا ٹکڑا بہگوکر دہوپ مین خشک کرو کاغذ کو آگ سے سینکو نوشادر والا کاغذ دیا سلائی کیطرح بہبک اوٹہیگا۔

چائے

جو ایک مفید و ضروری چیز ہے بکثرت پینے اور غیر مفید اوقات مین بسر کرنے سے بہت نقصان

پیدا ہوتا ہے۔ فرانس کے ایک مشہور
ڈاکٹر موسیو الولی نے تجربہ حاصل کیا
ہے کہ کثرت سے چائے پینے والون
کی کیا حالت ہوجاتی ہے۔ ایسے
اشخاص کے امراض کی ڈاکٹر موصوف
نے ایک فہرست تیار کی جو نہایت
درجہ توجہ کے قابل ہے۔ ان
امراض مین جنکا ذکر ڈاکٹر نے
کیا ہے۔ اہل امریکا و انگلنڈ اکثر
چائے نوشی کی وجہ سے زیادہ
مبتلا ہین

چائے کے کثرت استعمال
سے حس مشترک مین خلل پڑتا ہی
اور دماغی نازک رگین کمزور
ہوجاتی ہین۔ سماعت سست
ہوجاتی ہے۔ ایسے مریض کو
بعض اوقات ایسی صدا ین
سنائی دیتی ہین جنکا واصل
کچھہ بھی وجود نہین ہوتا بلکہ
وہ محض ایک خیال یا سامعہ
کی جھنجھناہٹ کا باعث ہوتا ہے
عورتین جو مردون کی نسبت
زیادہ نازک ہین۔ ان امراض
مین گرفتار ہوکر اور بھی
زیادہ تر کمزور و ضعیف
ہوجاتی ہین۔ یہہ وہ عورتین
ہوتی ہین جنکو شام کے وقت
کثرت سے چائے پینے کا شوق
ہوجاتا ہے۔

اسمین شک نہین کہ جو چائے
بہت دیر تک جوش دیجاتی
ہے اور جسکو یہان کی اصطلاح
مین اسٹرونگ کہتے ہین
اس مین کسی قدر ٹانک

یا ٹانک ایسڈ کا جسنر پیدا
ہو جاتا ہے جو ہر طرح کے نقصانات
پیدا کرتا ہے بعض اشخاص
کو کثرت استعمال چاے
کی ایسی عادت پڑ جاتی ہے
جیسے افیون - یا شراب
کی یہہ سب سے بدتر
عادت ہے - لیکن اگر
چاے کے استعمال مین
اعتدال رکھا جاے -
تو بجاے نقصان کے
وہ ایک بڑے فائدہ
قوت اور رفع تساہل کا
باعث ہو -

حبوب ہالوے صاحب

چونکہ خونکی صفائی تندرستی و قوت کیلئے ضروری ہین حبوب
مصفی خون اوسپر فضیلت رکھتی ہین کہ کبد - معدہ گردہ کی
امراض کیلئے مفید ہین انکے استعمال سے اعضاے رئیسہ کی کم طاقتی
اور اعصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض مین آنتونکی ہر ایک
طرحکی شکایت اور تپ لرزہ پیچش کو روکتی ہین مواد ردیہ اخلاط
فاسدہ نباتات اور حیوانات کے متعفن ہونے کے سبب خون مین داخل
ہوتی ہین انسے خارج ہو جاتے ہین یہہ گولیان انکے بس مفید ہین
اعضاے تولید کی کمزوری بالخصوص امراض عورات کیلئے بیبہا
ہین دنیا مین ہر قسم امراض کی ایسا تاثیر کرنیکے لیے لاثانی ہین -

مرہم ہالوے صاحب

اسمرہم سے مقام ماؤف وغیرہ صحیح حالت مین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد
ورحم کے موچ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور ٹانک خراب
ہو گئی ہو زخم کہنہ اور پہوڑے پہنسی سینہ کا جکڑا رہنا ناسور پیدا
وغیرہ کے دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلد ہی مریض اسکے استعمال سے شفا پاتے
ہین گولیان اور مرہم صرف (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین
بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کے دوا فروش صندوقون اور ڈبیون مین بیچتے ہین
قیمت یہہ ہی ایک شلنگ ½۱ پنس یا ۲ شلنگ ۹ شلنگ
۱۱ شلنگ ۲۲ شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین اونپر ہدایت
لکہی ہوئی ہے کہ اسطرح استعمال کرنا چاہیے -

بابت ماہ ستمبر ۱۸۸۵ء جلد ۶ نمبر ۹

VOL. 3—Lahore—Sept. 1885—No 9

تکمیل الحکمۃ کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں

(۱) حفظ ما[illegible] طب - کیمیا - افعال الاعضا و تشریح وغیرہ کے مسائل کی [illegible]

(۲) ایسی تدابیر [illegible] الناس کو باخبر کرنا جو صحت کے لیے بہتر خیال کیے گئے ہیں اور اون اسباب کو دفع کرنے میں تدبیریں بتانا جو صحت میں خلل انداز ہوں

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی وغیرہ اور اوسکے نتائج کی اشاعت -

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینوں میں جو نئے تجربہ فن حکمت کے متعلق شائع ہوتے ہیں اونکا انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	سالانہ
عام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	۲/	[illegible]	[illegible]
سرکار و ذی مدارس	۱۴/	[illegible]	[illegible]

میعاد پیشگی دو ماہ بعد اسکے ڈیوڑھی

مطبع [illegible] لاہور

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Depart Punjab in respect to the sanitary condition of the province (4). The English and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best English scientific Magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance	Yearly in arrears	Single copy
For Station Subscribers.	2 13 0	4 3 6	0 4 0
" Out Station	3 2 0	4 8 0	
" Chiefs and Government officials	4 14 0	7 8 0	0 5 6

یہہ رسالہ بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرنا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھہ رقوم بہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء لاہور روپر وپرائٹر و ایڈیٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱ر زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ر فی صفحہ ۱ر روپیہ زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی ÷

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمتہ بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۸۸۶ء

چیچک کا بیان

بیماری چیچک جو دیہات مین مختلف
ناموں سے مشہور ہے (یعنی ماتا - پوکنا - پوکنوا ہیضہ) اس
بیماری کے تین درجے ہوتے ہین
اور اوسکی شناخت اس طرح
کیجاتی ہے (پہلا درجہ) کانپنا
دہنا - قبض رہنا - بدن کے
پٹھون کا کھچنا - دانت پیسنا - ٹیڑہی
پیٹھہ کرکے چارون پیر اکٹھا کرلینا
(دوسرا درجہ) بہوک نہ لگنا
بخار کی شدت پیاس کی زیادتی
کوکھ پر سر رکھکے پڑا رہنا -
اور پہلے درجہ کی جملہ پہچانون
کا زیادہ ہونا (تیسرا درجہ)
آنکھ اور نتھنون سے چپکدار
پانی نکلنا - سانس لینے مین بد بو
آتی - آنون اور خون کے ساتھ
پوکنا - بعض وقت بدن پر دانہ
نکلنا یہہ ٹہیک علامت ہے -

علاج درجہ اول) روغن السی یا
روغن زرد صبح کو دین اور شام
کو نیب کی پتی اور کالی مرچ ایک
اثار پانی مین پیسکر دین اور بعد
تین روز کے صرف روغن زرد
تین روز تک دین اور جب تک
قبض ہے کنوئین کا پانی پلاوین
(غذا) ہری ترکاری - ستو -
چاول - اور دوسرے درجہ مین
کافور شورہ ایک سیر پانی مین
ملاکر صبح کو دین اور شام کو
نیب کی پتی اور کالی مرچ ایک سیر
پانی مین پیسکر پلاوین - جو دست

آتے ہون - کتھہ یا کھریا مٹی - کافور اور شورہ مین ملا کر دین - اگر دست زیادہ ہون اور تیسرا درجہ شروع ہو جائے تو یہ نسخہ دین ببول کی پتی - شیشم کی پتی - بیل کی پتی - بیلگری سخت یعنے بیل کی گودی - آدہ سیر پانی مین پکا کر پلا دین - اگر دوسرے درجہ مین جب دست آتے ہون یہہ نسخہ دین تو ہرج نہوگا - رفیقہ تہذیب

خوردنی اور نوشیدنی اشیا کی نگرانی

جسطرح گورنمنٹ بنگال نے کلکتہ میونسپلٹی کے صرف سے گہی کی نگرانی کے لئے ایک خاص انسپکٹر مقرر فرمایا ہے اوسی طرح ہر ایک صوبہ کی لوکل گورنمنٹ اپنی ماتحت میونسپلٹیون کے سرمایہ سے خوردنی اور نوشیدنی اشیا کی نگرانی کے لئے جو عام طور پہ بازارون مین فروخت ہوتی ہین ایک ایک انسپکٹر مقرر کرے تا کہ کوئی ایسی چیز فروخت نہونے پاوے جو مضر صحت ہو - میونسپلٹیون کے صرف سے جب ہر قسم کے آسایشی سامان بہم پہونچائے جاتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ وہ حفظان صحت کا بند و بست نکرین ہم امید کرتے ہین کہ جملہ لوکل گورنمنٹین بنگال گورنمنٹ کی اُس عمدہ کارروائی کی تقلید کو اپنا فرض سمجھین گی -

کیمیا کی تلاش

بیت

جی چاہتا ہے کچھ ہوس کیمیا کرین

چاندی بنا ہین رانگی کی مس کو طلا کرین

چیند دیہاتی بزرگوار

جب بمقام پر جمع ہون اگر وہان

بہوت پریت کا کچھہ ذکر کردیا جائے

تو عجیب عجیب حیرت انگیز داستانین

سننے مین آئین۔

کوئی صاحب تو فرمائینگے کہ رات

کو جب ہم اپنے کوٹھے پر کھڑے

ہوکر کسی جانب میدان مین نظر کرتے

ہین تو بارہا بہوت اور پریت آپسمین

اٹھکھیلیان کرتے ہوئے نظر آئی

دیتے ہین بلکہ شب کو جس وقت

ہماری طبیعت گھبراتی ہے اس تماشے

مین دل بہلایا کرتے ہین۔ کوئی

بزرگوار یہہ کہینگے۔ صاحب چراغ

جلنے کے بعد سے کوئی شخص اگر ہمارے

بڑا بتے والے باغ کیطرف جانا

چاہے تو کیا مجال ہے کہ چار قدم

آگے بڑھ سکے۔ بہوت پریت یورش

کرکے چارونطرف سے گھیر لینگے اور

رات بھر تنگ کرینگے۔ بعض حضرات

کی زبانی یہہ بہی سنا گیا ہے کہ

ہمکو شب کے وقت کھیتون کے

نگرانی یا زرعت کے متعلق

اور کسی کام کے لئے جب باہر

جانیکی ضرورت ہوتی ہے اور رات

تاریک ہوتی ہے تو راستہ مین

جو کوئی بہوت و پریت مل جاتا

ہے اُسکو ساتھہ لیکر چلتے ہین

اسکی روشنی مشعل کا کام دیتی ہے

جہانتک ہمکو جانا ہوا بہوت کو

ساتھہ لے گئے اور بعد اسکے

اپنے مکان کو واپس چلے۔ دروازہ

تک اُس نے اپنی روشنی مین پہونچایا

اور پہر پلٹ گیا اب اسکی اصلیت پر
بہلا کون شبہہ ظاہر کرسکتا ہے۔ اگر
اسمین کچہہ چون وچرا کرے تو سخت
سُست سُنے۔
بجنسہ قائلین کیمیا کی ہین کسی
مجمع مین اک ذرا کیمیائی ذکر چہیڑ دیجئے
اور دیکہئے کہ کیسی حایتین پہنچتی ہین
دس مین دو آدمی ہی یہہ نہ کہینگے
کہ صاحب کیمیا کے بننے مین
ہمکو شبہہ ہے۔ برخلاف اسکے
سب کے سب اسکی تصدیق
کرینگے اور ایکدوسرے کے
جواب مین اوریہی حیرت انگیز
حکایات بیان کرے گا۔ ذیل
کی داستانین مشہور عام ہین۔
زید۔ کیا کہین یار ہمنے سنا ہے
کہ ایک شاہ صاحب جنگل مین

رہتے تہے اُنکے پاس جسقدر
تانبا کوئی لیجاتا سب چاندی
سونا کردیتے تہے مگر اب آجکل
وہ کہین چلے گئے بہت ڈہونڈہا
پتہ بہی نہین ملا۔
عمرو۔ یہہ تو نہین مگر ایک
فقیر صاحب کمال خاص اودہ
مین رہتے تہے۔ البتہ کیمیا
بناتے تہے مگر کیا عرض کرین
اُس زمانے مین اسکا کچہہ شوق
نہ تہا۔ خیال ہی نہ کیا نہین تو
آج چین نکرتے ہوتے اور اب
کوئی ملتا ہی نہین۔
بکر۔ یہہ تو بالکل مہمل ہے جوئندہ
یابندہ تلاش شرط ہے۔ ارمان
ڈہونڈہے سے خدا ملجاتا ہی
کیا کیمیاگر کی کیا اصل ہے۔

آپ لوگون نے تو سمعی حکایتین
بیان کی ہین ہم اپنی چشم دیدہ
بیان کرتے ہین۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ایک فقیر کو ہمنے خود دیکھا کہ اُسنے
کچھہ اُپلے جمع کئے اور اُسپر ایک
کٹوری رکھدی اور اُس کٹوری
مین کچھہ تانبا کچھہ رانگا وغیرہ
چھوڑ دیا اور آنچ کر دی۔ بعد
اسکے کوئی شے اپنی تھیلی سے
نکال کر اُسمین ڈال دی وہ سب
چرخ کہانے لگا۔ بس دوڑا چلا
گیا اور ایک گہاس نوچ لایا
جسکو ہم بھی پہچانتے ہین۔ اسکا
عرق اُس کٹوری مین نچوڑ دیا۔
بس وہ تانبا معہ کٹوری سونا
ہوگیا۔ ہمکو اُسنے بناکر دکہا دیا
اور تھوڑا وہ سفوف بھی دیا
لیکن کیا کہین۔

تقدیر سے بگڑا ہو کسی سے کہا بنتا ہین

بعد اس فقیر کے جانے کے پھر جو
ہمنے بنایا تو نہ بنی اوپر کا تانبا
تو زردی مایل ہوگیا مگر اندر
کی رنگت نہ آئی وہی تانبے کا
تانبا رہگیا۔

خالد۔ ہان اسمین کچھہ تاؤ
وغیرہ خام رہ گیا ہوگا۔ تم جلدی
کر گئے یا فقیر صاحب نے بتایا
ہو سمجھا نہو۔ کچھہ تو ایسا بل پڑا
کہ سونا نہ بن سکا۔ مجکو بھی ایک
شاہ جی جونپور کی سڑک مین
اتفاق سے مل گئے تھے۔
حضرت مجھے تو بچپن سے شوق
اور مرض تھا اور اسی واسطے

مین نے شادی بیاہ نہین کیا اور
اسی قسم کے بزرگوارون کی
تلاش مین مینے اپنی ساری
عمر گنوا دی اور آجتک اسی
ادھیڑ پن مین ہون بلکہ اسی سودا
مین جونپور بہی چلا گیا تہا۔ وہان
وہ مل جو گئے۔ توقبلہ مین نے
گیارہ مہینے یک لخت انکی خدمت
کی۔ آخر انہون نے فی یوم
تولہ بہر سونا بنانا بتا دیا اور
میرے ہی ہاتہون بنوا دیا خالی
تانبا گرم کروایا جب وہ خوب
لال ہو گیا تو سہ برگی ایک
بوٹی ہوتی ہے اسکا عرق
ہاتہون سے ملکر مجہسے چہڑوا دیا
تانبا چہن سے بولا اور فوراً
اچہا خاصہ کہرا سونا ہو گیا
مین بخوشی ان شاہ صاحب سے
رخصت ہو کر گہر آیا یہان بہی
دو ایکبار بنایا مگر نہ جانے کیا
بات بگڑ جاتی ہے کہ بنتا نہین
سب ترکیب مجہے یاد ہے جس کا
جی چاہے سیکھ لے۔ مگر بنتا نہین
اور اسمین یہہ بہی خیال ہے
کہ شاید سہ برگی اصل نہ ملتی ہو
کیونکہ اسکی بہی تو کئی ایک قسمین
ہوتی ہین۔

اب اگر اس مسئلہ کی کیفیت پر
لحاظ کیجئے تو وہ ساری روائتین
بالکل الف لیلہ کی داستانین معلوم
ہوتی ہین۔ مگر صفت یہہ ہے کہ
جس شخص کے بیان پر کچھہ شبہ
ظاہر کیجئے وہ لڑتے اور اگر زیادہ
بات بڑہائیے تو جوتی پیزار کرنے پر

آمادہ ہوتا ہے زیادہ خرابی
اسوجہ سے واقع ہوتی ہے کہ کیمیا
بنانا بعض کامل فقرا کی جانب
منسوب کیا گیا ہے۔

کیمیا و سیمیا و ریمیا
این نباشد جز بذات اولیا

بہرحال اگر یہ امر بھی مسلّم گردانا
جائے تو بعض اہل کمال کو کیمیا کا
بنانا معلوم تہا اور وہ اپنے زہد
یا ریاضت کے ذریعہ سے جسطرح
اور غیر معمولی باتون پر قادر رہتے۔
اسیطرح تانبے کی چاندی اور سونا بھی
بنا لیتے تہے تو اسکا مطلب سوائے
اسکے اور کچھہ نہ نکلیگا کہ وہ امر انہین کے
لئے مخصوص تہا۔ اور انکا اسطور سے
کیمیا بنا لینا بمنزلہ اسکے ہے کہ اللہ میان
چھپر پھاڑ کر کچھہ انکو دیدیتے یا وہ
آسمان تک ہاتھہ بڑھا کر خزانہ غیب
سے دو ایک تہیلیان کہینچ لاتے۔

سوال یہہ ہے کہ آیا حکیمانہ طور پر
اس کیمیا کی کوئی اصلیت ہے یا نہین؟
حکمای متقدمین نے بڑی بڑی تحقیقاتین
کین اور صدہا عجیب و غریب ایجادین
نکالین۔ دنیا کے تمام رطب و یابس کی
تحقیقات کر ڈالی۔ حیوانات۔ نباتات
جمادات کی تحقیقات کر کے ہر ایک
نوع اور جنس کی خاصیت اور ماہیت
دریافت کی اور اپنے تجارب ضبط
تحریر کر گئے جنپر ابتک عمل ہوتا ہے
مگر کسی حکیم نے کیمیا کا کوئی نسخہ نہین لکہا
اس زمانے کے مغربی حکماء کی
تحقیقات کو دنیا اپنی آنکھون سے
دیکھہ رہی ہے کہ بال کی کہال کیسی
نکالی جاتی ہے۔ دنیا کے ہر ایک حصّہ

خشکی و تری مین محقق لوگون نے
سیاحی کر کے ہر قسم نباتات کی
تحقیقات کی اُنکے خواص دریافت
کئے مختلف قسم کے گیاہون کے
نام رکھے اور اُنکی تصویرین اُتارین
علم طب کے متعلق اُنسے طرح طرح کے فوائد
اُٹھائے مگر سہ برگی کا آجتک پتہ
نہ لگا کہ کیا بلا ہے - اور کیمیا بنانیکی
کوئی بوٹی خواب مین بھی اُنکو نظر
نہ آئی - حتیٰ کہ انگریزی زبان مین
کیمیا کا لفظ بھی ان معنون مین نہین
ہے - جن معنون مین علے العموم لوگ
اسکو استعمال کرتے ہین - البتہ
ایک لفظ الکسٹری کا ہے جو ایک
نہایت بیکار اور بیہودہ علم کا نام
ہے - اُسکے ذریعہ سے ہر شے کا
تجزیہ کیا جا سکتا ہے - اس علم کو
زور سے گیہون شکر، ور چونہ اور شورہ
اور خدا جانے کیا کیا اجزا نکالے
گئے بھیڑی کے دودہ کی اس کثرت
سے شکر تیار کی گئی کہ جن ملکون مین وہ
بنتی ہے وہان نیشکر کا نام بھی لوگونکو
معلوم نہین -
ایک ڈاکٹر نے جسکو پیشاب کی اجزا سے
بخوبی آگاہی حاصل تھی کچھہ سوڈا کچھہ
نمک کچھہ پانی کچھہ چونا اور اسیطرح کے
دوسرے اجزا جنسے پیشاب شامل ہے
جمع کر کے اُسکو ایسی ترکیب دی
کہ وہ رنگت اور بو مین بالکل پیشاب
معلوم ہونے لگا اور شائد یہہ مسئلہ
بھی پوچھا گیا تھا کہ آیا یہہ ترکیبی
پیشاب نجس ہے یا نہین -
بس اس قسم کے محققون سے کیمیا
کہان بھاگ کر جا سکتی تھی - باقی آئندہ

ہویلی حلقے کا بیان

(آرٹیکل نمبر ۲)

ہویلی حلقے کے خاندان اوّل استخوانی ہویل کا بیان گذشتہ آرٹیکل ماہ جولائی ۱۹۰۶ء مین ہوچکا ہی اسواسطے اس آرٹیکل مین باقی خاندانون کا بیان کیا گیا ہے۔

خاندان دوم زیرِ دندانی یا شحمی ہویل

اس خاندان کے ہویل مین استخوانی پتّر نہین ہوتے ہین انکے نیچے کے جبڑے مین اکثر چونچ دانت ہوتے ہین اور یہہ کل نکیلے ہوتے ہین۔ اوپر کے جبڑے مین بھی دانت ہوتے ہین مگر ایک جانور کے سوا یہہ دانت اس خاندان کے اور کسی جانور مین خارجی نہین ہوتے ہین بلکہ اُنکے جبڑون کے اندر چھپے ہوئے رہتے ہین اور صرف نیچے کے جبڑے مین دانت ہونے کے سبب سے اسکا نام زیر دندانی رکھا گیا ہے۔

زیرِ دندانی ہویل کے خاندان مین سب سے مشہور شحمی ہویل ہے اس سبب سے زیرِ دندانی ہویل کے خاندان کو شحمی ہویل کا خاندان بھی کہتے ہین۔ شحمی ہویل پچاس سے ستّر فٹ تک لمبا ہوتا ہے مگر مادین نر سے بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ اسکا بھی سر استخوانی ہویل کا سا بہت بڑا ہوتا ہے یعنے اسکے جسم کا ایک ثلث ہوتا ہے۔ شحمی ہویل بہت سے اکٹھے رہتے ہین اور یہہ اکثر سمندرون مین مگر خاص کر کے مُحرقہ کے سمندرون مین

شامل ہین۔ انکا تھوتھن منقار کا سا
نکیلا ہونے سے اور صرف ایک ہی
نتھنا ہونے سے اور انکے دانتون کے
انتظام سے انکی شناخت ہوسکتی ہے
اور انکا تھوتھن منقار کا سا نکیلا
ہونے سے انکا نام منقاری ہویل
رکھا گیا ہے۔ انکے صدری سباح
چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اور نیچے
کے بہ نسبت انکا اوپر کا جبڑا
لمبا ہوتا ہے مگر اسمین دانت نہین
ہوتے ہین اگر ہوتے بھی ہین تو مسوڑہے
کے اندر چھپے رہتے ہین۔ نیچے کے
جبڑے مین صرف ایک جوڑا اور
کبھی کبھی دو جوڑے دانت بھی
ہوتے ہین اور یہہ کبھی کبھی کھانگ کے
سے ہوتے ہین اور کبھی مسوڑے

دانت [illegible]
مین زیادہ تیز ہوتے ہین
منقاری ہویل کی منقار بہت ضخیم
ہوتی ہے اور یہہ مدفونی حالت
مین بھی ملی ہے۔ مدفونی منقار کی
صورت ستونی یا مخروط کی سی ہوتی
ہے۔ اس خاندان مین کئی انواع
ہین اور یہہ مختلف مقامون کے
سمندرون مین ملتے ہین۔

خاندان چہارم دولفینی۔ اس خاندان
کے اکثر جانورون کے دونون
جبڑون مین دانت ہوتے ہین
دانتون کا عدد بہت ہوتا ہے اور
یہہ نوک دار ہوتے ہین۔ تھوتھنا بھی
استخوانی ہویل کا سا انکے سر پر
ہوتا ہے مگر استخوانی ہویل کے بہ نسبت

ان جانورون مین نتہونے کا سوراخ
صرف ایک ہوتا ہے اور شکل اسکی
ہلالی ہوتی ہے اور اسکی جمنائی سر کے
عرض مین ہوتی ہے۔ اس خاندان
کے جانورون کا سر انکے جسم کے
اعتبار سے بڑا نہین ہوتا ہے یعنے
انکا سر انکے بدن کا ساتوان حصّہ
ہوتا ہے۔ اس خاندان مین اقسام
دولفین سوس (خنزیر البحر) بانگھا
(بحری گینڈا) یا یکدنتا ہویل
شامل مین۔

اوّل دولفین۔ انکے تہوتہن
لمبے ہوتے ہین اور تہوتہن جہان
سے سر ملا ہوا ہوتا ہے اُس مقام پہ
سر کی چوڑائی مین سر کی سطح دبی
ہوئی ہوتی ہے۔ دولفین کے
اقسام مین معمولی دولفین سب سے زیادہ
مشہور ہے اور اسکی اوسط لمبائی
چھہ سے آٹھہ فٹ تک ہوتی ہے
اور یہہ بہت سے اکٹھے پہرتے
ہین اور جہازون کے ساتھہ
کوسون تک چلے جاتے ہین۔ ہویل
حلقے کے اکثر جانورون کے ایسا
دولفین کے بہی ایک ہی دفعہ مین ایک سے زیادہ بچا
نہین ہوتا ہے۔ یورپ کے کل
سمندرون مین اور بحر روم مین دولفین
کثرت سے رہتے ہین۔

دوم یورپ کا سوس۔ یہہ ہویل
حلقے کے کل جانورون سے چہوٹا
ہے اور لمبائی اسکی بہت شاذ
چار فٹ سے زیادہ ہوتی ہے
یورپ کے سوس کے سر پہ تہوتہن
نہین ہوتا ہے اور یہہ اکثر جرمن کے
سمندر مین رہتا ہے اور بہت ہوتا ہی

اور اسکی لمبائی اٹھارہ سے بیس
فٹ تک ہوتی ہے
سوس کے اقسام اور بھی ہین۔ ایک
قسم کا دریاے گنگ کے شاخون
مین خصوصاً انکے دہانی مین رہتا ہے
اُسکا تھوتھن پتلا اور بہت لمبا ہوتا
ہے اور آنکھین بہت چھوٹی
چھوٹی ہوتی ہین اور اسکی لمبائی سات
فٹ تک ہوتی ہے۔ ایک دوسرے
قسم کا سوس سندھ ندی مین رہتا
ہے اور ایراوَدی ندی مین بھی
جو سوس رہتا ہے وہ بھی ایک دوسرے
قسم کا ہے کل کی تفصیل بہت طول
ہو گی۔ دودھنی خاندان کے تیسرے
قسم کا جانور ایک سنگہا یعنے بحری
گینڈا ہے بحری گینڈون مین

ہوتے ہین نیچے کے جبڑون مین
نہین ہوتے ہین۔ مادین مین صرف
دو پہاڑنے والے دانت ہوتے
ہین اور یہہ اُنکے مسوڑہون مین
چھپے ہوئے رہتے ہین نر مین [illegible]
اور دو پہاڑنیوالے دانت ہوتے
ہین مگر انمین سے تین چھپے ہوئے
رہتے ہین صرف ایک بائیان پہاڑنے
والا دانت خارجی ہوتا ہے اور یہہ
بہت بڑا ہوتا ہے اور سن کے
ساتھہ بڑہتا جاتا ہے اور اینٹھا ہوا
ہوتا ہے کبھی دہنا پہاڑنیوالا دانت
بھی خارجی ہوتا ہے اور کبھی مادین کے
اوپر کے جبڑے مین بھی اس قسم کے
دانت خارجی ہوتے ہین اور یہہ
دانت انکا حربہ ہے۔

دانت والے جانوروں کے خلاف
اس خاندان کے پچھلے چوبہڑ مین دو جڑ
ہوتی ہین اوران جانورون مین
کاٹنے والے دانت بہی ہوتے
ہین اور انکا دانت دوبارہ نکلتا ہے
اس زمانے مین مرکب وندانی بالکل
مفقود ہین مگر اس خاندان کا پس ماندہ
کم موجودہ۔ زیادہ موجودہ اور زیادہ تر
موجودہ جماعتون مین ملا ہے (یہہ
جماعتین ارضی طبقات کی ہین) اس
خاندان مین دو جنس ہین اوّل
مرکب وندانی دویم نہنگ نما۔
مرکب دندانی کا تہوتہن لمبا ہوتا ہے
کاٹنے والے دانت نوکدار ہوتے
ہین اور انکے پچہلے چوبہرون مین
دو جڑ ہوتی ہین اور انکے اوپر کا

جیسے دو دانت اکٹھے جٹے ہوئے
ہون اور اس جنس کے مرکب وندانی
نام ہونے کا بہی سبب یہی ہے
مرکب وندانی کے انواع کم موجودہ
اور زیادہ موجودہ دورمین اور
نہنگ نما کے انواع زیادہ موجودہ
اور زیادہ تر موجودہ دورمین تہی
(یہہ کرہ ارض کی مدت العمری کے
حصّے ہین۔

الراقــــــم
مولوی محمّد شایق اسسٹنٹ سرجن
از گورکہپور

طبّی سوالون کے جواب

مکرم مخدوم بندہ جناب اڈیٹر
صاحب رسالہ تکمیل الحکمۃ زاد عنایتہ
تسلیم۔ ماہ جولائی ۱۸۹۶ء کے رسالہ

گذرے لہذا حسب وقفیت خود جوابات بغرض ارسال خدمت شریف کرتا ہون مہربانی فرما کر درج رسالہ فرمائیے اور باعث مشکوری ہوجیے۔

سوالات	جوابات
(۱) قولنج سربی اور دوسرے قسم کی قولنج مین کسطرحسے فرق کرین	(۱) قولنج سربی کو لڈکالک Lead Colic

کہتے ہین جسکی عام شناخت یہہ ہے کہ اسکے مریض کے مسوڑون پر نیلی لکیر ہوتی ہے اور اکسٹنسر عضلات کا مفلوج ہونا بھی خاص علامت ہے نیز شاذ و نادر اسہال بھی ہوجایا کرتا ہے۔

یہہ مرض بھکوک کے باشندون مین بکثرت ہوتا ہے اسوسطے کالیکا پکٹ کہتے ہین اور چونکہ سیسہ سے قا

کرنے والے اسمرض مین بیشتر مبتلا ہوتے ہین اسوجہ سے اسوقت اس مرض کو پنٹیرس کالک بولتے ہین اور لڈکالک ایسے شخصون کو ہوتا ہے کہ جنکے جسم مین سیسہ کی سمیت اثر کرتی ہے جیسے کہ اکثر سیسے کے نمکون سے رنگ کرنے والے رنگ کرنے کے واسطے سیسہ کے نمکون مین روغن تارپین ملاکر برتا کرتے ہین اسواسطے وہ نمک تارپین کے تیل کے ہمراہ تنفس کے ذریعہ پھیپڑہ مین پہونچ جاتے ہین۔ یا جہان سیسے کے نمک تیار کیے جاتے ہین۔ وہان پر سانس لینے سے یہہ نمک داخل پھیپڑہ ہوکر خون کی گردش مین شامل ہوجانے سے

ہے غذا کے ہمراہ جیسا کہ سیسہ کے نمک ملے ہوئے پانی کا پینا یا سیسہ کے نمکون کے روغن کئے ہوئے برتن مین۔ اچار۔ چٹنی۔ کہانا اور پانی وغیرہ رکہکر کہانا پینا۔ اور خالص پانی بہی سیسہ کی صراحیون مین رکہنے سے پانی کی اوکسیجن (حموضیہ) سے ملکر اوکسایڈ آف لڈ (مردا سنگ)
Oxide of Lead
یا ہوا سے کاربونک ایسڈ جذب کرکے کاربونیٹ آف لڈ (سفیدہ اشتری)
CarBonic of Lead
بنجاتا ہے اور یہہ ایسا سخت زہر ہے کہ اگر ایک گرین کا بیسوان بہی کہایا جائے تو بہی سمیت

اور بے قلعی کئے ہوئے یا خراب قلعی کئے ہوئے تانبے کے برتنون مین غذا پکانے اور کہانے یا اُن کارخانون مین (کہ جہان کی ہوا مین تانبے کا کام کرنے کے سبب تانبہ کے ذرات اوکسایڈ یا کاربونیٹ کی صورت مین ملے رہتے ہین) کام کرنے وغیرہ کے سبب تنفس کے راہ پہیپڑونمین (وہ ذرات) داخل ہوکر دوران خون مین شامل ہونے کے بعد زہری تاثیر کرتے ہین۔ اوسوقت کاپر کالک - Copper Colic یعنے قولنج مسی ہوجاتا ہے جسکی خاص علامات یہہ ہین کہ بخلاف اور کالکون کے مین مقام درد کو دبانے سے درد کو زیادتی ہوتی ہے

مریض کی آنکھین گڑ جاتی ہین۔ لب
نیلے ہو جاتے ہین مسوڑہون پر ایک
بینگنی لکیر دکہائی دیتی ہے۔ اور
دست فراغت سے آتا رہتا ہے۔

(۲) مرض ڈسنٹری (یعنے پیچش زحیر) کے مریضون کے جگر مین بعض دفعہ دنبل کیون ہوجاتے ہین

(۲) پیچش کے
مریضون کے
جگر مین بعض دفعہ
دنبل اسوجہ سے
ہوجاتا ہے کہ اس مرض کے
ہونے سے اکثر جگر کا فعل درست
نہین رہتا۔ چونکہ امعا کی چہوٹی
چہوٹی رگین امعائی زخمون سے
ناقص مواد (پیپ اور دیگر سڑی
ہوئی رطوبات) لیجاکر جگر مین جمع
کردیتی ہین کیونکہ امعا کی رگون
مین بخلاف اور مقامات کے رگون
کی کواڑیان نہین ہوتین۔

انہین مواد ناقص گرتا ہے تو کواڑیان
نہونے کے سبب اونہین نہین
رک سکتا اور بلا روک جگر مین پہونچ
جاتا ہے اور دنبل بنا دیتا ہے۔

(۳) سربلی فالج اور دیگر فالجون کا فرق بیان کرو

(۳) سربلی فالج کو
لڈ پالسی کہتے
Lead Palsy
ہین
والون کی طرح سیسہ
جسم مین سرایت کر۔
اور لڈ کا لک
تنہا ہوتا ہے
ساعد
زیادہ

مسوڑون کے کنارون پر نیلی
لکیر ہوتا ہے اور دوسری
علامت یہ ہے کہ اور فالجون
مین برقی مادہ لگانے سے بہت
تحریک ہوتی ہے اور اس قسم کی
فالج مین تحریک کی نوبت بہت
... ہے۔

(۴) بیہوشی کو ڈاکٹری
مین کوما Coma کہتے
... افیون اور
... مسموم کو
... ہے مگر
... کے
... ن

اور اسپرٹ (تیز شراب) کے
کوما مین بیمار کے منہہ سے شراب
کی بو آتی ہے اور افیون کی
بیہوشی کے خلاف اسمین تپلیان
پہیلی ہوئین اور ہذیان وغیرہ بہی
ہوتا ہے۔

(۵) موت کئے قسم ہے

(۵) موت کو ڈاکٹری
مین ڈیتھ Death بولتے ہین
اسکے اقسام مین اختلاف واقع ہوا ہے
مگر بعض کے قول کے موافق
(۶) قسم کی ہے (۱) فعل قلب
کی خرابی سے قلب کے فعل کی
خرابی سے مرنے کی وجہ سے
چونکہ سنکوپی Syncope غشی ہوتی ہے لہذا
اینیمیا Aneemia یا استھینیا Asthenia ہوکر
موت آتی ہے۔

(۲) شش [illegible] کی خرابی سے

شش (پھیپھڑے) کے فتور سے موت واقع ہوتی ہے تو اسفکسیا یا اپینیا یا سفوکیشن ہوکر موت لاحق ہوتی ہے۔
Apnoea Asphyxia Suffocation

(۳) دماغ کے فعل کی خرابی سے یا فتور دماغ کے سبب موت آنیکے وقت کوما یعنے بیہوشی ہوتی ہے۔
Coma

(۴) نخاع کے فعل کی خرابی سے فعل نخاع کی خرابی سے موت ہونے مین پرالے سس یعنے فالج ہوجانے کے سبب عصبی افعال موقوف ہوکر موت آتی ہے
Paralysis

(۵) خون کے بگاڑ سے موت ہوتی ہے جسکو ڈیتھ بائی نکرپیہ بولتے ہین لاریب ہر قسم کی موت مین گردش خون مین فرق پڑ جاتا ہے۔ مگر اس قسم کی موت مین فوت ہونے سے ... مرجاتا ہے۔

(۶) ایک قسم کی ... ہے جسمین پلمو ... مین فایبرن ... باعث خون ... نہ جانا ...

...monary Artery

...ia Cardiac Apnoea

یاد رکھنے کی قابل باتین

جناب اڈیٹر صاحب تکمیل الحکمت۔
متقدمین کی باتون کو آزمایا جتنی
صحیح نکلین انکو ذیل
... ہا ہون۔
... جیسا کہ مشہور ہے
... الت کرنیوالہ
... سا کہ آتشک وغیرہ
... ن انکا استعمال
... ت کمزور
... ان

۳۔ دیکھا گیا ہے کہ بہ نسبت گرم
اور سرد پانی باسی کے کنوئن
کے تازہ پانی نے اکثر مریضون کو
زیادہ فائدہ دیا ہے تندرست
لوگ اگر دو وقت تازہ پانی سے
نہائین حرارت غریزی کو بہت
ترقی ہوتی ہے۔

۴۔ عموماً شراب کے ساتھ کبابون کا
استعمال سخت مضر ثابت ہوا۔ اکثر
اشخاص کی عادت ہی کہ شراب کے
ساتھ گوشت کا زیادہ استعمال
کرتے ہین۔ جو آخر کار جگری بیماریو
مین مبتلا ہو کر مر جاتے ہین۔ شراب کے
بعد لسی اور ترش اشیا بہی جگر کے
لئے موذی ہین۔ بحالت نشہ نہلا
مین ٹھہونکو ضرر دیتا ہے۔
بخار کے اتارنے کی

کہ گرم پانی سے نہا کر نئے کپڑے پہنے جاوین۔ مکھن کا کھانا بھی صحت دیتا ہے۔ اثنائے نشہ مین مباشرت سم قاتل ہے۔ وجہ یہہ کہ نشہ کے سبب پٹھے پہلے ہی خشک ہوتے ہین اور اُسپر اس کارروائی کا کرنا موت کو بلانا ہے۔

الراقم۔ا۔ن

اشتہار

رسالہ طبیب لاہور

جنوری ۱۸۸۵ع سے یہہ رسالہ جاری ہے عربی اور انگریزی طب کا مقابلہ اور محاکمہ حسب خوبصورتی کے ساتھ اسمین درج ہوتا ہے وہ اسیکا حصہ ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے علاوہ اسکے آلات جراحی [illegible]

نقشے۔ اطبار کی تصویرین۔ ادویات کے نرخنامے۔ مجربات اطبا وغیرہ وقتاً فوقتاً درج ہوتے ہین۔ سالانہ پیشگی ہے۔ نمونہ کا پرچہ ۲ر

المشتہر۔ زبدۃ الحکما حکیم حافظ فخر الدین ایڈیٹر رسالہ طبیب لاہور

ترجمہ صحیح بخاری

شائقان دین کو مژدہ [illegible] غیبی کتاب فضل [illegible] کا [illegible] زبان سلیس [illegible] بخاری) [illegible] کاغذ [illegible] کیا گیا [illegible] پیشگی [illegible]

THE TAKMIL-UL-HIKMAT LAHORE.

AN
URDU JOURNAL DEVOTED TO THE SCIENCE
OF HYGIENE, MEDICINE, CHEMISTRY
PHYSIOLOGY ANATOMY &c.
PUBLISHED MONTHLY.

تکمیل الحکمت

بابت ماہ اکتوبر

VOL. [illegible] — Lahore — October 1886 — No. [illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Depart Punjab in respect to the sanitary condition of the province (4). The English and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the last English scientific Magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance	Yearly in arrears	Single copy
...ation Sub-...ons.	2 13 0	4 [illegible] 6	0 4 [illegible]
...tation	3 0 0	4 1 0	
...and ...ept	4 14 0	7 8 0	0 6 [illegible]

یہہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بہیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور ہو دو ہفتے کے اندر مطلع فرما دین، ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرایا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتہ رقوم ہی بہیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکما لاہور و ایڈیٹر و پراپرائٹر متصل کوتوالی ... نئی ترتیب ... ام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بہیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ... رسال فرما دین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ... فی صفحہ سے ... ترجمہ حدیث کو ... ـت کے لئے رعایت ہوگی

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمۃ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۹۶ء

مضمون	صفحہ	مضمون
...ٹ کا مفید		نوشیدنی کی نگرانی
...بص	۱۹	مار گزیدہ کا علاج
...دیا	۲۰	بارش کی نسبت جاننے کے قابل باتین
	۲۲	گائے سے زیادہ دودہ حاصل کرنیکی ترکیب
	۲	اشتہارات

۵۷ انبالہ مین ۴۵ - دہلی مین
۵۳ - ہوشیارپور مین ۴۶
ملتان مین ۳۶ - ان ضلعون کے
نقشجات پیدائش سے معلوم ہوتا
ہے کہ پیدائش کی شرح ۱۸۸۵ء مین فی
ہزار ... ۱۰ کے با بین تہی - دوسرے
... اسکے یہہ معنے ہوئے
... پیدائشین کم ہوئین -
... پیدائش کی کمی
... کرسکتے ہین -
... پیدائش
... سے ۱۵
... مین
... فی

شرح زیادہ سے زیادہ
۵۴ فی ملین ضلع سیالکوٹ مین
ہوئی - ضلع گوجرانوالہ مین
۴۹ ضلع گورداسپور و گجرات
مین ۴۸ ان چار ضلعون مین
گذشتہ تین سال کے اندر بمقابلہ
دیگر اضلاع کے پیدائش کی شرح
زیادہ تہی - اسکا باعث یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ ان ضلعون مین پیدائش
کی رجسٹری کیطرف لوگ زیادہ
توجہ کرتے ہین - دیگر ۹ اضلاع
یعنے دہلی - گڑگانوان - فیروزپور
جالندہر - امرتسر - لاہور - راولپنڈی
جہلم و شاہپور مین پیدائش کی
شرح کا سلسلہ فی ملین ۴۰ و
۴۵ تہا -
... مقامات کشا... کی پیدائش کی

شرح فی ملین ۳۲.۹ تھی جو قریب قریب گنجان آبادی کی شرح کے ہے۔ پیدایش کی شرح زیادہ سے زیادہ قصبہ جالندھر مین رجسٹر ہوئی یعنی ۵۳۔ مقامات گرد نواح جالندھر مین ۵۴۔ ہیر مین ۵۴۔ بٹالہ مین ۵۳۔ پالوال مین ۵۳ جگراون مین ۵۱۔ گھیانہ و چنیوٹ مین ۴۹۔ اور دہلی مین ۴۷۔ ۴۹ بڑے قصبون مین سے ۴۲ قصبات مین تناسب مختلف تہا۔ یعنے ۳۵ و ۵۴ کے مابین۔ لیکن ہانسی۔ شاہ آباد مضافات لاہور و جہلم و ڈیرہ اسمعیل خان مین تناسب ۲۵ اور اسکے اندر تہا۔

(۸) اس سال مین کل اموات کی تعداد ۵۰۷۱۴۰ تہی جس سے موت کی شرح فی ملین ۲۷ نکلتی ہے۔ گذشتہ سال مین کل اموات کا شمار ۷۷۰۲۹۸ تہا اور موت کی شرح ۳۵ تہی۔

سنہ	شرح اموات	سنہ	شرح اموات
۱۸۶۸ء	۱۵	۱۸۷۷ء	۲۰
۱۸۶۹ء	۲۶	۱۸۷۸ء	۲۶
۱۸۷۰ء	۴۴	۱۸۷۹ء	[illegible]
۱۸۷۱ء	۴۱	۱۸۸۰ء	[illegible]
۱۸۷۲ء	۲۵	۱۸[illegible]	[illegible]
۱۸۷۳ء	۲۰	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۴ء	۱۸	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۵ء	[illegible]		
۱۸۷۶ء	[illegible]		

نقشہ (۳) [illegible]

قاعدہ رجسٹری نے بہت ترقی کی ہے
پہلے نوسالون مین یعنے ۱۸۶۸ء
سے ۱۸۷۶ء تک موت کی شرح
بحساب اوسط ۲۲ فی ملین تہی۔ گر
دوسرے نوسال مین۔ موت کی اوسط
۲۹ فی ملین تہی۔

(تنقیح) اگرچہ اس سال مین موت کا شمار
۵۳ کم تہا بمقابلہ گذشتہ
تاہم اس صوبہ کے بعض
...ت بہت خراب تہی
...ت کے عام نتائج
...ے بترتیب

نام ضلع	اوسط	نام ضلع	اوسط
شملہ	۱۷	جہلم	۳۲
لودہیانہ	۲۷	شاہپور	۲۶
فیروزپور	۲۵	گجرات	۲۶
جالندہر	۲۶	گوجرانوالہ	۲۴
ہوشیارپور	۲۶	سیالکوٹ	۲۵
کانگڑہ	۲۵	مظفرگڑہ	۲۶
گورداسپور	۲۸	ڈیرہ اسمعیل خان	۳۳
امرتسر	۲۸	ڈیرہ غازیخان	۱۴
لاہور	۲۶	بنون	۲۰
جہنگ	۲۱	پیشاور	۱۳
منٹگمری	۲۰	ہزارہ	۲۲
ملتان	۳۱	کوہاٹ	۱۵
راولپنڈی	۲۳	—	—

نام...	اوسط
	۲۶

(۱۰) ضلع دہلی مین موت کی شرح
بہت بڑہی ہوئی تہی یعنی ...

[illegible]

اگست	۱،۹۵
ستمبر	۲،۴۰
اکتوبر	۳،۰۷
نومبر	۴،۰۲
دسمبر	۳،۹۰

(۱۱) دیگر تین اضلاع میں موت کی
صوبہ کی اوسط یعنی ۲۰ فی ہزار
کی نسبت زیادہ تھی یعنی ملتان
میں اکتیس ۳۱ - گورداسپور و امرتسر
میں ۲۸ - ضلع پشاور میں موت
کی شرح ۲۱ - ڈیرہ غازیخان
میں ۱۲ اور کوہاٹ میں ۵ ظاہر
کرتے ہیں کہ ان اضلاع میں رجسٹری
کا قاعدہ ابھی تک بہت ناقص ہے

مہینہ	شرح موت
جنوری	۲،۴۳
فروری	۱،۶۷
مارچ	۱،۶۹
اپریل	۱،۶۶
مئی	۲،۱۴
جون	۲،۰۷
جولائی	۱،۹۸

(۱۲) نقشہ مرقومۃ الصدر سے
(جس سے موت کا شمار ماہوار معلوم
ہوتا ہے) عیاں ہے کہ
آخری سہ ماہی میں
بہت زیادہ تھا
ہوا خصوصاً
یعنی
اور
(۱۳)
اسکی

عمر	اموات		نسبت فی ہزار زندہ آدمی کے حساب سے	
	مرد	عورت	مرد	عورت
ایک سال کے اندر عمر والے	۷۵۶۲۱	۶۸۱۶۶	۲۳۳،۵۰	۲۲۱،۵۹
ایک سال سے ۵ سال تک عمر والے	۵۱۴۲۱	۴۶۵۱۲	۵۴،۶۲	۵۲،۲۶
۵ سال ،، ۱۰ سال ،،	۱۱۱۷۸	۱۰۰۸۰	۷،۸۶	۸،۴۲
۱۰ سال ،، ۱۵ سال ،،	۶۸۱۸	۵۷۹۵	۵،۴۸	۶،۳۰
۱۵ سال ،، ۲۰ سال ،،	۵۷۵۸	۵۴۶۳	۶،۳۵	۷،۳۸
[illegible]ال ،، ۳۰ سال ،،	۱۵۹۶۰	۱۶۸۸۸	۹،۲۳	۱۰،۹۵
،، ،، ۴۰ سال ،،	۱۶۵۱۶	۱۵۷۹۳	۱۱،۹۸	۱۳،۵۲
۵۰ سال ،،	۱۹۹۰۸	۱۵۴۲۳	۱۹،۸۱	۱۷،۸۱
،، ۶۰ سال ،،	۲۰۷۵۳	۱۵۳۳۴	۳۱،۲۴	۲۹،۴۰
	۴۵۹۶۱	۳۷۷۹۱	۷۷،۷۶	۷۷،۴۳

مین مسلمانون ۲۵،۵ ہای ہندوان ن مین	ملاحظہ سے (جس سے مختلف اضلاع کی موتین بقید مذہب و ذات معلوم ہوتی ہین) ظاہر ہوتا ہے کہ اموات کے نقشجات جو اضلاع سے آتے ہین جماعت بندی آبادی کے لحاظ سے غلط ہوتے ہین)

چنانچہ اضلاع انبالہ۔ فیروزپور
لاہور۔ ملتان۔ راولپنڈی و
سیالکوٹ مین باوجودیکہ غیر اقوام
کی آبادی ۱۱۳۰ اور ۲۲۲۰
کے مابین ہے تاہم ان مین کوئی
موت دکہلائی نہین گئی۔ برخلاف
اسکے ڈیرہ غازیخان مین غیر اقوام
کی آبادی ۳۷ ہے تاہم انمین
۱۱ موتین وقوع مین آئین۔
اس بارہ مین اضلاع کی رجسٹرارون
کو متوجہ کیا جاوے گا۔
(۱۵) سنہ مذکور مین اونچاس
بڑے بڑے قصبات مین اموات
کی اوسط ۳۲ تہی مگر سال گذشتہ
مین ۴۱ تہی۔ موت کی شرح
زیادہ سے زیادہ قصبہ سونی پت
مین ۳۷ پال وال مین ۵۷

کیتل مین ۵۵۔ کرنال مین ۴۶۔
دہلی مین ۴۲۔ جہجر مین ۴۱ رجسٹر
ہوئی
(۱۶) پیدائش و اموات کی رجسٹری
یوروپین و یوریشین آبادی مین
بہت ناقص ہے نقشجات سے پیدائش
کی شرح ۹، ۲۷ اور موت کی شرح
۳، ۲۴ انہین دسال بہر کے
معلوم ہوتی ہے۔ اسبا...
پولیس کو تہوڑا عرصہ...
مطلع کیا گیا ہے...
(۱۷) چہاونیو...
پیدائش و...
(ب...
کے...
کی...

راول پنڈی مین ۱۰۷ - ملتان مین
۵،۱۰ صرف ان سات اضلاع مین
یکہزار پانسو تراسی (۱۵۸۳) موتین رجسٹر
ہوئین یعنے ۱۰۰ سے زیادہ دیگر سات
اضلاع یعنے حصار - امرتسر - رہتک
انبالہ - منٹگمری - بنون و
دہلی مین بہی کم و بیش ہیضہ ظاہر ہوا
حصار مین ۸۵ اور دہلی مین
... سے زیادہ نہین پہیلا - باقی
... ع جیساکہ نقشہ نمبر ۲ سے
... ین مذکورہ سے بالکل
... ین مین خفیف خفیف

۵
... ۲ سے
... ہی ہا ...
... وات
... ن مین

کہ پانچ قصبون مین یعنے کیتہل
(ضلع کرنال) امرتسر - راولپنڈی
پالوال - بہوانی مین ہیضہ بشکل وبا
پہیلا - اور اموات انمین بترتیب
۱۰۴ - ۷۱ - ۶۰ - ۳۱ و ۲۵ درج
رجسٹر ہوئین لیکن اموات کا تناسب
آبادی کے ساتھ صرف کیتہل مین
زیادہ تہا یعنے ۵،۱۰ فی ملین -
پالوال مین بہ نسبت ۲،۱۹
راولپنڈی مین ۲،۲۴ - بہوانی
۴،۷۰ - اور امرتسر مین ۲،۴۰ تہی
اضلاع لاہور - ملتان - انبالہ اور
دہلی مین اموات کا شمار مختلف تہا یعنے
۱۷ و ۵ کے مابین ؛

بحری مرض

جب نیا آدمی جہاز پر سوار ہوا اور
اسکو جہاز کی بیماری ستاتی اور

متلی وغیرہ سے پریشانی ہو تو اسکو
خود اپنی مزاج کی اصلاح کرنی
چاہئے - جب خوب متلی ہونے
لگے تو فوراً ہی اصلاح کرنے سے
آرام ہوگا - انسان جابجا چل پہر
سکتا ہے اور کہانا بہی کہا سکتا ہے
سمندر کی بیماری کی خاص وجہ
لوگ بہت کم سمجہتے ہین یہہ بیماری
حرکت جہاز کی وجہ سے ہوتی ہے -
خشکی پر بہی جب آدمی کو تکان
ہو تو خواہ مخواہ متلی ہوجاتی ہے
بہت کم جوان آدمی دیکہے ہونگے
کہ جہولا جہولی اور انکو متلی نہ ہو -
بعض لوگ ریل گاڑی پر سوار ہوتے
ہین تو وہان بہی انکو متلی ہوتی
ہے بچون کو یہہ ... نہین
ہوتی - سبب ...

قوی ہوتا ہے اس جنبش کی وہ
پروا نہین کرتے - مضبوط آدمی
بہی محفوظ رہتے ہین - اور یہہ
جواب دینا مشکل ہے کہ جو شخص
سمندر کا سفر کرتا ہے وہ سوائے
دو ایک بار کے پہر کبہی بیمار
نہین ہوتا - مگر بعض لوگ ایسے
عادی نہین ہوتے اور بعض
لوگ ایسے عادی ہوتے
کہ اگر وہ سو بار سمندر کا
تو سو ہی بار اس م
مبتلا ہون -
جہاز پر سوا
اس بیمار
جب ا
کر

بہت ترقی کرتا ہے - جب خفقان
بڑھا دیوانہ پن آیا مجنون ہوئے
پھر یہ مرض نسلاً بعد نسل پنڈ
نہین چھوڑتا ہے -

کیمیا کی تلاش

(بقیہ ماہ ستمبر ۱۸۸۶ء)

اگر اسکی کوئی اصلیت ہوتی تو ضرور
پتہ لگ جاتا مگر مین کہتا ہون
کہ اس سے حاصل کیا ہوتا - اگر
مسطورہ پتیون کے ذریعہ سے
چاندی بننے لگتی تو وہ بھی لوہے
اور تانبے وغیرہ کے برابر ہو جاتی

اگر ژالہ ہر قطرہ در شدے
چو خرمہرہ بازارہا پر شدے

افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے
بعض حضرات نے اس عنقاے گمنام
کی تلاش مین مفت اپنی اوقات
رائگان کی - اسکے شائق اور مبتلا
صدہا دیکھے - مگر یہ مستند ذریعہ سے
سننے مین بھی نہ آیا کہ کسی نے اس
کیمیا کے ذریعہ سے دولت جمع کی
ہو - (یہان قارون کا ذکر نہین ہے)
برخلاف اسکے جن لوگون کو اسکا
شوق دیکھا آدمیت سے خارج دیکھا
ہر وقت مفلس قلاش رہتے ہین -
مجنون کی طرح اسکے سودے مین
کہین کوئی بوٹی ڈھونڈھ رہے ہین
کہین کسی فقیر کی تلاش مین خاک
چھان رہے ہین -

جستجو جتنی ہی دولت کا پتہ ملتا نہین
سر پھرا کرتا ہی پر ظل ہما ملتا نہین

گھر گیا بار گیا وطن آو...
ماباپ وعزیز و اق...
کسی کی خبر نہ...

ایک لنگوٹا باندھے صحرا صحرا
جنگل جنگل پہاڑ پہاڑ پہر رہی ہین
لعنت ہی ایسی کیمیا اور ایسے شوق
پر۔ اس حالت ہین چاندی ملی
بہی تو کیا۔ کیا کیا عقلین ہین کیسے
کیسے شوق ہین۔ ہمارے نزدیک تو
جتنی محنت اُسمین کرتے ہین اگر اُسکی
آدہی محنت بہی گہر مین بیٹہہ کر کرین
تو دین و دنیا دونون حاصل ہون
اگر چار آنے روز کی مزدوری
یا اونے درجہ آٹہہ دس روپیہ
کی نوکری ہی کرلین تو بیٹہتے اُٹہتے
سوتے جاگتے گویا چار آنہ روز کی
سیا بن رہی ہے۔ یہہ کیا بُرا
ہے۔ اسکے سامنے
ہاڑکے پہینکے
نہین ہوتی

اور ہمارے ایشیاے حضرات
محنت سی بہاگتے ہین۔ بس یہی چاہتے
ہین کہ یا تو باپ دادا کچہہ اپنی
کمائی چہوڑ کر مر جائین جس سے
گلچہرے اُڑین۔ یا چہت پہاڑ کر
اللہ میان گہر بیٹہے بہیجدین۔ یا اور
کسی طرحسے مفت کا مال ملجائے
اور امیرانہ اور رئیسانہ طور پر زندگی
بسر کرین۔ اور محنت کرنا کیا معنے
پتہ تک توڑتا نہ پڑے۔ اس قسم
کے خیالات والے آدمی کو اللہ
میان کبہی کیمیا نہ بنانے دیگے۔
اگر درحقیقت بوٹی پہونچ جائیگی اور
چاندی اور سونا تیار ہورہا ہوگا
تو اُسکی بہی تاثیر کو بدل دیگے۔
بے مشقت دنیا مین کسی شخص کو ہمارا
حکم نہین ہے۔

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

طبّی سوالون کے جواب

محب من اڈیٹر صاحب تسلیم جواب سوالات متعلق طب مندرجہ رسالہ تکمیل الحکمت نمبر ۷ مطبوعہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء حسب منشاء سایل بطب ہی اختصاراً تحریر کیا گیا

رسالہ فرماکر ممنون
نسخہ ہے
اکسیر کا نسخہ جو بلی
قولنج
دولت بے محنت
سہری جسکو

انگریزی مین لڈ کالک کہتے ہین۔ عموماً لڈ کے کا نہین کام کرنے سے یا لڈ کے برتن بنانے سے جب لڈ کے ذرات جسم مین سرایت کر جاتے ہین پیدا ہوتی ہے اور خاص علامات

لڈ پائیزن کی مثلاً منہہ سے کثرت سے رطوبت کا جاری ہونا اور مسوڑے کے کنارون پر نیلی لکیر کا ہونا۔ خاص علاج لڈ پائیزن سے فائدہ ہوتا ہے اور رکامن کالک یعنے سپازم آف دی کولن عموماً خراب غذا و میوجات کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے اور خاص علاج کسٹرایل او لاڈنم سے فائدہ ہوتا ہے۔

سوال۔ دیسنٹری مین پیور ایبس کیون ہوتا ہے

جواب ڈسنٹری یعنے انفلامیشن اف لارج انٹس تائینز مین فارن باڈی مثل سلف ... وغیرہ پورٹل وین کے ... لیور مین جاکر انفا... ہے اور ...

سوال۔ فالج سربی اور دوسرے فالج مین کیا فرق ہے

جواب فالج سربی جسکو انگریزی مین لڈ پالسی کہتے ہین عموماً لڈ کے کان مین کام کرنیسے یا لڈ کے برتن بنانے سے جب لڈ کے ذرات جسم مین سرایت کرجاتے ہین پیدا ہوتی ہے اور خاص علامات لڈ پائیزن مثلاً منھہ سے کثرت سے رطوبت کا جاری ہونا مسوڑون پر نیلی لکیر ہونا وغیرہ۔ اور خاص مقام کا پرالیسس ہوتا ہے یعنے بازو کے اکسٹنسر مسل کا پرالیسس ہوتا ہے اور خاص علاج لڈ پائیزن سے فائدہ ہوتا ہے

...من پرالیسس ہر مقام پر ہوسکتا ہے ... فیشیل پرالیسس کہلاتا ہے ... ہمی پلیجیا کہلاتا ہے

آتشک سے پیدا ہوتا ہے اور خاص علاج سردی۔ آتشک اسٹمر کنیا۔ الکٹرسٹی سے فائدہ ہوتا ہے۔

سوال۔ بیہوشی شراب اور افیون مین فرق کیا ہے

جواب شراب کی بیہوشی جسکو انگریزی مین الکحل پائیزن کہتے ہین۔ خاص شراب کی بو منھہ سے پیوپل ڈائی لیسٹ ہوتی ہین۔ اور افیون کی بیہوشی جسکو انگریزی مین اوپیم پائیزان کہتے ہین۔ خاص منھہ سے افیون کی بو اور پیوپل کنٹرکٹ ہوتے ہین

سوال موت کے قسم کی ہوتی ہے

جواب موت تین قسم کی ہوتی ہے یعنے انسان تین طور سے مرتا ہے

کیحالت مین مر جاتا ہے۔

الراقم۔ خادم الاطبار خاکسار سرت رائم مٹیو ڈاکٹر سنخور علاقہ ریاست پٹیالہ

اشیا خوردنی اور نوشیدنی کی نگرانی

دبدبہ قیصری کا یہہ خیال صحیح ہے کہ جسطرح ہر ایک چہاونی مین فوجی ڈاکٹر اشیا خوردنی اور نوشیدنی کی نگرانی کرتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک میونسپل کمیٹی کا فرض ہے کہ وہ اشیاء خوردنی اور نوشیدنی کی نگرانی کا بندوبست کرے تاکہ مضر صحت اشیا فروخت نہونے پاوین بنگال کی پبلک اونپین مین درحقیقت اثر پیدا ہوا ہے جسپر لحاظ ہوکر وہان ناجائز گہی کا فروخت ہونا بند ہوگیا ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس قانون کو تمام ہندوستان مین جاری کیا جاوے جو صرف بنگال سے متعلق ہوا ہے۔

مارگزیدہ کا علاج

سیلون ابزرورسنے ایک شخص مارگزیدہ کے علاج کا ذکر کیا ہے جسکو مار سیاہ نے کاٹا تھا۔

ایک مشہور رئیس ۷ بجے کہانا کہا رہا تہا کہ نوکر دوڑا ہوا آیا اور کہا کہ چوکیدار کو سانپنے کاٹا۔ چہہ قلی اسکو علاج کے لئے لائے ہین۔ رئیس اٹہا اپنے نوکرون حکم دیا کہ جتنے لیمون ہون سب [illegible] چنانچہ انکو تر اشکر [illegible] نصف گلاس [illegible] تمام [illegible]

که وه بائین پانو کی انگلی مین تہا
عرق نہین لگایا۔ بلکہ زخم کے
گرد جونکین لگائین اور دس منٹ کے
بعد پہر عرق ملا۔ جب جونکین خون پکر
گئی بار گر چکین تو زہر کا اثر جاتا رہا
کل تیس جونکین لگائی گئی تہین اُسوقت
تک یہہ شخص بیہوش پڑا تہا اب
اُسنے آنکہہ کہولی اور کہا مجہی آرام
ہے۔ تب پانو کو گرم پانی سے دہو کر حلوا باندہ دیا
تیسری بار عرق لیموں پلا کر پلنگ
پر لٹا دیا اور کہدیا کہ تین تین گہنٹہ
کے بعد حلوا باندہا جائے۔ غرضکہ
دوسرے روز صبح کو تندرست ہوگیا
[illegible] برسات مین سانپ زیادہ
[illegible] اسی موسم مین لیموں

بارش کی نسبت جاننے کے قابل باتین

پانی کا مقدار جو زمین کے مختلف
حصون مین برستا ہی باہم بہت مختلف
ہی ہین جو باتین نیچے لکہی جاتی
ہین پانی برسنے کے متعلق قابل
یاد رکہنے کے ہین۔

۱- چونکہ بارش کے پانی کا زیادہ
حصہ سمندر ہی سے آتا ہے اور
نئی دنیا مین پرانی دنیا کی نسبت
سمندر کا حصہ زیادہ ہے اسلئے
ضرور ہوا کہ امریکہ وغیرہ مین ادہر کے
ملکون سے زیادہ بارش ہو۔

۲- چونکہ بہاپ (جو بارش پیدا
کرنیوالی ہے) سرد ملکون کی
نسبت گرم ملکون زیادہ اُٹہتی ہی

اسلئے یہہ ضرور ہوا کہ سالانہ پانی
کا مقدار خطِ استوا کے قریب کے ملکون
مین زیادہ ہوا اور جیون جیون
مقامات اس خط سے دور ہوتے
جائین کم ہوتا جائے۔
وہ ملک جنمین پانی کثرت سے برستا ہے
یہہ ہین۔ نئی دنیا مین۔ برازیل۔
گیانا۔ ویست۔ انڈیا جزیرے
متوسط امریکہ اور خلیج مکسکو کے
کنارے کے مقامات۔
پرانی دنیا مین۔ گنی اور سنی گامبیا مین
سمندر کے کنارے کے مقامات۔
افریقیہ کا پوربی حصہ۔ ہندوستان
اور سماترا جاوا بورنیو وغیرہ جزیرے
یہہ بات قابل لحاظ ہے کہ خط
استوا کے قریب کے ملکون مین
بارش کا موسم جلد گذر جاتا ہے اور

جیون جیون اس خط سے اتر دکھن
ہٹتے چلین بارش کے دن بڑھتے
جاتے ہین مگر سرد ملکون مین جتنا
پانی سال بھر مین نہین برستا اتنا
گرم ملکون مین ہفتہ ہی بھر مین برس
جاتا ہے۔
۳۔ منطقہ حارہ مین بارش سورج کا
ساتھہ دیتی ہے۔ خط استوا سے
اتر دکھن ۱۰ درجہ کے اندر جو مقام
ہین وہان سال مین دوبارہ برسات
کا موسم آتا ہے کیونکہ سورج خط استوا
کو سال مین دوہی بار کاٹتا ہوا جاتا
ہے دس درجہ کے بعد جو مقامات
اسی منطقہ مین ہین وہان سال مین
ایک ہی بار بارش کا موسم
ہے اور ہم سے
لگاتار قائم رہتا

۴۔ ہندوستان مین بارش مانسون
ہوا پر منحصر ہے۔ ملابار کے کنارے
اسوقت بارش کا موسم ہوتا ہے
جب دکہن اور پچہم کے گوشے سے
یہ ہوا چلتی ہے جو اسوقت ہوتا
ہے جب اُتر مین گرمی رہتی ہے
کروماندل کے کنارے کے
مقامات مین اسوقت بارش کا
سامان ہوتا ہے جب مانسون
ہوا اُتر اور پورب کے گوشہ
سے چلتی ہے جو اسوقت ہوتا
ہے جب اُتر کے ملکون مین
جاڑا رہتا ہے۔
[illegible] جہانتک ان دنون معلوم
[illegible] سے زیادہ پانی آسام
[illegible] پہاڑی پر برستا ہے
[illegible] بنگال سے
موافق ہوا بہاپ کا بہت زیادہ
حصہ اُدہر لیجاتی ہے اور یہہ بہاپ
بنگال کی دلدل دار اور نم زمین
پر سے گزرنے پر سرد ہو کر اور
بہاپ کا اور زیادہ حصہ حاصل
کر کے ہوا کو بالکل بہر دیتی ہے
اور پہاڑ کے سرد سطح سے متبدل
آکر پانی کثرت سے برستا ہے

گائے سے زیادہ دودہ حاصل کرنیکی ترکیب

اپنی گائے کو ہر روز ایسیر گرم
پانی جسمین تہوڑا سا نمک
اور تہوڑی سی بہوسی گہولی
ہوئی ہووے پلاؤ۔ اس کا
نفع فوراً ظاہر ہوگا اور
تم دیکہوگے کہ تمہاری گائے

بمقابلہ پیشتر کے ۵ ۲ فیصدی
زیادہ دودہ دیگی اور صاف
پانی کیطرف کبھی رغبت نکریگی
مگر صرف اُسی صورت مین جب
بہت ہی پیاسی ہوگی۔ نمک اور
پہوسی گھلا ہوا گرم پادہ ہرقیت
خوشی سے پی لیگی اور زیادہ کی
بھی خواہش کرے گی۔
اس قسم کے پانی کی گائے
کے واسطے ایک مقدار مقرر
کرلیجاوے اور صبح اور شام
اور دوپہر کو دیا جاوے۔

بابت ماہ دسمبر ۱۸۸۶ء جلد ۱ نمبر

VOL. 7 —Lahore— Decr 1886—No 12

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہین

(۱) حفظ ما تقدم - طبابت - کیمیا - افعال الاعضا - تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت

(۲) ایسی تدابیر سے عوام الناس کو باخبر کرنا جو صحت کیلیے بہتر خیال کئے گئے ہین اور ان اسباب کو دفعیہ مین ترییبدہ ... جو صحت مین خلل

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات در بارہ حفظ صحت وصفائی وغیرہ اور اوسکے نتائج کی اشاعت -

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض

(۵) مستند انگریزی علمی میگزینون مین جو نئے تجربے فن ... کے متعلق شائع ہوتے ہین ان کا انتخاب

(۶) قدیم وجدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the conditions which lower the standard of public health (3). The results of the researches of the Sanitary Depart Punjab in respect to the sanitary condition of the province (4). The English and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best English scientific Magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern.

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار
نام خریداران ملا محصول	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]
... وسار ...	[illegible]

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance			Yearly in arrears			Single copy		
For Station Subscribers.	2	13	0	4	3	6	0	[illegible]	[illegible]
„ Out Station	3	[illegible]	0	4	[illegible]	0			
„ Chiefs and Government officials	4	14	0	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہ رسالہ بعض بعض صاحبون کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو دو ہفتے کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہو گی اگر رسالہ بند کرانا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھ رقوم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور جاری رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم **احمد علی** زبدۃ الحکماء لاہور وایڈیٹر و پروپرائٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱؎ زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲؎ فی صفحہ ۔ زیادہ اشاعت کیلئے رعایت ہو گی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمت بابت ماہ دسمبر ۱۸۸۶ء

پانی کا بیان

(بقیہ ماہ نومبر ۱۸۸۶ء)

انسان کے جسم مین سردی وگرمی کی حالت کے ایک مقرری اندازہ پر رہنے کا سبب غذا ہے جسکا کچھہ مقدار ہر روز کہایا جاتا ہے پس غذا کے کہانے سے دو اغراض ہین۔ اوّل غرض اسکے استعمال سے یہہ ہے کہ اس سے جسم کی پرورش ہوتی ہے اور دوسرا فایدہ یہہ ہے کہ اس کے کھانے سے جسم کی حرارت قایم رہتی ہے گویہی اعلے افعال ہین (یعنے غذا کا جسم کی پرورش مین کام آنا اور اسکی حرارت کو قایم رکہنا) جو ہمارے جسم مین علے الدوام جاری رہتی ہین مگر انکے ماسوا اور دوسری قسم کے بہی افعال ہین جو غذا رسانی کے متعلق ہین۔

ہم چاہتے ہین کہ اسجگہہ پر غذا کے مختلف اقسام کا بیان ترتیب وار تحریر کرین پس غذا کی اقسام کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے۔

ترتیب اقسام غذا

نوع اوّل۔ اسمین اُون اقسام کے اغذیہ داخل ہین جو ہمارے جسم کی پرورش کے لئے ضروری ہین۔ اور اس نوع مین تین اقسام داخل ہین قسم اوّل مین معدنی اشیاء شامل ہین مثلاً پانی اور نمک اور نباتی اور حیوانی خاکستر۔

قسم دوم مین وہ اشیاء شامل ہین جن سے حرکات تنفس کو مدد ملتی ہے اور حرارت عزیزی قایم

رہتی ہے اور جنمین کاربن موجود ہوتی ہے۔ مثلاً نشاستہ اور مادہ اور چربی وغیرہ۔

قسم سوم۔ مین وہ اشیاء داخل ہین جنمین نائی ٹروجن موجود ہوتی ہے یعنے وہ اشیاء جنسے گوشت و ہڈی و خون وغیرہ کی ساخت اور جسم کی پرورش مقصود ہے مثلاً کسے ٹرین۔ (جبن) اور ال۔ بیومن (سفیدی بیضہ) اور فائی۔ برن

نوع دوم مین اغذیہ دوائی یا مساعد داخل ہین۔ یعنے ایسی اشیاء اسمین شامل ہین جو بطور دوا کے ہمارے جسم مین مدد کرتی ہین اور اس نوع کے بھی تین قسمین ہین۔

قسم اوّل مین مفرحات شامل ہین مثلاً خالص الکحل اور روغنات بخار صفت

قسم دوم مین مسکن اعصاب داخل ہین مثلاً ال۔ کے۔ لائے۔ ڈز۔

قسم سوم مین مخدرات پائے جاتے ہین مثلاً تنباکو اور بھنگ اور افیون۔

نوع سوم۔ مین غذا زائدہ پائے جاتے ہین یعنے اسمین وہ اشیاء شامل ہین جو ہماری معمولی غذا سے زاید ہون اور اس نوع کا ایک ہی قسم ہے۔

قسم اوّل اسمین ایسے اشیاء شامل ہین جو از قسم گوند اور جلی ٹائن وغیرہ کے ہون۔ اس ترتیب اقسام غذا سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انسان کی غذا دو بڑے اقسام مین منقسم ہے ایک قسم وہ ہے جس سے ہمارے زندہ رہنے کے لئے علی الدوام ضرورت ہے اور جسکے بغیر ہمارا جینا

دشوار ہے اور دوسرا قسم وہ ہے
جو دوا کے طور پر ہمارے جسم کی
مدد کرتا ہے ایک تیسری قسم کی
غذا بھی ہے جسکا نام ہمنے غذا زائدہ
رکھا ہے۔ پس ہم اس مضمون مین
نوع اوّل کی اغذیہ مین سے اپنی
غذا کے اوس بڑے رکن کا بیان
کرینگے جسکو ہمنے عنوان مین سب سے
اوّل درج کیا ہے یعنے پانی۔
چونکہ ہم بغیر پانی کے زندہ نہین
رہ سکتے اور اسکا پینا ہماری زندگی
کے لئے ضروری ہے۔ پس اسی
سبب سے ہماری زندگی کے بقا
کے لئے ضروریات سے شمار کیا گیا
ہے مذکورہ بالا ترتیب اقسام غذا
سے یہ بات روشن ہے کہ غذا
دوائے مین ایسے اشیا شامل ہین

جواز قبیل عروق و شراب و بوزا کے
ہین مگر یہ اشیا ہماری زندگی کے لیے
زیادہ ضروری نہین کیونکہ اکثر
اشخاص ہین جو انکو اپنے استعمال مین
نہین لاتے مگر تو بھی زندہ رہتے ہین
اور ایسی اشیا جواز قبیل چاء و قہوہ وغیرہ
ہین انکو بھی اغذیہ دوائی تصور کرنا چاہئے
اور علی ہذا دوسرے اشیا جنکا ہمنے مذکورہ
بالا ترتیب اقسام غذا کی نوع دوم مین
ذکر کیا ہے وہ بھی اغذیہ دوائی ہین
ہم ان اشیا کو اغذیہ دوائی کے
نام سے اسواسطے موسوم کرتے ہین کیونکہ
یہ اشیا ہمارے جسم پر دوا کے طور پر
عمل کرتے ہین ہم الکحل کو غذا کے طور
پر استعمال مین لاتے ہین بعینہ جیسا
کہ ہم کافور اور دوسرے بخار صفت
اشیاء کو دوا کے طور پر استعمال

کرتے ہین۔

ہماری دانست مین دوا اور غذا
مین بہت زیادہ تعلق و رشتہ ہے
(مگر اکثر اشخاص اس تعلق کو اسقدر زیادہ
نہین خیال کرتے) اور اسکی وجہ یہہ ہے
کہ بسا اوقات ادویات غذا کے
طور پر استعمال مین لائے جاتے ہین۔

ان چند مضامین مین ہمارا ارادہ
ہے کہ ہم اون اشیاء غذائی کی
بابت تحریر کرین جو ہمارے جسم کے
پرورش کیواسطے نہایت ضروری
ہین۔ چونکہ ہمنے غذا کے اقسام کو
جیسا کہ مذکور ہوا سات حصون مین
تقسیم کیا ہے پس اس رسالہ کے
ناظرین پر واضح ہو جاوے گا کہ
اوّل نوع کی قسم اوّل کی اشیاء کا
دوسری قسم کی اشیاء کا نسبت
تیسری قسم کی اشیاء کے ساتھ
زیادہ قریبی ہے۔ اور جب ہم
اول قسم کے اشیاء کی طرف دیکھتے ہین
تو ہمین معلوم ہوتا ہے کہ تمام مشروبات
یعنے نوشیدنی اشیاء کے (جنکو ہم روز
اپنے پینے کے استعمال مین لاتے
ہین) اصل پانی ہے بوندا کی طرف
غور کرو جب ہم اوسکو استعمال مین
لاتے ہین تو ہم درحقیقت بہت مقدار
پانی کا پیتے ہین۔ چاء اور قہوہ کا
بھی یہی حال ہے جب ہم انکو اپنے
استعمال مین لاتے ہین تو ہم فی الحقیقت
پانی پیتے ہین۔ تب پھر نوع اوّل
مین معدنی اشیاء بھی شامل ہین۔
یہہ اشیاء ہمارے اجسام کے
ساخت کے بنانے کے لئے نہایت
ضروری ہین۔

پارااسی ٹک ڈیزیز یعنے وہ امراض جو کرم اور کاہی سے پیدا ہوتی ہین

(بقیہ ماہ اگست ۱۸۹۶ء)

دوسری نوع کے کیڑون کو اسکار سٹاکس بولتے ہین یہ اکثر تو بلّی ہین اور گاہ بچّون مین ہوجایا کرتے ہین جو ایک انچ سے تین انچہ تک لمبے اور انکے سرے نیزہ کی مانند ہوتے ہین۔

تیسری نوع کے کیڑے ٹرائی کوکفلس ڈسپار کے نام سے معروف ہین انکے رہنے کی جگھ سیکم (معاء اعور) یعنے بڑی انتڑی کا شروع اور قولون آنتڑی ہے بعض محقق تو انکو اول قسم کہتے ہین اور بعض دوسری قسم جانتے ہین۔

یہ کرم ڈیڑہ انچ سے دو انچہ تک لمبے ہوتے ہین۔ انکا سر بہت باریک اور لعابی جھلی مین چھپا رہتا ہے بدن پیچیدہ ہوتا ہے۔ یہ بھی نر اور مادہ ہوتے ہین۔ مادہ نر کی نسبت لمبی اور اسکی دم موٹی ہوتی ہے جو مریض ٹایفس فیور (حمی مطبقہ متزایدہ) کالرا (ہیضہ) کلرک ڈاریا (سخت اسہال) سے مرتے ہین۔ اونکی بعد وفات تشریح کرنیسے یہ کرم شکم مین ملتے ہین۔

چوتھی نوع کو اوکسی یورس یا ورمیکولرس یعنے چنونے یا چُنُّتے کہتے ہین یہ کیڑے اکثر بچّون مین ہوتے ہین اور رکٹم (معاء مستقیم) مین رہتے ہین۔ گاہ مردون مین نائنزہ کے اندر اور عورتون کے

اندام نہانی مین چلے جاتے ہین۔ اوسوقت ان مقامون سے ایک قسم کی سفید رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔ ان کیڑون کے ہونے سے مقعد کے کنارون پر بہت خارش ہوتی ہے۔ سانس مین بدبو آتی ہے۔ ناک مین خراش ہوتا ہے اس باعث بچہ ناک نوچتا ہے اور سوتا سوتا چونک پڑتا ہے۔

پانچوین نوع ٹری کاینی سپائی رلیس یعنے وہ کرم کہ جو انسان کے عضلات مین ہوتے ہین جیسے کہ سؤر کے عضلات مین کدو دانہ ہوتی ہین۔

علامات۔ انکی علامتین بخوبی معلوم نہین ہوتین۔ مگر اکثر بے آرامی رہتی ہے۔ نیند بخوبی نہین آتی۔ بھوک نہین ہوتی ہے تپ ہوجاتا ہے۔ جسکی علامتین ٹایفایڈ فیور (حمی مطبقہ ستنا قصہ) کے مانند ہوتی ہین۔ تمام عضلات مین درد شدید ہوکر زیادہ ہوتا جاتا ہے اوپر کے دھڑ مین کہنیان اور نیچے کے دھڑ مین گھٹنے سکڑ جاتے ہین۔ ہاتھ پاؤن پر آماس ہوجاتا ہے پھیپھڑے مین سوزش ہوکر اکثر مریض مرجاتا ہے۔ بعد مرگ تشریح کرنیسے آدمی کے گوشت مین خسرہ کے مانند داغ دکھائی دیا کرتے ہین۔

جب اس قسم کے کیڑونکا کسی مریض مین اشتباہ ہوتو اوسکی زبان کے لگام کے نیچے سے گوشت کا ایک ٹکڑا کاٹکر اوسمین داغ ڈھونڈھنے سے بخوبی شناخت ہوسکتی ہے۔

چھٹی نوع اسکالیرس سٹومیٹا ڈیوڈ
سنے لی یہہ کیڑے اکثر چھوٹی امعاء
اور انکی کیواڑیون مین بہت رہتے
ہین۔ ملک مصر مین یہہ کرم بہت ہوتے
ہین۔ جن لوگون مین یہہ کرم ہوتے
ہین۔ ان لوگون مین اسکے باعث
حصہ مرض اینمیا یعنے کمی خون مین
مبتلا ہوتے ہین۔ یہہ کیسٹر تہائی
سے نصف انچہ تک لمبے ہوتے ہین
سرگول۔ دم کانٹے دار۔ منہہ ضمہ
کی شئی اور متعدد رکہتے ہین۔ یہہ بہی نر
اور مادہ ہوا کرتے ہین۔ اسکے کاٹنے
سے ہیوج (جریان خون) ہوجاتا ہے
اس سبب سے آدمی کو کمی خون کا
مرض لاحق ہوتا ہے یہہ کرم مصر کے
علاوہ شمالی اٹلی مین بہی ہوتا ہے۔

ساتوین نوع اسٹرنگیلس ہرکٹیلس
یہہ کرم ہوا کی نالیون کی جہگہون
مین چلتے ہین و بلے آدمیون مین
انکا رنگ کالا۔ بہورا اور کسی قدر
شفاف ہوتا ہے۔ تہائی سے آدہی
انچہ تک لمبے اور ذرا گول ہوتے
ہین انکا سر جسم کی نسبت پتلا ہوتا
ہے۔

آٹھوین نوع اسٹرنگیلس
جائیگس۔ یہہ کرم آدمی مین
اکثر نہین ہوتے۔ بعض چوپایے جیسے
جانورون مین ہوا کرتے ہین۔ جو
ہمیشہ گردہ مین ملتے ہین۔ اور انکے
باعث گردہ مین دنبل ہوجاتا ہے۔

نوین نوع فایلیریا میڈی نیلسس
یا ڈراکنکیولس یا گنی وارم یعنے
نہرو ایہہ کیڑہ آدمی اور جانور کے
عضلات کی خانہ دار جہلی مین ہوا کرتا ہے

صرف مادہ ہی ہوتی ہے۔ لمبی
سفید ڈورے کی مانند اور آدمی
کے بدن مین اکثر اور کبھی پندرہ بیس
پچاس ہوتی ہین۔ اس کیڑے کا ظہور
اکثر گرم ملک مین بہت ہوتا ہے
چنانچہ اس ملک حبش اور
مصر وغیرہ مین یہہ کیڑا خصوصیت سے
ظاہر ہوتا ہے۔ بمبئی۔ بنگالہ۔
مدارس۔ اور بانگر (ضلع حصار)
مین بھی بہت ہوتے ہین نیچے کے
دہڑ مین اوپر کے دہڑ کی نسبت
زیادہ نکلتے ہین یعنی فیصدی (۹۹٫۹)
نیچے کے دہڑ مین ظاہر ہوا کرتی مین
کبھی یہہ کرم نکلنے کیوقت نقصان اور
بہت تکلیف پہونچاتا ہے اور خصوصاً
جب آنکھ یا زبان وغیرہ مین
نکلتا ہے

یہہ مرض سقون (بہشتیون)
یا اون لوگونکو جو پانی مین کام
کرنے والے ہین۔ ماچھیون۔ زمینداروں
اور مالیون وغیرہ کو زیادہ ہوتا ہے۔
آدمیون کے علاوہ گھوڑے اور
کتے وغیرہ حیوانون مین بھی یہہ
کیڑے پیدا ہوکر تمام خانہ دار جہلی
مین پھیل جاتے ہین۔

علامات۔ جب یہہ کیڑا اوپر ابھرا ہوتا
ہے تو اوسکی جگہہ پر درد تو کچھ زیادہ
نہین ہوتا مگر خارش معلوم ہوتی ہے
تین چار ہفتے کے بعد وہان پر چھوٹے
چھوٹے دانے پیدا ہوکر چند ہی
گھنٹہ مین بڑے ہو جاتے ہین۔ اگر اسوقت
دانہ کو کھولدیا جاوے تو صاف پانی جیسا
نکلتا ہے۔ مگر جب دو تین روز بعد
[illegible]

خارش زیادہ اور خراش دار زخم ہو جاتا ہے اور اوسکے اندر کیڑا معلوم ہوتا ہے۔

یہہ کیڑے مدراس کے درمیان تو گرمی کے موسم مین اور بمبئی مین برسات کے ایام مین زیادہ ہوتے ہین۔ اور ہر برس ان معینہ موسمون مین زیادہ ہوا کرتے ہین۔

ان مقامون مین اگر کوئی شخص جائے تو دو سال تک اوسکے نہین نکلتے۔ اکثر چھوٹے چھوٹے کیڑے کچے تالابون مین یا اوسکے کنارون کی مٹی مین رہا کرتے ہین۔ پس ایسے تالابون کا پانی پینے والون یا اونکی مٹی مین چلنے پھرنے والون کے جسم مین یہہ کرم ہو جایا کرتے ہین۔ اور سقون کے اکثر شانے پر (اوجگہ کہ جہان مشک

اوٹھایا کرتے ہین) ہوا کرتا ہے۔ ایک اور قسم کا نہروا آنکھ مین نکلا کرتا ہے مگر اس ملک مین نہین ہوتا۔

ڈاکٹری علاج۔ کرمون کی اسکار ڈس قسم مین کیومل (زیبق اخضر آمیز اول) دو گرین تخمیناً ایک سرخ جلپ کمپونڈ۔ (سفوف جلاپا مرکب) دس گرین اندازاً پانچ رتی ملا کر ہفتہ عشرہ مین دو تین مرتبہ دین اور اس دوا کا زیادہ استعمال نکرین۔

الراقم خادم الاطباء
سید بندہ علی عفی عنہ مدرس علی مدرسہ کاکرہ سابق ملازم محکمہ حفظان صحت ریاست عالیہ پٹیالہ دام اقبالہ

چاندی کے زیور یا برتن صاف کرنیکی آسان ترکیب

اگر چھلے ہوئے آلو کے ٹکڑے

پانی مین جوش دین اور اوسمین
چاندی کا کوئی زیور یا برتن ڈال
دین تو تہوڑی دیر مین نہایت صاف
ہوجائیگا اور اگر کوئی چیز منقش ہوگی
تو اوسکے اندر کی مٹی اور میل کچیل
نکلجائیگا۔

کہانا کسقدر کہانا چاہیئے

اس بات کا جاننا ضرور ہے
کہ انسان کسقدر کہانا کہائے جس سے
اوسکا جسم پرورش پائے اور تندرست
رہے۔ اٹلی کے ایک شخص کی
روایت مشہور ہے کہ اوس نے
بے احتیاطی سے ۳۰ برس کی
عمر مین اپنے تئین بگاڑ دیا۔
مگر پانچ چہٹانک بناتاتی غذا کے
ہر روزہ استعمال سے پہر دہ سو
برس تک زندہ رہا اور اوسکے
قوا ایسے ہوگئے کہ شاید بیس
برس کی عمر مین بہی ایسے نہونگے۔
اسیطرح ایک فرانسیسی کی عمر بہی
سات چہٹانک ہر روز اوس غذا
کے استعمال سے دراز ہوئی۔
روس کا شہنشاہ سات سیر گوشت
ہر روز کہاتا تہا اور ایک اور شخص
اوتنا ہی ایک دفعہ مین کہاجاتا تہا
غرضکہ کہانے کی مقدار ہر شخص کے
برابر نہین ہے۔ پس کہانے کی
مقدار بتانیوالی ہماری خواہش ہے
جو حالت تندرستی مین پائی جاتی
ہے۔ جبکہ تالو مین پہلے کے سے
کہانے مین لذت نہین پائی جاتی
ہو اور خواہش غذا بہی نرہی
ہو تب کہانے سے ہاتھ کہینچ تو
معلوم ہوگیا کہ تم پیٹ بہر کہا چکے

جس شخص کو اچھی طرح ہوش نہو مناسب ہے کہ ہرگز کہانے کی طرف رخ نکرے

مارگزیدہ کا علاج

مخدوم بندہ جناب حکیم احمد علی صاحب زبدۃ الحکماء دام اقبالہ تسلیم مزاج شریف مضمون ذیل کو اپنے رسالہ تکمیل الحکمۃ مین درج فرما کر ممنون فرما دین۔

ماہ اکتوبر ۱۸۹۶ء کے پرچہ تکمیل الحکمۃ مین مارگزیدہ کا علاج مندرج تہا۔ جو ایک مشہور رئیس نے آب لیمو سے کیا تھا فی الحقیقت مندرجہ علاج نہایت مجرب و موثوق بہ ہے اور نہ صرف مسموع و شنیدہ بلکہ اکثر کتب فن اسکی شہادت مین ناطق ہین چنانچہ مجربات حکیم ارزانی مین لکھا ہے کہ جس شخص کو سانپ نے کاٹا ہو اور یقینا معلوم نہو کہ سانپ نے کاٹا ہے یا اور کسی چیز نے تب رفع اشتباہ کے لئے آب لیمو مقام ملدوغ پر لگانا چاہئے پس اگر آب لیمو طلا کرنیکے بعد مقام ملدوغ پر آبلہ اٹھ آئے تو یقین کرنا چاہئے کہ سانپ نے ہی کاٹا ہے ورنہ دل کو اطمینان دین اور کسی طرح کا خوف و اندیشہ نکرین کیونکہ کسی اور چیز نے کاٹا ہوگا۔ اور آب لیمو مقام ملدوغ پر لگانا زہر کو دافع ہے اور اوسکی سرایت کو مانع بعض مجربین چونہ کو بھی اسمین ملاتے ہین مخزن مین ہے کہ لیمو دافع سموم ہوام و حشرات الارض مثل سانپ بچھو وغیرہ ہے اور ادویہ قتالہ کے مضرت کو دفع کرتا ہے بعض کتب

علم النباتات مین ہے کہ آب لیموکو
دفع زہر مار وغیرہ مین خاصیت عجیب ہے
عبد اللہ بن جعفر بصری نے ایک
نہایت عجیب حکایت لکہی ہے کہ نہر دجلہ
کے کنارہ پر میرا ایک گانو تہا
مینے وہان سکونت اختیار کی اور
میرے مکان کے پاس ایک باغیچہ
تہا جسمین بہت سے درخت کئی اقسام
کے موجود تہے ایک دن ناگاہ
بہت بڑا سیاہ سانپ اوس باغیچہ سے
ظاہر ہوا مین افسونگر (جوگی) کی
تلاش مین ساعی ہوا کہ وہ آکر اوس
سانپ کو پکڑے جہد بلیغ کے بعد
ایک افسون گر (جوگی) ملا مینے
اوسکو کچھ خرچ بہی دیا اوسنے
اپنی افسونگری شروع کی تہوڑی
ہی دیر ہوئی تہی کہ وہ سانپ

تیر کیطرح اوسکے سامنے آیا اور
آتے ہی اوسکو کاٹا افسون گر فوراً
راہی ملک بقا ہوا تب مینے سانپ
کے خوف سے مکان مسکونہ و باغیچہ
کو ترک کیا اور اوس سے فاصلہ
پر رہنے لگا عرصہ کے بعد ایک اور
افسونگر میرے پاس آیا اور کہا کہ
مینے سنا ہے تمہارے مکان مین
سانپ ہے مین اوسکو پکڑنا چاہتا
ہون مینے اوسسے سابق افسون گر
کی حکایت بیان کرکے کہا کہ مین
نہین چاہتا کہ تو بہی اوس موذی کا
شکار بنے اوسنے کہا کہ وہ میرا
بہائی تہا مین سانپ سے اوسکا
بدلہ لیا چاہتا ہون تب مین نے
اوسکو وہ باغ دکہا دیا اور خود کوٹھے
پر جاکر تماشا دیکھنے لگا اس افسونگر نے

ایک روغن اپنے پاس سے نکال کر
تمام بدن پر ملا اور ایک روغن آگ
پر رکھا تھوڑی دیر مین وہ سانپ
بڑے جوش سے نکلا اور پہلے
افسون گر کے قریب آکر اور پھر اسکو
دیکھکر بھاگا افسونگر نے تعاقب کیا
اور پکڑ لیا سانپ نے اپنا سر الٹ کر
اوسکے ہاتھ پر کاٹ لیا اور بزودی
تمام بھاگ گیا مین اوس شخص کو
اپنے مکان پر اٹھوا لایا مگر وہ شخص
اوسی شب کو ہلاک ہوا اس واقعہ
سے لوگون کے دلون مین زیادہ تر
خوف پیدا ہوا اور اکثر لوگون نے
اُس بستی کی اقامت ترک کر دی
عرصہ دراز کے بعد ایک اور
افسونگر وارد ہوا اور سانپ کا حال
دریافت کیا مینے بعد حکایت حال

اوسکو منع کیا اوسنے بیان کیا کہ وہ
دونو افسونگر میرے بھائی تھے
مجکو اُنکا انتقام منظور ہے چونکہ شکل
وصورت مین اونہین کے مشابہ تھا
ناچار مینے باغیچہ کا نشان دیا اور
حسب دستور سابق کوٹھے پر دریافت
حال کے لئے جا بیٹھا اوسنے بھی
بدستور سابق ایک روغن بدن پر
ملکر دوسرا آگ پر رکھا تب وہ سانپ
فوراً سامنے آیا افسونگر نے اسکو
پکڑا سانپ نے افسونگر کی انگلی پر چوٹ
کی اور زخم دیا اوسنے فی الحال
اوس سانپ کو ایک صندوقچہ مین
جو ہمراہ لایا تھا بند کیا اور انگلی اپنی
تراش کر ایک روغن جوشاندہ
مین رکھدی مین اُس افسون گر کو
اپنے مکان پر لایا رستے مین

لڑکے لیمو سے کھیل رہے تھے
اُسنے دیکھکر کہا کہ یہ شئے تمہارے
ملک مین ہوتی ہے مینے کہا بہت
اُسنے کہا جسقدر ہوسکے میرے واسطے
لاؤ کہ ہمارے شہر مین لیمو تریاق کے
مثل ہے مینے کہا کہ تمہارے شہر کا
کیا نام ہے اُسنے عمان بتایا
مینے بہت سے لیمو اُسکو دئیے اُسنے
اُنکا عرق زخم پر لگانا شروع کیا
حتٰے کہ اثر زہر جاتا رہا اور افسونگر
سلامت رہا اُسنے کہا کہ میری زندگی
وجانبری لیمو کے سبب ہوئی اگر
میرے بہائی لیمو پاتے تو ہلاک ہوتے
بعد ازان اوس سانپ کو صندوق سے
نکالکر اور سر و دم اوسکی کاٹ پھینکدی
اور اُسکو جوش دیکر روغن نکالکر شیشی
مین بہا اور اپنے وطن کی راہ لی

مذکورہ بالا حکایت بہی مصدق علاج
ہے اور بہی بہت جگہ سے اسکی
تصدیق ہوتی ہے بخوف طوالت
اسی پر اکتفا کرتا ہون چاہئے کہ
لوگ اس عمدہ علاج سے مستفید ہون

الراقم
خوشہ چین حاذق حکیم نور محمد اوصلہ اللہ الیہ
اے کل ہاپرید طبیب کل ضلع لاہور

مرض سل کے روکنے والے علاج

باوجودیکہ بہت عمدہ عمدہ علاج اس
مرض کے دنرات نکلتے ہین تسپر بہی
یہ مرض بدستور قوی اور باربار
ہوتا ہے اور اسکے علاج کے لئے
ہر وقت ڈاکٹر کو فکر کرنی پڑتی ہے
اسکے علاج کے لئے بہت سی نئی ادویہ
ایجاد ہوئی ہین لیکن ابہی تک کوئی

ایسی دوا پیدا نہین ہوئی جو اس
مرض مین خاص ہوا ور آخر الامر یہہ نتیجہ
نکلا ہے کہ غذا کی صفائی اور آب و ہوا
کا پورا پورا لحاظ رکھنے سے ہی صرف
مرض رک سکتا ہے۔ تسپر بھی اگر یہہ
مرض پورے طور پر ظاہر ہو گیا ہے
تو سوائے کچھہ ایام ٹہر جانے کے
اور کچھہ نہین ہوتا ہے پس جبکہ ہم
دیکھتے ہین کہ اسکا علاج کرنا اسقدر
ناممکن ہے تو یہہ سوال عاید ہوتا ہے
کہ آیا اگر ایسا علاج کیا جاوے جس سے
یہہ مرض پہلے ہی سے رکے بہتر اور
طریق علاج سے نہو گا۔ وہ باتین جو
مرض سل کے روکنے کے لئے
ضروری ہین بخوبی ظاہر ہین۔ لیکن
انکا برتاؤ کرنا بہت مشکل ہی مثلاً
خشک زمین پر مکان بنا ہوا ہو

تو کیا یہہ علاج جسمین سونے کے کمرے
خوب کشادہ ہون اور صاف ہون
ہوا بہت آتی ہو۔ اور سورج کی روشنی
اور تازہ ہوا کی قلت نہو آدمی خوب
محنتی ہوا ور عمدہ بدلکر غذا کہاتا ہو
پس ان باتونکی پابندی اسمرض
مین ضروری ہے یہہ شرائط صرف
امیرون کے لئے ممکن ہین لیکن
بیچ کے آدمیون کے لئے مشکل اور
غریبون کے لئے تو ناممکن ہین لیکن
کیسا ہی غریب کیون نہو کم و بیش
انکی پابندی کر سکتا ہے کیونکہ صفائی
رکہنے کے لئے بہت دام خرچ نہین
ہوتے ہین اور صاف ہوا تو خدا کے
فضل سے اوس سے بہی سستی
ہے اور عمدہ اور پرورش کنندہ غذا
مین اکثر بہت دام نہین خرچ ہوتے

اور کہانے میدان مین محنت مشقت
کرنا غریب آدمی کیلئے اوتنا ہی
وستیاب ہے جیسا کہ اندر بند مکان
مین جسکی ہوا نہایت درجہ خراب ہوتی
ہے پس یہہ تمام باتین ہر غریب اور
امیر کم و بیش کرسکتا ہے اگر وہ یہہ
سمجھ جاوے کہ کن حالتون مین
اوسکے لئے یہہ باتین لازم و ضروری ہین
اس بات کے سوچنے سے ایک
دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے جو کہ بہت
مشکل ہے یعنے وہ کونسی حالتین
ہین جنہین اس مرض کے روکنے
والی تدبیرین کارگر ہوتی ہین۔ یہہ
مرض جب تک کہ خوب پیدا نہو جاے
تب تک تو اکثر خفیہ رہتا ہے۔
اور جب کہ طاقت زائل ہونے لگے
اور مریض لاغر ہو جائے اور کہانسی

و حرارت شروع ہو جائے اور
پہیپہڑے کے اوپر کے حصّون مین
بیماری شروع ہو گئی ہو تو ایسی صورتون
مین روکنے والے علاج کا ذکر کرنا
حماقت ہے جیسا کہ اگر بخار کی سمیت
جسم مین خوب پیوستہ ہو گئی ہو کہ
ظاہر دوران شروع ہوا ہو اور پہر روکنے
کا علاج کیا جاوے۔ اس سے پیشتر
دو سوال کا خیال کرنا چاہئے۔ یعنے
اوّل کونسے اشخاص کا مزاج اس مرض
کیطرف مائل ہوتا ہے دویم آیا کوئی
ایسی علامات ہین جس سے اس مرض کی
آمد قبل مرض کے پیدا ہونیکے معلوم
ہو جائے۔ پہلے سوال کا جواب جو فوراً
ظاہر ہوتا ہے یہہ ہے کہ یہہ مرض
اکثر سوروثی ہوا کرتا ہے اسبات
کے عوام اور ڈاکٹر دونون قائل ہین۔

اگرچہ یہہ امر ابھی تک ثابت نہین
ہوا کہ کسقدر اثر موروثی اس مرض
کا ہوتا ہے مختلف حساب سے ثابت
ہوا ہے کہ ۳۰ سے ۸۰ فیصدی
بچون کو جنکے والدین مین سے
کسی کو سل ہوا ہو یہ مرض ہوتا ہے
اس لیے ایسے بچون کو روکنے والے
علاج کی نہایت ضرورت ہے اونکی پرورش
مین بہت احتیاط چاہیے غذا اور
صفائی کے قواعد جنکا ذکر ہو چکا ہی
اونکی خوب پابندی کرنا چاہیے پہاڑون
یا سمندر کے کنارہ رہنے کی کوشش
کرنی چاہیے اور اگر ممکن ہو سکے
سمندر کا سفر کرائین زیادہ بڑہنے
لکہنے مین محنت نہ لین اور جہانتک
ممکن ہو ایسا پیشہ سکہین جسمین
کشادہ میدان اور ہوا مین رہنا پڑے

انتہا ہی کی پیروی کرنیسے ضرور فایدہ
ہوتا ہے بہت سے مریضون مین جنہین
ان تدبیرون سے یہ مرض رک گیا
اگرچہ اونکے خاندان مین یہ عارضہ تہا
اور بعد ازان جبکہ اونہون نے ان قواعد
پر عمل نہ کیا تو پہر مرض عود کر آیا
اور بہت بڑہ گیا۔

اس سے زیادہ ضرورت اس روکنے
والے علاج کی ان بچون کو بہی جو کہ
کمزور ہون اور شدید امراض پہیپہڑہ
مین مبتلا ہوتے ہون۔ اگر والدین
تندرست ہین تو بچہ کا ذرا سا لاغر یا
کمزور ہو جانا حالت نمو مین کچھہ
خطرناک نہین ہے لیکن اگر اوسکی
طبیعت اس مرض کیطرف مائل
ہووے تو یہ علامات خطرناک
ہین اگر بچہ مرض ذات الریہ

مین مبتلا ہوا اور اوسکو دیر مین
آرام ہو تو یہ کوئی فکر کی بات
نہین ہے لیکن جب خاندان مین
اس عارضے کا اثر ہو تو انجام
اُسکا خطرناک ہے دوسرا سوال
بہت ضروری اور غور طلب ہے
بہت سے علامات جن سے صرف
آغاز مرض سمجھا جاتا ہے حقیقت
مین اوسوقت ہوتی ہین جب مرض
خوب جڑ پکڑ جاتا ہے بخار دبلا ہونا
رات کو پسینہ آنا ان سب سے نہ صرف
مرض پیدا ہو جانا ثابت ہوتا ہے
بلکہ یہ کہ مرض ترقی پارہا ہے۔
سیلان خون کسقدر علامت پیشرو
اس مرض کی ہے۔
ابھی تک تحقیق نہین ہوا اکثر اشخاص کو
جو ظاہر اتندرست معلوم ہوتے ہین
نفث الدم ہوتا ہے اور اون مین
چند بیماری مین مبتلا ہو جاتے ہین
اور باقی بالکل آرام ہو جاتے ہین
تجربہ سے معلوم ہوا کہ اکثر ایسے
مریضون مین پہلی علامت بلا وجہ
یکایک بھوکھ کم ہو جانا اور قوت ہاضمہ
مین فتور پڑنا ہے۔ پس جسکا تجربہ
اسمرض مین زیادہ ہوگا وہ ہاضمہ مین
فتور ہونے سے عارضہ سل کا بہت
خوف کریگا۔
بہت سے مریض یہ بیان کرینگے
کہ آغاز مرض مین اُنکے بلا سبب
طاقت زائل ہونے لگی یا زکام
ہوا تھا جلد کا فعل بند ہو جانے کو
بعضے اس مرض کا سبب اور بعضے
اسکی علامت خیال کرتے ہین گوکہ
یہ باتین بالکل صاف نہین ہین۔

تاہم بہت سی تدبیرین ہوسکتی ہین
جنکی ترقی کی آیندہ امید ہے سل کا
عارضہ صرف شروع مین دوا کرنے
سے اچھا ہوسکتا ہے اسواسطے
ہر شخص کو اون علامات سے بخوبی
واقف رہنا چاہیئے جو اس مرض
کے شروع مین ہوتی ہین تاکہ فوراً
دوا کرنیکی کوشش کرین کیونکہ
دیر مین دوا کرنیسے عارضہ صرف
ٹھہر سکتا ہے لیکن اچھا نہین ہوسکتا۔ ریفارمر

ہندیون کی طبابت کا بیان

ہندیون کی طبابت کا بیان اسطرحپر
ہے کہ ملک مصر مین طبابت کی بنیاد
جمی اور بعض تواریخ سے معلوم ہوتا
ہے کہ ولایت ہند اہل مصر کے آنیسے
آباد ہوئی تو کیا عجب ہے کہ ہندوستان
مین طبابت کا علم مصر سے آیا ہو۔
خیر یہ تو ہمکو ٹھیک معلوم نہین ہے
کہ ہندوستان مین طبابت کا علم
کہان سے آیا لیکن اتنی بات ضرور ہے
کہ ہند مین طبابت کا چرچہ زمانہ قدیم
سے اور یہان کے وید لوگون نے
پہلے زمانہ مین بغیر مدد دوسرے ملک
والون کے صرف اپنے ذاتی تجربہ
اور ذہانت سے طبابت کا رواج ہوا
تو اطباے یونان نے بڑے بڑے
عجیب اور مجرب نسخے سخت سخت
امراض کے دفعیہ کے لئے ویدک
سے اخذ کئے چنانچہ ابتک وہ نسخہ
یونانی طبابت کے ذخیر مین پاے جاتے
ہین اور منصف مزاجون کا قول ہے کہ
وہ نسخے ایسے عجیب ہین کہ انگریزی
اور یونانی نسائخ انکے مقابلہ مین

عاہ ہین۔ ہندوستان مین طبابت کی بنا ہندون کی کتب تواریخ مین یہہ لکہی ہے کہ تین لاکہہ سچاسی ہزار برس کا عرصہ گذرا کہ برہما جی نے ایک لاکہہ ویدک شاستر کے فرمائے وہ اُس سے کمارنے یاد کئے اور وہ دیوتاؤن کے حکیم مشہور ہوئے انہین کے زمانہ مین دیہوداس ہوا جسنے علم نباتات ایجاد کیا اوسنے کمار سے اندرنے پڑہا اور اندر سے بہاردواج نے سیکہہ کر اس علم کو رواج دیا اسکے بڑے مشہور شاگرد چرت۔ شرت۔ باگہت ہوئے چرت نے فرمایوجی۔ شرت نے علم امراض۔ باگہت نے علم تشریح کی کتابین تصنیف کین۔ عرصہ چار ہزار آٹھ سو برس کے قریب منقضی ہوا کہ جب دہنتر ویدنے ویدک مین نام پایا۔ اسی زمانہ مین ماہر ہوئے علم طب۔ اور رسا رنگ دہنتر نے علم دوا سازی و علم ادویہ کی کتابون کو بنایا۔ بعد اسکے یہان کوئی نامی وید یعنے حکیم نہین ہوا اور کم ہمتی سے کسی نے ترقی کیو اسطے سعی نہ کی جسکے باعث وہ ہندوستان کو جو اپنے ہمعصر یونانیون سے بہی اعلے درجہ کا ترتیب یافتہ کہلاتا تہا اب سب ملکون سے ادنے درجہ کا ہوگیا۔

چیچک کی دوا

منہلا مین چیچک کے لئے یہہ دوا تجویز ہوئی ہے کہ جسکے بدن مین چیچک نکلے اُسکے بدن مین ہر روز دو چار مرتبہ ایک کپڑے سے خالص سرکہ لگایا جائے۔

اطلاع ضروری

ای نادہندگان اجابو اب تو ۱۳۳۱ھ بہی ختم ہوگیا ہے دنیا عالم فانی ہے آخر خدا کے پیش ہونا ہے معاملہ دنیا چندروزہ ہے اگر وہ بہی صفائی سے نہو تو ایسی زندگی پر حیف صد حیف اور خدا کی پہٹکار۔ افسوس کہ ایسی قلیل رقم کیلئے بار بار تقاضا کی ضرورت پڑی اور آپ کچھ توجہ نفرماوین اہل اخبارات اور رسالجات اپنے نادہندگان نیدار سے روپیہ بقایا وصول کرنیکے لئے نالشین دائر عدالت کرتے ہیں ... اور اُن حضرات کے نام نادہندگان کی فہرست مین داخل کرکے مشتہر کرتے ہین مگر بندہ نے ابتک یہہ طریقہ اختیار نہین کیا جسمین صاحبان ذی عزت کی عزت مین فرق آوے۔ یہہ قلیل رقم ذی حیثیت کے نزدیک کچھ حیثیت نہین رکھتی۔ انصاف کرو کہ کئی سال کی حق الخدمت کے مجھے ہم بہی مستحق ہین خوش معاملہ اصحاب کا تہ دل سے مشکور ہون کہ جو بدون تقاضا زرچندہ کے ارسال سے دریغ توجہ نہین فرماتے۔

نام	رقم	نام	رقم	نام	رقم
جناب ڈاکٹر غلام سرور صاحب	سے	جناب سید محمد جعفر علی صاحب	ے	جناب مسٹر احمد علی صاحب	ے
جناب لالہ کشن چند صاحب	عسعہ	جناب ڈاکٹر سید علی صاحب	ے	جناب چوہدری لعل صاحب	[illegible]
آرکمیٹیہای حصار	[illegible]	جناب ڈاکٹر محمد بخش صاحب	ے	جناب دلیپ سنگہ صاحب	[illegible]
جناب ڈپٹی جوگلکشور صاحب	ے	جناب محمد وارث علیخان صاحب	[illegible]	جناب ملک مسٹر قطب الدین صاحب	ے
جناب شیخ عبد المجید صاحب	ے	جناب چونی لال صاحب	ے	جناب سید امین اللہ صاحب	
جناب ڈپٹی شنکر صاحب مدارس گوندہ	ے	جناب شبدت صاحب	ے	جناب ڈاکٹر رضا نخان صاحب	ے
جناب ڈاکٹر نوند لال صاحب	ععہ	جناب حکیم محب حسین صاحب	عہ	جناب حافظ ولی محمد صاحب جسکر	ے
جناب محمد مومن بخش صاحب جسکر	ے	جناب سید عنایت حسین صاحب	ے		

بابت ماہ فروری ۸۷ء جلد ۸ نمبر ۲

VOL. 8 — Lahore February 1887 — No. 2

تکمیل الحکمۃ کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں۔

(۱) حفظ ما تقدم۔ طبابت کیمیا۔ افعال الاعضا و تشریح کے مسائل کی اشاعت۔

(۲) عوام الناس کو صحت کی عمدہ تدابیر سے خبردار کرنا اور صحت کے خلل انداز نہ ہونے کا دفعیہ۔

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی

(۴) انگریزی و دیسی طریق علاج مرض۔ (۵) انگریزی میگزینوں سے نئی تجربات فن حکمت کی انتخاب۔

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران — ماہوار — ششماہی

نام خریداران بلا محصول

ایضاً مع محصول

سرکار و روسا سے

بیماد ... دو ماہ

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1) The principles of the science of Hygiene (2). Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the canditions which lower the standard of public health (3) The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5). Translations from the best english scientific magazines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians.

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy
For Station Subscribers ...	2 13 0	4 3 6	0 4 0
„ Out Station Subscribers	3 0 0	4 8 0	
„ Chiefs & Government officials ...	4 14 0	7 5 0	0 6 6

یہ رسالہ بعض بعض صاحبوں کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہو وہ ہفتے کے اندر مطلع فرماویں ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرانا چاہیں تو درخواست مع رسیدی کے ساتھ رقوم بھی بھیجدیں ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم احمد علی زبدۃ الحکماء لاہور وایڈیٹر وپراپرائٹر متصل کوتوالی کے نام کریں روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں بصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱۰ زیادہ وارسال فرمادیں۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ فی صفحہ ۱ سے زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمۃ بابت ماہ فروری ۱۸۸۸ء

دیہات کی صفائی کا بھی کچھ انتظام ہونا چاہئے

اسمین کچھ شک نہین کہ سرکار نے بنظر رفاہ عام شہرون کی صفائی کے لئے بہت سے عمدہ عمدہ انتظام کئے ہین۔ اور ابھی اسطرف برابر ویسی ہی نظر توجہ چلی جاتی ہے۔

ہم دیکھتے ہین کہ شہرون کے تمام راستون مین پختہ سڑکین بنوادی گئی ہین اور اونکی صفائی کے لئے ہر جگہ جاروب کش مقرر ہین جو صبح و شام اونکی صفائی کرتے ہین۔ پانی بہ جانے کی غرض سے دوطرفہ نالیان تیار کرائی گئی ہین آبادی مین پیشاب گھر موجود ہین تاکہ جابجا لوگون کے پیشاب کرنیسے راستے غلیظ نہون اور رعایا کو بھی تکلیف نہو۔

آبادی سے باہر پختہ پاینخانے تعمیر کرائے ہین اور اونہین خاکروب ہمیشہ صاف کر دیتے ہین سڑکون پر دوطرفہ درخت لگوائے گئے ہین تاکہ مسافرون کو آرام ملے اور ہوا بھی صاف رہے کیونکہ درخت کاربونک ایسڈ گاس (ناقص ہوا) کو جذب کر لیتے ہین اور اکسجن (لطیف ہوا) کو چھوڑ دیتے ہین۔ غرضکہ ہر سال لاکھون روپیہ صفائی شہرون مین صرف ہوتا ہے اور اس سے سرکار کا صرف یہہ منشا ہے کہ ملک کو رونق و زیبایش اور رعایا کو آرام و آسایش حاصل ہو اور بندگان خدا کی تندرستی مین بقدر امکان فرق نہ آئے گو کہ اس صرف کے لئے روپیہ کمین سے آتا ہو

اور کسی سے وصول کیا جاتا ہو تاہم یہہ کارروائیان ہمکو اس امر پر آمادہ کرتی ہین کہ ہم بہزار ادب تہ دل سے سرکار کا شکریہ ادا کرین لیکن اسکے ساتھ یہہ بہی دیکہا جاتا ہے کہ ان سب انتظامات کا اونہین مقامون مین زیادہ تر برتاؤ ہے جہان سرکاری عہدہ دار بالخصوص یورپین حاکمون کا قیام رہتا ہے۔ اور جہان ان بڑے آدمیونکو رہنے کا اتفاق نہین پڑتا وہان کسی قسم کی صفائی کا انتظام نہین۔ اکثر قصبات اور کل دیہات مین کسی قسم کی صفائی کا چرچا نہین۔ نہ سٹرکین ہین نہ جاروب کش نہ نالیان نہ پیشاب گھر نہ پاخانہ غرضکہ کچھہ بہی نہین۔ تو قصور معاف ہم پوچھتے ہین کہ کیا یہہ لوگ سرکاری رعایا نہین؟

یا سرکار اپنی رعایا کو مختلف نگاہون سے دیکہتی ہے یا انسے کسی قسم کا ٹکس نہین لیا جاتا بالکل آزاد کر دئیے گئے ہین۔

یا سرکار واقف نہین کہ ہندوستانی باشندے ابتک صفائی کے مفاد سے محض ناواقف ہین وہ کیا جانین کہ علم سائینس (حفظ صحت) کس چڑیا کا نام ہے اور اکسیجن اور کاربونک کیا بلا ہین۔

وہ کیا سمجھتے ہین کہ لطیف ہوا مفید اور غلیظ مضر صحت ہے۔ دیہاتی راستے اسقدر غلیظ پائے جاتے ہین کہ معاذ اللہ راستون مین دو طرفہ کوڑا کرکٹ گوبر میلہ وغیرہ کا انبار رہنا

اور ایسا انبار کاشتکار کہیتون مین
پانس دینے کی غرضسے جمع کرتے
ہین جو چہ چہ مہینے تک وہین پڑا رہتا
ہے کوئی خبر گیران نہین ہوتا۔
ایام بارش مین جیسا یہ سڑتا ہے اوس
اس سے ناقص اور زہریلی بہاپ
نکلتی ہے ممکن ہے کہ بہت سے
آدمی اس ناقص ہوا کے اثر سے
بیمار پڑتے ہون اور ہزارون جانین
تلف ہوتی ہون۔
نہ اسکے لئے سرکار سے کوئی صفائی کا انتظام
ہے نہ کوئی قید ہے کہ جسکے خوف سے
ان مہاجن کارروائیون مین کسی قسم کی
احتیاط کرنا پڑے اور نہ خود
ایسی واقف کاری کہ اپنی حفظ کی
تندرستی کے خیال سے اسطرف
متوجہ ہون

ہماری راے مین اگر سرکار کے نزدیک
سب رعایا پر یکسان نظر ترحم ہے تو
دیہات کی صفائی کا بھی انتظام ضرور
ہونا چاہئے گو مثل شہرون کے
سب مواضعات مین صفائی کا
انتظام ہونا معلوم کیونکہ اسکے واسطے
ایک بڑی رقم درکار ہوگی غالباً
جبتک کوئی بڑا ٹکس دیہاتی رعایا پر
قائم نہ کیا جاوے تب تک کامل
انتظام کی امید نہین اور چونکہ ہم اپنے
دیسی بہائیون کی حالت سے بخوبی
واقف ہین اپنے اہل و عیال کی پرورش
ہی اونکے لئے ایک بڑا مشکل کام ہے
پس ہماری راے مین اگر اونپر ایک
پیسہ ہوا روپیہ ٹکس مقرر کیا جائے تو
اونسے ادا ہے کرتے نہین بھی مجبور
رہین گے۔ لہذا اجرائے ٹکس جدید

کے لئے تو ہم سرکار سے معافی چاہتے ہین لیکن اتنا عرض کرنے پر دلیر ہین کہ جب ہمکو شکنجہ مین دبا کر خاطر خواہ ٹکس لئے جاتے ہین تو ہماری جان و مال کی حفاظت بھی سرکار پر فرض ہے اور اگر یہ خیال ہمارا غلط ہے تو صرف اتنا ہی کیا جاوے کہ زمینداران کو اسطرف توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے اپنے علاقے مین مناسب طور سے صفائی کی تدبیر کرین اور واقف رعایا کو صفائی کے نفع بخش اور غلاظت کی ضرر رسان خاصیتون کو سمجھائین اور اسبات پر آمادہ کرین کہ آئندہ سے رستون مین کوڑا نہ جمع کیا جائے بلکہ روزانہ آبادی سے دور یا کسی زمین مین یا اپنے کہیت مین پہونچا دیا کرین اور ہر قسم کی صفائی کا خیال رکہین قصاب آبادی مین جانور نہ ذبح کرنے پائین اور چمار مردہ جانورون کو آبادی سے باہر کاٹا کرین اور اونکے ناقص گوشت غلیظ مواد اور ہڈیون کو کسی گڈھے مین بھرکر اوپر سے مٹی ڈالدیا کرین یہ لوگ رفع حاجت کے لئے بستی سے باہر جایا کرین ادہر اودہر ہرگز نہ بیٹھ جایا کرین۔

غرضکہ اس تہوڑے سے انتظام سے ہی رعایا کو بہت کچھ فایدہ پہونچیگا۔

پیاراسی ٹک ڈیزیز یعنی وہ امراض جو کرم ورکائی سے پیدا ہوتی ہین

(بقیہ ماہ دسمبر ۱۸۹۶ء)

کیونکہ اسکے زیادہ استعمال سے انتڑیان کمزور ہو جاتی ہین اور

میوکس (لعابی رطوبت) امعاءِ
زیادہ ہو جاتی ہے اور کیڑے
اونمین رہنے لگ جاتے ہین۔
اوکسی یورس یعنے چنونون کے لئے
سوئیٹ آیل (میٹھا تیل) یا کسٹرایل
(روغن بیدانجیر) یا الیو آیل (روغن
زیتون) کا اینما (حقنہ) کرنا مفید بتاتے
ہین مگر ٹہنڈے پانی کا حقنہ کرنا زیادہ
تر مفید ہے۔ کیونکہ یھ کیڑے ٹہنڈی
پانی سے (خواہ کسی طرح ہو سردی
پہوپخنے سے) مرجاتے ہین اور
تیل کی پچکاری کرنے سے دو تین
دن تک جی سکتے ہین۔
بعض ڈاکٹر ٹہنڈے پانی مین کسی قدر
شراب ملاکر پچکاری کرنا مفید بتاتے ہین
اور کلورائڈ آف سوڈیم (نمک خوردنی
یا نمک طعام) ایک اونس تخمیناً

آدہی چھٹانک واٹر (پانی) بیس ۲۰
اونس اندازاً دس چھٹانک مین ملاکر
روزمرہ پچکاری کرنا عمدہ قاتل
کرم علاج ہے۔
بعض ڈاکٹر کرم کے مریضون کو
ایسی دوا دینا پسند کرتے ہین کہ
جو ہاضمہ کو مدد دے کیونکہ ایسی
بیماری کی قوت ہاضمہ کسیقدر کم ہوجاتی
ہے پس یہ مطلب حاصل کرنے کے
لئے سلفیٹ آف ایرن (ہیراکسیس)
اکسٹرا کٹ آف نکس وامیکا (رب کچلہ)
اکسٹراکٹ آف جنشین (رب
جنطیانا) حسب عمر مریض ملاکر صبح
وشام کہلائین۔
مثلاً اگر چار سال کا بچہ ہو تو اکسٹراکٹ
آف نکس وامیکا نصف گرین تخمیناً
چوتہائی رتی بقدر مناسب ہیراکسیس اور

رب حنظیا یا مین ملاکر گولیان بنایئن
اور اس قسم کی گولی دن مین دو دفعہ
صبح اور شام کھلایئن۔
اسکالیرس سنٹونا ڈیوڈی قسم کے
کیڑون کے مارنے کے واسطے
تاپین کا تیل مثل قاعدہ مندرجہ
علاج کدو دانہ کے برتنا مفید ہے۔
نہروے کا علاج یہ ہے کہ جب اوسکے
نکلنے کی جگہ ابھری ہوئی معلوم ہو
تو اوسجگہہ چیرا دیکر کیڑے کو
آہستگی سے نکال لین اور اسبات
کی بہت احتیاط رکھین کہ کیڑا
(نہروا) زخمی نہو جائے۔ ورنہ
اوسمین سے عرق سا نکلکر (جسمین
اس کیڑے کے بچے ہوتے ہین)
بدن مین لگ کر خراش اور سوزش پیدا
ہوجایگی۔ نہروے کے سرے کو
اسٹکن کی پٹی وغیرہ سے
جب تک سارا نکل آئے لپیٹتے
رہین۔ اور سرد پانی ڈالنے سے
جلدی نکل آتا ہے۔
کبھی اس کرم کے عضلات مین پھٹنے
سے دنبل ہو جایا کرتے ہین۔ اگر
ایسا ہو جائے تو دنبلون کو خوب
چیر دینا چاہئیے اور اسکے بعد
دنبل کے قاعدہ سے علاج کرین۔
راقم الحروف کے دوست لالہ
گیا رام صاحب ڈاکٹر نہروے
کے لئے اس علاج کو بہت مفید
اور اپنا مجرب بیان کرتے ہین۔
علاج۔ برگ مدار یعنے آک ۲۵
عدد۔ بھنگ ۲ ماشہ۔ السی حسب
ضرورت۔ السی اور پتونکو خوب کوب
کرکے پولٹس پکاکر نہروے پر

باندہین۔ اور چوبیس گھنٹہ تک
پولٹس جاری رکہین۔ زان بعد
مقام مرض پر نشتر سے شگاف دیکر
مدار یعنے آک کا دودہ زخم مین
بہر دین۔ اور پولٹس مسطور باندہین
پہر چوبیس گہنٹہ کے بعد کہولین
خدا چاہے سارا کرم لچھ کے
شکل مین پولٹس کے اندر نکل آئیگا
پر زخم کا علاج معمول کے موافق کرین
یونانی علاج۔ ان سب قسمون
کے امعائے کرمون کے واسطے
راسن اور ہلدی کے ساتھ معقول
مقدار مین کمیلہ کا استعمال کرنا
عمدہ ہے اگر ان دواؤن سے
آرام نہو تو جملہ اقسام کرم کیلئے
پوست بیخ کنار تین ماشہ چندروز
تک کہلا کرانے کے بعد گرم پانی سے
دیا کرین۔
چنونون کے واسطے نمک ۱۰ ماشہ
صابون ایک تولہ پانی مین ملاکر
پچکاری کرنا نفع کرتا ہے۔
راقم السطور ایسے مریضون مین
مندرجہ ذیل نسخہ عرصہ سے برتتا ورہتا
مفید پاتا ہے۔
نسخہ اول۔ برگ نیب۔ بابرنگ
کمیلہ صاف کردہ۔ کمیلہ کو سوا تولہ ا تولہ ا تولہ
دونون چیزون کے سفوف کرکے
صاف کرنے کے بعد حسب ضرورت
شہد کف گرفتہ مین ملاکر حسب
برداشت مریض کو صبح وشام
کہلانی چاہئے۔
نسخہ دویم۔ چاکسو مقشر۔ ۲ ماشہ
ہینگ۔ ۲۔ ماشہ۔ رسوت ۲ ماشہ
ایلوا۔ ۳ ماشہ۔ مرچ سیاہ ڈیڑہ ماشہ

برگ نیب ۵ عدد۔ سب کو سفوف
کرکے عرق برگ گگروندہ مین جوار
کے دانہ کے برابر گولیان بناکر
ایک سے لیکر تین چار تک صبح و
شام کہلائین۔
اگر مریض بچہ ہو تو اوسکو یہ نسخہ
مفید پڑتا ہے۔
نسخہ سویم۔ بلیم ۲۔ ماشہ
کتھہ ۴۔ ماشہ۔ افیون ۱۔ ماشہ
برگ کنار ۲۔ ماشہ۔ نارجیل کہنہ
۲۔ ماشہ۔ سبکو باریک کرکے مونگ
کے دانہ جیسی گولیان بناکر ایک
گولی صبح کیوقت کہلائین۔
نسخہ چہارم۔ اگر مریض کے
جسم مین کدو دانہ ہون رات کو
تل دو مٹھی کسیقدر گوڑ مین ملاکر
کہلادین علے الصباح کمیلہ چار درم
اور ایک درم صابون ملاکر تین گولیان
بناکر گرم پانی سے کہلائین سارے
کدو دانہ دستون کے ہمراہ نکل جائینگے
نارو سے کا علاج یونانی حکماء
اسطرح تجویز کرتے ہین کہ اسکے ظاہر
ہوتے ہی مطبوخ فواکہ۔ حب قوقایا
طبیخ ہلیلہ اور اطریفل صغیر سے کہ
سنا اور شاہترہ بھی اوسمین شامل
ہون طبیعت نرم کرین۔ مرطب
غذائین دین۔ حمام کرائین۔ تر روغنونکی
مالش سے مزاجکی ترطیب کرین۔
بہت گوشت کہانے فواکہات اور
نمک سود سے پرہیز کرائین۔
نارو سے کے ابہار پر آب کشنیز
اور آب کاسنی مین ایلوا ملاکر لیپ
کرین۔
اسپغول کو سرکہ اور گلاب مین

جوشش دیکر ضماد کرنا نافع ہے۔ لیکن
ضماد سے پہلے اوسجگہہ پر روغن گل
کی مالش کرین۔
روغن ملنے کے بعد تخم مرو سرکہ
اور گلاب ملاکر لگانا اسپغول والی
تدبیر کے مانند موثر ہے۔ اگر اوسجگہہ
سوزش ہو تو صندلین اور کافور اور
اسپغول کو گلاب اور دودہ مین
ملاکر ضماد کرنا شدت سے تسکین کرتا ہے
اور نقیع صبر آب کاسنی کے ساتھ
اس مرض کی جڑ اوکھاڑتا ہے جسکی
ترکیب یہہ ہے کہ پہلے دن ایلوا
آدھا درم دوسرے روز ایکدرم اور
تیسرے دن ڈیڑہ درم اسطرح دین
کہ رات کو آب کاسنی مین بھگومین۔ باقی آئندہ

الراقم۔ خادم الاطبا سید بندہ علی مدرس مدرسۃ اقبالیہ
کانگڑہ سابق ملازم محکمہ حفظا نصحت ریاست عالیہ پٹیالہ دام اقبالہ

بچون کے زیادہ فوت ہونے کا سبب اور اسکا تدارک

(بقیہ ماہ جنوری ۱۹۰۵ء)

باوجود ان بدیع واقعات کے
جو متواتر تجربات اور تحقیقات نے
بخوبی ظاہر کردئے ہین پہر بہی
بہت سی صورتون مین اطبا لوگ
ایسی غذا کو قدرتی غذا کا بدل
تبلانے پر بھی قناعت نہین کرتے
ہین بلکہ اونکی صلاح اور ہدایت سے
ایک ایسی خوراک بنائی جاتی ہے
جو اپنی کیمیائی ساخت کے لحاظ
سے بچہ کی رفع حاجت کے لئے
کسی وجہ سے موافق نہین ہے
اور ایسی اشیا کے اضافہ سے
نہ صرف گاے کے دودہ کو ہی

ناموافقت مین تبدیل کردیتی ہین
بلکہ بیکس اور غیر مزاحم بچہ کی لئے
صریح طور پر ضرر رسان ہوتی ہین
مان کا دودہ گاے کے دودہ
سے قریب دوچند کے شیرین ہوتا
ہے اور اس قدرتی کمی کو پورا
کرنے کے لئے جو عام طور پر
عمل ہر روز کیا جاتا ہے وہ یہ ہے
کہ اوسمین ایک غیر محدود مقدار
مین شکرتری آمیز کیجاتی ہے
جو بباعث اسکے بچہ کو نہ صرف ہضم
ہی نہین ہوسکتی ہے بلکہ قطعی ناپسند ہے
اور مان کے دودہ کی شیرینی جزو
سے ذرا بھی مشابہت نہین رکھتی
ہے۔ آخر اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ ہیڈرو کلورک ایسڈ اصل ضرورت سے
زیادہ پیدا ہوتا ہے اور پنیر کا
اصل فی الفور منجمد ہوجاتا ہے جسکو
دوسرے الفاظ مین یون بیان
کرسکتے ہین کہ بچہ کا معدہ ایک پنیر
بنانے کے ظرف کی صورت مین
تبدیل ہوجاتا ہے۔ اگر منجمد پنیر کو
غور سے دیکھا جاوے تو ایک
سخت ریشہ دار اور قطعی ممتنع الہضم شے
ظاہر ہوتی ہے جو معدہ سے باہر
نکلکر غذا کے کل راستہ مین جلن
پیدا کرتی ہوئی آخر کار مقعد کے
راہ سے سبزی مائل صورت مین
اخراج پاتی ہے اور مقعد مین بوجہ
اُس ترشی کے جو معدہ اور اوسکے
متعلقات مین پیدا ہوجاتی ہے
خارش چھوڑ جاتی ہے۔ پس مین
صاف دلی اور نہایت محبت سے
پوچھتا ہون کہ اگر فقط مذکورۃ الصدر

واقعہ اموات کو مدنظر رکہا جاوے
تو بہی ایک سخت تعجب اور حیرت انگیز
معاملہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی بچہ کو
پیدایش سے ہی یا کچھ ہفتہ کے
بعد منہہ کے عوارضات اور شکمی امراض
مین مبتلا ہوا نہ دیکہینگے اور ایسی
بے احتیاطی کی بدولت غریب بچہ کے
حال پر وہ مصائب نازل ہوتی ہین
جو وہ خود بچہ جانتا ہے یا اوسکے
والدین سے پوچھا جاوے منہہ
مین آبلے پڑ جاتے ہین گلہ دکہنے
لگتا ہے آنکھین آئی آشوب
چہیپر سے بہری ہوئی رہتی ہین قوت
ہاضمہ مین فتور رہتا ہے معدہ کے
کل تعلقات مین جوش حرارت کے
آثار نمایان ہوتے ہین۔ اگر آپ
مجہے ایک بھی ایسا بچہ دکہلا دین

جسنے اس قسم کی غذا پر پرورش
پائی ہو اور اسکے ہاضمہ مین کوئی
نقص نہ آیا ہو تو مین اوسکو ایک بڑے
عجوبہ سے کبہی کم خیال نکرونگا۔
مین یہہ اقرار کرتا ہون کہ ایسے
بچے مجہے دکہائے گئے ہین جو
منجمد شیر اور شکر تری پر کامیابی
کے ساتھ پرورش ہوئے ہین۔
لیکن انہین ایسی کوئی مثال نہین
ہے جسمین مان نے ہضم کی مشکلات
کو روکنے کی تدابیر کین اور جریان
شکم اور اسی قسم کے اور امراض
جو بچہ کے پیش آیا کرتے ہین اور
اوسکے خلاف علاج کرنا پڑا ہو۔
مجہسے تذکرہ نکیا ہو بعض بچے قوت
نامیہ اور اپنی عزیز جان پر صدہا
صدمات نہ دور ہونے والے

لیکن اس دنیا مین پیدا ہوتے ہین
اور سخت سے سخت امراض کا مقابلہ
کرتے اور ہزارہا کسد دکھون سے بچکر
آخر بوڑھے اور ضعیف ہوکر مرتے
ہین۔ لیکن قاعدہ کلیہ کے ذریعے سے
یہ ایک مستثنیٰ کی صورت ہے
اسلئے نادر الوقوع اور اتفاقیہ امور پر
اعتماد کرکے بچونکو ایسی غذا پر پرورش
کرنا جو مضر صحت ثابت ہو چکی ہے
محض نادانی اور بیوقوفی ہے اگرچہ
بچون کے زیادہ فوت ہونے کا
دوسرا سبب مین یہ سمجھتا ہون کہ بچہ کے
معدہ کیواسطے غذا کے تیار کرنے مین
جیسی احتیاط اور صفائی کہ چاہیے
کام مین نہین لائی جاتی۔ اور اسکے
ذیل مین مین ایک ایسی شئے کا
ذکر کرونگا جو قریباً اسیقدر

اثر رکھتی ہے جسقدر کہ شیر منجمد
اور شکر تری دونون مگر شئے
مذکور دودھ دودھ پلانیوالی بوتل
ہے جسنے حال مین رواج پایا ہے
اسکی کیفیت یہ ہے کہ آج ایک نئی
بوتل اور نئی اور صاف نلکی لگاؤ
ہفتہ کے بعد وہ ویسی نہ رہیگی
اگرچہ استعمال کے بعد بعض اوقات
بوتل مین پانی ڈالکر اسکو کھنگھال
لیا جاتا ہے اور الٹی رکھکر خشک
کرلیجاتی ہے لیکن یہ تھوڑی سی
احتیاط پورے طور پر کفایت نہین
کرتے۔ مین آپکو ربڑ کی ایک نلکی
دیتا ہون اسکو آپ برابر چار ہفتہ
استعمال کرین اور دیکھین کہ کیسی
سخت اور دماغ کو پریشان کرنیوالی
بدبو وہ دینے لگجاتی ہے۔

مین نومولود شیرخوار بچہ کیلئے ہمیشہ
ایک پُرانے قسم کی سبز رنگ کی
بوتل کے استعمال کی صلاح دیا
کرتا ہون جسکے ساتھ ایک مناسب
تعداد مین ربڑ کی ڈھپیان لگی ہوئی
ہوتی ہین اور خود ہمیشہ اس قسم کی بوتلین
استعمال کرتا ہون - ایک بچہ کے
لئے جب دو یا غایت درجہ تین
مہینے کا ہو تب تک یہی طریق
جاری رکھا جائے تو اسعرصہ
مین چھ بوتلین کافی ہونگی - اسکے
بعد جبکہ وہ بچہ اردگرد کی چیزون کو
دیکھنے لگتا ہے اور سر کو ادا دتا
ہلاتا ہے اور حرکت کرنے کو قصد
کرتا ہے تو اسموقع پر مناسب ہے
کہ مذکورہ بالا طریق کو چھوڑ کر
اور ذرایع سوچے جائین - ورنہ

بچہ کی حرکت کیوجہ سے ڈھپینی ٹھہر
نہ سکیگی اور بار بار اُسکے مُنھ مین
رکھنی پڑے گی - میری تجویز یہ ہے
کہ والدین اسی نمونہ کی بوتل کا
استعمال جاری رکھین اور کاگ
کے درمیان مین سے جو مُنھ کو
بھرا ہوا رکھیگا ایک نلکی (جو طول
مین چھ سے دس انچہ تک ہو)
نکالین اور ہفتہ مین دو دفعہ اس
نلکی کو نئی نلکی سے بدل دیا کرین
یہ نلکی فی گز خفیف سے دام پر ہر ایک
ایسے دوکان سے جہان ربڑ کی
چیزین فروخت ہوتی ہین
دستیاب ہو سکتی ہے - اس قسم
کی تدبیر سے دودھ نلکی کے اندر
اسقدر عرصہ تک نہین رہنے پائیگا
کہ وہ نلکی کے اندر ترشی پیدا کردے

اور اسطرح جبکہ وہ بچہ کے معدہ کہتے
دودہ کے اون ریزون سے
صاف کردیتا جو یقیناً دیر تک
استعمال کرتے رہنے سے
باقی رہتے ہین اسمین اعلے درجہ
کی ہوشیاری درکار ہے
مگر افسوس اسبات کا ہے کہ وہ نلکی
کم استعمال مین آتی ہے اسلئے
ان زہریلے ریزون کا نکلنا ممکن
نہین ہوتا اسوقت واقعی مجھے
ایک والدہ کی نظیر یاد آتی ہے
جسکا یہان مینے علاج کیا ہے یہہ
عورت اپنے بچہ کو ایک ایسی بڑی
نلکی سے کہ جسسے نفرت انگیز بدبو
آرہی تھی اور ایک ایسی بوتل سے
جسمین اوس سے پہلے ایک اور نے
قسم کی شراب بہیر رہچکی تھی
دودہ پلایا کرتی تھی۔ اس مثال
مین نئی بات صرف وہ بوتل تھی جو
استعمال کیجاتی تھی کیونکہ ربڑ کی نلکی
کی تو غالباً اسیقدر احتیاط کیجاتی
تھی اور وہ اسیقدر صحت بخش حالتمین تھی
جسقدر کہ اور ہزارہا چوسنیون مین
دیکھی جاتی ہین۔ یا دوسرے الفاظ
مین یون بیان کرسکتے ہین کہ نلکی کو عموماً
اُسوقت تک برابر استعمال کیا جاتا ہے
جبتک کہ متواتر ہاتھ مین آنے سے
بالکل گھسکر نکمی نہو جائے یا بچہ عمر سنجانے
یا دودہ چہوڑدے۔ ایسے شاذونادر
اسکو بدلا جاتا ہے۔ اب مین پوچھتا
ہون کہ کیا یہی دونون باتین اُن
بہت سے بچون کے اندرونی آلات
کو خراب کرنیوالی صورتون مین سے
جو ہمارے مشاہدہ مین روزمرہ آتی ہین

آنتون کے خراب کرنیوالے بذات
خود کافی اسباب نہین ہین ؟
مین ایک اور عام سبب بھی بچون کے
زیادہ فوت ہونیکا بیان کرتا ہون
اور وہ یہہ ہے کہ دس مہینے سے
کم عمر کے بچون کو وہ غذائین کھلائی
جاتی ہین جنکو وہ ہضم کرنے کے
ناقابل ہے۔ چنانچہ گوشت۔ آلو
چاء۔ کافی۔ برانڈی اور پانی وغیرہ
اس قسم کی چیزین ایسے کم عمر اور
ناکمل نظام کے لئے مطلوب اور
موافق نہین ہین کیونکہ جبتک بچہ کے
دانت پورے طور پر نکل آئین اور
خوراک کو اچھی طرح چبا نہ سکے
ہاضمہ کے عمل مین دخل نہین ہوسکتی
کیونکہ گیسٹرک جوس (وہ عرق جو معدہ
مین غذا کے ہضم ہونےمین مدد دیتا ہی)
اس قسم کی اشیاء کو پچانے کے
لئے تیار نہین ہوتا ہے۔ پس اس
صورت مین وہ خوراک معدہ مین
خام ہی پڑی رہتی ہے اور اثنائے
عمل ہاضمہ مین معدہ کی تیز حرارت
اوسکے اجزا کو جدا کرتی ہے اور
کاربونک ایسڈ نکالتی ہے۔ پس
اسصورت مین ہچکی اور باؤ سول
پیدا ہوجاتا ہے اور تیزی پیدا
کرکے اکثر اوقات جریان اور
قئے کا سبب ہوجاتی ہے۔
مین اسموقعہ پر بچونکی چھوٹی عمر سے
مرض کے نمود ہونیکا ایک اور
سبب بھی بتاتا ہون اور وہ یہہ ہے
کہ اکثر مائین اپنے بچون کو ایک یا ڈیڑھ
برس کی عمر تک اپنی چھاتیون کا
دودھ پلایا کرتی ہین اور اسبات کا

کچھ لحاظ نہین کرتین کہ اب بچہ نے
پورے دانت نکال لئے ہین دودہ کو
چھوڑا دینا چاہئے اور عادی غذا کا
کرنا چاہئے اگرچہ بچہ کی فطرتی
خاموشی کچھ بیان نہین کرتی لیکن
اوسکی زبان حال صاف طور پر آگاہ
کر رہی ہے اور قابل فہم زبان سے
ہمارے گوش ہوش مین بخوبی سمع
ہو رہا ہے کہ دانتون کے نکلتے ہی
قوت ہاضمہ کو غذاؤن کی اشد ضرورت
ہے وہ فطرت ہی ہے جسنے ہماری
تعلیم اور ہدایت کے لئے دانتونکو
ظاہر کر دیا ہے سبحان اللہ کیا قدرت
کاملہ نے اس بدیہی امر اور صاف
یقین دلانیوالے سبق کو ہمارے
سامنے بوضاحت تمام رکھدیا ہے
مگر عدم واقفیت اور بے علمی کے باعث
مائین اپنے بچون کو طبیبون کے
اتفاق راے سے اسوقت تک اپنے
دودہ پلائی جاتی ہین کہ وہ اپنے
دوسرے سال مین قدم رکھنے والے
ہوتے ہین یہنے جو اسموقعہ پر اون
بچونکی بے احتیاطی اور نہ صرف مناسب
کے طور پر پرورش پانے پر نتیجہ کردہ اور
گفتگو شروع کی جنکے ذریعہ سے
اون بے زبان اور غریب بچونکو
جسم لاغر۔ زرد اور چہرے مرجہائے
ہوئے دیکھائی دیتے ہین اسکی
بدتاثیر صرف بچہ ہی پر نہین پڑتی
بلکہ اوسکی مان کے جسم پر بھی اسکا اثر
بہت برا مترتب ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ
یہ امر اسوقت زیر بحث نہین ہے
اسلئے اسپر زیادہ کہنا فضول ہے
اب مین یہان مختصر طور پر بیان کرتا ہون

سب سے پہلے اقسام سانپ زہریلے اور
غیر زہریلے اور شناخت زخم دانت
سانپ اور علاج حسب موقعہ بمعہ تحریر
خود بیان کیا جاوے تاکہ ناظرین
بھی ماہر علاج معالجہ اقسام سانپ غیرہ سے
واقفیت حاصل کریں۔ پس واضح رہے
کہ اس ملک میں گو بہت سے اقسام کی
سانپ پائی جاتے ہیں لیکن صرف چار
قسم کے زہریلے سانپ ملک پنجاب
میں دیکھنے میں آتے ہیں چنانچہ وہ یہ ہیں
پھنیر۔ سنگچور۔ کرونڈیا۔ کرُیالہ۔
پھنیر۔ یہ سانپ طوالت میں ساڑھے
پانچ فٹ کا سے زیادہ بھی ہوتا ہے
اور مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ سیاہ
دودیا گندم۔ زرد۔ شیاری۔ سبز۔
سنہری۔ تانبے کے رنگ کے ہوتے
ہیں یہ سانپ عموماً دق کرنے سے
کاٹتا ہے۔ اور بہت پریشان بھی
ہوتے ہیں اور کاٹتے وقت پھن
پھیلا کر ایک تہائی کھڑا ہو جاتا ہے
اکثر پرانے مکانات کے سوراخ میں رہا
کرتا ہے اسکے کاٹنے سے چند منٹ
بلکہ چند سیکنڈ میں موت ہوتی ہے
اور زہر کے دانت نشیب وار اور
اونکے انجام پر سوراخ ہوتے ہیں
دوئم سنگچور۔ یہ سانپ طوالت میں
بارہ سے چودہ فٹ تک ہوتا ہے
اور نیز پھنیر کے قسم کا ہوتا ہے رنگت
اسکی سبز۔ بھوری۔ گاہے زیادہ ہوتی ہے
سر پر داغ نہیں ہوتے۔ مگر جسم پر
صاف چھلکے ہوا کرتے ہیں۔ زہر کے
دانت میں سوراخ انجام پر اور نشیب
سامنے کو ہوتا ہے۔
سوئم کرونڈیا۔ طوالت اسکی ۲۰ انچ

۲۲ انچہ تک اور تین انچہ موٹا ہوتا ہی
یہ سانپ چھلکے دار ہوتا ہے ۔
جسم پر سفید اور بھورے رنگ کے
داغ ہوتے ہین اور پشت کے
نصف حصہ پہ سفید بند کہ جنکے بیچ مین
سیاہ نقطہ ہوتا ہے ہوتے ہین ۔
یہ اکثر گنڈلی بنا کر رہتا ہے ۔
اور جب چلتا ہے تو بسبب اسکے
کہ ایک حصہ دوسرے حصہ سے
رگڑ کہاتا ہے مثل چکی کے پیسنے
یا رسی کے رگڑ کی آواز پیدا ہوتی
ہے یہ سانپ پہنکارتا نہین
صرف حرکت سے آواز پیدا
ہوتی ہے ہمیشہ حملہ کرتا ہے قریب
ایک فیٹ کے اوچہل کر کاٹتا ہی
ماسوا اسکے ملک بنگالہ مین
ایک سانپ قسم پہنیر بدرنگت سیاہ

پایا جاتا ہے جسکے عرصہ گیارہ
سکنڈ مین ہلاکت ہوتی ہے
علاوہ ازین دیگر اقسام کے سانپ
بہی پائے جاتے ہین مثلاً گہونی
دوبیا ۔ پہاڑی اور آبی ۔ شناخت
زہریلے اور غیر زہریلے سانپ کی نا
واضح ہے کہ زندہ سانپون مین
شناخت مشکل ہے مگر بار بار ملاحظہ
کرنے سے بیرونی علامات مفصلہ
ذیل پائی جاوینگی اور نیز پانی اور
مٹی مین رہنے والے سانپ زہریلے
نہین ہوتے اور زہریلا سانپ
عموماً ۔ ماسواے پہنیر کے دوگز سے
زیادہ طویل نہین ہوتا ہے اور شمالی
ہندوستان مین جو زہریلے سانپ
پائے جاتے ہین انکی نتہی سے لیکر
آنکہ کے کنارہ تک چھلکے دار پردہ

لگا ہوتا ہے اور غیر زہریلے سانپ
مین اول تو یہہ پردہ ہی نہین ہوتا
اگر ہوتا بھی ہے تو غیر مکمل ہوتا ہے
یعنے نیچی سے ایکر آنکھ کے کنارہ
تک نہین ہوتا صرف درمیان
مین چھوٹا سا ہوتا ہے اور اگر
سانپ کو مار کر ملاحظہ کیا جاوے
تو علامات مفصلہ ذیل پائی جاوینگی
عموماً زہریلے سانپون کے سخت
تالو مین ہر دو جانب ایک ایک
قطار دانت کی پائی جاویگی مگر اوپر کے
جبڑہ کے باہر کے کنارہ پر بعوض
قطار دانت کے ایک یا دو یا
اس سے زیادہ سوراخدار دانت
پائے جاوینگے جنکو اصطلاح مین
فنگس بولتے ہین یہہ دانت تعداد
مین ہر دو جانب صرف ایک ایک
ہوتے ہین شاذ و نادر دو تین
چار تک ایکجانب پائے جاتے ہین
لیکن اس سے زیادہ نہین ہوتے
اور بعض سانپون مین تو جبڑہ مین
لگے ہوتے ہین اور بعض مین بذریعہ
جوڑ کے مقیم ہوتے ہین اور متحرک
ہوتے ہین۔ انکے سامنے اور دانت
نہین پائے جاتے۔ انکے جبڑہ
مین ایک نالی ہوتی ہے جو ایک
غدود مین اخیر ہوتی ہے جسمین
زہریلی رطوبت بھری رہتی ہے
اگر اس رطوبت کو نکالکر کچھ مدت
تک رکھا جاوے تو اوسکی تاثیر
مین چندان فرق نہین آتا ہے۔
اور بے زہر سانپون کے تالو مین
دو قطار مین دانتون کی پائی
جاتی ہین اور ایک ایک قطار

زائد ہر دو جانب جبڑہ کے باہر کے
کنارے مین پائے جاتے ہین
اور سامنے باریک دانتون کے
ذریعہ سے یہ دونون قطار مین
ملتے ہین اور ہر قطار مین دس سے
بیس تک سخت دانت معلوم ہوتے
ہین اور زہریلے سانپون مین صرف
ایک قطار اوپر کے جبڑہ مین ہر دو
جانب دانت کے پائی جاتی ہے
اور بعوض دوسری قطار کے
صرف دو تین پونے دانت
پائے جاتے ہین - اگر مار گزیدہ
کے زخم کو غور سے ملاحظہ
کیا جاوے تو زہریلے
سانپون کے دانتون کا
نشان صرف دو تین جگہ
پایا جاوے گا - دیکھو تصویر
نمبر (۱) و (۲) اور بے زہریلے

۱ ۲ ۳ ۴
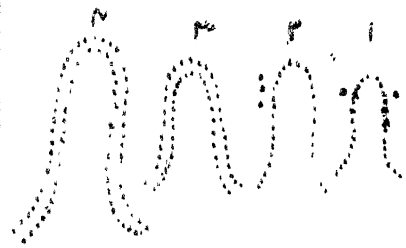
سانپون کے دانتون کے نشان
بہت سے پائے جاوینگے -
دیکھو تصویر نمبر (۳) و (۴) والی زہریلے

راقم
خاکسار رتن رام نیٹو ڈاکٹر
شفاخانہ ہنچور علاقہ ریاست پٹیالہ

سوشل اور مارل پر بڑی متانت سے دلچسپ بحث ہوتی ہے۔ انگریزی ناولون کا ترجمہ بھی ناظرین کی تفریح اور عبرت کے لئے سلیس اور شستہ عبارت مین کیا جاتا ہے اعلی انگریزی خیالات کا بھی اوتارا جاتا ہے تازہ خبرین اور مختلف واقعات ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کئے جاتے ہین۔ قیمت والیان ریاست سے ... روساے عظام سے ... عام شایقین سے ...

علاوہ ازین اس مطبع مین ہر قسم کی چھپوائی انگریزی عربی۔ اردو۔ ہندی پشتو وغیرہ کمال نفاست صحت اور اعلے درجہ کی خوشخطی سے ہوسکتی ہے شایقین تجربہ فرما دین۔ ہر قسم کی خط و

حب ہالوے صاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی و قوت کیلئے ضرور ہے پس یہ حبوب مصفی خون ادویہ پر فضیلت رکھتی ہین کبد معدہ گردہ کی امراض کیلئے مفید ہین انکے استعمال سے اعضاے رئیسہ کی کم طاقتی اور اعصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتونکی ہر ایک طرح کی شکایات اور تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین جو دردیہ اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کے متعفن ہونیکے سبب خون مین داخل ہوتی ہین اُنسے خارج ہوجاتے ہین یہ گولیان ازبس مفید ہین اعضاے تولید کی کمزوری خصوصًا امراض عورات کیلئے بے بہا ہین در دنیا مین زندگی بآرام آسایش کرنیکے لئے لاثانی ہین۔

مرہم ہالوے صاحب

اس مرہم سے مقام ماؤف فورًا صحیح حالت مین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد و رحم کیوجہ مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور ٹانگ خراب ہوگئی ہو زخم کہنہ اور پہوڑے پہنسے سینہ جکڑا رہنا سوز بواسیر وغیرہ دفعیہ مین تیر بہدف ہے جلدی امراض اسکے استعمال شفا پاتے ہین اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لنڈن مین بنائے جاتے ہین تمام عالم کے دوافروش صندوقچیون مین بیچتے ہین قیمت یہ ہے ایک شلنگ ۱/۲ پنس ایک شلنگ ۹ شلنگ ۴ شلنگ ۶ پنس ۱۱ شلنگ ۲ شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین انپر ہدایت لکھی ہوئی ہے کہ اسطرح استعمال کرنا چاہیے۔

بابت ماہ مارچ ۱۸۸۷ء جلد ۸ نمبر ۳

VOL. 8 —Lahore March 1887—No. 3

تکمیل الحکمت کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں۔

(۱) حفظ ما تقدم۔ طبابت۔ کیمیا۔ افعال الاعضا۔ تشریح وغیرہ کے مسائل کی اشاعت۔

(۲) عوام الناس کو صحت کی عمدہ تدبیروں سے خبردار کرنا صحت کے خلل انداز کے اسباب کا دفعیہ۔

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات دربارہ حفظ صحت و صفائی [illegible]

(۴) انگریزی اور دیسی طریق علاج مرض۔ (۵) مستند انگریزی میگزینوں کے نئے نئے تجربہ فن حکمت کی انتخاب

(۶) قدیم و جدید طریق طبابت پر مدلل گفتگو

شرح قیمت رسالہ

تفصیل خریداران	ماہوار	ششماہی	[illegible]
نام خریداران بلا محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً مع محصول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرکار و روسا سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]			

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1) The principles of the science of Hygiene (2) Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the canditions which lower the standard of public health (3) The results of the researches of the Sanitary Departt. Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the restoration of health (5) Translations from the best english scientific magasines of the new discoveries made in the field of medical science (6) Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy
For Station Subscribers ...	2 13 0	4 3 6	0 4 0
" Oue Station Subscribers ...	3 0 0	4 8 0	
" Chiefs & Government officials ...	4 14 0	7 5 0	0 3 6

یہ رسالہ بعض بعض صاحبوں کو بلا درخواست بھیجا جاتا ہے جنکو لینا منظور نہ ہو وہ ہفتہ کے اندر مطلع فرماوین ورنہ منظوری متصور ہوگی اگر رسالہ بند کرایا چاہین تو درخواست مسدودی کے ساتھ رقوم بھی بھیجدین ورنہ رسالہ جاری اور مطالبہ بدستور قائم رہیگا معاملات زر رسالہ وغیرہ کی بابت خط وکتابت حکیم **احمد علی** زبدۃ الحکما لاہور وایڈیٹر وپروپرایٹر متصل کوتوالی کے نام کرین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجین۔ درصورت ٹکٹ فی روپیہ ۱ر زیادہ ارسال فرماوین۔ اجرت مضامین خاص فی سطر ۲ر فی صفحہ ۳ر زیادہ اشاعت کے لئے رعایت ہوگی۔

فہرست مضامین رسالہ تکمیل الحکمہ بابت ماہ مارچ ۱۸۸۷ء

بچّون کے زیادہ فوت ہونیکا سبب اور اسکا تدارک

(بقیہ ماہ فروری ۱۸۸۹ء)

میری راے یہہ ہے کہ اگر طبابت پیشہ اشخاص بچّون کی غذا تجویز کرنے کے باب مین کسیقدر زیادہ ہوشیاری سے کام لین اور جو طریقہ ایسے اہم اور ضروری معاملہ کی نسبت سچّی تجربہ اور علم فزیالوجی نے سکہلایا ہے والدین کو اسکی تعلیم کرنے مین کسیقدر زیادہ تکلیف گوارا کرین تو بچّون کو ایسی خوفناک تعداد مین جو ہمارے نقشجات اموات دکہلا رہے ہین بہت بڑی کمی ہوسکتی ہے۔ اوّل قاعدہ کلیہ اُن بچّون کی غذا کی نسبت جو ظہور دانت تک نہین پہونچے سمجھ لینا چاہیے کہ اس عمر کے بچّے کو مایہ دار اور شیرین بنانیوالی اشیاء کا ہضم کرنا ویسا ہی ناممکن ہے جیسے کہ وہ آلو یا کسی اَور نباتات کو جو زیادہ تر مایہ سے مرکب ہے ہضم نہین کرسکتا ہے۔ اب مین آپسے پوچھتا ہون اگر ایک بچہ کو جو ایک مہینے کی عمر کا ہے آلو کہلائے جائین تو آپ اسکو کیا خیال کروگے؟ جو طبیب ایسی غذا کے دینے کی صلاح دیگا لوگ اسکو ہنسی مین اُڑا دینگے اور نفرت کے ساتھ پیش آوینگے مگر تاہم بہت سے مشہور طبابت پیشہ اشخاص جانے ہوئے دودہ اور شکرتری کی غذا تجویز کرتے ہین۔ وہ کہتے ہین ۔۔۔

جاؤ گرم پانی کے ایک پیالہ
مین جائی ہوئے دودہ کا
ایک ہو چمچ چہوڑدو اور اسقدر شکر تری
اسمین ملادو کہ وہ میٹھا ہوجائے"
اب مین قاعدہ عام کے لئے
درخواست کرتا ہون کہ اگر کوئی
شخص مجہپر یہہ ثابت کردے
کہ شکر تری یا مایہ دار غذا کو
ہضم کرنیکے وقت معدہ کیحالت
مختلف ہوتی ہے تو مین اُس
شخص کا نہایت ممنون ہونگا تاہم
اگر بہت سے مشہور اطبا سچائی سے
اعتراف کرین تو وہ قبول کرینگے
کہ جو کچھ مینے اوپر بیان کیا ہے
وہی اُنکی ہر روز کی مشق ہے اور
یہی وہ ہمیشہ ہر ایک کو صلاح دیا
کرتے ہین۔ یہہ یاد ہوگا کہ گائے کا

دودہ اور ماں کا دودہ دونون
کیمیائی ساخت مین قریباً یکسان
ہین فرق اتنا ہے کہ گائے کے
دودہ مین پنیر کے اصل کا جزو زیادہ
اور شکر کا جزو کم ہے اور ماں
کے دودہ کی کیفیت اسکے
برعکس یعنے پنیر کم اور شکر زیادہ
ہے جبکو دوسرے الفاظ مین
یہہ کہہ سکتے ہین کہ عورت کا دودہ
گائے کے دودہ سے قریباً دو چند زیادہ
شیرین ہے اور اصل پنیر کی جزو
اسمین گائے کے دودہ سے ثمن یعنے
آٹھوان حصہ کم ہوا کرتی ہے
باوجود اسکے یہہ بہی معلوم ہونا
چاہئے کہ اصل پنیر کا جزو والدہ
کے دودہ مین بطور ایک غیر
جزو کے ہوتا ہے جسکے سبب

ہضم کے راستہ مین کئی ایک
مشکل پیدا کرتا ہے۔ چہ جائے
کہ جب گائے کے دودہ مین شکر تری
آمیز کرکے بچہ کی غذا بنائی جاوے
اور اُسکے ہضم مین کسی طرح کا
فتور برپا نکرے۔ غرض جب اسکے
ساتھ شکر تری آمیز کردیتے ہین
تو اسکا ہضم کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے
کیونکہ شکر تری اندر پہونچتے
ہی ہیڈروکلورک ایسڈ ضرورت
سے زیادہ پیدا کرتی ہے اور
واقعی پنیر بنجاتا ہے جسکو بچہ
نہ گلا سکتا ہے نہ ہضم کرسکتا ہے
فطرت کو ہر صورت مین ترقی
دینی ضرور ہے اور ہم سب لوگ
اپنے اپنے تجربون سے یہ بات
جانتے ہین کہ ہمین دواؤن کے

تجویز کرنے مین اور بیمار و نحو
دوائی کے کہلانیمین اور خود اپنی
خوراک کے معاملہ مین کسقدر احتیاط
کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور
اگر احتیاط نہین کیجاتی تو کس
جلدی کے ساتھ ہمارے جسم مین
انقلاب اور تغیرات پیدا ہوتا ہے
پس سمجھ سکتے ہو کہ اُس کمزور اور
ملائم جسم شیرخوار بچہ کو جو اپنی
تکلیفین سوائے ایک ناقابل فہم
زبان کے اورکسی طرح ظاہر
کرسکنے قابل نہین ہے۔ ناموافق
غذا کے خلاف کسقدر کوشش
اسوقت تک کرنی پڑتی ہوگی
جب تک کہ معدہ اس مقابلہ سے
عاجز آکر اس بچہ کو مرض کے
ہاتھون مین نہین چہوڑ دیتا ہے

اور دہ مرض تا وقتیکہ معدہ
کی شکایت کے اسباب اتفاقاً
یا کسیکی ہوشیاری سے دور کئے
جائیں اُس زندگی کا جو دوسری
صورت ہیں بخوبی ترقی کرسکتی تہی
آہستہ آہستہ خاتمہ کردیتا ہے
البتہ اگر بچہ پیدائش سے دراز
زندگی لیکر پیدا ہوا ہے تو وہ
اس مقابلہ سے نکلکر بچپن کے
دوسرے زمانہ ہین ترقی کرجاتا ہے
گو اس امر کی صاف اور واضح
شہادت ملتی ہے کہ یہ فتح اسکو
بغیر نقصان کے حاصل نہین ہوئی
یعنے اسکے ہاضمہ اور خوراک ہین
فتور واقع ہوجاتا ہے۔
پس ہمیشہ یہہ کوشش ہونی چاہئے
کہ نومولود بچہ کو اگر ممکن ہو تو والدہ کی
چہاتیون سے پرورش کیا جائے
اور اگر رسد ناکافی ہو تو اُسکے تدارک
ہین غالباً جیبورنڈی کا عرق
دس دس قطرہ کرکے دن ہین تین
دفعہ پینا فائدہ مند ہوسکتا ہے
بعض قومون ہین دودہ کا پینا
اور اہل جرمنی اور بعض اوقات
اَور قومون ہین بیجر بیر (ایک
قسم کی شراب) کا استعمال بہی
مقصد دلی کے حاصل ہونے ہین
بہت کچھ مدد دیتا ہے۔ اور اگر
ان وسائل کو جنکا ذکر ہوا
باقاعدہ عمل ہین لانے کے
بعد بہی رسد اسقدر کم ہو کہ
بچہ کی ضرورت کو کفایت
نکرسکے تو ہین والدہ کو یہی صلاح
دیتا ہون۔ باقی آئندہ

فوائد بادیان

مکرم معظم بندہ جناب حکیم احمد علی صاحب زاد عنایتہ
تسلیم ۔ مضمون ارسال خدمت شریف ہے
بوجہ کمی فرصتی کے مختصر ہے معافی کا
خواستگار ہوں ۔

بادیان کا استعمال ضعف بصر کو
اکسیر ہے عرصہ ہوا کہ ایک طبی
رسالہ میں بندہ نے دیکھا تھا کہ سونف کا
درخت بار آور خشک کرکے باریک
پیسیں اور سرمہ بنائیں تو ضعف بصر اور
ابتدائی نزول الماء کو مفید ہے ۔
دوسری ترکیب یہ ہے کہ شیرہ درخت
مذکور کشید کرکے خشک کریں اور باریک
پیسکر استعمال میں لائیں ۔

اب میں چاہتا ہوں کہ اصل حال اور
تفصیل اس اجمال کی تحریر کروں کہ اس عمدہ
چیز کی خاصیت عوام پر بھی منکشف ہو جاوے

حکیم دیمقراطیس نے تحریر فرمایا ہے کہ ہوام
بستانی سونف کو قوت بصر کیلئے کھاتے
ہیں اور سانپ بعد ایام سرما جب زمین سے
آتے ہیں اپنی آنکھ کو درخت سونف پر
رگڑتے ہیں تاکہ قوت زیادہ ہو اس وجہ سے کہ ایام
سرما میں اکثر زمین کے نیچے تاریکی میں بسر کرتے
ہیں جس سے آنکھوں کی بینائی باطل یا ناقص
ہو جاتی ہے اس مضرت کے دفع کرنے کو
بادیان کے درخت پر آنکھیں رگڑتی ہیں جس سے
بینائی اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے اس سے معلوم
ہوا کہ اس بوٹی کو تقویت بصر میں تاثیر کامل ہے
اسی واسطے صاحب دارالشکوہی نے لکھا ہے کہ ہر رات
سوتے وقت دو درم بادیان دو درم مصری
سفوف بنا کر کھانا مرض ضعف کے سمجھنے سے
بفضلہ تعالیٰ ہے تو وہ قابل معافی سے
سرمہ بنا مجرب ہر رس کی رنگت کا مسئلہ
ماہیان چینی مہر اس میں پیدا کرتا رہا ہے

ورق طلا کی سوا سب چیزونکو سحق کرین
اور آٹھ روز تک شیرہ بادیان ڈالکر بدستور سحق
کرتے رہین تا نوین روز ورق طلا داخل کرکے
دو روز پھر سحق کرکے استعمال مین لائین تقویت
بصر کیلئے عجیب ہے اور اکثر امراض کو مفید پڑتا ہے
راقم خوشہ چین حاذق حکیم نور محمد صاحب
طبیب سول

کارسپانڈنس

مائی ڈیر ایڈیٹر تسلیم مضمون مندرجہ ذیل
بغرض انطباع تکمیل الحکمہ بھیجکر ملتمس ہون کہ
آپ ازراہ مہربانی درج فرماوین۔
آپکے پرچہ بابت ماہ فروری سنہ ۹۴ء کے نمبر ۲
جلد ۸ صفحہ ۷ سطر ۱۵ مین ایک مضمون
دربارہ امراض کاہی اور کرم کے درج ہے
اسہال کے بچہ کو مندرجہ
...
رب حنظل مین ملاکر گولیان بقدر نخود بنا کر تقسیم کی گئی
دن مین دو دفعہ صبح اور شام کھلا دین
مگر اس تحریر سے یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایک
دوا کس کس مقدار مین لینا چاہئے امید کہ میر
بندہ علی صاحب مفصل طور سے ازراہ مہربانی
اس نسخہ مذکور کو صاف طور سے بذریعہ پرچہ
تکمیل الحکمہ مطلع فرما دیجئے تا کہ عام لوگ
غلطی مین نہ پڑین۔ کیونکہ جو لوگ علم طب سے
پوری پوری واقفیت نہین رکھتے ہین وہ اس نسخہ
سے بجز نقصان کے فائدہ نہین اٹھا سکتے ہین
کیونکہ اسمین زہریلی دوا شامل ہے اور اسکی مقدار
حسب عمر بچہ ظاہر نہین کی اسوجہ سے مین آپکو
تکلیف دیتا ہون کہ آپ براہ مہربانی میرے
مضمون کو درج فرماوینگے اور عام لوگونکو غلطی سے
بچا وینگے اور میر بندہ علی صاحب کی جواب ملنے سے
بندہ نہایت ہی ممنون و مشکور ہوگا۔ اور یہ تکلیف
تابعدار نے صرف اسوجہ سے دی ہے کہ آپکے ناظرین

اکثر ایسی ہیں جو علم طب سے محض ناواقف ہیں
مگر انکی عمدہ اور سہل عبارت مجرب نسخون سے
اکثر بنا مطلب نکال لیتے ہیں یا وہ سلام
راقم محمد علی لکھنوی ند رفیق گورس برنچ و مشیری خدام

سنگ پارس

کیمیا گری سے اول کام جو غور طلب ہے وہ
سنگ پارس کی ساخت ہے گو بہت استادون
جو اس فن کے ماہر ہیں ید طولیٰ رکھتے تھے فرمایا ہے
کہ ہمنے ضروری اجزا سنگ پارس کے دریافت
کر لئے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے وہ نسخہ مذکور نہین
چھوڑ گئے۔ ابتدا سے اس امر پر سخت بحث
رہی ہے کہ آیا سنگ پارس کوئی واقعی شئے
بھی ہے یا صرف ایک موہوم نام
ہی ہے۔ اور بحث مذکور اس شدو
مد سے ہوتی رہی کہ اگر کسی مذہبی
امر پر اسقدر زور لگایا جاتا تو
عمدہ عمدہ نتائج پیدا ہوتے۔ ایک
استاد نے لکھا ہے کہ سیماب کو
سونے اور لوہے کی گوگرد سے
اگر ملایا جاوے تو سنگ پارس
بنجاتا ہے۔ ووسٹر صاحب فرماتے
ہین کہ سنگ پارس کوئی پتھر نہین ہے
بلکہ وہ ایک ہی وقت مین نبات
دہات اور جانور ہوتا ہے تیسرے
حضرت بیان کرتے ہین کہ یہ ایک
معدنی آتش ہے جو ہمیشہ جلتی ہے
اور کبھی فنا نہین ہوتی۔ کیمیا گری
کی کتب کا مطالعہ ایک ٹیڑھی کھیر ہے
جس حالت مین مصنف خود ہی اپنی
بات کو نہین سمجھ سکتے تو اگر کوئی
طالب علم کسی مسئلہ کے سمجھنے سے
قاصر رہے تو وہ قابل معافی ہے
سنگ پارس کی رنگت کا مسئلہ
بھی مختلف رائین پیدا کرتا رہا ہے

کیمیاگر حکیم فلورس نے اپنی کتاب
مین اسکا رنگ سیاہ لکھا ہے۔ کیمیاگر
حکیم زینن اسکو سُرخ ظاہر کرتا ہے
اور حکیم روسی لس اُسکو اوپر سے
سفید اور اندر سے سُرخ تحریر کرتا ہی
ایک اور حکیم نے لکھا ہے کہ سنگ پارس
کا سر سُرخ پاؤن سفید اور آنکھین
سیاہ ہوتی ہین۔ اور اُستادون نے
لکھا ہے کہ بعض وقت اسمین قوس قزح
کے تمام رنگ ہوتے ہین۔ جن
لوگون نے سنگ مذکو تراش کرلیا
ہے اُنمین بعض تو کہتے ہین کہ سنگ
مذکور وزن مین بہت ہلکا ہوتا ہی
اور بعض کہتے ہین کہ نہین بہت
بھاری پایا گیا ہے۔ اور نیز اُسمین
ایک تاثیر ہوتی ہے جسکے باعث
وہ آگ پانی بلکہ ہوا سے بھی متغیر ہوجاتا ہے

حکیم موریس کہتے ہین کہ سنگ پارس
پر اگر ہاتھ پھیرا جائے تو بہت صاف
معلوم ہوتا ہے مگر دوسرے بڑے
حکیم گبر صاحب اور ریمنڈ لیلی صاحب
کا قول ہے کہ سخت ہوتا ہے۔
موریس صاحب نے یہ بھی لکھا ہے
کہ اُس سے سخت بدبو آیا کرتی ہے
بہت اَور حضرات فرماتے ہین
کہ سنگ پارس نہایت خوشبودار
ہوتا ہے۔ بہت کیمیاگرون نے
اُسکا ذائقہ بھی دریافت کیا ہے
مگر نہ تو شیرین اور نہ تلخ ہونے پر
کسیکو کسی سے اتفاق ہے۔ ذائقہ
مین بھی ویسا ہی اختلاف ہے
جیسا کہ اور بہت باتون مین۔ البتہ
ایک مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے
اور ایک حکیم کا قول ہے کہ جو چند سال

ہوئے کہ فوت ہوا ہے) کہ چار ہزار
انتالیس (۴۰۳۹) کتب کیمیاگری
کا اس ایک مسئلہ پر اتفاق ہے
یہ سب نے لکھا ہے کہ سنگ پارس کے
بنانے کے لئے یہ اول ضروری
ہے کہ مادہ ابتدائی سے گوگرد
(سلفر) کاسٹ (سپرٹ) اور
سیماب سے گوگردی روح (سول)
اور سونے سے گوگردی جسم (باڈی)
نکالا جاوے۔ اب جو وقت کہ ہر ایک
حکیم کیمیاگر کو پیش آئی ہے وہ صرف
اس مادہ ابتدائی کے حاصل
کرنے مین تھی جو نہ تو جانور ہے نہ
نبات اور نہ دھات۔ اور غالباً
سوا اسکے اور کوئی شے نہین
ہے کہ یہ مادہ ابتدائی وہی مادہ ہے
جس سے بقول بعض حکما اول جہان کی
پیدائش ہوئی ہے۔ تمام حکمائی کیمیاگر
اسباب کے قائل پائے جاتے ہین کہ
مادہ ابتدائی رات کو اسیوقت پیدا
ہوتا ہے جب آسمان کے ستارے
زمین پر اپنی تاثیر ڈالتے ہین اور صبح
ہوتے کے ساتھ ہی مادہ مذکور غائب
ہونا شروع ہو جاتا ہے اور طلوع
آفتاب تک بالکل غائب ہو جاتا ہے
وہ بیان کرتے ہین کہ قوم بنی اسرائیل کو
جنگل مین جو ایک چیز منّ کہانے کے
واسطے ملا کرتا تھا وہ اسی قسم کا تھا
جو رات کیوقت جمع کرکے تنگ منہ کے
برتنون مین جمع کر لیا جاتا تھا۔ اور
جو باقی رہجاتا تھا وہ صبح کو غائب
ہو جاتا تھا۔ مادہ ابتدائی کا رات
کیوقت صرف جمع کر لینا ہی کافی
نہین ہے۔ بلکہ رات بھی اندھیری

ہونی چاہئے ورنہ چاند اسکو خراب
کر دیتا ہے یعنے چاند کی تاثیرات
سے جانورون نباتات اور معادن
مین سرایت کر جاتا ہے۔ جمع کرنیسے
پیشتر اسکو شناخت کرنا بھی ضروری
ہے۔ اس امر پر سینکڑون کتابین
لکھی گئی ہین۔ مگر لطف یہ ہے کہ
کسی ایک سے بھی کافی ہدایت طالب
کو نہین ملسکتی۔ کیمیاگری کے علم مین
استعارہ اور اشارہ کو یہانتک
کام مین لایا گیا ہے کہ یہ بات ممکن ہے
کہ انسان تمام کتاب غور سے پڑھجائے
تد پھر بھی خاک مطلب حاصل ہو۔
جادو کے عمل کیطرح یہ بڑا کام بھی
ایک علیحدہ کمرے مین جو خاص اسی
مطلب کے واسطے بنایا گیا ہو کرنا چاہئے
اور کیمیاگر کو دل مین یہ پختہ یقین

کرنا چاہئے کہ وہ ایک بڑے پاک کام مین
مشغول ہے۔ کیمیاگری کی ہر قسم
مین تلاشی ہوسکتی ہے۔ مگر موسم بہار
زیادہ مناسب خیال کیا گیا ہے
قریباً ہر ایک چیز سے مادہ ابتدائی
کے نکالنے کی کوشش کیگئی ہے
جیساکہ ہمنے پہلے لکھا ہے۔ اکثر حکما
کیمیاگر نے حلفاً لکھا ہے کہ ہم نے
جو کچھ پایا سیماب (پارہ) سے پایا۔
دوسرے کہتے ہین کہ اصل شئے ہمکو
سم الفار (سینکھیا) سے ملی ہے
اورون نے اصل چیز یعنے مادہ
ابتدائی سمندر اور نباتا سے حاصل
کی ہے۔ بیکن صاحب کیمیاگر نے
لکھا ہے کہ بعض معدنیات نہایت
سخت اور بعض نہایت نرم پائی گئین
جسمین مادہ ابتدائی تو موجود ہے

گمر علیحدہ نہین ہو سکتا۔ حکیم ارنلڈوی
ولبنو کا قول ہے کہ مادہ ابتدائی
نمک سے ملتا ہے اور ہر ایک قسم کے
نمک کو بھی ویسا ہی آزمایا گیا ہے
جیسا کہ ہر ایک قسم کی دھات کو
دیکھا گیا ہے۔ اسکے بعد نباتات کی
باری آئی۔ بعدہ جانورون کی شامت
آئی۔ اسکے بعد انسان کی ہڈیون
گوشت اور خون اور پھر بالون کی
باری بھی آئی۔ بعض کیمیاگرون نے
تسلیم کیا ہے۔ کہ ہوا جہان کی جان
ہے اسمین مادہ ابتدائی ہوگا۔ اور
اسکے حاصل کرنیکی واسطے انہون نے
بڑی دانائی سے بارش کے پانی
برف۔ اور شبنم کی تشریح کی ہے
بجلی کے پتھرون کے بھی اکثر معتقد ہوچکے
ہین۔ مگر افسوس کہ انکی محنتون کا انکو

کچھ اجر نہین ملا ہے۔ یہ بھی
خیال کیا تھا کہ چھپکلی۔ مینڈک اور
سانپون مین مادہ ابتدائی ضرور
ہوگا۔ کیونکہ اگر مادہ مذکور ان مین
نہوتا تو بغیر کھانے کے اسقدر مدت
دراز تک کسطرح زندہ رہ سکتے۔
بدقسمت جانور کھائے گئے چیرے گئے
اور انکا عرق نکالا گیا۔ مگر افسوس کہ
مادہ مذکور نہ ملنا تھا اور نہ ملا۔ باوجودیکہ
کیمیاگر لوگ اپنے تجربات اور کارروائیونکے
ظاہر کرنے سے سخت پرہیز کرتے
تھے۔ مگر تعجب کی بات ہے کہ ہم لوگ
پھر بھی اسقدر انکی باتین جانتے ہین
علم کیمیاگری خاص شاگردان کو
سکھایا جاتا تھا۔ جو لوگ ان تجربات کو
ظاہر کرتے تھے انپر سخت لعنت
پڑتی تھی۔ مگر پھر بھی وہ سب باتین

ظاہر کر دی گئین - جو خیالات عام لوگ
نسبت کیمیا گرون کے رکھتے ہین
وہ خالی از راستی نہین ہین - وہ
کہتے ہین کہ کیمیا گر جعلساز - چور -
دہوکہ باز اور فریبی ہوتے ہین جو
علم کیمیا پرانے دہوکہ باز ہمارے
واسطے چہوڑ گئے ہین وہ صاف نہین
ہے کیونکہ باریک سے باریک سمجھ والا
آدمی بھی اُن مرکبات کی ترکیب نہین
سمجھ سکتا - جو اُن کتابون مین درج ہے
صرف مادہ ابتدائی کا حاصل کر لینا
ہی کافی نہین ہے کیونکہ پیشتر اسکے
سونا بنایا جاوے اس جادو بھرے
سفوف (پوڈر) کا ہاتھ لگنا بھی
ضروری ہے - کیونکہ اس بغیر سب
چیزون کو چرخ نہین آتا - اُس
سفوف کا رنگ سرخ اور سیاہ

لکھا ہے - حکیم جیمس ڈ لایل نے لکھا ہے
کہ سفوف مذکور دو بوٹیون کو خشک کرکے
ملانے سے تیار ہوتا ہے - ایک
بوٹی کا نام سونا ریہ کلان اور دوسری
کا نام سونا ریہ خورد ہے - سولہوین
صدی کی جسکے کیمیا گر نے جو ترکیب
سنگ پارس کے بنانے کی لکھی ہے
وہ اوپر عرض کیگئی ہے - اب صرف
وہ ترکیب لکھنا باقی ہے جسطرح سے
سونا بنایا جاتا ہے - نسخہ مذکور یہ ہے
کہ صاف پارہ خالص سونے سے ملاکر
ایک انڈے مین ڈالا جاتا ہے - پہر
وہ انڈا آگ کی بہٹی مین ڈالا جاتا ہے
اسپر پارہ اندر کی حرارت اور باہر سے
آگ کی گرمی سے جو اُسکے نیچے جلتی
رہتی ہے چرخ کہاتا ہے اور سونے کو
گلا دیتا ہے اور جو جزو سونے کی پارہ مین

ہوتی ہے اسکو کوئی نقصان نہین
پہونچتا۔ اس کارروائی مین عقاب شیر کو
کہا جاتا ہے (یہ کیمیاگرون کی
اصطلاح ہے) قائم چیز چرخ
کہاتی ہے اور چرخ کہانیوالی چیز
قائم ہوجاتی ہے۔ پہر روح (سپرٹ)
خاص چیز بنجاتی ہے اور جسم روح
ہوجاتا ہے۔ پہر تمام مرکب کی
رنگت سیاہ ہوجاتی ہے اور اس
حالت مین کیمیاگر اسکو زحل کہتا ہے
پہر وہ مرکب سفید ہوجاتا ہے اور
مہتاب کہلاتا ہے۔ جب سفید ہو
تو مادہ ابتدائی پیدا ہوجاتا ہے
اور بموجب قول حکیم ریمنڈ لیلی کے
اسحالت مین اس سے عمدہ موتی بنائے
جاسکتے ہین۔ پہر وہ مادہ سرخ اور
پہر سبز ہوجاتا ہے۔ پہر وہ ایک

قسم کی گوگرد بنجاتا ہے جو آگ پر
ڈالنے سے جلتا نہین ہے۔ جس
انڈے کا اوپر ذکر کیا گیا ہے
وہ ایک موٹے قسم کا شیشہ ہوتا ہے
چار اونس پانی اسمین پڑسکتا ہے
اور اسکی گردن آٹھ یا نو انچہ دراز
ہوتی ہے۔ جب یہ شیشہ استعمال
مین لایا جاتا ہے تو اسکا منھ خام
رکھتے ہین تاکہ کوئی شے اندر سے
اڑ نہ جائے اور بس۔ جہانتک ہمنے
غور کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یورپین
حکما سنگ پارس یا اکسیر کو ایک ہی
دوا یا چیز خیال کرتے تھے
یا یون کہو کہ جو شے ہمارے ہان کے
کیمیاگرون مین اکسیر یا کیمیا کہلاتی
ہے انکے ہان اسی کو سنگ پارس
کہتے ہین۔ کیونکہ جو نتیجے انہون نے

سنگ پارس کے بنانے کے لئے
لکھے ہین وہ بجنسہ ویسے ہی ہین
جو ہمارے ہان کے کیمیاگر یا
دھوسی لوگ کیمیا کے بنانے مین
استعمال مین لاتے ہین ایشیائی
کیمیاگر تو سنگ پارس کو اور شے
اور اکسیر کو اور شے خیال کرتے
ہین۔ سنگ پارس کو وہ سنگ یعنے
پتھر خیال کرتے ہین جو پہاڑون مین
پایا جاتا ہے اور اتفاق سے
کسی خوش قسمت کے ہاتھ لگجاتا ہے
اور اسکی تعریف یہ ہے کہ لوہے کو
سونا کردیتا ہے ایک استاد لکھتے ہین کہ

آہن کہ بپارس آشنا شد
فی الحال بصورت طلا شد

اور اکسیر یا کیمیا اس دوا کو کہا جاتا ہے
جو تانبا۔ قلعی۔ پارہ۔ ڈالی جائے
تو سونا یا چاندی بنجاتا ہے۔ سونا اور
چاندی بنانے کے نسخجات علیحدہ
علیحدہ بنائے گئے ہین عوام مین
تو سنگ پارس کی نسبت یہ خیال
ہے کہ پہاڑی راجگان سنگ پارس
کی تلاش مین ہمیشہ رہتے ہین۔ مگر
کامیاب نہین ہوتے۔ ناچار وہ
بکریون کے پاؤن کو نعل لگادیتے ہین
اور پہاڑون پر چرنے چھوڑ دیتے
ہین۔ جس بکری کا پاؤن اتفاق سے
سنگ پارس پر رگڑ گیا وہی لوہے کا
نعل سونے کا ہوگیا۔ اسی طرح ہر روز
دو چار بکریون کے نعل سونے کے
ہو رہتے ہین۔ اسلئے پہاڑی راجاؤن کے
پاس سونا بہت ہوتا ہے۔ غرض
کچھ ہی کیون نہو طامع لوگ اکثر اسی
سنگ یا دوا کے مشتاق پائے جاتے ہین

جو یک لخت ہی انکے پیچھے ہو کر
دلون کی تمام امیدین بر لاسکے
جہان مین دو قسم کے اجناس
یا اجسام پائے جاتے ہین۔
ایک مفرد اور دوسری مرکب
مفرد جیسے سیماب۔ چاندی آہن
گھوڑا۔ بکری وغیرہ اور مرکب جیسے
پیتل۔ ہڑتال۔ روپا و دیگر اشیا
وغیرہ وغیرہ کو بذریعہ علم کسٹری
مفردات کی اجزا بھی جدا ہوسکتی
ہین۔ اور اسصورت مین مفردات کو بھی
مرکبات کہا جاسکتا ہے۔ مگر یہان اس
علم کی بحث نہین ہے۔ جہانتک
ہمارا خیال ہے وہ یہی کہ مفردات
کا پیدا کرنا انسانی طاقت سے خارج
ہے کوئی آدمی گھوڑا یا لکڑی
یا سونا پیدا بنا نہین سکتا۔ اسطرح جیسے

ان مفردی اشیا کو جو بذاتہٖ خود مفرد
مین کوئی انسان پیدا نہین کر سکتا
پس چاندی یا سونے کا بنا یا جانا
ویسا ہی ناممکن اور محال ہے جیسا کہ
کسی شے سے اونٹ یا گھوڑے
بیل کا پیدا کرنا یا بنانا ناممکن
اور محال ہے۔ مرکبات البتہ
تیار ہوسکتی ہین جو بہت کارآمد ہوتی
ہین۔ گھوڑے اور گدھے کے میل
سے خچر پیدا ہوتا ہے جو نہایت ہی
مفید جانور ہے اسیطرح مفردات
ملائے جانے سے مرکبات پیدا ہوجاتے
ہین جو بعض امراض کیلئے نہایت مفید
اور کارگر ہوتے ہین۔ اور یہین تک
ہم کیمیا کے قائل ہین اور بس۔
اور خدا تعالی کی دین الگ ہے
وہ جسکو چاہے بیٹھے بٹھائے کو

نہال کردے۔ اور ادہر کیمیا گر کے
پلے خاک بھی نہ پڑے۔

کیمیا گر بغصہ وہ برنج
ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج

پارا سی ٹک دیر رہے یعنے وہ امراض جو گرم اور کاہی سے پیدا ہوتی ہین

(بقیہ ماہ فروری ۱۸۸۶ء)

تمام شب بھیگا رہنے دین علی الصباح
صاف کر کے پلائین۔ اگر مزاج
چاہے تو کسیقدر قند ملالین۔ اگر
ان تدبیرون سے وہ اوبھار
(پھنسی) دفع ہو جائے اور
اوسکا مادہ اوکھڑ جائے تو نہہا
ورنہ اگر نارو (رشتہ) نکل آئے
تو مناسب ہے کہ ایک درم سکے برابر
سیسے کا ٹکڑا لیکر اوسپر نارو کو
لپیٹین تاکہ سیسے کے بوجھ سے
تہوڑا تہوڑا نکلتا رہے اسکے
نکلنے کے وقت ورم کے گرداگرد
روغن گل وغیرہ ملین۔ شیر گرم پانی
بکری وغیرہ کے مثانہ مین بہر کر
تکمید کرین یا گرم پانی سے نطول کرین
عضو کی نرمی کے واسطے تاکہ
نارو آسانی سے نکل آئے
اسپغول اور روغن بادام کا ضماد کرین
اس امر کی احتیاط رکھین کہ
نارو ٹوٹ نہ جائے۔ کیونکہ اگر
ٹوٹ جانیسے اندر پہلا جاتا ہے
تو گوشت مین ورم عفونت و قروح
ردیہ پیدا کرتا ہے۔

اگر سو تدبیر سے نارو ٹوٹ جائے
تو لازم ہے کہ اوسمقام کو چیر ڈالین
اور طول مین جسطرف کہ مادہ کا رستہ ہو

شگاف دین تاکہ جسقدر فاسد مادہ
وہان جمع ہے وہ بالکل نکل آئے
اور شگاف کے بعد پرانی روئی
روغن مین بہر کر زخم کے اندر
رکہین تاکہ جو گندہ مادہ باقی ہے
اسکو تراش ڈالے۔ تنقیہ جراحت کے
بعد زخم ملانیکی تدبیر کرین۔
الحال ایک شخص کے نارو ہ ٹوٹ
گیا جسکے سبب نہایت شدت سے
درد ہوا اور یہ درد شب کو زیادہ
ہوا کرتا تہا۔ بہت سی دوائین کی
گئین کسی سے درد بند نہوا آخرکار
اسپغول کو پانی مین کوٹ کر تیل
مین ٹکیا پکا کر سیندور ڈالکر اسکو
زخم پر باندہا تہوڑی دیر بعد تسکین
ہوگئی چند شب ایسا ہی کیا گیا
معجون قنبیل اس مرض کی پیدائش کو
بالخصوص نافع ہے۔

نسخہ معجون قنبیل۔ ہلیلہ کابلی۔ ہلیلہ
آملہ۔ تربد۔ زنجبیل اور کمیلہ
چہون چیزین برابر لیکر کوٹ
چہانکر سہ چند شہد یا قند مین
معجون بنائین۔ دو درم کہلائین۔
اطبا کہتے ہین کہ اس تدبیر سے
بیس دن مین اس بیماری کا مادہ دور ہو جاتا ہے
ایلی زویا یعنے وہ کیڑے
کہ جو جسم پر باہر کیطرف چمڑی
پر یا بالون مین ہوتے ہین
یہ تین قسم کے ہین۔ اول لیس
پا ئیڈیپی کیپولای یعنی جوئین۔
یہ بے پر ہوتی ہین۔ اسواسطے اڑ
نہین سکتین یہ جوئین جون جون
عمر رسیدہ ہوتی ہین تون تون
انکا چمڑا کڑا ہوتا ہے اور انکی مدت

العمر مین یہ چھڑا کئی دفعہ گرتا ہے
اس چھڑے کے گرنیسے جسم انسانپر
خراش ہوتا ہے - یہ جوئین انسان
کے علاوہ سب قسم کے حیوانات پر بھی
ہوتی ہین -
دویم - ہائی ٹس یا گس اکاریڈی
یعنے وہ جوئین جو مکڑی کی قوم سے ہین
انہین سے بعض تو اپنے پیرون سے
چلتے ہین اور بعض کے مُنھ مین
جُسکی ہوتی ہے جیسے چیچڑی یا
کھٹمن کے کیڑے ہین کہ یہ جسکی کے
ذریعے سے چمڑے مین گھسے رہتے
ہین - جبتک چمڑا نہ کٹ جائے
اپنی جگہ کو چمڑا اُسے بہی نہین چھوڑتے
ان ہی کیڑون کی ایک قسم گھاس
مین ہوا کرتی ہے وہ اُس گھاس پر
چلنے والون کے بدن پر چپٹکر چمڑی مین
پہونچکر خارش پیدا کرتے ہین -
سوم - ڈیموڈاکس فالی کیولورم -
یہ کرم ہمیشہ بالون کی جڑون کے کنارہ
مین رہتے ہین - پیڈی کیولائی
یعنے جوئین - جو جوئین جسم انسان مین
رہتی ہین وہ تین قسم کی ہوتی ہین - انکے
جسم مین رہنے سے بدن پر سخت خارش اور
اُبھار ہو جاتے ہین - اور یہ جوئین اکثر
اُن شخصون کو زیادہ ہوتی ہین جنکو
مرض اکزیما یعنے سعفہ (یہ ایک
جلدی مرض ہے) لاحق ہوا کرتا ہے
انکے اقسام کے نام - رہنے کے مقام
اور علاج وغیرہ یہ ہین -
اوّل - پیڈی کیولس کاریوس -
جنکو ہندی مین چیلر کہتے ہین یہ جوئین
بدن پر رہتی ہین - انکا رنگ سفید لمبائی
مین ا حصہ انچہ کا ہوتا ہے - انکے

شکم اور اسکے کنارے پر بال اور
چھاتی پر تین تین ٹانگین ہوتی ہین۔
اور انپر بھی بال ہوتے ہین پیرونکے
نیچے قینچی کی مانند (جیسے کیکڑے
یعنے سرطان مین ہوتے ہین) ہوا کرتے
ہین۔ یہہ جوئین اکثر بدن کے اون
مقامات مین زیادہ ہوتی ہین۔ جہان
پر کپڑے کی شکنین ہوا کرتی ہین
چنانچہ کمر۔ پیٹ۔ مثانہ اور گردن
وغیرہ مقام مین۔ جب یہہ چمڑے
کو کاٹتی ہین یا چمڑے مین انکا پاخانہ
ہونیکے سبب بہت خارش ہوتی ہے
تو اسوجہ سے آدمی اوسجگہ کو نوچتا ہے
اور اس نوچنے سے بدنپر جو دانے
انکے باعث ہوجاتے ہین وہ چھلکر
پیپ دار ہوجاتے ہین۔
انکے انڈے بھی کپڑون مین ہی کثرت
سے رہتے ہین

دوم۔ پیڈی کیولس کیپی ٹس
یہہ جوئین سر مین ہوتی ہین جو بدن کی
جوؤن سے عرض مین تو چھوٹی مگر
طول مین بڑی ہوا کرتی ہین۔ انکے
پیٹ پر سات آڑے خط دکھائی
دیتے ہین۔ ان جوؤن کے بہی
کاٹنے اور کھجانے سے مرض اکزیما
(سعفہ) ہوجاتا ہے مقامات مرض
سے پانی نکلکر سر سے چکٹ جاتے
ہین۔ اس قسم کی جوؤن کے انڈے
سر کے بالونکی جڑ مین رہتے ہین جنکو
ہندی مین لیکھ کہتے ہین۔ نو دن
مین انڈا پھوٹکر جوئن پیدا ہوتی ہے

سوم۔ پیڈی کیولس پیوبس
کو کریب لوس بھی کہتے ہین جنکو ہندی مین
چم جوئین بولتے ہین جو ایام شباب

مین پیٹرو کے بالون کے اندر
ڈھال کی شکل کی ہوتی ہین انکے
پیٹ اور چہاتی سے کچھ فرق
نہین معلوم ہوتا۔ اکثر توپیٹرو پر
تاکہ کبھی شکم۔ چہاتی۔ ٹانگون کے
بالون۔ بغل۔ ابرو اور پلکون تک
بہی ہوسکتی ہین۔ اوس قسم کی جوون کی
مانند یہہ بہی پہرتی ہین لیکن یہہ بالونکو
پکڑے رہتی ہین۔ اگلے پیرون سے
انڈے دیتے ہین جو بالون کی جڑ
مین رہکر وہی مرض اکزیما (سعفہ)
پیدا کرتی ہین۔ کبہی پیپ و پہنسیان
بہی ہوجاتی ہین دونو قسم مذکورہ کیطرح
انکے بہی تین تین پاؤن ہوتے ہین۔
ڈاکٹری علاج۔ انکا عام علاج یہہ ہے کہ
کسر وسیو سبلی میٹ (رسکپور) ۳ گرین
ٹنکچر سینا ڈیڑہ رتی)۔ درم (شراب) دو ڈرام
(اندازاً تولہ ماشہ) واٹر ایک ونس (نیم
چھٹانک) ملاکر صبح شام ہر قسم کی جوونمین
لگایا کرین اگر ایسٹک ایسڈ ڈائلیوٹیا وینگر
(سرکہ) ملکا تیزاب یا تیز سرکہ) بہی اس
دوا مین ملالین تو جوون کے انڈے
بہی مرجائین۔ اگر جوئین بالون مین
ہون تو بالونکو کاٹکر دوائی مسطور
لگائین اگر اس دوا کے پیٹرو پر
لگانیکا اتفاق ہو تو پیٹرو کے علاوہ
فوطون اور اونکے نیچے لگائین
انکی سب اقسام مین سلفر اینٹ منٹ
(مرہم گندہک) بہی لگانا سفید ہے
اور ان تینون۔ باقی آیندہ

الراقم

خادم الاطبا سید بندہ علی عفی عنہ
مدرس اعلے مدرسہ کاگرہ سابق ملازم حفظان الصحت ریاست پٹیالہ دام اقبالہ

عطار

اس نام کا ایک سالہ ہوا سنہ ۱۸۸۶ء سے

باہتمام حکیم محمد عبد الغنی کانپور سے سیا گھاٹ لیجاتے
شائع ہوتا ہے جو سائنس (علم) اور آرٹ (ہنر) کا مجموعہ ہے
ہر ماہوار پرچے کے چار طبقے ہین۔ اول مین مختلف
علوم مثل علم کمسٹ یعنی کیمیا گری۔ مقناطیسی میسمریزم
طب و علم طبعیات سے بہت سے آلون کے ایجاد و اصول
و تصویرین۔ دوسرے مین حکماء جدید کے تجربہ ملکی فائدہ کو
تیسرے مین صنائع و بدائع۔ چوتھے مین ہر قسم کی
دواؤن کا ذکر خواہ وہ طب کی ہو یا ویدک یا ڈاکٹری
ہر ایک کا نام سات زبانون مین علاوہ خواص و فوائد کے
حلیہ معہ تصویر ہے۔ سالانہ پیشگی قیمت چار روپیہ اور
نمونہ کا پرچہ ۵ / قیمت ہے۔

رسالہ معدن الحکمت

اس نام کا رسالہ مہینہ مین ایکبار بامداد حکیم حاذق
طبیب ثانی جناب مولوی شیخ نبی علی صاحب ایل
ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و مدرس علم تشریح
و افعال اعضاء میڈیکل اسکول آگرہ نہایت عمدگی
و جانفشانی سے اشاعت پاتا ہے زیادہ تعریف کرنا
شاید محمول فضول گوئی سمجھی جاے اسلیے یہی کافی ہے
کہ ملک کے معزز قدر دان ایک پرچہ ملاحظہ فرما کر زندہ
انصاف قدر فرماوین ورنہ بیان ع کس نگوید کہ
دوغ من ترش است۔ اسمین نتائج تجربہ مفید مین
علم طب و تشریح و حرفت و صنعت و تہذیب و
اخلاق و حفظان صحت سوالات امتحان ہاسپیٹل
اسسٹنٹان و دنیا کی مختصر خبرین درج ہوتی ہین
باوجود ان خوبیونکے اگر قیمت پوچھو تو کوڑیون پر
اکتفا ہے۔ قیمت عام سے معہ محصولڈاک جسمین رسالہ
علاج نسوان بطور ضمیمہ شامل ہے عہ سالانہ
نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر بھیجا جاے گا۔

المشتہر محمد صادق علی پروپرائٹر و اڈیٹر رسالہ معدن الحکمت آگرہ

مفید النسوان پر ریویو

جسکو لالہ چھجو مل صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ
جنرل صاحب بہادر پنجاب نے بڑی کوشش اور
جانفشانی سے تیار کیا ہے اگرچہ سرسری طور پر
دیکھا گیا ہے مگر مفصلہ ذیل مفید عام ہدایات سے

معلوم ہو (۱) مستورات کو ایام حمل کی زبونی
باتونسے بچنے کیلیے پند اور نصائح (۲) پیدایش
بچہ کیوقت جو جو تکلیفات ناواقف دائیو نکے ہاتھ سے حاملہ
عورتونکو ہوا کرتی ہین اونسے نجات پانیکی تدابیرین
(۳) بچہ کی پرورش کی قواعد جس سے وہ امن و
امان مین رہے (۴) بعض بعض لغتۃ الوقوع
شدید الامراض کا پوری طور پر علاج - علاوہ
انکے اور کئی ایک تدابیرین جو بچون اور
عورتونکے واسطے ازبس مفید ہین درج کی گئی ہین سفید
عمدہ ولایتی کاغذ - خوشخط - چہاپہ صاف ضخامت ۴۹
صفحہ قیمت ۱۰ - غرض بہمہ صفت موصوف ہے
اگر نقص ہے تو قدردانون کی عدم توجہ کا
ہے اگر یہہ رفع ہو جاسے تو کیا عمدہ بات ہے
جس سے مولف صاحب کی طبع اس قسم کے اور امورات کیطرف مائل ہو

جوب ہالوے صاحب

چونکہ خون کی صفائی تندرستی کیلیے ضروری ہے پس جوب
مصفی خون اوس پر فضیلت رکہتی ہین - کبد معدہ گردہ کی
امراض کیلیے مفید ہین انکے استعمال سے اعضاے رئیسہ کی کم طاقتی
اور عصابی امراض کا دفعیہ ہوتا ہے دافع قبض ہین آنتونکی ایک
طرحکی شکایت اور تپ لرزہ و پیچش کو روکتی ہین اور ردی
اخلاط فاسدہ نباتات اور حیوانات کے متعفن ہونیکے سبب خون مین
داخل ہوتے ہین انسے خارج ہو جاتے ہین گولیان ازبس مفید ہین
اعضاے تولید کی کمزوری مخصوصہ اور امراض عورات کیلیے بیبہا ہین
اور دنیا مین زندگی آرام و آسایش کرنیکے لیے لاثانی ہین

مرہم ہالوے صاحب

اسمرہم سے مقام ماؤف فوراً صحیح حالت مین آجاتا ہے جسم سینہ معدہ کبد
ورحم کیوجہ سے مفاصل وغیرہ کی تکالیف کو دور کرتی ہے اور نانگ خراب
ہوگئی ہو زخم کہنہ اور پہوڑے پہنسے سینہ کا حکڑا اینٹہ سوجن
وغیرہ کے دفعیہ مین تیر بہدف ہے بہ جلدی امراض اسکی استعمال سے شفا پاتے
ہین گولیان اور مرہم فقط (۵۳۳) آکسفورڈ سٹریٹ لندن مین
بنائی جاتی ہین اور تمام عالم کے دوافروش صندوقو ڈبیون مین بیچتے
ہین قیمت یہہ ہے ایک شلنگ ۱/۲ ۱ پنس ایک شلنگ ۹ شلنگ ۲ شلنگ
۹ پنس ۱۱ شلنگ قریب قریب تمام زبانون مین انپر ہدایت
لکہی ہوئی ہے کہ اسطرح استعمال کرنا چاہیے

BETTER THAN CURE.

VOL. 8 —Lahore may 1887—No. 4

بابت اپریل [illegible] جلد ۸ نمبر [illegible]

تکمیل الحکمۃ کے مقاصد

یہ رسالہ ماہوار نکلتا ہے اور اسکے اغراض یہ ہیں

(۱) حفظ ما تقدم طبابت کیمیا۔ افعال الاعضا [illegible] کے مسائل کی اشاعت۔

(۲) عوام الناس کو صحت کی عمدگی پر [illegible] کے خلل انداز کے اسباب وغیرہ

(۳) محکمہ حفظان صحت پنجاب کی تحقیقات در باب حفظ صحت [illegible]

(۴) انگریزی و دیسی طریق علاج مرض (۵) [illegible] انگریزی کے نئے تحریرات فن حکمت کی انتخاب

(۶) قدیم و جدید طب [illegible]

This paper is offered as a means of spreading far and wide (1). The principles of the science of Hygiene (2) Such measures as are best calculated to preserve health and guard against the canditions which lower the standard of public health (3) The results of the researches of the Sanitary Departt Punjab in respect to the sanitary condition of the Province (4). The english and native mode of the treatment of diseases and the resteration of health (5). Translations from the best english scientific magasines of the new discoveries made in the field of medical science (6). Discussions on the system of medicine held out by the ancient or that followed by the modern physicians

SUBSCRIPTION RATES.

	Yearly in advance.	Yearly in arrears.	Single copy.
Subscribers ...	2 13 0	4 3 6	0 4 0
Non Subscribers ...	3 0 0	4 8 0	
Government ...	4 14 0	7 5 0	0 6 6

THE HISTORY OF THE NAVAYETS.

I have with great interest gone through the book compiled by Nawab Ahmed Abdul Aziz Khan Bahadur Aziz Jung, a pensioned first grade Taluqdar of His Highness the Nizam's Government. The book gives us the history of the Navayet tribe of Arabs. This is the first time that a full account of this tribe has been put before the public in this concise form. The able author has nowhere offended any of those canons of History which a good writer ought to bear in mind while furnishing the historical and social particulars of a tribe, on the most approved modern lines.

The word Nayeth is an appellation in fact given to an Arab tribe which forms the subject of this history. The able historian first of all demonstrates the various causes that led to the formation of such an appellation and his endeavours in this respect are most interesting throughout. The tribe, in its geneology, ascends by three branches to Nazar-bin-Kanana, the progenitor of our blessed Prophet Mahomed's family; thus we come to find that two of the branches are collateral in Mahomed's pedigree, while the third has been absorbed in the venerable progeny begotten by his daughter. The persecutions to which they were subjected by the oppressive and high-handed Caliphs and which drove them from place to place, had been most troublesome and point to us many a salutary moral. We know how troublesome it is for a single family to shift its residence now and again. If so, how much more must have been the sufferings of a whole tribe migrating from place to place under the oppressions of their rulers; and what must have been the extent of the loss in life and property they suffered under the circumstances?

Colonel Mark Wilkes, in his history of Mysore, published in the year 1886, mentions the miseries of only one single family in exile, but the able historian of "Tareekh-un-Navayeth" under review has fully drawn up a very painful picture of the calamitous migrations of the whole tribe.

When the tribe at last appeared on the shores of India, they had to conceal their own faith and adopt a mode of life such as would please the Hindu Rajas of the place.

The author tells us how, during this period, this tribe, tried on one hand to spread the Mahomedan faith and on the other to live in harmony with their Hindu fellow-subjects.

Later on, this tribe spread itself all over India; and individual members of this community, by sheer dint of their abilities and good behaviour, rose to high distinction under the auspices of the ruling authorities. The highest degree of honour attained by them can be well ascertained by the facts that many of them held independent sway in different parts of India; that some of them had the honour of being the Prime Ministers, and that a large number of them formed the nobility of the empire.

Nor does this tribe seem to have been backward in its knowledge of various arts and sciences; for we read of many Navayets who have written learned works on scientific subjects. At this point we cannot but express our thanks to Nawab Aziz Jung Bahadur for his having brought to light not only these prodigious works, but also for his having given us a full description as to their writers and the science and art to which each work appertains.

Theosophy and Theology are put by Mahomedans altogether on a higher pedestal than other branches of knowledge. Their study is considered sacred. Most of the learned men of this tribe have studied this branch thoroughly. For instance, Maulana Ali-ul-Mahayami of Mahim in the Bombay Presidency has been, even to the present time, held to be a great man of this tribe. He was well-versed in this branch of knowledge. His tomb is looked upon with great reverence even to this day. Such have been the famous personages, two hundred in number, of whom we find a mention made in the book under review, though that number does not exhaust the full list of the great men of this tribe.

The tribe down to the present time live in tranquility in most parts of India; they are well situated in life both from the spiritual and temporal points of view. A large number of them are in well-to-do circumstances too. They reside chiefly in Madras, Mysore, Bangalore, Hyderabad, Konkon, Bhatkala and Bombay. The author also remarks on a rather noteworthy fact that the major portion of the agricultural population of Jawrah

State is composed of Navayets. On a perusal of this work, we get a clear idea of the changes that the faith of this tribe has successively undergone. At present most of them are the followers of Imam Shaffi and the remaining few are Shiyas. This book also furnishes us a full account of the language, dress, modes of living, social and moral progress of this tribe. That part of the book relating to their matrimonial and other festivities, funeral rites, and their strict observance of the manners and customs imitated and learnt from the Hindus, is most interesting. The valuable suggestions made by the historian for future generations, as regards reforms in social life, are quite commendable.

In another part of the book, there is a very interesting description given of the home-made sweets which are said to have first found favour amongst this tribe. Under the heading of dress, the author gives us an account of the jewelry worn by them. In this connection I think a few illustrated pictures of them would have been more desirable.

In short, I can safely say that the history under review, by virtue of its novelty and comprehensiveness, is an unparalleled production of its kind, and forms a noteworthy addition to the Urdu historical literature. Nawab Aziz Jung Bahadur's other books, such as Revenue and Financial Codes, fourteen in number, have been considered most beneficial to the Government as well as to the public, especially of His Highness the Nizam's Dominions; but the present book under review is one that should be deemed useful in general, particularly by the Nayeth community who will always hold in grateful recollection the author's great service to their cause.

MIRZA OBEIDUL HUSAIN,

Pensioned Assistant Military Secretary,

H. H. the Nizam's Government.

اعلان

عزیز المطابع مین میری تالیفات سے مندرجہ ذیل کتب مل سکتے ہین

(۱) صدر مجموعہ مالگزاری وحساب وفینانس مجلد جس کی قیمت علاوہ خرچ ڈاک عہ حالی یا عہ کلدار ہے ۱۲ر خرچ پتہ۔

(۲) سیاق دکن مجلد۔ جس کی قیمت مع خرچ پتہ چہہ روپیہ حالی یا عہ کلدار

(۳) تاریخ النوایط۔ مجلد جس کی قیمت کیالیکو کی نقرہ کار جلد کے ساتھ عہ حالی یا لعہ کلدار ہے۔ اور چرمی جلد نقرہ کار کے ساتھ لعہ حالی یا عہ کلدار پتہ کا خرچ ۱۲ر خریدار کے ذمہ۔ قوم نایط کے اوس خریدار کو جو ایک وحلہ مین ۱۰ جلدین خرید کرے ایک جلد بلا قیمت دیجاویگی فقط

عزیز جنگ ۔ مولف

عزیز باغ ۔ حیدرآباد دکن